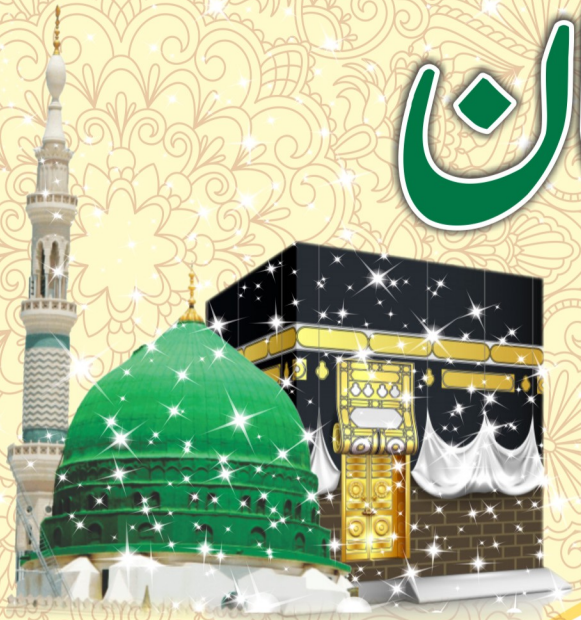
نورِ عرفان



جلد سوم

اسلامی نقطہ نگاہ سے سحر و آسیب، نظرِ بد و دیگر شرورِ کائنات کا فلسفہ اور ان کا روحانی علاج

پروفیسر ڈاکٹر محمود علی انجم (پرنسپل چشتیہ کالج فیصل آباد)

ریسرچ سکالر (اسلامیات، تصوف، اقبالیات، اردو، نفسیات و روحی علوم)

نورِعرفان

(جلدسوم)

نورِعرفان جلداول ودوم میں روحانی تعلیم وتربیت سے متعلق تمام ضروری امور کا ذکر کیا گیا ہے۔نورِعرفان جلدسوم اسی سلسلے کی تیسری کتاب ہے۔ یہ کتاب مصنف کے برسوں کے ذاتی مشاہدات وتجربات پر مشتمل ہے۔اس میں دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق، اسلامی نقطہ نگاہ سے سحروآسیب،نظرِ بدودیگر شرورِکائنات کا فلسفہ بیان کیا گیا اور روحانی علاج کی تعلیم دی گئی ہے جس کی مدد سے ہرکوئی آسانی سے اپنا اور اپنے احباب کا روحانی علاج کرسکتا ہے۔اس میں احادیثِ مبارکہ اور بزرگوں کے معمولات پر مشتمل مختصر اور جامع روحانی اعمال، وظائف اورادعیہ؛ دعائے اسمِ اعظم، دعائے حزب الاعظم، دعائے حزب البحر، دعائے حزب الحب والتسخیر کی تعلیم اور اجازت دی گئی ہے۔کتاب میں بیان کردہ تمام روحانی اعمال اور وظائف اساتذہ اور مشائخ کے صدیوں کے آزمودہ اور مجرب ہیں۔انہیں حرزِ جان بنا کر مختصر سی حیات میں نہ ختم ہونے والا اجر وثواب اور بے شمار فوائد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمود علی انجم
(پرنسپل چشتیہ کالج فیصل آباد)
(ریسرچ سکالر اسلامیات، تصوف، اقبالیات، اردو، نفسیات وروحی علوم)

نورِذات پبلشرز، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جملہ حقوق بحق مصنف کتاب ھذا محفوظ ہیں

نام کتاب:۔ نورِعرفان(جلدسوم)

تصنیف:۔ پروفیسرڈاکٹرمحمودعلی انجم(پرنسپل چشتیہ کالج فیصل آباد)

کمپوزنگ:۔ حافظ محمد نصیب علی قادری، محمد آصف مغل

نظرثانی:۔ مفتی حافظ رب نواز، شیخ الحدیث جامعہ رضویہ، ماڈل ٹاؤن، لاہور، حافظ دلاور حسین

طابع:۔ نورِذات پبلشرز

سنِ اشاعت:۔ ۲۰۲۰ء

تعداد:۔ ۵۰۰

قیمت:۔ ۲۰۰۰روپے

ملنے کا پتہ:۔ نورِذات پبلشرز، اردو بازار، لاہور

فون نمبر / وٹس ایپ نمبر:۔0321-6672557

ای میل:۔ Anjum560@gmail.com/Anjum560@outlook.com

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرٰتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَیَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ وَیَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَیَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَآ اِلٰھِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھاً وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَداً لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُواً اَحَدٌ ○ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ○ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَّبِا لْاِسْلَامِ دِیْنًا ○ یَارَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْھِکَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ○ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ○ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ○ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ○ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط ○

غرض وغایتِ تالیف

01۔ رضائے الٰہی اور رضائے نبوی ﷺ کا حصول۔
02۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور رافت ورحمتِ نبوی ﷺ پر شکر بجالانا۔
03۔ ذاتِ باری تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ روحانی رابطہ، تعلق اور نسبت کی ضرورت، اہمیت اور افادیت بیان کرنا اور اس تعلق کے حصول کا طریقہ کار (سلوک راہِ طریقت) بیان کرنا۔
04۔ اپنے مرشد، مربی، سرپرست، اساتذہ کرام اور دیگر مشائخ واولیائے عظام کو خراجِ تحسین پیش کرنا اور ان سے حاصل ہونے والی علم و معرفت کی نعمت کو اچھے طریقے سے، سند اور تحقیق کے ساتھ دوسروں تک پہنچانا تاکہ اس نعمت پر شکر کا اظہار ہو سکے، سب کے لیے صدقہ جاریہ کا اہتمام ہو اور دعائے خیر حاصل ہو۔
05۔ اپنے والدین، بیوی، بچوں اور دیگر ظاہری و باطنی اور بالواسطہ و بلاواسطہ محسنین کے احسانات اور مدد و تعاون پر ان کا شکریہ ادا کرنا اور انتسابِ متن سے ان کے لیے اور اپنے لیے صدقہ جاریہ کا سبب بننا۔
06۔ اہلِ صدق وصفا، اہلِ علم اور اہلِ تحقیق کی دینی، علمی وادبی خدمات کی قدر و قیمت سے احباب کو آگاہ کرنا۔ ان علم دوست حضرات کی خدمات کا اعتراف کرنا اور انہیں خراجِ تحسین پیش کرنا۔
07۔ آنے والی نسل کو تفویضِ علم کا فریضہ سرانجام دے کر، علم کا تقاضا پورا کرنا۔
08۔ روحانی تعلیم وتربیت اور تحقیق وجستجو کی قدر و قیمت، اہمیت اور ضرورت بیان کرنا۔
09۔ روحانی تعلیم وتربیت میں تجرباتی ومشاہداتی طریقہ کار کی اہمیت اور ضرورت بیان کرنا۔
10۔ مقصدِ حیات کے حصول کے لیے ضروری علم کی نشاندہی کرنا اور اس کی تحصیل کی قدر و قیمت بیان کرنا۔
11۔ علمِ تصوف (روحانی سائنس) کی قدر و قیمت، اہمیت اور ضرورت بیان کرنا۔
12۔ روحانی وروحی علوم میں فرق بیان کرنا اور روحانی علم (علمِ تصوف) کی دیگر علوم پر فضیلت وبرتری بیان کرنا۔
13۔ عصرِ حاضر میں مروجہ سائنسی طریقۂ تحقیق کے مطابق علمِ تصوف (روحانی سائنس) کا تنقیدی جائزہ پیش کرنا۔
14۔ سحر وآسیب، نظرِ بد و دیگر شرورِ کائنات سے محفوظ رہنے اور ان کے بداثرات سے نجات پانے کے لیے قرآن وسنت کے مطابق روحانی علاج کا طریقہ کار بیان کرنا۔
15۔ اسلامی سپر چوالزم اور سفلی سپر چوالزم کے تقابل وموازنہ کے بعد ان میں فرق بیان کرنا۔
16۔ مغرب زدہ، عقلیت زدہ اور جدّت پسند افراد کو جدید قسم کی علمی تحقیق اور نئے ڈھب کے عقلی استدلال کی مدد سے علمِ تصوّف (روحانی سائنس) کی قدر و قیمت اور ضرورت واہمیت سے آگاہ کرنا۔
17۔ تصوّف (روحانی سائنس) اور دیگر روحانی وروحی علوم اور نفسیاتی ومابعد النفسیاتی علوم کا سائنسی طرزِ فکر کے مطابق مشاہداتی وتجرباتی اور تحقیقی وتنقیدی جائزہ پیش کرنا اور ان علوم پر علمِ تصوّف کی برتری ثابت کرنا۔
18۔ بطور معلم ومتعلم، قرآنی آیات واحادیث مبارکہ اور اقوالِ اولیاء وعلما کے حوالے سے تبلیغِ دین اور تعلیم وتربیت کا فریضہ سرانجام دینا۔

اظہارِتشکر

وَاللّٰہُ اَخْرَجَکُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ○ النحل[16:78]

اوراللہ نے تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹ سے (اس حالت میں) باہر نکالا کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اوراس نے تمھارے لیے کان اورآنکھیں اوردل بنائے تاکہ تم شکر بجالاؤ○

زیرِنظر کتاب ''نورِعرفان'' (جلدسوم) کی تصنیف وتالیف کی عظیم سعادت حاصل ہونے پر میں ربِ قدیراوراپنے آقاومولا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے حدوبے انتہا شکرگزار ہوں۔ میں اپنے روحانی، علمی وادبی محسنین اورکرم فرماؤں خصوصاً سلطان الفقراء قبلہ فقیرنورمحمد کلاچوی رحمتہ اللہ علیہ، پیرومرشد حضرت قبلہ فقیرعبدالحمید سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ، اپنے نہایت واجب الاحترام والدمحترم حاجی محمد یٰسین رحمتہ اللہ علیہ اور والدہ محترمہ کا شکرگزار ہوں جن کی تعلیمات، دعاؤں، توجہ اورشفقت کی بدولت اس کارِسعادت کی توفیق عطا ہوئی۔ میرے کرم فرما اساتذہ پروفیسرڈاکٹرارشادشاکراعوان (پی ایچ ڈی اقبالیات) اور پروفیسرڈاکٹرقمراقبال (پی ایچ ڈی اقبالیات) نے اس کتاب کا بغورمطالعہ فرما کراسے بہتر بنانے میں مددفرمائی۔ میری بیوی (فوزیہ نسرین انجم)، بیٹی (عروج فاطمہ)، بہو (فائزہ حامد) اوربیٹوں (حامدعلی انجم اوراحمدعلی انجم) نے میرے حصہ کی ذمہ داریاں سرانجام دے کر، ہرطرح سے میری ضروریات کا خیال رکھ کر مجھے ذہنی وقلبی فراغت کے لمحات حاصل کرنے میں گراں قدرخدمات سرانجام دی ہیں۔ میں ان سب کا تہ دل سے شکرگزار ہوں۔ میں اپنی اس علمی، ادبی وروحانی کاوش کوان سے منسوب کرتا ہوں اوردل کی گہرائیوں سے ان کے لیے دعاگوہوں۔

خاکپائے درویشاں، احقرالعباد
طالبِ دعاومنتظرِآرا
محمودعلی انجم سروری قادری
پرنسپل چشتیہ کالج، فیصل آباد
خلیفہ مجازحضرت قبلہ فقیرعبدالحمید سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ
Email: Anjum560@gmail.com
Mobile: 0321-6672557/0323-6672557
Whats App No: 0321-6672557

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

انتساب

سید المرسلین، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام انبیاورسل، امہات المؤمنین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد پاک، پنجتن پاک، آئمہ مطہرین، معصومین، تمام صحابہ کرام وصحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، اولیائے امت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تمام مشائخ عظام، علمائے کرام، تمام مومنین ومومنات، مسلمین ومسلمات، قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی ودیگر تمام سلاسلِ حق کے پیرانِ عظام واہلِ سلسلہ، ساتوں سلطان الفقراء خصوصاً حضرت پیرانِ پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قبلہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ غریب النواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ صابر پیا رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ، مرشدِ من حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد غلام نصیر الدین نصیر رحمۃ اللہ علیہ، فرید العصر میاں علی محمد خاں چشتی نظامی فخری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد مسعود احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ، سرکار میراں بھیکھ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ گوہر عبدالغفار چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ، میاں غلام احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ، میاں مقبول احمد رحمۃ اللہ علیہ اوران کے اہل و عیال، حضرت میاں علی شیر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں فریاد احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر ڈاکٹر محمد افضال انور، پروفیسر ڈاکٹر قمر اقبال، پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان، پروفیسر ڈاکٹر مظفر کاشمیری، پروفیسر ڈاکٹر محمد غلام معین الدین نظامی، ڈاکٹر محمد شفیق، ڈاکٹر محمد اصغر، پروفیسر سلیم صدیقی، استادِ محترم پروفیسر عبداللہ بھٹی، میاں محمد مسعود احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹیوں اوران کے پسران، شیخ منصور احمد، شیخ اعجاز احمد، شیخ محمود مسعود، شیخ محبوب مسعود، شیخ غلام فرید، شیخ ندیم مسعود ضیا، بندہ عاجز اور اِس کی اہلیہ کے والدین (حاجی محمد یٰسین وبیگم یٰسین، میاں لطیف احمد وبیگم میاں لطیف احمد)، بندہ عاجز کی اہلیہ (فوزیہ نسرین انجم)، بیٹی (عروج فاطمہ)، داماد (اسد محمود)، بہو (فائزہ حامد)، بیٹوں (حامد علی انجم، احمد علی انجم)، پوتے (محمد علی انجم)، پوتی (ماہ نور فاطمہ)، بہنوں (مسز یاسمین اختر، مسماۃ ناہید اختر)، برادران (میاں مقصود علی چشتی نصیری، میاں سجاد احمد قادری، میاں فیاض احمد، میاں شہباز احمد، میاں اعجاز احمد، میاں خرم یٰسین، میاں عاصم یٰسین، میاں ارشد محمود، میاں افتخار احمد، میاں ابرار احمد، میاں عمران احمد، میاں نسیم اختر) اوران کے اہل وعیال، مسٹر ومسز نصیر واہلِ خانہ، مس شائلہ مشتاق، خالد محمود (پروپرائٹر: خالد بک ڈپو، لاہور)، کاشف حسین گوہر (پروپرائٹر: ہمدرد کتب خانہ)، الطاف حسین گوہر (پروپرائٹر: گوہر سنز پبلی کیشنز)، تمام مسلمان آباؤ اجداد، بہن بھائیوں، بیٹوں، بیٹیوں، دامادوں، بہوؤں، نسلِ نو، احباب، رفقا، اساتذہ، تلامذہ، ظاہری و باطنی بلاواسطہ و بالواسطہ محسنین، علمی نسبی، روحانی تعلق رکھنے والے تمام احباب، بندہ عاجز کے چاہنے والوں اوران سب کو جن سے بندہ عاجز کو محبت ہے، تاابدالآباد اس کا ثواب ایصال ہو۔ بندہ عاجز سے جانے انجانے کسی بھی صورت میں ایسے تمام افراد جن کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی سرزد ہوئی انھیں بھی اس کارِ خیر کا ثواب ایصال ہو اور ذاتِ باری تعالیٰ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صدقے اپنے فضل وکرم سے اسے بطور قضا وکفارہ شمار فرما کر اُن سب کی اور بندہ عاجز کی مغفرت فرمادے۔ (آمین)

وَالَّذِیۡنَ جَآءُ وۡ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِیۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّکَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ○

اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین وانصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے○ الحشر[59:10]

فہرست مضامین

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
	غرض وغایتِ تالیف	004
	اظہارِتشکر	005
	انتساب	006
	ابتدائیہ	016
	علمِ تصوف پر مستند، تحقیقی کتاب (تبصرہ از راجہ قاسم)	019
	شجراتِ سلاسلِ روحانی	022
	اجازت نامہ برائے اوراد، وظائف اور عملیات	028
	کامیاب زندگی کا تصور	029
	نیک اعمال کا آخرت میں کام آنا	039
	نیک لوگوں کا دنیا اور آخرت میں کام آنا	040
	نیک لوگوں کی صفات	042
	بڑے گناہ	043
	شیطان کے مکروفریب	044
	روحانی علاج	048
	سحر وآسیب، نظر بد و دیگر شرورِ کائنات کا روحانی علاج	048
	روحانی علاج کی قدر و قیمت اور ضرورت واہمیت	048
☆	سحر (جادو) کی حقیقت	050
	نبی کریم ﷺ پر جادو کی حقیقت	052
	جادوگر کی زبوں حالی	054
	جادو کے بارے میں فرمانِ رسول ﷺ	055
	سحر (جادو) کی اقسام : سحر علوی، سحر سفلی، سحر قلبی ونظری	055
	ستاروں کی تخلیق کی وجوہات	056
	ہندو مذہب میں سحر (جادو) کی اقسام: منتر، تنتر، جنتر	057
	سامری جادوگر کا واقعہ	057
	آسیب زدہ ومسحور میں فرق	059
	شعبدہ بازی	059
	علم سحر وعلم نجوم کی ممانعت کی وجوہات	059

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	روحانی دنیامیں کارفرما اصول وقوانین: قانونِ لمس (قانون ربط وتعلق)	059
	قانونِ انتقال، قانونِ مماثلت	060
	جادو، کرامت اور معجزہ میں فرق	061
	جادو کی اقسام	061
	سحر کی وجہ سے مردانہ وزنانہ بانجھ پن	064
	جادو اور جسمانی بیماری میں فرق جاننے کا طریقہ	064
	انسان، ملائکہ، جنات اور حیوانات کی تخلیق میں فرق	064
	قرآن حکیم میں ملائکہ اور جنات کا ذکر	065
	تینوں مخلوقات کے رہنے کا مقام	065
	آسیب (جنات) وشیاطین کی ساخت، شکل وصورت اور خصائل	066
	جنات کی عادات، خصائل اور افعال	067
	جنات کے مختلف رُوپ، جنات سانپ کی شکل میں، جنات کتے کی شکل میں، جنات انسانی رُوپ میں	068
	شیخ نجدی بڈھے کے رُوپ میں	069
	جنات وشیاطین کی ایذارسانی	070
	باجوڑ کا جادوگر	073
	شیاطین وجنات میں شادی وبیاہ اور مناکحت وتوالد کا سلسلہ، جنات کے انسانوں کے ساتھ جنسی مراسم	074
	جنات کے انسانوں کے ساتھ جنسی مراسم کے حیرت انگیز واقعات	075
	جن اور انسان کے باہمی نکاح کے بارے میں فتویٰ	079
	جنات کی ناراضگی، مخالفت اور دشمنی کی وجوہات	082
	جنات کے مساکن	083
	انسانی شکل میں نمودار ہونے والے جنات کی شناخت	083
	آسیب زدہ شخص کی پہچان	083
	حفاظت کے لئے فرشتے	083
☆	حسد کی خرابیاں اور علاج	084
	حسد کے متعلق احادیث وآثار	085
	حسد کے درجات (مراتب)	086
	حسد کے اسباب	087
	حسد کو زائل کرنے کا طریقہ	087
	حسد کے نقصانات	088
☆	نظر بد کے اثرات وعلاج	088
	نظر بد کے مؤثر ہونے پر حدیث نبوی ﷺ کے چند دلائل	089

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	جن کی نظرِ بد	090
	فلسفۂ نظر (قوتِ نگاہ کی تاثیر کا فلسفہ)	090
	نظرِ خیر	091
	نظرِ بد کا علاج	092
	غسل کرنے کا طریقہ	092
	نظر زدگی کے لیے مسنون دم	092
	سحر و آسیب و نظرِ بد کے اثرات	094
	دوا اور دم سے علاج	095
	دوا کرنے اور علاج کرانے کے متعلق احادیث	095
	دوا اور دم سے نبی ﷺ کا علاج کرانا	096
	قرآن مجید سے جسمانی شفا کے حصول کے متعلق احادیث و آثار	096
	کلمات طیبہ سے دم کرنے کے جواز کے متعلق احادیث	097
	حاصل کلام	098
	حسد، نظرِ بد، سحر و آسیب و دیگر شرورِ کائنات سے بچاؤ کے طریقے	099
	استعاذہ	102
	دعائے استعاذہ	111
	روحانی علاج کی شرعی حیثیت	114
	روحانی علاج کی شرعی حیثیت کے بارے میں فتویٰ	114
	روحانی علاج سے شفا کا حصول	116
	روحانی فلسفۂ شفا	116
	روحانی علاج سے شفا کے واقعات	118
	وظائف کی تعداد متعین کرنا	119
	آداب المریدین	119
	روحانی امراض کی تشخیص	125
	روحانی امراض کی تشخیص بذریعہ علامات	125
	روحانی امراض کی تشخیص بذریعہ عملیات و مراقبہ	126
	چور کی شناخت	127
	سروری قادری سلسلہ کے وظائف	128
	مراقبہ اسمِ ذات (مشقِ تصور اسم اللہ)	129
	تصور اسمِ ذات کے نتائج	132
	مراقبہ اسم ''اللہ الصَّمَدُ''	133
	وردِ سورۂ مزمل شریف	133

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	پڑھنے کا وقت اور تعداد، پڑھنے کا طریقہ، سورۂ مزمل کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ	133
	فضائل وخواص سورۂ مزمل شریف	134
	دعوتِ قبور، عمل دعوتِ قبور کے فوائد	137
	عمل دعوتِ قبور پڑھنے کا طریقہ، عمل دعوتِ قبور کا وقت	138
	وِرد اسمائے خمسہ یَا اَللّٰہُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ، یَا حَیُّ، یَا قَیُّوْمُ	138
	وِرد اسم یَا وَھَّابُ اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ	138
	وِرد اسم یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُ، وِرد اسم یَا سَطِیْعُ	138
	وِرد اسم یَا بُدُّوْحُ اور اس کی زکوٰۃ کا طریقہ	139
	وِرد سورۂ وَالضُّحٰی	139
	وِرد سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ	139
	ورد سورۂ کوثر	139
	وِرد قصیدہ غوثیہ شریف	139
	وِرد رسالہ روحی شریف	140
	وِرد دعائے سیفی شریف	140
	وِرد صلوٰۃ الکبریٰ	140
	شغل پاس انفاس	140
	بکثرت اللہ کا ذکر کرنے کے متعلق احادیث	141
	جمادات وغیرہ کی حیات اور ان کے شعور پر قرآن مجید سے استدلال	142
	جمادات وغیرہ کی حیات اور ان کے شعور پر احادیث سے استدلال	143
	ذکر خفی کی فضیلت، ذکرِ خفی کی فضیلت میں احادیثِ نبوی	144
	لا الہ الا اللہ پڑھنے کی فضیلت میں احادیث	144
	کلمہ طیبہ اور نجاتِ اُخروی	145
	اسماء حسنیٰ کی فضیلت	146
	اسم محمد کی تشریح اور تحقیق	146
	اسم محمد ﷺ کی خصوصی عظمتیں	146
	سروری قادری سلسلہ کے معمولہ تعویزات	148
	دم برائے شفا از امراض روحانی وجسمانی	149
	شفا کے لیے عمل اور تعویذ	150
	عمل برائے حفاظتِ حمل	150
	دختر کی شادی کے لیے عمل	150
	گھر سے بھاگے ہوئے اور گمشدہ کی واپسی کے لیے عملیات	150
	روحانی ترقی کے لیے وظائف اولیاء	150

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	رجعت کا علاج	152
	روحانی علاج کے لیے درکار اشیاء	153
	روحانی علاج کے لیے ضروری ہدایات	153
	جادو وسحر والی اشیاء کا توڑ	158
	بسم اللہ شریف سے سحر (جادو) کا علاج	158
	ہر مرض سے نجات کے لئے اسمِ ذات کا نقش	159
	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ مبارک سے سحر (جادو) کا علاج	159
	سورۂ فاتحہ سے ہر مرض کا علاج	160
	سورۂ بقرہ سے ہر مرض کا علاج	161
	آیۃ الکرسی سے سحر (جادو) کا علاج	162
	سورۂ جن کی ابتدائی آیات سے علاج	164
	آیت کریمہ کا وظیفہ	164
	سورۂ مزمل سے علاج	166
	سورۂ والضحیٰ کا عمل	166
	معوذتین سے ہر قسم کے جادو کا علاج	167
	نقش سورۂ اخلاص	168
	نقش سورۂ فلق، نقش سورۂ الناس	168
	نقش معوذتین (عددی)	169
	سورۂ الناس کا عمل برائے ردِ سحر	169
	دھاگا تیار کرنے کا طریقہ	169
	ردِّ سحر کے لئے جلانے والے تعویزات	170
	جادو کا واپس لوٹانا	171
	سورۂ کوثر کا عمل برائے ردِّ سحر	171
	سورۂ عبس کا عمل برائے ردِّ سحر، سورۂ یٰسین کا عمل برائے ردِّ سحر	172
	سورۂ یٰسین کی ایک آیت کا عمل برائے ردِّ سحر	172
	سورۂ رحمٰن کی ایک آیت کا عمل برائے ردِّ سحر	173
	ردِّ سحر کا ایک تیز عمل	173
	خون کے چھینٹوں سے نجات کے لئے وظیفہ	174
	جانوروں پر کیے گئے جادو کے توڑ کا آسان طریقہ	174
	نادِ علی سے سحر (جادو) کا علاج	175
	نظرِ بد کا علاج	176
	وظائف وعملیات برائے حب وتسخیر	177

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	حزب الحب والتسخیر	177
	تعویزات برائے حب وتسخیر	179
	میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے کا وظیفہ	181
	میاں بیوی کے درمیان نفرت پیدا کرنے والے تعویذات کے اثرات بد سے نجات کا وظیفہ	182
	گھر میں لڑائی جھگڑوں سے نجات کے لئے وظیفہ	182
	عمل برائے نکاح وشادی	182
	وظائف برائے نکاح وشادی	185
	وظائف وعملیات برائے جدائی	187
	عملیات ووظائف برائے تسخیر خلائق	188
	عملیات ووظائف برائے تسخیر امراوحکام	190
	فتوحاتِ غیبی اور وسعتِ رزق کے لئے عملیات ووظائف	191
	کاروباری بندش دور کرنے کے لیے عملیات ووظائف	194
	ادعیہ برائے ادائے قرض	196
	عملیات ووظائف برائے مقہوری اعدا، برائے حفظ وامن وسلامتی اور برائے رفع رنج وغم	197
	درد کا علاج (دانت یا داڑھ کا درد، کان کا درد، وجع المفاصل، دردِ شقیقہ)	200
	تعویزات برائے علاج جریانِ خون	200
	خواب میں ڈرنے کا علاج	201
	امراضِ قلب (ہائی بلڈ پریشر، دردِ دل، ہولِ دل، دردِ سینہ) کا روحانی علاج	201
	وظائف برائے کمزوری نظر وبینائی ودرد چشم ونزول الماء	202
	دائمی نزلہ اور دمہ سے نجات کے لئے وظیفہ	202
	نشہ کا علاج	202
	شوگر کے علاج کے لیے وظیفہ	202
	عملیات ووظائف برائے استقرار وحفاظتِ حمل	202
	کوکھ کی بندش کا علاج	205
	تعویزات برائے حفاظت از اسقاطِ حمل	206
	ولادت میں آسانی کے لیے عملیات	207
	تعویذ برائے حمل خشک شدہ	207
	مرضِ اٹھرا کا علاج	208
	عملیات ووظائف برائے ترقی علم وحافظہ	208
	عملیات ووظائف برائے بازیافت گم شدہ	209
	عملیات ووظائف برائے قضائے حاجات	210
	صلوٰۃ الحاجات	212

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
	دعابرائے قضائے حاجت	216
	نمازاستخارہ	217
	استخارے کاطریقہ	217
	ہرقسم کی معلومات حاصل کرنے کے لئے استخارہ	218
	منازلِ روحانی (حزب الکامل،حزب الاعظم،حزب الحب والتسخیر،حزب الشفائے کامل،حزب البحر)	220
	منازلِ روحانی	220
☆	منزل قرآنی منقول از نبی کریم ﷺ	221
☆	وظیفہ حزب النبی ﷺ	227
☆	حزب الکامل (منزلِ قرآنی)	233
	محنت کم،اجر بے حساب	233
	سورتیں چھوٹی فضائل بڑے	238
	منتخبہ سورۂ مقدسہ کے فوائد	239
	منتخبہ قرآنی آیات کے فضائل وفوائد	240
	فضائلِ حزب الکامل (منزلِ قرآنی کے فضائل)	241
	وظیفہ حزب الکامل	245
☆	حزب الاعظم	255
	منتخبہ سورۂ مقدسہ	255
	منتخبہ قرآنی آیات	256
	آیاتِ استعاذہ،آیاتِ شفا،قرآنی دعائیں	257
	فضائلِ درودشریف	258
	درودابراہیمی	258
	درودتنجینا،درود ہزارہ،درودخضری،ایمان مجمل	259
	ایمان مفصل اورشش کلمات	260
	اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کی ضرورت،اہمیت اورقدر وقیمت	261
	اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کے احوال اوراوقات	261
	اللہ تعالیٰ کی حمد کی فضیلت اوراجروثواب	262
	فضیلت شش کلمات	263
	آیاتِ استعاذہ	267
	فضائل وفوائدِ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	268
	وظیفہ بسم اللہ شریف	269
	مطلق قرآن مجید کے فضائل	271

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	حزب الاعظم میں شامل سورۂ مقدسہ کے فضائل	272
	سورۂ فاتحہ کے فضائل	272
	سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کے فضائل	273
	سورہ کہف کی فضیلت	274
	سورۂ یٰسین کی فضیلت	274
	سورۂ دخان کی فضیلت	275
	مُسَبِّحات	275
	سورۂ اعلیٰ کی فضیلت	276
	سورۂ واقعہ کی فضیلت	276
	سورۂ حشر کی فضیلت	276
	سورۂ حدید، سورۂ واقعہ اور سورۂ الرحمٰن کی فضیلت	276
	سورۂ الم السجدہ اور سورۂ ملک کی فضیلت	276
	سورۂ النصر (اذا جآءَ) کی فضیلت	277
	سورۂ الزلزال اور سورۂ الکافرون کی فضیلت	277
	سورۂ اخلاص کی فضیلت	278
	معوذتین کی فضیلت	278
	سوتے وقت قرآن مجید میں سے کوئی سورت پڑھنا	279
	سونے کے وقت کا عمل	279
	سورتیں چھوٹی فضائل بڑے	280
	منتخبہ آیاتِ قرآنی کے فضائل	280
	سورۂ بقرہ کی ابتدائی و آخری آیات کی فضیلت	280
	آیت الکرسی کے فضائل	281
	خواتیم آل عمران کی فضیلت	282
	سورہ انعام کی پہلی تین آیات کی فضیلت	282
	سورۂ توبہ کی آخری دو آیات کی فضیلت	282
	"حسبی اللّٰہ لا الہ الا ھو" پڑھنے کی فضیلت	283
	خواتیم سورۂ اسراء (سورۂ بنی اسرائیل) کی فضیلت	283
	سورۂ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات کی فضیلت	283
	سورۂ مومنون کی پہلی دس آیات کی فضیلت	284
	سورۂ مومنون کی آخری چار آیات کی فضیلت	284
	سورہ روم کی آیات 17 تا 19	285
	سورہ فاطر آیت 41 اور اوائل سورۂ فتح کی فضیلت	285

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
	سورۂ حشر کی آخری آیات کی فضیلت، سورہ طلاق آیت نمبر 3 کی فضیلت، استغفار کی ضرورت وفضیلت	286
	خصوصی اذکار وتسبیحات	288
	آیاتِ شفا	292
	مقبول دعائیں	293
	وظیفہ ''حزب الاعظم''	296
☆	''حزب الحب والتسخیر''	316
	وظیفہ ''حزب الحب والتسخیر''	317
☆	منزل ادعیہ برائے حصول حفظ وامان ونجات از نظرِ بد	322
☆	حزب شفائے کامل	323
	شفا کے بارے میں احادیثِ نبوی ﷺ	323
	بے چینی اور بے خوابی کا علاج	325
	ہر مرض کے علاج کے لیے سورۂ مومنون کی آخری چار آیاتِ مقدسہ کی فضیلت، رنج کا علاج، ہر بیماری کا دم	325
	آیاتِ شفا سے علاج	327
	مصیبت یا مشکل وقت کے لیے مجرب دعا	327
	پورے جسم کی آگ سے آزادی اور مغفرت کے لیے دعا	328
	دو جامع ترین دعائیں، درود تریاق مجرب	328
	درود ابراہیمی، درود تنجینا، درودِ شفا	329
	حصول شفا کے لیے منتخبہ سورتیں اور آیاتِ مقدسہ	329
☆	وظیفہ ''حزب شفائے کامل''	336
	دعائے ''حزب البحر'' مع دعائے اعتصام	342
	دعائے اختتام	351
	حزبِ مریم	355
	حزب المؤمن	358
	وظیفہ ''حزب المؤمن''	370
	تصوف کی باضابطہ تعلیم وتربیت (ضرورت، اہمیت، طریقہ کار)	376
	نیو درسِ نظامی و درسِ تصوف کورسز	393
	حوالہ جات وحواشی	402
	حوالہ جات وحواشی	402
	کتابیات	422
	مصنف کا تعارف	424
	نورِعرفان (جلد اول، جلد دوم، جلد سوم) تعارف وتبصرہ از پروفیسر ڈاکٹر محمد قمر اقبال	429

ابتدائیہ

عزیزانِ من! بندۂ عاجز کو مادی سائنسی علوم (Material Sciences)، میڈیکل سائنسز (Medical Sciences)، سماجی علوم (Social Sciences)، روحی علوم (Spiritual Sciences)، اسلامی روحانی علوم (تصوف اور عملیاتِ روحانی)، مخفی علوم (علم نجوم، پامسٹری، علم الاعداد، علم جفر)، نفسیات (Psychology)، مابعدالنفسیات (Parascychology)، ہومیوپیتھی، ریڈیونک ہومیوپیتھی، طب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طبِ یونانی کا تحقیقی وتنقیدی اور تجرباتی ومشاہداتی بنیادوں پر مطالعہ کا موقع نصیب ہوا ہے۔ ان علوم کے ماہرین کے ساتھ میں نے کافی وقت گزارا ہے اور کسب علم وہنر میں بہت سی مصیبتوں، پریشانیوں اور تکلیفوں کا سامنا بھی کیا ہے۔ ان علوم، خصوصاً روحانی وروحی علوم کی تحصیل اور ان پر تحقیق کے دوران بعض اوقات شدید ذہنی، نفسیاتی، مالی وجانی خطرات کا بھی سامنا کرنا پڑا اور بہت سی الجھنوں، پیچیدگیوں اور مزاحمتوں سے بھی نبرد آزما ہونا پڑا۔ اس دوران بفضلِ تعالیٰ میری ہمیشہ کوشش رہی کہ ان علوم کا معروضی مطالعہ کروں۔ ان سے جو حقائق منکشف ہوں انہیں بلاکم وکاست بیان کروں اور مخلوقِ خدا کی خدمت سرانجام دوں۔

بنیادی طور پر میرا مسلک حنفی بریلوی ہے مگر میں اندھا مقلد نہیں ہوں۔ مجھے چشتی، قادری ودیگر سلاسل روحانی سے فیض یافتہ ہونے کا شرف حاصل ہے مگر میں مروجہ تصوف کے بجائے اسلاف کے تصوف کا قائل ہوں، جس کے علمبردار حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، قبلہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ، قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ غلام نصیرالدین رحمۃ اللہ علیہ، میاں مسعود احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ، قبلہ پروفیسر گوہر عبدالغفار رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیاء اللہ تھے۔ میں توحید کو اس کے صحیح تقاضوں کے ساتھ جاننے اور ماننے کا قائل ہوں۔ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امہات المؤمنین، اہلِ بیت، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، اولیائے امت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد وحساب محبت اور عقیدت رکھتا ہوں۔

راہِ سلوک سے کیا مراد ہے؟ روحانی تعلیم وتربیت کیسے ہوگی؟ راقم الحروف نے اس طرح کے تمام امور کا اپنی کتب ''نورِعرفان'' جلد اول اور جلد دوم میں ذکر کیا ہے۔ آپ کے زیر مطالعہ کتاب ''نورعرفان'' جلد سوم میں راقم الحروف نے ''روحانی علاج'' اور ''ذکرو اذکار'' کے وہ رموز بیان کیے ہیں جن کی قرآن حکیم، احادیث مبارکہ اور مستند کتبِ تصوف میں تعلیم دی گئی ہے۔ راقم الحروف نے اس کتاب میں روحانی تعلیم وتربیت اور روحانی علاج کے سلسلے میں ذاتی مشاہدات وتجربات اور زیرِ تربیت افراد کی تعلیم وتربیت اور روحانی علاج کے دوران علم میں آنے والے اہم امور تحریر کیے ہیں۔

کتاب ''نورعرفان (حصہ سوم)'' ''کامیاب زندگی'' کے فلسفہ کے تحت کم سے کم وقت میں بہتر طور پر زندگی گزارنے اور بندگی کا فریضہ سرانجام دینے کی تعلیم وتربیت کے نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہے۔ ہمارے خانقاہی نظام میں تعلیم وتربیت کا فقدان ہے۔ زیادہ تر سجادہ نشین تصوف وروحانیت کی ابجد سے بھی ناواقف ہیں۔ اسی طرح روحانی علاج معالجہ کرنے والے زیادہ تر معالجین (مرد حضرات وخواتین) روحانی علاج کے اسلامی طریقہ کار سے آگاہ نہیں اور لوگوں کے لیے ہدایت وفلاح کا ذریعہ بننے کے بجائے بربادی وتباہی کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ راقم الحروف نے عصرِ حاضر کی ضرورتوں کے مطابق اپنی ان کتب میں دین اسلام کے مطابق کامیاب زندگی گزارنے کے لیے اصحابِ نعمت کی تعلیمات بیان کی ہیں۔ ان میں روحانی تعلیم وتربیت اور روحانی علاج کے لیے تمام ضروری امور کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ کتابیں ہر شعبۂ زندگی، مسلکِ حیات اور دینی وروحانی مسالک سے تعلق رکھنے والے افراد اور متعلمین ومعلمین کے لیے مستند حوالہ جات اور

تعلیمات پرمبنی ہیں۔ان کی مدد سے ہرانسان گھر بیٹھے راہِ سلوک طے کرسکتا ہے اور دل کی نگاہ سے مابعدالطبیعاتی تصورات کا مشاہدہ کر کے زیادہ محبت اور عقیدت سے عبادت کا فریضہ سرانجام دے سکتا ہے۔ وہ اپنا، اپنے اہلِ خانہ اور احباب کا خود روحانی علاج کر کے شُرورِ کائنات کے بداثرات سے نجات پاسکتا اور آئندہ کے لیے ان سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ وہ اس مختصر حیاتِ دنیوی میں بے حدوحساب اجر و ثواب کے عوامل سرانجام دے کر حیاتِ دنیوی واخروی کو بفضلِ تعالیٰ کامیابی سے ہمکنار کرسکتا ہے۔

دین اسلام صدق وخلوص سے راہِ ہدایت پر چلنے والے ہرانسان کے ایمان، اس کی جان، ناموس، اولاد اور مال واملاک کی حفاظت و سلامتی کی ضمانت دیتا اور دنیا وآخرت میں سلامتی وامن پانا یقینی بناتا ہے۔اس مقصد کے لیے دین اسلام حقوق اللہ، حقوق العباد، اور حقوق النفس کی ادائیگی کے لیے اور حیاتِ ابدی میں حفظ وامان، سلامتی اور فوز وفلاح کے حصول کے لیے درست اعتقادات، صدق وخلوص پرمبنی عبادات، عدل وانصاف پرمبنی معاملات اور محبت وخلوص اور راستی پرمبنی اخلاقیات کی تعلیم دیتا ہے اور انسان کی ذہنی، نفسیاتی، جسمانی، روحانی، اخلاقی، سماجی اور معاشی صحت وسلامتی اور فلاح وبقا کے لیے اور شرورِ کائنات سے محفوظ رہتے ہوئے کامیاب زندگی بسر کرنے کے لیے ضابطۂ حیات پیش کرتا ہے۔دین اسلام کی تمام تعلیمات بشمول روحانی تعلیم وتربیت کے نظام میں یہ فلسفہ کارفرما نظر آتا ہے۔

زیرِ مطالعہ کتاب اسی فلسفے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تحریر کی گئی ہے۔اس میں اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے اور فلاحِ دارین کے حصول سے متعلق ضروری امور کا ذکر کیا گیا اور ذکر وفکر کی تعلیم دی گئی ہے۔اس میں شرورِ کائنات سے محفوظ رہنے، روحانی امراض سے چھٹکارا پانے، تندرستی وشفا، باہمی الفت ومحبت، رزق کی فراخی اور ہرطرح کے دشمن سے محفوظ رہنے کے لیے الگ الگ عنوانات کے تحت اوراد ووظائف اور عملیات تحریر کیے گئے ہیں۔

اس میں ''حزب النبی ﷺ''، ''حزب الکامل''، ''حزب شفائے کامل''، ''حزب الحب والتسخیر'' اور ''حزب الاعظم'' کی صورت میں راقم الحروف کی مرتبہ منازلِ روحانی دی گئی ہیں جو اس صورت میں آپ کو کسی اور کتاب میں نہیں ملیں گی۔

کتبِ وظائف وعملیات میں نبی کریم ﷺ سے منسوب ایک منزل قرآنی دی گئی ہے۔راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق اس منزل میں شامل آیاتِ قرآنی کی تعداد وترتیب احادیثِ نبوی ﷺ کے مطابق نہیں ہے۔راقم الحروف نے بعدازتحقیق احادیثِ نبوی ﷺ کے مطابق یہ منزل، ''حزب النبی ﷺ'' کے عنوان سے مرتب کی ہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مختلف جسمانی وروحانی اور ذہنی ونفسیاتی امراض سے محفوظ رہنے اور ان سے نجات پانے کے لیے جن سُورہ ہائے مقدسہ، آیاتِ مقدسہ اور دعاؤں کی تعلیم فرمائی اور دم فرمائے ہیں، انھیں ''حزب شفائے کامل'' کی صورت میں منضبط کر دیا گیا ہے۔''حزب الکامل'' میں ایسی سورتیں، آیاتِ مقدسہ اور دعائیں شامل کی گئی ہیں جن کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے اور جنھیں پڑھنے میں بہت کم وقت لگتا ہے مگر ان کا اجروثواب بہت زیادہ ہے۔اسی اصول کے تحت ''حزب الحب والتسخیر'' میں باہمی محبت ورواداری قائم کرنے، دشمن کو مسخر کرنے اور رزق کی فراخی کے لیے مذکور اوراد ووظائف ترتیب سے دیے گئے ہیں۔''منزل ادعیہ برائے حصول حفظ وامان ونجات از نظرِ بد'' میں نظرِ بد سے محفوظ رہنے کے لیے اور اس کے بد اثرات سے چھٹکارا پانے کے لیے منقول ومتداول دعائیں یکجا کر دی گئی ہیں۔''حزب الاعظم'' میں ان تمام روحانی منازل میں مذکور اوراد ووظائف کو مرتب کیا گیا ہے تاکہ ہرکوئی اپنی ضرورت کے مطابق روزانہ صبح شام ذکر وفکر کا فریضہ سرانجام دے سکے اور ان سے استفادہ کر سکے۔ان تمام منازلِ روحانی کے آغاز میں ان میں شامل اوراد ووظائف کی فضیلت، ضرورت واہمیت اور افادیت، ترجمہ اور مستند حوالہ جات کے ساتھ دی گئی ہے تاکہ قارئین ان امور سے آگاہ ہوکر ان سے بھرپور استفادہ کرسکیں۔

اس کتاب میں اولیاء اللہ کے مقبول اوراد ووظائف، دلائل الخیرات، اوائل الخیرات، مسبعاتِ عشر، حزب البحر، اورادِ فتحیہ اور قصیدہ غوثیہ کے فضائل اور ان کی افادیت بھی بیان کی گئی ہے۔اس میں تمام سلاسلِ روحانی کے مستند ومجرب اوراد ووظائف کے علاوہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سے منقول سروری قادری سلسلے کے تمام وظائف بھی یکجا کر دیے گئے ہیں اور مشق تصورِ اسمِ ذات، مشق تصورِ اسم محمد ﷺ اور سورۂ مزمل سے استفادہ کرنے کے طریقے درج کر دیے گئے ہیں۔

الحمدللہ! روحانی تعلیم وتربیت اور علاج سے متعلق اس کتاب میں بفضلِ تعالیٰ، بلطف وعنایاتِ نبی کریم ﷺ آپ کو منفرد تحقیقی و تنقیدی معیار اور میزان نظر آئے گا۔

آپ سے گزارش ہے کہ میری اس تصنیف وتالیف کے مطالعہ کے دوران مذکورہ بالا گزارشات اور معروضات کو پیش نظر رکھیں اور اس کے مندرجات کو تسلیم یا رد کرتے وقت دین اسلام کے مقرر کردہ تحقیقی وتنقیدی اصول مدنظر رکھیں۔ ان میں سے جو باتیں قرآن وسنت کے مطابق درست معلوم ہوں ان پر عمل کریں اور جو غلط معلوم ہوں ان پر ہرگز عمل نہ کریں۔ بندۂ عاجز نے اس کتاب میں حقیقتِ احوال بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کا مقصد نعمت کا شکر ادا کرنا اور خدمتِ خلق کے لیے کچھ باتیں عرض کرنا ہے۔ ان میں جو خوبی نظر آئے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضانِ رحمت، مرشد کریم اور دیگر مہربان مشائخ واساتذہ کی نگاہِ عنایت اور والدین کی دعاؤں سے ہے۔ جو خامی نظر آئے وہ بندہ عاجز کی کم عقلی، کم علمی اور کم فہمی سے ہے جس کے لیے بندہ اپنے مالک کے حضور معافی کا خواستگار ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَبَارَکْ وَسَلَّمْ o

علمِ تصوف پر مستند، تحقیقی کتاب

رب العالمین کی شانِ تخلیق لامحدود ہے، اوراس تخلیق میں تنوع بھی ایک حقیقت ہے۔ جیسے کہ مادی دنیا اپنا ایک وجود رکھتی ہے ایسا ہی رب تعالیٰ کی تخلیق کردہ کئی اور دنیاؤں میں سے ایک روحانی دنیا بھی ہے۔ مادی دنیا کا روحانی دنیا سے ایک خاص تعلق ہے اور رب العالمین نے اپنے کلام پاک اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زبان سے اس دنیا کے بارے میں وہ ضروری معلومات فراہم کر دی ہیں جن کو جان کر انسان اس غیر حسی دنیا سے واقفیت حاصل کر سکتا ہے اور بالخصوص جن باتوں کا ربط اس کی زندگی کے ساتھ ہے ان کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکے۔ انسان کا اپنا وجود مادیت اور روحانیت کا جامع ہے۔ اگر اس کے اندر سے روح نکل جائے تو وہ مردہ تصور ہوتا ہے۔ اس لیے روحانی دنیا سے آگاہی کا تعلق براہِ راست انسانی زندگی سے ہے اور اس کے متعلق علم بھی انسانی علوم ہی کا ایک حصہ ہے۔

انسان جس طرح جسم وروح کا مرکب ہے اسیطرح اس کو دونوں قسم کے عوارض سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔ جیسے جسمانی امراض کا علاج کیا جاسکتا ہے ایسے ہی روحانی امراض کا تدارک بھی کیا جاسکتا ہے۔ خوش قسمتی سے سائنسی ترقی کی بدولت جسمانی امراض کے علاج میں دن بدن بہتری آئی ہے جبکہ اس کے برعکس روحانی امراض اوران کا معاملہ اتنا تسلی بخش نہیں۔ اس کے بارے میں تین بڑی مشکلات ہیں:

۱۔ اس کے بارے میں ہماری لاعلمی، جس سے اس کی تشخیص میں مشکلات آتی ہیں۔

۲۔ جسمانی معالجین کے برعکس روحانی معالجین کی شدید کمی۔

۳۔ اس کے غیر مستند معالجین اوراس کے بارے میں عوام کے اندر پائی جانے والی غیر مستند معلومات۔

یہ باتیں اس بارے میں سنجیدگی سے غور کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ ڈاکٹر محمود علی انجم جو کہ خود ایک روحانی معالج اور عملی صوفی ہیں، نے اس خلا کو پُر کرنے کی کوشش کی ہے۔

جنات، جادو، آسیب، نظرِ بد اوراس کے روحانی علاج کے حوالے سے اہلسنت وجماعت کے ہاں اردو میں مستند کتب کی شدید کمی پائی جاتی ہے۔ نورِعرفان کی پہلی اور دوسری جلد میں ڈاکٹر انجم نے جس طرح روحی اور روحانی علوم کے فرق کو واضح کیا اور پھر تصوف کی تفہیم وتشریح بیان کی، اس کی الگ سے اہمیت ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے تصوف کے لٹریچر کی تصحیح وتدسیس کی بات کی جو کہ غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ صوفیانہ لٹریچر میں موجود غیر مستند مواد، تصوف مخالف حضرات کا پسندیدہ موضوع ہے تو اگر خود طبقۂ صوفیاء ہی ایسے غیر مستند مواد سے اظہار برأت کر دے تو یہ تجدید تصوف کا بہترین مظہر ہوگا۔

نورعرفان کی تیسری جلد جس پر ابھی بات چل رہی ہے، تصوف کے لٹریچر میں تو ایک عمدہ اضافہ ہے ہی اس کے ساتھ ساتھ یہ روحانیت اور عملیات کی دنیا میں بھی ایک بہترین کاوش ہے۔

جنات کی تخلیق، ان کے احوال اوران کی باہمی تقسیم، یہ سب دلچسپ باتیں ہیں جن کو ڈاکٹر انجم نے قرآنِ مجید اور احادیث کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ یہ جنات انسان کو کیسے نقصان پہنچا سکتے ہیں اوران کا علاج کیا ہے؟ اس کتاب کی مدد سے اس سوال کا جواب بھی ملتا ہے۔

جادو بھی ایک سنجیدہ معاملہ ہے۔ یہ جان لیوا بھی ہے مگر اس کے باوجود اس کے بارے میں بہت سی باتیں ہم کو معلوم نہیں۔ اس سے کیسے بچا جائے، اس کا علاج اوراس کی تشخیص، ان سب باتوں کو ڈاکٹر انجم نے احادیث اور اپنے تجربات کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ جادو سے ہونے والے دیگر امراض جیسے کہ میاں بیوی میں جدائی، اولاد کا نہ ہونے، اولاد کا والدین کا نافرمان ہونا وغیرہ، یہ سب سنگین مسائل ہیں۔ اس کتاب میں ان سب امراض کا علاج قرآنی آیات سے بیان کیا گیا ہے۔ دم کے علاوہ جادو کا علاج حسی ادویہ جیسے کہ عجوہ کھجور، حجامہ اور کلونجی کے ذریعے بھی ممکن ہے جس کی تصریح سلفی عالم شیخ غازی عزیز مبارکپوری نے بھی اپنی کتاب "جادو کی حقیقت" میں کی

ہے۔ چند باتوں کو چھوڑ کر شیخ عزیز مبارکپوری کی یہ کتاب بھی اس موضوع کے حوالے سے عمدہ ہے۔اس کا مطالعہ بھی مفید رہے گا۔ جادو کے حسی علاج کے حوالے سے ڈاکٹر انجم صاحب کی اس کتاب میں بھی ہمیں کافی راہنمائی ملتی ہے۔

یہ دنیا دارالامتحان ہے، جنات وشیاطین کو اللہ تعالیٰ نے کچھ طاقتیں دی ہوئی ہے جو کہ اس امتحان کے ضمن کی ایک چیز ہے۔ان طاقتوں میں سے ایک طاقت ان کا انسانوں پر مسلط ہونا بھی ہے۔کبھی یہ گمراہی کے لیے مسلط ہوتے ہیں، کبھی سحر وآسیب کی وجہ سے، بعض اپنی بدفطرت کی بدولت اور کچھ بغض وعناد کی وجہ سے انسانوں پر مسلط ہو جاتے ہیں۔کئی دفعہ انسان لاعلمی میں ایسا کام کر جاتا ہے جو کہ اس ناری مخلوق کے لیے باعث تکلیف ہوتا ہے جیسے ان کے کھانے پینے اور رہنے کی جگہ پیشاب کر دینا۔ یہ اس کا بدلہ لینے کے لیے بھی انسان کو تکلیف دیتے ہیں۔

انسان نوری وناری عملیات کے ذریعے جنات کو مسخر کر سکتا ہے۔نوری عملیات میں جنات نیک کاموں میں جبکہ ناری عملیات میں جنات برے کاموں میں معاونت کرتے ہیں۔

شیطان سے بچاؤ کے لیے سب سے زیادہ ضروری اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا یعنی اس سے استعاذہ طلب کرنا ہے۔استعاذہ کی اہمیت اور اس کے جو کلمات قرآن وحدیث میں آئے ہیں جن سے شیاطین سے سب سے زیادہ یقینی حفاظت ہوتی ہے، ان سب کلمات مقدسہ کو بھی ڈاکٹر انجم نے اس کتاب کا حصہ بنا دیا ہے۔

جنات وشیاطین کے حملوں کے حوالے سے ہمارے ہاں کافی بے اعتنائی برتی جاتی ہے۔ڈاکٹر انجم نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ یہ بہت سنجیدہ اور غور طلب مسئلہ ہے جس سے بے اعتنائی برتنا قطعی طور پر درست نہیں ہے۔اس کو سنجیدہ لینے، اس سے ہر دم بچنے اور اس کا علاج کرنے کی ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ ہندوؤں کے ہاں موجود سحر کی تینوں اقسام، جنتر، منتر اور تنتر کا بھی اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ان تینوں میں موجود فرق اور پھر تنتر کے ضمن میں سامری جادوگر والے واقعے کو بھی بیان کیا ہے جو اس کی حقیقت کو واضح کرتا ہے۔ یہ بات بھی اس کتاب کی خصوصیات میں سے ایک ہے۔

باطنی رذائل جیسے کہ بغض، حسد، کینہ وغیرہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں کس قدر مذموم ہیں؟ ان کی مذمت میں وارد احادیث کو بیان کیا گیا ہے کہ بندہ مومن ان سے بچے۔ کیونکہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ سے دوری پیدا کرتی ہیں اور جب بندہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے تو شیاطین کا گمراہ کرنے والے حملے سے اس کا بچاؤ مشکل ہو جاتا ہے۔

قرآن پاک شفائے کامل ہے۔ یہ کتاب ہدایت کے ساتھ روحانی ترقی کا بھی ذریعہ ہے۔روحانی معالجین نے قرآن مجید کا اس پہلو سے بھی مطالعہ کیا اور پھر سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث وآثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایسی بے شمار آیات کا بھی پتہ چلا جو کہ روحانی علاج کا کام کرتی ہیں۔اس حوالے سے ڈاکٹر انجم کا کام خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔اس کتاب میں 'حزب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'، 'حزب الشفائے کامل'، 'حزب الحب والتسخیر' اور 'حزب الاعظم' کے نام سے دی گئی منازلِ روحانی اوراد و وظائف کی کسی اور کتاب میں نہیں ملیں گی۔ ڈاکٹر انجم نہایت تحقیق کے ساتھ یہ منازل مرتب کی ہیں۔ یہ خدمتِ قرآنی بھی ہے اور خدمتِ انسانی بھی، جس کا اجر یقیناً رب العالمین اپنے فضل وکرم سے ان کو دونوں جہانوں میں عطا فرمائے گا۔

منازل کی ترتیب میں جہاں مصنف کا یہ تحقیقی امتیاز ہے وہاں مصنف نے دیگر بزرگان کی مرتب کردہ منازل کا تنقیدی جائزہ لے کر ان میں موجود کمزوریوں اور کمیوں کو بیان کیا ہے۔ یہ کام اس سے پہلے نہیں ہوا ہے۔اس لیے اس کا اعزاز ڈاکٹر انجم کو جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی شیطان سے حفاظت اور رب العالمین سے استعانت کے بارے میں امت کو مختلف اذکار کی تعلیم دی ہے ڈاکٹر انجم نے سند اور حوالہ جات کے ساتھ ان اذکار کی فضیلت بیان کی ہے۔ یوں یہ کتاب اذکارِ قرآنی اور اذکارِ مسنونہ کا بھی ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔

قرآن مجید کی مختلف سورتوں اور آیات کے فضائل میں بھی احادیث منقول ہوئی ہیں جن کو ڈاکٹر انجم نے اس کتاب میں جمع کیا ہے اور اس حوالے مستند کتبِ احادیث اور مشہور تفاسیرِ قرآن سے، خصوصاً محدث العصر علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تفسیر 'تبیان القرآن' سے خصوصی استفادہ کیا ہے۔

اس کتاب کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ ڈاکٹر انجم نے تصوف کا نصاب مرتب کیا ہے۔ حکومتِ وقت نے تصوف کو نصاب میں شامل کرنے کا اعلان کر رکھا ہے۔ ڈاکٹر انجم کا مرتب کردہ نصاب حکومت کے اس اعلان کو عملی جامہ پہنانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

وظائف اور دعاؤں پر مرتب کی گئی بزرگانِ دین کی کتب، جن میں 'اورادِ فتحیہ'، 'حصنِ حصین'، 'دلائل الخیرات'، 'اوائل الخیرات' اور 'مسبعاتِ عشر' وغیرہ کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اور ان کو حرزِ جاں بنانے کی تلقین کی گئی ہے۔ ایسے ہی ایک اور کتاب 'مناجاتِ مقبول' جو شیخ اشرف علی تھانوی کا مرتب کردہ مجموعہ ہے کو بھی ڈاکٹر انجم نے پسندیدہ کہا ہے۔ اُن کا شیخ اشرف علی تھانوی کا حوالہ دینا اُن کی وسعتِ ظرفی کا مظاہرہ ہے کیونکہ شیخ اشرف علی تھانوی علماء دیوبند کے حکیم الامت اور مجدد کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس کتاب میں تعویذات کے حوالے سے بھی تفصیلی کلام ہے۔ نیز جو علماء تعویذات کا انکار کرتے ہیں ان کی فکری اصلاح کی بھی کوشش کی گئی ہے۔

اس کتاب میں ذکر اللہ اور ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت سے متعلق احادیث بیان کی گئی ہیں جو کہ ہر آدمی کو ان کے بجالانے کی موثر ترغیب دیتی ہیں۔

اس کتاب کی تصنیف کے لیے پچاس سے زائد کتب سے استفادہ کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ حواشی و حوالہ جات کا بھی التزام رکھا گیا ہے۔ آپ کو کوئی بھی حدیث یا منقول عبارت بے سند نہیں ملے گی۔ تقریباً ساڑھے پانچ سو حوالہ جات اس بات کے گواہ ہیں کہ ڈاکٹر انجم نے نہایت محنت اور احتیاط سے یہ کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ ڈاکٹر انجم کی اس محققانہ کاوش سے کتاب کی افادیت اور استناد میں گراں قدر اضافہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر انجم کا یہ ایک قیمتی کام ہے اور علم و تحقیق کی دنیا میں کوئی چیز حرفِ آخر نہیں ہوتی۔ اگر کوئی روحانی معالج اس موضوع مزید تحقیق کر کے نیا کام سامنے لائے تو وہ بھی لائقِ تحسین ہے۔ بلکہ اس کتاب کے ذریعے ڈاکٹر انجم نے تو باقی محققین کو دعوت دی ہے کہ اس موضوع پر مستند اور تحقیقی تحاریر لکھی جائیں تاکہ عوام میں پھیلے غلط نظریات کا سدباب ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈاکٹر انجم کی اس کاوش کو قبول فرمائیں اور اس کام کو مخلوقِ خدا کے لیے آسانیاں پیدا فرمانے کا وسیلہ بنائیں۔ (آمین)

راجہ قاسم محمود

شجرہ طیبہ قادریہ سروریہ(فارسی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

منم وابستۂ دامانِ مردِ عارف و کامل فقیر سروری عبدالحمید صوفی و صافی
مرا نورمحمد نوراحمد مے بود کافی دِگر صالح محمد صفحۂ دل را کند صافی
غلام باھو محمد ہم حسینم مے بود شافی ولی سلطان باہو پیر رحمان بس بود کافی
جلیل و ہم بقا ستار فتاح نجم الدین یحیٰ دگر جبار رزاقم ہمیشہ شافی و وافی
شفیعم غوث الاعظم بوسعید و بوالحسن کافی ولی بوالفرح واحد نعمی و شبلی مرا شافی
جنید وسقطی و معروف و داؤد و حبیب عجمی حسن ہم حیدر و احمدؐ شافی و وافی

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ o

(فیوضاتِ کامل،ص56)

شجرہ طیبہ قادریہ سروریہ(اردو)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

رحم کر یا ربّ محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے سید کونین ، شاہِ دوسرا کے واسطے
والئ ملکِ ولایت حضرتِ مولا علیؓ حضرتِ حسنینؓ آں آلِ عبا کے واسطے
حسن بصری پیرِ کامل شاہ حبیب عجمی ولی حضرت داؤد طائی باصفا کے واسطے
حضرتِ معروف کرخی، سری سقطی، شاہ جنید شیخ شبلی عبد واحد بے ریا کے واسطے
حضرت ابوالفرح یوسف بوالحسن شیخِ جہاں پیر میراں بوسعید باوفا کے واسطے
شاہِ جیلاں غوثِ اعظم پیر میراں محی الدین سید عبدالرزاق باحیا کے واسطے
سید عبدالجبار و سید یحییٰ ولی نجم دین و عبد فتاح پُرضیا کے واسطے
سید عبدالستار و سید عبدالبقاء سید عبدالجلیل رہنما کے واسطے
عبد رحماں سید آلِ نبی خیرالورا شیخِ کامل پیرِ باہو باخدا کے واسطے
ولی محمد پیر زادہ ولد او محمد حسین بعد ازاں حافظ محمد بارضا کے واسطے
شاہ غلام باہو ازاں صالح محمد ولدِ او نور احمد شیخ ، نورالہدیٰ کے واسطے

حضرت نورِمحمد راہنمائے راہِ حق کر ہمیں منظور بالا اولیاء کے واسطے
مظہرِ نورِمحمد حضرتِ عبدالحمید منزلِ عرفاں کے کامل پیشوا کے واسطے

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ o

(فیوضاتِ کامل ص57 تا58)

شجرہ طیبہ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ چاچڑویہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اے خداوندا تو ذاتِ کبریا کے واسطے رحم کر ہم پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
ہم ہوئے ہیں سخت زار اس بندِ محنت میں اسیر کھول دے مشکل میری مشکل کشا کے واسطے
خواجہ حسن بصری کا نام لیتا ہوں شفیع شیخ عبدالواحد اہل بقا کے واسطے
فضل کر مجھ پر طفیل خواجہ ابن عیاض شاہ ابراہیم بلخی بادشاہ کے واسطے
خواجہ حذیفہ کے لیے ٹک رحم کر پھر ہبیرہ بصری صاحب ہدیٰ کے واسطے
خواجہ ممشاد کی خاطر میرا دل شاد کر شیخ ابواسحٰق قطبِ چشتیا کے واسطے
خواجہ ابدالِ احمد بُو محمد مقتدا خواجہ بو یوسف صاحب صفا کے واسطے
خواجہ مودودِ حق اور خواجہ حاجی شریف خواجہ عثمان اہلِ اقتدا کے واسطے
والیءِ ہندوستان خواجہ معین الدین حسن شیخ قطب الدین قطب الاتقیا کے واسطے
کام شیریں طفیل خواجہ گنج شکر اور نظام الدین محبوب اولیا کے واسطے
دل کو روشن کر طفیل شہ نصیرالدین چراغ اور کمال الدین کمال اصفیا کے واسطے
دور کر ظلمت سراج دین و دنیا کے لیے اور علم الحق والدین علم الہدیٰ کے واسطے
حضرت محمود راجن سرورِ دنیا و دین اور جمال الدین جمن صاحب صفا کے واسطے
حضرت خواجہ حسن اور شیخ محمد کی طفیل خواجہ حضرت یحییٰ مدنی مقتدیٰ کے واسطے
فضل کر مجھ پر طفیل شاہ کلیم اللہ ولی اور نظام الدین مقبولِ خدا کے واسطے
دین و دنیا کا وسیلہ پیر عالم فخر الدین خواجہ نورِ محمد رہنما کے واسطے
مخزنِ اسرار کر دے دل میرے کو یا خدا حضرت خواجہ سلیمان بادشاہ کے واسطے
غنچہ امید میری کا تو یا رب کھول دے شیخ شمس الدین شمسِ چشتیا کے واسطے
سوز و سازِ عشق دل میں ہو میرے یا رب سدا شیخ محمد دین عاشق بے ریا کے واسطے
ضیاء الدین اہلِ ضیاء ہیں سراپا ہی ضیاء ہو قلب عاجز میں ضیا نورالہدیٰ کے واسطے
حضرت خواجہ قمر ہر دو سرا میں ہیں قمر نائب ختم الرسل اہلِ بقاء کے واسطے
حضرت خواجہ بدر شیر قلندر حیدری شیخ بدر الدین حضرت بدر الدجا کے واسطے
فضل کے ہاتھوں سے مجھ کو میوۂ عرفان کھلا شیخ فضل الدین مخدوم حق نما کے واسطے

ہر زماں میں جلتے جائیں پردہ ہائے قُرب وبُعد شاہ نصیرالدین علوی پیشوا کے واسطے
یا الٰہی عافیت دارین ہو مجھ کو نصیب حضرت خواجہ عبدالعزیز چشتی پیشوا کے واسطے
رحم کن رحیما بطفیل خواجہ جی عبدالرحمٰن مرشد من عاصیاں ہادی ھدیٰ کے واسطے
آتشِ عشق لگا دے خسِ ناپاک جلا دے حضرت خواجہ غلام نصیر الدین پیشوا کے واسطے
محو کر دل سے مرے نقشِ وجودِ غیر کو پیر محمد علی جوہر با صفا کے واسطے
بخش دے اپنی محبت قطع کر دے ماسوا برکتِ پیران شجرہ چشتیا کے واسطے

شجرہ طیبہ سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ

(شاخ سید میراں بھیکھ ٹھسکہ میراں جی انڈیا)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خداوندا تو ذات کبریا کے واسطے رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
میں ہوا ہوں سخت زار بندِمحنت میں اسیر کھول دے مشکل علی المرتضیٰ کے واسطے
خواجہ حسن بصری کا نام لیتا ہوں شفیع شیخ عبدالواحد اہل صفا کے واسطے
فضل کر مجھ پر طفیل خواجہ ابن عیاض شاہ ابراہیم بلخی بادشاہ کے واسطے
خواجہ مرعش حذیفہ کے لیے ٹک رحم کر پھر ہبیرہ بصری صاحب ھدیٰ کے واسطے
خواجہ ممشاد کی خاطر میرا دل شاد کر شیخ ابواسحٰق قطب الاتقیاء کے واسطے
خواجہ ابدالِ احمد بُو محمد مقتدا خواجہ ابو یوسف صاحب سخا کے واسطے
خواجہ مودود چشتی خواجہ حاجی شریف خواجہ عثمان اہلِ اقتدا کے واسطے
والیٔ ہندوستان خواجہ معین الدین حسن خواجہ شیخ قطب الدین قطب الاتقیا کے واسطے
کام شیریں طفیل خواجہ گنج شکر حضرت علی احمد صابر صاحب رضا کے واسطے
حل کر مشکل طفیل شاہ شمس الدین ترک پھر جلال الدین کبیر الاولیاء کے واسطے
خواجہ مخدوم عبدالحق احمد پیشوا شیخ عارف محمد مقتداء کے واسطے
قطب عالم سرور دنیا و دین عبدالقدوس اور جلال الدین محمود الاصفیاء کے واسطے
شاہ نظام الدین بلخی اور شاہ بو سعید شیخ صادق شاہ محبوب خدا کے واسطے
خواجہ داؤد اور شاہ ابوالمعالی کے لیے شاہ سیّد بھیکھ میراں بادشاہ کے واسطے
دُور کر ظلمت طفیل خواجہ عبداللہ ولی اور شیخ محمد عمر پیر باصفا کے واسطے
واسطے نور علی شاہ کے منور دل کو کر اور بہادر علی شاہ پیر ھدا کے واسطے
دل کی ظلمت دور کر اور نور سے معمور کر پیر امداد علی شاہ چشتی پیشوا کے واسطے
ذکر ہو جاری زبان پر ہو منور دل میرا پیر عبدالغنی شاہ فخر چشتیا کے واسطے
خداوندا ہمارا خاتمہ بالخیر ہو سیّد محمد علی شاہ غلام اہل بیت و اولیاء کے واسطے
یا الٰہی روز محشر میراں جی کا ساتھ ہو گوہر عبدالغفار چشتی باوفا کے واسطے
بخش دے اپنی محبت اور قطع ماسوا حرمت شجرہ پیران چشتیہ کے واسطے

شجرہ طیبہ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ فخریہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

یاالٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے — رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
میں ہوا ہوں سخت زار اس بندِمحنت میں اسیر — کھول دے مشکل علی المرتضیٰ کے واسطے
خواجہ حسن بصری کا نام لاتا ہوں شفیع — شیخ عبدالواحد اہل بقا کے واسطے
فضل کر مجھ پر طفیل خواجہ ابن عیاض — شاہ ابراہیم بلخی بادشاہ کے واسطے
حضرت خواجہ حذیفہ کے لیے تو رحم کر — اور ہبیرہ بصری صاحب ھُدیٰ کے واسطے
خواجہ ممشاد کی خاطر مرا دل شاد کر — شیخ بواسحاق قطب چشتیا کے واسطے
خواجہ ابدالِ احمد بُو محمد مقتدا — خواجہ بُو یوسف صاحب صفا کے واسطے
خواجہ مودودِ حق اور خواجہ حاجی شریف — خواجہ عثمان اہلِ اقتدا کے واسطے
والیٔ ہندوستان خواجہ معین الدین حسن — شیخ قطب الدین قطب الاتقیا کے واسطے
کام کر شیریں طفیلِ حاجی گنج شکر — اور نظام الدین محبوبِ خدا کے واسطے
دل کو روشن کر طفیلِ شہ نصیرالدین چراغ — اور کمال الدین کمالِ اصفیا کے واسطے
دُور کر ظلمت طفیل خواجہ عبداللہ ولی — اور علم الحق و دیں علم الہُدیٰ کے واسطے
حضرتِ محمود راجن سرورِ دنیا و دیں — اور جمال الدین جمن صاحب رضا کے واسطے
شیخ حسن اور خواجہ شیخ محمد کے طفیل — حضرت یحییٰ مدنی مقتدیٰ کے واسطے
مشکلیں حل کر طفیل شہ کلیم اللہ ولی — اور نظام الدین مقبولِ خدا کے واسطے
پیر فخرالحق والدین ناظمِ سرکارِ چشت — آں کہ اندر عشقِ پیراں رہنما راہِ بہشت
دین ودنیا کا وسیلہ پیر عالم فخرِ دیں — حاجی لعلِ محمد رہنما کے واسطے
آں محمد لعل حاجی شمس دین مصطفےٰ است — قبلۂ ارباب معنی کعبۂ ایں صفا است
شیخ بخش اللہ ولی دستگیر دوجہاں — قبلۂ حاجات و کعبہ مُدّعا کے واسطے
رہنمائے سالکان و پیشوائے عارفاں — شہ مُحب اللہ امیر دو سرا کے واسطے
نَجِّنَا مِن کُلِّ سُوۡءٍ اَعۡطِنَا صِدۡقَ الۡیَقِیۡنِ — شہ محمد شاہ فخر چشتیا کے واسطے
محو کر دل سے مرے نقشِ وجودِ غیر کو — شاہِ علی خلفِ محمد باصفا کے واسطے
دل میں دے اپنی محبت بعدِ رفعِ ماسوا — حضرت پیران چشتی باخدا کے واسطے

شجرہ طیبہ سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

علی شیر صدیقی طالب حضرت محمد اسماعیل صاحب کے، حضرت محمد اسماعیل صاحب طالب حضرت دیوان شاہ صاحب کے، حضرت دیوان شاہ صاحب طالب حضرت فضل احمد شاہ صاحب کے، حضرت فضل احمد شاہ صاحب طالب حضرت محمد دین شاہ صاحب کے، حضرت محمد دین شاہ طالب حضرت میاں نبی بخش صاحب کے، حضرت میاں نبی بخش طالب شاہ محمد اکرم صاحب کے، حضرت شاہ محمد اکرم طالب ہم جلیل حال بخش صاحب کے، حضرت ہم جلیل طالب حضرت سچیار صاحب کے، حضرت سچیار صاحب طالب حضرت محمد غوث شاہ صاحب کے، حضرت محمد غوث شاہ طالب حضرت شمس الدین شاہ صاحب کے، حضرت شمس الدین شاہ طالب ابوالنصر صاحب کے، حضرت ابوالنصر صاحب طالب حضرت عبدالوہاب صاحب کے، حضرت عبدالوہاب طالب حضرت دستگیر محبوب سبحانی کے، حضرت دستگیر طالب حضرت سعید صاحب کے، حضرت سعید طالب حضرت ابوالحسن کے، حضرت ابوالحسن طالب حضرت ابوالفرح کے، حضرت ابوالفرح طالب حضرت ابوالفضل کے، حضرت ابوالفضل طالب حضرت عبدالواحد کے، حضرت عبدالواحد طالب حضرت شبلی صاحب کے، حضرت شبلی صاحب طالب حضرت جنید بغدادی کے، حضرت جنید بغدادی طالب حضرت سری سقطی کے، حضرت سری سقطی طالب معروف کرخی صاحب کے، حضرت معروف کرخی طالب ہم داؤد طائی کے، حضرت ہم داؤد طائی طالب حبیب عجمی کے، حضرت حبیب عجمی طالب حضرت خواجہ حسن بصری کے، حضرت خواجہ حسن بصری طالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ طالب حضرت سیدنا محمد ﷺ کے، حضرت محمد ﷺ طالب اللہ جل جلالہ بس باقی ہوس۔

اجازت نامہ برائے اورادووظائف اورعملیات

نورِعرفان (حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم) میں مذکوراورادووظائف اورعملیات کی اجازت کے لیےاوراویسی طرز پرحصولِ فیض کے لیے درج ذیل طریقہ اختیار کریں:

۱۔ حلفیہ عہد کریں کہ اس کتاب میں منقول اورادو وظائف اورعملیات دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق صرف اورصرف اپنے اور دوسروں کے جائز مقاصد کے حصول کے لیےاورفی سبیل اللہ خدمتِ خلق کے لیےاستعمال کریں گے۔

۲۔ دورکعت نمازادا کرکے اللہ تعالیٰ سے استعانت ومدد حاصل کریں۔

۳۔ دورکعت نمازادا کرکے اس کا ثواب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ، تمام انبیاء کرام ورسل، امہات المومنین، اہلِ بیت اطہار، خلفائے راشدین، تابعین، تبع تابعین، تمام سلاسلِ روحانی کے مشائخِ عظام واولیائے عظام، خصوصاً اس کتاب میں بندہ عاجز نے اپنے جن مشائخ عظام کے شجراتِ روحانی دیے ہیں انھیں اور ''انتساب'' میں مذکورشخصیات کوایصالِ ثواب کریں اوران مشائخ عظام سے اویسی طرز پرکسبِ فیض کی دعا کریں۔

۴۔ روزانہ، ہرہفتے یامہینے میں ایک بار یہ شجراتِ روحانی پڑھیں۔

۵۔ روزانہ، ہرہفتے یامہینے میں ایک بارختم شریف خواجگان پڑھیں۔

۶۔ روزانہ قرآنِ حکیم کی تلاوت کریں۔اس کا ترجمہ پڑھیں۔کتبِ سیرت کا مطالعہ کریں۔کتبِ تصوف، کشف المحجوب، عوارف المعارف، نورالہدیٰ، عقلِ بیدار، عین الفقر، عرفان (حصہ اول ودوم)، نورِعرفان (حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم) اوراس کتاب میں مجوزہ دیگر کتب کا وقتِ مقررہ پرمطالعہ کریں۔ان کی تعلیمات پرغوروفکر کریں اوران پرعمل کریں۔

ان ہدایت پرعمل کرنے والے اہل سنت وجماعت کے صالحہ عقائد کے حامل، اولیائے عظام سے محبت وعقیدت رکھنے والے افرادکو ان شاءاللہ اویسی طرز پرمشائخِ سلسلہ سے فیض حاصل ہوگا۔خواب، مراقبے، حالتِ بیداری میں اولیاءاللہ سے روحانی رابطہ اورتعلق قائم ہوجائے گااورروحانی تعلیم وتربیت کا سلسلہ جاری ہوجائے گا۔

یہ کتاب اوراس کے مندرجات صرف نیک لوگوں اورنیک کاموں کے لیے ہیں۔انھیں دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق استعمال کرنے کی اجازت ہے۔اگرکوئی کسی برے کام کے لیے کلامِ پاک پڑھے گا تو اپنے اس فعل کا وہ خودذمہ دار ہوگا۔ایسا شخص دنیاو آخرت میں ذلیل ورسواوربرباد ہوگا۔

احقرالعباد
محمودعلی انجم چشتی قادری

کامیاب زندگی کا تصور

زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت وعقیدت اور قرب ورضا کا اور مخلوقِ خدا سے محبت و خدمت کا رشتہ قائم کرنا اور اسے مضبوط تر بنانا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اس راہ میں بھرپور کوشش کرے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وسیع رحمت سے اُمیدوار رہے۔

دین اسلام کے مطابق زندگی، ایک ہمیشہ جاری رہنے والا سفر ہے۔ دنیا میں زندگی گزارنے کے بعد انسان ایک نئے جہان میں منتقل ہوجاتا ہے۔ وہاں اس کی دنیاوی زندگی کے مطابق اسے مقام ومرتبہ اور رہن سہن نصیب ہوتا ہے۔ روزِ محشر تمام انسان اپنے دنیاوی اجسام کے ساتھ حیاتِ نو پائیں گے اور حسابِ آخرت کے بعد اپنے اگلے سفر کی طرف روانہ ہوجائیں گے۔ خوش بخت انسان، جنت میں داخل ہوں گے جبکہ مشرکین وکفار، بدبخت جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔

زندگی کا یہ نہایت کٹھن اور نہ ختم ہونے والا سفر طے کرنے کے لیے ضروری تھا کہ اس سفر کو کامیابی سے طے کرنے کے لیے مدد اور رہنمائی ملے، اس کے لیے صلاحیتیں اور وسائل عنایت ہوں۔ اس کے لیے ضروری علم اور اس علم کی تفہیم کے لیے عقل عطا ہو۔

ذاتِ باری تعالیٰ نے انسان کو کامیاب زندگی گزارنے کے لیے تمام ضروری وسائل اور صلاحیتیں عطا فرمائیں۔ اسے عقل اور علم کی دولت عطا فرمائی۔ اسے دل عطا کیا اور دل کو خود سے رابطے کا مرکز قرار دیا۔ ہر دور میں اُسے دین اسلام کی صورت میں مکمل رہنمائی عطا فرمائی اور اپنے انبیاء، اولیاء اور فرشتوں کے ذریعے مدد ومعاونت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسل بھیجے اور آسمانی کتب توریت، زبور اور انجیل کے نزول کے بعد خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے آخری آسمانی کتاب نازل فرمائی اور دین اسلام کو پایۂ تکمیل تک پہنچادیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن حکیم کی تعلیمات پر عمل کرکے کامیاب زندگی کا بہترین عملی نمونہ پیش فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، اولیائے امت اور علمائے حق نے اسوۂ حسنہ پر پیروی کرکے بھرپور کامیاب زندگی بسر فرمائی اور دینی ودنیاوی لحاظ سے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف کرایا ہے کہ تمام جہان میں نے پیدا کیے ہیں۔ میں تمھارا اور تمام جہانوں کا رب ہوں۔ میں رحمٰن اور رحیم ہوں۔ بروزِ محشر میں ہی تم سب سے حساب لوں گا۔ کامیاب زندگی گزارنے کے لیے تم میری عبادت کرو۔ تم مجھ سے مدد مانگو میں تمہاری مدد کروں گا۔ دین اسلام کی صورت میں ایک سیدھے راستے پر چلنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ میرے انبیاء ورسل نے ہر دور میں سیدھے راستے پر چل کر زندگی گزاری۔ جن لوگوں نے صدق اور خلوص سے ان کی پیروی کی میں نے انھیں اپنی ذات سے عقیدت، محبت اور صدق وخلوص کی نعمتیں عطا کیں۔ انھیں صراطِ مستقیم پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان کی ہر طرح سے مدد کی۔ وہ دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے کی مثالیں قائم کرکے سفرِ حیات پر آگے بڑھ گئے۔ جن لوگوں نے مجھے اور میرے انبیاء ورسل کو جھٹلایا، وہ صراطِ مستقیم پر نہ چل سکے۔ وہ دنیا میں کفر وجہالت اور گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکتے رہے اور ناکام زندگی گزار کر میرے غضب کا شکار ہوئے اور ان کا ہمیشہ جاری رہنے والا سفر ناکامی کی نذر ہوا۔

سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات میں کامیاب زندگی کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ ان آیات میں ان تمام امور کا ذکر ہے جنھیں ملحوظ رکھ کر کامیاب زندگی گزاری جاسکتی ہے۔

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

يُنفِقُوْنَo وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَo اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo البقرہ[2:1-5]

الف لام میم (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)o(یہ) وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں، (یہ) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہےo جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو (تمام حقوق کے ساتھ) قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں عطا کیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیںo اور وہ لوگ، جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سب) پر ایمان لاتے ہیں، اور وہ آخرت پر بھی (کامل) یقین رکھتے ہیںo وہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی حقیقی کامیابی پانے والے ہیںo

''الٓمٓ'' یعنی ''ان اللہ اعلم'' (بے شک اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے)۔ میں خالق و مالکِ کائنات ہوں۔ میں نے سب کچھ پیدا کیا ہے۔ میں نے تمھیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ عبادت کیسے ہوگی اور بندگی کا حق کیسے ادا ہوگا؟ تم کامیابی سے اپنا مقصدِ حیات کیسے حاصل کرسکو گے؟ ایسے تمام سوالات کے جوابات کے لیے میں نے یہ آسمانی کتابیں نازل کی ہیں۔ قرآنِ حکیم آخری آسمانی کتاب ہے جس کی تعلیمات آفاقی ہیں اور جو قیامت تک، ہر شعبہِ زندگی سے تعلق رکھنے والے ہر انسان کے لیے مکمل ہدایات پر مشتمل ہے۔ اس سے ہدایت پانے کے لیے ضروری ہے کہ تقویٰ کی راہ اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے، اس کے فضل و کرم اور رحمت سے امید رکھتے ہوئے اس کتاب کو پڑھو۔ اس کی تعلیمات کو سمجھو اور ان تعلیمات کے مطابق اعتقادات (اللہ تعالیٰ پر، انبیاء و رسل اور خاتم النبیین پر، آسمانی کتابوں، فرشتوں، یومِ آخرت اور تقدیر پر ایمان لاؤ اور) درست کرو، عبادات (نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے فرائض) سرانجام دو، باہمی معاملات (لین دین) ٹھیک طور پر سرانجام دو۔ اپنے اخلاق درست کرو، اخلاقِ حسنہ اپناؤ اور اخلاقِ رذیلہ سے چھٹکارا پاؤ۔ تمھیں جو کچھ (علم، قدرت، وسائل) عطا ہوئے ہیں انھیں اپنی اور دوسروں کی فلاح و اصلاح کے لیے خرچ کرو۔ جب تم ایسا کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور سفرِ حیات میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ تمھیں دنیا و آخرت میں، قبر اور حشر میں عفو و عافیت، حفظ و امان، سلامتی اور فوز و فلاحِ دائمی نصیب ہوں گی۔

جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىo سورۃ الاعلیٰ[87:14]

بے شک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک ہوگیاo

جو انسان مقصدِ حیات سمجھ کر، راہِ ہدایت اختیار نہ کرے وہ ہرگز فلاح نہیں پا سکتا۔ ایسا انسان خسارے میں رہتا ہے۔ سورۃ العصر میں واضح طور پر اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وَالْعَصْرِo اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍo اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِo العصر [103:1-3]

زمانہ کی قسم (جس کی گردش انسانی حالات پر گواہ ہے)o بے شک انسان خسارے میں ہے (کہ وہ عمرِ عزیز گنوا رہا ہے)o سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے اور (معاشرے میں) ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور (تبلیغِ حق کے نتیجے میں پیش آمدہ مصائب و آلام میں) باہم صبر کی تاکید کرتے رہےo

اہلِ ایمان اور اہلِ یقین کے لیے اللہ تعالیٰ کا فرما دینا ہی کافی ہے۔ مگر موضوع کی ضرورت و اہمیت اور قدر و قیمت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کھائی اور ساتھ ہی اِنَّ (بے شک) کہہ کر مزید یقین دہانی کرائی کہ انسان خسارے میں ہے۔ صرف وہ لوگ خسارے میں نہیں جو ایمان لے آئے، اپنے اعتقادات درست رکھے، خلوص کے ساتھ عبادات بجا لاتے رہے۔ تزکیۂ نفس کرتے رہے۔ اخلاقِ رذیلہ سے چھٹکارا پانے اور اخلاقِ حسنہ سے متصف ہونے کی کوشش کرتے رہے۔ دوسروں کو بھی راہِ حق پر چلنے کی تاکید کرتے رہے اور اس راہ پر مدد کرتے رہے۔ راہِ حق پر پیش آنے والے آلام و مصائب اور مشکلات کا صبر و حوصلہ سے مقابلہ کرتے رہے اور دوسرے ساتھیوں کو بھی صبر کی تاکید کرتے رہے۔ ایسے انسان خسارے سے بچ گئے اور فوز و فلاح پا گئے۔

مقصدِ حیات کی تکمیل کے لیے اولیاء اللہ نے صدق وخلوص سے اسلامی تعلیمات پر عمل کیا۔ تائیدِ ایزدی سے انھیں حقیقتِ مطلق تک رسائی حاصل ہوئی۔ انہوں نے کشف والہام سے اور اعمالِ صالحہ کی بدولت، بفضلِ تعالیٰ حاصل ہونے والے اس عرفان یا معرفت کو خاص اصطلاحات میں بیان کیا اور اسے ''علمِ تصوف'' کے نام سے موسوم کیا۔

''علمِ تصوف'' میں دینِ اسلام کی تعلیمات پر صدق وخلوص سے عمل کرنے کی ضرورت اور اہمیت پر زور دیا گیا ہے اور فکری وعملی، ہر لحاظ سے اصلاح کے لیے جہدِ مسلسل اور عملِ پیہم کی تعلیم دی گئی ہے۔ اولیاء اللہ نے دینِ اسلام کے حقیقی تقاضوں کے مطابق علمی وعملی، ذہنی و فکری، انفرادی واجتماعی اور روحانی ارتقاء کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔ انہوں نے ذاتی اصلاح کے علاوہ اجتماعی اصلاح وفلاح کے لیے بھی شاندار خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے لوگوں کی اخلاقی وروحانی اصلاح کے لیے اور ان کے معاشی، ذہنی ونفسیاتی اور سماجی مسائل کے حل کے لیے بھرپور کوشش کی۔ کامیاب زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم غازیانِ گفتار (علمائے سُو) کے بجائے ان غازیانِ کردار کے مثالی کردار کو سامنے رکھتے ہوئے صراطِ مستقیم پر چلیں جیسا کہ سورۂ فاتحہ میں تعلیم دی گئی ہے۔

صوفیائے کرام نے لوگوں کی روحانی تعلیم وتربیت کا فریضہ سرانجام دینے کے علاوہ ان کے جسمانی وروحانی، ذہنی ونفسیاتی اور اخلاقی مسائل کے حل اور امراض کے علاج کے لیے بھی شاندار خدمات سرانجام دی ہیں، انہوں نے اسوۂ حسنہ پیشِ نظر رکھتے ہوئے 'طبِ نبوی' میں دی گئی تعلیمات کے مطابق لوگوں کے جسمانی وروحانی امراض کا کامیابی سے علاج کیا۔ عصرِ حاضر میں ذہنی ونفسیاتی علوم میں بہت زیادہ تحقیق وترقی کے باوجود ایسے معالجین سامنے نہیں آسکے جو صوفیائے کرام کی طرح حیرت انگیز طور پر مختلف بیماریوں کا مکمل علاج کرسکیں اور مخلوقِ خدا کے مسائل حل کرسکیں۔

ہر زمانے میں صوفیائے کرام عملی خدمات سرانجام دینے کے علاوہ کتابیں لکھ کر علمِ تصوف 'طبِ نبوی اور روحانی علاج کی تعلیم دیتے رہے اور اپنے عمل وروحانی مشاہدات وتجربات کی روشنی میں ان علوم کے مزید منکشف ہونے والے حقائق اور معالجات نسلِ نو کی تعلیم اور رہنمائی کے لیے محفوظ کرتے رہے۔

عصرِ حاضر میں سرکاری سطح پر علمِ نفسیات، علمِ امراضِ جسمانی کی تعلیم کا اہتمام تو کیا گیا مگر صدیوں کے مشاہدات وتجربات پر مشتمل اور محیط علمِ تصوف (روحانی سائنس، علم النفس) کو نظر انداز کردیا گیا۔

ضروری تھا کہ سرکاری سطح پر (اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور مدارس میں) ابتدائی سطح تا پی ایچ ڈی کی سطح تک علمِ تصوف کی تعلیم کا باضابطہ اہتمام کیا جاتا اور علمِ نفسیات اور دیگر ذہنی وروحی علوم (ہپناٹزم، ریکی، ٹیلی پیتھی، سائنٹالوجی، این ایل پی تکنیک) پر اس کی برتری ثابت کی جاتی۔ اس سے دینِ اسلام کی ترویج میں خاطر خواہ مدد ملتی اور فلسفہ وسائنس کی رو سے بھی ہر شعبۂ زندگی میں اس کی برتری ثابت اور نمایاں ہوجاتی۔ مگر اس ضمن میں یونیورسٹیز کی سطح پر علمِ تصوف کے معترف طبقات نے بھی کوئی کام نہ کیا۔ منہاج القرآن یونیورسٹی، محی الدین یونیورسٹی اور اسلامی مدارس میں بھی اس طرف توجہ نہیں دی گئی۔

ہمارے تعلیم وتربیت کے دیگر سماجی اداروں کی طرح خانقاہی نظام بھی تنزلی کا شکار ہے۔ سوائے چند ایک مراکز کے قریباً تمام خانقاہی مراکز میں صوفیا کی تعلیمات کے مطابق تعلیم وتربیت کا اہتمام نظر نہیں آتا۔ مشائخ اور سجادہ نشین حضرات کو یہ بھی علم نہیں ہے کہ خانقاہی نظام کا حقیقی مقصد کیا ہے۔ وہ اپنے اسلاف کی تعلیمات سے نابلد ہیں۔ اسی طرح ان سے رجوع کرنے والے بھی بیعت کے حقیقی تقاضوں سے آگاہ نہیں ہیں۔ ان مراکز پر اب رسومات نظر آتی ہیں اور حقیقی مقاصد اور ان کی تکمیل کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا۔ زیادہ تر خانقاہیں روحانی تعلیم وتربیت کے مراکز کے بجائے کاروباری مراکز بن گئی ہیں۔ یہی حال مدرسوں کا ہے۔ جدید علوم کی تعلیم وتربیت کے مرکز سے ملنے والی تعلیم بھی غیر معیاری ہے اور عملی زندگی میں اس کی افادیت نظر نہیں آتی ؎

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے ترا کہاں سے آئے صدا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
اٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غم ناک نہ زندگی، نہ محبت، نہ معرفت، نہ نگاہ (۱)

دین اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس کی تعلیمات نہایت پُر اَز حکمت ہیں۔ غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اعتقادات، عبادات، معاملات اور اخلاقیات کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ کسی ایک کی اصلاح سے دیگر امور بھی اصلاح پاتے ہیں۔ مثلاً نماز دین کا ستون اور جنت کی کنجی ہے۔ نماز کی ادائیگی سے بہت سے دینی و دنیاوی اور اُخروی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس سے ذہنی ونفسیاتی، جسمانی و روحانی اور اخلاقی تندرستی اور شفا بھی حاصل ہوتی ہے۔ نماز کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ صاف ستھرا لباس پہن کر، اچھی طرح طہارت کے بعد، وضو کر کے، صاف ستھری جگہ پر، توجہ اور یکسوئی سے ادا کی جائے۔ نمازِ پنجگانہ کی ادائیگی سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ صاف ستھرا رہنے سے ذہنی وقلبی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ انسان کئی طرح کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کی صحت بہتر ہوتی ہے۔ اس کے اخلاق سنورتے ہیں۔ وہ سحر و آسیب اور نظر بد کے اثرات سے نجات پاتا اور آئندہ کے لیے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اگر وہ جسمانی، ذہنی ونفسیاتی اور اخلاقی امراض کا شکار ہے تو بتدریج ان سے نجات پاتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

.....اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ..... العنکبوت [29:45]

بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

اگر نماز کی باقاعدہ ادائیگی کے بعد بھی انسان کے اخلاق بہتر نہ ہوں۔ وہ بے حیائی اور برائی کے کاموں سے باز نہ آئے تو اس کا مطلب ہے کہ اس نے صحیح طریقے سے نماز ادا نہیں کی۔

جو میں سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا — تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں (۲)

خرد نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل — دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں (۳)

تیرا امام بے حضور، تیری نماز بے سرور — ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر (۴)

دین اسلام عبادات و معاملات میں، تمام امورِ زندگی میں اعتدال اور توازن کا درس دیتا ہے۔ اعتدال اور توازن کے ذکر کے لیے کئی طرح کے الفاظ، کنائے اور استعارے استعمال ہوتے ہیں۔ تندرستی اور صحت بھی اعتدال اور توازن کو ظاہر کرتی ہیں۔ اگر انسان کے تمام جسمانی اعضا کی کارکردگی درست ہو، ان میں توازن اور اعتدال ہو تو وہ ذہنی ونفسیاتی اور جسمانی لحاظ سے تندرست کہلاتا ہے۔ اگر اس کے اخلاق درست ہوں، اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے اس کا تعلق درست ہو تو وہ اخلاقی و روحانی لحاظ سے تندرست کہلاتا ہے۔ ضبطِ نفس اور اطاعتِ خداوندی سے اس تندرستی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور ایسا انسان حقیقت کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

دین اسلام ضبطِ نفس کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ مقصدِ حیات سے دور کرنے والی خواہشات اور جذبات پر قابو پانے اور اپنی خواہشات و جذبات کے معاملے میں بھی توازن و اعتدال اور میانہ روی کی راہ اختیار کر کے جذباتی تندرستی سے بھرپور زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے اپنے نفس کی بے جا خواہشات اور جذبات پر قابو پانے کے عمل کو جہادِ اکبر قرار دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ اپنی خواہشات کا بھی ایسے ہی مقابلہ کرو جیسے تم اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہو۔ ایسا مردِ مجاہد جو منفی سوچ، بے جا خواہشات اور مخرب جذبات سے چھٹکارا پا کر اعتدال و توازن کی راہ اختیار کرتا ہے اسے ولی اللہ قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ○ یونس [10:62]

خبردار، بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم۔

کامیاب زندگی بسر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ دین اسلام کے مطابق سوچ اور عمل کو درست کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے جو صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں ان کی نمو اور ترقی کے لیے بھرپور کوشش کی جائے اور ذاتِ باری تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے، نہایت اعتماد اور یقین کے ساتھ راہِ حق پر سفر جاری رکھا جائے۔ اپنی، اپنے اہلِ خانہ، اعزہ و اقربا، ملک اور قوم کی اصلاح اور ترقی کے لیے قلیل مدتی اور طویل مدتی اہداف مقرر کر کے مصروف بہ عمل ہو جانا چاہیے۔ اپنے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لیے تادمِ مرگ کوشش جاری رکھنی چاہیے۔ آخری دم تک اصلاح اور بہتری، فلاح اور ترقی کا عمل جاری رہنا چاہیے۔

کامیاب زندگی گزارنے کے لیے روحانی تعلیم وتربیت کے علاوہ طبِ روحانی کی تعلیم بھی ضروری ہے۔طبِ روحانی کی اہمیت اور افادیت ہر دور میں تسلیم کی گئی ہے۔کوئی زمانہ تھا کہ زیادہ تر طبیب، عامل بھی ہوتے تھے اور وہ مریضوں کے علاج کے لیے ''طبِ روحانی'' کے علم سے بھی کام لیتے تھے۔دین سے دوری کی وجہ سے امراض کے روحانی واخلاقی اسباب اور ان کے روحانی علاج کو نظر انداز کیا جانے لگا۔اس کے نتیجے میں زیادہ خطرناک اور مزمن وموذی امراض کا سامنا کرنا پڑا۔

عصرِ حاضر میں بھی اب روحانی علاج کی ضرورت واہمیت تسلیم کی جانے لگی ہے۔بہت سے سائنسدانوں اور طبی ماہرین نے موذی امراض کے علاج کے سلسلہ میں ذکر وفکر، اوراد ووظائف اور دعاؤں کی افادیت تسلیم کی ہے۔انھوں نے اس ضمن میں اپنے مشاہدات بیان کیے ہیں۔انھوں نے تجویز کیا ہے کہ مختلف امراض میں مبتلا مریضوں کو سات روز تک سورۂ رحمٰن سنائی جائے۔اس سے ہر مرض میں افاقہ ہوتا ہے۔اسلام آباد میں منعقدہ ایک سیمینار میں ان سائنسدانوں اور طبی ماہرین نے اس طریقۂ علاج کو تمام سرکاری ہسپتالوں میں رائج کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔جنگ اخبار کے 29 جولائی 2018ء کے سنڈے میگزین میں ''سروسز ہسپتال لاہور کے شعبہ انتہائی نگہداشت کے کنسلٹنٹ، ڈاکٹر محمد جاوید احمد سے خصوصی بات چیت'' کے عنوان سے ایک تحقیقی مضمون شائع ہوا ہے۔یہ مضمون سورۂ رحمٰن سے امراض کے علاج کے بارے میں سائنسدانوں اور طبی ماہرین کے مشاہدات وتجربات اور حاصلِ تحقیق پر مشتمل ہے۔رؤف ظفر، ''ڈاکٹر محمد جاوید احمد'' اور دیگر سائنسدانوں اور طبی ماہرین کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''بلاشُبہ قرآنِ حکیم کے ایک ایک حرف میں شفا ہے۔خود ذاتِ باری تعالیٰ نے قرآنِ پاک کو ہر مرض کے لیے شفا قرار دیا ہے اور قرآن شریف کی تلاوت کرنے اور سُننے کے نتیجے میں اب تک اَن گنت انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کر چُکے ہیں۔یوں تو دُنیا بھر کے سائنس داں اپنے تجربات کی روشنی میں قرآنِ حکیم میں بیان کیے گئے حقائق کے سامنے سرِتسلیم خم کر چُکے، لیکن اس وقت خاص طور پر قرآنِ پاک کی سورہ رحمٰن سائنس دانوں، ماہرینِ طب اور ڈاکٹرز کی خصوصی توجّہ کا مرکز بنی ہوئی ہے اور اس سورہ میں پوشیدہ شفایابی کی طاقت نے تحقیق کے نئے دروازے کھول دیے ہیں۔کافی عرصہ قبل پاکستان ٹیلی ویژن پر سورہ رحمٰن کی غیر معمولی افادیت کے بارے میں ایک سلسلہ وار پروگرام پیش کیا جاتا تھا، لیکن یہ سلسلہ ختم ہونے کے بعد خاموشی چھا گئی۔تاہم، اب ایک مرتبہ پھر میڈیکل سائنس کے مختلف حلقوں میں اس سورہ کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کیا جارہا ہے۔

چند ہفتے قبل دارالحکومت، اسلام آباد میں سائنس دانوں اور طبّی ماہرین کا ایک سیمینار منعقد ہوا، جس میں مقرّرین نے سورہ رحمٰن کی مدد سے موذی امراض کے علاج کے حوالے سے اپنے مشاہدات اور تاثرات پیش کیے۔اس موقعے پر ماہرین نے مختلف امراض میں مبتلا مریضوں کو 7 روز تک سورہ رحمٰن تھراپی کی تجویز دیتے ہوئے اس طریقہ علاج کو تمام سرکاری اسپتالوں میں رائج کرنے کا مطالبہ کیا۔سیمینار میں پمز (پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز) اسلام آباد کی ہارٹ سرجن، ماہ رُخ خان، سروسز اسپتال، لاہور کے شعبہ انتہائی نگہداشت کے کنسلٹنٹ، ڈاکٹر محمد جاوید احمد، لمز (لاہور یونی ورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز) کے شعبہ مالیکیولر بائیولوجی کے سائنس داں، ڈاکٹر محمد طارق اور ڈائریکٹر ایس اینڈ آئی، ارم حمید سمیت دیگر ماہرین نے شرکت کی۔مقرّرین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قرآنِ حکیم کے ایک ایک حرف میں شفا ہے۔بالخصوص سورہ رحمٰن کے حوالے سے اب پاکستانی ماہرین گرینڈ ٹرائل کی طرف جارہے ہیں۔لمز کے شعبہ مالیکیولر بائیولوجی میں سورہ رحمٰن کے انسانی دماغ، خلیات اور بیکٹیریا پر اثرات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔سیمینار میں سروسز اسپتال کے شعبہ انتہائی نگہداشت کے ماہر، ڈاکٹر محمد جاوید احمد نے گزشتہ 10 برس کے دوران آئی سی یو میں کینسر سمیت دیگر مُہلک امراض میں مبتلا مریضوں کی سورہ رحمٰن کے ذریعے صحت یابی سے متعلق اعداد وشمار پیش کرتے ہوئے کہا کہ سورہ رحمٰن تھراپی کے بہترین نتائج سامنے آرہے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ اس سورہ کے مریضوں پر حیران کُن اثرات کو بین الاقوامی سطح پر سائنسی نقطہ نظر سے پرکھا جائے، تاکہ زیادہ سے زیادہ خلقِ خدا اس سے استفادہ کر سکے۔سیمینار میں شریک دیگر ماہرین کا کہنا تھا کہ عہدِ حاضر میں اسمائے الٰہی کے بھی حیرت انگیز روحانی وجسمانی اثرات سامنے آرہے ہیں اور پوری دُنیا کے مسلمان ان سے مستفید ہورہے ہیں۔

یوں تو پاکستان کے مختلف سرکاری اسپتالوں میں مریضوں کے علاج کے لیے سورہ رحمٰن سے مدد لی جارہی ہے، لیکن اس طریقہ علاج کا دائرہ خاصا محدود ہے۔البتہ سروسز اسپتال کا شعبہ انتہائی نگہداشت اس اعتبار سے ایک ہراول دستے کا کام سرانجام دے رہا ہے، جس میں ڈاکٹر محمد جاوید کا کردار کلیدی ہے۔ڈاکٹر محمد جاوید نے 1992ء میں علاّمہ اقبال میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کیا۔پھر سروسز اسپتال میں ایک

سال تک ہاؤس جاب کرنے کے بعد شیخ زید اسپتال اور اتفاق اسپتال سے آئی سی یو کے ماہر کی حیثیت سے وابستہ رہے۔ بعدازاں، پوسٹ گریجویشن کی اور 2005ء میں دو سال کے لیے سعودی عرب چلے گئے۔ اسی دوران ایم آر سی پی کا امتحان پاس کیا اور 2008ء میں وطن واپسی کے بعد سروسز اسپتال، لاہور کے شعبہ انتہائی نگہداشت سے وابستہ ہو گئے۔ اس وقت وہ اسی اسپتال میں کنسلٹنٹ فزیشن کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

یوں تو ڈاکٹر محمد جاوید کی پوری زندگی ہی نشیب و فراز سے عبارت ہے۔ تاہم، 2 دسمبر 2002ء کو اُن کی زندگی میں اس وقت ایک اہم موڑ آیا کہ جب ایڈز میں مبتلا ایک مریضہ کو انجیکشن لگاتے وقت مریضہ کے خون سے آلودہ سرنج ان کے ہاتھ میں پیوست ہو گئی اور چند روز بعد ہی ان کے جسم میں ہیپاٹائٹس سمیت دیگر موذی امراض کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو گئیں۔ وہ کم و بیش ڈیڑھ برس تک اس عذاب میں مبتلا رہے اور پھر معالجین نے انھیں لاعلاج قرار دے دیا۔ اسی اثنا میں ڈاکٹر محمد جاوید کو اپنی رفیقِ کار لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ داتا دربار کے قریب سیّد صفدر حسین بخاری نامی بابا جی سے ملنے کا اتفاق ہوا، جن کی زبان پر صرف یہی جملہ تھا کہ ''کون کہتا ہے کہ دُنیا میں کسی بیماری، اُلجھن، مصیبت، بدبختی یا نحوست کا علاج نہیں۔'' بابا جی نے اُن سے کہا کہ ''اے پاگل ڈاکٹر! تم شفایابی کے جس نُسخے کی تلاش میں تھے، وہ مل گیا ہے۔ جو لوگ کسی جسمانی مرض، رُوحانی اُلجھن یا ذہنی کرب میں مبتلا ہوں یا کالے جادو اور منفی طاقتوں کے شر سے نجات چاہتے ہوں، انھیں چاہیے کہ وہ صبح، دوپہر اور شام کے وقت آنکھیں بند کر کے 7 روز تک مسلسل مصر کے مشہور قاری، عبدالباسط کی آواز میں سورہ رحمٰن کی (بغیر ترجمے کے) تلاوت سُنیں اور ہر بار تلاوت سُننے کے بعد آنکھیں بند کر کے 3 مرتبہ دل میں ''اللہ'' کہہ کر آدھا گلاس پانی 3 گھونٹ میں پی لیں۔ البتہ شرط یہ ہے کہ پوری تلاوت نہایت انہماک و استغراق اور دُنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر سُنیں اور ہر بار تلاوت سُننے کے بعد اُن افراد کو صدقِ دل سے معاف کر دیں کہ جن کے لیے آپ کے دل میں کدورت، بغض اور نفرت پائی جاتی ہے۔'' پریشان حال ڈاکٹر جاوید نے اُسی روز اس کارِ خیر کا آغاز کر دیا اور پہلی ہی نشست میں انھیں یہ احساس ہو گیا کہ اُن کے دل کا بوجھ ہلکا ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اس عمل سے گزرنے کے دوران انھیں اپنے باطن میں ایک عجیب سی تبدیلی محسوس ہوئی اور 7 روز بعد اُن کے باطن میں صحت یابی کا احساس اتنا قوّی ہو چُکا تھا کہ انھیں اپنی تمام میڈیکل رپورٹس سو فی صد دُرست آنے کا یقین ہو گیا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ یعنی جس مرحلے پر میڈیکل سائنس ناکام ہو گئی تھی، وہاں قرآن نے کمال کر دکھایا۔ بعدازاں، بابا جی نے ڈاکٹر جاوید سے یہ عہد لیا کہ وہ اس نیک کام کو آگے بڑھائیں گے۔ چناں چہ وہ گزشتہ 10 برس سے سروسز اسپتال کے آئی سی یو میں زیرِ علاج مریضوں کو دن میں 3 مرتبہ سورہ رحمٰن کی تلاوت سُنانے کا بندوبست کرتے ہیں اور دیگر مریضوں کو بھی اس کی ترغیب دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں، وہ اپنے کلینک میں آنے والے مریضوں کو بھی دیگر ادویہ کے ساتھ یہ تھراپی تجویز کرتے ہیں۔ ڈاکٹر جاوید کا ماننا ہے کہ علاج معالجے کے ساتھ سورہ رحمٰن کی تلاوت سُننے سے صحت یابی کا عمل تیز تر ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید کے مطابق، شعبہ طب سے وابستگی اختیار کرنے کے بعد وہ ہمیشہ یہ دُعا کرتے تھے کہ ''اے اللہ! تو نے ہر مرض کی دوا اور شفا نازل کی ہے۔ سو، مُجھے کوئی ایسا نُسخہ بتا کہ جسے مَیں تیری خاطر لوگوں میں تقسیم کروں، کیوں کہ مَیں نہیں چاہتا کہ میری کم علمی کے باعث کوئی مریض جاں سے گزر جائے۔'' اللہ نے اُن کی سُن لی اور انھیں یہ نُسخہ مل گیا، جسے اب وہ فی سبیل اللہ تقسیم کر رہے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ ''سورہ رحمٰن کے کرشمات کوئی نئی بات نہیں، بلکہ آج سے کم و بیش 15 برس قبل پی ٹی وی نے ایک پروگرام ''الرحمٰن'' کے نام سے شروع کیا تھا، جس میں سورہ رحمٰن کی تلاوت سے شفایاب ہونے والے سیکڑوں مریضوں کے تاثرات پیش کیے جاتے تھے، جس کے نتیجے میں دیگر افراد کو بھی اس سورہ کی غیر معمولی افادیت کا علم ہوا اور انھوں نے اس نسخے پر عمل شروع کر دیا۔ تاہم، اب پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سورہ رحمٰن کے شفا بخش اثرات کو سائنسی انداز میں پرکھا جا رہا ہے۔ یوں تو ہمارا اس بات پر مکمل ایمان ہے کہ قرآنِ حکیم کا ایک ایک حرف شفا ہے اور خود اللہ تعالیٰ نے بھی اسے ہر مرض کی شفا قرار دیا ہے، لیکن عہدِ جدید کے تعلیم یافتہ، بالخصوص مادّہ پرستی کے شکار افراد اور غیر مسلم اسے سائنس کی کسوٹی پر پرکھنا چاہتے ہیں اور قرآنِ حکیم کی حقانیت انھیں اپنی طرف مائل کر رہی ہے۔ اگرچہ اس وقت لاہور کے متعدد اسپتالوں میں مریضوں کو سورہ رحمٰن کی تلاوت سُنانے کا بندوبست کیا گیا ہے، جس کے مثبت نتائج سامنے آ رہے ہیں، لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اب اسپتال بند کر دیے جائیں اور مریض ادویہ لینا چھوڑ دیں، بلکہ سورہ رحمٰن تھراپی کا مقصد شفایابی کے عمل کو تیز تر کرنا ہے۔ لاہور کے علاوہ اسلام آباد کے پمز اسپتال کے آئی سی یو میں پاکستان کی پہلی ہارٹ سرجن، ڈاکٹر ماہ رُخ نے سورہ رحمٰن کی تلاوت سُنانے کا اہتمام کیا ہے، جس کے نتیجے میں مریضوں کی شرحِ اموات میں ماضی کے مقابلے میں 50 فی صد کمی واقع ہوئی ہے، جب کہ لمز کی تجربہ گاہ میں پروفیسر محمد طارق تحقیق کے ذریعے یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جب کوئی مریض سورہ رحمٰن کی تلاوت سُنتا ہے، تو اس کے خلیات پر کیا اثرات

مرتّب ہوتے ہیں۔''

سورہ رحمٰن کے ذریعے علاج کا آغاز کرنے پر ڈاکٹر جاوید کو اپنے ساتھی ڈاکٹرز کی جانب سے سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس بارے میں وہ بتاتے ہیں کہ ''جب مَیں نے اسپتال میں سورہ رحمٰن کی تلاوت کا بندوبست کیا، تو میرے ساتھی ڈاکٹرز نے یہ کہتے ہوئے اس سے اختلاف کیا کہ جہاں قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں سُنی جاتی، کیا وہاں مریض صحت یاب نہیں ہو رہے، لیکن چُوں کہ مَیں خود سورہ رحمٰن کی غیر معمولی افادیت کا قائل ہو چُکا تھا، لہٰذا سخت مزاحمت کے باوجود ڈٹا رہا۔ سورہ رحمٰن کی تلاوت کی وجہ سے ماضی کے مقابلے میں آئی سی یو میں شرحِ اموات میں کمی واقع ہوئی اور لاعلاج مریضوں کی شفایابی کا تناسب بڑھ گیا، جو میرے لیے اطمینان بخش تھا۔'' ڈاکٹر محمد جاوید کے مطابق، اب سورہ رحمٰن کے کرشماتی اثرات کی گونج پاکستان کے علاوہ دُنیا کے دوسرے ممالک میں بھی سُنائی دے رہی ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے پاکستان میں جگر کی پیوندکاری کے ماہر، ڈاکٹر طارق بنگش کے ساتھ برطانیہ کے معروف لیڈز اسپتال میں پیش آنے والا ایک واقعہ سُنایا۔ انھوں نے بتایا کہ ''ڈاکٹر طارق بنگش لیڈز اسپتال میں جگر کی پیوندکاری کی تربیت حاصل کر رہے تھے۔ ایک روز وہ اسپتال کے مشہور سرجن، پروفیسر ڈاکٹر بیلمی کے وارڈ کے قریب سے گزرے، تو انھیں اندر سے سورہ رحمٰن کی تلاوت کی آواز سُنائی دی، جسے سُن کر وہ دنگ رہ گئے۔ ڈاکٹر بنگش نے اپنے ساتھیوں سے اس بابت پوچھا، تو انھوں نے بتایا کہ ڈاکٹر بیلمی نے آئی سی یو میں زیرِ علاج مریضوں کے لیے سورہ رحمٰن کی تلاوت کا اہتمام کر رکھا ہے۔ اُن کا دعویٰ ہے کہ تلاوت سُننے کی وجہ سے مریضوں کی شرحِ اموات میں ماضی کے مقابلے میں کئی گُنا کمی واقع ہوئی۔ ڈاکٹر بیلمی کو اُن کے بعض ساتھی پاگل سمجھتے تھے اور بعض مسلمان۔ تاہم، ڈاکٹر بنگش کا کہنا تھا کہ وہ کچھ عرصہ سعودی عرب میں مقیم رہے۔ ہوسکتا ہے کہ انھوں نے یہ آئیڈیا وہاں سے لیا ہو۔ بعدازاں، جب دیگر ڈاکٹرز نے ڈاکٹر بیلمی کو کریدنا شروع کیا، تو وہ صرف اتنا کہہ کر خاموش ہو گئے کہ ''مَیں اس وقت کچھ نہیں بتا سکتا۔ البتہ مَیں اس بارے میں لکھوں گا ضرور، جسے آپ میری موت کے بعد پڑھ لیجیے گا۔'' ڈاکٹر بیلمی سے کئی مسلمان ڈاکٹرز رابطہ کر چُکے ہیں، لیکن وہ کسی کو اپنے پاس موجود اعداد و شمار دینے پر آمادہ نہیں اور پہلے دوسرے ڈاکٹرز سے ڈیٹا طلب کرتے ہیں۔ ویسے ڈاکٹر بیلمی نے جلد ہی ایک ایسا ''ملٹی پرپز سینٹر'' تعمیر کرنے کا عندیہ ہے کہ جہاں سورہ رحمٰن تھراپی سے مریضوں کا علاج ہوگا۔''

ڈاکٹر محمد جاوید، سورہ رحمٰن کو ''Ultimate Remedy'' یا حتمی طریقہ علاج قرار دیتے ہیں۔ یعنی جہاں میڈیکل سائنس کام کرنا چھوڑ دے، وہاں یہ سورہ اپنا کمال دکھانا شروع کر دیتی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ''مَیں اپنے پاس موجود گزشتہ 10 برس کے اعداد و شمار کی بنیاد پر یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ جب سے مَیں نے اپنے وارڈ میں سورہ رحمٰن کی تلاوت سُنانے کا اہتمام کیا ہے، انتہائی نگہداشت کے مریضوں کی شرحِ اموات میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔ سورہ رحمٰن کی تاثیر کے سبب معالجین کی جانب سے لاعلاج قرار دیے گئے مریض بھی صحت یاب ہو گئے۔ مَیں اس موقعے پر دانستہ یا نادانستہ طور پر زہریلی گولیاں کھانے والے مریضوں کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ امریکا سمیت دوسرے ترقّی یافتہ ممالک کے اسپتالوں کے آئی سی یو میں لائے جانے والے ایسے مریضوں کی شرحِ اموات 80 فی صد ہے، جب کہ ہمارے شعبہ انتہائی نگہداشت میں اس قسم کے 80 فی صد مریض شفایاب ہو جاتے ہیں، حالاں کہ ترقّی یافتہ ممالک کے اسپتالوں میں علاج معالجے کی سہولتیں ہم سے کئی گُنا بہتر ہیں۔ خیال رہے کہ گندم میں رکھی جانے والی ان زہریلی گولیوں میں المونیم فاسفیٹ نامی زہر پایا جاتا ہے، جس کا کوئی تریاق نہیں۔ ہمارے ہاں ایسے مریضوں کی شفایابی کی شرح پر دوسرے ممالک کے ڈاکٹرز بھی حیران ہیں۔ اسی طرح پاگل کُتّے کے کاٹنے سے متاثر ہونے والے مریض بھی بمشکل بچ پاتے ہیں، لیکن ہمارے اسپتال میں ان کی شفایابی کی شرح بھی کافی زیادہ ہے، جب کہ یہی حال دل، گُردے، جگر اور کینسر سمیت دیگر امراض میں مبتلا مریضوں کا ہے۔ تاہم، مَیں یہاں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم کسی بھی مریض کا علاج معالجہ ترک نہیں کرتے، بلکہ دوا کے ساتھ 7 روز تک نہایت انہماک و استغراق سے سورہ رحمٰن کی تلاوت سُننے اور صدقِ دل سے دوسروں کو معاف کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ یہ ایک اضافی تھراپی ہے، جو ماہرین کے مطابق، جسم کے اندر موجود شفایابی کی قوت کو متحرّک کر کے مریض کو تیزی سے صحت یاب کرتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی فردِ سحر کے اثرات میں گرفتار ہو یا دوسرے گوناگوں مسائل سے دو چار ہو، تو اس کے لیے بھی سورہ رحمٰن کی تلاوت سُننا، باعثِ رحمت و برکت ہے۔ یوں تو پورا قرآن ہی خیر و برکت کا سَرچشمہ ہے، لیکن سورہ رحمٰن بنی نوع انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کا خصوصی تحفہ ہے۔ ایک دِلچسپ اَمر یہ بھی ہے کہ اس سورہ کی تلاوت سُننے والے غیر مسلم مریضوں کو بھی خاطر خواہ فائدہ پہنچا۔''

ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر محمد جاوید نے بتایا کہ ''کئی افراد مجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا دوا کھائے بغیر صرف سورہ رحمٰن کی تلاوت

سُننے سے علاج ممکن ہے، تو مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ صرف تلاوت سُننا بھی یقیناً فائدہ مند ہے۔ تاہم، 90فی صد مریض دیسی، یونانی یا ہومیو پیتھک علاج ضرور کرواتے ہیں۔ علاج کروانا برحق ہے، البتہ سورہ رحمٰن تھراپی سے شفایابی کا عمل تیز تر ہو جاتا ہے۔ تقریباً تمام طریقہ ہائے علاج، بالخصوص ہومیو پیتھی کا بنیادی مقصد جسم کے اندر پائے جانے والے منفی عناصر کو ختم کر کے شفایابی کی قوّتوں اور قوّتِ مدافعت کو حرکت میں لا کر مرض پر قابو پانا ہے۔ مَیں اپنے تجربے اور مشاہدے کی بنیاد پر یہ سمجھتا ہوں کہ قرآنِ حکیم کا ہر حرف خیر و برکت کی لہروں سے لبریز ہے۔ یہ لہریں جب پانی میں جذب ہو کر انسانی جسم میں موجود پانی میں شامل ہوتی ہیں، تو اس کے نتیجے میں جسم میں مثبت تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ تاہم، یہ میرا مشاہدہ ہے اور سائنس دانوں کو سائنس کی کسوٹی پر پرکھ کر ان کی افادیت ثابت کرنی چاہیے۔'' ڈاکٹر محمد جاوید کا مزید کہنا تھا کہ ''ہم نے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم تشکیل دی ہے، جو گزشتہ 10 برس کے دوران ہمارے آئی سی یو میں مریضوں کی شفایابی اور اموات کے اعداد و شمار جمع کرنے کے بعد اُن کا ماضی کے ڈیٹا سے موازنہ کر کے ایک جائزہ رپورٹ مرتّب کر رہی ہے۔ ہم یہ ڈیٹا صرف ماہرین کے لیے مرتّب کر رہے ہیں، تاکہ اسے بین الاقوامی سطح پر طبّی ماہرین میں عام کیا جا سکے۔''

ڈاکٹر محمد طارق، لمز میں شعبہ مالیکیولر بائیولوجی کے سربراہ ہیں۔ انھوں نے سوئٹزرلینڈ کی معروف یونی ورسٹی، ای ٹی ایچ سے ڈی این اے ٹیکنالوجی میں پی ایچ ڈی کی۔ وہ کہتے ہیں کہ ''مَیں سورہ رحمٰن تھراپی کے حیرت انگیز نتائج دیکھنے کے بعد کافی عرصے پہلے ہی اسے سائنسی نقطۂ نظر سے پرکھنے کا فیصلہ کر چُکا تھا اور جب سروسز اسپتال کے آئی سی یو کی انتظامیہ نے مجھے گزشتہ 10 برس کا ڈیٹا دینے کا فیصلہ کیا، تو میرا کام آسان ہو گیا۔ ہم نے اپنے شعبہ مالیکیولر بائیولوجی میں تین پہلوؤں پر کام شروع کیا ہے۔ یہ ایک کافی پیچیدہ عمل ہے۔ سادہ ترین الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم بیکٹیریا، انسانی خلیات اور انسانی دماغ پر سورہ رحمٰن کی تلاوت کے اثرات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ ہم یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ سورہ رحمٰن کی تلاوت کے سبب پیدا ہونے والے ارتعاش سے بیکٹیریا، انسانی خلیات کی بناوٹ اور دماغ میں پائے جانے والے نیورونز اور اس کے مختلف حصّوں پر کیا اثرات مرتّب ہوتے ہیں، کیوں کہ دماغ ہی شفایابی کے سگنلز بھیجتا ہے۔ آئی سی یو میں مریض تو بے ہوش ہوتا ہے، لیکن اس کا دماغ سورہ رحمٰن کے سگنلز وصول کر رہا ہوتا ہے۔'' ڈاکٹر محمد طارق نے مزید بتایا کہ ''انسانی جسم میں جینز کا ایسا حیرت انگیز نظام پایا جاتا ہے، جس کے بارے میں جان کر انسان ورطۂ حیرت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ جینز آن، آف ہوتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب شکمِ مادر میں جینز آنکھیں بنا رہے ہوتے ہیں، تو دل بنانے والے جینز آف ہو جاتے ہیں۔ ہم جینز کی اس پُراسرار دُنیا میں سورہ رحمٰن سے پیدا ہونے والے ارتعاش کے اثرات کا معمّا حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم مکھیوں کو بھی ماڈل کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ ان میں کینسر کے جراثیم داخل کر کے سورہ رحمٰن کی تلاوت کے اثرات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ نیز، لیبارٹری میں تلاوت کے دوران ٹشو کلچر کی گروتھ کا معائنہ بھی کیا جاتا ہے۔ ہمارے اب تک کے تجربات کافی حوصلہ افزا رہے ہیں اور ہمیں شفایابی کے اعداد و شمار کو سائنسی بنیاد فراہم کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ ان شاء اللہ۔''

ڈاکٹر غلام جیلانی برق مرحوم اپنی کتاب، ''مَن کی دُنیا'' میں دُعا کی شمولیت کی سائنسی توجیہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''کائناتی ارتعاش (Cosmics Vibrations) ایک سائنسی حقیقت ہے، جس میں نہ صرف بجلیوں کی کڑک، طیّارے کی پرواز یا ٹرین کی حرکت سے لہریں اُٹھتی ہیں، بلکہ ایک ہلکی سی آواز یا تارِ رباب کی جُنبش سے بھی ہماری اس کائنات میں ایک ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ ماہرینِ رُوح کی تازہ تحقیق تو یہ کہتی ہے کہ ہمارے ارادہ و خیال سے بھی لہریں اُٹھنے لگتی ہیں اور جب ہم کسی مصیبت یا بیماری میں مبتلا ہونے کے بعد نیاز و گداز میں ڈُوب کر دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتے ہیں (یا پھر قرآنی آیات سے پیدا ہونے والی لہروں کو اپنے جسم میں جذب کرتے ہیں) تو ہمارے اندرونی جذبات کی پُراسرار قوّت (Emotional Energy) کا سمک ورلڈ یا کائناتی دُنیا میں زبردست لہریں پیدا کرتی ہے۔ یہی لہریں کائنات کی فیض رساں قوّتوں سے (جن کا ہمیں پوری طرح علم نہیں) ٹکراتی ہیں، تو وہ یا تو خود ہماری مدد کو دوڑی آتی ہیں یا ہمارے جسم میں کوئی ایسی لہر یا قوّت چھوڑ جاتی ہیں، جس سے ہماری تکلیف دُور ہو جاتی ہے۔''

قرآنِ حکیم کتابِ ہدایت بھی ہے اور کتابِ شفا بھی۔ قرآن حکیم میں ہر فرد اور قوم کے، ہر طرح کے اور ہر عمر کے اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے مکمل ہدایت اور رہنمائی موجود ہے۔ اس کا کلام، اس کا ہر ایک حرف، ہر ایک کلمہ، ہر ایک آیت اور سورۂ مقدسہ مخزن ہدایت، خزینۂ معرفت اور شفا ہے۔ اس فلسفہ کے پیشِ نظر بابا بلھے شاہ نے فرمایا۔

اکو حرف بھیڑا سانوں تے ٹھپ رکھ یار کتاباں نو

علامہ اقبال نے فرمایا ہے۔

قلندر جزو دو حرف لاالٰہ کچھ نہیں رکھتا فقیہِ شہر قاروں ہے لغت ہائے ہجازی کا (۵)

سورۂ رحمٰن کے شفا کن اثرات اہل ایمان اور اہل مشاہدہ و تجربہ کے لیے مسلّم ہیں۔ احادیثِ نبوی اور فرمودات اولیاء کے مطابق سورۂ فاتحہ کی شفا بخشی بھی مسلّم ہے۔ اگر سورۂ فاتحہ کے علاوہ آیت الکرسی، چاروں قل، سورۂ یٰسین، سورۂ ملک، سورۂ مزمل سے بھی استفادہ کیا جائے تو ہر طرح کے جسمانی و روحانی مرض سے نجات اور حصولِ شفا کا عمل تیز تر ہو جاتا ہے۔

کلام میں کلیم کی روحانی طاقت پائی جاتی ہے۔ کلامِ الٰہی، افضل ترین کلام ہے اور بے حد و حساب قوت و توانائی کا حامل ہے۔ اس قوت و توانائی سے ہدایت و رہنمائی اور تندرستی و شفا نصیب ہوتی ہے۔

دین اسلام میں اعمالِ خیر کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔ اور ایسے تمام اعمال جن سے قوت و توانائی اور تندرستی و شفا حاصل ہوتی ہے انھیں باعثِ اجر و ثواب قرار دیا گیا ہے۔ ایسے اعمال جن سے روحانی و اخلاقی کمزوری واقع ہوتی ہے اور جو انسان کی ذہنی، نفسیاتی، جسمانی و روحانی صحت اور دنیوی اور اُخروی حیات کے لیے مضر ہیں انھیں گناہ قرار دیا گیا ہے۔

درست اور صحت مند فکر و عمل سے جسمانی و روحانی صحت حاصل ہوتی ہے۔ ان سے روحانیت نمو پاتی ہے۔ ان سے وہ قوت و توانائی حاصل ہوتی ہے جو دینی و دنیاوی امور سرانجام دینے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ یہی قوت و توانائی قبر میں وسعت و فراخی کے حصول، رزق کی فراہمی، روشنی، راحت اور آرام کے حصول میں مددگار ثابت ہوتی ہے اور اس قوت و توانائی سے بفضلِ تعالیٰ حشر میں کامیابی حاصل ہوگی اور پل صراط پر کامیابی سے گزرنا ممکن ہو سکے گا۔

ایلوپیتھک طریقہ علاج کے فلسفہ کے مطابق اعضا کی ساخت اور کارکردگی میں خلل، ہارمونز کی خرابی، مختلف غذائی اجزا (نمکیات، وٹامنز، پروٹین) کی کمی بیشی اور جراثیموں سے مختلف امراض جنم لیتے ہیں۔ طبِ یونانی کے مطابق جسم میں مختلف خلقتوں (صفرا، سودا، بلغم، دم) کی کمی بیشی سے انسانی مزاج اعتدال اور توازن پر نہیں رہتا اور مختلف امراض جنم لیتے ہیں۔ علمِ نفسیات کے مطابق سوچ کی خرابی سے مختلف نفسیاتی، ذہنی اور جسمانی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ہومیوپیتھک فلسفہ کے مطابق امراض کا انسان کی اخلاقی حالت سے گہرا تعلق ہے۔ اخلاقی بے راہروی سے مختلف امراض جنم لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو قوتِ شفا عطا کی ہے جو اسے تندرست رکھتی ہے۔ جب کسی بد عملی سے یہ قوتِ شفا کمزور ہو جائے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ ہومیوپیتھک دوا کی مدد سے قوتِ شفا کو بحال کرنے اور بہتر بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ قوتِ شفا بحال ہونے سے مرض ختم ہو جاتا ہے۔ مختلف طریقہ ہائے علاج کے مطابق تمام نفسیاتی، ذہنی اور جسمانی امراض کی وجوہات درج ذیل ہیں:

۱۔ سوچ کی خرابی ۲۔ کج روی، بدعملی و بداخلاقی ۳۔ غذائی اجزا کی کمی بیشی
۴۔ مختلف بیماریوں کے جراثیم ۵۔ اعضا کی ساخت اور کارکردگی میں گڑبڑ ۶۔ مزاج کا عدم توازن

دین اسلام کے مطابق، مندرجہ بالا وجوہات کے علاوہ سحر و آسیب اور نظرِ بد سے بھی مختلف ذہنی و نفسیاتی اور جسمانی و روحانی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ انسان کا نفس اور شیطان بھی صحت کی خرابی کا سبب بنتے ہیں۔ انسان مختلف امراض کے اسباب سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مدد کے بغیر نجات نہیں پا سکتا۔ اس لیے کلی شفا کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے فضل و کرم اور مغفرت طلب کی جائے، اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی جائے اور دین اسلام کے تقاضوں کے مطابق سوچ اور عمل درست کرنے کی کوشش کی جائے اور ارشاداتِ نبوی کے مطابق دعا، دوا، صدقات، توبہ و استغفار اور ذکرِ الٰہی کے ذریعے شفا طلب کی جائے۔

طب نبوی میں غذا اور دوا کے علاوہ مختلف اذکار و تسبیحات اور آیات و سورۂ مقدسہ سے علاج کی تعلیم دی گئی ہے۔ طبِ روحانی، طبِ نبوی کا ایک حصہ ہے۔

روحانی گائیڈ (مرشد) کو چاہیے کہ داخلِ سلسلہ ہونے والے لوگوں کی روحانی تعلیم و تربیت کا فریضہ سرانجام دینے کے علاوہ انھیں

طبِ روحانی کی بھی تعلیم دے تاکہ وہ اپنا، اپنے اہلِ خانہ، اپنے اعزہ واقربا کا روحانی علاج کر سکے اور روحانی تعلیم وتربیت کے دوران، سلامتی سے روحانی مدارج (راہِ سلوک) طے کر سکے۔ اسے چاہیے کہ اس کے پاس جو بھی سائل آئے اس کے مسائل اچھی طرح سمجھے۔ اس کے بارے میں، اس کے اہلِ خانہ، اس کے ذریعہ معاش کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ دین اسلام کے مطابق اس کا درست حل تجویز کرے۔ اس کے مسائل حل کرنے کے لیے دعا کرے اور قدرت کے عطا کردہ روحانی تصرفات سے بھرپور کام لے۔ اسے رفتہ رفتہ، بغیر وقت ضائع کیے مقصدِ حیات سے آگاہ کرے۔ اس کے دل میں کامیاب انسان بننے کی تڑپ پیدا کرے۔ اپنے قلب سے بذریعہ توجہ اس کے قلب میں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی محبت اور عشق پیدا کرے۔ اس کے مسائل کے حل کے بہانے اسے ریاضت و مجاہدہ کی راہ پر گامزن کرے۔ اس کے خوابوں، مشاہدات، الہامات سے آگاہ ہو کر اسے بھی ان کے ذریعے ذاتِ باری تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ سے رابطے کے رموز سے آگاہ کرے۔ اسے اوامر ونواہی سے آگاہ کرے۔ اس کے قلب پر توجہ کر کے، اسے نورِ ہدایت سے منور کرنے کی کوشش کرے۔ اس طرح انسانِ کامل بننے اور بنانے کی بھرپور سعی کرے۔ اگر وہ اس سلسلے میں کامیاب نہ بھی ہو سکا تو بھی اسے اپنے صدق اور خلوص کی وجہ سے ذاتِ باری تعالیٰ کے فضل وکرم سے قرب ورضا کی دولت نصیب ہوگی اور اگر ایک بھی انسان اس سے ہدایت پا گیا تو وہ سمجھے کہ مقصدِ حیات پورا ہو گیا۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ تندرستی، سلامتی اور اعتدال وتوازن پر مشتمل کامیاب زندگی بسر کرنے کے لیے صحیح کام (اعمالِ خیر)، صحیح وقت پر اور صحیح طریقے سے سرانجام دینا ضروری ہے۔ یہ اعمالِ خیر نہ صرف دنیا بلکہ آخرت میں بھی کام آتے ہیں۔ نیک اعمال کی طرح نیک لوگ بھی دنیا وآخرت میں فلاح وبہبود حاصل کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

نیک اعمال کا آخرت میں کام آنا

امام عبداللہ حکیم ترمذی نے نوادرالاصول میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت مسجد مدینہ میں بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے فرمایا میں نے آج رات (خواب میں) ایک عجیب منظر دیکھا' میں نے دیکھا کہ میری امت میں سے ایک شخص کے پاس ملک الموت اس کی روح قبض کرنے کے لیے آیا' اس شخص نے اپنے ماں باپ کے ساتھ جو نیکی کی تھی اس نیکی نے ملک الموت کو واپس بھیج دیا اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا اس پر عذابِ قبر آیا تو اس کے وضو نے اس کو اس عذاب سے چھڑا لیا اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا اس کو شیاطین پریشان کر رہے تھے تو اس کے پاس اللہ کا ذکر آیا اور اس نے اس کو ان شیاطین سے چھڑا لیا' اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ پیاس سے اس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی وہ جب بھی حوض پر آتا تو اس کو حوض سے روک دیا جاتا' تو اس کے پاس اس کے روزے آئے اور انھوں نے اس کو پانی پلا کر سیراب کیا اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا اور انبیاء علیہم السلام حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے وہ جب بھی ان کے قریب جاتا وہ اس کو دھتکار دیتے' پھر اس کا غسل جنابت آیا اور اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو میرے پاس بٹھا دیا' اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے آگے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں اور اوپر اور نیچے ہر طرف اندھیرا تھا اور وہ ان اندھیروں میں حیران تھا کہ اس کا حج اور عمرہ آیا اور اس کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آیا۔ اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا وہ مومنوں سے بات کرتا تھا اور وہ اس سے بات نہیں کرتے تھے' پھر اس کا صلہ رحم (رشتہ داروں سے ملنا جلنا) آیا اور اس نے کہا اے مومنوں کی جماعت اس سے بات کرو' اس سے بات کرو' تو انھوں نے اس سے باتیں کیں۔ اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے چہرے سے آگ کے شعلوں کو اپنے ہاتھ سے ہٹا رہا ہے' اتنے میں اس کا صدقہ آیا اور وہ ان شعلوں کے آگے حجاب بن گیا' اور اس کے سر پر سایہ بن گیا' اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ عذاب کے فرشتوں نے اس کو ہر طرف سے پکڑ رکھا ہے' تو اس کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا) آیا اور اس کو ان کے ہاتھوں سے چھڑایا اور رحمت کے فرشتوں کے ساتھ داخل کر دیا' اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ گھٹنوں کے کے بل گرا ہوا ہے اور اس کے اور اللہ کے درمیان حجاب ہے' اتنے میں اس کے اچھے اخلاق آئے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اللہ کے پاس پہنچا دیا۔ اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا نامۂ اعمال اس کی بائیں جانب سے آ رہا ہے' اتنے میں اس کا خوفِ خدا آیا اور اس نے اس کے صحیفۂ اعمال کو اس کے دائیں ہاتھ میں رکھ دیا۔ اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا وہ جہنم کے کنارے پر تھا پھر خوفِ خدا سے اس کا لرزنا آیا اور اس نے اس کو جہنم سے چھڑا لیا۔ اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کو دوزخ میں ڈالنے کے لیے اوندھا کر دیا گیا ہے' پھر اس کے وہ آنسو آئے جو دنیا میں خوفِ خدا سے اس کی آنکھوں سے نکلے تھے' انھوں نے اس کو دوزخ سے نکال لیا۔ اور میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پل صراط پر کپکپا رہا تھا تو اللہ کے ساتھ اس کا حسنِ ظن آیا اور اس کی کپکپاہٹ دور کی اور اس کو روانہ کیا۔ اور میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پل صراط پر گھسٹ گھسٹ کر چل رہا تھا تو اس نے مجھ پر جو درود پڑھا تھا وہ آیا اور اس نے اس کو سیدھا کھڑا کر دیا اور وہ چلنے لگا۔ اور میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ جنت کے دروازے پر پہنچا تو اس پر جنت کے دروازے بند کر دیئے گئے تو اس کا کلمۂ شہادت آیا اور اس نے جنت کے دروازے کھولے اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ (۶)

علامہ قرطبی نے اس حدیث کو درج کرنے کے بعد لکھا: یہ حدیث بہت عظیم ہے' یہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ بعض نیکیوں سے بعض مخصوص عذاب ساقط ہو جاتے ہیں جبکہ حدیث صحیح میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص سے اس کے تمام عذاب اس ایک نیکی کی وجہ سے ساقط کر دیئے کہ وہ مقروضوں سے درگزر کرتا تھا۔ (۷)

نیک لوگوں کا دنیا اور آخرت میں کام آنا

تقویٰ و پرہیز گاری کی بدولت انسان کو خصوصی علم وحکمت عطا ہوتے ہیں جن سے وہ خود بھی فائدہ اٹھاتا ہے اور مخلوقِ خدا کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

..... وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ o البقرہ[2:282]

.....اور اللہ سے ڈرتے رہو،اور اللہ تمھیں (معاملات کی) تعلیم دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے o

علمائے حق کی بدولت بے شمار برکات حاصل ہوتی ہیں۔قرآن مجید میں ہے:

..... وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ..... البقرہ[2:251]

اور اگر اللہ بعض لوگوں کو بعض سے دور نہ کرتا تو زمین میں فساد ہو جاتا۔

حافظ ابن کثیر دمشقی متوفی ۷۷۴ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں ہمیشہ سات شخص ایسے رہیں گے جن کی برکت سے تمھاری مدد کی جائے گی اور جن کے وسیلے سے تم پر بارشیں نازل ہوں گی اور جن کی وجہ سے تم کو رزق دیا جائے گا حتیٰ کہ قیامت آجائے گی۔

حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس ابدال ہیں' ان کی وجہ سے تم کو رزق دیا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے تم پر بارشیں ہوتی ہیں۔قتادہ نے کہا میرا گمان ہے کہ حسن بصری بھی انھیں میں سے ہیں۔''(۸)

امام ابن جریر اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ ایک مومن صالح کی برکت سے اس کے پڑوس کے سو گھروں سے مصائب کو دور کر دیتا ہے۔پھر حضرت ابن عمر نے یہ آیت پڑھی وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ۔''(۹)

علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی مالکی (متوفی ۶۶۸ھ) لکھتے ہیں:

''حکیم ترمذی (متوفی ۳۲۹ھ) نے نوادر الاصول میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انبیاء زمین کی میخیں ہیں اور جب نبوت منقطع ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ سیدنا محمد ﷺ کی امت سے ایک قوم کو پیدا کر دیا جن کو ابدال کہا جاتا ہے' وہ زیادہ روزوں اور زیادہ نمازوں کی وجہ سے لوگوں پر فضیلت نہیں رکھتے لیکن وہ حسن اخلاق' خدا خوفی' حسنِ نیت' تمام مسلمانوں کے لیے دلوں میں خیر خواہی' اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی' صبر' حلم' عقل مندی اور تواضع کی وجہ سے فضیلت رکھتے ہیں۔وہی انبیاء علیہم السلام کے خلفاء ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پسند کر لیا اور ان کو اپنے لئے خاص کر لیا۔وہ چالیس صدیق ہیں' ان میں سے تیس ایسے اشخاص ہیں جن کا یقین حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن کی مثل ہے۔ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ زمین والوں سے آفتوں اور مصائب کو دور فرماتا ہے' ان ہی کی وجہ سے ان پر بارشیں ہوتی ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ان میں سے جو شخص بھی فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس کا بدل پیدا فرما دیتا ہے۔''(۱۰)

اکثر مفسرین نے بیان کیا ہے کہ اگر اللہ نمازیوں کی وجہ سے بے نمازیوں سے عذاب دور نہ فرماتا اور متقین کی وجہ سے غیر متقین سے عذاب دور نہ فرماتا تو لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے' اور اگر اللہ نیک مومنوں کی وجہ سے فساق اور کفار سے عذاب دور نہ فرماتا تو زمین میں فساد ہو جاتا۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ میری امت کے نمازیوں کی وجہ سے بے نمازیوں سے عذاب دور کر دیتا ہے' اور زکوٰۃ دینے والوں کی وجہ سے زکوٰۃ نہ دینے والوں سے عذاب دور فرما دیتا ہے' اور روزہ داروں کی برکت سے ان سے عذاب دور کر دیتا ہے جو روزہ نہیں رکھتے' اور حجاج کی وجہ سے ان لوگوں سے عذاب دور کر دیتا ہے جو حج نہیں کرتے اور مجاہدوں کی وجہ سے ان لوگوں سے عذاب دور کر دیتا ہے جو جہاد نہیں کرتے' اور اگر سب لوگ ان احکام کے ترک کرنے پر جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو پلک جھپکنے کی بھی مہلت نہ دے۔''(۱۱)

ان احادیث اور آثار کی تائید اس صحیح حدیث سے ہوتی ہے:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جاتا رہے گا قیامت قائم نہیں ہوگی۔''(۱۲)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خِلٰلٌ o ابراہیم[14:31]

آپ میرے مومن بندوں سے فرمادیں کہ وہ نماز قائم رکھیں اور جو رزق ہم نے انھیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے رہیں اس دن کے آنے سے پہلے جس دن میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ ہی کوئی (دنیاوی) دوستی (کام آئے گی) o

خرید وفرخت سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں عذاب سے بچنے کے لیے مال و دولت یا کسی طرح کے بھی کوئی وسائل میسر نہیں ہوں گے۔ وہاں انسان عذاب سے بچنے کے لیے کسی اور کو اپنی جگہ پیش نہیں کر سکے گا۔ وہاں سوائے نیک لوگوں کے کسی کی دوستی کام نہیں آئے گی، جیسا کہ درج ذیل آیتِ مقدسہ میں بیان ہوا ہے:

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍم بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ o الزخرف[43:67]

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے متقین کے۔

علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ بالا آیتِ مقدسہ کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

''جن لوگوں کی دنیا میں دوستی طبیعت کے میلان اور نفس کی رغبت کی وجہ سے ہوگی وہ قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور جن لوگوں کی دوستی محض اللہ کے لیے اور دین کی وجہ سے ہوگی وہ دوستی اس دن کام آئے گی؛ جیسے مسلمان اولیاء اللہ سے اور علماء دین سے محبت رکھتے ہیں۔ یہ دوستی محض دین کی وجہ سے اور اللہ کے لیے ہوتی ہے؛ جیسے حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت علی ہجویری رحمہما اللہ سے مسلمان محبت رکھتے ہیں اور امام ابوحنیفہ اور امام بخاری رحمہما اللہ سے محبت رکھتے ہیں۔''(۱۳)

نیک لوگوں کی صفات

نیک لوگوں کی پہچان کے لیے اور خود بھی نیک بننے کے لیے ان صفات سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ نیک لوگوں کے عقائد درست اور اعمال صالحہ ہوتے ہیں۔ وہ اخلاقِ حسنہ سے متصف ہوتے ہیں۔ وہ حقوق اللہ، حقوق العباد اور حقوق النفس ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ قرآنِ حکیم میں نیک لوگوں کی تمام صفات کا مختلف پیرائے میں ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے چند ایک صفات درج ذیل ہیں:

۱۔ اللہ سے کیے گئے وعدوں کو توڑتے نہیں بلکہ پورا کرتے ہیں۔
۲۔ صلہ رحمی کرتے یعنی رشتہ داروں کا حق ادا کرتے ہیں۔
۳۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں۔
۴۔ آخرت کے حساب سے کانپتے ہیں۔
۵۔ اللہ کی رضا کے لئے صبر کرتے ہیں۔
۶۔ نماز قائم کرتے ہیں۔
۷۔ اپنا مال دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ فضول خرچی نہیں کرتے۔ بخل بھی نہیں کرتے۔
۸۔ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے ہیں۔
۹۔ اللہ کے ذکر سے ان کے دل اطمینان پاتے ہیں۔
۱۰۔ اچھے اعمال کرتے ہیں۔
۱۱۔ زمین پر عاجزی سے اور آہستہ چلتے ہیں۔
۱۲۔ جاہلوں سے ملتے ہیں تو الجھنے کے بجائے سلام کہہ کر نکل جاتے ہیں۔
۱۳۔ راتیں اللہ کے حضور قیام، رکوع اور سجدوں میں گزارتے ہیں۔
۱۴۔ عذاب دوزخ سے رب کی پناہ مانگتے ہیں اور توبہ استغفار کرتے ہیں۔
۱۵۔ اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہیں پکارتے۔
۱۶۔ ناحق قتل نہیں کرتے۔
۱۷۔ جھوٹ نہیں بولتے۔
۱۸۔ فضول اور بے ہودہ کاموں میں وقت ضائع نہیں کرتے۔
۱۹۔ سائل کو محروم نہیں کرتے۔
۲۰۔ زنا نہیں کرتے۔

ان صفات کے حاملین اصل اولیاء اللہ ہیں جن کو کسی قسم کا خوف اور غم نہ ہوگا۔ (۱۴)

بڑے گناہ

دین اسلام میں نیکی کے کاموں کے کرنے کے ساتھ ساتھ برائی سے بچنے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔ برے کام، نیکیوں کی افادیت سے بھی محروم کر دیتے ہیں۔ اس لیے کامیاب زندگی بسر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہر طرح کے چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ علمائے کرام نے قریباً ستر کے قریب بڑے گناہوں (کبائر) کی نشاندہی فرمائی ہے جن کے عنوانات درج ذیل ہیں۔ ان گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

(۱) جس کام سے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے منع کیا ہو اس سے دست کش نہ رہا جائے۔ (۲) قتل ناحق (۳) جادو (۴) ترک نماز (۵) ترک زکوٰۃ (۶) بلا عذر رمضان کا روزہ نہ رکھنا (۷) باجود قدرت کے حج نہ کرنا (۸) ماں باپ کی نافرمانی کرنا (۹) رشتہ داروں سے ترک تعلق کرنا (۱۰) زنا (۱۱) قومِ لوط کا عمل (۱۲) سود کھانا (۱۳) ظلماً یتیم کا مال کھانا (۱۴) اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھنا (۱۵) میدانِ جہاد سے بھاگنا (۱۶) سربراہ مسلمین کا عوام پر ظلم کرنا یا عوام کا اس پر ظلم کرنا (۱۷) فخر و تکبر کرنا اور اترانا (۱۸) جھوٹی گواہی دینا (۱۹) خمر (شراب) پینا (۲۰) جوا کھیلنا (۲۱) مسلمان پاک دامن عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا (۲۲) مالِ غنیمت میں خیانت کرنا (۲۳) چوری کرنا (۲۴) ڈاکا ڈالنا (۲۵) جھوٹی قسم کھانا (۲۶) ظلم کرنا (۲۷) سلطان کے حکم کے بغیر ٹیکس جمع کرنا (۲۸) حرام کھانا یا کسی بھی طریقہ سے حرام کو استعمال کرنا (۲۹) خودکشی کرنا (۳۰) باتوں میں بکثرت جھوٹ بولنا (۳۱) ناجائز فیصلے کرنا (۳۲) رشوت لینا (۳۳) عورتوں کا مردوں کی اور مردوں کا عورت کی مشابہت کرنا (۳۴) دیوثی کرنا (۳۵) طلاق دینے کی شرط سے حلالہ کرنا (۳۶) پیشاب کے قطروں سے نہ بچنا (۳۷) علم کو چھپانا (۳۸) دنیا کے لیے علم دین حاصل کرنا (۳۹) خیانت کرنا (۴۰) احسان جتانا (۴۱) تقدیر کو جھٹلانا (۴۲) لوگوں کو سنانے کے لیے نیک کام کرنا (۴۳) چغلی کھانا (۴۴) ایک دوسرے پر لعنت کرنا (۴۵) عہد شکنی کرنا (۴۶) نجومی کی تصدیق کرنا (۴۷) بیوی کا خاوند کی نافرمانی کرنا (۴۸) تصویر بنانا (۴۹) نوحہ اور ماتم کرنا' اپنے آپ کو پیٹنا (۵۰) حاکم کے خلاف بغاوت کرنا (۵۱) کمزوروں' باندیوں' نوکروں اور بیویوں پر تشدد کرنا (۵۲) پڑوسی کو اذیت پہنچانا (۵۳) مسلمانوں کو ایذا دینا اور ان کو گالی دینا (۵۴) اللہ کے بندوں کو اذیت پہنچانا اور ان پر سختی کرنا (۵۵) قدموں کے نیچے گھسٹتے ہوئے کپڑے پہننا یا تکبر سے ٹخنوں کے نیچے کپڑوں کو لٹکانا (۵۶) مردوں کا سونے اور ریشم کا لباس پہننا (۵۷) غلام کا بھاگنا (۵۸) غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا (۵۹) اپنے باپ کے علاوہ کسی اور سے نسب قائم کرنا (۶۰) شرعی جواز کے بغیر جھگڑا کرنا (۶۱) فاضل پانی دینے سے منع کرنا (۶۲) ناپ تول میں کمی کرنا (۶۳) اللہ کے عذاب سے بے خوف ہونا (۶۴) اولیاء اللہ کو اذیت دینا (۶۵) اولیاء اللہ سے عداوت رکھنا (۶۶) بغیر عذر شرعی کے جماعت کو ترک کرنا (۶۷) بغیر عذر شرعی کے جمعہ کو ترک کرنا (۶۸) دھوکا اور فریب دینا (۶۹) مسلمانوں کے عیوب تلاش کرنا اور ان کو بیان کرنا (۷۰) صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو سب و شتم کرنا[۱۵]

شیطان کے مکروفریب

شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ یہ نفسِ انسانی کو سرکشی اور برائی کی ترغیب دیتا ہے۔ حضرت شیخ امام تقی الدین حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیطان مومنوں کو گمراہ کرنے کے لئے سات (7) مورچوں پر بیٹھتا ہے۔ پہلا مورچہ کفر کا ہے۔ پس اگر مومن کفر سے محفوظ رہا تو وہ بدعت کے مورچہ پر آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر کبائر کے مورچہ پر بیٹھتا ہے۔ پھر صغائر کے مورچہ پر آتا ہے۔ پس اگر مومن پر ان مورچوں سے شیطان ناکام رہتا ہے تو وہ مباحات کا مورچہ سنبھالتا ہے اور مومن کو اطاعت الٰہی سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر اس مورچہ پر بھی ناکامی رہتی ہے تو مومن کو غیر افضل اعمال کی ترغیب دیتا ہے۔ اس مورچہ پر اگر اسے کامیابی حاصل نہیں ہوتی تو وہ سب سے آخری مورچہ سنبھالتا ہے اور وہ ہے بدکار دشمنوں کو ایذا رسانی پر لگا دیتا ہے۔

۱۔ شیطان انسان کے ساتھ کھانا کھاتا ہے اور ساتھ ہی سوتا ہے۔ اذان کی آواز سن کو بھاگ جاتا ہے۔ انسان کو حالتِ سجدہ میں دیکھ کر روتا ہے۔ وہ اس کے گھر میں، گھر سے باہر، ہر وقت، ہر حالت میں ساتھ رہنے اور اسے گمراہ و پریشان کرنے کے موقع کی تلاش میں رہتا ہے۔ سنن ابوداؤد و نسائی میں ہے حضور ﷺ کے سامنے ایک شخص کھانا کھا رہا تھا۔ وہ "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھنا بھول گیا تھا آخری لقمہ کھاتے وقت اس نے "بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلُہٗ وَآخِرُہٗ" کہا تو حضور انور ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا کہ شیطان بھی برابر اس کے ساتھ کھا رہا تھا۔ جب اس نے "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھی تو شیطان نے قے کر دی۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن جابرؓ کی روایت میں ہے، حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کا نام لے کر گھر میں داخل ہوتا ہے اور کھانا کھاتے وقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ میرا شب باشی یا کھانے میں کوئی حصہ نہیں اور جو شخص گھر میں اللہ کا نام لئے بغیر داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ رات یہیں رہوں گا۔ یہیں کھاؤں گا۔

۳۔ حضور سرورِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اذان کی آواز سن کر شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ پڑتا ہے۔ اس کے گوز نکلتے رہتے ہیں (گندی ہوا خارج ہونے لگتی ہے)۔ اذان کے بعد پھر واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے۔ اقامت کے بعد واپس آ جاتا ہے اور نمازیوں کے دل میں طرح طرح کی باتیں ڈالتا ہے یہاں تک کہ نماز پڑھنے والا بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی ہے اور کیا پڑھا۔

اذان کی آواز سن کر شیطان کے بھاگنے کا سبب یہ ہے کہ وہ اس بات سے بچنا چاہتا ہے کہ اذان کی آواز سن کر قیامت کے دن گواہی نہ دینی پڑے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جن، انسان اور زمین کی ہر وہ چیز جو اذان کی آواز سنے گی گواہی دے گی۔

۴۔ مسلم شریف کی حدیث ہے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب بنی آدم سجدہ کی آیت پڑھ کر خدا کو سجدہ کرتا ہے تو وہ اس کے پاس روتا ہوا جدا ہو جاتا ہے۔ ہائے ہائے بنی آدم کو سجدہ کو حکم ملا اس نے سجدہ کر لیا اور جنتی ہو گیا۔ مجھے خدا نے سجدہ کا حکم دیا تھا میں نے انکار کر دیا اور دوزخی بن گیا۔

۵۔ جب کوئی شخص گھر سے باہر نکلتا ہے تو دروازے پر ایک فرشتہ اور شیطان جھنڈا لئے کھڑا ہوتا ہے۔ پس جو شخص کسی نیک یا جائز کام کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتہ اپنے جھنڈے کے سایہ میں اس کو لے لیتا ہے اور گھر کی واپسی تک ساتھ رہتا ہے۔ اور اگر کسی حرام یا ناجائز کام یا ضرورت سے گھر سے نکلا ہے تو شیطان اپنا جھنڈا لے کر اس کے پیچھے ہو جاتا ہے اور واپسی تک ساتھ رہتا ہے۔

۶۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص سو کر اٹھے تو اس کو وضو کرتے ہوئے تین مرتبہ ناک سنکنی چاہیے۔ کیونکہ ناک کے نتھنوں پر شیطان رات گزارتا ہے۔

۷۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جمائی شیطان کے اثر سے آتی ہے۔ جمائی آئے تو جس قدر ممکن ہو روکنے کی کوشش کرو۔ سوتے

وقت گھر کا دروازہ بند کر دیا کرو۔ پانی کے برتنوں کو ڈھک دیا کرو۔ چراغ گل کر دیا کرو۔ شیطان بند دروازے اور بند برتن کو نہیں کھولتا۔ چوہے بسا اوقات جلتے چراغ کی بتی کھینچ کر لے جاتے ہیں اور اس سے گھر میں آگ لگ جاتی ہے۔ سوکر اٹھنے کے بعد جب تک ہاتھوں کو تین مرتبہ نہ دھولو پانی میں نہ ڈالا کرو پتہ نہیں نیند میں ہاتھ کہاں کہاں پہنچا ہوگا۔

۸۔ شیطان کے اثر سے برے خواب نظر آتے ہیں۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا اگر تم اچھا خواب دیکھو تو اس کو خدا کی طرف سے سمجھو اور خدا کا شکر ادا کرو اور اس کا تذکرہ بھی کرو۔ ایک روایت ہے کہ اس کا ذکر اپنے خیر خواہ کے سامنے کرنا چاہیے اور اگر مکروہ خواب نظر آئے تو وہ خواب شیطانی ہے۔ شیطان کے شر سے خدا سے پناہ مانگو اور کسی کے سامنے اس خواب کا تذکرہ نہ کرو۔

شیطان، انبیاء، کتب آسمانی، فرشتوں یا بادل کی شکل میں نظر نہیں آ سکتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص مجھے خواب میں دیکھتا ہے وہ فی الواقع میری زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ کیونکہ شیطان میری شکل میں متشکل نہیں ہو سکتا۔

۹۔ شیطان کا ایک مکر یہ ہے کہ وہ کچھ کاموں میں مبتلا کر دیتا ہے اور اسے سمجھا دیتا ہے کہ تیرا نفع انھی میں ہے۔ پھر انجام کار ایسے ٹھکانوں پر پہنچا دیتا ہے جہاں اس کی تباہی ہو اور آپ اس سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ اس کو پھنسا کر کھڑا اس کے رنج سے خوش ہوتا ہے اور اس سے تمسخر کرتا ہے۔ مثلاً اس کو چوری، زنا، قتل کا حکم دیتا ہے پھر اس کو رسوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''اور جس وقت سنوارنے لگا شیطان ان کی نظر میں ان کے کام اور بولا کوئی غالب نہ ہوگا تم پر آج کے دن اور میں رفیق ہوں تمھارا پھر جب سامنے ہوئیں دو فوجیں الٹا پھرا اپنی ایڑیوں پر اور میں تمہارے ساتھ نہیں، میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔''

۱۰۔ ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ انسان پر اس قسم کا جادو کر دیتا ہے کہ اسے مضر چیز، نافع ترین نظر آنے لگتی ہے۔ شیطان امرِ باطل کو اس طرح سے چکنا چپڑا کر کے خوبصورت شکل میں پیش کرتا ہے کہ حق بات خلافِ واقعہ نظر آنے لگتی ہے۔ عقلوں کو اس درجہ مسخ کر دیتا ہے کہ حق بات سجھائی نہیں دیتی۔

۱۱۔ ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ انسان کے خون میں داخل ہو کر نفس کے ساتھ مل جاتا ہے اور جس چیز کی رغبت اور محبت نفس میں پاتا ہے اس کو معلوم کر کے اسی راہ سے دخل انداز ہوتا ہے۔ وہ اگر نفس کی قوتوں میں پیش قدمی اور بلند ہمتی غالب دیکھتا ہے تو جس چیز کا حکمِ الٰہی ہوتا ہے اس میں غلو (زیادتی) کی رغبت دلاتا ہے اور آدمی کو یہ وہم دلاتا ہے کہ اس قدر کافی نہیں ہے اس میں کچھ اور زیادتی ہونی چاہیے اور اگر نفس پر سرکشی غالب دیکھتا ہے تو ہمت کو مقدور و مامور سے کاہل اور سست کر دیتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ آدمی یا تو اس کام کو بالکل ہی چھوڑ بیٹھتا ہے یا اس میں کوتاہی کرنے لگتا ہے۔ مثال کے طور پر طہارت کے باب میں یا تو بعض لوگ اس قدر تفریط کرتے ہیں کہ طہارت کے واجبات بھی صحیح طور پر ادا نہیں کرتے یا اس قدر افراط میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ پانی استعمال کرتے کرتے تھک جاتے ہیں مگر ان کی تسلی و اطمینان نہیں ہوتا۔ اسی طرح شیطان کبھی کسی قوم کو اس حد تک پستی میں گرا دیتا ہے کہ وہ پیغمبر کو قتل کر دینا معمولی خیال کرتے ہیں اور کبھی پیغمبروں کو ماننے میں اس قدر زیادہ رغبت دلاتا ہے اور گمراہ کرتا ہے کہ وہ انبیاء کی پرستش کرنے لگتے ہیں۔

۱۲۔ کبھی شیطان ایسا کرتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں نکمے خیالات ڈال دیتا ہے۔ وہ خدا کی باتوں کو تو یقین کا درجہ نہیں دیتے۔ خدا کے احکام کے مقابلہ میں امورِ عقلی اور حکمت کو زیادہ یقینی سمجھتے ہیں۔ فانوسِ قرآن سے روشنی حاصل کرنے کے بجائے منطق و فلسفہ یونانی کی روشنی حاصل کرنے کی طرف لوگوں کو لگا دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دین و ایمان سے عاری ہو جاتے ہیں۔

۱۳۔ ایک مکر شیطان کا یہ بھی ہے کہ شیطان انسان کو اپنے نفس کی عزت و حفاظت کا حکم وہاں دیتا ہے جہاں پروردگار کی خوشی نفس کی ذلت و اہانت میں ہو مثلاً کفار یا منافقوں سے جنگ یا بدکاروں اور ظالموں کو ''امر بالمعروف و نہی عن المنکر'' میں شیطان یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ ان باتوں سے تو اپنے نفس کو ذلت میں ڈال کر دشمنوں کو اپنے اوپر غالب کرنا چاہتا ہے اور ان کو طعنہ زنی کا موقع دینا چاہتا ہے۔ اس کا انجام یہ ہوگا کہ تیری عزت جاتی رہے گی۔ اس کے بعد نہ کوئی تیری بات مانے گا نہ تیری بات سنے گا۔ اور جس جگہ نفس کی

بہتری عزت وحفاظت میں ہوتی ہے وہاں اپنے نفس کو ذلیل وخوار کہنے کو کہتا ہے۔ مثلاً آدمی کو کہتا ہے کہ رئیسوں کے سامنے عاجزی وانکساری کا اظہار کرو اور دل میں یہ ڈال دیتا ہے کہ اس امر کے اختیار کرنے سے تیرے نفس کی عزت ہوگی۔

حضور سرورِ عالم ﷺ بازار میں تشریف لے جا کر ضروریات کی چیزیں خرید فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ مدینہ منورہ کا حاکم ہونے کے باوجود اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے۔

۱۴۔ ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ بعض جاہل لوگ طہارت اور نیت کے بارے میں اس درجہ وسواس میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ سنت طریقے سے بالکل ہٹ جاتے ہیں۔ شیطان ان کو مشقت میں ڈال کر ثواب سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ ایسا آدمی وضو یا غسل کرنے کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ خواہ پانچ لوٹوں سے وضو کرے مگر اس کا دل مطمئن نہیں ہوتا۔ اسی طرح نیت کرنے میں اس درجہ مشغول ہو جاتے ہیں کہ پہلی رکعت فوت ہو جاتی ہے مگر وہ نیت نہیں کر پاتے۔

۱۵۔ ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ نماز میں شبہ ڈالتا ہے۔ صحیح مسلم میں عثمان بن العاص سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ''شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان آڑ ہو گیا ہے نماز میں شبہ ڈالتا ہے۔'' حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس شیطان کا نام 'خنزب' ہے تم کو جب معلوم ہو تو خدا سے پناہ طلب کرو۔ اور اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوک دو۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے دور کر دیا۔

۱۶۔ منجملہ وسواس کے وضو اور غسل کے پانی میں زیادتی کرنا ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ وضو کا بھی ایک شیطان ہے اس کا نام دلہان ہے۔ تم پانی کے وسوسوں سے بچو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ وہ وضو کر رہے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا پانی فضول خرچ مت کرو۔ حضرت سعدؓ نے پوچھا پانی میں بھی اسراف (فضول خرچی) ہے۔ فرمایا کیوں نہیں۔ اگرچہ تم نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کیوں نہ کرو۔

۱۷۔ منجملہ وسواس شیطان کے ایک وسوسہ وضو ٹوٹنے کا ہے حالانکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے پیٹ میں گڑبڑ محسوس کرے اور شک میں پڑ جائے کہ کچھ پیٹ میں سے نکلا ہے یا نہیں تو نماز سے باہر نہ ہو تاوقتیکہ اپنے کانوں سے آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کرے۔

۱۸۔ ایک وسوسہ شیطان کا اس قسم کا ہے کہ وہ پیشاب کرنے کے بعد لوگوں کو اس شبہ میں مبتلا رکھتا ہے کہ ابھی حلیل صاف نہیں ہوا ایسا نہ ہو کہ پھر قطرہ آ جائے۔ وہ لوگ اس بارے میں اس درجہ تکلف کرتے ہیں کہ اس کا بیان تہذیب سے خارج ہے۔ سنن ابن ماجہ میں عیسیٰ بن داؤد کی اپنے باپ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنے ستر کو تین بار پونچھ لے مقصد یہ ہے کہ استنجا اس طور سے کرنا چاہیے کہ دوبارہ قطرہ آنے کا خوف جاتا رہے۔

۱۹۔ ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ لوگوں کو عشق مجازی میں مبتلا کر کے خدا تعالیٰ کے عشق حقیقی سے محروم کر دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کے دل معشوق مجازی کی محبت میں مبتلا ہو کر معشوق حقیقی کی محبت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

۲۰۔ شیطان مرتے وقت بھی انسان کو ورغلاتا ہے۔ مگر نیک لوگوں پر اسے غلبہ حاصل نہیں ہوتا۔

نیکی کا ارادہ ہی نیکی کرنے کے مترادف ہے۔ اگر کوئی بدی کا ارادہ کرے مگر بدی نہ کرے اور برا ارادہ ترک کر دے تو اس پر بھی نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ نیکی کے ارادہ پر اجر ملنے کے علاوہ نیکی کرنے پر کم از کم دس سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ نیکیاں ملتی ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا مہربان، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ ارشادِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْہِ عَنْ رَّبِّہٖ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ ثُمَّ بَیَّنَ ذٰلِکَ فَمَنْ ھَمَّ بِحَسَنَۃٍ وَّلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً وَّاِنْ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ عِنْدَہٗ عَشَرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَّاِنْ ھَمَّ بِسَیِّئَۃٍ

فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً وَّاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهٗ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام نیکیاں اور بدیاں لکھ دی ہیں۔ پھر (اس طرح) اس کی وضاحت کی کہ اگر کوئی شخص دل میں نیک عمل کا ارادہ کرے تو محض ارادے سے اس کے لیے ایک کامل نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اگر ارادے کے ساتھ اس کو کر بھی لے تو اللہ تعالیٰ دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھ دیتا ہے بلکہ اس سے بھی چند در چند زیادہ اگر وہ کسی بدی کا ارادہ کرے مگر اسے کرے نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنے ہاں ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے۔ اگر ارادہ کر کے کر بھی گذرے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کو اپنے ہاں صرف ایک بدی لکھ دیتا ہے۔ (۱۶)

دین اسلام کے مطابق انسان کی زندگی کا مقصد قرب و معرفتِ الٰہی کا حصول ہے۔ تمام عبادات یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور معاملاتِ زندگی، تعلم و تعلیم، باہمی لین دین، تجارت، میل جول کا مقصد حصول قرب و معرفتِ الٰہی ہے۔ ذاتِ باری تعالیٰ کے ہاں خلوص و محبت اور نیک نیتی کو بہت زیادہ قدر و منزلت حاصل ہے۔ مندرجہ بالا احادیث سے واضح ہے کہ جب کوئی انسان نہایت نیک نیتی، خلوص اور محبت سے عہد کر لیتا ہے کہ میرا مقصدِ حیات قرب و رضا اور معرفتِ الٰہی حاصل کرنا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں اس نیک نیتی پر زندگی بھر کا اجر و ثواب لکھ دیا جائے گا اور پھر اس راہ پر نیک کام سرانجام دینے کا اجر و ثواب بھی ملے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ والحمد للہ رب العالمین)

روحانی علاج

(سحروآسیب،نظرِ بدودیگرشرورِکائنات کاروحانی علاج)

روحانی علاج کی قدروقیمت اورضرورت واہمیت:۔ روحانی امراض کے علاج کے سلسلہ میں، جسمانی امراض کی طرح، سب سے پہلے درست تشخیص ضروری ہے۔ روحانی امراض کی درست تشخیص کرنا، بہت مشکل کام ہے۔ بعض امراض میں نفسیاتی، ذہنی، روحانی واخلاقی عوامل سب شامل ہوتے ہیں۔ اس صورت میں جسمانی امراض، نفسیاتی امراض، ذہنی امراض اور روحانی امراض میں بارڈر لائن قائم کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ روحانی امراض کی تشخیص کے سلسلہ میں ضروری ہے کہ روحانی معالج ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی، یونانی طریقہ ہائے علاج کے زیادہ اہم، ضروری اور بنیادی اصولوں سے آگاہ ہو۔ وہ نفسیات، تصوف اور دیگر مروجہ روحانی وروحی علوم سے بھی بقدر کفایت آگاہ ہوتا کہ صحیح مرض کی تشخیص کرکے، موزوں علاج تجویز کیا جاسکے۔

اس کے برعکس دیکھا گیا ہے اکثر روحانی معالجین جھوٹے، دغاباز، ان پڑھ اور جاہل ہوتے ہیں۔ وہ روحانی امراض کی تشخیص، تجویز اور علاج کے اصول وضوابط سے بے خبر اور لاعلم ہوتے ہیں۔ وہ روحانی امراض کا علاج کرنے کے بجائے دھوکا اور فریب سے مریضوں سے مال ودولت چھینتے اور انھیں کئی طرح کی نفسیاتی، اخلاقی اور روحانی خرابیوں میں مبتلا کردیتے ہیں۔

درست روحانی علاج بہت مشکل کام ہے۔ اس کے لیے بہت زیادہ تعلیم، تربیت، مجاہدہ اور ریاضت کی ضرورت ہے۔ روحانی علاج کے دوران بعض اوقات معالج اور اس کے اہل وعیال کی جان پر بن آتی ہے۔ بعض صورتوں میں معالج پاگل پن کا شکار ہوجاتا ہے۔ اس کے دیگر افرادِ خانہ تنگی ومفلسی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ یہاں تک کہ آنے والی نسلوں کو بھی اس کی سزا بھگتنا پڑتی ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ میڈیکل سائنس میں بھی علاج معالجہ کے دوران معالج متعدی امراض سے متاثر ہوسکتے ہیں مگر روحانی علاج میں درپیش خطرات بہت زیادہ سنگین نوعیت کے ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر حضرات تو ہزاروں روپے فیس لے کر تشخیص اور دوا تجویز کردیتے ہیں۔ آپریشن کی صورت میں معاوضہ لاکھوں روپے تک پہنچ جاتا ہے۔ جبکہ روحانی علاج کی صورت میں اس علاج کی قدروقیمت اور ضرورت واہمیت سے بے خبر ہونے کی وجہ سے اور زیادہ تر روحانی معالجین کے دھوکے اور فراڈ کی وجہ سے صحیح روحانی معالجین کو معاشرہ میں جائز مقام نہیں ملتا اور چونکہ وہ دیانت دار، راست گو اور پاک باز ہوتے ہیں، اس لیے لوگ نیکی کے نام پر ان سے کام لیتے رہتے ہیں اور زبانی کلامی خدمت سے انھیں مطمئن کردیتے ہیں۔

بعض صورتوں میں زہریلے سانپ پکڑنا، خونخوار جانوروں کا سامنا کرنا، شیر، ریچھ کا شکار کرنا آسان کام ہے مگر کسی آسیب زدہ اور سحر زدہ کا علاج کرنا مشکل کام ہے۔ جو لوگ معمولی معاوضے پر یا طفل تسلیوں پر اس طرح کے کاموں میں مشغول نظر آتے ہیں، مجھے ان کی سادہ لوحی، حماقت اور بے خبری پر حیرت ہوتی ہے۔ افسوس بھی ہوتا ہے اور ہنسی بھی آتی ہے۔

صحیح روحانی معالج کو صرف رضائے الٰہی کی خاطر خدمتِ خلق کا یہ فریضہ سرانجام دینا چاہیے۔ روحانی علاج کے دوران درپیش خطرات کے پیش نظر، اس سے کم مقصد کی خاطر ہرگز یہ راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ مضمون کی مناسبت سے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر عین موزوں محسوس ہوتا ہے، فرماتے ہیں۔

مرے خاک وخوں سے تونے یہ جہاں کیا ہے پیدا صلہ شہید کیا ہے؟ تب و تاب جاودانہ (۱۷)

روحانی علاج کی قدروقیمت اور ضرورت واہمیت واضح کرنے کے لیے دو احادیث مبارکہ مطالعہ فرمانے کا شرف حاصل کریں۔

1۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے، ہم نے ایک جگہ قیام کیا، ایک لڑکی نے آکر کہا کہ قبیلہ کے

سردار کوایک بچھو نے ڈس لیا ہے اور ہمارے لوگ حاضر نہیں ہیں، کیا تم میں سے کوئی شخص دم کرسکتا ہے؟ ہم میں سے ایک شخص اس کے ساتھ گیا جس کو اس سے پہلے ہم دم کرنے کی تہمت نہیں لگاتے تھے، اس نے اس شخص پر دم کیا جس سے وہ تندرست ہوگیا، اور اس سردار نے اس کو تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہم کو دودھ پلایا، جب وہ واپس آیا تو ہم نے اس سے پوچھا: کیا تم پہلے دم کرتے تھے؟ اس نے کہا: نہیں، میں نے تو صرف ام الکتاب (سورہ فاتحہ) پڑھ کر دم کیا ہے، ہم نے کہا: اب اس کے متعلق کوئی بحث نہ کرو، حتیٰ کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق پوچھ لیں، ہم مدینہ منورہ پہنچے تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس کو کیا معلوم کہ یہ دم ہے، (ان بکریوں کو) تقسیم کرو، اور ان میں سے میرا حصہ بھی نکالو۔ (۱۸)

2۔ سنن ابوداؤد، کتاب الطب، باب کیف الرقٰی میں درج ہے کہ حضرت خارجہؓ بن صلت کہتے ہیں کہ ان کا چچا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کرلیا پھر جب واپس جانے لگا تو ایک بستی سے اس کا گزر ہوا جہاں لوگوں نے ایک پاگل کو زنجیر سے باندھ رکھا تھا۔ اس کے گھر والوں نے اس سے کہا: ہم نے سنا ہے کہ تمھارا نبی خیر و بھلائی لے کر آیا ہے تو کیا تم اس مجنوں کا علاج کر سکتے ہو؟ تو اس نے سورۂ فاتحہ کو پڑھا جس سے اسے شفا مل گئی۔ اس کے گھر والوں نے اسے سو بکریاں بطور انعام دیں۔ اس نے یہ سارا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آکر سنایا، تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے کچھ اور بھی پڑھا تھا؟ اس نے کہا: نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو وہ بکریاں قبول کرلو، کیونکہ تم نے برحق دم کیا ہے اور لوگ تو ناجائز دم کرکے لوگوں کا مال بٹورتے ہیں۔'' (۱۹)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس نے تین دن تک اسے سورۂ فاتحہ پڑھ کر صبح و شام دم کیا اور ہر مرتبہ سورۂ فاتحہ کو پڑھ کر اپنی لعاب کو پھونک سے ملا لیتا تھا۔ (۲۰)

1۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر بیمار شخص پر دم کرنا جائز ہے، اس لیے اِس سورت کو ''سورۃ الرقیہ'' اور ''سورۃ الشفاء'' بھی کہتے ہیں، اور اس حدیث میں یہ تصریح بھی ہے کہ اس سورت کو ''ام الکتاب'' بھی کہتے ہیں۔

2۔ قرآن پڑھ کر دم کرنے کی اجرت لینا جائز ہے اور اس میں قرآن مجید اور کتب دینیہ پر اجرت لینے کا بھی جواز ہے، اور اس میں مصحف کو قیمتاً فروخت کرنے اور مصحف کی کتابت پر اجرت لینے کا بھی جواز ہے۔

3۔ استاد کی تعلیم سے تلمیذ کو جو آمدنی ہو اس میں استاذ کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ (۲۱)

عصرِ حاضر (2019)ء میں اگر ایک بکری کی اوسط قیمت کم از کم دس ہزار روپے شمار کی جائے تو تیس بکریوں کی قیمت تین لاکھ روپے اور سو بکریوں کی قیمت دس لاکھ روپے بنتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بچھو کے کاٹے کا سورہ فاتحہ سے کامیاب علاج کرنے پر تیس بکریوں کا ہدیہ جائز قرار دیا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنون کے علاج کرنے پر سو بکریوں کا ہدیہ جائز قرار دیا۔ آج کل ڈاکٹر حضرات، وکلاء، اساتذہ، انجینئرز، تمام شعبہ ہائے زندگی کے لوگ معاوضہ، اجرت اور فیس وصول کر رہے ہیں مگر درست روحانی علاج کے معاوضہ پر بھی نت نئے اعتراضات کیے جاتے ہیں۔ حال آنکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق درست روحانی علاج سے شفا ممکن ہے اور اس پر ہدیہ، معاوضہ اور فیس لی جاسکتی ہے۔

موجودہ دور میں ہیپاٹائٹس بی اور ہیپاٹائٹس سی ناقابلِ علاج، جان لیوا امراض تصور کیے جاتے ہیں۔ یہ امراض وائرس سے لاحق ہوتے ہیں۔ وائرس کا لفظی مطلب زہر ہے۔ میڈیکل سائنس کے نظریہ جراثیم (Germ Theory) کے مطابق بعض خرد بینی جان دار (Microorganisms) وائرس، بیکٹریا، فنگس وغیرہ مختلف امراض پیدا کرتے ہیں۔ ان میں مخصوص اقسام کے وائرس سے ہیپاٹائٹس بی اور ہیپاٹائٹس سی کی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ یہ آہستہ سے اثر کرنے والا زہر ہے جو کئی برسوں کی خرابی کے بعد جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ ان امراض سے بھی روحانی علاج کی بدولت مکمل شفا حاصل ہوسکتی ہے۔ خود بندہ عاجز کے ذاتی معالجات سے شفایابی کے بہت سے واقعات دیکھنے میں آئے۔ وائرس تو ہلکا زہر (Slow Poison) ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھ کر فوری اثر کرنے والا نہایت مہلک زہر کھالیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت سے بالکل تندرست اور سلامت رہے۔

اس واقعہ پر کفار دنگ رہ گئے اور انھوں نے تسلیم کیا کہ اسلام ہی دینِ حق ہے۔ (۲۲)

عزیزانِ من! روحانی علاج سے نہ صرف سحر و آسیب اور نظر بد کے اثرات سے نجات پائی جاسکتی ہے بلکہ اس سے ہر طرح کے جسمانی، روحانی، ذہنی، نفسیاتی، اخلاقی مرض کا علاج ممکن ہے اور انسان تمام شرورِ کائنات، نفس و شیطان کے شر، سحر و آسیب اور نظر بد کے اثرات سے نجات پاسکتا ہے۔ سماجی و معاشی مسائل سے چھٹکارا پاسکتا ہے۔

درست روحانی علاج کے لیے ضروری ہے کہ روحانی امراض کی اصل وجوہات و اسباب (سحر و آسیب، نظرِ بد، نفس و شیطان کے مفاسد و معائب اور انسانی بدخلقی و بدعملی) کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کر لی جائیں۔ روحانی امراض کی اصل وجوہات اور اسباب سے آگاہی کے بعد ہی ان کی درست تشخیص اور علاج ممکن ہے۔

سحر (جادو) کی حقیقت:۔ تصور و توجہ اور خیال کی قوت، کواکب و سیارات کی قوت، شیطانی قوت، کسی کلام یا عمل کی ایسی منفی روحانی (سفلی) قوت جس سے کسی انسان کے طبعی، فکری و نظری، جسمانی و روحانی، نفسیاتی و اخلاقی، سماجی و معاشی حالات اور معاملات پر بد اثرات مرتب ہوں سحر (جادو) کہلاتی ہے۔ وہ علم جس سے یہ قوت حاصل ہو، علمِ سحر (جادو کا علم) کہلاتا ہے۔ اس علم کی بدولت تندرستی کو بیماری میں بدل دیا جاتا ہے۔ کسی شخص کے بدن، دل یا عقل پر بد اثرات مرتب کیے جاتے ہیں۔ میاں بیوی میں جدائی ڈال دی جاتی ہے۔

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی خبیث اور بدکار شخص کے مخصوص عمل کے ذریعہ کوئی غیر معمولی اور عام عادت کے خلاف کام یا چیز صادر ہو تو اسے سحر کہتے ہیں۔ (۲۳)

جادو ایک علم ہے اور انسان اسے سیکھ لیتا ہے۔ کالے علم کا رنگ کالا نہیں ہوتا' بلکہ کالا کہتے ہیں ظلمت کو' گھپ اندھیرے کو' کفر کو' شرک کو اور اللہ کی ذات کو چھوڑ کر غیر اللہ کو مدد کے لئے پکارنا۔

ایسی سوچ اور تمام رویے جن کی بنیاد استدلال یعنی دلیل، ثبوت یا شہادت پر مبنی نہ ہو تو ہم پرستی کہلاتے ہیں۔ اس مادی اور مشینی دور میں ان چیزوں کو حقیقی اور سائنسی کہا جاسکتا ہے جو استدلال کے دائرۂ اختیار میں آتی ہوں اور وہ چیزیں مافوق الفطرت کہلاتی ہیں جہاں استدلال ناکام ہو جاتا ہے۔ ایک سائنسی دماغ کے مطابق حقیقت وہ ہے جو مبنی بر عقل ہو اور مافوق الفطرت وہ ہے جو عقل کی کسوٹی پر پورا نہ اترے یا ایسا معجزہ ہے جو قانون قدرت سے بالاتر ہو' اپنی ہستی سے بالاتر ہو۔ انسان کی قیاس آرائیوں اور تصورات کی وسیع آماجگاہ کا نام' مافوق الفطرت ہے۔ جادو مافوق الفطرت کی ایک قسم ہے جادو ایک ایسا بناوٹی فن ہے جو قدرتی اور مستقبل کے واقعات پر پُر اسرار وسیلوں سے اثر انداز ہوتا ہے۔ بعض ماہرین بشریات نے اسے نیم سائنس کا نام دیا ہے۔ یہ اس مفروضے پر مبنی ہے کہ وہ الفاظ اور اعمال جو تکنیکی اعتبار سے کسی مظہر سے تعلق رکھتے ہوں عملی طور پر موثر ضرور ہوتے ہیں۔ جادو کی حقیقت کے ضمن میں مولانا مودودی رقم طراز ہیں:

1۔ جو لوگ جادو کو محض اوہام کے قبیل کی چیز قرار دیتے ہیں۔ ان کی یہ رائے صرف اس وجہ سے ہے کہ جادو کے اثرات کی کوئی سائنٹفک توجیہ نہیں کی جاسکتی۔ لیکن دنیا میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو تجربے اور مشاہدے میں آتی ہیں۔ مگر سائنٹفک طریقہ سے یہ بیان نہیں کیا جاسکتا ہے کہ وہ کیسے رونما ہوتی ہیں۔ اس طرح کی توجیہ پر اگر ہم قادر نہیں ہیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس چیز ہی کا انکار کر دیا جائے، جس کی ہم توجیہ نہیں کر سکتے۔ جادو دراصل ایک نفسیاتی اثر ہے۔ جو نفس سے گزر کر جسم کو بھی اسی طرح متاثر کر سکتا ہے جس طرح جسمانی اثرات جسم سے گزر کر نفس کو متاثر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر خوف ایک نفسیاتی چیز ہے۔ مگر اس کا اثر جسم پر یہ ہوتا ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بدن میں تھرتھری چھوٹ جاتی ہے۔ دراصل جادو سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی مگر انسان کا نفس اور حواس اس سے متاثر ہو کر یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ حقیقت تبدیل ہوگئی ہے۔'' (۲۴)

2۔ ''بلاشبہ یہ اپنی جگہ پر بالکل درست ہے کہ بندوق کی گولی اور ہوائی جہاز سے گرنے والے بم کی طرح جادو کا موثر ہونا بھی اللہ کے اذن کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مگر جو چیز ہزار ہا سال سے انسان کے تجربے اور مشاہدے میں آرہی ہو اس کے وجود کو جھٹلا دینا محض ایک ہٹ دھرمی ہے۔ (۲۵)

قرآن و سنت سے سحر (جادو) اور نظر کا لگنا ثابت ہے۔ سورۃ بقرہ کی آیات نمبر 102 تا 103 میں ارشادِ ربانی ہے:

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ o بقرہ[2:102]

اور وہ (یہود تو) اس چیز (یعنی جادو) کے پیچھے (بھی) لگ گئے تھے جو سلیمان (علیہ السلام) کے عہدِ حکومت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے حالاں کہ سلیمان (علیہ السلام) نے (کوئی) کفر نہیں کیا بلکہ کفر تو شیطانوں نے کیا جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور اس (جادو کے علم) کے پیچھے (بھی) لگ گئے جو شہر بابل میں ہاروت اور ماروت (نامی) دو فرشتوں پر اتارا گیا تھا، وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے تھے یہاں تک کہ کہہ دیتے کہ ہم تو محض آزمائش (کے لیے) ہیں سو تم (اس پر اعتقاد رکھ کر) کافر نہ بنو، اس کے باوجود وہ (یہودی) ان دونوں سے ایسا (منتر) سیکھتے تھے جس کے ذریعے شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے، حالاں کہ وہ اس کے ذریعے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ ہی کے حکم سے اور یہ لوگ وہی چیزیں سیکھتے ہیں جو ان کے لیے ضرر رساں ہیں اور انھیں نفع نہیں پہنچاتیں اور انھیں (یہ بھی) یقیناً معلوم تھا کہ جو کوئی اس (کفر یا جادو ٹونے) کا خریدار بنا اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں (ہوگا)، اور وہ بہت ہی بری چیز ہے جس کے بدلے میں انھوں نے اپنی جانوں (کی حقیقی بہتری یعنی اُخروی فلاح) کو بیچ ڈالا، کاش! وہ اس (سودے کی حقیقت) کو جانتے o

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ o بقرہ[2:103]

اور اگر وہ ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو اللہ کی بارگاہ سے (تھوڑا سا) ثواب (بھی ان سب چیزوں سے) کہیں بہتر ہوتا، کاش! وہ (اس راز سے) آگاہ ہوتے o

ان آیات سے معلوم ہوا کہ

01۔ سحر ایک حقیقت ثابتہ ہے۔

02۔ سحر کے ذریعہ، اذنِ الٰہی ہو تو نقصان پہنچ جاتا ہے، مرد اور اس کی بیوی میں علیحدگی ہو جاتی ہے۔

03۔ جادو کو مؤثر حقیقی جاننے والا، کفریہ افعال اور عقائد کے تحت جادو کرنے اور کرانے والا کافر اور جہنمی ہے۔

04۔ ان آیات سے یہ تعلیم بھی ملتی ہے کہ اُخروی فلاح کے لیے نافع علوم سیکھنے چاہئیں اور غیر نافع وضرر رساں علوم (علمِ سحر، علمِ نجوم، وغیرہ) نہیں سیکھنے چاہئیں کیونکہ ایسے علوم دنیا و آخرت میں بربادی و ناکامی کا سبب بنتے ہیں۔

05۔ کامیاب زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان ایمان لے آئے۔ علمِ دین حاصل کرے اور اس پر عمل کر کے متقی (پرہیزگار) بن جائے اور بفضلِ تعالیٰ دنیا و آخرت میں عفو و عافیت اور فوز و فلاح حاصل کرے۔

سورۃ الفلق سے بھی جادو کی اثر انگیزی کا ثبوت ملتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ o

اور گرہوں میں پھونک مارنے والی جادوگرنیوں (اور جادوگروں) کے شر سے o

اگر جادو کی کوئی حقیقت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ (تعلیمِ امت کے لیے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم نہ دیتا۔

جمہور مسلمین کا اس پر اتفاق ہے کہ سورہ فلق اس وقت نازل ہوئی جب ایک یہودی لبید بن اعصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سحر کیا تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کر دیا گیا، حتیٰ کہ آپ ﷺ یہ خیال کرتے تھے کہ

آپ ﷺ نے کوئی کام کیا ہے، حال آنکہ آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا حتیٰ کہ آپ ﷺ ایک دن میرے پاس تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمھیں معلوم ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جو پوچھا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا، میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس دو آدمی آئے، ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور ایک میرے پاؤں کی جانب پھر ایک نے دوسرے سے کہا: اس شخص کو کیا درد ہے؟ اس نے کہا: ان پر جادو کیا گیا ہے، پوچھا: جادو کس نے کیا ہے؟ کہا: لبید بن اعصم یہودی نے جو بنو زریق سے ہے، پوچھا: کس چیز میں جادو کیا ہے؟ کہا: ایک کنگھی میں اور نر کھجور کے غلاف میں لپٹے ہوئے خوشہ میں ہے، پوچھا: وہ کہاں ہے؟ کہا: وہ ذی اروان کے کنویں میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ اس کنویں پر گئے، آپ ﷺ نے اس میں جھانک کر دیکھا، اس کنویں کے پاس کھجور کا ایک درخت تھا، پھر آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس گئے اور فرمایا: بخدا! اس کنویں کا پانی گوندھی ہوئی مہندی کے پانی کی طرح ہے اور گویا اس کھجور کے خوشے شیاطین کے سر ہیں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے اس کو کنویں سے نکال کیوں نہ لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، مجھ کو تو اللہ نے شفا دے دی، اور مجھے یہ خدشہ ہے کہ اس کے نکالنے سے لوگوں کو ضرر پہنچے گا، پھر آپ ﷺ نے اس کنویں کو دفن کرنے (بند کرنے) کا حکم دیا۔ (۲۶)

اسی طرح روایت ہے کہ ایک باندی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر سحر کیا، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر سحر کیا گیا تو ان کی کلائی ٹیڑھی ہوگئی۔ (۲۷)

نبی کریم ﷺ پر جادو کی حقیقت:۔ نبی کریم ﷺ پر جادو ہونے کے معاملہ میں علما کرام کے درمیان اختلاف ہے۔ کچھ علما تو نبی کریم ﷺ پر جادو ہونے کے معاملہ کو بالکل تسلیم نہیں کرتے۔ کچھ علما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ پر جادو کرنے کی کوشش کی گئی مگر جادو کا آپ ﷺ پر ہرگز اثر نہیں ہوا۔ کچھ کی رائے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک یہودی نے جادو کیا تھا۔ یہود کا یہ مکروفساد بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسط سے امتِ مسلمہ کے لیے خیرِعظیم کا سبب بن گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر معوذتین نازل ہوئیں جن سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفایاب ہوئے اور ساتھ ہی امتِ مسلمہ کو جادو اور کائنات کے جملہ شرور و آفات سے محفوظ رہنے اور ان کے اثرات سے نجات پانے کا روحانی علاج مل گیا۔ اس ضمن میں ابوالجکنی الیوسفی کا کہنا ہے:

> ''جہاں تک جادو سے نبی کریم ﷺ کے متاثر ہونے کا تعلق ہے تو اس سے منصب نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا' کیونکہ دنیا میں انبیاء پر بیماری آسکتی ہے جو آخرت میں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہے۔ لہٰذا جادو کی بیماری کی وجہ سے اگر آپ کو خیال ہوتا تھا کہ آپ ﷺ نے دنیاوی امور میں سے کوئی کام کرلیا ہے حال آنکہ آپ ﷺ نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا۔ اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اطلاع دے دی کہ آپ ﷺ پر جادو کیا گیا ہے اور وہ فلاں جگہ پر ہے اور آپ ﷺ نے اسے وہاں سے نکال کر دفن بھی کروادیا تھا تو اس سبب سے رسالت میں کوئی نقص نہیں آتا کیونکہ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ایک بیماری ہی تھی جس سے آپ کی عقل متاثر نہیں ہوئی صرف اتنی بات تھی کہ آپ ﷺ کا خیال ہوتا کہ شاید آپ ﷺ اپنی کسی بیوی کے قریب گئے ہیں جبکہ آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا ہوتا تھا' سو اتنا اثر بیماری کی حالت میں کسی بھی انسان پر ہوسکتا ہے۔
>
> اس شخص پر حیرت ہوتی ہے جو جادو کی وجہ سے آپ ﷺ کے بیمار ہونے کو رسالت میں ایک عیب تصور کرتا ہے حال آنکہ قرآن مجید میں فرعون کے جادوگروں کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جو قصہ بیان کیا گیا ہے اس میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ جناب موسیٰؑ کو بھی ان کے جادو کی وجہ سے یہ خیال ہونے لگا تھا کہ ان کے پھینکے ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انھیں ثابت قدم رکھا اور نہ ڈرنے کی تلقین کی۔
>
> مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق کسی نے یہ نہیں کہا کہ جادوگروں کے جادو کی وجہ سے انھیں جو خیال آرہا تھا وہ ان کے منصبِ نبوت کے لئے عیب تھا (سو اگر وہ عیب نہیں تھا تو جو کچھ آپ ﷺ کے ساتھ پیش آیا وہ بھی عیب نہیں ہوسکتا کیونکہ) اس طرح کی بیماری انبیاءؑ پر آسکتی ہے جس سے ان کی ایمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ انھیں ان کے دشمنوں پر فتح نصیب کرتا ہے۔ خلاف عادت معجزات عطا کرتا ہے' جادوگروں اور کافروں کو ذلیل و رسوا کرتا ہے اور بہترین انجام متقی لوگوں کے لئے خاص کر دیتا ہے۔'' (۴۱) (۲۸)

نبی کریمؐ پر جادو کے اثرات پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مولانا مودودی لکھتے ہیں:

''جہاں تک تاریخی حیثیت کا تعلق ہے نبی کریم ﷺ پر جادو کا اثر ہونے کا واقعہ قطعی طور پر ثابت ہے اور علمی تنقید سے اس کو اگر غلط ثابت کیا جاسکتا ہو تو پھر دنیا کا کوئی تاریخی واقعہ بھی صحیح ثابت نہیں کیا جاسکتا۔''(۴۲)(۲۹)

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کا اثر ہونے کے متعلق امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف یہ ہے کہ

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو ہوا اور اس بات کا بھی امکان ہے کہ اس جادو کے اثر سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدنِ اطہر میں کوئی درد ہوا ہو مگر یہ جادو آپ کے حواس اور فہم وفراست پر اثر انداز نہیں ہوا کیونکہ حفاظتِ دین اور ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے وعدے کی بنا پر کہ ''وَاللّٰہُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاس''(المائدہ:۶۷) ''اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا'' کی رو سے ایسا ممکن نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کسی شیطان، کسی انسان اور جن کو اس طرح مسلط ہونے دے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت میں کوئی ضرر پہنچا سکے اور رہا آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بدن میں ضرر پہنچانا تو وہ بعید نہیں۔(۳۰)

اس ضمن میں علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ہمارے نزدیک یہ تو ہوسکتا ہے کہ لبید بن اعصم یا اس کی بیٹیوں نے آپ پر جادو کیا ہو لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ اس جادو کا آپ پر اثر ہوا ہو، آپ نے کوئی کام نہ کیا ہو اور آپ کے دل میں یہ خیال ڈالا گیا ہو کہ آپ نے وہ کام کرلیا ہے، آپ اس سے مامون ہیں کہ آپ کے دل میں یہ خیال ڈالا جائے، یا العیاذ باللہ! آپ دیکھیں کچھ اور آپ کو نظر کچھ آئے یا آپ کی قوتِ مردمی متاثر ہو، ہمارے نزدیک اس قسم کی باتیں بعض راویوں کی کارستانی ہے،..... نیز اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ معجزہ کے اثر کا سبب بھی مخفی ہوتا ہے، معجزہ کا صدور نبی سے ہوتا ہے اور اس کا سبب اللہ سبحانہ سے قرب اور دعائیہ کلمات ہیں اور سحر کا صدور کافر سے ہوتا ہے اور اس کا سبب شیطان سے قرب اور شرکیہ اور کفریہ کلمات کا پڑھنا ہے تو اگر نبی پر سحر کا اثر مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ شیطان کا مقرب رحمان کے مقرب پر اثر انداز ہوگیا اور اس کو بیمار کرنے میں کامیاب ہوگیا حال آنکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰی''(طٰہٰ:۶۹)۔(۳۱)

قرآن وحدیث سے واضح ہے کہ فی نفسہ جادو کرنا، حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اگر جادو کے عمل میں شرکیہ اقوال یا افعال ہوں تو پھر جادو کرنا کفر ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حدیث نبوی بیان ہوئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو، صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون سے کام ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک کرنا، جادو کرنا، جس کو قتل کرنے سے اللہ نے منع کیا ہے اس کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا، اور مسلمان پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا۔''(۳۲)

سحر (جادو) کی ہر قسم کفر نہیں ہے، کیونکہ کسی کو ضرر پہنچانے کی وجہ سے تکفیر نہیں کی جاتی بلکہ کسی کفریہ امر کی وجہ سے تکفیر کی جاتی ہے۔ مثلاً ستاروں میں الوہیت کا اعتقاد رکھا جائے یا قرآن مجید کی اہانت کی جائے یا کوئی کفریہ کلمہ کہا جائے۔

اس امر پر آئمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ سحر حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے، البتہ بعض شافعیہ سے یہ منقول ہے کہ رفع ضرر کے لیے جادو سیکھنا جائز ہے۔(۳۳)

عصرِ حاضر میں طاقتور اقوام، کمزور اقوام کو محکوم وغلام بنانے کے لیے اور ان کے استحصال کے لیے خطرناک حربی آلات اور سامان تیار کررہی ہیں۔ ان کے غلبہ وتسلط سے بچنے کے لیے اگر جدید حربی علوم وفنون میں مہارت حاصل کرلی جائے تو عین درست اور جائز عمل ہوگا۔

اسی نقطہ نظر سے اگر رفع ضرر کے لیے جادو سیکھ لیا جائے تو منطقی لحاظ سے عین درست اور جائز ہوگا۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔ اس لیے بعض فقہا نے کسی خرابی اور فتنہ سے محفوظ رہنے کے لیے اور اس کے مقابلہ کے لیے، شرعی حدود میں رہ کر ایسے علوم سیکھنا جائز قرار دیا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر جادو حرام اور گناہ کبیرہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے جادو سکھانے کے لیے فرشتوں کو کیوں نازل فرمایا؟ علامہ غلام

رسول سعیدی رحمتہ اللہ علیہ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ خیر اور شر ہر چیز کا خالق ہے۔ زہر کھانا اور کھلانا حرام ہے، کتے اور خنزیر کو کھانا حرام ہے، شراب پینا حرام ہے، چوری، قتل زنا کرنا حرام ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان تمام چیزوں اور تمام کاموں کو پیدا کیا ہے اور انسان کو ان تمام چیزوں کے ترک کرنے اور ان سے باز رہنے کا حکم دیا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ابتلاء اور آزمائش کے لیے فرشتوں کو جادو کی تعلیم دینے کے لیے بھیجا تا کہ ظاہر ہو جائے کہ کون جادو پر عمل کرنے سے باز رہتا ہے اور کون جادو سیکھ کر اس پر عمل کرتا ہے۔''(۳۴)

اللہ تعالیٰ کی ایک مشیت ہے اور ایک مرضی ہے۔ مشیت سے مراد ہے چاہنا۔ اللہ تعالیٰ کا ہر چاہا ہوا پورا ہوتا ہے۔ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اس کی مشیت اور اذن (حکم و اجازت) سے ہوتا ہے۔ مرضی سے مراد ہے راضی (خوش) ہونا۔ مشیت الٰہی کے تحت انسان کو نیکی اور بدی کا اختیار دیا گیا ہے۔ اگر کوئی نیکی کا راستہ اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوتا ہے۔ اگر کوئی اس دیئے ہوئے اختیار کو غلط استعمال کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی نہیں ہوتا۔ نیکی اور بدی کا ہونا اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیارات (مشیت الٰہی) کے تحت ہی ہوتا ہے۔ نیکی کرنے پر اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور بدی کرنے پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ انسان کے لیے یہ سلسلۂ خیر و شر، آزمائش ہے۔ اس کی مرضی ہے، راہِ حق اختیار کرے یا راہِ کفر۔ جادو کرنا یا کرانا مشیتِ الٰہی کے تحت ہے مگر اللہ تعالیٰ جادو کرنے اور کرانے والے پر راضی نہیں ہوتا۔

دین اسلام کی رُو سے جادو ایک منفی، تخریبی اور گمراہ کن علم ہے۔ اس سے برائی کی توقع تو کی جاسکتی ہے، کسی اچھائی کی ہرگز نہیں۔ یہ انسان کو اس کے معبودِ حقیقی اور اصل مقصدِ حیات سے دور کرتا ہے۔ جادو کرنے والے انسان کا اعتقاد، معبودِ حقیقی کے بجائے جادو اور جادوگر پر ہوتا ہے۔ اس لیے جادو کو موثر حقیقی جاننے والے، کفریہ افعال اور عقائد کے تحت جادو کرنے اور کرانے والے کو کافر اور جہنمی قرار دیا گیا ہے۔

دین اسلام کے مطابق جادو فی الحقیقت دنیا میں موجود ہے۔ قرآن و حدیث میں جادو کی مختلف اقسام اور ان کے اثرات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے محفوظ رہنے اور اس کے بداثرات کے تدارک کے طریقے بھی بتائے گئے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس منفی، تخریبی، گمراہ کن علم اور اس سے حاصل ہونے والی جادوئی قوت اور اس کے اثرات کا ذکر کرنے کے بعد، اس کی تصدیق کرنے اور اس پر یقین کرنے والے کو جہنمی کیوں قرار دیا گیا ہے جبکہ قرآن و حدیث سے ہی جادو (سحر) کی تصدیق بھی ہو رہی ہے اور یقین بھی حاصل ہوتا ہے کہ جادو کی بدولت کئی طرح کے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ غور کرنے سے از روئے قرآن و حدیث درج ذیل امور واضح ہوتے ہیں:

1۔ جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے۔

2۔ اس کی تصدیق نہ کرنے اور اس پر یقین نہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ جادو کو موثر حقیقی نہ جانا جائے۔ موثر حقیقی ذاتِ باری تعالیٰ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

.....وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ o البقرہ:[2:102]

حال آنکہ وہ اس کے ذریعے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ ہی کے حکم سے اور یہ لوگ وہی چیزیں سیکھتے ہیں جو ان کے لیے ضرر رساں ہیں اور انھیں نفع نہیں پہنچاتیں اور انھیں (یہ بھی) یقیناً معلوم تھا کہ جو کوئی اس (کفریا جادو ٹونے) کا خریدار بنا اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں (ہوگا)، اور وہ بہت ہی بری چیز ہے جس کے بدلے میں انھوں نے اپنی جانوں (کی حقیقی بہتری یعنی اُخروی فلاح) کو بیچ ڈالا، کاش! وہ اس (سودے کی حقیقت) کو جانتے o

مندرجہ بالا آیات مقدسہ کے مفہوم سے واضح ہے کہ جادو سے خیر اور بھلائی کا کوئی بھی کام نہیں لیا جاسکتا۔ اس کی اساس شر پر ہے۔ اس سے نفع حاصل نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس کی بدولت انسان ایمان اور اعمالِ صالحہ سرانجام دینے کی قوت و صلاحیت سے بھی محروم ہوسکتا ہے۔ اس لیے جو جادو کرے گا یا کرائے گا اور اپنے عمل سے اس کی تصدیق کرے گا وہ راہِ حق کا منکر ہو جائے گا جس وجہ سے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

جادوگر کی زبوں حالی:۔ جادو کرنے والا کبھی فلاح نہیں پاتا۔ ارشاد ربانی ہے:

..... وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى o طٰہٰ [20:69] اور جادوگر جہاں کہیں بھی آئے گا فلاح نہیں پائے گا o

جادوگر اور شیطان ایسے ساتھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر ہی آپس میں ملتے ہیں۔ جادوگر کے چہرے پر کفر کا اندھیرا یوں چھایا ہوتا ہے گویا وہ سیاہ بادل ہو۔ اگر آپ کسی جادوگر کو قریب سے جانتے ہوں تو یقیناً اسے زبوں حالی کا شکار پائیں گے۔ وہ اپنی بیوی، اپنی اولاد حتیٰ کہ اپنے آپ سے تنگ آچکا ہوتا ہے۔ اسے سکون کی نیند نصیب نہیں ہوتی اور اس پر مستزاد یہ کہ شیطان خود اس کے بیوی بچوں کو اکثر و بیشتر ایذا دیتے رہتے ہیں اور ان کے درمیان شدید اختلافات پیدا کر دیتے ہیں۔ عامل کے مسخر کیے ہوئے جنات خود جادوگر کو یا اس کے گھر والوں کو پریشان کیے رکھتے ہیں۔ چنانچہ جادوگر ہمیشہ سر درد اور بے خوابی کا شکار رہتا ہے اور رات کے وقت اس پر گھبراہٹ طاری رہتی ہے، بلکہ گھٹیا قسم کے جادوگر تو اولاد سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خدمت گار جن ان کی اولاد کو ماں کے پیٹ میں ہی مار دیتے ہیں اور یہ خود جادوگر اچھی طرح سے جانتے ہیں اور کئی جادوگر تو صرف اس لئے جادو کا پیشہ چھوڑ دیتے ہیں کہ ان کو اولاد کی نعمت عطا ہو۔

جادو کے بارے میں فرمانِ رسول اللہ ﷺ:

1۔ جس نے ستاروں کا علم سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے بڑھتا جائے گا اتنا ہی جادو کے علم میں اضافہ ہوگا۔ (۳۵)

2۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے خود فال نکالی یا اس کے لیے فال نکالنے کا کام کیا اور جس نے غیب کے علم جاننے کا دعویٰ کیا اور جس نے جادو کیا یا کسی کے لیے جادو کرایا اور جو شخص نجومی کے پاس گیا یا جو کچھ وہ کہتا ہے اس نے اس کی تصدیق کی تو اس نے اللہ کے نبی کی شریعت سے کفر کیا۔ (۳۶)

3۔ وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا۔ جو جادو پر یقین رکھنے والا ہوگا۔ (۳۷)

4۔ جو شخص علم غیب کا دعویٰ کرنے والے کے پاس یا جادوگر کے پاس یا نجومی کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا اور پھر اس نے جو کچھ کہا اس نے اس کی تصدیق کر دی تو اس نے اللہ کے رسول پر اتارے گئے دین سے کفر کیا اور اس کے لیے جنت میں داخلہ نہ ہوگا۔ (۳۸)

حاصل کلام یہ ہے کہ جادو (سحر) انسان کو کفر اور شرک تک پہنچا دیتا ہے۔ اس سے کئی طرح کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ مخلوقِ خدا فساد میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اس لیے دین اسلام میں اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔

سحر (جادو کی اقسام): امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیروں میں جادو (سحر) کی آٹھ اقسام کا ذکر کیا ہے۔ عصرِ حاضر میں رائج روحانی و روحی علوم پر موجودہ تحقیقات کی رو سے غور کریں تو اصولاً سحر کی تین اقسام ہیں۔

1۔ سحرِ علوی: جس میں کواکب و سیارات کی قوتوں سے استمداد کرتے ہوئے انسان قوت و قدرت حاصل کرتا ہے۔ جدید دور میں اسے علم البروج یا علم نجوم کا نام دیا گیا ہے۔ سحرِ علوی میں عامل اپنی قوتِ علمیہ سے کام لیتا ہے اور اس طرح سے قائم ہونے والے اثر کو طلسم کہتے ہیں۔

2۔ سحرِ سفلی: جس میں جنات و شیاطین اور ہمزاد و موکلین کو مسخر کر کے کام لیا جاتا ہے۔ سحرِ سفلی میں عامل قوتِ نفسانیہ سے کام لیتا ہے اور اس کے ذریعے جنات و شیاطین اور ہمزاد و موکلات سے ربط و تعلق قائم کرتا ہے۔

3۔ سحرِ قلبی و نظری: جس میں انسان توجہ و یکسوئی کی مشقوں کے ذریعے اپنے قلب و نظر میں قوت پیدا کر لیتا ہے۔ نظر بندی کر کے کسی غیر واقعی اور محض خیالی چیز کو لوگوں کے سامنے واقعی چیز بنا کر پیش کر دیتا ہے۔ اپنے خیال کی قوت سے دیگر انسانوں سے حسبِ منشا کام لے لیتا ہے۔ عصرِ حاضر میں اس علم کو ہپناٹزم یا مسمریزم کا نام دیا گیا ہے۔ اسی طرح نظرِ بد کے پیچھے بھی کسی فاسق، بدخواہ، حاسد کی منفی قلبی و نظری قوت کارفرما ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں سحرِ نظری کا اس طرح سے ذکر آیا ہے۔ اسے سحرِ وہم بھی کہتے ہیں۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى o قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى o فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى o قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى o وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى o طٰہٰ [20:65-69]

(جادوگر) بولے: اے موسیٰ! یا تو تم (اپنی چیز) ڈالو اور یا ہم ہی پہلے ڈالنے والے ہو جائیںo (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: بلکہ تم ہی ڈال دو، پھر کیا تھا اچانک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں ان کے جادو کے اثر سے موسیٰ (علیہ السلام) کے خیال میں یوں محسوس ہونے لگیں جیسے وہ (میدان میں) دوڑ رہی ہیںo تو موسیٰ (علیہ السلام) اپنے دل میں ایک چھپا ہوا خوف سا پانے لگےo ہم نے (موسیٰ علیہ السلام سے) فرمایا: خوف مت کرو بے شک تم ہی غالب رہو گےo اور تم (اس لاٹھی کو) جو تمھارے داہنے ہاتھ میں ہے (زمین پر) ڈال دو وہ اس (فریب) کو نگل جائے گی جو انھوں نے (مصنوعی طور پر) بنا رکھا ہے۔ جو کچھ انھوں نے بنا رکھا ہے (وہ تو) فقط جادوگر کا فریب ہے، اور جادوگر جہاں کہیں بھی آئے گا فلاح نہیں پائے گاo

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍo الاعراف[7:116]

موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: تم ہی (پہلے) ڈال دو پھر جب انھوں نے (اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو زمین پر) ڈالا (تو انھوں نے) لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انھیں ڈرا دیا اور وہ زبردست جادو (سامنے) لے آئےo

سحر کی تمام اقسام مندرجہ بالا تین اقسام سے اصولی و اساسی تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً حدیث پاک میں ارشاد ہوا ہے کہ بعض بیان سحر ہوتے ہیں۔ بیان یا کلام میں الفاظ و حروف اس ترتیب اور ترکیب سے استعمال ہوتے ہیں کہ وہ بیان یا کلام قارئین یا سامعین پر حیرت انگیز اچھے یا برے اثرات مرتب کر دیتے ہیں۔ الفاظ و حروف میں سمیت و تریاقیت پائی جاتی ہے۔ ان میں یہ قوت مختلف کواکب و سیارات سے تعلق کی وجہ سے پائی جاتی ہے۔ کواکب و سیارات میں قوت اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہے۔ اسی طرح صاحبِ بیان کی روحانی توجہ کی بدولت بھی کلام میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ رازی اور راغب نے ستاروں کے ذریعے جادو کا عمل کرنے کا ذکر کیا ہے۔ جبکہ بعض علما سحرِ علوی کا انکار کرتے ہیں۔ ان کا موقف ہے کہ ستارے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں ایک مخلوق ہیں اور اللہ ہی کے احکامات کے پابند ہیں اور نہ ان کی کوئی روحانیت ہے اور نہ تاثیر ہے۔ ان کا موقف اس حد تک تو درست ہے کہ دیگر مخلوقات کی طرح ستارے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں ایک مخلوق ہیں۔ تاہم، سورج اور چاند کے اثرات اور دیگر مخلوقات کی طرح ستاروں کو بھی ذاتِ باری تعالیٰ نے کچھ قوتیں اور خصوصیات عطا فرمائی ہیں جن سے روحانی سائنس میں کارفرما اصول و قوانین کی مدد سے باذنِ الٰہی کام لیا جا سکتا ہے۔

ستاروں کی تخلیق کی وجوہات: ۔عموماً ستاروں کی تخلیق کی درج ذیل وجوہات بیان کی جاتی ہیں:

1۔ ان سے آسمان کی دنیا کو زینت بخشی گئی ہے۔

2۔ اگر کوئی جن علم غیب کی باتیں سننے کے لئے آسمان کی طرف بڑھتا ہے تو ایک ستارہ شہاب ثاقب کی شکل میں اس کے پیچھے لگتا ہے اور اسے مار بھگاتا ہے۔

3۔ رات کے مسافر ستاروں کو دیکھ کر اپنی سمت اور منزل کا تعین کرتے ہیں۔

اس ضمن میں قرآن مجید ارشاد ہوا ہے:

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِo الملک[67:5]

اور بے شک ہم نے سب سے قریبی آسمانی کائنات کو (ستاروں، سیاروں، دیگر خلائی کرّوں اور ذرّوں کی شکل میں) چراغوں سے مزیّن فرما دیا ہے، اور ہم نے ان (ہی میں سے بعض) کو شیطانوں (یعنی سرکش قوتوں) کو مار بھگانے (یعنی ان کے منفی اَثرات ختم کرنے) کا ذریعہ (بھی) بنایا ہے، اور ہم نے ان (شیطانوں) کے لیے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہےo

نیز ایک دوسری جگہ پر فرمایا:

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَo الانعام[6:97]

اور وہی ہے جس نے تمھارے لیے ستاروں کو بنایا تاکہ تم ان کے ذریعے بیابانوں اور دریاؤں کی تاریکیوں میں راستے پا سکو۔ بے

شک ہم نے علم رکھنے والی قوم کے لیے (اپنی) نشانیاں کھول کر بیان کردی ہیں o

قرآن حکیم کی بہت سی دیگر آیات، احادیث مبارکہ اور اقوالِ اولیا سے ثابت ہوتا ہے کہ جس ذات نے ہر ذرے کے سینے میں نظامِ شمسی قائم کیا ہے اور ایک مچھر یا مکھی تک کو حیرت انگیز وجود، شعور اور قدرت عطا کی ہے اس نے ان ستاروں کو بھی تاثیر عطا کی ہے جس سے مثبت یا منفی کام لئے جاسکتے ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ستاروں کا علم سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا۔ پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے جائے گا اتنا اس کے جادو کے علم میں اضافہ ہوگا۔ (۳۹)

ہندو مذہب میں جادو کی اقسام: ۔ اہلِ ہنود نے سحر (جادو) کو تین شعبوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ عامل حکیم غلام سرور شباب اپنی کتاب 'ردِّ سحر' میں لکھتے ہیں کہ اہل ہنود کے مطابق سحر (جادو) کی تین اقسام ہیں:

1۔ **منتر:** ۔ الفاظ کی مخصوص بندش کا نام منتر ہے۔ جس طرح شعر میں کسی خاص بحر کی پابندی سے الفاظ کی بندش قائم کی جاتی ہے جس سے شعر میں خاص لطف، تاثیر، ترنم اور روانی پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ شعر انسانی مزاج پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ الفاظ کی مخفی قوتوں سے آگاہ ہوتے ہیں وہ اپنی زبان میں ایک خاص نکتۂ خیال کو مدنظر رکھ کر الفاظ باندھتے ہیں۔ الفاظ کی اس منطقی بندش سے منتر میں جادوئی اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ منتر یعنی الفاظ کی بندش دنیا کی ہر زبان میں کی جاسکتی ہے۔ مخصوص شرائط کے تحت، مقررہ تعداد کے ساتھ منتر کے الفاظ کی درست ادائیگی سے مشیتِ ایزدی کے تحت ساحر (جادوگر) کے حسبِ منشا نتائج مرتب ہو جاتے ہیں۔

2۔ **تنتر:** ۔ معدنیاتی، نباتاتی اور حیواناتی اجزائے ترکیبی کے اعمال و افعالِ عجیبہ کا نام تنتر ہے۔ بعض تنتر ایسے ہیں کہ ان کا کہیں نہ کہیں استعمال نظر آتا ہے۔ مثلاً بچے کو نظر لگ جائے تو عورتیں سات عدد سرخ مرچیں لے کر بچے کے سر پر سات مرتبہ پھیر کر آگ میں ڈال دیتی ہیں تو نظرِ بد رفع ہو جاتی ہے۔ قدیم حکما کی مستند کتب اور نامی گرامی مصنفین کی تصانیف تنتروں سے بھری ہوئی ہیں۔ شیخ الرئیس بوعلی سینا سے منقول ہے کہ سامری جادوگر کے ہاتھوں کے تراشے ہوئے بت کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قدموں کی مٹھی بھر خاک کی تاثیر سے آواز پیدا کرنے کے قابل ہو جانا دراصل قوائے ارضیہ (تنتر) ہی کا کرشمہ تھا۔ (۴۰)

سامری جادوگر کا واقعہ: ۔ سامری جادوگر کے واقعہ کا سورۂ بقرہ، سورۂ اعراف اور سورۂ طٰہٰ میں ذکر آیا ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو فرعون سے بچانے کے لیے لے کر نکلے تو سامری بھی ان کے ساتھ ہی چل پڑا۔ غرقِ فرعون کے وقت سامری نے دیکھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام گھوڑے پر سوار اسرائیلیوں اور فرعونیوں کے درمیان حائل ہیں۔ جہاں بھی ان کے گھوڑے کے سُم پڑتے ہیں وہاں خشک زمین پر سبزہ اُگ آتا ہے۔ سامری نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدموں کی خاک سے ایک مٹھی بھر لی۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اعتکاف کے لیے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو ان کی عدم موجودگی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے سامری نے بنی اسرائیل کو ورغلایا۔ ان سے سونے کے زیورات لے کر انھیں پگھلایا اور اس سے بچھڑے کا جسم تیار کیا۔ اس بچھڑے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدموں کی خاک ڈال دی۔ اس ترکیب سے اس میں زندگی کے آثار پیدا ہو گئے اور وہ ''بھاں بھاں'' کرنے لگا۔ (۴۱)

قرآن حکیم میں یہ واقعہ اس طرح سے ارشاد ہوا ہے:

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰـمُوْسٰى o قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى o قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ o فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۭ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِىْ o قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِىُّ o فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِىَ o اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا o وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِىْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِىْ o قَالُوْا

لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰىo قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْاo اَلَّا تَتَّبِعَنِ ط اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْo قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْo قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّo قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْo قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ج وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ط لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًاo ط [20:83-97]

اور اے موسیٰ! تم نے اپنی قوم سے (پہلے طور پر آ جانے میں) جلدی کیوں کی o (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا: وہ لوگ بھی میرے پیچھے آ رہے ہیں اور میں نے (غلبۂ شوق و محبت میں) تیرے حضور پہنچنے میں جلدی کی ہے۔ اے میرے رب! تا کہ تو راضی ہو جائے o ارشاد ہوا: بے شک ہم نے تمہارے (آنے کے) بعد تمہاری قوم کو آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے اور انھیں سامری نے گمراہ کر ڈالا ہے o پس موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف سخت غضبناک (اور) رنجیدہ ہو کر پلٹ گئے (اور) فرمایا: اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے ایک اچھا وعدہ نہیں فرمایا تھا، کیا تم پر وعدہ (کے پورے ہونے) میں طویل مدت گزر گئی تھی، کیا تم نے یہ چاہا کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے غضب واجب (اور نازل) ہو جائے؟ پس تم نے میرے وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے o وہ بولے: ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کی مگر (ہوا یہ کہ) قوم کے زیورات کے بھاری بوجھ ہم پر لاد دیے گئے تھے تو ہم نے انھیں (آگ میں) ڈال دیا پھر اسی طرح سامری نے (بھی) ڈال دیے o پھر اس (سامری) نے ان کے لیے (ان گلے ہوئے زیورات سے) ایک بچھڑے کا قالب (تیار کر کے) نکال لیا اس میں (سے) گائے کی سی آواز (نکلتی) تھی تو انھوں نے کہا: یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰ (علیہ السلام) کا (بھی یہی) معبود ہے بس وہ (سامری یہاں پر) بھول گیا o بھلا کیا وہ (اتنا بھی) نہیں دیکھتے تھے کہ وہ (بچھڑا) انھیں کسی بات کا جواب (بھی) نہیں دے سکتا اور نہ ان کے لیے کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نفع کا o اور بے شک ہارون (علیہ السلام) نے (بھی) ان کو اس سے پہلے (تنبیہاً) کہہ دیا تھا کہ اے قوم! تم اس (بچھڑے) کے ذریعے تو بس آزمائش میں ہی مبتلا ہو گئے ہو، حالاں کہ بے شک تمہارا رب (یہ نہیں وہی) رحمٰن ہے پس تم میری پیروی کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو o وہ بولے: ہم تو اسی (کی پوجا) پر جمے رہیں گے تاوقتیکہ موسیٰ (علیہ السلام) ہماری طرف پلٹ آئیں o (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: اے ہارون! تم کو کس چیز نے روکے رکھا جب تم نے دیکھا کہ یہ گمراہ ہو رہے ہیں o کہ تم میرے پیچھے چلے آتے (اور مجھے اطلاع کرتے) یا ''تمھیں کس نے منع کیا کہ تم (انھیں سختی سے روکنے میں) میرے طریقے کی پیروی نہ کرو'' کیا تم نے میری نافرمانی کی؟ o (ہارون علیہ السلام نے) کہا: اے میری ماں جائے! آپ نہ میری داڑھی پکڑیں اور نہ میرا سر، میں (سختی کرنے میں) اس بات سے ڈرتا تھا کہ کہیں آپ یہ (نہ) کہیں کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان فرقہ بندی کر دی ہے اور میرے قول کی نگہداشت نہیں کی o (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: اے سامری! (بتا) تیرا کیا معاملہ ہے؟ o اس نے کہا: میں نے وہ چیز دیکھی جو ان لوگوں نے نہیں دیکھی تھی سو میں نے اُس فرستادہ (فرشتے) کے نقشِ قدم سے (جو آپ کے پاس آیا تھا) ایک مٹھی (مٹی کی) بھر لی پھر میں نے اسے (بچھڑے کے قالب میں) ڈال دیا اور اسی طرح میرے نفس نے مجھے (یہ بات) بھلی کر دکھائی o (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: پس تو (یہاں سے نکل کر) چلا جا چنانچہ تیرے لیے (ساری) زندگی میں یہ (سزا) ہے کہ تو (ہر کسی کو یہی) کہتا رہے: (مجھے) نہ چھونا (مجھے نہ چھونا)، اور بے شک تیرے لیے ایک اور وعدہ (وعدۂ عذاب) بھی ہے جس کی ہرگز خلاف ورزی نہ ہوگی، اور تو اپنے اس (من گھڑت) معبود کی طرف دیکھ جس (کی پوجا) پر تو جم کر بیٹھا رہا، ہم اسے ضرور جلا ڈالیں گے پھر ہم اس (کی راکھ) کو ضرور دریا میں اچھی طرح بکھیر دیں گے o

عزیزانِ من! حضرت جبرائیل علیہ السلام کی برکت سے ان کے گھوڑے کو حیات بخش صلاحیت ہو گئی تھی۔ اثر انگیزی اس قدر تھی کہ قانونِ لمس یا قانونِ ربط و تعلق کے تحت اس گھوڑے کے سموں کے نیچے آنے والی خاک میں بھی وہ اثر پیدا ہو گیا۔ سامری اس قانون سے آگاہ تھا۔ اس نے سونے کا بچھڑا بنا کر اس میں یہ مٹی ڈالی تو قانونِ مماثلت کے تحت بے جان بچھڑے میں آواز پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا ہو گئی۔

3۔جنتر: ۔جنتر مخصوص خانوں کے مجموعے کو کہتے ہیں۔مخصوص طریق سے اعداد سے پر کیے ہوئے خانوں کے مجموعے کو عددی جنتر کہتے ہیں۔اسی طرح حروف سے پر کیے ہوئے خانوں کے مجموعہ کو حرفی جنتر کہتے ہیں۔یہ اعداد وحروف اسمِ شیاطین اور شیطانی وجادوئی قوتوں سے اخذ کیے ہوتے ہیں اس لیے یہ شیطانی جادوئی قوت کے حامل ہوتے ہیں۔

آسیب زدہ ومسحور میں فرق:۔آسیب زدہ اور مسحور (سحرزدہ) میں فرق یہ ہوتا ہے کہ آسیب زدہ پر جنات،شیاطین اور ارواحِ خبیثہ خود مسلط ہو جاتی ہیں مگر مسحور پر عامل یا جادوگر اپنے جادو،عمل،الفاظ وکلمات اور تعویزات کے ذریعے انھیں مسلط کر دیتا ہے۔نظرِ بد کی صورت میں حاسد کی بری توجہ اور یکسوئی کی بدولت سحر یا طلسم قائم ہو جاتا ہے۔اس طرح سحر وآسیب کی طرح نظر بد کے بھی بداثرات مرتب ہوتے ہیں۔

شعبدہ بازی:۔بعض تیز طرار،ہوشیار اور مکار مداری،شعبدہ باز یا تماشہ گر تیزی وپھرتی سے کام لیتے ہوئے کچھ کرتب،شعبدے یا تماشے دکھاتے ہیں اور اسے جادو کا نام دیتے ہیں۔درحقیقت یہ جادو نہیں بلکہ نظری دھوکہ اور شعبدہ بازی ہے۔شعبدہ باز روحانیت کے نام پر لوگوں کو لوٹتے ہیں۔ان کی عیاریوں سے محفوظ رہنے کے لیے اس علم کا جاننا ضروری ہے۔شعبدہ بازی کو 'علم ریمیا' بھی کہا جاتا ہے۔یہ کسی طرح بھی جادو نہیں ہے۔(۴۲)

عزیزانِ من! دین اسلام کائنات میں روحانی قوت وقدرت حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے تاکہ انسان نیابتِ الٰہیہ کے منصب کے تقاضے پورے کر سکے۔اس کے لیے دین اسلام مکمل ضابطۂ حیات پیش کرتا ہے جس پر عمل کر کے انسان اطاعتِ الٰہی بجالاتا ہے۔ضبطِ نفس حاصل کرتا ہے۔اخلاقِ حسنہ سے متصف ہوتا ہے۔اسے رضائے الٰہی اور قربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے۔وہ خود بھی سلامتی اور امن پاتا ہے اور دیگر افرادِ معاشرہ کی سلامتی اور امن بھی یقینی بناتا ہے۔ایسے مردِ مومن کو بہت سے روحانی تصرفات بھی حاصل ہو جاتے ہیں جن سے وہ مخلوقِ خدا کی خدمت سرانجام دیتا ہے اور قربِ الٰہی پاتا ہے۔

دین اسلام نے حق وباطل اور خیر وشر میں فرق واضح کر دیا۔اب انسان کی مرضی ہے کہ وہ اہلِ حق کا راستہ اختیار کرتا ہے یا کہ اہلِ باطل کا۔

علم سحر وعلم نجوم کی ممانعت کی وجوہات:۔شریعت کی عظیم مخالفت بڑے خطرات اور ضرر رساں نتائج کے پیش نظر اللہ کے رسول ﷺ نے لوگوں کو کاہنوں وغیرہ کے پاس جانے سے روکا ہے۔نیز یہ جھوٹے اور فاجر ہیں۔یہ علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔جو کفر ہے۔یہ لوگ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے جنات سے خدمت لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان جنات کی عبادت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور کفر ہے۔یہ دوسرے لوگوں کو بھی کفر اور شرک کی تعلیم دیتے ہیں۔اس لیے ہر وہ شخص جس نے بھی جادوگری اور علم نجوم وغیرہ ان پیشہ وروں سے سیکھے،اللہ کے رسول ﷺ اس سے بری الذمہ ہیں۔

روحانی دنیا میں کارفرما اصول وقوانین:۔جادو کرنے کے کئی طریقے ہیں۔اس میں کوئی عمل پڑھا جاتا ہے۔کسی شخص کا پتلا بنا کر سوئیاں گاڑ دی جاتی ہیں اور اس پتلے کو مٹی میں دبا دیا جاتا ہے۔تعویز لکھ کر جلائے،مٹی میں دبائے یا ہوا میں لہرائے جاتے ہیں۔درحقیقت مادی دنیا کی طرح روحانی دنیا میں بھی کچھ اصول وقوانین رائج ہیں۔جادوگر انھی اصول وقوانین کی پابندی کر کے جادو کرتے ہیں۔ان اصول وقوانین کی درست طریقے سے پابندی کی وجہ سے جادو کارگر ہو جاتا ہے۔اگر ان کی پابندی نہ کی جائے تو جادو کا عمل کامیاب نہیں ہوتا۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کے واقعہ سے بھی اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ روحانی دنیا میں بھی کچھ اصول وقوانین کارفرما ہیں جن کی پابندی سے جادو ہوتا ہے۔اسی طرح جادو کے علاج کے لیے بھی روحانی دنیا میں کارفرما اصولوں اور قوانین کی پابندی کی جاتی ہے۔

1۔ یہودی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک پر جادو کیا۔قانونِ لمس (قانونِ ربط وتعلق) کے تحت انسانی جسم سے تعلق رکھنے والی کوئی شے (ناخن،بال وغیرہ)،اس سے لگنے اور چھونے والی کوئی چیز (پاؤں کے نیچے کی مٹی،لباس،کنگھی،زیر استعمال برتن وغیرہ) الگ ہونے کے باوجود اس سے مربوط ومتصل رہتی ہے۔فاصلے کی دوری اس کے تعلق اور رابطے کو توڑ نہیں سکتی۔اس لیے جدا ہونے والی چیز جادوئی عمل میں ایک واسطے یا وسیلے کا کام دیتی ہے۔اس کے ذریعے جادوگر متعلقہ شخص تک سحری اثرات پہنچاتا ہے۔

2۔ یہودی نے چند کلمات پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک میں گیارہ گرہیں لگائیں۔اس کا اثر رد کرنے کے لیے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گیارہ آیات پر مشتمل سورتیں (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) تلاوت فرمائیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک آیت پڑھ کر پھونکتے تھے تو ایک گرہ کھل جاتی تھی۔ یہودی نے سفلی عمل پڑھ کر گیارہ گرہیں لگائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے رد کے لیے گیارہ آیات تلاوت فرمائیں۔ کوئی بھی عمل ہو، اسے خاص وقت پر، مخصوص تعداد میں، توجہ و یکسوئی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اسے رد کرنے کے لیے بھی کچھ اصولوں کی پابندی کی جاتی ہے۔ جادو حکمتِ شیطانی کے تحت ہوتا ہے اور اس کا رد حکمتِ رحمانی کے تحت ہوتا ہے۔ مذکورہ واقعہ میں جادو کرنے میں حکمتِ شیطانی استعمال ہوئی تھی۔ اس کے رد (ردِّ سحر) کے لیے حکمتِ رحمانی استعمال ہوئی۔

3۔ روحانی دنیا میں کارفرما قانونِ انتقال کے تحت توجہ، یکسوئی اور تصور قائم کرتے ہوئے کسی چیز کو کہیں منتقل کیا جاسکتا ہے۔ دور یا نزدیک کے کسی فرد پر کوئی عارضی یا مستقل کیفیت پیدا کی جاسکتی ہے۔ اس کی اعلیٰ مثال حضرت آصف بن برخیا کا پلک جھپکنے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں ملکہ بلقیس کا تخت حاضر کردینا ہے۔ اس کی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ ساحر و عامل کسی کا تصور رکھ کر مٹھی بھر پانی، خون یا ریت پھینکتے ہیں تو وہ پانی، خون یا ریت مطلوبہ فرد اور مقام تک پہنچ جاتے ہیں اور وہاں جادو کے سفلی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اس عمل میں توجہ و یکسوئی اور تصور قائم کرتے ہوئے بعض اوقات نظر اور اشارے سے بھی کام لیتے ہیں۔ اس قانون کے تحت رحمانی یا شیطانی (مثبت یا منفی، نورانی یا ظلمانی) عمل کے دوران عامل کی روحانی قوت، توجہ و یکسوئی، قوتِ تصور اور کلام کی قوت (زورِ کلام) خصوصی کردار ادا کرتے ہیں۔ اولیاء اللہ یہ روحانی قوانین مخلوقِ خدا کی بھلائی کے لیے استعمال کرتے ہیں اور نورانی، رحمانی عملیات سے، اپنی قوتِ نگاہ، توجہ اور نظر سے اور اپنی روحانی قوت کے استعمال سے جادو، نظرِ بد اور آسیب کا علاج کرتے ہیں اور خلقِ خدا کو راحت پہنچاتے ہیں جبکہ اولیائے شیطان یہ روحانی قوانین مخلوقِ خدا کو اذیت پہنچانے کے لیے، تباہ و برباد کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور اس کے لیے ظلمانی، سفلی (شیطانی) عملیات سے کام لیتے ہیں۔ اس ضمن میں ارشادِ ربانی ہے:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ o بقرہ[2:257]

اللہ ایمان والوں کا کارساز ہے وہ انھیں تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے، اور جو لوگ کافر ہیں ان کے حمایتی شیطان ہیں وہ انھیں (حق کی) روشنی سے نکال کر (باطل کی) تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں، یہی لوگ جہنمی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے o

مادی دنیا میں کارفرما سائنسی قوانین کی طرح، روحانی دنیا میں کارفرما قوانین سے بھی مثبت یا منفی کام لیے جاسکتے ہیں۔ یہ قوانین مشیتِ ایزدی کے تحت کائنات میں کارفرما ہیں۔ اہلِ حق انھیں نیک مقاصد کے لیے اور اہلِ باطل انھیں برے مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہودی جادوگر نے یہ قوانین محسنِ کائنات اور محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اذیت پہنچانے کی نیت سے استعمال کیے اور محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مشیتِ ایزدی کے تحت یہ قوانین اور کلامِ ربانی جادو کا اثر دور کرنے کے لیے استعمال فرمائے اور انسانیت کو ردِّ سحر کے علم سے بھی آگاہ فرمادیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چاہتے تو قانونِ انتقال کے تحت جادو واپس لوٹا دیتے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسا نہیں کیا، درگزر فرمایا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، رحمۃ اللعالمین اور محسنِ انسانیت ہیں۔

4۔ روحانی دنیا میں جادو کرنے کے لیے یا اس کے علاج کے لیے قانونِ مماثلت بھی استعمال ہوتا ہے۔ قانونِ مماثلت کے تحت عمل اپنے نتیجے سے ہم آہنگ ہوتا ہے؛ نتیجہ (result یا effect) اپنے سبب (cause) کی مانند ہوتا ہے؛ عملی اقدام اور نتیجے میں مماثلت ہوتی ہے۔ اگر کسی عمل کی نقالی کی جائے تو اثر اور انجام کے لحاظ سے نقل بمطابق اصل ثابت ہوگی یعنی یکساں عمل سے یکساں نتیجہ پیدا ہوگا۔ اس قانون کے تحت کیے گئے جادو کو سحر بالمثل کہتے ہیں۔ مثلاً دشمن کو زخمی، بیمار یا ہلاک کرنے کے لیے لکڑی، موم یا آٹے سے دشمن کا پتلا، بُت یا شبیہ بنائی جاتی ہے اور اس میں اس یقین کے ساتھ سوئیاں چبھوئی جاتی ہیں کہ پتلے کے جس عضو

میں سوئی چبھوئی جائے گی دشمن کے اسی عضو میں تکلیف ہوگی۔ یہاں تک کہ پتلے کے تباہ ہوتے ہی دشمن بھی مر جائے گا۔
بعض اوقات جادوگر جادو کرنے کے لیے ایک سے زیادہ روحانی قوانین استعمال کرتا ہے۔ مثلاً مطلوبہ شخص کا پتلا تیار کر کے اس کے ساتھ متعلقہ شخص کے پاؤں کی مٹی، بدن کا پسینہ لگا کپڑا، سر کے بال یا ناخن بھی استعمال میں لاتا ہے اور اس بُت یا شبیہ کو اپنے سامنے بطور نشان رکھ کر مطلوبہ شخص کی تصویر، تصور، نام و والدہ کا نام بھی استعمال کرتے ہیں۔
ردِّ سحر (جادو کے علاج، اسے کرنے اور کرانے والے پر واپس لوٹانے) کے لیے روحانی دنیا میں کارفرما ان قوانین سے آگاہ ہونا ضروری ہے تاکہ متاثرین اپنی مدد آپ کے تحت روحانی امراض کا علاج کر کے شفا پا سکیں۔

جادو' کرامت اور معجزہ میں فرق:۔ جادو کرنے کے لئے جادوگر کو چند اقوال و افعال سرانجام دینا پڑتے ہیں' جبکہ کرامت میں اس کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ اتفاقاً واقع ہو جاتی ہے اور رہا معجزہ تو اس میں باقاعدہ چیلنج ہوتا ہے جو کہ کرامت میں نہیں ہوتا۔ جادو فاسق و فاجر آدمی کرتا ہے اور کرامت فاسق سے ظاہر نہیں ہوتی' سو جس آدمی سے کوئی خلاف عادت کام واقع ہو اس کی حالت کو دیکھنا چاہیے' اگر وہ دین کا پابند اور کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنے والا ہو تو اس کے ہاتھوں خلافِ عادت واقع ہونے والا کام کرامت سمجھنا چاہیے' اور اگر ایسا نہیں ہے تو اسے جادو تصور کرنا چاہیے کیونکہ وہ یقیناً شیطانوں کی مدد سے وقوع پذیر ہوا ہے۔''(۴۳)

جادو کی اقسام:۔ جادو کی تمام اقسام کو ضبطِ تحریر لانا ممکن نہیں۔ اس کے لیے بہت زیادہ وقت درکار ہے۔ ماہرین علومِ روحانی کے مطابق جادو کی بڑی اقسام اور ان کی علامات درج ذیل ہیں۔ جادو کی ان تمام اقسام کا وحید بن عبدالسلام بالی نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ روحانی علاج کی تقریباً تمام کتب میں جادو کی ان تمام اقسام کا کسی نہ کسی طرح سے ذکر کیا گیا ہے اور علاج تجویز کیا گیا ہے۔

جادو کے ذریعے انسان کے مختلف اعضا کی ساخت (structure) اور کارکردگی (function) میں خرابی پیدا کر کے اسے مختلف امراض میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ اس کی سوچنے سمجھنے، دیکھنے سننے، محسوس کرنے کی صلاحیتیں صحیح کام نہیں کر پاتیں۔ اس کے محسوسات، کیفیات اور جذبات میں تلاطم پیدا کر کے مطلوبہ مقاصد حاصل کیے جاتے ہیں۔ دو یا دو سے زیادہ افراد میں نفرت پیدا کرنے کے لیے شیاطین ان کے درمیان شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں۔ ان کے دل میں اکثر و بیشتر دوسرے فریق کے بارے میں بدگمانی، بدخیالی پر مبنی خیالات پیدا کرتے ہیں۔ حالتِ خواب میں بھی انھیں خواب دکھا کر، برے خیالات پیدا کر کے ان میں بغض، عناد اور نفرت کا بیج بوتے ہیں۔ نتیجتاً متاثرہ افراد معمولی باتوں کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کا عذر تسلیم نہیں کرتے۔ ایک دوسرے کو ناپسند کرنے لگتے ہیں۔ ناپسندیدگی، نفرت میں، نفرت، عداوت میں اور عداوت کسی بڑے حادثے کی شکل میں یا باہمی علیحدگی کی صورت میں سحر زدہ افراد کو ایک دوسرے سے جدا کر دیتی اور بعض صورتوں میں تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ جدائی، نفرت اور عداوت پیدا کرنے والے اس جادو کو سحرِ تفریق (جدائی ڈالنے والا جادو) کہتے ہیں۔ سحرِ تفریق سے خاوند اور بیوی میں جدائی ڈالی جاتی ہے۔ بہن بھائیوں، دوستوں اور شرکائے کار میں بغض اور نفرت پیدا کی جاتی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

..... فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ..... البقرہ[2:102]

''پس وہ ان دونوں سے خاوند و بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے والا علم سیکھتا ہے۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''ابلیس اپنا عرش پانی پر رکھتا ہے' پھر اپنی فوجیں ادھر ادھر بھیج دیتا ہے اور ان میں سے سب سے زیادہ معزز اس کے لئے وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے۔ چنانچہ ایک آتا ہے اور آ کر اسے بتاتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے' تو ابلیس اسے کہتا ہے تم نے کچھ نہیں کیا' پھر ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے میں نے آج فلاں آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی' تو ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے (اور ایک روایت کے مطابق اسے اپنے گلے سے لگا لیتا ہے) اور پھر اسے مخاطب ہو کر کہتا ہے' ''تم بہت اچھے ہو''

باہمی بعض وعناد اور نفرت کی طرح، جادو کے ذریعے باہمی محبت بھی پیدا کی جاتی ہے۔سحرِ محبت کی بدولت مطلوب کے دل میں طالب کے لیے پسندیدگی اور محبت کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔اس پر طالب کا تصور طاری رہنے لگتا ہے۔یہاں تک کہ یہ تصور اس پر غالب آجاتا ہے اور مطلوب دل وجان سے طالب کی محبت میں مبتلا ہوجاتا ہے۔اس کے دل میں طالب کو دیکھنے اور اس سے ملاقات کرنے کا شدید اشتیاق پیدا ہوجاتا ہے۔وہ طالب کے ذکر اور اس کے فکر میں مشغول رہتا ہے اور اس کی دید، اس سے ملاقات سے راحت پاتا ہے۔حب کا عمل جس قدر تیز ہوگا، اسی قدر زیادہ محبت پیدا ہوگی اور مطلوب، طالب کا مطیع وفرمان بردار ہوگا۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے: اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَالَةَ شِرْكٌ۔

''بے شک دم، تعویذ اور خاوند کے دل میں بیوی کی محبت ڈالنے والی چیز شرک ہے''(۴۴)

اَلتِّوَالَة کا جو معنیٰ یہاں کیا گیا ہے، حافظ ابن کثیر نے اس کو النہایۃ میں ذکر کیا ہے، اور رسول اکرم ﷺ نے اسے اس لئے شرک قرار دیا ہے کہ لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے کہ جادو از خود موثر ہوتا ہے اور اللہ کی مرضی کے برخلاف کام کرتا ہے۔

بعض اوقات سحر کی وجہ سے متاثرہ فرد کو مختلف چیزیں ان کی حقیقت سے ہٹ کر نظر آتی ہیں۔وہ ساکن چیزوں کو متحرک اور متحرک چیزوں کو ساکن دیکھتا ہے۔اس کے سحر کو سحرِ تخیل (وہم میں مبتلا کرنے والا جادو) کہتے ہیں۔فرمانِ الٰہی ہے:

قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰیo قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِیُّهُمْ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰیo طٰہٰ [20:65-66]

(جادوگر) بولے: اے موسیٰ! یا تو تم (اپنی چیز) ڈالو اور یا ہم ہی پہلے ڈالنے والے ہوجائیںo (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: بلکہ تم ہی ڈال دو، پھر کیا تھا اچانک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں ان کے جادو کے اثر سے موسیٰ (علیہ السلام) کے خیال میں یوں محسوس ہونے لگیں جیسے وہ (میدان میں) دوڑ رہی ہیںo

سحرِ جنون کی بدولت متاثرہ انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔سحرِ جنون کا شکار انسان ٹکٹکی باندھے کسی ایک طرف دیکھتا رہتا ہے۔اسے اپنی ہوش نہیں رہتی۔بے تکی باتیں کرتا ہے۔وہ تنہا رہنا پسند کرتا ہے۔مسلسل خاموش رہتا یا بڑبڑاتا رہتا ہے۔بعض مریض اپنے آپ کو یا دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

سحر (جادو) میں مبتلا افراد عموماً خلوت پسند ہوتے ہیں۔انھیں اکثر سر درد رہتا ہے۔کبھی کبھی معدے میں شدید درد محسوس ہوتا ہے۔بعض اوقات پیٹھ کی نچلی ہڈیوں (pelvic bones) میں درد محسوس ہوتا ہے۔سینے میں شدید گھٹن کا احساس ہوتا ہے۔نیند کے دوران بہت زیادہ گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے اور کندھوں پر دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔خواب میں جنات، شیاطین، حیوانات (کتے، سانپ، چھپکلیاں، بلیاں وغیرہ) اور مردہ افراد نظر آتے ہیں۔قبرستان اور ویران جگہیں نظر آتی ہیں۔بعض اوقات سوتے ہوئے یا جاگتے ہوئے پورے جسم پر یا کچھ حصوں پر دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ان علامات کی مدد سے جادو کی قسم کا تعین کیا جاسکتا ہے۔مثلاً سحرِ خمول میں کاہلی وسستی غالب نظر آتی ہے۔سحرِ ہواتف میں سوتے یا جاگتے ہوئے چیخ وپکار سنائی دیتی ہے۔'سحرِ امراض' میں جسم کا کوئی ایک حصہ، کوئی عضو، چند حصے اور اعضا یا تمام جسم، دل، دماغ، وغیرہ درست کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔

سحر سے جہاں میاں بیوی میں نفرت پیدا کر کے انھیں جدا کر دیا جاتا ہے۔اسی طرح اولاد کی بندش کے لیے بھی جادو کیا جاتا ہے۔اس جادو کی بدولت میاں بیوی جب جماع کا ارادہ کریں تو کامیاب نہیں ہوتے۔اس سحر کی بدولت جنات مرد یا عورت میں سے کسی ایک یا دونوں کے عصبی نظام میں خلل ڈال کر شہوانی جذبات پیدا ہونے نہیں دیتے۔جنسی بے رغبتی پیدا کر دیتے ہیں۔بعض صورتوں میں فریقین میں سے دونوں کو یا کسی ایک کو جنسی فعل سے شدید نفرت پیدا ہوجاتی ہے۔اگر وہ جماع میں کامیاب ہو بھی جائیں تو قطعاً کوئی لذت محسوس نہیں ہوتی۔بعض متاثرہ فرد یا افراد باہمی ملاپ کے بعد شدید تکلیف محسوس کرتے ہیں یا معمولی بات پر ان میں جھگڑا ہوجاتا ہے اور وہ ایک دوسرے سے دور رہنے میں ہی عافیت پاتے ہیں۔سحر کی بدولت عورتوں میں بانجھ پن یا مردوں میں نامردی کا مرض پیدا ہو جاتا

ہے۔غرضیکہ ایک ماہر روحانی معالج ہی سحر کی مختلف اقسام کی تشخیص اوران کا مکمل علاج کرسکتا ہے۔قرآن وحدیث سے سحر کی مختلف اقسام اوران کے علاج کا ثبوت ملتا ہے اور روحانی علاج کی ضرورت،قدر و قیمت،افادیت اوراہمیت واضح کرنے کے علاوہ اس کے درست علاج پر خاطر خواہ ہدیہ لینا بھی جائز قرار دیا گیا ہے جیسا کہ قبل ازیں احادیث مبارکہ کے حوالے سے بیان کیا جاچکا ہے۔

جادوگر جب کسی پر جادو کرنا چاہتا ہے تو ایک جن اس کی طرف روانہ کرتا ہے اور یہ جن فوراً اس میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے وہ مناسب مواقع کو تلاش کرتا ہے اوراس کے مناسب مواقع درج ذیل ہیں۔

۱۔ شدید خوف ۲۔شدید غصہ ۳۔شدید غفلت ۴۔شہوت میں مشغول ہونا

چنانچہ جس شخص پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے وہ ان چار حالتوں میں کسی ایک حالت میں ہوتا ہے تو شیطان (جن) کو اس میں داخل ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔اگر وہ شخص وہ وضو کی حالت میں ہو اور اللہ کا ذکر اس کی زبان سے جاری ہو تو وہ اس میں داخل نہیں ہوسکتا جس لمحے جن انسان میں داخل ہوتا ہے۔اگر وہ انسان اسی لمحے میں اللہ کا ذکر کرتا ہے تو جن جل کر راکھ ہوجاتا ہے۔اسی لئے ذاکر انسان میں داخل ہونے کا لمحہ اس کے لئے زندگی کا مشکل ترین لمحہ ہوتا ہے۔(۴۵)

جس شخص پر سحر (جادو) کیا گیا ہو،اس سحر کا غلام جن مناسب موقع پر اس کے جسم میں داخل ہوجاتا ہے اوراس کے خون میں شامل ہو کر اس کے دماغ کے اس مرکز پر مورچہ بند ہوجاتا ہے جس کی ڈیوٹی جادوگر لگاتا ہے مثلاً کان کا مرکزِ احساس یا آنکھ یا ہاتھ یا پاؤں کا مرکزِ احساس۔اس کے بعد تین حالتوں میں سے ایک حالت رونما ہوسکتی ہے:

1۔ جن یا تو عضو اوراس کے مرکزِ احساس کے درمیان سگنل کا تبادلہ (اللہ کی قدرت سے) روک دیتا ہے جس سے وہ عضو بے عمل ہوجاتا ہے اور مریض بہرہ یا اندھا یا گونگا ہوجاتا ہے یا عضو بے حرکت ہوجاتا ہے۔

2۔ یا پھر وہ کبھی سگنل کے تبادلے کو (اللہ کی قدرت سے) کبھی روک لیتا ہے اور کبھی چھوڑ دیتا ہے جس سے وہ عضو کبھی بے عمل ہوجاتا ہے اور کبھی کام شروع کردیتا ہے۔

3۔ یا پھر جن عضو اوراس کے مرکزِ احساس کے درمیان بغیر اسباب کے لگاتار اور انتہائی تیز سگنلز کا تبادلہ کرتا ہے۔جس سے وہ عضو سخت بن جاتا ہے اوراگر مکمل طور پر بے کار نہیں ہوجاتا تو کم از کم بے حرکت ضرور ہوجاتا ہے۔(۴۶)

''سحرِ استحاضہ'' صرف عورتوں پر ہوتا ہے۔اس کی بدولت جن سحر زدہ عورت کو استحاضہ کی بیماری میں مبتلا کردیتا ہے۔چنانچہ جن عورت میں داخل ہوجاتا ہے۔وہ اس کی رگوں میں خون کے ساتھ گردش کرتا ہے اوراس کے رحم کے دورانِ خون میں خرابی پیدا کردیتا ہے جس سے متاثرہ عورت کو حیض کے دنوں کے بعد بھی خون آتا رہتا ہے۔عورت کو یہ خون ایک ماہ تک آسکتا ہے اوراس مدت میں کمی بیشی بھی ہوسکتی ہے۔

فرمان نبوی ﷺ ہے:

اَلشَّیْطَانُ یَجْرِیْ مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَی الدَّمِ

''شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔'' (بخاری،مسلم)

حضرت حمنہ بنت جحشؓ نے جب استحاضہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّمَا هِیَ رِکْضَةٌ مِّنْ رِکْضَاتِ الشَّیْطَانِ

''استحاضہ تو صرف شیطان کے ایڑ لگانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' (ترمذی)

اورایک روایت میں یوں ہے:

اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَّ لَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ

''یہ تو ایک رگ سے بہنے والا خون ہے حیض نہیں ہے'' (نسائی)(۴۷)

سحر کی وجہ سے مردانہ وزنانہ بانجھ پن:۔ بہت سی جسمانی، ذہنی، نفسیاتی واخلاقی بیمار/*-یاں اور بری عادات (سگریٹ نوشی، ذیابیطس، موٹاپا، ہائی بلڈ پریشر، اعصابی بیماریاں، ریڑھ کی ہڈی یا دماغی چوٹ، الرائمر، فالج، شدید ذہنی دباؤ، فحش بینی، ادویات کے سائیڈ افیکٹس، وغیرہ) مردوں اور عورتوں میں مختلف جنسی امراض (کمزوری، نامردی، بانجھ پن، جنسی فعل سے عدم دلچسپی ونفرت، سرعتِ انزال، وغیرہ) کا بالواسطہ یا بلاواسطہ ذریعہ بنتی ہیں۔

بعض اوقات سحر وآسیب اور نظرِ بد کی بدولت جنات کئی طرح سے مرد اور عورت کے بدن، ذہن اور جنسی اعضا کی کارکردگی پر اثر انداز ہو کر مختلف جنسی امراض، یہاں تک کہ بانجھ پن اور اٹھرا کے امراض پیدا کرتے یا پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کوئی بھی مرض، خواہ وہ کسی بھی طبعی وغیر طبعی وجہ سے لاحق ہو، اس کے طبی علاج کے علاوہ روحانی علاج سے بھی یقیناً فائدہ ہوتا ہے۔ روحانی علاج سے نہ صرف سحر وآسیب اور نظرِ بد سے لاحق ہونے والے روحانی امراض سے نجات ملتی ہے بلکہ اس سے دیگر جسمانی، ذہنی، نفسیاتی اور اخلاقی امراض کے علاج میں بھی مدد ملتی ہے اور بعض صورتوں میں لاعلاج امراض سے بھی چھٹکارا مل جاتا ہے۔ روحانی علاج کے لیے مسنون دعاؤں، دم، درود، اذکار واوراد، عملیات ووظائف اور صدقات سے کام لیا جاتا ہے۔

جادو اور جسمانی بیماری میں فرق جاننے کا طریقہ:۔ سحر (جادو) کی مذکورہ علامات چند جسمانی بیماریوں کی علامات سے ملتی جلتی ہیں۔ سحرِ امراض سے بعض اوقات مریض یا مریضہ کو دورہ بھی پڑ جاتا ہے۔ اس دورہ کی حقیقت معلوم کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ عموماً یہ تکلیف عورتوں کو ہوتی ہے اور علامات سے اصل مرض کی تشخیص کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کا باعث تین چیزیں ہوتی ہیں:

1۔ مرض (ہسٹریا، اختناق الرحم وغیرہ) 2۔ مکر 3۔ شرِ جنات!

کوئی دیانت دار اور صحیح علم وعقل کا حامل عامل وطبیب ہی ان سہ امور میں فرق کر کے اصل تشخیص کر سکتا ہے۔

جادو اور جسمانی بیماری میں فرق اس طرح ہوگا کہ مریض پر دم کر کے دیکھیں' اگر دوران قرأت اس کے جسم میں کوئی تبدیلی رونما ہوتی ہے مثلاً سر چکرانا' سر درد' ہاتھ پاؤں کا سن ہو جانا یا کانپنا' تو یقینی طور پر اس پر جادو کا اثر ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اسے جسمانی بیماری ہے' جس کے علاج کے لئے اسے ڈاکٹروں کے پاس لے جانا چاہیے۔

انسان، ملائکہ، جنات اور حیوانات کی تخلیق میں فرق:۔ روحانی علاج اور روحانی اصلاح وترقی کے لیے ضروری ہے کہ انسان، ملائکہ اور جنات کی تخلیق اور اوصاف سے متعلقہ ضروری امور کے بارے میں آگہی حاصل کر لی جائے تاکہ اس علم وآگہی کی بنا پر درست روحانی علاج ممکن ہو سکے۔ اس ضمن میں غور کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارضی وسماوی مخلوق کو پانچ مختلف قویٰ' عقل' وہم' خیال اور شہوت وغضب سے ترکیب دے کر پیدا کیا ہے۔ ترکیبِ کیفیت کی نسبت سے مخلوق عالم کی چار اقسام ہیں:

01۔ پہلی قسم تو وہ ہے جن کی عقلی قوت' وہم وخیال اور شہوت وغضب پر غالب ہے اور یہ چاروں اس کے محکوم ہیں۔ عقلی قوت کے سامنے ان چیزوں کا حکم بے حقیقت ہے۔ جس طرح مردہ غسل دینے والے ہاتھ میں ہر طرح سے مطیع وفرماں بردار ہوتا ہے اسی طرح یہ چاروں قوتیں عقلی قوت کی مطیع ومنقاد ہیں۔ اس مخلوق کا نام فرشتہ یا روحانیات ہے۔ اصطلاحِ شرع میں اس مخلوق کو ملائکہ' ارواح یا ملکوت اور فارسی میں سروش کہتے ہیں۔ مخلوقاتِ عالم کی یہ نوع ہر قسم کی خطا وگناہ سے معصوم اور پاک ہے اور کھانے پینے' عورت کی خواہش اور اس قسم کی چیزوں کی بھی محتاج نہیں۔ قوت عقلیہ کے غلبہ کے باعث وہ جس صورت میں چاہیں متشکل ہو سکتے ہیں۔

02۔ دوسری قسم وہ جان دار ہیں جن کی عقل، شہوت وغضب پر، وہم وخیال پر اس درجہ غالب ہے کہ ان کا ہر فعل اختیاری عقل' شہوت اور غضب وقوت' وہم وخیال کے تابع ہے۔ اس مخلوق کا جسم آگ اور ہوا سے مرکب ہے۔ مادہ لطافت کی وجہ سے یہ مخلوق بھی تغیر وتبدلِ صورت وشکل پر قادر ہے۔ وہم وخیال کی قوت سے یہ مخلوق اپنے لئے جسم کثیف وثقیل ترتیب دے کر مختلف خوف ناک سے خوف ناک صورت میں متشکل ہو سکتی ہے۔ اس قسم میں سے جو مخلوق خلق اللہ کو ستاتی ہے اس کو عربی زبان میں شیطان اور غیر مضر افراد کو جن کہتے ہیں۔ اس مخلوق میں بعض باتیں صنف اول کی (یعنی برائی بھلائی کو سمجھنا وغیرہ) اور بعض باتیں قسم ثالث کی (مثلاً کھانا پینا' عورتوں کی خواہش اور دیگر حیوانی خصائص) پائی جاتی ہیں۔ اس لئے مخلوقات کی یہ قسم بھی شرعاً احکام الٰہی کی مکلّف ہے۔ یہ مخلوق کبھی

اصلی صورت پر باقی رہ کر مسامات اور رگوں کے ذریعے جسم انسانی میں داخل ہو کر تغیرات کا باعث ہوتی ہے اور کبھی کوئی کثیف جسم اختیار کر کے اچھی بری یا ہولناک شکل میں ظہور میں آتی ہے۔ (۴۸)

03۔ تیسری قسم وہ جان دار ہیں جن کی عقل اور وہم وخیال پر شہوت اور غضب غالب ہے۔ عقل کا تو گویا نام ہی نہیں۔ ایسے جانداروں کا نام حیوان ہے۔ جن حیوانات میں شہوت کا غلبہ ہے ان کا نام بہائم ہے۔ جن پر غضب غالب ہے اس کا نام سباع یا درندہ ہے۔

04۔ ان تینوں قسموں کی پیدائش کے بعد حق تعالیٰ نے چوتھی قسم پیدا فرمائی۔ چوتھی قسم یعنی انسان کو خلعتِ وجود پہنایا اور یہ قسم ان تینوں قسموں سے مرکب ہو کر معجون کے طور پر ظاہر ہوئی۔ اس مخلوق کو عقل، وہم، خیال اور شہوت وغضب اعتدال کے ساتھ عطا کیا گیا۔ اسی سبب سے اس کو زمین کی خلافت عطا ہوئی۔ غیب کے علوم ملائکہ کے واسطہ سے اس قسم پر نازل فرمائے گئے اور تمام حیوانات، نباتات اور معادن اس کے تابع فرمان بنا دیئے گئے۔

قرآن حکیم میں ملائکہ اور جنات کا ذکر:۔ مادہ پرست اور ملاحدہ، فرشتوں اور جنات کے وجود کے قائل نہیں کیونکہ ان کے نزدیک جو چیز محسوس اور مشاہدہ میں نہ آسکے اس کا وجود فرضی وعقلی ہے۔ اسلامی تعلیم کی رو سے یقین واعتقاد کے درجہ میں جنات اور فرشتوں کے وجود اور ان کو مستقل مخلوق الٰہی سمجھنا ضروری ہے۔ قرآن واحادیث میں متعدد مقامات پر ملائکہ، جنات اور شیاطین کا ذکر کیا گیا ہے۔

ملائکہ اور جن اگرچہ ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں لیکن وہ بلاشبہ مستقل مخلوق ہیں۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ مشاہدہ میں بسا اوقات غلطی کا امکان رہتا ہے بلکہ بار ہا رہتا ہے لیکن وحی الٰہی اور نبی برحق کی اطلاع میں غلطی کی گنجائش نہیں۔ اس لئے ایک مسلمان کے نزدیک جنات اور فرشتوں کے وجود میں کوئی کلام نہیں۔ عقلی اعتبار سے بھی جنات اور ملائکہ کا وجود ناممکن نہیں اس لئے کہ کسی چیز کا محسوس یا مشاہدہ نہ ہونا اس کے عدم کو مستلزم نہیں۔ بجلی، روشنی اور مقناطیس کے وجود سے موجودہ مادی دنیا میں کون بے وقوف انکار کرسکتا ہے۔ ان چیزوں کے وجود کا علم آثار وعلامات کے ذریعے ہی حاصل ہوتا ہے۔

تینوں مخلوقات کے رہنے کا مقام:۔ پہلی قسم کی مخلوق چوں کہ ہر قسم کی خطا اور نافرمانی سے پاک تھی۔ اس لئے ان کے رہنے کا مقام آسمان مقرر کیا گیا۔ عالم کا انتظام اور اس کی آرائش کی تدبیریں ان کے سپرد کی گئیں۔ دوسری قسم یعنی جنات کو زمین پر آباد کیا گیا۔ نباتات ومعادن یعنی اُگنے اور بڑھنے والی چیزیں جیسے درخت اور گھاس اور زمین سے خود بخود پیدا ہونے والی چیزیں مثلاً سونا، چاندی، لوہا وغیرہ اور تمام حیوانات، چرند پرندان کے تصرف واختیار میں دیئے گئے۔ جنات کے جسم اور ارواح چوں کہ طبیعت کے اعتبار سے ملائکہ کی ارواح وابدان کے قریب ہیں اس لئے اس قسم کے واسطے قدرتی طور پر یہ بات ممکن ثابت ہوئی کہ وہ عالم ملکوت یعنی فرشتوں سے بعض غیب کی باتیں معلوم کرسکیں یا ان کی محفلوں اور جلسوں میں شریک ہوسکیں۔

چاروں مخلوقات کے خصائص کا مطالعہ درج ذیل جدول سے کیا جاسکتا ہے:

نام	عناصر ترکیبی	زیادہ غالب قوت/ قوتیں	مغلوب قوت/ قوتیں	مسکن
ملائکہ، فرشتے، ملکوت	نور	عقل	عقل، وہم، خیال شہوت، غضب	آسمان
شیاطین، جنات	آگ، ہوا	وہم، خیال	عقل، شہوت، غضب	زمین
درندے، بہائم، حیوانات	مٹی، آگ، پانی، ہوا	شہوت، غضب	عقل، وہم، خیال	زمین
انسان	مٹی، آگ، پانی، ہوا	عقل، وہم، خیال، شہوت، غضب	عقل، وہم، خیال شہوت، غضب	زمین

نام	خصوصیات
ملائکہ، فرشتے، ملکوت	خطا وگناہ سے معصوم، بشری تقاضوں سے پاک، کسی اور صورت میں متشکل ہونے کی صلاحیت
شیاطین، جنات	خیر وشر کو سمجھنا، کھانا پینا، عورتوں کی خواہش، دیگر حیوانی خصائص، شرعاً احکام الٰہی کی مکلّف مخلوق

درندے، بہائم، سباع	حیوانی خصائص، غیر مکلّف مخلوق
انسان	ملکوتی، شیطانی وحیوانی خصائص سے مرکب مخلوق، خلیفۃ اللہ فی الارض، شرعاً احکام الٰہی کے مکلّف

آسیب (جنات) وشیاطین کی ساخت، شکل وصورت اور خصائل: ۔'جن' کا لغوی مطلب 'چھپی ہوئی مخلوق' ہے۔ چونکہ یہ مخلوق آنکھوں سے اوجھل رہتی (چھپی رہتی) ہے، اس لیے اسے 'جن' کہتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

.....اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ..... سورۃ الاعراف [7:27]

بے شک وہ (خود) اور اس کا قبیلہ تمھیں (ایسی ایسی جگہوں سے) دیکھتا (رہتا) ہے جہاں سے تم انھیں نہیں دیکھ سکتے۔

قرآن حکیم میں جنات کی تخلیق کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝ سورۃ الرحمٰن [55:14-15]

اسی نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتے ہوئے خشک گارے سے بنایا ۝ اور جنّات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا ۝

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝ سورۃ الحجر [15:26-27]

اور بے شک ہم نے انسان کی (کیمیائی) تخلیق ایسے خشک بجنے والے گارے سے کی جو (پہلے) سن رسیدہ (اور دھوپ اور دیگر طبیعیاتی اور کیمیائی اثرات کے باعث تغیر پذیر ہو کر) سیاہ بدبودار ہو چکا تھا ۝ اور اِس سے پہلے ہم نے جنّوں کو شدید جلا دینے والی آگ سے پیدا کیا جس میں دھواں نہیں تھا ۝

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا۔ آگے ان کی نسل نطفہ سے چلی۔ اسی طرح پہلا جن خالص آگ کے شعلے (نارِ سموم) سے پیدا کیا گیا۔ بعد میں اس سے اس کی نسل پیدا کی گئی۔ نارِ سموم ایسی گیس کو کہتے ہیں جس میں نہ گرمی ہو اور نہ دھواں ہو۔ یہ ہوا کی طرح رواں دواں رہتی ہے۔ یہ ایکس ریز (X-Rays) کی طرح ٹھوس اجسام سے گزر سکتی ہے۔ مَّارِجٍ سے مراد سب سے پہلا جن ہے جسے 'ابوالجن' کہا جا سکتا ہے جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو 'ابوالآدم' کہا جاتا ہے۔

ابلیس کا تعلق جنوں کے گروہ سے تھا۔ یہ جنت کے محافظ ونگران تھے۔ ابلیس بہت عبادت گزار تھا۔ اسے فرشتوں کا سردار اور بہشت کے باغات کا نگران مقرر کیا گیا تھا۔ جب اسے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کے لیے کہا گیا تو اس نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے جبکہ میں آگ سے پیدا ہوا ہوں۔ اس لیے میں اسے سجدہ نہیں کر سکتا۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝ سورۃ الاسراء [17:61]

اور (وہ وقت یاد کیجیے) جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ تم آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، اس نے کہا: کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے؟ ۝

قرآن حکیم کی مندرجہ بالا آیات اور اس مضمون کی دیگر آیاتِ مقدسہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جنات کی تخلیق انسانوں سے پہلے ہو چکی تھی۔ (۴۹)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طرح جنات کو بھی اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور ان کا بھی قیامت میں حساب وکتاب ہوگا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ سورۃ الذاریات [51:56]

اور میں نے جنّات اور انسانوں کو صرف اسی لیے پیدا کیا کہ وہ میری بندگی اختیار کریں ۝

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ سورۃ الانعام [6:130]

اے گروہِ جن وانس! کیا تمھارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر میری آیتیں بیان کرتے تھے اور تمھاری اس دن کی پیشی سے تمھیں ڈراتے تھے (تو) وہ کہیں گے: ہم اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیتے ہیں اور انھیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا اور وہ اپنی جانوں کے خلاف اس (بات) کی گواہی دیں گے کہ وہ (دنیا میں) کافر (یعنی حق کے انکاری) تھے o

وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا o وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا o

سورۃ الجن [72:14-15]

اور یہ کہ ہم میں سے (بعض) فرماں بردار بھی ہیں اور ہم میں سے (بعض) ظالم بھی ہیں، پھر جو کوئی فرماں بردار ہو گیا تو ایسے ہی لوگوں نے بھلائی طلب کی o اور جو ظالم ہیں تو وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے o

اللہ تعالیٰ نے جنوں کی مختلف اقسام پیدا فرمائی ہیں۔ ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلْجِنُّ ثَلَاثَةُ اَصْنَافٍ : صِنْفٌ يَطِيْرُ فِي الْهَوَآءِ وَصِنْفٌ حَيَاتٍ وَكِلَابٍ وَصِنْفٌ يَحِلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ۔

جنوں کی تین قسمیں ہیں: ایک قسم کے پر ہیں اور ہواؤں میں اڑتے پھرتے ہیں۔ اور ایک قسم سانپ اور کتے ہیں اور ایک قسم آباد ہونے والے اور کوچ کرنے والے ہیں۔ (۵۰)

مندرجہ بالا حدیث پاک سے واضح ہوتا ہے کہ جنات ہوا میں اڑ سکتے ہیں۔ وہ مختلف جانوروں اور مخلوقات کا روپ اختیار کر سکتے ہیں۔ انسانوں کی طرح مل جل کر رہتے ہیں اور عارضی اور مستقل بستیاں آباد کرتے ہیں۔

جن انسانوں کی طرح صاحبِ فہم وادراک ہوتے ہیں۔ یہ مختلف ادیان، مذاہب، فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ انسانوں کی طرح کوئی کافر، مشرک، منافق ہوتا ہے تو کوئی مسلمان ہوتا ہے۔ ان میں اچھے اور برے، ہر طرح کے کردار کے حامل جنات ہوتے ہیں۔

جن یا شیطان کی اصل شکل وصورت بہت بری اور خوفناک ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں جہنمی درخت زقوم کے پھل کو بدصورتی میں شیطان کے سروں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ o اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ o اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ o

سورۃ الصافات [37:62-64]

بھلا یہ (خُلد کی) مہمانی بہتر ہے یا زقّوم کا درخت؟ o بے شک ہم نے اس (درخت) کو ظالموں کے لیے عذاب بنایا ہے o بے شک یہ ایک درخت ہے جو دوزخ کے سب سے نچلے حصّے سے نکلتا ہے o

جنات کی عادات، خصائل اور افعال: ۔ اللہ تعالیٰ نے جنات کو نہایت کم وقت میں طویل مسافت طے کرنے، اشیاء کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے، شکلیں بدلنے، دیگر مخلوقات (حیوانات، حشرات، چرند پرند اور انسانوں) پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت عطا کی ہے۔ وہ انسان کی سوچ پر اثر انداز ہو کر اسے نفسیاتی، اخلاقی و روحانی عوارض میں اور بدن پر اثر انداز ہو کر مختلف بدنی امراض میں مبتلا کر سکتے ہیں۔ تاہم، اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔

جنات کو عطا کی گئی صلاحیتوں اور ان کی اچھی بری صفات اور اچھے برے افعال کا قرآن حکیم اور احادیث میں ذکر کیا گیا ہے۔

جنات کی تیز رفتاری اور قوتِ انتقال وحرکت کا ذکر اس طرح سے کیا گیا ہے:

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ o قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ o

سورۃ النمل [27:39-40]

ایک قوی ہیکل جن نے عرض کیا: میں اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ اپنے مقام سے اٹھیں اور بے شک میں اس (کے لانے) پر طاقتور (اور) امانت دار ہوں o (پھر) ایک ایسے شخص نے عرض کیا جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا کچھ علم تھا کہ میں اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی نگاہ آپ کی طرف پلٹے (یعنی پلک جھپکنے سے بھی پہلے)، پھر جب (سلیمان علیہ السلام نے) اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا (تو) کہا: یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکرگزاری کرتا ہوں یا ناشکری، اور جس نے (اللہ کا) شکر ادا کیا سو وہ محض اپنی ہی ذات کے فائدہ کے لیے شکرمندی کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو بے شک میرا رب بے نیاز، کرم فرمانے والا ہے o

حضرت سلیمان علیہ السلام سے ایک طاقتور جن نے عرض کیا کہ وہ یمن کی ملکہ کا تخت بیت المقدس میں اتنی دیر میں لے آئے گا کہ وہ (حضرت سلیمان علیہ السلام) ابھی دربار سے نہیں اٹھے ہوں گے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں حاضر ایک ولی اللہ نے پل بھر میں وہ تخت دربار میں حاضر کر کے نیابتِ الٰہیہ اور شرفِ انسانیت کا برملا ثبوت پیش کیا۔

جنات کے مختلف رُوپ:۔ متعدد احادیث سے ثبوت ملتا ہے کہ جنات انسانی روپ کے علاوہ مختلف شکلیں بدل سکتے ہیں۔

جنات سانپ کی شکل میں:۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ جِنًّا قَدْاَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِّنْ ھٰذِہِ الْھَوَامِّ شَیْئًا فَاٰذَنُوْہُ ثَلَاثًا فَاِنْ بَدَالَکُمْ فَاقْتُلُوْہُ

مدینہ منورہ میں کچھ جنات مسلمان ہوگئے ہیں۔ لہٰذا تم اگر گھر میں کوئی سانپ دیکھو تو اسے تین بار متنبہ (وارن) کرو اگر پھر بھی ظاہر ہو تو اسے مار ڈالو۔ (۵۱)

اس حدیث مبارک میں آنحضور ﷺ نے صراحت سے فرمایا ہے کہ جنات سانپوں کی شکل میں آسکتے ہیں۔ اسی لئے گھر میں سانپ نکلنے پر اہلِ مدینہ کو متوجہ فرمایا کہ اسے محض سانپ سمجھ کر فوری قتل نہ کرنا۔ ہوسکتا ہے وہ سانپ نہ ہو بلکہ جن ہو۔ اس لئے پہلے اسے تین بار وارننگ دو کہ ہمیں پریشان اور ہراساں نہ کرو اور آئندہ ہمارے سامنے نہ آنا۔ اگر وہ جن ہو اور شریف جن ہو تو تین دفعہ کے انتباہ کے بعد وہ سامنے نہیں آئے گا۔ اور اگر وہ بدخصلت جن ہو یا جن نہیں بلکہ حقیقی سانپ ہو تو چوتھی بار بھی سامنے آئے گا۔ چوتھی بار اگر آتا ہے تو خواہ وہ جن ہو، خواہ سانپ، اسے مار ڈالو۔ اس حدیث مبارک میں ایک اور لطیف اشارہ اس بات کا بھی مل گیا کہ جنات جب کسی دوسری مخلوق کے روپ میں ظاہر ہوں تو اس وقت انھیں مارنا بہت آسان ہوجاتا ہے۔ جس مخلوق کی صورت میں ظاہر ہوں، اس مخلوق کی طرح انھیں قتل کیا جاسکتا ہے۔

جنات کتے کی شکل میں:۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ نمازی کے سامنے سے کالا کتا گزر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ سرخ اور سفید کتے کے گزرنے سے تو نہیں ٹوٹتی پھر صرف کالے کا ایسا کون سا جرم ہے کہ اسی کے گزرنے سے نماز ٹوٹے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ ''کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔'' (۵۲)

یعنی جنات میں سے شیاطین جنات کالے کتے کا روپ دھار کر نمازی کے آگے سے جان بوجھ کر گزرتے ہیں تاکہ اس کی نماز خراب ہو۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہر کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

جنات انسانی روپ میں:۔ سیرت، تفسیر اور حدیث شریف کا مطالعہ کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقعہ پر شیطان ایک عرب سردار سراقہ بن مالک کی شکل میں مشرکینِ مکہ کے ساتھ ساتھ بدر تک آیا اور مستقل طور پر نہ صرف ان کے مشوروں میں شریک رہا بلکہ ان کی مسلسل حوصلہ افزائی بھی کرتا رہا۔ جب شیطان نے اہلِ ایمان کی مدد کے لیے آسمان سے فرشتے اترتے دیکھے تو میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ اسی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

وَاِذْ زَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَھُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَکُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّیْ جَارٌ لَّکُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ

نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّىْ بَرِىْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّىْٓ اَرٰى مَالَا تَرَوْنَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ط وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِo

الانفال[8:48]

اور جب شیطان نے ان (کافروں) کے لیے ان کے اعمال خوش نما کر دکھائے اور اس نے (ان سے) کہا: آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہیں (ہوسکتا) اور بے شک میں تمھیں پناہ دینے والا (مددگار) ہوں۔ پھر جب دونوں فوجوں نے ایک دوسرے کو (مقابل) دیکھ لیا تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا: بے شک میں تم سے بیزار ہوں۔ یقیناً میں وہ (کچھ) دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے o

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز ابلیس سراقۃ بن مالک بن جعشم کے روپ میں بنی مدلج کے لوگوں کی شکل میں اپنی سپاہ ساتھ لے کر اپنا الگ جھنڈا اٹھا کر آیا۔ اور مشرکین سے کہا کہ یہ مسلمان آج تم پر فتح مند نہیں ہوسکتے اور میں بھی تمھارے ساتھ ہوں۔ جس وقت وہ مشرکین کو یہ کہہ کر دلاسہ دے رہا تھا، حضرت جبرائیل امین اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ جب شیطان کی ان پر نظر پڑی، اور اس وقت اس کا ہاتھ ایک مشرک کے ہاتھ میں تھا، تو اس نے اس سے فوراً ہاتھ چھڑایا اور بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کے بھاگتے ہی اس کی فوج بھی بھاگ کھڑی ہوئی۔

جب شیطان اس سے ہاتھ چھڑا کر پیٹھ دکھا کے بھاگا تو اس نے آواز دی کہ سراقہ! تم تو ہمارے مددگار ہو؟ (پھر بھاگ کیوں رہے ہو؟) اس نے جواب دیا کہ میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں (یعنی جبریل علیہ السلام اور فرشتوں کی فوج) وہ تمھیں نظر نہیں آ رہا۔ میں اللہ سے ڈر رہا ہوں کہ اس کا عذاب بہت سخت ہے! (۵۳)

شیطان نجدی بڈھے کے روپ میں:۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن صنادیدِ قریش دار الندوۃ (جو اس زمانے میں مشرکینِ مکہ کا اسلام کے خلاف ایک مقامی سطح کا اقوامِ متحدہ جیسا سازشی ادارہ تھا) میں جمع ہوئے تو شیطان ایک بوڑھے بزرگ کی صورت میں وہاں آ گیا۔ سردارانِ قریش نے (اپنے درمیان ایک اجنبی بوڑھے کو دیکھا تو) پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتلایا کہ میں علاقہ نجد کا ایک بزرگ ہوں۔ تم جس مقصد کے لئے جمع ہوئے ہو، اسے میں نے بھی سنا ہے۔ اس لئے میں آیا ہوں۔ تمھیں میری طرف سے اچھی رائے اور خیر خواہی حاصل ہوگی۔ کفارِ مکہ نے کہا ٹھیک ہے! تم بھی ہمارے مشورہ میں شریک ہو جاؤ۔

شیطان نے ان سے کہا کہ اس شخص (یعنی حضور اقدس ﷺ) کے بارے میں اچھی طرح غور کر لو۔ خدا کی قسم وہ وقت قریب آ گیا ہے کہ یہ تم پر غالب آ جائے گا۔

ایک سردار نے مشورہ دیا کہ حضور انور ﷺ کو رسیوں سے باندھ کر تکالیف دے دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ یہ بھی تو انھی شعراء کی طرح ایک شاعر ہے۔ (اسے بھی ان شعراء والے حشر کا مزہ چکھاؤ۔)

اللہ کے دشمن نجدی شیخ (شیطان) نے کہا واللہ! یہ تو کوئی معتبر رائے نہیں ہے۔ تم نے باندھا اور بات اس کے صحابہؓ تک پہنچی تو وہ اسے قید خانے سے چھڑوا کر آزاد بھی کر دیں گے اور تمھارے مقابلے اور مزاحمت کے لئے میدان میں بھی اتر آئیں گے۔ ایسے میں تو میں اس بات کی بھی تمھیں گارنٹی نہیں دے سکتا کہ ہوسکتا ہے الٹا وہ تمھیں ہی اس علاقے سے باہر نکال دیں۔

ایک دوسرا سردار بولا کہ پھر اسے علاقہ بدر کر کے سکون کا سانس لو۔ وہ یہاں نہیں ہوگا تو تمھیں اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور (نعوذ باللہ) اس کا شر دوسرے لوگوں تک محدود ہوگا جو اس کے سامنے ہوں گے۔

(نجدی بڈھا) ابلیس بولا یہ بھی کوئی معقول رائے نہیں ہے، تم نے اس (حضور ﷺ) کی گفتگو کی مٹھاس اور کلام کی فصاحت و بلاغت پر غور نہیں کیا۔ اگر وہ یہاں سے چلا گیا اور اس نے دوسرے شہروں میں جا کر لوگوں کو دعوت دی تو لوگ جوق در جوق اس کے حلقہ اثر میں آ جائیں گے حتٰی کہ ایک دن وہ ان عربوں کو ساتھ لے کر تم پر چڑھائی کر دے گا اور تمھیں قتل بھی کر ڈالے گا اور علاقہ بدر بھی کر دے گا۔ اس بات کی تمام سرداروں نے بھی توثیق کی کہ نجدی بزرگ صحیح کہہ رہا ہے۔ کسی اور تجویز پر غور کیا جائے۔

یہاں مشرکینِ عالم کا سردار، ہزار فرعونوں کا ایک فرعون، ہزار شیطانوں کا ایک شیطان اور ابلیس کا گرو ابوجہل ابن ہشام بولا کہ میں ایک مشورہ دیتا ہوں۔ ذرا اس پر بھی غور کرلو۔ میرا خیال ہے کہ اس سے بہتر کوئی رائے تمھارے سامنے نہیں آئے گی۔

سردارانِ مکہ نے پوچھا، آپ کی کیا رائے ہے؟

بولا: ہم ہر قبیلے سے ایک جوان جنگجو کا انتخاب کر کے سب کو ایک ایک تلوار تھما دیتے ہیں۔ اور ان سے یہ کہتے ہیں کہ (حضرت) محمد ﷺ پر یکبارگی اس طرح حملہ کریں کہ سب کی تلواریں ایک ہی وقت میں اس کے جسم پر پڑ کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں۔

چونکہ تمام قبائل اس قتل میں یکساں شریک ہوں گے، اس لئے محمد ﷺ کے خاندان والوں اور پیروکاروں کے لئے حجاز کے تمام قبائل سے بدلہ لینا ممکن نہ ہوگا اور معاملہ کنٹرول ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی میدان میں آیا بھی تو تمام قبائل کی قوت کے آگے اسے بکھرنا اور ختم ہی ہونا ہوگا۔

شیطان نے یہ رائے سنی تو پھڑک اٹھا اور کہنے لگا کہ یہ ہے ایک کارآمد و معقول رائے اور میری بھی یہی رائے تھی! (۵۴)

جنات وشیاطین کی ایذا رسانی: ۔جن وشیاطین مختلف طریقوں سے انسان کو پریشان کرتے اور تکلیف پہنچاتے ہیں۔ یہ لوگوں کو خوف و ہراساں کرتے ہیں۔ انھیں وہم ووسوسہ، غم، بے چینی، نسیان، پاگل پن، جیسے ذہنی ونفسیاتی امراض، حرص، ہوس، شہوت، نفرت، مکر وفریب، غیبت، چغلی، تہمت، بہتان جیسے اخلاقی امراض، بلند فشارِ خون (high blood pressure)، ضیابطیس (sugar)، سوکڑا پن، بے خوابی (insomania)، بانجھ پن، فالج (paralysis)، امراضِ قلب (heart diseases)، سرطان (cancer)، جیسے متعدد جنسی وجسمانی امراض میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

زیادہ تر جنات وشیاطین اپنی فطرتِ بد کی وجہ سے انسانوں کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ بعض حسد کی وجہ سے انسانوں پر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ جذبۂ شہوت کی وجہ سے کبھی جن مرد، انسان عورت اور جن عورت، انسان مرد پر غلبہ پانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس طرح آدمی کی نظر لگتی ہے اس طرح جنوں کی نظر بھی لگتی ہے۔ یہ شام کو روئے زمین پر پھیل جاتے ہیں۔ اس وقت بچوں اور عورتوں کو گھروں میں رہنے کا حکم ہے۔ جنات وشیاطین کبھی پورے جسم پر اور کبھی بعض اعضائے جسم پر حملہ کر دیتے ہیں اور قابض ہو جاتے ہیں۔ یہ قبضہ کبھی وقتی اور مختصر ہوتا ہے اور کبھی دائمی اور کل وقتی ہوتا ہے۔

جنات وشیاطین کی کئی اقسام ہیں اور ان میں سے ہر کوئی اپنی فطرت کے مطابق انسان کو ایذا پہنچانے اور پریشان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ قرآن حکیم میں ابلیس اور گروہ شیاطین کی انسان دشمنی کا اس طرح سے ذکر آیا ہے:

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ○ سورۃ الاعراف [7:17]

پھر میں یقیناً ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے ان کے پاس آؤں گا، اور (نتیجتاً) تو ان میں سے اکثر لوگوں کو شکرگزار نہ پائے گا○

ہر انسان کی پیدائش کے ساتھ ایک جن (ہمزاد) پیدا ہوتا ہے جو تا حیات اس پر مسلط رہتا ہے اور اس کی سوچ اور عمل میں خرابی پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس طرح بعض شیاطین کاہلی، غفلت اور سستی پیدا کرتے ہیں۔ ارشادِ نبوی (ﷺ) ہے کہ جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لیا کرو کیونکہ شیطان جماہی کے ساتھ اندر داخل ہو جاتا ہے۔

بعض شیاطین انسان کے گھر سے نکلتے وقت، بعض اس کے گھر میں داخل ہوتے وقت، بعض اس کے وضو کرتے وقت، بعض رفع حاجت کے وقت، بعض حالتِ نماز میں، بعض اس کے سوتے وقت اور سونے کے دوران اس پر مسلط ہو جاتے ہیں اور خرابی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بعض جنات وشیاطین انسان کی اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے، کسی حاسد کی نظرِ بد کی وجہ سے، کسی کے جادو کرنے کی وجہ سے، انسان پر مسلط ہو جاتے ہیں اور اسے ایذا پہنچاتے ہیں۔ اس ضمن میں چند ایک احادیث مبارکہ پڑھنے کا شرف حاصل کریں۔

01۔ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا عامل مقرر کیا، تو مجھے نماز میں کچھ ادھر ادھر کا خیال آنے لگا یہاں تک کہ مجھے یہ یاد نہیں رہتا کہ میں کیا پڑھتا ہوں، جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں سفر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، تو آپ نے فرمایا: ''کیا ابن ابی العاص ہو''؟، میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے سوال کیا: ''تم یہاں کیوں آئے ہو''؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے نماز میں طرح طرح کے خیالات آتے ہیں یہاں تک کہ مجھے یہ بھی خبر نہیں رہتی کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ شیطان ہے، تم میرے قریب آؤ، میں آپ کے قریب ہوا، اور اپنے پاؤں کی انگلیوں پر دوزانو بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے میرا سینہ تھپتھپایا اور اپنے منھ کا لعاب میرے منھ میں ڈالا، اور (شیطان کو مخاطب کر کے) فرمایا: «اخرج عدو اللہ» ''اللہ کے دشمن! نکل جا'' یہ عمل آپ نے تین بار کیا، اس کے بعد مجھ سے فرمایا: ''اپنے کام پر جاؤ'' عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قسم سے! مجھے نہیں معلوم کہ پھر کبھی شیطان میرے قریب پھٹکا ہو۔ (۵۵)

02۔ یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک عورت اپنے بچے کے ساتھ آئی جسے جنون ہو گیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ کے دشمن نکل جاؤ، میں اللہ کا رسول ہوں"۔ وہ کہتے ہیں کہ بچہ ٹھیک ہو گیا تو اس عورت نے آپ کو دو مینڈھا، کچھ دودھ اور گھی ہدیہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے یعلی دودھ، گھی اور ایک مینڈھا لے لو اور ایک مینڈھا اسے واپس کر دو۔ (۵۶)

03 اے اللہ! میں گرنے، ڈوبنے، جلنے، بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے شیطان موت کے وقت خبطی نہ بنا دے، اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ راہ جہاد سے پیٹھ پھیرتے ہوئے مارا جاؤں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ ڈسنے سے مارا جاؤں۔ (۵۷) ابن اثیر کہتے ہیں کہ " وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ" سے مراد ہے کہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ شیطان مجھ پر غالب آ کر مجھے پاگل نہ کر دے۔ (۵۸)

04 عطاء بن رباح سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا، مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تم کو جنت کی ایک عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انھوں نے کہا، یہ کالی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میں پچھاڑ دی جاتی ہوں اور میں ننگی ہو جاتی ہوں۔ پس آپ ﷺ میرے لئے اللہ سے دعا کر دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم صبر کرو گی تو تمھارے لئے جنت ہے، اور اگر تم چاہو میں اللہ سے دعا کر دوں تا کہ ٹھیک ہو جاؤ؟ تو اس عورت نے کہا: میں صبر کروں گی، اس نے کہا: میں ننگی ہو جاتی ہوں۔ میرے لئے اللہ سے دعا کیجیے تا کہ ننگی نہ ہو سکوں، تو نبی ﷺ نے اس کے لئے دعا کی۔ (۵۹)

اس حدیث میں صراع کا لفظ ہے جو آسیب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بعض روایات میں ذکر ہے عورت کہتی ہے میں خبیث سے ڈرتی ہوں اور خبیث کی صراحت شیطان ملتی ہے۔ (۶۰)

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان انسان پر مسلط ہو کر عارضی یا مستقل طور پر اس کی سوچنے سمجھنے، یاد رکھنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیتیں سلب کر کے اسے نسیان، غشی، جنون اور کئی طرح کے جسمانی و روحانی اور ذہنی و نفسیاتی امراض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جنات و شیاطین کے اثر سے ذہنی و نفسیاتی امراض (مرضِ جنون، مرضِ نسیان، وغیرہ) میں مبتلا ہونے کا ثبوت درج ذیل آیتِ قرآنی سے بھی ملتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ص وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ط وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ط وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ O سورۃ البقرۃ [2:275]

جو لوگ سُود کھاتے ہیں وہ (روزِ قیامت) کھڑے نہیں ہو سکیں گے مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان (آسیب) نے چھو کر بدحواس کر دیا ہو، یہ اس لیے کہ وہ کہتے تھے کہ تجارت (خرید و فروخت) بھی تو سود کی مانند ہے، حالاں کہ اللہ نے تجارت (سوداگری) کو حلال فرمایا ہے

اورسود کوحرام کیا ہے، پس جس کے پاس اس کے رب کی جانب سے نصیحت پہنچی سو وہ (سود سے) باز آ گیا تو جو پہلے گزر چکا وہ اسی کا ہے، اوراس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اور جس نے پھر بھی (سود) لیا سو ایسے لوگ جہنمی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے o

مندرجہ بالا احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ روحانی امراض کا دعا اور دم سے علاج ہوسکتا ہے۔اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ہر طرح کے امراض کے علاج کی تشخیص کے وقت ان امراض کے طبعی، عضویاتی، جراثیمی، نفسیاتی اسباب کے علاوہ ان کے اخلاقی وروحانی اسباب (اخلاقِ سیئہ، سحر، آسیب، نظرِ بد کے اثرات) کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے اور ان مسائل اور امراض سے چھٹکارا پانے کے لیے علاج کے مروجہ طریقوں سے استفادہ کرنے کے علاوہ روحانی علاج بھی کرنا ضروری ہے۔

جنات وشیاطین کئی وجوہات کی بنا پر انسان پر مسلط ہوجاتے ہیں۔ان کی کئی اقسام ہیں۔ان کا سب سے بڑا مقصد انسانوں کو گمراہ کرنا اور راہِ حق پر چلنے والوں کو ہر ممکن طریقے سے پریشان کرنا ہے۔بعض شیاطین سحر وآسیب اور نظرِ بد کی وجہ سے انسان پر مسلط ہوجاتے ہیں۔بعض اپنی بدفطرت کی وجہ سے اپنے جذبہ شر کی بدولت، شہوت کی وجہ سے یا کسی سے محبت، نفرت، بغض یا عناد کی بدولت یا محض کھیل کود، تفریح اور مذاق کے طور پر بھی ازخود مسلط ہوجاتے ہیں۔مثلاً انسانوں میں سے کوئی انھیں ایذا اور تکلیف دیتا ہے یا پھر وہ گمان کرتے ہیں کہ انسانوں نے جان بوجھ کر تکلیف دی ہے۔ان کی کھانے پینے یا رہنے کی جگہوں پر پیشاب کر دیا ہے یا ان میں سے کسی کو قتل کر دیا ہے، اگرچہ انسان کو اس کا علم بھی نہیں ہوتا اور جنات وشیاطین اپنی فطرتِ بد کی وجہ سے اس پر مسلط ہوجاتے ہیں۔اس کی سزا کئے گئے فعل سے بھی زیادہ دیتے ہیں۔

جنات وشیاطین انسانی بدن کے داخلی راستوں (کان، ناک، منھ، وغیرہ) کے ذریعے یا بدن کے مساموں کے ذریعے خون کی باریک نالیوں یعنی شریانوں (Capillaries) میں نفوذ کر کے خون میں شامل ہوجاتے ہیں اور اس کے دل، دماغ اور دیگر اعضا کی کارکردگی میں خرابی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جس طرح دودھ میں پانی، پانی میں نمک اور چینی، ہوا میں خوشبو اور بدبو شامل ہوتی ہے، اسی طرح جنات وشیاطین انسانی بدن میں سرایت کر کے، اس کے خون میں شامل ہوجاتے ہیں اور خون کے ساتھ گردش کر کے انسانی بدن کے تمام حصوں تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔یہ بجلی کے تار میں متحرک رو کی طرح اس کے بدن میں حرکت کرتے ہیں اور مختلف اعضا کی ساخت (structure) اور کارکردگی (function) میں خرابی پیدا کرتے ہیں۔غصہ، حسد، تکبر، شہوت، نفرت، بغض، کینہ جیسے منفی جذبات پیدا کرتے ہیں۔چغلی، غیبت کی تعلیم دیتے ہیں۔بے چینی، بے قراری پیدا کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس کرتے ہیں۔خودکشی یا قتلِ غیر پر آمادہ کرتے ہیں۔

ارشادِ نبوی (ﷺ) ہے:

اِنَّ الشَّیطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ

شیطان اولادِ آدم کے رگ وپے میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔(۶۱)

جنات کو نوری و ناری عملیات سے مسخر کیا جاسکتا ہے۔نوری عملیات سے مسخر ہونے والے جنات نیک کاموں میں معاونت کرتے ہیں۔ناری عملیات سے مسخر ہونے والے جنات شریر ہوتے ہیں اور برے کاموں میں برے لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔اگر جنات کو کسی عمل (وظیفے، ورد، تعویز) سے کسی پر مسلط کیا جائے تو اسے سحر (جادو) کہتے ہیں۔بعض اوقات جنات وشیاطین ازخوئے بد، خود بغض، حسد، شہوت، عشق کی بنا پر مسلط ہوجاتے ہیں۔اس ضمن میں ابن تیمیہ نے (مجموع فتاویٰ 19/39) میں کہا ہے:

> بعض اوقات جن انسان کو شہوت اور خواہش اور عشق کی بنا پر چمٹتے ہیں۔۔۔۔۔اور بعض اوقات بغض اور سزا کے طور پر اور یہ کثرت سے ہے۔مثلاً انسانوں میں سے کوئی انھیں ایذا اور تکلیف دیتا ہے یا پھر وہ گمان کرتے ہیں کہ انسانوں نے جان بوجھ کر تکلیف دی ہے، کسی پر پیشاب کر دیا اور یا پھر کسی جن پر گرم پانی بہا دیا اور یا کسی کو قتل کر دیا، اگرچہ انسان کو اس کا علم بھی نہیں ہوتا اور جنوں میں جہالت اور ظلم ہے تو وہ اس کی سزا کئے گئے فعل سے بھی زیادہ دیتے ہیں۔
>
> اور بعض اوقات بطور کھیل کود اور مذاق اور یا پھر شر کی بنا پر بے وقوف جنوں کی طرف سے یہ حاصل ہوتا ہے۔) انتہی۔

جنات وشیاطین انسان کے طعام وکلام، باہمی معاملات (لین دین کے معاملات)، یہاں تک کہ میاں بیوی کے جنسی فعل میں بھی شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ کہ کھانا کھاتے وقت، پانی پیتے وقت، کسی جانور یا کسی سواری پر سوار ہوتے وقت، کپڑے تبدیل کرنے کے وقت، قضائے حاجت کے وقت، میاں بیوی ہمبستری کے وقت مسنون دعاؤں کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور تعوذ وتسمیہ پڑھ لیا کریں۔

جنات وشیاطین کو اگرچہ دوسروں کو ضرر پہنچانے کی صلاحیت حاصل ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندے، اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتے ہیں۔ ان پر جنات وشیاطین قابو پانے سے قاصر ہوتے ہیں۔ انھیں سرکش، نافرمان، فاسق وفاجر انسانوں پر ان کی سرکشی ونافرمانی کی بدولت رسائی حاصل ہوجاتی ہے اور یہ باذن اللہ ان پر مسلط ہوجاتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُورًا ○ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ط وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ○ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ط وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ○ سورۃ الاسراء [17:63-65]

اللہ نے فرمایا: جا (تجھے مہلت ہے) پس ان میں سے جو بھی تیری پیروی کرے گا تو بے شک دوزخ (ہی) تم سب کی پوری پوری سزا ہے ○ اور جس پر بھی تیرا بس چل سکتا ہے تو (اسے) اپنی آواز سے ڈگمگا لے اور ان پر (اپنی فوج کے) سوار اور پیادہ دستوں کو چڑھا دے اور ان کے مال واولاد میں ان کا شریک بن جا اور ان سے (جھوٹے) وعدے کر، اور ان سے شیطان دھوکہ وفریب کے سوا (کوئی) وعدہ نہیں کرتا ○ بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا تسلط نہیں ہوسکے گا، اور تیرا رب ان (اللہ والوں) کی کارسازی کے لیے کافی ہے ○

ہمارے ملک پاکستان میں رئیس امروہوی، خواجہ شمس الدین عظیمی، کاشی البرنی، استاذی پروفیسر محمد عبداللہ بھٹی صاحب روحانیت، جیسے ریسرچ سکالرز نے اپنی تصانیف میں سحر وآسیب سے متعلقہ سینکڑوں شواہد بیان کیے ہیں اور انھوں نے بے شمار لوگوں کو سحر وآسیب سے لاحق ہونے والے عوارض سے نجات حاصل کرنے میں مدد دی ہے۔ اس ضمن میں راقم الحروف کو بھی (۱۹۸۰ء تا حال) قریباً چالیس برس عملی تحقیق کا موقع ملا ہے۔ اس ضمن میں چند ایک واقعات پیشِ خدمت ہیں تاکہ ان کی مدد سے سحر وآسیب سے لاحق ہونے والے عوارض کی سنگینی سے آگہی ہو اور روحانی علاج کی قدر وقیمت اور ضرورت واہمیت واضح ہوسکے۔

باجوڑ کا جادوگر:۔

محمد علی (ایم بی بی ایس) پشاور یونیورسٹی کہتے ہیں کہ..... ہمارے علاقے باجوڑ میں ایک شخص ہے۔ ان پڑھ، جاہل اور بدشکل۔ تاہم حیرت انگیز کمالات کا مالک ہے۔ یہ پراسرار بوڑھا نہایت سادہ زندگی بسر کرتا ہے۔ بوڑھے کا بیان ہے کہ میرے قبضے میں جن ہیں۔ میں جنات کے نادیدہ وجود کا قائل نہیں۔ پرویز صاحب کہتے ہیں کہ جنات معاشرے کے وہ لوگ ہیں جو خود کو پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اس بوڑھے کا دعویٰ ہے کہ جن اس کے اشاروں پر کام کرتے ہیں۔ مثلاً اس سے کہا جاتا ہے فلاں اور فلاں چیز منگوادو۔ وہ چیز غیب سے فوراً نمودار ہوجاتی ہے۔ مثلاً پھل، قلم، اسلحہ اور کارتوس! ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ اس چیز کی دگنی تگنی قیمت وصول کرتا ہے۔ حتیٰ کہ لوگ اس بوڑھے کے موکلوں کے ذریعے درے سے کارتوس منگواتے ہیں اور وہ آجاتے ہیں۔ اس معاملے کو نظر بندی بھی نہیں کہہ سکتے، کیونکہ جو چیز منگوائی جاتی ہے وہ آجاتی ہے اور آپ اسے استعمال بھی کرتے ہیں۔ میں نے خود اس کے کمالات دیکھے۔ میرے سامنے اس بوڑھے سے کسی شخص نے کہا کہ میں نے افغانستان کے نوٹ نہیں دیکھے، ایک بنڈل تو منگوادو، واپس کردیں گے۔ ایسا ہی ہوا۔ ایک دفعہ اسے پشاور بلوایا گیا تاکہ فوجیوں کے سامنے اپنے کمال کا مظاہرہ کرے۔ فوجیوں نے اسے توپیں اور ٹینک دکھائے۔ اس نے کہا کہ اب میری طاقت دیکھو۔ میں جرمنی سے بم منگواتا ہوں۔ تھوڑی دیر میں فوجیوں نے دیکھا کہ ان کے سامنے بم کے گولوں کا ڈھیر لگ گیا ہے۔ میجر گھبرایا۔ اس نے کہا کہ انھیں غائب کردو، کہیں پھٹ نہ جائیں۔ چنانچہ وہ غائب ہوگئے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ یہ سارے کام میرے موکلات یعنی جنات کرتے ہیں۔ (۷۵)(۶۲)

جنات اپنی اصل شکل وصورت میں کسی کو نظر نہیں آتے اس لئے کہ ان کا جسم لطیف ہوتا ہے۔ کثیف چیز کی آنکھوں سے لطیف چیز کا

دیکھنا ناممکن ہے۔ تاہم، انھیں دیکھنے کے لیے روحانی آنکھ سے کام لیا جاتا ہے۔ حواسِ خمسہ سے حاصل ہونے والے ادراک کو ''حسی ادراک'' کہتے ہیں۔ روحانی حواس سے حاصل ہونے والے ادراک کو روحی یا روحانی ادراک'' کہتے ہیں۔ روحانی مخلوقات (ملائکہ، جنات، موکلات، ارواح) کا ادراک 'روحانی ادراک' سے ہوسکتا ہے۔ ہم بیک وقت مادی دنیا (کرۂ ارض) اور روحانی دنیا (عالم ارواح، عالم برزخ) میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ روحانی دنیا سے رابطہ 'روحانی ادراک' کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ عامل حضرات عملیات کے ذریعے روحانی ادراک حاصل کرتے ہیں اور جنات وموکلات کو مسخر کر کے ان سے کام لیتے ہیں۔ ذاتِ حق کے طالب، عبادت اور ریاضت ومجاہدہ سے 'روحانی ادراک' حاصل کرتے ہیں اور یہ روحانی ادراک معرفت کے حصول میں ان کے کام آتا ہے۔

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں کرگس کا جہاں اور ہے، شاہین کا جہاں اور (۶۳)

عام آدمی جنات، موکلات، ارواح اور ملائکہ کا براہِ راست مشاہدہ اور ان کے افعال وکارکردگی کا جائزہ نہیں لے سکتا۔ تاہم، جس طرح ذہنی اعمال سے ذہن کی کارکردگی کا علم ہوتا ہے اسی طرح روحانی اعمال کے مشاہدہ سے بالواسطہ طور پر روحانی مخلوقات کی ساخت (بناوٹ) اور کردار کا علم ہوتا ہے۔

شیاطین و جنات میں شادی و بیاہ اور مناکحت وتوالد کا سلسلہ:۔ شیاطین و جنات میں انسانوں کی طرح شادی و بیاہ اور مناکحت و توالد کا سلسلہ موجود ہے۔ قرآن حکیم میں شیاطین کی اولاد وذریت کا ذکر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ○ سورۃ الرحمٰن [55:74]

انھیں پہلے نہ کسی انسان ہی نے ہاتھ سے چُھوا ہے اور نہ کسی جن نے ○

مندرجہ بالا آیت سے معلوم ہوا کہ انسانوں کی طرح جنات میں بھی نکاح و جماع کا سلسلہ موجود ہے۔ درج ذیل آیت میں جنات اور شیاطین کی اولاد کا ذکر کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ط اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ط بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ○ سورۃ الکہف [18:50]

اور (وہ وقت یاد کیجیے) جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ تم آدم (علیہ السلام) کو سجدہ (سجدۂ تعظیم) کرو سو ان (سب) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ (ابلیس) جنّات میں سے تھا تو وہ اپنے رب کی طاعت سے باہر نکل گیا، کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر دوست بنا رہے ہو حالاں کہ وہ تمھارے دشمن ہیں، یہ ظالموں کے لیے کیا ہی برا بدل ہے (جو انھوں نے میری جگہ منتخب کیا ہے) ○

جنات کے انسانوں کے ساتھ جنسی مراسم:۔ جنات آپس میں شادی بیاہ کے علاوہ انسانوں میں بھی شادی و بیاہ کی کوشش کرتے ہیں اور شریر جنات انسانوں سے ناجائز جنسی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر فریق ثانی تقویٰ و پرہیزگاری کے لحاظ سے کمزور ہو تو یہ ایسے تعلقات قائم کرنے میں کامیاب بھی ہوجاتے ہیں۔ ایسے تعلقات بعض انسانوں سے مختصر مدت میں قائم ہوجاتے ہیں جبکہ بعض سے تعلقات قائم کرنے کے لیے جنات کو کافی عرصہ کوشش کرنا پڑتی ہے۔ یہ اپنے مطلوب مرد یا عورت میں روحانی حواس بیدار کرتے ہیں۔ ان میں دیکھنے، سننے اور محسوس کرنے کی صلاحیتیں پیدا کرتے ہیں تاکہ دوطرفہ احساس لذت وسرور سے خاطر خواہ تسکین حاصل ہوسکے۔ بعض انسانوں میں جنات کو دیکھنے، محسوس کرنے کی صلاحیتیں جلد بیدار ہوجاتی ہیں اور بعض میں یہ صلاحیتیں بیدار کرنے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ عورتیں اور بچیاں جلد مغلوب اور متاثر ہوجاتی ہیں۔ مردوں میں روحانی صلاحیتیں بہت دیر سے بیدار ہوتی ہیں۔ بعض مرد جو حساس اور نازک طبیعت کے مالک ہوتے ہیں ان میں یہ صلاحیتیں جلد بیدار ہوجاتی ہیں۔ جنات اور انسانوں میں ہمہ نوعیت کے جنسی تعلقات کا ثبوت ملتا ہے۔ زیادہ تر جنات عورتوں اور لڑکیوں سے مراسم قائم کرتے ہیں۔ بعض جنات مردوں سے بطور مفعول جنسی فعل پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح جنیہ، مردوں سے جنسی تعلقات قائم کرنا پسند کرتی ہیں۔ بعض اوقات میاں بیوی کے جنسی فعل میں شامل ہوکر جن یا جنیہ جنسی تسکین حاصل کرتے ہیں۔ عموماً ہمارے ہاں خواتین وحضرات نیند کی حالت میں جناتی ہم بستری کا شکار ہوتے ہیں اور وہ اسے خواب

پریشان سمجھ کرنظرانداز کردیتے ہیں یا کسی سے بیان کرنا پسندنہیں کرتے۔بعض صورتوں میں حالتِ بیداری میں سب کچھ ہوتا ہے مگر متاثرہ مرد یا متاثرہ عورت کی زبان بندی کردی جاتی ہے اور کسی سے اس حادثے کا ذکرنہیں کرپاتے یا ڈر،خوف اورشرم وحیا کی وجہ سے اس کا ذکر نہیں کرتے۔اس ضمن میں ہرکس وناکس کوتعلیم دینا ازحدضروری ہے تاکہ اس طرح کے ناجائز جنسی روابط اورزیادتیوں سے محفوظ رہا جاسکے اوران کا تدارک کیا جاسکے۔

جنات کے انسانوں کے ساتھ جنسی مراسم کے حیرت انگیز واقعات:۔اس ضمن میں چندواقعات پیشِ خدمت ہیں تاکہ اس معاملہ کی سنگینی کا اندازہ لگایا جاسکے۔

یوپی (انڈیا) کے ایک حکیم حاذق ہونے کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مطب میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خوبصورت جوان آیا اور کہنے لگا کہ حکیم صاحب!میرے گھر ایک لڑکی بیمار ہے اور آج اس کی حالت روز سے زیادہ نازک ہے۔خدا کے لیے مہربانی کرتے ہوئے میرے ساتھ ابھی ابھی چلیں!نوجوان کی حالت قابل رحم تھی۔میں فوراًاس کے ساتھ ہولیا۔وہ مجھے سیدھا دریا کے کنارے لے گیا اور کہنے لگا کہ اتریئے مجھے یقین ہوگیا کہ اس کا دماغ لڑکی کی بیماری کے اثر سے خراب ہوگیا ہے۔میں نے کہا کہ ہوش کی باتیں کر، کوئی اس طرح حواس کھوتا ہے تمھارا گھر کہاں ہے؟نوجوان نے اس کے جواب میں مجھے پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اور خود بھی کود پڑا۔مجھے ہوش آیا تو میں نے اپنے کو ایک وسیع اور آراستہ محل میں پایا۔میں وہاں کے تکلفات کو بیان کرنے کی قوت نہیں رکھتا۔بہرحال تھوڑی دیردم لینے کے بعد وہ نوجوان مجھے ایک حجلہ عروسی میں لے گیا۔میں نے دیکھا کہ ایک پندرہ سالہ لڑکی زرکار بستر پر پڑی ہے اور اس کی حالت واقعی خطرناک ہے۔مجھے نہ جانے کیوں فوراًیہ احساس ہوگیا کہ یہ لڑکی اور نوجوان متضاد جنس سے تعلق رکھتے ہیں۔بعد کو نوجوان نے خود بتایا کہ وہ شاہ جن کا لڑکا ہے اور یہ لڑکی آدم زاد ہے۔میں نے لڑکی کی حالت کا اندازہ کرکے اس کے لئے فوراًانار اور انگور کے عرق تجویز کئے اور کچھ مفرحات نسخے میں شامل کردیئے۔چشم زدن میں یہ سب چیزیں مہیا ہوگئیں۔لڑکی نے ان کو پی کر آنکھیں کھول دیں۔میں نے اس کی پوری دلدہی کی۔ایک گھنٹے بعد نوجوان نے مجھ کو بہت سے چاندی،سونے کے سکے اور جواہرات دے کر رخصت کیا اور تاکید کردی کے کسی سے اس واقعے کا ذکر نہ کرنا۔حکیم نے اس واقعہ کا اپنے ایک دوست سے ذکر کردیا۔انھیں افشائے راز کی سخت سزا ملی۔ان کے گھر اینٹیں برسائی گئیں۔ان کے لڑکے بیمار رہنے لگے اور آخرکار ان کی طباعت کو بھی زوال آ گیا۔یہاں تک کہ وہ اس شہر کو ترک کردینے پر مجبور ہوگئے۔(۶۴)

اس واقعہ سے جنات کے کردار کا ایک پہلو واضح ہوتا ہے۔یہ کہ دیدہ ونادیدہ مخلوقات (جن وانسان) کے درمیان رشتہ دوستی استوار ہوسکتا ہے۔مندرجہ بالا واقعہ کے مطابق،حکیم صاحب کو رازداری کی تاکید کی گئی تھی۔افشائے راز کی صورت میں انھیں تباہی و بربادی کا سامنا کرنا پڑا۔یہ بھی واضح ہوا کہ جن،انسانی طب سے مستفید ہوتے ہیں۔

گلاسگو میں کوئی شاہ صاحب،رئیس امروہوی مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ان کے ساتھ ایک جنیہ نے جنسی مراسم قائم کرلیے تھے۔اس ضمن میں وہ شاہ صاحب لکھتے ہیں:

1۔ وہ پراسرار مخلوق مختلف نسوانی شکلوں میں نمایاں ہوتی ہے۔کبھی میری جانی پہچانی کسی عورت کے روپ میں،کبھی کسی اجنبی عورت کی شکل میں۔

2۔ وہ ہم بستری کے ارادے سے آتی ہے اور برابر لیٹ جاتی ہے۔

3۔ وہ شکلیں بدلتی رہتی ہے،یعنی متواتر کسی ایک شکل میں ظاہر نہیں ہوتی۔

4۔ یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کہ میں اس سے کچھ پوچھ گچھ کرسکوں۔

کیونکہ مجھے تو ہوش ہی اس واقعہ کے بعد آتا ہے۔دراصل میں اس سے ہپناٹائز ہوجاتا ہوں۔البتہ یہ ہوش ہوتا ہے کہ میرے ساتھ کیا ہورہا ہے۔مجھ پر کیا گزر رہی ہے۔تاہم اپنے آپ پر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا۔نہ اپنی مرضی سے کچھ کرسکتا ہوں۔درحقیقت اس وقت میری قوتِ ارادی اس حیران کردینے والی عورت کی گرفت میں ہوتی ہے۔مجبور ہوتا ہوں کہ بے چون و چرا اس کے احکام پر عمل کروں۔بعد میں یا اس واقعے کے ظہور میں آنے سے پہلے بہت سے منصوبے سوچتا ہوں۔لیکن اس کے قریب آتے ہی سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔

.....ان واقعات کی ابتداء 15 سال کی عمر میں ہوئی،جب ہم کسی آسیب زدہ گھر میں رہتے تھے۔وہاں گھر والوں کے ساتھ متعدد واقعات

پیش آئے، مثلاً کسی کے سر میں شدید درد! اتنی بھوک کہ سارے گھر کا پکا ہوا کھاڈ کار لینا۔ مختلف شکلوں اور مہیب صورتوں کا نظر آنا! گانے کی آوازیں، سیاہ بلیوں کا آپس میں لڑنا۔ وہاں میرے ساتھ صرف ایک واقعہ چند بار پیش آیا۔ یعنی کسی پراسرار قوت نے میری چارپائی پر لات رسید کی۔ دیکھا تو ہرے رنگ کے لباس میں ملبوس کوئی بعید از عقل وجود سامنے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ ہمارا راستہ ہے، اسے چھوڑ دو! البتہ جب میں وہ گھر چھوڑ رہا تھا تو کسی نے بآواز بلند کہا تھا کہ تمھارے دادا مرحوم کی عبادت اور نیکی کام آ گئی، اس لئے تم بچ گئے۔ (دادا جان مرحوم مختلف وظائف کیا کرتے تھے) مگر میں نے کبھی ان چیزوں کو اہمیت نہیں دی۔ یہاں گلاسکو میں پراسرار قوت سے جنسی تعلقات کا معاملہ شروع ہوا۔۔۔۔۔ کافی دن تک یہی واقعہ پیش آتا رہا۔۔۔۔۔ خاص بات جو نوٹ کی وہ یہ ہے کہ رات میں خصوصاً رات کے تین بجے کے بعد یہ صورتحال نمودار ہوتی ہے۔ دن میں کبھی اس تجربے سے دوچار نہیں ہوا، حال آنکہ میں ہفتے میں چار دن، رات میں کام کرتا ہوں اور دن میں سوتا ہوں۔ دوسرے یہ کہ میں سونے سے قبل عام طور پر درود شریف پڑھتا اور تلاوت کلام پاک کرتا ہوں۔ ایک، دو دفعہ یہ ہوا اور جب وہ میرے پاس آ کر لیٹ گئی تو خود بخود میرے قلب سے درود شریف اور حضور ﷺ کا اسم مبارک جاری ہو گیا۔ فوراً ایک دردناک چیخ فضا میں بلند ہوئی اور وہ غائب ہو گئی۔ اسی وقت میری آنکھ کھل جاتی ہے لیکن تعجب یہ ہے کہ ایسے موقع پر ہمیشہ درود شریف کیوں نہیں آتا۔ اس لذیذ اور ہولناک تجربے کے بعد یہ محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے جسم سے سارا خون نچوڑ لیا ہے۔ اس دفعہ جوں ہی وہ میرے قریب آ کر لیٹی، حیران ہوں کہ دماغ میں فوراً ایک خیال آیا۔ میں نے سوال کیا کہ تم مجھ سے شادی کیوں نہیں کر لیتی میں اس کے لئے تیار ہوں، مگر حرام کاری مت کرو۔ اس نے مسکرا کر سر جھکا لیا، کوئی جواب نہ دیا۔

۔۔۔۔۔ اس عالم میں باضابطہ جنسی عمل (دخول وانزال) ہوتا ہے۔ وہ نادیدہ مخلوق بھی نیم بے ہوشی کے عالم میں آتی ہے اور یہ کیفیات بھی اسی عالم بے خودی میں واقع ہوتی ہیں۔ جونہی فراغت پاتا ہوں، وہ غائب ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی بوس و کنار بھی کرتی ہے، (عام طور پر نہیں)۔ لذت وہی ہوتی ہے جس کے ہم انسانی دنیا میں عادی ہیں۔ سخت افسوس ہے اس نابکارہ و ناہنجارہ کی بدولت تمام نمازیں اور اچھے عمل ضائع ہو گئے۔ میں بہت سی ترکیبیں کرتا ہوں۔ مگر بے کار! مثلاً کچھ چیزیں کاغذ پر لکھ کر دہراتا ہوں تا کہ اس کے آنے پر، یہ سوالات یاد رہیں اور میں اس سے استفسار کر سکوں مگر وہ جوں ہی آتی ہے، مجھ پر تنویمی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، اور سوالات ذہن سے محو ہو جاتے ہیں۔ البتہ ایک سوال میں نے بارہا اس سے پوچھا۔ پہلے وہ اس سوال کو ٹال جایا کرتی تھی۔ سوال یہ تھا کہ تم شادی کیوں نہیں کر لیتیں۔ آخر یہ گناہ مجھ سے کیوں کرواتی ہو۔ جب بہت پوچھا تو اس نے کہا کہ کیا کروں، بیوہ ہوں اور میرا ایک بچہ ہے۔ بعض اوقات اس کی ناکامی (کبھی کبھی وہ ناکام و نامراد چلی جاتی ہے) کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ مجھے اس موقع پر کسی بزرگ ہستی کا خیال آ جاتا ہے یا قرآن مجید کی کوئی آیت یاد آ جاتی ہے، یا کبھی وہ میری ٹال مٹول سے تنگ آ جاتی ہے کہ خدا کی پناہ! جیسے چھپ کر آئی ہو، جیسے کوئی خطرہ درپیش ہو۔ مشکل یہ ہے کہ اس وقت سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کوئی سوال نہیں کر پاتا ہوں۔ وہ حرکت بے ارادہ، اضطراری طور پر سرزد ہو جاتی ہے۔ اگرچہ میری زبردست خواہش ہے کہ بیداری کی حالت میں مجھے ملے۔ مگر اب تک اس کوشش میں کامیابی نصیب ہوئی۔ ایک دو دفعہ وہ ایسی ہستیوں کے روپ میں آئی جن کا میں بہت احترام کرتا ہوں۔ جونہی اس نے مجھ سے ہم بستری کا مطالبہ کیا۔ میرے ذہن نے کچھ حیرت سے ان ہستیوں کے احترام کی وجہ سے یہ مطالبہ منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کشمکش کے سبب آنکھ کھل گئی اور وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ (۶۵)

میاں عبداللہ (کراچی) اپنی 'تن بیتی' یوں بیان کرتے ہیں:

۔۔۔۔۔ عجب گورکھ دھندے میں پھنس گیا ہوں۔ سات سال سے کسی چیز (نادیدہ مخلوق) نے مجھ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ یوں سمجھیں کہ وہ چیز میرے اندر بسی ہوئی ہے۔ مختصر یہ کہ وہ ایک عورت ہے جس نے میرے وجود کو اپنا گھونسلہ بنا کر رکھا ہے۔ عورت ہر وقت میرے ساتھ رہتی ہے۔ نماز، روزہ، تراویح بلکہ پیشاب، پاخانے تک کے اوقات میں میرے ساتھ رہتی ہے۔ سارے بدن پر اس کا تسلط ہے، جب اس کی مرضی ہوتی ہے تو سر پر چڑھ جاتی ہے۔ کہیں جانا ہوتا ہے، تو سر سے اڑ جاتی ہے۔ آپ کو تعجب ہو گا کہ وہ بولتی نہیں۔ البتہ جب رات کو تکیے پر سر رکھتا ہوں، تو بولتی ہے۔ جس زبان میں بولتی ہے، وہ زبان سمجھ میں نہیں آتی۔ البتہ اردو خوب سمجھتی ہے، نہ صرف یہ بلکہ ان خیالات کو بھی سمجھ جاتی ہے جو ذہن میں ہوتے ہیں۔ جب کسی بات کا جواب دینا ہوتا ہے تو سر پر آ جاتی ہے۔ رات کو تکیہ میں در آتی ہے۔ تکیے ہی کے اندر سے جواب ملتا ہے۔ جب میں کہتا ہوں کہ سو جاؤ! تو محسوس ہوتا ہے کہ وہ عورت سو گئی۔ پہلے تو مہینے میں چار مرتبہ حق عورت ادا کرنا پڑتا تھا، لیکن اب مہینے میں صرف ایک بار یہ اتفاق ہوتا ہے۔ اس عمل کے بعد مجھے کوئی شکایت نہیں ہوتی۔ دودھ کے بجائے پانی لیتا ہوں، اور چست ہو جاتا ہوں۔ عشاء کی نماز کے بعد سے تراویح تک سر پر جمی بیٹھی رہتی ہے۔ بہت سے بزرگوں سے پوچھا۔ مگر کسی نے اس سوال کا جواب

نہیں دیا اور آپ سے کیا چھپانا؟ مجھے بھی اس کی غیر حاضری بری لگتی ہے۔ آپ سمجھتے ہوں گے کہ میں 40 یا 45 سال کا مرد ہوں گا۔ جی نہیں 67 ویں سال میں چل رہا ہوں۔ ''پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت است''۔ ایک بات بھول گیا۔ یہ کہ جب آئینہ دیکھتا ہوں سیدھی آنکھ کی پتلی میں کوئی عورت کھڑی دکھائی دیتی ہے۔ اب کچھ دن سے اس کی گود میں ایک بچہ بھی ہوتا ہے۔ تقریباً چھ ماہ کا ہے یعنی اولاد بھی ہو رہی ہے۔ (۶۶)

محمد اکبر (معمار اسکواٹر، کراچی) اس ضمن میں بیان کرتے ہیں:

آپ کے مضمون میں گلاسکو والے واقعہ کا ذکر نظر سے گزرا، اس قسم کا ایک اور واقعہ حاضر ہے۔ میں اور میرا دوست (حکایت گو) فوج میں ملازم تھے۔ یہ 1934ء کا ذکر ہے۔ ایک روز میرے ساتھی نے بتلایا کہ ہمارے گاؤں میں ایک شخص نے ''جنیہ'' سے شادی کر رکھی ہے، اس کے تین بچے ہیں۔ وہ بہت خوش مزاج ہیں اور وہ بہت خوش وخرم زندگی گزار رہا ہے۔ دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک بڑا گھڑا پانی کا اور اس کے نیچے تین صراحیاں (خود بخود) چلی آ رہی ہیں۔ کبھی لکڑیوں کا بڑا گٹھا اور کچھ چھوٹے چھوٹے گٹھے لڑھکتے آتے اور اس آدمی کے گھر میں خود بخود داخل ہو جاتے۔ گاؤں والے جانتے ہیں۔ راستہ چھوڑ دیتے ہیں اور انھیں کوئی اچنبھا نہیں ہوتا۔ یہ گاؤں جہلم شہر سے دو میل کے فاصلے پر ''نوگراں'' کے نام سے مشہور ہے، جنات کے وجود کا کوئی منکر نہیں۔ میں نے بھی دیکھے ہیں اور دوسری بہت سی روایتیں سنی ہیں۔ (۶۷)

نرجن کی دست درازی:۔ جنیہ عورت کے کرشمہ تو آپ پڑھ چکے، اب ایک نرجن کی دراز دستی کا حال سنیں۔ و، بیگم (کراچی) سے رقم طراز ہیں کہ:

میں کنواری نہیں ہوں، شادی کو 13 سال گزر گئے ہیں۔ میں ایک عرصہ سے سوتے اور نیم بیداری کی حالت میں محسوس کرتی ہوں کہ کوئی وجود جو نظر نہیں آتا، میرے جسم کے حصوں کو چھوتا چھیڑتا ہے، اور وہی سلوک کرتا ہے جو میرے شوہر سے مخصوص ہے۔ پھر مجھے میری مرضی کے بغیر بیوی بنا لیتا ہے۔ الغرض وہ سارے مراحل گزرتے ہیں جو مرد عورت کے تعلقات کی خصوصیت ہیں۔ اس وقت میں یا سوئی ہوتی ہوں یا نیم غنودگی (کچی نیند) میں ہوتی ہوں۔ ابھی حال ہی میں یہ ہوا کہ نیند طاری ہوتے ہی اس وجود نادیدہ کی قربت کا احساس ہوا۔ میں نے حسبِ معمول اپنے آپ کو بچانا چاہا، اور اعوذ باللہ اور ولاحول پڑھنے کی کوشش کی تو اس ''وجود نادیدہ'' نے کہا کہ میں شیطان تھوڑا ہی ہوں کہ لاحول سے بھاگ جاؤں گا۔ ابھی پرسوں ایک کیفیت طاری ہوئی۔ سوتے میں حسبِ معمول چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی۔ میں نے منع کیا اور جاگنے کی حالت میں دونوں طرف سے مکالمہ شروع ہو گیا۔ (میں اس وقت آنکھیں بند کر کے پڑی تھی) یعنی میرا دل سوال کرتا تھا اور دل ہی میں جواب پا لیتا تھا۔ میں نے سوال کیا کہ آخر کیا بات ہے؟ جواب ملا کہ ہم 30 سال سے تمھارے ساتھ ہیں۔ ہم ایسے نہیں جائیں گے، کوئی کچھ بھی کرے، ہرگز نہیں جائیں گے۔ اگر میں بیمار ہوں تو وہ صاحب (جو کبھی نظر نہیں آئے) دوائیں بھی بتاتے ہیں۔ ان کی آمد کی علامت یہ ہے کہ جاگتے میں جسم ٹوٹنے لگتا ہے۔ مضمحل ہو کر لیٹ جاتی ہوں۔ نیند کا جھونکا سا آتا ہے اور آتش وخاک کا وصل شروع ہو جاتا ہے۔ (۶۸)

جنات کی کارستانیوں کے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ انسانی جسم کے مختلف حصوں کی ساخت اور کارکردگی سے اچھی طرح واقف ہوتے اور ماہر علم الامراض کی طرح مختلف امراض اور ان کی علامات سے آگاہ ہوتے ہیں۔ وہ یہ امراض پیدا بھی کر سکتے ہیں۔ وہ ایک ماہر گائنا کالوجسٹ کی طرح انتقالِ حمل کا کام بھی سرانجام دے سکتے ہیں۔ ماہنامہ ''جن''، جنوری ۱۹۳۰ء میں ایک صاحب بیان کرتے ہیں:

میری نانی کے دادا مع اپنے اہل عیال کے گورکھپور میں آ بسے۔ وہ صاحب کشف وکمال تھے۔ اول اول انھوں نے اپنے ایک دوست کے یہاں عرصہ تک قیام کیا۔ صاحبِ خانہ کے ان سے وہ مراسم تھے جو دو قریبی رشتے داروں میں بھی مشکل سے ہوتے ہیں۔ کچھ دن بعد صاحبِ خانہ کی بیوی نے ان سے شکایت کی کہ اس گھر میں چند جنات رہتے ہیں اور ہمارے لڑکے، لڑکیاں ان سے بری طرح خائف ہیں۔ اگر آپ ان سے کہہ سکیں تو کہہ دیجیے کہ اس مکان کو چھوڑ دیں۔ ممدوح نے رات کو جنات کے سرگروہ سے ملاقات کی۔ سرگروہ نے کہا درحقیقت یہ گھر میرا ہے۔ اس لئے کہ میں جس مہندی کے درخت پر اپنے خاندان کے ساتھ رہتا تھا اس کو صاحبِ خانہ نے کاٹ کر گھر کے اندر لگا لیا اور اب ہمارا اس گھر پر حق ہو گیا ہے۔ ہاں ایک شرط پر ہم گھر کو چھوڑ سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ کچھ عرصہ ہوا صاحبِ خانہ کی بیوی کو حمل تھا، میری بہن کے لڑکا نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اس کی بیوی کا حمل چرا کر اپنی بہن کو دے دیا، میں گنہگار ہوں۔ اگر یہ لوگ میرے اس گناہ کو معاف کر دیں تو ہم لوگ فوراً گھر چھوڑ دیں گے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس خاتون کو ایک دفعہ دراصل کچھ مہینوں تک حمل کے آثار محسوس ہوتے رہے۔ لیکن بعد کو وہ تمام آثار جاتے رہے اور ایسا معلوم ہوا کہ حمل اندر ہی اندر غائب ہو گیا۔ لوگوں نے سمجھا حمل نہ تھا، بلکہ کوئی مرض تھا جو

خود بخود جاتا رہا۔ خاتونِ خانہ سے جب سرگروہ جنات کی یہ شرط پیش کی گئی تو انھوں نے اس کو منظور نہیں کیا۔ انھوں نے جنات کا قصور کبھی معاف نہیں کیا نہ وہ گھر کبھی جنات سے خالی ہوا، اور کئی پشت تک اس گھر میں رہنے والوں کا سابقہ ناریوں سے رہا۔ (۶۹)

مندرجہ بالا واقعات سے ملتے جلتے بہت سے واقعات راقم الحروف سے براہِ راست متاثرہ افراد (خواتین وحضرات) نے بیان کیے اور راقم الحروف نے ان کا بفضل تعالیٰ روحانی علاج کیا ہے۔ راقم الحروف کے ذاتی روحانی مشاہدات وتجربات اس پر مستزاد ہیں۔ ایسے واقعات کی احادیث سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔

مومن جنات کی خوراک ہر وہ ہڈی ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو۔ اس طرح حلال جانوروں کا فضلہ (مینگنی، لید، گوبر) ان کی خوراک ہے۔ جس کھانے اور مشروب پر بسم اللہ نہیں پڑھی گئی وہ کافر جنات اور شیاطین کی خوراک ہے۔ اس کے علاوہ وہ گندگی، پاخانے سے خوراک کا کام لیتے ہیں۔ ان کی رہائش اکثر خراب اور گندگی والی جگہیں، بیت الخلا اور گندگی کے ڈھیر ہیں۔ جب کوئی انسان ان کی رہائش گاہوں پر سے گزرتا ہے تو یہ ناراض ہو کر اسے اذیت پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میرے پاس جنوں کا داعی آیا تو میں اس کے ساتھ گیا اور ان پر قرآن پڑھا۔ فرمایا کہ وہ ہمیں لے کر گیا اور اپنے آثار اور اپنی آگ کے آثار دکھائے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زادِ راہ (کھانے) کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو وہ تمھارے ہاتھ آئے گی تو وہ گوشت ہوگی اور ہر مینگنی تمھارے جانوروں کا چارہ ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان دونوں سے استنجاء نہ کرو کیونکہ یہ تمھارے بھائیوں کا کھانا ہے۔ (۷۰)

اور ایک روایت میں ہے کہ

بیشک میرے پاس نصیبی جنوں کا ایک وفد آیا اور وہ جن بہت اچھے تھے۔ تو انھوں نے مجھے کھانے کے متعلق پوچھا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعا کی کہ وہ کسی ہڈی اور لید کے پاس سے گذریں تو وہ اسے اپنا کھانا پائیں۔ (۷۱)

انسان اور دوسرے جاندار جو مادی وجود رکھتے ہیں وہ عمل انہضام (digestive process) سے خوراک ہضم کرتے ہیں۔ اس خوراک سے انھیں توانائی حاصل ہوتی ہے اور اس کے علاوہ وہ اس خوراک کو جزوِ بدن بنا کر جسمانی نشوونما پاتے ہیں۔

جنات وشیاطین ناری وجود کے حامل ہیں۔ وہ ہڈیوں، گوبر، فضلات، وغیرہ سے اور انسانی خوردونوش کی اشیاء سے بغیر کسی عمل انہضام کے براہِ راست توانائی حاصل کرتے ہیں۔ اس توانائی سے انھیں روزمرہ کے امور سرانجام دینے کے لیے طاقت ملتی ہے اور وہ اس سے نمو بھی پاتے ہیں۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے جنات وشیاطین کے مکروفریب اور ان کی ضرررسانیوں سے آگاہ فرمانے کے علاوہ ان سے محفوظ رہنے کے لیے احتیاطی تدابیر اور اذکار کی تعلیم بھی فرمائی ہے۔

آپ ﷺ نے باوضو سونے اور سونے سے پہلے ذکر وفکر کی تعلیم دی ہے۔ آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر درپیش خطرات کی نشاندہی فرمائی اور ان سے بچنے کی تعلیم بھی دی ہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جب انسان بیت الخلا جاتا ہے تو بسم اللہ کہے۔ یہ اس کی شرمگاہ اور جن کی آنکھوں کے درمیان پردہ ہوگا۔ (۷۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرے تو وہ یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا

اللہ تعالیٰ کے نام سے، اے اللہ، ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو کچھ تو ہمیں عطا کرے اس سے بھی شیطان کو دور رکھ۔

اگر اس ہم بستری کی بنا پر انھیں کوئی اولاد دی گئی تو اسے شیطان کبھی بھی نقصان نہیں دے سکے گا۔ (۷۳)

مندرجہ بالا دعا سے واضح ہوتا ہے کہ صحبت سے قبل اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان صحبت میں شامل ہو جاتا ہے اور اس دوران اگر

نطفہ قرار پائے تو اس کی پرورش میں شیطان خلل ڈال سکتا ہے۔شیطان کے اثر سے اپاہج، ناکارہ، بیمار، بداخلاق اولاد جنم لے سکتی ہے۔اگر غور وفکر کیا جائے تو اس طرح کی نظر آنے والی اکثر خرابیوں کے پیچھے شیطان کی دخل اندازی کا ثبوت ملے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان پر اس کی حفاظت کے لیے فرشتے مقرر فرمائے ہیں جو اس کی نیند اور بیداری کی حالت میں جنات وشیاطین اور حشرات الارض سے حفاظت کرتے ہیں۔نیک لوگوں کی حفاظت پر زیادہ تعداد میں فرشتے مقرر ہوتے ہیں اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو تو بعض اوقات مشیتِ الٰہی سے یہ حفاظت موقوف ہو جاتی ہے اور ایسا شخص شر کا شکار ہو جاتا ہے۔(معاذ اللہ)

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعثتِ نبوی (ﷺ) سے بیشتر دیگر انبیاء علیہم السلام کے زمانے میں جنات اور انسان کی بیاہ شادی ہوا کرتی تھی۔تفسیر قرطبی (صفحہ ۳۸۰ پر) سورہ نمل' آیت ۴۴ کی تفسیر کے تحت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے حوالے سے لکھا ہوا ہے کہ نبی کریم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

''ملکہ بلقیس کے والدین میں سے ایک جن تھا۔''

صاحبِ تفسیر سورۃ الاسرا کی آیت ۱۱۱ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جنات اور انسانوں کے جنسی تعلقات اور ان سے اولاد ہونا ممکن ہے اور سورۂ رحمٰن میں ارشادِ باری تعالیٰ ''لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ'' سے اس موقف کی تائید ہوتی ہے۔

جن اور انسان کے باہمی نکاح کے بارے میں فتویٰ:۔جن اور انسان کی آپس میں ایک دوسرے سے شادی کے مسئلہ پر علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے۔زیادہ تر علماء اسے حرام قرار دیتے ہیں۔بعض اسے مکروہ تنزیہی اور بعض اسے مکروہ تحریمی قرار دیتے ہیں۔بعض علماء اسے مباح (جائزہ) قرار دیتے ہیں۔اس مسئلہ پر دیا گیا درج ذیل فتویٰ تسلی بخش معلومات اور احکامات پر مشتمل ہے:

111301: جن اور انسان کا آپس میں نکاح کے متعلق تفصیلی بیان

نگرانِ اعلیٰ: الشیخ محمد صالح المنجد

کیا جن اور انسان کا آپس میں نکاح صحیح ہے، اور جیسا کہ ہم سنتے ہیں کہ یہ صحیح ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

الحمد للہ:

اول:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہم پر احسان کیا ہے کہ ہماری ہی جنس سے عورت کو پیدا کیا، تو یہ بھی بشر اور انسان ہی بنائی تا کہ مرد اس کو حاصل کر کے سکون حاصل کرے، اور ان دونوں کی آپس میں محبت ومودت اور الفت ورحمت پیدا ہو، اور زمین ذریت آدم سے آباد ہو۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تم میں سے ہی تمھاری بیویاں پیدا کیں، اور تمھاری بیویوں سے تمھارے لیے تمھارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے۔النحل (72)

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمھاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام وراحت پاؤ، اس نے تمھارے درمیان محبت و ہمدردی قائم کر دی، یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔الروم (21)

شیخ محمد امین شنقیطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

قولہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تم میں سے ہی تمھاری بیویاں پیدا کیں، اور تمھاری بیویوں سے تمھارے لیے تمھارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے۔

اللہ عزوجل نے اس آیت میں بیان کیا ہے کہ اس نے بنو آدم پر بہت بڑا احسان یہ کیا کہ اس کی جنس میں سے ہی اس کی بیوی بنائی، جو ان جیسی شکل اور جنس رکھتی ہے، اور اگر وہ کسی دوسری قسم سے بیوی بنا دیتا تو پھر ان میں محبت ومودت اور ہمدردی نہ ہوتی، لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یہ رحمت ہے کہ اس نے اولاد آدم سے ہی مرد وعورت بنائے، اور عورتوں کو مردوں کی بیویاں بنایا، یہ سب سے بڑی نعمت اور احسان

ہے، اسی طرح یہ اس کی نشانی بھی ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اللہ وحدہ ہی عبادت کا مستحق ہے کوئی اور نہیں۔

اور پھر اس نعمت اور احسان کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دوسری جگہ بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے اسے اپنی نشانیوں میں سے بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمھاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام وراحت پاؤ، اس نے تمھارے درمیان محبت و ہمدردی قائم کردی، یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

اور فرمان باری تعالیٰ ہے:

کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا، کیا وہ ایک نطفہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا؟ پھر وہ لہو کا لوتھڑا ہو گیا۔ پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست بنایا۔ پھر اس سے جوڑے یعنی نر و مادہ بنائے۔ القیامۃ (36-39)

اور فرمان باری تعالیٰ ہے:

اللہ وہ ہے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اس سے اس کی بیوی بنائی تا کہ وہ اس کی طرف آرام پا سکے۔

دیکھیں: اضواء البیان (412/2)۔

رہا مسئلہ کہ جن اور انسان کا آپس میں ایک دوسرے سے شادی کرنا: تو اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے اور اس میں علماء کے تین اقوال ہیں:

پہلا قول:

امام احمد رحمہ اللہ کے قول کے مطابق یہ حرام ہے۔

دوسرا قول:

مکروہ ہے، امام مالک رحمہ اللہ نے اسے مکروہ کہا ہے، اور اسی طرح حکم بن عتیبہ، اور قتادہ اور حسن، عقبہ الاصم، حجاج بن ارطاۃ اور اسحاق بن راھویہ نے بھی مکروہ کہا ہے، اور ان میں سے بعض کے ہاں کراہت تحریمی ہے۔ اور اکثر اہل علم کا قول یہی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''جنوں کی شادی اکثر علماء نے مکروہ قرار دی ہے۔''

دیکھیں: مجموع الفتاوی (40/19)۔

تیسرا قول:

بعض شافعی حضرات کے ہاں مباح ہے۔

شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''بنو آدم اور جنوں کے مابین شادی کے متعلق علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اہل علم کی ایک جماعت اسے ممنوع قرار دیتی ہے، اور بعض اہل علم اسے مباح کہتے ہیں۔

مناوی رحمہ اللہ ''جامع الصغیر کی شرح'' میں کہتے ہیں:

احناف کی کتاب فتاوی سراجیہ میں ہے: جنوں اور انسانوں اور پانی کے انسان کا ایک دوسرے کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ ان کی جنس مختلف ہے۔

اور شافعیہ کے فتاوی البارزی میں درج ہے کہ:

ان دونوں کے مابین نکاح جائز نہیں، اور ابن عماد اس کے جواز کو راجح قرار دیتے ہیں۔

اور الماروردی کا کہنا ہے:

یہ تو عقلی طور پر بھی صحیح نہیں مستنکر ہے؛ کیونکہ دونوں جنسیں ہی مختلف ہیں، اور طبعی طور پر بھی ان میں اختلاف پایا جاتا ہے؛ کیونکہ آدمی تو جسمانی ہے، اور جن روحانی ہے، اور آدم بجتی ہوئی مٹی سے پیدا ہوا ہے، اور جن آگ کے شعلے سے، اور اس فرق کے ہوتے ہوئے دونوں کا امتزاج صحیح نہیں، اور اس اختلاف کی موجودگی میں نسل بھی نہیں ہوسکتی۔''

اور ابن عربی مالکی کا کہنا ہے:

''ان کا عقلی طور پر نکاح جائز ہے، اور اگر اس میں نقل یعنی نص صحیح ہو تو پھر تو بہت اچھا اور بہتر ہے۔''

اس کو مقید کرنے والے کا کہنا ہے:

میرے علم کے مطابق تو کتاب اللہ اور سنت نبویہ میں کوئی ایسی نص نہیں ملتی جو انسان اور جن کے مابین نکاح کے جواز پر دلالت کرتی ہو، بلکہ آیات کے ظاہر سے جو لازم آتا ہے وہ یہی ہے کہ یہ جائز نہیں، چنانچہ اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان:

اور اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تم میں سے ہی بیویاں بنائیں۔ النحل (72)

اللہ تعالیٰ نے بنی آدم پر بطور احسان ذکر کیا ہے کہ ان کی بیویاں ان کی جنس میں سے ہیں:

اس سے یہ مفہوم حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی جنس مخالف سے ان کی بیویاں نہیں بنائیں، جیسا کہ جن اور انسان کی جنس مختلف ہے، اور یہ ظاہر ہے، اور اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے:

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمھاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام وراحت پاؤ، اس نے تمھارے درمیان محبت و ہمدردی قائم کردی، یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ الروم (21)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمھاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں۔

یہ بطور احسان اور نعمت ہے، جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی جنس کے علاوہ کسی دوسری جنس سے ان کی بیویاں پیدا نہیں کیں۔ دیکھیں: اضواء البیان (42/3)۔

اور شیخ ولی زار بن شاھز الدین حفظہ اللہ کہتے ہیں:

''واقع کے اعتبار سے یہ معاملہ کچھ اس طرح ہے کہ: سب نے اس کے وقوع کا جواز قرار دیا ہے، اور اس لیے کہ اس سلسلہ میں جائز اور ممانعت میں کوئی قطعی نص نہیں ہے، تو ہم شرعی طور پر اس کے عدم جواز کی طرف مائل ہیں؛ کیونکہ اس کے جواز کے نتیجہ میں کئی ایک خطرات اور خرابیاں مرتب ہوتی ہیں۔ مثلاً:

1۔ بنو بشر میں فحاشی پیدا ہوگی، اور وہ اسے جن کی طرف منسوب کردے گا، کیونکہ جن تو غائب ہے اور اس کی صداقت کو پرکھنا ممکن نہیں، اور اسلام تو اس پر حریص ہے کہ نسل اور عزت وعصمت کی حفاظت کی جائے اور پھر خرابیوں کو دور کرنا جلب مصلحت پر مقدم ہے، جیسا کہ شریعت اسلامیہ کا اصول ہے۔

2۔ ان دونوں کی شادی اور نکاح ہونے کے نتیجہ میں اولاد اور ازدواجی زندگی کے نتائج کیا ہوں گے، اور اولاد کس کی طرف منسوب ہوگی، اور ان کی خلقت کیسی ہوگی، اور آیا بیوی جن کی عدم شکل ہونے کے باوجود لازم ہوگی؟

3۔ جن کے ساتھ اس طرح کا معاملہ کرنے میں انسان اذیت وضرر سے امن میں نہیں رہ سکتا بلکہ اسے نقصان وضرر ہوگا اور اسلام تو بشریت کو نقصان واذیت سے محفوظ رکھنے کی حرص رکھتا ہے۔

اس طرح ہم اس دروازے کو کھولنے سے چھٹکارا حاصل کرسکتے ہیں کیونکہ یہ دروازہ کھولنے سے تو ایسی مشکلات پیدا ہوں گی جن کی کوئی انتہاء ہی نہیں، اور ان کو حل کرنا بھی مشکل ہوجائے گا، اس میں یہ بھی اضافہ کریں کہ اس کے نتیجے میں مرتب ہونے والے نقصانات عقل اور نفس اور عزت کے لیے یقینی نقصان دہ ہیں، اور دین اسلام تو اس کی حفاظت کی حرص رکھتا ہے، اور پھر ان دونوں کو آپس میں شادی

کرنے سے کوئی بھی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔

اس لیے ہم تو شرعاً اس کی ممانعت کے قول کی طرف مائل ہیں، اگر چہ اس کے وقوع کا احتمال ہے۔

اور اگر ایسا ہو بھی جائے، یا اس طرح کی کوئی مشکل ظاہر ہو جائے تو اس کو ایک مرض اور بیماری کی حالت شمار کرنا چاہیے جس کا اس کے مطابق علاج کیا جائے، اور اس کا دروازہ مت کھولا جائے۔ واللہ اعلم۔ (۷۴)

مادی علوم (Material Sciences) اور ذہنی علوم (Mind Sciences) کے ماہرین اس امرِ حقیقت کے قائل ہو چکے ہیں کہ مافوق الفطرت مظاہر کے پس پردہ روحانی قوتیں موجود ہیں اور کامیاب و مطمئن زندگی گزارنے کے حیاتِ انسانی پر ان قوتوں کے بالواسطہ و بلاواسطہ اثرات سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ مافوق الفطرت مظاہر پر تحقیق کے لیے انگلستان، جرمنی، امریکہ اور فرانس میں بلند پایہ علمی سوسائٹیاں قائم ہو چکی ہیں اور ان کی تحقیق کے نتیجے میں روحانی مظاہر کے مطالعہ پر مشتمل جدید علوم مابعد الطبیعات (Meta Physics)، مابعد النفسیات (Para Psychology)، مابعد الحیات (Exo-Biology) اور ذہنی و روحانی علوم کے مختلف مضامین، ہپناٹزم، ریکی، ڈائنا ٹکس، این ایل پی تکنیک وغیرہ ترقی پا رہے ہیں۔

اب زمین کے علاوہ دیگر سیاروں پر بھی ذی روح باشعور مخلوق کی تلاش جاری ہے۔ ماہرین حیاتیات نے یہ تصور پیش کیا ہے کہ زمین پر موجود مخلوقات 'پروٹین ان واٹر' کے فارمولے کی پیداوار ہے۔ زمینی مخلوقات ہائیڈروکاربنز مرکبات سے بنی ہے۔ جنات سلفر (گندھک) سے بنے ہیں۔ انسان اور دیگر جانداروں کی طرح ممکن ہے کسی اور سیارے پر ''پروٹین ان ایمونیا'' یا ''فیٹ ان میتھن'' کے فارمولے کے تحت جنم لینے والی کوئی جاندار مخلوق موجود ہو۔

انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اُسے یہ شرف علم، عقل اور عمل کی وجہ سے عطا کیا گیا ہے۔ جنات و شیاطین اہل علم، متقی و پرہیزگار، بلند ہمت و حوصلہ، مضبوط قوت ارادی کے حامل افراد پر غلبہ و تسلط نہیں پا سکتے۔ یہ کمزور کردار و اخلاق کے حامل، ذہنی لحاظ سے کمزور، عصبی مزاج کے حامل افراد، بچوں اور خواتین پر آسانی سے غلبہ پا لیتے ہیں۔

اس لیے اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ صدق و خلوص سے اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے روحانی و اخلاقی لحاظ سے ترفیع حاصل کریں۔ اس طرح وہ دنیا و آخرت میں فوز و فلاح پائیں گے۔

اس کتاب میں ایسے تمام اعمال و عملیات اور اوراد و وظائف کی تعلیم دی گئی ہے جو ہر ایک مسلمان مرد اور عورت کے لیے ضروری ہیں۔ اس میں دیے گئے اسلامی ضابطۂ حیات پر عمل کر کے نہ صرف آپ اپنا بلکہ اپنے اعزہ و اقارب کا بھی روحانی علاج کر کے کامیاب، مطمئن زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس کتاب میں دیے گئے اعمال و عملیات، اوراد و وظائف اور اذکار اسلامی نقطہ نگاہ سے بہت زیادہ اجر و ثواب اور فضیلت کے حامل ہیں۔ ان پر آسانی سے عمل کیا جا سکتا ہے اور نہایت مختصر مدت میں شاندار نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ یہ کتاب عوام الناس کے علاوہ ذہنی و جسمانی اور نفسیاتی امراض کے معالجین اور روحانی معالجین کے لیے بھی بہت زیادہ افادیت کی حامل ہے۔

جنات کی ناراضگی، مخالفت اور دشمنی کی وجوہات:۔ حقیقت یہ ہے کہ جنات بلاوجہ کسی کو تنگ نہیں کرتے۔ صرف چار ایسی وجوہات ہیں جن کی بنا پر جنات انسانوں کو پریشان یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

1۔ پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جو عملیات اور وظائف کے ذریعے جنات کو تسخیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اکثر ناتجربہ کاری کی بنا پر جب وہ عمل الٹ ہو جاتا ہے یا مکمل نہیں ہوتا تو جنات اس عامل پر حاوی ہو جاتے ہیں اور اس عامل کو مختلف طریقوں سے اذیت پہنچاتے ہیں۔

2۔ جنات کے سایہ کے اثر کا شکار ہونے والوں کی دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جن کے ہاتھوں غیر شعوری طور پر غلطی سے جنات کو نقصان پہنچ جاتا ہے اور اس شخص کو اس کی خبر نہیں ہوتی لیکن جنات انتقامی کارروائی پر اتر آتے ہیں اور مختلف طریقوں سے تنگ کرتے ہیں۔

3۔ جنات کے سایہ کی تیسری قسم میں عامل حضرات تعویذات یا عملیات کے ذریعے کسی کو نقصان پہنچانے کی خاطر جنات کی ڈیوٹیاں لگا دیتے ہیں۔ تو جنات ہر طرح سے پریشان کرتے ہیں اور آسانی کے ساتھ پیچھا نہیں چھوڑتے۔

4۔ چوتھی اور آخری قسم کی نوعیت ذرا مختلف ہے۔اس کا زیادہ تر شکار صرف عورتیں ہوتی ہیں۔عام طور پر جنات کسی خوبصورت عورت پر اس کے حسن کی بدولت مسلط ہوجاتے ہیں لیکن انھیں نقصان نہیں پہنچاتے۔اگر انھیں نکالنے کی کوشش کی جائے تو سخت مزاحمت کرتے ہیں۔(۷۵)

تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ جنات کے چار(4) فرقے ہیں:

1۔ پہلا فرقہ کافر جنوں کا ہے جو اپنے کفر کو پوشیدہ رکھتے اور بنی آدم کو جہاں تک ممکن ہو بہکانے کی کوشش کرتے ہیں۔وہ لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ غیب کی خبریں ہم سے پوچھا کرو۔مصیبت کے وقت ہم سے مدد مانگا کرو۔ہم تمھاری حاجت روائی اور مشکل کشائی کیا کریں گے۔یہ جنات کافروں کی حتی المقدور مدد اور اعانت کرتے ہیں۔ لوگوں سے بزور شرک کرواتے ہیں اور لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکتے ہیں۔

2۔ دوسرا فرقہ منافق جنوں کا ہے جو ظاہر میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔مگر پوشیدہ مکروفریب سے آدمیوں کی خرابی کے درپے رہتے ہیں۔ایسے جنات خود کو کسی بزرگ کے نام سے مشہور کر کے لوگوں سے اپنی تعظیم وتکریم کراتے ہیں۔

3۔ تیسرا فرقہ فاسق جنوں کا ہے۔یہ جنات آدمیوں کو طرح طرح سے ستاتے ہیں۔ایسے جن نذرونیاز مٹھائی، پانی شربت وغیرہ اپنے واسطے سب کچھ قبول کر لیتے ہیں اور ان کو اپنے رنگ میں رنگ دیتے ہیں۔

4۔ چوتھا فرقہ جنوں کا وہ ہے جو چوروں کی طرح بعض آدمیوں کی روح کو بدخلقی، غرور، کینہ، حسد وغیرہ میں مبتلا کر دیتے ہیں اور ان کو اپنے رنگ میں رنگ دیتے ہیں۔

جنات کے مساکن:۔ جنات ہمارے اردگرد قبرستانوں، کھنڈرات اور اجاڑ، بیابان جگہوں پر کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔لیکن ہم انھیں دیکھ نہیں سکتے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ لفظ جن کے معنی ہی یہ ہیں کہ ''ایک ایسی ناری مخلوق جو نظروں سے پوشیدہ رہتی ہے''۔ہر مسلمان یہ جان لے کہ جنات غیب کا علم نہیں جانتے۔غیب کا علم خدائے بزرگ وبرتر نے اپنے قبضہ قدرت میں رکھا ہے۔البتہ جنات کو اللہ نے مختلف شکلیں تبدیل کرنے اور پرواز کرنے کی صلاحیت سے ضرور نوازا ہے۔جن کی بدولت یہ انسانی شکل اور مختلف جانوروں کے بھیس بدلتے ہیں اور دنوں کا فاصلہ منٹوں میں طے کر سکتے ہیں۔جنات کی کئی اقسام ہیں۔ان میں بہت زیادہ طاقت اور علم رکھنے والے اور کمزور، بزدل، جاہل اور شرارتی قسم کے جنات بھی پائے جاتے ہیں۔

انسانی شکل میں نمودار ہونے والے جنات کی شناخت:۔ جنات ہو بہو انسانی شکل اختیار نہیں کر سکتے ہیں۔ان علامات کو مدنظر رکھ کر آپ انسانی شکل میں نمودار ہونے والے جنات کو آسانی کے ساتھ شناخت کر سکتے ہیں۔پہلی علامت یہ ہے کہ جنات کی آنکھیں گول اور سائز میں انسانی آنکھ سے بڑی ہوتی ہیں۔دوسری علامت یہ ہے کہ انسانی آنکھ کی پلکیں ہلکی ٹیڑھی یا گولائی میں ہوتی ہیں۔جبکہ جنات جب انسانی شکل میں نمودار ہوتے ہیں تو ان کی پلکیں گھنگریالی اور بل دار نظر آتی ہیں۔تیسری نشانی یہ ہے کہ جنات کے ہاتھوں کی انگلیوں پر ناخن کی ساخت انسانی ہاتھ کی انگلیوں کی ساخت سے مختلف ہوتی ہے۔جنات کے ناخن کا کچھ حصہ آخری پور پر موجود گوشت پر چمٹا ہوتا ہے اور نیچے جاتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔اس قسم کی ساخت انسانوں میں نہیں پائی جاتی۔(۷۶)

بندۂ عاجز (مصنف ومؤلف) کے مشاہدہ کے مطابق انسانوں کی طرح جنات کے ہاتھوں پر بھی لائنیں ہوتی ہیں۔ایک بار دورانِ مراقبہ ایک جن نے اپنے ہاتھ میرے سامنے کر دیئے اور کہا کہ میرے ہاتھ دیکھ کر میرے بارے میں بتائیں۔میں نے وہ لائنیں بغور دیکھیں مگر ان کی بناوٹ سے مفہوم اخذ نہ کر سکا۔وہ لائنیں، انسانی ہاتھوں کی لائنوں سے مختلف تھیں۔میں نے اس جن سے معذرت کی کہ میں انسانی ہاتھ، ان کی بناوٹ اور ان کی لائنوں سے تو مفہوم اخذ کر سکتا ہوں مگر آپ کے ہاتھ اور ان کی لائنیں مختلف ہیں، میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔وہ جن میری بات سمجھ گیا اور اس نے اپنے ہاتھ پیچھے کھینچ لیے۔

آسیب زدہ شخص کی پہچان:۔ آسیب زدہ شخص پلکیں جھپکائے بغیر مسلسل دیکھتا ہے جب کہ جسمانی ونفسیاتی مریض یا فراڈ کرنے والا شخص

باوجود مشق کے ایسا نہیں کرسکتا۔

حفاظت کے لئے فرشتے:۔ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ انسان جس طریقے سے دشمنوں سے محصور ہے۔ اگر خدا کی طرف سے اس کی حفاظت کے لیے فرشتے مقرر نہ ہوں تو جنات، سباع، بہائم، طیور و وحوش اور حشرات الارض اس کو کھا جائیں۔ مگر بنی نوع انسان پر خدا تعالیٰ کا یہ خاص کرم و احسان ہے کہ اس نے بلا لحاظ مذہب وملت ہر انسان کی حفاظت کے لیے فرشتوں کی ایک بڑی بھاری جماعت مقرر فرمادی ہے۔ جو سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے غرض ہر حالت میں جنات، سباع، بہائم اور حشرات الارض وغیرہ سے اس کی حفاظت کرتی ہے۔ اس محافظ دستہ کی موجودگی میں کسی دشمن کی مجال نہیں کہ انسان کو ستا سکے۔ یہ بات دوسری ہے کہ کسی عارض کی بنا پر کوئی انسان ان دشمنوں کے ہتھے چڑھ جائے۔

ان تمام دشمنوں میں ماسوا جنات کے، سب نظروں سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ ان کا حملہ مشاہدہ کیا جاسکتا ہے مگر جن ایسا خطرناک اور قوی دشمن ہے کہ نہ وہ کسی انسان کی نظر میں آسکتا ہے اور نہ اس کے حملوں اور شرارتوں کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ جن کا مادہ تخلیق چوں کہ آگ وہوا ہے اس لئے وہ اپنی لطافت کے اعتبار سے اتنا سریع السیر اور قوی القدرت ہے کہ نہ اس کا تعاقب ممکن ہے اور نہ اس کے حملہ کی مدافعت ہی کی جاسکتی ہے۔

حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر انسان پر فرشتے موکل ہیں جو اس کی نیند اور بیداری کی حالت میں جنات اور حشرات الارض سے حفاظت کرتے ہیں۔ اگر کوئی ستانے والی چیز بھی آتی ہے تو وہ اس کو ہٹا دیتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تمھاری حفاظت کے لیے فرشتے موکل مقرر نہ فرمائے ہوتے تو تمھیں جن اٹھا کر لے جاتے۔ محافظ فرشتے کھانے، پینے، سونے جاگنے ہر حالت میں انسان کو آفات سے بچاتے ہیں۔ اس ضمن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

..... فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ○ یوسف[12:64]

تو اللہ ہی بہتر حفاظت فرمانے والا ہے اور وہی سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے○

وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ..... الانعام[6:61]

اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ تم پر (فرشتوں کو بطور) نگہبان بھیجتا ہے۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ..... الرعد[13:11]

(ہر) انسان کے لیے یکے بعد دیگرے آنے والے (فرشتے) ہیں جو اس کے آگے اور اس کے پیچھے اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ○ طارق[86:4]

کوئی شخص ایسا نہیں جس پر ایک نگہبان (مقرر) نہیں ہے○

علامہ غلام رسول سعیدی رحمتہ اللہ علیہ سورۂ طارق کی آیت نمبر 4 کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ

''اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے، اور ہر چیز کی بقا کا انتظام بھی اسی نے کیا ہے، اس نے زمین میں روئیدگی کی صلاحیت رکھی، بادلوں سے پانی برسایا، سورج کی تپش سے غلہ کو پکایا اور چاند کی کرنوں سے اس میں ذائقہ پیدا کیا، اس نے انسان کی ہدایت کے لیے نبیوں اور رسولوں کو مبعوث فرمایا اور آسمانی کتابوں کو نازل فرمایا اور یوں انسان کی جسمانی اور روحانی تربیت اور اس کی حفاظت کا نظام وضع فرمایا، نیز زمین میں ایسی جڑی بوٹیاں پیدا فرمائیں جن سے انسان اپنی بیماریوں کا علاج کرسکے اور سورج اور چاند کی روشنی سے جنگلوں، صحراؤں اور سمندروں کے اندھیروں کو دور فرمایا۔''(۷۷)

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو مسلمان اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اسے ہر لحاظ سے حفظ وامان اور سلامتی عطا ہوتی ہے۔ وہ سحر و آسیب، نظرِ بد اور دیگر تمام شرورِ کائنات سے محفوظ رہتا ہے۔ اسے نہ کسی چیز کا خوف ہوتا ہے اور نہ ہی کسی چیز کا غم۔

حسد کی خرابیاں اور علاج:۔ جس مستحق شخص کے پاس نعمت ہو اس سے نعمت کے زوال کی تمنا کو حسد کہتے ہیں۔ صاحبِ نعمت کے پاس نعمت دیکھ کر یہ تمنا کرنا کہ اس کے پاس یہ نعمت رہے اور ہمیں بھی اس کی مثل مل جائے، یہ رشک ہے۔ حسد، عداوت (دشمنی)، بغض، تکبر، خود

پسندی، جاہ طلبی، نام ونمود اور تفرد وتسلط کی طلب سے پیدا ہوتا ہے۔ اس سے انسان اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے غضب اور لعنت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس سے حاسد خود اور دیگر افراد و معاشرہ نفاق، عداوت، دنگا وفساد، بدامنی، تباہی و بربادی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ دینی مقاصد کے خلاف ہے۔ اسلام، سلامتی وامن اور باہمی محبت واخوت کا علم بردار ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

1۔ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضاً

ایک مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔

2۔ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

تم میں سے کوئی ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنی جان کے لیے پسند کرتا ہے۔

یہی مقصودِ فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی اخوت کی جہانگیری، محبت کی فراوانی (۷۸)

حسد کے متعلق احادیث اور آثار:

1۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑیوں اور گھاس کو کھا جاتی ہے۔ (۷۹)

2۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی بندے کے دل میں احسان اور حسد جمع نہیں ہوتے۔ (۸۰)

3۔ حضرت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں میری امت کو لازم ہیں، بدفالی، حسد اور بدگمانی، ایک شخص نے پوچھا: یارسول اللہ جس شخص میں یہ خصلتیں ہوں وہ ان کا کس طرح تدارک کرے، آپ نے فرمایا: جب تم حسد کرو تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اور جب بدگمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو اور جب تم کسی کام کی بدفالی نکالو تو (بدفالی کی وجہ سے وہ کام ترک کرنے کے بجائے) وہ کام کرگزرو۔ (۸۱)

4۔ بشر بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رشتہ داروں میں عداوت ہوتی ہے، پڑوسیوں میں حسد ہوتا ہے اور بھائیوں میں منفعت ہوتی ہے۔ (۸۲)

5۔ احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: پانچ چیزیں ایسی ہیں جس طرح ان کو میں بیان کرتا ہوں، حاسد کے لیے کوئی راحت نہیں ہے، جھوٹے کی کوئی مروت نہیں ہے، حاکم کی وفا نہیں، بخیل کا کوئی حیلہ نہیں اور بدخلق کی کوئی سیاست نہیں۔ (۸۳)

6۔ حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تک لوگ حسد نہیں کریں گے وہ خیریت سے رہیں گے۔ (۸۴)

7۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: حسد کرنے والا، چغلی کرنے والا اور کہانت کرنے والا میرے طریقے پر نہیں ہے، اور نہ میں ان کے طریقے پر ہوں۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

8۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلی اُمتوں کی بعض بیماریاں تم میں سرایت کر گئی ہیں، حسد اور بغض، بغض مونڈنے والا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بالوں کو مونڈتا ہے لیکن وہ دین کو مونڈتا ہے، اس حدیث کو امام بزاز نے جید سند کے ساتھ اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

9۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: ابھی تمھارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آئے گا، پھر ایک شخص آیا جس کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا، اور اس کے بائیں ہاتھ میں اس کی جوتیاں تھیں، دوسرے دن پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی فرمایا اور پھر وہی شخص آیا، تیسرے دن پھر آپ نے یہی فرمایا اور پھر وہی شخص آیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تین دن اس شخص کے ساتھ رہے تاکہ اس کا وہ عمل معلوم

کریں جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے اس کو تین بار جنت کی بشارت دی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا، وہ شخص رات کے قیام کے لیے نہیں اُٹھتا تھا، البتہ اللہ کا نام لے کر سوتا اور صبح اللہ کا نام لے کر اُٹھتا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس کی زبان سے خیر کے سوا کسی کا ذکر نہیں سنا، جب تین دن گزر گئے تو میں نے اس سے پوچھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مرتبہ تمھارے متعلق جنت کی بشارت سنی ہے اور میں نے تم کو کوئی غیر معمولی نیکی کرتے ہوئے نہیں دیکھا، آخر وہ کیا عمل ہے جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بشارت دی ہے؟ اس نے کہا: بس وہی عمل ہے جو آپ نے دیکھا، جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جانے لگے تو اس نے آپ کو آواز دی اور کہا: وہ عمل یہ ہے کہ میرے دل میں کسی مسلمان کے خلاف کینہ نہیں ہے اور جس کسی مسلمان کو اللہ نے کوئی نعمت دی ہو میں اس پر حسد نہیں کرتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی نیکی کی وجہ سے تم اس مرتبہ کو پہنچے ہو۔ اس حدیث کو امام احمد نے امام بخاری کی شرط کے مطابق روایت کیا ہے اور اس کو امام مسلم، امام نسائی، امام ابویعلیٰ اور امام بزاز نے بھی روایت کیا ہے۔

10۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے افضل کون شخص ہے؟ آپ نے فرمایا: جو مخموم القلب اور راست گو ہو، صحابہ نے کہا: راست گو کو تو ہم جانتے ہیں مخموم القلب کا کیا معنی ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص متقی ہو، صاف دل ہو، اس نے کوئی گناہ اور سرکشی نہ کی ہو، وہ کسی سے کینہ رکھتا ہو نہ حسد رکھتا ہو۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے سند صحیح کے ساتھ اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

11۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ابدال زیادہ نمازوں، روزوں اور صدقات کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے لیکن وہ اللہ کی رحمت، نفس کی سخاوت اور (حسد اور بغض سے) سینے صاف رکھنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔ اس حدیث کو امام ابن ابی الدنیا نے ''کتاب الاولیا'' میں مرسلاً روایت کیا ہے۔ (۸۵)

حسد کے مراتب (درجات): حسد کے چار درجات ہیں:

1۔ کسی شخص میں کوئی نعمت دیکھ کر انسان یہ چاہے کہ خواہ اس کو وہ نعمت نہ ملے لیکن اس شخص سے زائل ہو جائے، یہ انتہائی حسد ہے۔

2۔ دوسرے شخص سے وہ نعمت زائل ہو جائے اور اس کو مل جائے۔

3۔ وہ بعینہٖ اس نعمت کی خواہش نہ کرے بلکہ یہ چاہے کہ اس کو بھی اس جیسی نعمت مل جائے اور اگر اس کو ایسی نعمت نہ ملے تو دوسرے شخص سے وہ نعمت زائل ہو جائے تاکہ دونوں میں فرق نہ رہے۔

4۔ اس کو اس جیسی نعمت مل جائے لیکن اگر اس کو نہ ملے تو دوسرے شخص سے زائل نہ ہو، دنیاوی نعمتوں میں اس قسم کی خواہش مباح اور اُخروی نعمتوں میں یہ خواہش مستحسن ہے۔

کسی شخص میں دنیاوی نعمت دیکھ کر اس کی تمنا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے:

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَافَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ..... النساء:[4:32]

اور تم اس چیز کی تمنا نہ کیا کرو جس میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

اور کسی شخص میں اُخروی (کثرت عبادت اور تقویٰ) دیکھ کر اس کو طلب کرنے کی اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے:

.....وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ o المطففین[83:26]

اور رغبت کرنے والوں کو اسی (نیک لوگوں) میں رغبت کرنی چاہیے۔

امام بخاری روایت کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''صرف دو شخصوں پر حسد کرنا جائز ہے، ایک اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا فرمایا اور وہ دن رات قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہو، سو وہ آدمی یہ تمنا کرے کہ کاش مجھے بھی قرآن دیا جاتا تو میں بھی اس کی طرح دن رات قرآن مجید کی تلاوت کرتا، دوسرے اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ شخص حق کے راستے میں اس مال کو خرچ کرتا ہو، سو آدمی یہ تمنا کرے کہ کاش مجھے بھی مال دیا جاتا تو میں بھی

اس کی طرح مال خرچ کرتا۔"(۸۶)

اس حدیث میں حسد سے مراد حسد کا یہی چوتھا مرتبہ (رشک) ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی رحمتہ اللہ علیہ نے تبیان القرآن، جلد اول میں (ص 488 تا 492 پر) قرآنی آیات اور احادیث کے حوالے سے حسد کے اسباب، حسد زائل کرنے کے طریقے اور اس کے نقصانات بیان کیے ہیں۔

حسد کے اسباب:۔ حسد کے اسباب درج ذیل ہیں:

1۔ حسد کا سب سے بڑا سبب عداوت اور بغض ہے۔ جب انسان کسی سے عداوت رکھتا ہے تو وہ اس کو ذلیل کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ اس کو ذلیل نہ کر سکے تو یہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس جو نعمتیں ہیں وہ اس سے زائل ہو جائیں۔ اس ضمن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ o آل عمران [3:120]

اگر تمھیں کوئی بھلائی پہنچے تو انھیں بری لگتی ہے، اور تمھیں کوئی رنج پہنچے تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں، اور اگر تم صبر کرتے رہو اور تقویٰ اختیار کیے رکھو تو ان کا فریب تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، جو کچھ وہ کر رہے ہیں بے شک اللہ اس پر احاطہ فرمائے ہوئے ہے o

2۔ تکبر بھی حسد کا سبب ہے۔ ایک انسان اپنے معاصروں پر فوقیت حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کو فوقیت ملنے کے بجائے اس کے کسی معاصر کو عزت اور بڑائی مل جاتی ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اس کو وہ عزت نہیں ملی تو اس کے معاصر سے بھی وہ عزت زائل ہو جائے تا کہ اگر اس کو فوقیت نہیں ملی تو اس کے معاصروں کو بھی نہ ملے۔

3۔ لوگ کسی شخص کو کم درجہ کا خیال کرتے ہوں اور اچانک اس کو کوئی منصب مل جائے تو وہ اس سے حسد کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس سے یہ منصب زائل ہو جائے۔ مکہ کے سرداروں کے ایمان نہ لانے کا یہی سبب تھا۔ وہ کہتے تھے کہ ایک یتیم شخص ہم سے کیسے بڑھ گیا، ہم اس کے آگے اپنا سر کیسے جھکائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے قول کو نقل کر کے فرماتا ہے:

وَقَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰي رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ o الزخرف [43:31]

اور کہنے لگے: یہ قرآن (مکّہ اور طائف کی) دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی (یعنی کسی وڈیرے، سردار اور مال دار) پر کیوں نہیں اتارا گیا؟ o

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ o

الاعراف [7:63]

کیا تمھیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک مرد (کی زبان) پر نصیحت آئی تا کہ وہ تمھیں (عذابِ الٰہی سے) ڈرائے اور تم پرہیز گار بن جاؤ اور یہ اس لیے ہے کہ تم پر رحم کیا جائے o

4۔ جب کئی شخص کسی ایک مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہوں اور ان میں سے کوئی ایک کامیاب ہو جائے تو باقی لوگ اس سے حسد کرنے لگتے ہیں۔

5۔ اپنا تفرد اور تسلط چاہنا بھی حسد کا سبب ہے مثلاً کوئی شخص کسی فن میں کمال حاصل کر کے یگانہ روزگار ہو، پھر اس کو معلوم ہو کہ کوئی اور شخص بھی اس کی طرح صاحب کمال ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اس کا کمال زائل ہو جائے تا کہ اس کا تسلط و تفرد برقرار رہے۔

حسد کو زائل کرنے کا طریقہ:۔ حسد کو زائل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان تقدیر پر اپنے ایمان کو مستحکم کرے اور جو نعمتیں اس کو مل گئی ہیں ان پر راضی رہے اور ان کا شکر ادا کرے اور جو نعمتیں اس کو نہیں ملیں ان پر صبر کرے اور دوسرے شخص میں ان نعمتوں کو دیکھ کر ملول نہ ہو اور ان نقصانات پر غور کرے جو اس کو حسد کی صورت میں پیش آئیں گے، ارشادِ ربانی ہے:

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ o الزخرف:[43:32]

کیا آپ کے رب کی رحمت (نبوّت) کو یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ ہم اِن کے درمیان دنیوی زندگی میں ان کے (اسبابِ) معیشت کو تقسیم کرتے ہیں اور ہم ہی ان میں سے بعض کو بعض پر (وسائل و دولت میں) درجات کی فوقیت دیتے ہیں (کیا ہم یہ اس لیے کرتے ہیں) کہ ان میں سے بعض (جو امیر ہیں) بعض (غریبوں) کا مذاق اڑائیں (یہ غربت کا تمسخر ہے کہ تم اس وجہ سے کسی کو رحمتِ نبوت کا حق دار ہی نہ سمجھو) اور آپ کے رب کی رحمت اس (دولت) سے بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے (اور گھمنڈ کرتے) ہیں o

حسد کے نقصانات:۔ حسد کے نقصانات درج ذیل ہیں:

1۔ حسد کی وجہ سے انسان اللہ کے حکم اور اس کی تقسیم کو ناپسند کرتا ہے۔

2۔ انسان جب کسی مسلمان کے پاس زیادہ نعمتیں دیکھ کر حسد کرتا ہے تو وہ اولیاء اللہ کے زمرہ سے خارج ہو کر ابلیس کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے، کیونکہ سب سے پہلے حسد کرنے والا ابلیس تھا جس نے حضرت آدم علیہ السلام پر حسد کیا تھا۔

3۔ حسد کرنے والا شخص ہمیشہ جلتا اور کڑھتا رہتا ہے اور دوسرے شخص کو زیادہ نعمتیں ملنے پر اس کی جلن بڑھتی جاتی ہے۔

4۔ حسد کرنے والا شخص لوگوں کے نزدیک مذموم اور اللہ کے نزدیک ملعون ہوتا ہے۔

5۔ حاسد ہمیشہ یہ تمنا کرتا ہے کہ جس سے وہ حسد کرتا ہے اس سے نعمت زائل ہو جائے، اگر وہ عالم ہے تو غلط مسئلہ بتائے اور پکڑا جائے یا کسی مصیبت کا شکار ہو، لوگوں میں رسوا ہو، سخت بیمار ہو یا مر جائے اور جو شخص کسی کا برا چاہتا ہے وہ خود اس برائی میں پڑ جاتا ہے۔

حسد کرنے والے کو چاہیے کہ وہ ایسے کام کرے جو حسد کے تقاضوں کے خلاف ہوں، اگر حسد کی وجہ سے وہ اس کی برائی کرنا چاہتا ہو تو اس کی تعریف کرے، اگر حسد کی وجہ سے وہ اس کے سامنے اپنی بڑائی کا اظہار کرنا چاہتا تھا تو اس کے سامنے تواضع کرے، اگر وہ اس سے کسی بھلائی اور فیض کو منقطع کرنا چاہتا تھا تو اس کو خیر اور نفع پہنچائے، وہ اس سے جن نعمتوں کے زوال کی تمنا کرتا تھا اس کے لیے ان نعمتوں میں زیادتی کی دعا کرے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمًا o النساء[4:32]

اور تم اس چیز کی تمنا نہ کیا کرو جس میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، مردوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انھوں نے کمایا، اور عورتوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انھوں نے کمایا، اور اللہ سے اس کا فضل مانگا کرو، بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے o

جب حسد کرنے والا حسد کے نقصانات پر غور کرے گا اور اس کی تلافی کے لیے محسود کا بھلا چاہے گا تو اس سے حسد زائل ہو جائے گا۔

نظرِ بد کے اثرات و علاج:۔ نظرِ بد سے مراد کسی انسان کا اپنے جیسے کسی بھی دوسرے انسان، دوست، احباب، بچے وغیرہ کو، کسی کو حاصل شدہ نعمت کو، حیرت، پسندیدگی، بغض یا کینے کی وجہ سے بغور دیکھنا کہ اس ارادہ کی، نگاہ کی تاثیر سے اس شخص یا چیز پر اثر ہو جائے اور اس وجہ سے وہ شخص بیمار ہو جائے یا چیز کو نقصان پہنچ جائے۔

نظرِ بد کی تاثیر کے سلسلہ میں درج ذیل آیات اور ان کا ترجمہ ملاحظہ کریں۔

وَ قَالَ يٰبَنِىَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ o وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِىْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِىْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ o يوسف[12:67-68]

اورفرمایا: اے میرے بیٹو! (شہر میں) ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے (تقسیم ہوکر) داخل ہونا، اور میں تمھیں اللہ (کے امر) سے کچھ نہیں بچا سکتا کہ حکم (تقدیر) صرف اللہ ہی کے لیے ہے۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیےo اور جب وہ (مصر میں) داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے انھیں حکم دیا تھا، وہ (حکم) انھیں اللہ (کی تقدیر) سے کچھ نہیں بچا سکتا تھا مگر یہ یعقوب (علیہ السلام) کے دل کی ایک خواہش تھی جسے اس نے پورا کیا، اور (اس خواہش وتدبیر کو لغو بھی نہ سمجھنا تمھیں کیا خبر) بے شک یعقوب (علیہ السلام) صاحبِ علم تھے اس وجہ سے کہ ہم نے انھیں علمِ (خاص) سے نوازا تھا مگر اکثر لوگ (ان حقیقتوں کو) نہیں جانتےo

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ یعقوب علیہ السلام کے بارے میں بتا رہا ہے کہ انہوں نے جب 'بنیامین' سمیت اپنے بیٹوں کو مصر جانے کے لیے تیار کیا تو انھیں تلقین کی کہ وہ سب کے سب ایک دروازے سے داخل ہونے کی بجائے مختلف دروازوں سے داخل ہوں، کیونکہ انھیں جس طرح کہ ابن عباسؓ، محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ، ضحاک رحمۃ اللہ علیہ، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اور سدی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کا کہنا ہے، اس بات کا خدشہ تھا کہ چونکہ ان کے بیٹے خوبصورت ہیں، کہیں نظر بد کا شکار نہ ہو جائیں، اور نظر کا لگ جانا حق ہے۔''(۸۷)

فرمانِ الٰہی ہے:

وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌo القلم[68:51]

اور بے شک کافر لوگ جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ آپ کو اپنی (حاسدانہ بد) نظروں سے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہےo

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے:

''یعنی اگر تیرے لیے اللہ کی حفاظت وحمایت نہ ہوتی تو ان کافروں کی حاسدانہ نظروں سے تو نظر بد کا شکار ہو جاتا، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نظر کا لگ جانا اور اس کا دوسروں پر (اللہ کے حکم سے) اثر انداز ہونا حق ہے، جیسا کہ متعدد احادیث سے بھی ثابت ہے۔''(۸۸)

نظر بد کے موثر ہونے پر حدیثِ نبوی ﷺ سے چند دلائل:

نظر بد کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے فرامین ملاحظہ کریں۔ ان میں سے اکثر احادیث کا تبیان القرآن، جلد پنجم کے صفحات 814 اور 815 پر متعدد حوالہ جات سے ذکر کیا گیا ہے۔

1۔ اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَنَهٰی عَنِ الْوَشْمِ .....نظر بد کا لگ جانا حق ہے۔ اور آپ نے گوندھنے (جسم میں رنگ بھرنے) سے منع فرمایا ہے۔(۸۹)

2۔ نظر بد سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرو، کیونکہ نظر بد کا لگنا حق ہے۔(۹۰)

3۔ اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدْرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا .....نظر بد حق ہے، اور اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے جا سکتی ہے تو وہ نظر بد ہے، اور جب تم میں سے کسی ایک سے غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے (تاکہ غسل کے پانی سے وہ شخص غسل کر سکے جسے تمھاری نظر بد لگ گئی ہو) تو غسل کر لیا کرو۔(۹۱)

4۔ اسماءؓ بنت عُمیس نے آپ ﷺ سے گزارش کی کہ بنو جعفر کو نظر بد لگ جاتی ہے تو کیا وہ ان پر دَم کر سکتی ہیں؟.....آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اور اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی۔(۹۲)

5۔ بے شک نظر بد انسان پر اثر انداز ہوتی ہے، حتیٰ کہ وہ اگر ایک اونچی جگہ پر ہو تو نظر بد کی وجہ سے نیچے گر سکتا ہے۔(۹۳)

6۔ نظر بد کا لگنا حق ہے، اور انسان کو اونچے پہاڑ سے نیچے گرا سکتی ہے۔(۹۴)

7۔ نظر بد انسان کو قبر تک اور اونٹ کو ہانڈی تک پہنچا دیتی ہے۔(۹۵)

8۔ اَكْثَرُ مَنْ یَمُوْتُ مِنْ اُمَّتِیْ بَعْدَ قَضَاءِ اللّٰهِ وَقَدَرِهٖ بِالْعَیْنِ.....''اللہ کی قضا وتقدیر کے بعد سب سے زیادہ نظر بد کی وجہ سے میری اُمت میں اموات ہوں گی۔''(۹۶)

9۔ حضرت عائشہؓ صدیقہ کہتی ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نظر بد کی وجہ سے دم کرنے کا حکم فرماتے تھے۔ (۹۷)

10۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نظرِ بد اور بچھو وغیرہ کے ڈسنے سے اور نملہ (پہلو میں بننے والے پھوڑے یا چھوٹی پھنسیوں) کے لیے دَم کرنے کی اجازت دی ہے۔ (۹۸)

11۔ حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک لڑکی کے چہرے پر کالا یا پیلے رنگ کا نشان دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے نظر بد لگ گئی ہے، اس پر دم کرو۔ (۹۹)

12۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے آلِ حزم کو سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے دم کرنے کی رخصت دی، اور آپ ﷺ نے اسما بنت عمیسؓ سے پوچھا:

کیا وجہ ہے کہ میرے بھتیجے کمزور ہیں، کیا فقر و فاقے کا شکار ہیں؟ انھوں نے کہا: نہیں، بلکہ انھیں نظر بد بہت جلدی لگ جاتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان پر دم کیا کرو۔ (۱۰۰)

نظر بد تین مراحل سے گزر کر کسی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ سب سے پہلے دیکھنے والے شخص میں کسی چیز کے متعلق حیرت پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس کے ناپاک نفس میں حاسدانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ پھر ان حاسدانہ جذبات کا زہر نظر کے ذریعے منتقل ہو جاتا ہے۔ (۱۰۱)

نظر بد کا تیر کبھی نشانے پر جا لگتا ہے اور کبھی اس کا نشانہ خطا ہو جاتا ہے۔ زیرِ نظر شخص یا چیز کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کر رکھی ہوں تو وہ تیر نشانے سے خطا ہو جاتا ہے اور کبھی کبھار نظر لگانے والا شخص خود اپنی نظرِ بد کا شکار ہو جاتا ہے۔

کبھی نظر لگانے والا بغیر دیکھے بھی نظر لگا دیتا ہے۔ مثلاً وہ نابینا ہوتا ہے۔ یا جسے نظر لگی ہے وہ موجود نہیں ہوتا اور نظر لگانے والا اس کی عدم موجودگی میں اس کی تعریف کرتا ہے، جس سے نظر لگ جاتی ہے۔ کبھی نظر پسندیدگی کے اظہار کی وجہ سے لگتی ہے، یعنی غصہ یا حسد نہیں ہوتا۔ اور کبھی محبت کرنے والے کی نظر بھی لگ جاتی ہے۔ کبھی غیر ارادی طور پر صالح آدمی کی بھی نظر لگ جاتی ہے۔ لہٰذا خیال رہنا چاہیے کہ کسی دوسرے کی اچھی چیز پر نظر پڑے یا خود اسے اپنا آپ ہی بھلا لگے، یا اہل و عیال وغیرہ کو دیکھے تو قرآن میں مذکور ورد..... مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ..... ''جو اللہ چاہے (ہوگا) کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے'' پڑھ لے۔

جن کی نظر بد:۔

1۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ طلب کیا کرتے تھے، پھر جب معوذتین (الفلق، الناس) نازل ہوئیں تو آپ ﷺ انھیں کو پڑھتے تھے اور باقی دعائیں آپ ﷺ نے چھوڑ دی تھیں۔ (۱۰۲)

2۔ اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر سیاہ نشان تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو دم کرو کیونکہ اسے نظر بد لگ گئی ہے۔'' (۱۰۳)

امام القراء نے لکھا ہے کہ یہ سیاہ نشان جن کی نظر بد کی وجہ سے تھا۔

اِن دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جس طرح انسان کی نظر بد اثر انداز ہوتی ہے اسی طرح جن کی نظر بد بھی اثر انداز ہوتی ہے، اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ جب بھی اپنے کپڑے اتارے یا شیشہ دیکھے یا کوئی بھی کام کرے تو 'بسم اللہ' پڑھ لیا کرے تاکہ جنوں اور انسانوں کی نظر بد کی تاثیر سے بچ سکے۔

فلسفۂ نظر (قوتِ نگاہ کی تاثیر کا فلسفہ):۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شے کو قوتِ حیات اور شعور عطا فرمایا ہے۔ ہر شے کو اس کے مقصدِ حیات کے تحت ادنیٰ یا اعلیٰ درجے کی قوتِ حیات اور شعور عطا ہوئے ہیں۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اسے تمام جانداروں سے زیادہ قوتِ حیات اور شعور عطا ہوئے ہیں۔ اس قوتِ حیات اور روحانی شعور کا منفی استعمال نظرِ بد کی شکل میں اور مثبت استعمال نظرِ خیر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

حدیث میں ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر دورانِ خطبہ فرمایا: سفید دھاری دار سانپ اور دم

بریدہ سانپ کوقتل کردو کیونکہ یہ دونوں بصارت کوزائل کردیتے ہیں اور حمل کوساقط کردیتے ہیں۔ (۱۰۴)

اس حدیث میں یہ تصریح ہے کہ سفید دھاریوں والے سانپ کے دیکھنے سے بصارت چلی جاتی ہے اور حمل ساقط ہوجاتا ہے، اس طرح بعض افاعی (سانپ) ایسے ہیں کہ ان کی نظر سے انسان ہلاک ہوجاتا ہے، اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ اسی طرح انسان کا بعض لوگوں سے اس نوع کا تعلق ہوتا ہے کہ ان کے دیکھنے سے انسان کا چہرہ شرمندگی سے سرخ ہوجاتا ہے اور بعض لوگوں سے انسان اس قدر خوف زدہ ہوجاتا ہے کہ ان کے دیکھنے سے اس کا چہرہ زرد پڑ جاتا ہے اور یہ سب نظر کی تاثیرات ہیں۔ اسی طرح بعض لوگوں کے دیکھنے سے انسان بیمار پڑ جاتا ہے اور بعض کو دیکھنے سے انسان ہلاک ہوجاتا ہے اور یہ روح کی تاثیرات ہیں اور ارواح مختلف ہوتی ہیں۔ بعض روحوں کی طبائع، کیفیات، قوتیں اور خواص بہت جلد تاثیر کرتی ہیں کیونکہ وہ روح بہت خبیث ہوتی ہے، اور محض کسی شخص کو دیکھتے ہی اس میں تاثیر کرتی ہے اور بعض روحیں دوسرے شخص کے بدن کے ساتھ اتصال کے بعد تاثیر کرتی ہیں، اور اس کی آنکھوں سے ایک معنوی تیر نکل کر دوسرے کے جسم میں پیوست ہوجاتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی مشیت کے بغیر یہ تاثیر نہیں ہوتی۔ (۱۰۵)

نظر سے مراد نگاہ ہے۔ نظر بد سے مراد بری نگاہ ہے۔ نظر کا انسان کی روحانی قوت اور شعور وادراک سے گہرا تعلق ہے۔ جس انسان پر نفسانیت غالب ہو اس کی نظر بد اثرات رکھتی ہے۔ وہ جس چیز کے بارے میں توجہ اور یکسوئی سے سوچے، تصور کرے یا براہ راست جس چیز کو غور سے دیکھے اس پر بد اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ وہ چیز خرابی یا ہلاکت کا شکار ہوجاتی ہے۔

اصمعی نے کہا: میں نے ایک شخص کو دیکھا' اس کی نظر بہت لگتی تھی' اس نے سنا کہ ایک گائے بہت زیادہ دودھ دیتی ہے، اس کو یہ بہت اچھا لگا' اس نے پوچھا: وہ کون سی گائے ہے؟ لوگوں نے کوئی اور گائے بتائی اور اس کو مخفی رکھا، لیکن وہ دونوں گائیں مرگئیں۔ اصمعی نے کہا: میں نے اس شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب مجھے کوئی چیز اچھی لگتی ہے اور میں اس کو دیکھتا ہوں تو میری آنکھوں سے ایک قسم کی حرارت خارج ہوتی ہے۔ (۱۰۶)

نظر بد کے حامل فرد کی آنکھوں سے روشنی خارج ہوتی ہے۔ یہ روشنی تباہ کن قوت کی حامل ہوتی ہے اور روحانی تیر کی طرح اس شخص یا چیز پر اثر انداز ہوتی ہے جو مرکزِ توجہ ہو۔ بعض اوقات یہ نظر اس قدر تیز ہوتی ہے کہ فوری اثر کرتی ہے۔ بعض صورتوں میں یہ آہستہ آہستہ اثر انداز ہوتی رہتی ہے اور بالآخر حتمی نتائج مرتب ہوجاتے ہیں۔

بری نگاہ لازمی نہیں کہ کسی بدآدمی کی ہی لگے۔ بعض اوقات کوئی نیک انسان بھی کسی شخص یا چیز کو حیرت کی نگاہ سے دیکھے تو نگاہ کے منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں جیسا کہ حضرت عامر بن ربیعہؓ کے واقعہ میں بیان ہوا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو حکم ہے کہ جب اسے کوئی چیز اچھی لگے تو یہ ضرور کہے:

تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ

اللہ برکت والا ہے جو سب سے حسین پیدا کرنے والا ہے، اے اللہ! اس چیز میں برکت عطا فرمائیں۔ (۱۰۷)

جب انسان کسی چیز کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور برکت کی دعا دے تو مرکزِ توجہ انسان یا چیز پر نظر بد کے اثرات مرتب نہیں ہوتے۔

نظرِ خیر:۔ جس طرح نظر بد سے کوئی انسان یا جانور بیمار ہوسکتا ہے یا ہلاک ہوسکتا ہے اس طرح نظر خیر سے بیمار تندرست ہوسکتا ہے اور جو انسان یا جاندار قریب المرگ ہے وہ باذنِ الٰہی دوبارہ زندگی پاسکتا ہے۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

''اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کرسکتی ہے تو نظر تقدیر پر سبقت کرسکتی ہے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اہلِ بیت، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیائے امت کے حوالے سے نظر خیر (قوتِ نگاہ) کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔

؎ اولیا را قدرت ہست از الٰہ تیرِ جستہ باز گرداند ز راہ

؎ کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زورِ بازو کا نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں (۱۰۸)

نظر بد اور اس کی تاثیر کے سلسلہ میں تفاسیر، علمائے کرام کی کتب، عملیات و روحانی علاج کے مطالعہ کے دوران حیرت ہوئی کہ نظر بد کا ذکر تو عام ہے مگر کہیں بھی نظر خیر کا ذکر نہیں ہوا۔ حال آنکہ اولیاء اللہ کی قوتِ نگاہ کے ان کی کتابوں میں تذکرے ملتے ہیں۔ اس لیے مناسب سمجھا کر نظرِ خیر کا بھی ذکر کیا جائے۔

نظر بد کا علاج: ۔ اس علاج کے متعدد طریقے ہیں، ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

پہلا طریقہ: ۔ جس شخص کی نظر لگی ہو اگر اس کا پتہ چل جائے تو اسے غسل کرنے کا کہا جائے، پھر جس پانی سے اس نے غسل کیا ہو اُسے نظرِ بد سے متاثرہ شخص پر بہا دیا جائے، اس طرح ان شاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔

ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ میرے باپ سہل بن حنیفؓ نے غسل کرنے کا ارادہ کیا، اور جب اپنی قمیض اتاری تو عامر بن ربیعہؓ ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان کا رنگ انتہائی سفید تھا اور جلد بہت خوبصورت تھی، عامرؓ نے دیکھتے ہی کہا: میں نے آج تک اتنی خوبصورت جلد کسی کنواری لڑکی کی بھی نہیں دیکھی۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ سہلؓ کو شدید بخار شروع ہو گیا۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ کو یہ قصہ بتایا گیا اور آپ ﷺ سے یہ بھی کہا گیا کہ سہل کی حالت یہ ہے کہ وہ سر بھی نہیں اٹھا سکتا، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمھیں کسی پر شک ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، عامر بن ربیعہؓ پر شک ہو سکتا ہے۔ سو آپ ﷺ نے انھیں بلوایا اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے؟..... کیا تم 'بارک اللہ' نہیں کہہ سکتے تھے؟ اس لیے غسل کرو۔''

عامرؓ نے اپنا چہرہ، ہاتھ، کہنیاں، گھٹنے، پاؤں اور اپنی چادر کے اندرونی حصے دھوئے، پھر اسی پانی کو آپ ﷺ نے سہلؓ کے اوپر پیچھے سے بہانے کا حکم دیا (اور سہل فوراً شفایاب ہو گئے)۔ (۱۰۹)

غسل کرنے کا طریقہ: ۔ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ ہمارے زمانے کے علماء نے غسل کی یہ کیفیت بیان کی ہے، جس آدمی کی نظر لگی ہو، اس کے سامنے ایک برتن رکھ دیا جائے، جس میں وہ سب سے پہلے کلی کرے اور پانی اسی برتن میں گرائے۔ پھر اس میں اپنا چہرہ دھوئے، پھر بائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی دائیں ہتھیلی پر پانی بہائے، پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہتھیلی پر پانی بہائے۔ پھر پہلے دائیں کہنی، پھر بائیں کہنی پر پانی بہائے، پھر بائیں ہاتھ سے اپنا دایاں پاؤں دھوئے، پھر دائیں ہاتھ سے بایاں پاؤں دھوئے، پھر اسی طرح اپنے گھٹنوں پر پانی بہائے، پھر اپنی چادر یا شلوار وغیرہ کا اندرونی حصہ دھوئے، اور اس پورے طریقے میں اس بات کا خیال رہے کہ پانی برتن میں ہی گرتا رہے اس کے بعد جس شخص کو نظر بد لگی ہو اس کے سر کی پچھلی جانب سے وہ پانی یک بارگی بہا دیا جائے۔ (۱۱۰)

غسل کی مشروعیت:۔

1۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: نظر بد کا لگنا حق ہے، اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی، اور جب تم میں سے کسی ایک سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو وہ ضرور غسل کرے۔ (۱۱۱)

2۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ جس شخص کی نظر بد کسی کو لگ جاتی تھی اسے وضو کرنے کا حکم دیا جاتا تھا، پھر اس پانی سے مریض کو غسل کرا دیا جاتا تھا۔ (۱۱۲)

ان دونوں احادیث سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ جس شخص کی نظر کسی کو لگی ہو وہ مریض کے لیے وضو یا غسل کرے۔

نظر زدگی کے لیے مسنون دم:

نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے مختلف مواقع پر درج ذیل کلمات پڑھ کر نظرِ بد کے شکار افراد کو دم فرمایا اور استعاذہ کے لیے ان کلمات کی تعلیم دی۔ سحر و آسیب اور نظرِ بد کے اثرات کو دور کرنے کے لیے یہ سب کلمات یا ان میں سے کوئی ایک دو کلمات پڑھ کر دم کیا جا سکتا ہے۔

1۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسنؓ اور حسینؓ کو اللہ کی پناہ میں آنے کا دم یوں کیا کرتے تھے، فرماتے:

أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ

میں تم دونوں کو اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں۔ ہر شیطان سے اور ہر زہریلی چیز سے اور ہر اس نظر سے جو لگ جانے والی ہے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں: ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کو اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔ (۱۱۳)

2۔ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ

میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھے دم کرتا ہوں، ہر بیماری سے جو تجھے تکلیف دے، اور ہر نفس کی شرارت سے، یا حاسد کی نظر کی شرارت سے اللہ تعالیٰ تجھے شفاء دے۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں۔

3۔ بِاسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَّشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِى عَيْنٍ

اللہ کے نام کے ساتھ (شروع کرتا ہوں) وہ تجھے صحت دے، ہر بیماری سے تجھے شفاء دے اور حسد کرنے والے کے حسد سے جب وہ حسد کرتا ہے، وہ تجھے بچائے اور ہر نظر والے کی برائی سے بچائے۔

4۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا۔

5۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ

میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعہ سے اس کی پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان سے اور ہر زہریلی چیز سے اور ہر اس نظر سے جو لگ جانے والی ہے۔

6۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ الَّتِىْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَءَ وَمِنْ شَرِّمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِى الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقاً يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَحْمٰنُ

میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، وہ جو نہیں ان سے تجاوز کرسکتا کوئی نیک یا بد، ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی، اور اس چیز کی برائی سے جو آسمان سے اترتی ہے۔ اور اس کی برائی سے جو اس میں چڑھتی ہے۔ اور اس کی برائی سے جو زمین میں پیدا ہوئی۔ اور اس کی برائی سے جو زمین سے نکلتی ہے۔ اور رات اور دن کے فتنوں سے۔ اور اس رات اور دن میں آنے والی چیزوں سے مگر وہ رات کو آنے والا جو بھلائی لاتا ہے۔ اے بہت ہی زیادہ رحمت کرنے والے!

7۔ اَعُوْذُبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ، اس کے غضب سے، اس کے عذاب سے، اور اس کے بندوں کی برائی سے، اور شیطان کے وسوسوں سے، اور اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔

8۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَاْثَمَ وَالْمَغْرَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

اے میرے اللہ! بے شک میں آپ کی کریم ذات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، اور تیرے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، اس چیز کی شرارت سے جس کی پیشانی کو تو پکڑنے والا ہے۔ اے اللہ! تو ہی گناہ اور نقصان کا ازالہ کرتا ہے۔ اے میرے اللہ! تیرا لشکر شکست نہیں کھاتا اور نہ تو اپنے وعدہ کے خلاف کرتا ہے۔ پاک ہے تو اپنی تعریف کے ساتھ۔

9۔ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِىْ لَا شَىْءَ اَعْظَمُ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ الَّتِىْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَاَ وَبَرَاَ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِىْ شَرٍّ لَّا

أُطِيْقُ شَرَّهٗ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

میں اللہ تعالیٰ کی عظیم ذات کی پناہ مانگتا ہوں، وہ کہ جس سے کوئی چیز عظیم تر نہیں۔ اور اس کے ان کامل کلمات کے ساتھ جن سے کوئی نیک یا بد تجاوز نہیں کر سکتا۔ اللہ کے نیک ناموں کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، جن کو میں جانتا ہوں اور جنھیں نہیں جانتا ہوں، ہر اس چیز کی برائی سے، جو اس نے پیدا کی اور ہر اس برائی والی چیز کی برائی سے جس کے شر (کے مقابلے) کی میں طاقت نہیں رکھتا اور ہر برائی والے کی برائی سے کہ تو پکڑنے والا ہے اس کی پیشانی کو۔ بے شک میرا رب سیدھی راہ پر ہے۔

سحر و آسیب و نظر بد کے اثرات:۔ بندہ عاجز کے ذاتی تجربات و مشاہدات اور زیرِ علاج مریضوں کے احوال و کیفیات کے بغور جائزہ اور مستند روحانی معالجین کی تصانیف کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ سحر و آسیب، نظرِ بد، کج روی، بداخلاقی اور بدعملی کی وجہ سے عموماً درج ذیل مسائل پیدا ہوتے ہیں:

1۔ **رشتوں کی بندش:۔** اول تو کوئی رشتہ آتا ہی نہیں۔ اگر رشتہ آ بھی جائے تو کسی وجہ سے طے نہیں ہوتا۔ بعض صورتوں میں متاثرہ عورت یا مرد خود ہی رشتے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اگر رشتہ ہو جائے تو کامیاب نہیں ہوتا۔

2۔ **گھریلو ناچاقی:۔** شوہر کو بیوی سے یا بیوی کو شوہر سے متنفر کر دیا جاتا ہے۔ سربراہِ خانہ بیوی بچوں سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ نئی نویلی دلہن پر جادو کر دیا جاتا ہے۔ وہ شوہر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ان میں دوری رہتی ہے۔ گھریلو ناچاقی پیدا کر دی جاتی ہے۔ گھر والوں میں محبت اور خلوص نہیں رہتا۔ ایک دوسرے کو برا اور دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔

جدائی پیدا کرنے والے سحر (جادو) کا سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 102 میں اس طرح سے ذکر آیا ہے:

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط بقرہ[2:102]

اس کے باوجود وہ (یہودی) ان دونوں سے ایسا (منتر) سیکھتے تھے جس کے ذریعے شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے۔

3۔ **اولاد کی بندش:۔** میاں بیوی دونوں یا کسی ایک پر اولاد کی بندش کی صورت میں اولاد نہیں ہوتی۔ اگر اولاد ہو جائے تو زندہ یا تندرست نہیں رہتی۔ بعض اوقات اولاد کی ہلاکت کے لیے کیے گئے عمل سے انسان کی اولاد مرنا شروع ہو جاتی ہے۔

4۔ **ہلاکت و بربادی:۔** بعض اوقات فوری ہلاکت کا عمل کیا جاتا ہے۔ اس کی مدت مقرر کر دی جاتی ہے۔ بعض عملیات میں مدت مقرر نہیں کی جاتی۔ تاہم مخصوص مدت گزرنے کے بعد ایسے عمل کا توڑ کرنا قریباً ممکن نہیں رہتا۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کسی خاندان کی بربادی کے لیے کیے گئے عمل کا نسل در نسل اثر جاری رہا۔

5۔ **صحت کی خرابی:۔** بعض صورتوں میں سحر و آسیب اور نظر بد کے اثرات کی وجہ سے انسان کئی طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ حواس مخبوط رہتے ہیں۔ نظر کمزور ہو جاتی ہے یا بالکل بند ہو جاتی ہے۔ بہرا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ کسی ایک عضو یا پورے جسم میں سوئیاں چبھتی ہیں۔ ڈنگ لگنے کا احساس پیدا ہوتا ہے یا یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی چھری یا چاقو کی نوک سے زخمی کر رہا ہو۔ یادداشت ختم ہو جاتی ہے۔ سر اور پیٹ میں پانی پیدا ہو جاتا ہے۔ جوڑوں میں درد رہتا ہے۔ جگر خراب ہو جاتا ہے۔ امراضِ قلب پیدا ہو جاتے ہیں۔ پیشاب رُک جاتا ہے۔ نامردی، بانجھ پن، اٹھرا، سوکڑا، سرسام، بدخوابی، لقوہ، مرگی کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ ایسے امراض کی عموماً درست تشخیص نہیں ہوتی۔ میڈیکل اور کلینیکل رپورٹس عموماً ٹھیک آتی ہیں۔ ادویات اثر نہیں کرتیں۔

شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ یہ انسانی جسم کے مختلف اعضاء اور حصوں پر قبضہ جما کر خرابی پیدا کر دیتا ہے جس سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ یہ انسان کے دماغ میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت والے حصے پر قبضہ جما کر اسے مخبوط الحواس (پاگل) بنا دیتا ہے۔ دماغ کے حصہ بصارت کی کارکردگی میں خرابی یا رکاوٹ پیدا کر کے اسے فریبِ نظر دیتا ہے۔ بعض اوقات دیکھنے کی صلاحیت ختم کر دیتا ہے۔ اسی طرح یہ دیگر خرابیاں مثلاً مردانہ و زنانہ جنسی امراض، بانجھ پن، نامردی، امراضِ معدہ، امراضِ قلب، جلدی امراض، ذہنی و نفسیاتی امراض، سر درد، بخار وغیرہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ قرآن و حدیث میں کسی نہ کسی حوالے سے

ان امراض کا ذکر ہے۔مثلاً سحر استحاضہ ایک قسم کا جادو ہے جس کی بدولت خواتین کی ماہواری میں بے قاعدگی پیدا ہوجاتی ہے۔

6۔ **خواب میں ڈرنا:**۔متاثر افراد کو ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔ بچے، عورتیں اور بوڑھے خواب میں ڈرنے لگتے ہیں۔گھر کے تمام افراد کے ذہن میں انجانا سا خوف پیدا ہوجاتا ہے۔گھر میں کنکروں اور پتھروں کی بارش ہوتی ہے۔نامعلوم طور پر گوشت ہڈیوں اور خون کے چھینٹے پڑتے ہیں۔بند الماریوں میں رکھے ہوئے یا پہنے ہوئے کپڑوں پر خون کے دھبے لگ جاتے ہیں۔

7۔ **آگ لگنا:**۔بعض اوقات گھر کو، دکان کو آگ لگ جاتی ہے۔الماریوں اور پیٹیوں میں رکھے ہوئے سامان کو آگ لگ جاتی ہے۔کافی نقصان ہوجاتا ہے۔

8۔ **چیزیں چوری ہونا:**۔بعض اوقات گھر سے مختلف چیزیں (آٹا، اناج، زیورات، نقدی وغیرہ) چوری ہوجاتی ہیں۔

9۔ **تنزلی کا شکار ہونا:**۔مرد اپنے عہدہ اور مرتبہ سے معزول ہوجاتا ہے۔افسران ناراض رہنے لگتے ہیں۔انسان (مرد یا عورت) لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔

10۔ **بے جا محبت وعداوت:**۔بعض عملیات کے ذریعے دو افراد (میاں بیوی، والدین واولاد، دوستوں، کاروباری شراکت داروں وغیرہ) میں بے جا محبت وعداوت پیدا کردی جاتی ہے جس کے تباہ کن نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

11۔ **جانوروں کی ہلاکت:**۔دودھ دینے والے جانوروں پر جادو کردیا جاتا ہے۔وہ دودھ دینا چھوڑ دیتے ہیں یا ان کے تھنوں سے دودھ کے بجائے خون جاری ہوجاتا ہے۔بعض صورتوں میں دودھ دینے والے جانور اپنے تھنوں کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے۔بعض جانوروں پر جادو کی صورت میں جانوروں کے بچے مرنا شروع ہوجاتے ہیں۔بعض جانوروں کے جوڑوں میں ایک خاص قسم کی تکلیف پیدا ہوجاتی ہے۔

عزیزانِ من! بیماری کی وجہ سحر وآسیب ہو، نظر بد ہو یا صحت کے اصولوں کی خلاف ورزی کی وجہ سے بیماری لگے۔ذہنی، نفسیاتی، جسمانی، روحانی، اخلاقی، تمام امراض کی صورت میں روحانی علاج بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔کامیاب روحانی علاج کی بدولت تمام امراض سے نجات حاصل ہوتی ہے۔روحانی تطہیر حاصل ہوتی ہے اور تزکیۂ نفس ہوتا ہے۔اس علاج کے دوران کسی نہ کسی بہانے سے ذکرِ الٰہی کا موقع ملتا رہتا ہے۔دین، دنیا کے ساتھ آخرت بھی سنورتی ہے۔ہر مسئلہ و پریشانی کی صورت میں کسی ڈاکٹر یا طبیب سے پہلے حکیم و طبیب اعلیٰ سے رابطہ کرنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کا علاج نازل فرمایا ہے۔علاج سے آگاہ ہونا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔شفا منجانب اللہ ہے۔

دوا اور دم سے علاج:۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیماری کی صورت میں طبی وروحانی علاج کرنے کا حکم فرمایا ہے۔آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے ثابت ہے کہ کسی بھی مشکل، پریشانی یا بیماری کی صورت میں فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔اللہ تعالیٰ سے مدد اور رہنمائی طلب کریں۔بیماری کی صورت میں دعا کریں اور روحانی علاج کریں۔روحانی علاج کے علاوہ آپ کو جو وسائل میسر ہیں، ان سے بھرپور کام لیں اور ضرورت کے مطابق طبی علاج بھی کریں۔عصرِ حاضر میں دین سے دوری کے باعث لوگ ذکرِ الٰہی اور روحانی علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔صرف طبی علاج پر انحصار کیا جاتا ہے۔جس کے نتیجے میں لوگ طرح طرح کے لاعلاج امراض میں مبتلا ہیں اور شدید تکالیف کا سامنا کررہے ہیں۔

دوا کرنے اور علاج کرانے کے متعلق احادیث:

1۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بیماری کی دوا ہے پس جب کسی بیماری کی دوا حاصل ہوجائے تو وہ (مریض) اللہ کے اذن سے تندرست ہوجاتا ہے۔(۱۱۴)

2۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کی دوا بھی نازل کی ہے۔(۱۱۵)

3۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم دوا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا دوا

کرو، کیونکہ اللہ نے جو بیماری بنائی ہے اس کے لیے دوا بھی بنائی ہے سوائے بڑھاپے کی بیماری کے۔ (۱۱۶)

4۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف ایک طبیب بھیجا، اس نے ان کی ایک رگ کاٹی پھر اس پر گرم لوہے سے داغ لگایا۔ (۱۱۷)

5۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ کو تیر کے زخم کی وجہ سے گرم لوہے سے داغ لگایا۔ (۱۱۸)

دوا اور دم سے نبی ﷺ کا علاج کرانا:۔ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی اپنا علاج فرمایا ہے۔

1۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ نبی ﷺ کا کس چیز سے علاج کیا گیا تھا؟ انھوں نے کہا: اب اس چیز کو مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں پانی لے کر آتے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس سے زخم کو دھوتیں۔ پھر چٹائی کو جلایا گیا اور اس کی راکھ زخم میں بھر دی گئی۔ (۱۱۹)

2۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ گردن کی دونوں جانبوں کی رگوں اور کندھوں کے درمیان فصد لگواتے تھے اور آپ سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو فصد لگواتے تھے۔ (نبی ﷺ نے فرمایا: تمھاری بہترین دوا فصد لگانا ہے)۔ (۱۲۰)

3۔ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا جو نبی ﷺ کی خدمت کرتی تھیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پیر میں جب بھی کوئی چھالا یا زخم ہوتا تو آپ مجھے حکم دیتے کہ میں اس پر مہندی لگا دوں۔ (۱۲۱)

4۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ بیمار ہوتے تو ایک مٹھی کلونجی پھانک لیتے اور اس کے اوپر پانی اور شہد پیتے۔ (۱۲۲)

5۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ بیمار ہوتے تو حضرت جبرئیل آ کر آپ پر ان کلمات سے دم کرتے۔

بِاسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَّشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ (۱۲۳)

متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے بیماری میں علاج کرنے کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ نے خود بھی بیماری میں علاج کیا ہے اور آپ ﷺ پر دم کیا گیا ہے اور آپ ﷺ نے صحابہ کا داغ لگانے سے علاج کیا ہے، تو واضح ہو گیا کہ دوا، دم اور علاج کے ذریعے اسباب کی رعایت کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے جیسا کہ کھانے کے ذریعے بھوک کو دور کرنا اور پانی کے ذریعے پیاس کو دور کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔ نبی ﷺ غار حراء میں کئی کئی دنوں کا کھانا لے کر جاتے تھے۔ ازواج مطہرات کو ایک سال کی خوراک فراہم کرتے تھے۔ جنگِ احد میں آپ ﷺ دو زرہیں پہن کر گئے تھے، بیماری میں علاج کرتے تھے، دم کراتے تھے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ کسی مقصود کے اسباب کو حاصل کرنا توکل کے منافی نہیں ہے کیونکہ آپ سید المتوکلین ہیں، اور جس حدیث میں یہ ہے کہ جس شخص نے گرم لوہے سے جسم کو داغا یا دم کرایا، وہ توکل سے بری ہو گیا۔ اس کی تاویل یہ ہے کہ جس نے ان کو شفا کا قطعی اور یقینی سبب گمان کیا اور اس سے غافل ہو گیا کہ شفاء اللہ نے دینی ہے تو وہ توکل سے بری ہو گیا' اور جس نے یہ گمان کیا کہ یہ محض اسباب غالبہ ہیں اور شفا کی صرف اللہ سے اُمید رکھی تو اس کا توکل اپنے حال پر ہے جیسا کہ نبی ﷺ کی سیرت مبارکہ سے ظاہر ہے۔ (۱۲۴)

درحقیقت قرآن حکیم ہر بیماری کی شفا ہے۔ خواہ وہ قلبی و روحانی ہو یا بدنی اور جسمانی۔

قرآن مجید سے جسمانی شفا کے حصول کے متعلق احادیث اور آثار

1۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو اپنے اوپر ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس'' پڑھ کر دم فرماتے اور اپنا ہاتھ اپنے جسم پر پھیرتے، پھر جب آپ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کی وفات ہو گئی تو میں ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ'' پڑھ کر آپ پر دم کرتی جن کو پڑھ کر آپ دم فرماتے تھے، اور نبی ﷺ کا ہاتھ آپ ﷺ کے جسم پر پھیرتی تھی۔ (۱۲۵)

2۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ ﷺ اس کے اوپر ''قُلْ اَعُوْذُ

بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھ کر دم فرماتے۔ (۱۲۶)

3۔ امام ابن المنذ راور امام ابن مردویہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا میرے سینے میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ۔

4۔ امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حلق میں درد کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: تم قرآن پڑھنے کو لازم رکھو۔ (۱۲۷)

5۔ امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قرآن میں دل کی بیماریوں کے لیے شفاء ہے اور شہد میں ہر بیماری کے لیے شفاء ہے۔ (۱۲۸)

6۔ امام بیہقی نے طلحہ بن مصرف سے روایت کیا ہے کہ مریض کے پاس جب قرآن پڑھا جائے تو وہ آرام محسوس کرتا ہے، حضرت خیثمہ جب بیمار ہوئے تو میں ان کے پاس گیا، میں نے کہا آج آپ تندرست لگ رہے ہیں۔ انھوں نے کہا آج میرے پاس قرآن مجید پڑھا گیا تھا۔ (۱۲۹)

7۔ امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی 235ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا، تو اس پر بچھو نے ڈنک مارا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نعلینِ پاک سے اس بچھو کو مار دیا، پھر آپ نے واپس مڑتے وقت فرمایا: اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت فرمائے۔ یہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نمازی کو، نبی کو نہ غیر نبی کو مگر اس کو ڈنک مار دیتا ہے، پھر آپ نے پانی اور نمک منگا کر اس کو ایک برتن میں ڈالا پھر جس انگلی پر بچھو نے ڈنگ مارا تھا اس کو پانی میں ڈبویا اور اس پر پانی لگایا اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا۔ (۱۳۰)

8۔ امام الحسین بن مسعود البغوی المتوفی 516ھ روایت کرتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھیں کہ تعوذ کے کلمات پڑھ کر پانی پر دم کیا جائے پھر اس کے ساتھ مریض کا علاج کیا جائے۔ مجاہد نے کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ قرآن مجید کی آیات لکھ کر ان کو دھو لیا جائے اور اس کا غسالہ (دھوون) مریض کو پلا دیا جائے، اسی کی مثل ابوقلابہ سے مروی ہے اور نخعی اور ابن سیرین نے اس کو مکروہ قرار دیا، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت کو وضع حمل میں مشکل پیش آرہی تھی تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ قرآن مجید کی کچھ آیتیں اور کچھ کلمات طیبات لکھ کر انھیں دھو کر اس کا غسالہ (دھوون) اس عورت کو پلایا جائے۔ ایوب نے کہا میں نے ابوقلابہ کو دیکھا انھوں نے قرآن مجید کی کچھ آیتیں لکھیں پھر ان کو پانی سے دھویا اور اس شخص کو پلا دیا جس کو جنون تھا۔ (۱۳۱)

9۔ امام محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی 275ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین دوا قرآن ہے۔ (۱۳۲)

علامہ شمس الدین محمد بن ابوبکر ابن قیم جوزیہ متوفی 751ھ لکھتے ہیں: یہ بات معلوم ہے کہ بعض کلام کے خواص ہوتے ہیں اور اس کی تاثیرات ہوتی ہیں تو تمھارا رب العالمین کے کلام کے متعلق کیا گمان ہے جس کی ہر کلام پر فضیلت اس طرح ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام مخلوق پر ہے، اس کا کلام مکمل شفا ہے، عصمت، نافعہ، نور، ہادی اور رحمت عامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ .....o بنی اسرائیل[17:82]

اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرمارہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔

قرآن مجید کی تمام آیات شفا ہیں اور سورہ فاتحہ کے متعلق تمھارا کیا گمان ہے جس کی مثل قرآن میں ہے نہ تورات میں نہ انجیل میں اور نہ زبور میں۔ ایک مرتبہ میں مکہ میں بیمار ہوگیا، مجھے دوا اور طبیب میسر نہ آسکے، تو میں سورہ فاتحہ سے اپنا علاج کرتا تھا، میں ایک گھونٹ زمزم کا

پانی پیتا اور اس پر کئی بار سورہ فاتحہ پڑھتا، پھر ایک گھونٹ زمزم کا پانی پیتا، میں نے کئی بار یہ عمل کیا حتیٰ کہ میرے تمام درد اور تکلیفیں دور ہو گئیں اور مجھے مکمل فائدہ ہو گیا۔ (۱۳۳)

کلمات طیبہ سے دم کرنے کے جواز کے متعلق احادیث:

1۔ الشفاء بنت عبداللہ بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، اس وقت نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم اس کو پھوڑے کا دم کیوں نہیں سکھاتیں جس طرح تم نے اس کو لکھنا سکھایا ہے۔ (۱۳۴)

2۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دم صرف نظر بد یا سانپ یا بچھو کے ڈسنے میں (زیادہ موثر) ہے۔ (۱۳۵)

3۔ سہیل بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دم صرف بیمار شخص یا سانپ یا بچھو کے ڈسے ہوئے میں ہے۔ (۱۳۶)

امام الحسین بن مسعود البغوی المتوفی 516ھ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں: اس قسم کی جھاڑ پھونک اور دم کرنے کی ممانعت ہے جس میں کلماتِ شرک ہوں یا اس میں سرکش شیاطین کا ذکر ہو یا اس میں عربی کے علاوہ کسی اور زبان کے کلمات ہوں، یا ان کلمات کا کچھ پتا نہ ہو، ہوسکتا ہے کہ اس میں جادو کے کلمات ہوں یا کفریہ کلمات ہوں، لیکن جس میں قرآن مجید کے کلمات ہوں یا اس میں اللہ عزوجل کا ذکر ہو تو ان کلمات کے ساتھ دم کرنا جائز اور مستحب ہے، کیونکہ نبی ﷺ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے تھے۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: 4439، صحیح مسلم رقم الحدیث: 2192) اور جن صحابہ نے بکریوں کے عوض سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا، ان سے آپ نے فرمایا: تم کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ (زمانہ جاہلیت کا) دم ہے، اس کو تقسیم کرو، اور اس میں سے میرا حصہ بھی نکالو اور فرمایا: جن چیزوں پر تم اجرت لیتے ہو ان میں اجرت کی سب سے زیادہ مستحق اللہ کی کتاب ہے۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: 5737، 2276، صحیح مسلم رقم الحدیث: 2201) اور نبی ﷺ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ پر یہ کلمات پڑھ کر دم کرتے تھے: **اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ** (صحیح البخاری رقم الحدیث: 3371) ''میں ہر شیطان اور ہر زہریلے کیڑے اور ہر نظر بد کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔'' اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت جبرئیل نے یہ پڑھ کر آپ پر دم کیا:

بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ

اللہ کے نام سے آپ ﷺ پر دم کرتا ہوں، اللہ آپ ﷺ کو شفا دے ہر اس چیز سے جو آپ ﷺ کو ایذا دے اور ہر نفس کے شر سے اور ہر حاسد نظر سے، اللہ کے نام سے آپ ﷺ کو دم کرتا ہوں۔

4۔ صحیح مسلم رقم الحدیث: 2185، 2186، سنن الترمذی رقم الحدیث: 927، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 6523، سنن کبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 10843) اور عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا ہم زمانہ جاہلیت میں دم کرتے تھے، یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے دم کے کلمات مجھے پڑھ کر سناؤ، اس وقت تک دم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ ان میں شرکیہ کلمات نہ ہوں۔ (۱۳۷)

حاصل کلام: ۔تبیان القرآن میں (جلد پنجم کے صفحات 385 تا 409 پر) احادیث مبارکہ، فقہا احناف، علماء دیوبند اور علماء غیر مقلدین کی تصریحات کی رو سے بیان کیا گیا ہے کہ:

1۔ قرآن حکیم ہر بیماری کی شفا ہے، خواہ قلبی و روحانی بیماری ہو یا بدنی و جسمانی۔

2۔ حصولِ شفا کے لیے اللہ تعالیٰ کے اسماء، قرآنی آیات اور ماثورہ (منقولہ) دعاؤں پر مشتمل تعویز گلے میں لٹکانا، بازو پر باندھنا اور ایسے تعویز کو پانی میں دھو کر اس کا غسالہ (دھون) پینا جائز ہے۔

3۔ اگر تعویز کپڑے یا چمڑے میں سلا ہوا نہ ہو یا کسی دھات کی ڈبیا میں بند نہ ہو تو بیت الخلاء جاتے وقت یا عملِ زوجیت کے وقت تعویز

اتار لینا چاہیے۔

4۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے برکت حاصل کرنے کے لیے اور اس اعتقاد سے کہ مصیبت کو ٹالنے والا اور مرض کو دور کرنے والا صرف اللہ عزوجل ہے۔ تعویز استعمال کرنے اور دم کرنے یا دم کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے کلماتِ طیبات سے دم کرنے اور دم کرانے کی اجازت فرمائی ہے۔ یہ آپ ﷺ کی سنت ہے۔

5۔ اس قسم کی جھاڑ پھونک اور دم کرنے کی ممانعت ہے جس میں کلمات شرک ہوں یا اس میں سرکش شیاطین کا ذکر ہو یا اس میں عربی کے علاوہ کسی اور زبان کے کلمات ہوں یا ان کلمات کا کچھ پتا نہ ہو، ہوسکتا ہے کہ اس میں جادو کے کلمات ہوں یا کفریہ کلمات ہوں۔

حسد، نظر بد، سحر و آسیب اور دیگر شرورِ کائنات سے بچاؤ کے طریقے:۔ حسد، نظر بد، سحر و آسیب اور دیگر شرورِ کائنات سے محفوظ رہنے کے لیے شریعت نے بہت سے طریقے بیان کیے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

پاکیزگی اور طہارت اختیار کرنا:۔ وہ لوگ جو ناپاک رہتے ہیں، خرابیوں کا زیادہ شکار ہوتے ہیں پس اپنے جسم اور لباس کو پاک صاف رکھیں، بستر کی چادر بھی پاک ہو۔ زیادہ وقت باوضو رہیں۔ غُسل کی حاجت ہونے کے بعد جلدی غسل کرلیں۔ پیشاب کے چھینٹوں سے بہت احتیاط کریں۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

شہوت پر قابو پانا:۔ آفات و بلیات سے محفوظ رہنے کے لیے شہوت پر قابو پانا بھی ضروری ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ گانا، باجا، موسیقی اور میوزک وغیرہ نہ سنیں۔ بدنظری سے سخت پرہیز کریں۔ عورتوں اور بے ریش لڑکوں سے اختلاط نہ رکھیں۔ ناول، ڈائجسٹ اور رومانی کہانیاں نہ پڑھیں۔ متناسب غذا استعمال کریں۔ ورزش کو معمول بنائیں۔ جنسی دوائیوں کے اشتہارات نہ پڑھیں۔ ٹی وی فلم وغیرہ نہ دیکھیں۔ اخبارات و رسائل میں عورتوں کی تصاویر نہ دیکھیں۔ لسانی اور قلبی ذکر کے ذریعے شہوت کی آگ پر قابو پائیں۔ شادی یعنی حلال ذریعے کو استعمال کریں اور اپنے دماغ پر گندے خیالات کو مسلط نہ ہونے دیں۔

گندے جانور نہ پالیں:۔ گھر میں گندے اور ناپاک جانور نہ پالیں اور حلال جانوروں کا بھی ایسا شوق نہ رکھیں کہ ان کے ساتھ حد درجہ اختلاط ہو اور ان کے پیشاب وغیرہ سے احتیاط نہ رہے۔ مرغ بازی، بٹیر بازی اور اس طرح کے دوسرے فضول کاموں سے اجتناب کریں۔ بسا اوقات یہی چیزیں جادو کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

اچھے کاموں میں مشغولیت:۔ جو لوگ اکثر فارغ رہتے ہیں ان کے دماغ شیطان کے گھر بن جاتے ہیں۔ اس لیے خود کو مصروف رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے وقت کو دین کے کاموں میں صرف کریں۔

وہم سے پرہیز:۔ آج کل جس کو بھی بتا دیا جائے کہ آپ پر جادو ہے تو وہ فوراً یقین کرلیتا ہے اور سوچ سوچ کر پاگل ہوتا رہتا ہے۔ اس کے برعکس قرآنی آیات پر یقین نہیں کیا جاتا۔ حال آنکہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر جادو اثر کرسکتا ہے تو قرآنی آیات کا اثر کتنا زیادہ ہوگا؟ جادو انسانوں کا کلام اور شیاطین کی شرارت ہے۔ جبکہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ پس ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قرآن پاک کی آیات پڑھ کر مکمل یقین کرلے کہ جادو ٹوٹ چکا ہے۔ اسی یقین میں دین و دنیا کی فلاح ہے۔

تقدیر پر کامل یقین:۔ موت کا وقت مقرر اور اٹل ہے، بیماری اور صحت سب قسمت میں لکھی جا چکی ہیں۔ حکم ربی کے مطابق زندگی بسر کریں اس سے شقاوت، سعادت میں اور بدبختی، نیک بختی میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

حرام غذا سے اجتناب:۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو گوشت حرام غذا سے بنتا ہے وہ آگ کا مستحق ہوتا ہے۔ جادو بھی آگ کا اثر ہے۔ پس جو لوگ حرام مال کھاتے ہیں وہ ایسے انگارے کھاتے ہیں جو دنیا و آخرت میں تکلیف و پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ پس حلال کمائی اور حلال غذا کا التزام کیا جائے۔ ان شاء اللہ آپ ہر چیز کے شر سے محفوظ رہیں گے۔

اللہ کی پناہ مانگنا:۔ انسان کو چاہیے کہ ہر چیز کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔ اس کے لیے ذکر الٰہی کریں۔ معوذتین، آیاتِ استعاذہ اور دعائے استعاذہ پڑھتے رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا التزام:۔ نیکی کے ہر کام سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ضرور پڑھیں۔ ہر چیز کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا

کریں۔ یوں اس کے مضر اثرات ان شاءاللہ زائل ہو جائیں گے۔

اللہ کی مدد کا حصول:۔ اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

نظر لگانے والے کے سامنے صبر کا مظاہرہ کرنا، اسے برا بھلا نہ کہنا اور اسے اذیت نہ دینا۔ یہ بھی بچاؤ کے اسباب میں سے ایک ہے۔ نیز اللہ کی مدد طلب کی جائے۔ کیونکہ ارشاد ربانی ہے:

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ o البقرہ:[2: 45] صبر اور نماز کے ذریعے اللہ کی مدد حاصل کرو۔

برکت کی دعاء کرنا:۔ جب آدمی پسندیدہ چیز دیکھ لے تو برکت کے لیے دعا کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ..... o کہف[18:39]

اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے کیوں نہیں کہا: ''مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں: مطلب ہے کہ جب اس باغ میں داخل ہوا تھا اور تجھے یہ بہت پیارا لگا تھا اور تو نے اسے تعجب کی نظر سے دیکھا تو تجھے اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر اس کی حمد کرنی چاہیے تھی کہ اس نے تجھے مال اور اولاد عطا کر رکھی ہے جو کہ تیرے علاوہ دوسرے کو نہیں دے رکھی۔ اور تجھے (مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ) کہنا چاہیے تھا۔ لہٰذا نظر ڈالنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ نظر زدہ کے لیے برکت کی دعاء کرتے ہوئے کہے:

1۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ

اے اللہ! برکت عطا فرمائیں اس میں۔

2۔ سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے کوئی چیز دیکھی اور وہ اسے بھلی اور اچھی لگے تو کہے:

مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

تو اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔

3۔ سیدنا عامر بن ربیعہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛

اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهٖ اَوْمَالِهٖ اَوْ مِنْ اَخِيْهِ مَا يُعْجِبُهٗ فَلْيَدْعُ لَهٗ بِالْبَرَكَةِ

جب تم میں سے کوئی اپنی ذات، یا مال میں یا بھائی (کی ذات و مال) میں کوئی خوش کن چیز دیکھے تو اسے برکت کی دعا کرنی چاہیے۔

اس تبرک کا انداز یہ ہے کہ کہے:

تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ''بابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے۔''

یا یوں کہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ ''اے میرے اللہ!.....اس میں برکت فرما۔''

یا کہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَلَا تَضُرَّهٗ ''اے اللہ! اس میں برکت فرمائیں اور اسے نقصان سے بچائیں۔''

نظر لگانے والے سے عمدہ چیز کو بچانا:۔ جس چیز کو نظر لگنے کا خدشہ ہو اسے نظر لگانے والے سے پردہ میں رکھیں۔ کیونکہ نظرِ بد لالچی اور حاسد نفس سے سرزد ہوتی ہے، کہ جو چیز اسے پسند آتی ہے اس میں لالچ یا حسد کا اظہار کرتا ہے۔ اس لیے جب آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس پر نظر لگنے کا ڈر ہے تو اسے ظاہر نہ کریں۔ خصوصاً اس شخص کے سامنے وہ چیز نمایاں نہ کریں جس کی نظر لگنا مشہور ہو چکا ہے۔

تقویٰ اور صبر اختیار کرنا:۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت اپنے ذمہ لیتا ہے، غیر کے سپرد نہیں کرتا۔ ارشاد ربانی ہے:

وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ط وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ط اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ o

ال عمران[3:120]

اور اگر تمھیں تکلیف پہنچے تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرتے رہو اور تقویٰ اختیار کیے رکھو تو ان کا فریب تمھیں کوئی نقصان نہیں

پہنچا سکے گا، جو کچھ وہ کر رہے ہیں بے شک اللہ اس پر احاطہ فرمائے ہوئے ہےo

دشمن کی ایذاء رسانی پر صبر کرنے سے بھی نظر بد سے بچا جا سکتا ہے۔ اور وہ یوں کہ اس سے لڑائی جھگڑا پیدا نہ کیا جائے، اس کی شکایت نہ کی جائے اور اس کی اذیت نا کی کو دل میں بالکل جگہ نہ دی جائے۔

اللہ پر توکل:۔ جو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے کافی ہے۔ جب انسان صرف اپنے رب کی جانب ہی متوجہ ہو جاتا ہے تو نظر بد کے تیر اس کو لگنا تو درکنار اسے چھو بھی نہ سکیں گے۔

گناہ چھوڑنا:۔ انسان ان گناہوں کو جو اُس کے سب سے بڑے حاسد دشمن ابلیس نے اس پر مسلط کر رکھے ہیں، خیر باد کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍo الشوریٰ[42:30]

اور جو مصیبت بھی تم کو پہنچتی ہے تو اُس (بداعمالی) کے سبب سے ہی (پہنچتی ہے) جو تمھارے ہاتھوں نے کمائی ہوتی ہے حالاں کہ بہت سی (کوتاہیوں) سے تو وہ درگزر بھی فرما دیتا ہےo

دشمن سے حسن سلوک کرنا:۔ اور یہ آخری سبب ہے، جو ہے تو بہت مشکل، دل پہ گراں گزرتا ہے اور بڑا محنت طلب ہے لیکن تحفظ اور دفاع کے حوالے سے بلکہ دشمن کی آگ کو دوستی کی سلامتی والی ٹھنڈک میں بدل دینے کے لیے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے اور جس کی کامیابی کی اللہ تعالیٰ نے سورہ حم السجدہ میں گارنٹی دی ہے۔ لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ اسے وہی اختیار کر سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا نصیب میسر آیا ہو، اور وہ نصیب یہ ہے کہ حاسد کے سینہ میں جلنے والا شعلہ حسد بجھانا، باغی اور اذیت دینے والے سے حسن سلوک کرنا اور جس قدر اس کی اذیت و شرارت، حسد و بغاوت میں اضافہ ہو تو اسی قدر حسن سلوک بڑھاتے چلے جانا اور نصیحت و شفقت کا اظہار کرتے چلے جانا۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ط اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ oوَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ oوَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o حم السجدہ:[41:34-36]

اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی، اور برائی کو بہتر (طریقے) سے دور کیا کرو سو نتیجتاً وہ شخص کہ تمھارے اور جس کے درمیان دشمنی تھی گویا وہ گرم جوش دوست ہو جائے گاo اور یہ (خوبی) صرف اُنہی لوگوں کو عطا کی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں، اور یہ (توفیق) صرف اسی کو حاصل ہوتی ہے جو بڑے نصیب والا ہوتا ہےo اور (اے بندۂ مومن!) اگر شیطان کی وسوسہ اندازی سے تمھیں کوئی وسوسہ آ جائے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کر، بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہےo

صبح شام مسنون دعائیں پڑھنا:۔

1۔ نماز فجر کے بعد ایک سو مرتبہ یہ دعا پڑھیں (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ) (۱۳۸)

اللہ اکیلا اور لاشریک ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ (معبود)، عبادت کے لائق نہیں بادشاہی اور حمد اسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

2۔ سونے سے پہلے سورۃ الملک کی تلاوت کریں یا اسے سن لیں۔

3۔ روزانہ کئی بار الحمد شریف، آیت الکرسی اور چاروں قُل پڑھیں۔

4۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھیں۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ (۱۳۹)

''میں اللہ کے تمام نازل شدہ کلمات کی برکت سے اس کی پیدا کی ہوئی ہر چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (۱۴۰)

''اللہ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کے ہوتے ہوئے آسمان وزمین کی کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے۔''

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّةٍ (۱۴۱)

''میں اللہ کے تمام نازل شدہ کلمات کی برکت سے اس کی پناہ چاہتا ہوں، ہر شیطان کے شر اور زہریلی چیز اور ہر طرح کی نظر بد سے۔''

5۔ بیت الخلا میں جاتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (۱۴۲)

اے اللہ میں خبیث جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

6۔ شادی کے بعد اپنی بیوی کی پیشانی پر دایاں ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَهَا وَخَیْرَمَاجَبَلْتَهَاعَلَیْهِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَاعَلَیْهِ (۱۴۳)

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں، اور اس خیر کی بھی جو تو نے اس کی فطرت (طبیعت) میں رکھی ہے اور اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے جو تو نے اس کی فطرت میں رکھا ہے۔''

7۔ ازدواجی زندگی کا آغاز نماز کے ساتھ کریں۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں ''شادی کے بعد آپ جب اپنی بیوی کے پاس جائیں تو اسے کہیں کہ وہ آپ کے پیچھے دو رکعات نماز ادا کرے، پھر آپ یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ اَهْلِیْ وَبَارِکْ لَهُمْ فِیَّ اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَیْنَنَامَاجَمَعْتَ بِخَیْرٍوَّفَرِّقْ بَیْنَنَا اِذَا فَرَّقْتَ اِلٰی خَیْرٍ

''اے اللہ! میرے گھر والوں کے لیے مجھ میں اور میرے لیے میرے گھر والوں میں برکت رکھ دے۔ اے اللہ! جب تک تو ہمیں جمع رکھے خیر پر جمع رکھ اور جب جدا کرے تو خیر پر جدا فرما۔''(۱۴۴)

8۔ **وقت جماع احتیاطی تدبیر:**۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: تم میں سے کوئی بھی جب اپنی بیوی سے جماع کرنا چاہے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو چیز تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے بچا۔''(۱۴۵)

یہ دعا پڑھنے کے بعد میاں بیوی قربت کریں تو دونوں شیطان کے عمل دخل سے محفوظ رہیں گے اور حمل قرار پانے کی صورت میں بچہ شیطان کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

9۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (۱۴۶)

حدیث میں آتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی یہ دعا پڑھ لیتا ہے شیطان اس کے متعلق کہتا ہے: یہ آج کے دن مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ (ایضاً)

10۔ گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

یہ دعا پڑھنے سے آپ کو اللہ کی طرف سے یہ خوشخبری ملتی ہے:

یہ دعا تجھے کافی ہے، تجھے بچا لیا گیا ہے اور تجھے سیدھا راستہ دکھا دیا گیا ہے اور شیطان تجھ سے دور ہو گیا ہے اور وہ دوسرے شیطان سے کہتا ہے: تو اس آدمی پر کیسے غلبہ حاصل کر سکتا ہے جبکہ اسے ہدایت دے دی گئی ہے اور اس کی حفاظت کر دی گئی ہے اور اسے بچا لیا گیا ہے؟(۱۴۷)

استعاذہ:۔انسان کے لیے ممکن نہیں ہے کہ مددِ الٰہی کے بغیر محض اپنے علم وقدرت سے اور اپنے محدود وسائل بروئے کار لا کر ہر چیز کے (مخفی وظاہری) شر سے بچ سکے۔ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنے نہایت فضل وکرم سے تمام مخفی وظاہری شرورِ کائنات سے بچنے اور ان سے لاحق ہونے والی خرابیوں اور بیماریوں سے نجات پانے کے لیے کئی سورتیں اور آیات نازل فرمائیں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا o الاسراء[17:82]

''اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرما رہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے اور ظالموں کے لیے تو صرف نقصان ہی میں اضافہ ہے o''

قرآنی تعلیمات، نبی کریم ﷺ کے ارشادات اور قرآن وحدیث میں بیان کردہ ادعیہ استعاذہ سے واضح ہوتا ہے کہ انسان کی روح اور اس کے جسم کو ضرر دینے والے جسمانی وروحانی، ظاہری وباطنی، حسی ومعنوی، دائمی وناگہانی اسباب کی بنیادی اشکال یہ ہوسکتی ہیں:

1۔ انسان کو دیگر انسانوں سے درپیش خطرات

سحر، اعمالِ سفلیہ، نظرِ بد، بغض وعداوت اور دھوکہ وفریب پر مبنی سرگرمیاں۔

2۔ انسان کو دیگر مخلوقات سے درپیش خطرات

ظاہری وباطنی مخلوقات (درندوں، ضرر رساں حشرات، جنات، ارواحِ خبیثہ، ضرر رساں جراثیموں وغیرہ) سے درپیش خطرات۔

3۔ ناگہانی آفتوں اور مصیبتوں سے درپیش خطرات

امراضِ وبائیہ، سیلاب وطغیانی، زلزلہ، آتشزدگی، آندھی وغیرہ سے درپیش خطرات۔

4۔ انسان کو اپنے نفس سے درپیش خطرات

اپنے نفس کی بے جا خواہشات، رذائلِ اخلاق، عقائدِ باطلہ، اعمالِ فاسدہ سے درپیش خطرات، مختلف جسمانی امراض سے لاحق ہونے والی تکالیف وخرابیاں۔

5۔ شیطان اور اس کی ذریت سے درپیش خطرات

وساوسِ شیطانی' شیطان کے مکر وفریب اور دین ودنیا اور اعمال واخلاق برباد کرنے والی کارروائیوں سے درپیش خطرات

6۔ سفرِ آخرت میں درپیش خطرات

وقتِ نزاع، قبر میں، حشر میں، پل صراط پر، میزان کے قائم ہونے کے وقت، روزِ قیامت کی ہولناکیوں سے درپیش خطرات۔ ضروریاتِ زندگی کو درپیش خطرات۔

7۔ ضروریاتِ زندگی کو درپیش خطرات

انسان کے حفظ وامان، سلامتی، مقاصدِ حیات کی تکمیل کے لیے درکار اسباب کا میسر نہ آنا یا آنے کے بعد چھن جانا جیسے رزقِ حلال کمانے کے مواقع، حصولِ تعلیم وتربیت کے مواقع، پرامن ٹھکانہ، اچھے اور نیک دوست، مال، اولاد اور اسبابِ ضروریہ، نیکی اور عبادت کے مواقع، تندرستی وصحتِ کاملہ وغیرہ کا حاصل نہ ہونا یا حاصل ہونے کے بعد چھن جانا۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی حیاتِ اقدس، تمام انسانوں، مسلمانوں اور مومنین کے لیے بہترین نمونہ ہے۔آپ ﷺ نے ہر انسان کو درپیش مختلف مواقع، معاملات، حالات کے مطابق تعوذ وتوسل الٰہی کے یہ ادعیہ استعاذہ تلقین فرمائی ہیں۔مولانا محمد طاہر قاسمی نے اپنی کتاب ''التعوذ فی الاسلام'' میں استعاذہ کے جملہ اصولی وفروعی مواقع اور اقسام کو قرآن وحدیث سے پوری کاوش کے ساتھ یکجا کر کے ہدیہ ناظرین کیا ہے۔اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

''.....استعاذہ قرآن میں بھی آیا ہے اور حدیث میں بھی اور استعاذہ فی القرآن اور استعاذہ فی الحدیث میں وہی نسبت ہے جو اجمال کو

تفصیل سے ہوا کرتی ہے یا اصول کو فروع سے یا تخم شجر کو شجر کے ساتھ ہوتی ہے ..... (۱۴۸)

اس کتاب میں پہلے استعاذہ فی القرآن پیش کیا گیا ہے۔اس کے بعد استعاذہ فی الحدیث بیان کیا گیا ہے۔'الاستعاذہ فی الحدیث' میں مختلف احادیث کے حوالہ سے چھیانوے (96) ادعیہ استعاذہ دی گئی ہیں۔استعاذہ کی ان دعاؤں میں تمام شرور کائنات مخفیہ وظاہریہ سے بچنے کے لیے، دین، دنیا، آخرت، قبر، حشر میں درپیش خطرات ومصائب سے حفظ وامان وسلامتی کے لیے ذاتِ باری تعالیٰ سے مدد مانگنے اور اس کی پناہ مانگنے اور اس کی پناہ میں آنے کی تعلیم دی گئی ہے۔مولانا محمد اشرف علی تھانوی نے مذکورہ بالا تعوذات 'مناجاتِ مقبول' میں دیئے ہیں۔مولانا محمد طاہر قاسمی نے یہ تمام تعوذات، اپنی کتاب میں 'دعائے استعاذہ' کی صورت میں تحریر کر دیئے ہیں۔قرآن حکیم کی آیات استعاذہ، سورۂ مقدسہ برائے استعاذہ اور دعائے استعاذہ کو بصورتِ دعا اپنے وردومعمول بنا کر طالبانِ حقیقت کامل فوز وفلاح فی الدارین حاصل کر سکتے ہیں۔صدق وخلوص اور ایمان وایقان سے ان اوراد کو حرزِ جان وایمان بنالینا چاہیے۔

اَلْاِسْتِعَاذَۃُ فِی الْقُرْآنِ

قرآن حکیم میں پندرہ (15) مقامات پر استعاذہ کا ذکر ہوا ہے۔

اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنَ الْاَعْمَالِ الْمُضَرَّۃِ

1۔استعاذہ موسیٰ علیہ السلام

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖٓ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً ط قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا ھُزُوًا ط قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَo بقرہ:[2:67]

اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا کہ بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو، (تو) وہ بولے کیا آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگتا ہوں (اس سے) کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں o

2۔استعاذہ نوح علیہ السلام

اسی طرح نامعلوم الحقیقت اشیاء پر حضرت نوح علیہ السلام نے استعاذہ فرمایا۔

وَ نَادٰی نُوْحٌ رَّبَّہٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَo قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ ج اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ط اِنِّیْٓ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَo قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ ط وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَo ھود [11:45-47]

اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے رب کو پکارا اور عرض کیا: اے میرے رب! بے شک میرا لڑکا (بھی) تو میرے گھر والوں میں داخل تھا اور یقیناً تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے o ارشاد ہوا: اے نوح! بے شک وہ تیرے گھر والوں میں شامل نہیں کیوں کہ اس کے عمل اچھے نہ تھے پس مجھ سے وہ سوال نہ کیا کرو جس کا تمھیں علم نہ ہو، میں تمھیں نصیحت کیے دیتا ہوں کہ کہیں تم نادانوں میں سے (نہ) ہو جانا o (نوح علیہ السلام نے) عرض کیا: اے میرے رب! میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ سوال کروں جس کا مجھے کچھ علم نہ ہو، اور اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور مجھ پر رحم (نہ) فرمائے گا (تو) میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا o

3۔استعاذہ یوسف علیہ السلام

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗٓ اٰتَیْنٰہُ حُکْمًا وَّعِلْمًا ط وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَo وَرَاوَدَتْہُ الَّتِیْ ھُوَ فِیْ بَیْتِھَا عَنْ نَّفْسِہٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ ھَیْتَ لَکَ ط قَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّہٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ط اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَo یوسف[12:22-23]

اور جب وہ اپنے کمالِ شباب کو پہنچ گیا (تو) ہم نے اسے حکم (نبوت) اور علم (تعبیر) عطا فرمایا، اور اسی طرح ہم نیکوکاروں کو صلہ بخشا کرتے ہیں o اور اس عورت (زلیخا) نے جس کے گھر وہ رہتے تھے آپ سے آپ کی ذات کی شدید خواہش کی اور اس نے دروازے (بھی) بند کر

دیے اور کہنے لگی: جلدی آ جاؤ (میں تم سے کہتی ہوں)۔ یوسف (علیہ السلام) نے کہا: اللہ کی پناہ! بے شک وہ (جو تمھارا شوہر ہے) میرا مربّی ہے اس نے مجھے بڑی عزت سے رکھا ہے۔ بے شک ظالم لوگ فلاح نہیں پائیں گےo

4۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا استعاذہ ثانی

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَo قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَo قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَo یوسف[12:77-79]

انھوں نے کہا: اگر اس نے چوری کی ہے (تو کوئی تعجب نہیں) بے شک اس کا بھائی (یوسف) بھی اس سے پہلے چوری کر چکا ہے، سو یوسف (علیہ السلام) نے یہ بات اپنے دل میں (چھپائے) رکھی اور اسے ان پر ظاہر نہ کیا، (دل میں ہی) کہا: تمھارا حال نہایت برا ہے، اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم بیان کر رہے ہوo وہ بولے: اے عزیزِ مصر! اس کے والد بڑے معمر بزرگ ہیں، آپ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو پکڑ لیں، بے شک ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں پاتے ہیںo یوسف (علیہ السلام) نے کہا: اللہ کی پناہ کہ ہم نے جس کے پاس اپنا سامان پایا اس کے سوا کسی (اور) کو پکڑ لیں تب تو ہم ظالموں میں سے ہو جائیں گےo

5۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو استعاذہ کی تعلیم

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُo غافر[40:56]

بے شک جو لوگ اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر کسی دلیل کے جو اُن کے پاس آئی ہو، ان کے سینوں میں سوائے غرور کے اور کچھ نہیں ہے وہ اُس (حقیقی برتری) تک پہنچنے والے ہی نہیں۔ پس آپ (ان کے شر سے) اللہ کی پناہ مانگتے رہیے، بے شک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہےo

6۔ سنگساری کی ایذا سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا استعاذہ:

وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِo الدخان[44:20]

اور بے شک میں نے اپنے رب اور تمھارے رب کی پناہ لے لی ہے اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو o

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ اَعْيَانِ الْعَامَةِ

1۔ شرِ ماخلق سے استعاذہ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِo مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَo الفلق [113:1-2]

آپ عرض کیجیے کہ میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں o ہر اُس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہےo

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ اَعْيَانِ الْخَاصَةِ (اَلْمَرْئِيَّةِ)

1۔ حضرت مریم علیہا السلام کا استعاذہ

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّاo فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۡ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّاo قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّاo مریم [19:16-18]

اور (اے حبیبِ مکرّم!) آپ کتاب (قرآن مجید) میں مریم (علیہا السلام) کا ذکر کیجیے، جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر (عبادت کے لیے خلوت اختیار کرتے ہوئے) مشرقی مکان میں آ گئیںo پس انھوں نے ان (گھر والوں اور لوگوں) کی طرف سے حجاب اختیار کر لیا

(تاکہ حسنِ مطلق اپنا حجاب اٹھادے) تو ہم نے ان کی طرف اپنی روح (یعنی فرشتہ جبرائیل) کو بھیجا سو (جبرائیل) ان کے سامنے مکمل بشری صورت میں ظاہر ہوا o (مریم علیہا السلام نے) کہا: بے شک میں تجھ سے (خدائے) رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو (اللہ سے) ڈرنے والا ہے o

2۔نفوسِ حاسدہ سے استعاذہ

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ o الفلق [113:5]

اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے o

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ اَعْيَانِ الْخَاصَةِ (اَلْمَخْفِيَّة)

1۔افعال واعمال میں شیطان کے غیر مرئی دخل سے استعاذہ

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ o وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ o المومنون [98-23:97]

اور آپ (دعا) فرمائیے: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں o اور اے میرے رب! میں اس بات سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں o

2۔شیطان کے دخل سے قرأتِ قرآن کے وقت استعاذہ

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o النحل [16:98]

سو جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود (کی وسوسہ اندازیوں) سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں o

3۔آنحضرت ﷺ کو جہل سے استعاذہ کا حکم

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ o وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ o الاعراف [200-7:199]

(اے حبیبِ مکرّم!) آپ درگزر فرمانا اختیار کریں، اور بھلائی کا حکم دیتے رہیں اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر لیں o اور (اے انسان!) اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ (ان امور کے خلاف) تجھے ابھارے تو اللہ سے پناہ طلب کیا کر، بے شک وہ سننے والا، جاننے والا ہے o

4۔حضرت مریم علیہ السلام کی پیدائش پر ان کے لیے اور ان کی نسل کے لیے ان کی والدہ کا استعاذہ

..... وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o آل عمران [3:36]

اور میں نے اس کا نام ہی مریم (عبادت گزار) رکھ دیا ہے اور بے شک میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود (کے شر) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں o

5۔وسوسے پیدا کرنے والے شیطان سے استعاذہ:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ o مَلِكِ النَّاسِ o اِلٰهِ النَّاسِ o مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ o الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ o مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ o الناس [6-114:1]

آپ عرض کیجیے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں o جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہے o جو (ساری) نسل انسانی کا معبود ہے o وسوسہ انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے o جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے o خواہ وہ (وسوسہ انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے o

6۔شدتِ عداوت میں بدی کا بدلہ نیکی سے دینے کے وقت شیطان سے استعاذہ

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ط اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ o وَمَا

يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ o وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o حم السجدۃ/فصلت[41:34-36]

اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتی، اور برائی کو بہتر (طریقے) سے دور کیا کرو سو نتیجتاً وہ شخص کہ تمھارے اور جس کے درمیان دشمنی تھی گویا وہ گرم جوش دوست ہو جائے گا o اور یہ (خوبی) صرف اُنھی لوگوں کو عطا کی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں، اور یہ (توفیق) صرف اسی کو حاصل ہوتی ہے جو بڑے نصیب والا ہوتا ہے o اور (اے بندۂ مومن!) اگر شیطان کی وسوسہ اندازی سے تمھیں کوئی وسوسہ آ جائے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کر، بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے o

الاستعاذہ فی الحدیث

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مختلف اوقات، مواقع اور احوال کی مناسبت سے رذائلِ اخلاق، اوصافِ ذمیمہ اور شرورِ کائنات سے محفوظ رہنے کے لیے ذات باری تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کے طریقوں اور ادعیہ کی تعلیم سے مشرف فرمایا ہے۔ کتب احادیث اور علوم اسلامی کے دیگر مستند مآخذ کے مطالعہ سے قریباً ایک سو کے قریب ایسی مسنون دعائیں ملی ہیں جن سے استعاذہ طلب کیا گیا ہے۔ احوال ومقامات، اوقات ومواقع اور موضوعات کے لحاظ سے ان دعاؤں کے عنوانات درج ذیل ہیں:

1۔ حزن وغم، عاجزی وسستی، بزدلی وبارِ قرض اور غلبہ رجال سے استعاذہ
2۔ بڑھاپا، عذابِ قبر اور فتنۂ حیات وممات سے استعاذہ
3۔ ارذل عمر، تاوان، گناہ واثم، عذابِ نار، فتنۂ نار، فتنۂ قبر، فتنۂ فقر، فتنۂ غنا اور شرِ مسیح دجال سے استعاذہ
4۔ گدھے کی آواز سننے پر استعاذہ
5۔ اہل اور مال میں برائی دیکھنے سے اور مشقت ومصائب، سفر وانقلابِ احوال اور بددعائے مظلوم اور بعد خوشحالی کے تنگ حالی وغیرہ سے استعاذہ
6۔ کسی مکان میں اترنے کے وقت استعاذہ
7۔ ہر چیز کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے استعاذہ
8۔ حالتِ سفر میں رات کے وقت استعاذہ
9۔ گھر سے باہر نکلتے وقت استعاذہ
10۔ بازار میں داخل ہوتے وقت استعاذہ
11۔ اپنے اعمال کے شر سے استعاذہ
12۔ فقر، تنگدستی اور ذلت ظالمیت ومظلومیت سے استعاذہ
13۔ بدخلقی اور باہمی اختلافات اور نفاق سے استعاذہ
14۔ بھوک اور خیانت سے استعاذہ
15۔ برص، جذام، جنون اور امراض خبیثہ سے استعاذہ
16۔ اخلاق بد اور اعمال سیئہ وہوائے نفسانی سے استعاذہ
17۔ مکان اوپر گر جانے، کسی اونچے مکان سے گر پڑنے، پانی میں ڈوب جانے، آگ میں جل جانے، موت کے وقت شیطان کے بدحواس کر دینے، میدانِ جہاد میں پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مر جانے اور ایسی موت سے جو زہریلے جانور کی وجہ سے ہو، سے استعاذہ۔
18۔ شرِ نفس سے استعاذہ

19۔ نیند میں چونک جانے کے وقت، غضبِ الٰہی وعذابِ الٰہی اور لوگوں کے شر اور وسواسِ شیطانی سے استعاذہ
20 کفر سے استعاذہ
21۔ وضو کرتے وقت نحوست اور تباہی سے استعاذہ
22۔ فتنۂ دنیا اور بخل سے استعاذہ
23۔ شرِ سمع وبصر ولسان وقلب ومادۂ منویہ کے شر سے استعاذہ
24۔ علم غیر نافع، قلبِ غیر خاشع، نفسِ غیر قانع اور دعا غیر مستجاب سے استعاذہ
25۔ قرض سے استعاذہ
26۔ غلبۂ عدو اور شماتتِ اعداء سے استعاذہ
27۔ سوءِ خاتمہ، سوءِ قضاء اور مصیبتِ عظیمہ سے استعاذہ
28۔ انسان اور جنات کی نظرِ بد سے استعاذہ
29۔ ہمسایۂ بد سے استعاذہ
30۔ شیاطین الجن والانس سے استعاذہ
31۔ مسح کرتے وقت جہنم کی زنجیروں اور طوقوں سے استعاذہ
32۔ مہلکاتِ ارضی سے استعاذہ
33۔ برا خواب دیکھنے پر استعاذہ
34۔ صحت بگڑ جانے اور آفتِ ناگہانی اور خدا کی ہر قسم کی ناراضی اور زوالِ نعمت سے استعاذہ
35۔ گمراہی سے استعاذہ
36۔ نفاق اور برے اخلاق وعادات سے استعاذہ
37۔ چاند گرہن کے وقت استعاذہ
38۔ عذابِ دوزخ، عذابِ قبر سے استعاذہ
39۔ قیامت کے دن ضیقِ مقام سے استعاذہ
40۔ رات کے شر سے استعاذہ
41۔ تکبر سے استعاذہ
42۔ آندھی سے استعاذہ
43۔ حشرات الارض سے استعاذہ
44۔ ہر قسم کے درد اور بخار اور جوش مارنے والی رگ سے استعاذہ
45۔ باندی، غلام اور بی بی کی پیشانی کے بال پکڑ کر اور اونٹ کا کوہان پکڑ کر استعاذہ
46۔ امارت صبیان سے استعاذہ
47۔ وبالِ جان اولاد سے استعاذہ
48۔ بُرے پڑوسی، بُرے دن، بُری رات اور بُری گھڑی سے استعاذہ
49۔ نیا لباس پہنتے وقت اُس کے شر سے استعاذہ
50۔ تکبر، سحر، وسوسۂ شیطان سے استعاذہ

51۔ فتنہ لیل ونہار وآفاتِ سماوی وارضی سے استعاذہ
52۔ اپنے نفس یا کسی مسلمان کو برائی پہنچانے سے استعاذہ
53۔ نیا چاند دیکھ کر سلامتی کی دعا
54۔ حسدِ حاسد سے استعاذہ
55۔ فتن سے استعاذہ
56۔ اہلِ نار سے استعاذہ
57۔ بازار میں جھوٹی اور بری قسم کھانے سے استعاذہ
58۔ رات کو اُٹھتے وقت استعاذہ
59۔ چھوٹے بچوں کے لیے استعاذہ
60۔ اعمالِ عبادت میں شیطان کے وسوسہ ڈالنے کے وقت استعاذہ
61۔ ہر قسم کے درد سے استعاذہ
62۔ بچھو کے کاٹ لینے پر نبی اکرم ﷺ کا استعاذہ
63۔ فسق، قساوتِ قلبی، غفلت ومسکنت، ریا ونمود اور گونگا و بہرا پن سے استعاذہ
64۔ خدا کے مخلوق ہونے کے وسوسہ پر استعاذہ
65۔ عقائد باطلہ سے استعاذہ
66۔ تشتتِ کار وغیرہ سے یوم عرفہ میں استعاذہ
67۔ دشمن سے خوف کے وقت استعاذہ
68۔ رات کو کتا بھونکنے پر استعاذہ
69۔ سب وشتم اور غصہ کے وقت استعاذہ
70۔ حمام میں داخل ہوتے وقت استعاذہ
71۔ آندھی کے اندھیرے سے استعاذہ
72۔ سفر پر روانہ ہوتے وقت استعاذہ
73۔ بیت الخلا جاتے وقت استعاذہ
74۔ دو شخصوں میں جھگڑے کے وقت استعاذہ
75۔ صبح وشام حوادثاتِ ناگہانی سے استعاذہ
76۔ تمام دن شیطان سے محفوظ رہنے کے لیے صبح کے وقت استعاذہ
77۔ مسجد سے نکلنے کے وقت استعاذہ
78۔ سفر میں بعد فجر استعاذہ
79۔ شیطان اور اس کے لشکر سے استعاذہ
80۔ آسمان غبار آلود دیکھ کر استعاذہ
81۔ سامنے سے بادل آتے دیکھ کر استعاذہ
82۔ بعد نماز جمعہ استعاذہ

83۔ بدن کی ماؤف جگہ کے لیے استعاذہ

84۔ شیطان کے قلب پر گزرنے سے استعاذہ

85۔ کھانا کھانے کے بعد استعاذہ

86۔ وضو میں پاؤں دھوتے وقت پل صراط یعنی صراطِ مستقیم سے پاؤں پھسل جانے پر استعاذہ

87۔ زمانہ پُرمظالم سے استعاذہ

88۔ مانع خیر امید و توقع سے استعاذہ

89۔ ناک سنکنے (صاف کرنے) کے وقت استعاذہ

90۔ نفاق آمیز خشوع سے استعاذہ

91۔ رسوا کن عمل اور موذی رفیق سے استعاذہ

92۔ قطع رحمی سے استعاذہ

93۔ شمالی ہوا سے استعاذہ

94۔ نمازِ تہجد شروع کرتے وقت استعاذہ

95۔ بدنام کنندہ پڑوسی اور زوجہ سوٴ اور امام سوٴ سے استعاذہ

96۔ قاریوں کے متکبرانہ فخر سے استعاذہ

97۔ حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ کے نکاح کے وقت آنحضرت ﷺ کا ان کے لیے اور ان کی ذریت کے لیے استعاذہ

98۔ (مکّار) دوست نما دشمنوں سے استعاذہ

دعائے استعاذہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّفِتْنَةِ الْغِنٰی وَشَرِّفِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَمِن فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَیْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْکَنَةِ وَالْکُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّیَآءِ وَمِنَ الصَّمَمِ وَالْبَکَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَمِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْبُخْلِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْیَا وَمِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِاَعُوْذُبِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ وَمِنْ جُھْدِالْبَلَاءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَمِنْ شَرِّمَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ وَمِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَمِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَةِ نِعْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ وَمِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّقَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّمَنِیِّیْ وَمِنَ الْفَاقَةِوَمِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْاُظْلَمَ وَمِنَ الْھَدْمِ وَمِنَ التَّرَدِّیْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَاَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَمِنْ اَنْ اَمُوْتُ فِیْ سَبِیْلِکَ وَمُدْبِرًا وَّ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا وَّمِنْ مُّنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَآءِ وَالْاَدْوَآءِ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَةِ یَتَحَوَّلُ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّوَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَمِنَ الْخِیَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَاَنْ نَرْجِعَ عَلٰی

یااللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کم ہمتی سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور بہت بڑھاپے اور قرض سے اور گناہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنے سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور مال داری کے برے فتنے سے اور محتاجی کے بڑے فتنے سے اور مسیح دجال کے برے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور سخت دلی سے اور غفلت سے اور تنگدستی سے اور ذلت سے اور خواری سے اور کفر سے اور فسق سے اور نااتفاقی سے اور سنانے سے اور دکھانے سے اور بہرے ہونے سے اور گونگے ہونے سے اور جنون سے اور جذام سے اور بری بیماریوں سے اور بار قرضہ سے اور فکر سے اور غم سے اور بخل سے اور لوگوں کے دبالینے سے اور اس سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں اور دنیا کے فتنے سے اور اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو مقبول نہ ہو اور بری عمر اور دل کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں میں بوسیلہ تیری عزت کے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھے اور بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے پالینے اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کے طعنہ سے اور اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا اور اس کام کی برائی سے جو میں نے نہیں کیا اور اس چیز کی برائی سے جو مجھے معلوم ہے اور اس چیز کی برائی سے جو مجھے معلوم نہیں اور تیری نعمت کے جانے سے اور تیرے امن کے پلٹ جانے سے اور تیرے عذاب کے ناگہاں آجانے سے اور تیرے تمام غصوں سے اور اپنی شنوائی کی برائی سے اور اپنی بینائی کی برائی اور اپنی زبان کی برائی سے اور اپنے دل کی برائی سے اور اپنی منی کی برائی سے اور فاقے سے اور اس سے کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جاوے اور کسی چیز کے میرے اوپر گر جانے سے اور کسی چیز پر سے گر پڑنے سے اور ڈوب جانے سے اور جل جانے سے اور اس سے کہ گڑبڑ میں ڈال دے مجھے شیطان موت کے وقت اور اس سے کہ مروں میں جہاد سے بھاگ کر اور اس سے کہ مروں میں زہریلے جانور کے کاٹنے سے اور ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال اور نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے پناہ چاہتے ہیں ہم تیری ان بری چیزوں سے جن سے پناہ مانگی ہے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اور برے پڑوس سے قیام کی جگہ میں کیونکہ سفر کا ساتھی تو چل ہی دیتا ہے اور دشمن کے غلبہ اور مخالفین کے طعنے سے اور بھوک سے کہ وہ برا ہم خواب ہے اور خیانت سے کہ وہ برا ہمراز ہے اور اس سے کہ پچھلے پیروں لوٹیں ہم یا اپنے دین سے

اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا وَمِنَ الْفِتَنِ مَاظَهَرَمِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَمِنْ يَّوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنَ الْبَرَصِ وَمِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَمِنْ شَرِّمَا تَعْلَمُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ وَمِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّمِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَمِنْ شَرِّمَا بَعْدَهٗ وَمِنْ شَرِّمَا فِيْ نَفْسِيْ وَشَرِّالشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ نَقْتَرِفَ عَلٰى اَنْفُسِنَا سُوْءً اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ اَوْ اَكْتَسِبَ خَطِيْئَةً اَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُهٗ وَمِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نُضِلَّ اَوْنَظْلِمَ اَوْيُظْلَمَ عَلَيْنَااَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا اَوْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَعُوْذُبِنُوْرِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ اَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ وَتُنْزِلَ عَلَيَّ سَخَطَكَ وَلَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْاَعْمَيَيْنِ السَّيْلِ وَالْبَعِيْرِ وَالْمَصُوْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ خَلِيْلٍ مَاكِرٍعَيْنَاهُ تَرَانِيْ وَقَلْبُهٗ تَرْعَانِيْ اِنْ رَاٰ ى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَ اِذَا رَاٰى سَيِّئَةً اَذَاعَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُؤْسِ وَالتَّبَاْوُسِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ تَصُدَّعَنِّيْ وَجْهَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ يُّخْزِيْنِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِن كُلِّ صَاحِبٍ يُّؤْذِيْنِيْ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ اَمَلٍ يُّلْهِيْنِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ فَقْرٍ يُّنْسِيْنِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ غِنًى يُّطْغِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

الگ ہوکر فتنے میں پڑیں ہم اور تمام فتنوں سے جو ظاہری ہیں ان میں سے اور جو باطنی ہیں اور برے دن سے اور بری رات سے اور بری گھڑی سے اور برے ساتھی سے اور برص سے اور نااتفاقی سے اور نفاق سے اور برے اخلاق سے اور اس چیز کی برائی سے جسے تو جانتا ہے پناہ پکڑتا ہوں میں اللہ کی اہل دوزخ کے حال سے اور دوزخ سے اور اس چیز سے کہ قریب کرے اس سے قول ہو یا عمل اور چیز کی برائی سے جو تیرے قبضہ میں ہے اور پناہ چاہتا ہوں میں تیری اس چیز کی برائی سے جو اس دن میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جو اس کے بعد ہے اور اپنے نفس کی برائی سے اور ان کی برائی سے اور اس کے شر سے اور اس سے کہ حاصل کریں ہم اپنی جان پر کسی برائی کو یا اس کو کسی مسلمان کی طرف پہنچائیں یا کوئی ایسی خطا یا گناہ جسے تو نہ بخشے اور مقام کی تنگی سے قیامت کے دن یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری رضا کے ساتھ تیری ناخوشی سے اور تیرے عفو کے ساتھ تیری عقوبت سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری تجھ سے نہیں کرسکتا ہوں میں تعریف تیری تو اسی تعریف کے لائق ہے کہ جو خود کی ہے تو نے اپنی ذات کی۔ یا اللہ! ہم پناہ چاہتے ہیں تیرے اس سے کہ ہم گر جائیں یا کسی کو گرادیں یا ہم کسی کو گمراہ کریں یا ہم کسی پر ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے۔ یا ہم جہالت کریں یا ہم پر جہالت کی جائے یا گمراہ ہوں یا گمراہ کیے جائیں۔ چاہتا ہوں میں پناہ تیری ذاتِ گرامی کے نور کی جس سے روشن ہیں آسمان اور چمک رہی ہیں اس سے ظلمتیں اور درست ہیں اس سے کام دنیا اور آخرت کے اس سے کہ اتارے تو مجھ پر غصہ اپنا اور نازل کرے تو مجھ پر ناخوشی اپنی اور تیرا ہی حق ہے تجھ کو منانا یہاں تک کہ تو راضی ہو جاوے اور نہیں ہے، پھرنا گناہ سے اور نہ طاقت عبادت کی مگر تیری مدد سے اللہ چاہتا ہوں میں نگہبانی مثل نگہبانی بچہ کے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری برائی سے دو اندھوں یعنی سیلاب اور حملہ آور اونٹ کے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری مکار دوست سے کہ آنکھیں تو اس کی مجھے دیکھتی ہوں اور دل اس کا میرے خلاف ہو۔ اگر دیکھے بھلائی تو دبادے اور اگر دیکھے برائی تو فاش کرے اسے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں شدت فقر اور بہت محتاجی سے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری شیطان سے اور اس کے لشکروں سے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری عورتوں کے فتنے سے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری اس سے کہ منہ پھیرے تو مجھ سے قیامت کے دن یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری ہر اس عمل سے کہ رسوا کردے مجھے اور پناہ چاہتا ہوں تیری ہر اس ساتھی سے کہ تکلیف دے مجھے اور پناہ چاہتا ہوں تیری ہر ایسے منصوبے سے کہ غافل کردے مجھے اور پناہ چاہتا ہوں تیری ایسے ہر فقر سے کہ بھول میں ڈال دے مجھے اور پناہ چاہتا ہوں تیری ہر اس مال داری سے کہ دماغ چلادے میرا۔ یا اللہ! میں

اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْهَمِّ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْغَمِّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ یَّدْعُوَ عَلَیَّ رَحِمٌ قَطَعْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِهٖ وَمِنْ شَرِّمَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ وَمِنْ شَرِّمَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی اَرْبَعٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنِ امْرَاَةٍ تُشَیِّبُنِیْ قَبْلَ الْمَشِیْبِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّلَدٍ یَّكُوْنُ عَلَیَّ وَبَالًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّالٍ یَّكُوْنُ عَلَیَّ عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ فِی الْحَقِّ بَعْدَ الْیَقِیْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ یَوْمِ الدِّیْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْفُجَاءَةِ وَمِنَ لَّدْغِ الْحَیَّةِ وَمِنَ السَّبُعِ وَمِنَ الْغَرَقِ وَمِنَ الْحَرَقِ وَمِنْ اَنْ اَخِرَّ عَلٰی شَیْءٍ وَّمِنَ الْقَتْلِ عِنْدَ فِرَارِ الزَّحْفِ۔

میں پناہ چاہتا ہوں تیری فکر کی موت سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری غم کی موت سے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری اس سے کہ تیرے ساتھ کچھ بھی شرک کروں اور اس کو میں جانتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں تجھ سے اس کی کہ میں اسے نہ جانتا ہوں اور پناہ چاہتا ہوں تیری کہ بددعا دے مجھے کوئی رشتہ دار جس سے میں نے قطع رحم کیا ہو یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری اس حیوان کی برائی سے کہ پیٹ کے بل چلتا ہے اور اس حیوان کی برائی سے کہ دو پیروں سے چلتا ہے۔ اور اس حیوان کی برائی سے کہ چار پیروں سے چلتا ہے، یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری ایسی عورت سے کہ مجھے بوڑھا کردے بڑھاپے سے پہلے اور پناہ چاہتا ہوں تیری ایسی اولاد سے کہ ہو مجھ پر وبال اور پناہ چاہتا ہوں تیری ایسے مال سے کہ ہو مجھ پر عذاب یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری، شک لانے سے حق بات میں بعد یقین کے اور پناہ چاہتا ہوں تیری، شیطان مردود سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری سختی روزِ جزا سے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری، ناگہانی موت سے اور سانپ کے کاٹنے سے اور درندے سے اور ڈوبنے سے اور جل جانے سے اور اس سے کہ گر پڑوں کسی چیز پر اور مارے جانے سے لشکر کے بھاگنے کے وقت۔ (۱۴۹)

روحانی علاج کی شرعی حیثیت:۔ آپ کو اس کتاب میں روحانی علاج سے متعلق کچھ ایسی چیزیں نظر آئیں گی جو نبی کریم ﷺ سے نصاً تو ثابت نہیں ہیں، لیکن ان عمومی قواعد کے تحت آجاتی ہیں، جو قرآن وسنت سے ثابت ہیں۔ مثلاً آپ پائیں گے کہ قرآن مجید کی ایک آیت یا مختلف سورتوں کی کئی آیات کا علاج میں ذکر کیا گیا ہے، تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت آجاتی ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ.....۔الاسراء[17:82]

اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرمارہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔

چند علماء کا کہنا ہے کہ اس شفاء سے مراد معنوی شفاء یعنی شک، شرک اور فسق وفجور سے شفا ہے، اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس شفاء سے مراد معنوی اور حسی دونوں ہیں، اور اس سلسلے میں سب سے اہم دلیل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے جس میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عالجیھا بکتاب اللہ ''اس کا علاج قرآن مجید سے کرو۔''(۱۵۰)

اور اگر آپ اس حدیث میں غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ ﷺ نے پوری کتاب اللہ (قرآن مجید) کو علاج قرار دیا ہے اور اس کی کسی آیت یا سورت کی تخصیص نہیں فرمائی، سو پورا قرآن شفا ہے۔ بندہ عاجز کا زندگی بھر کا تجربہ ہے کہ قرآن مجید نہ صرف سحر وآسیب اور نظرِ بد کا علاج ہے بلکہ اس میں تمام اخلاقی وروحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج اور تمام مسائلِ حیات کا حل بھی ہے۔

اگر کوئی شخص اعتراض کرے اور کہے کہ ہر آیت کے لیے خاص دلیل ہونا ضروری ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ ﷺ نے فلاں مرض کا علاج، فلاں آیت کے ساتھ کیا تھا، تو اس شخص سے ہم گزارش کریں گے کہ آپ ﷺ نے اس سلسلے میں ایک عام قاعدہ وضع فرمادیا ہے جو صحیح مسلم کی ایک حدیث میں مذکور ہے۔ اس میں آتا ہے کہ چند لوگوں نے آپ ﷺ سے گزارش کی کہ ہم جاہلیت کے دور میں دم وغیرہ کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ تَكُنْ شِرْكًا۔

اپنے دم وغیرہ مجھ پر پیش کرو اور ہر ایسا دم درست ہے جس میں شرک نہ پایا جاتا ہو۔(۱۵۱)

سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن، سنت، دعاؤں اور اذکار سے اور حتیٰ کہ جاہلیت والے دم وغیرہ سے علاج ہوسکتا ہے بشرطیکہ اس میں شرک نہ پایا جائے۔

روحانی علاج کی شرعی حیثیت کے بارے میں فتویٰ:۔ روحانی علاج کی شرعی حیثیت کے بارے میں قرآن وحدیث سے دلائل کے مطالعہ کے بعد اس ضمن میں مفتی رشید احمد سندھی کے فتویٰ سے بھی روحانی علاج کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں سیر حاصل رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں:

> جو شخص بھی اس دنیا میں آیا ہے ایک نہ ایک دن موت کا مزہ چکھ کر دوسرے جہان کو یقیناً جانا ہے۔ اس دنیا میں بھی ہماری کچھ ضروریات ہیں۔ لیکن یہ دنیا ہمارا اصلی گھر نہیں، یہ تو مسافر خانہ ہے۔ ہمیں دنیا اور آخرت دونوں کی ذمہ داریاں پوری کرنی ہیں۔ اس لئے کچھ کام ہم موت سے پہلے، زندگی کے نفع ونقصان کے لئے کرتے ہیں۔ ان کاموں کو دنیا کے کام کہا جاتا ہے۔ جو کام ہم موت کے بعد آخرت کی زندگی کے بناؤ یا بگاڑ کے لئے کرتے ہیں، ان کو دین کے کام کہا جاتا ہے۔ مثلاً ہم نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور جہاد وغیرہ کرتے ہیں تاکہ آخرت کا گھر آباد ہوجائے۔ اس لئے ان کو دین کا کام کہا جاتا ہے اور ان کے احکام کو دینی احکام کہا جاتا ہے۔ دینی احکام کا چار دلیلوں میں سے کسی دلیل سے ثابت ہونا ضروری ہے۔
>
> ہم بخار کے لئے دوا کھاتے ہیں، بخار کے لئے دم کرواتے ہیں یا بخار کے لئے تعویذ لیتے ہیں، ان کا نفع ونقصان موت سے پہلے کی زندگی سے متعلق ہے، اس لئے کہ یہ سب دنیوی طریق علاج ہیں۔ جس طرح بخار کی دوا کے لئے اس کا نسخہ، اجزاء اور اوزان، طریقۂ استعمال اور پرہیز وغیرہ کے امور کا دلائل اربعہ میں کسی سے ان کی مکمل تفصیلات کا مذکور ہونا ضروری نہیں، (البتہ امور آخرت میں تفصیلات کا دلائل

اربعہ میں مذکور ہونا ضروری ہے) اسی طرح بخار کے بعض دم اور تعویذ کا بھی قرآن وحدیث میں مذکور ہونا ضروری نہیں ہے۔
اسی طرح بعض بیماریوں کی دواؤں کا ذکر بعض احادیث میں ملتا ہے، لیکن بہت سی بیماریوں اور دواؤں کا ذکر نہیں ملتا، اسی طرح بعض دم احادیث میں مذکور ہیں اور بعض دم احادیث میں مذکور نہیں۔
یہ اچھی طرح سمجھنا چاہیے کہ کوئی شخص اس لئے دم نہیں کرواتا کہ پل صراط سے آسانی سے گزر جائے، نہ اس لئے تعویذ لیتا ہے کہ منکر نکیر کے سوالات کا جواب آسان ہو جائے یا دوزخ سے بچنے کا تعویذ مانگتا ہے۔
غرضیکہ دوا اور دم محض دنیوی طریق علاج ہیں اور دنیوی امور کے بارے میں جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''**انتم اعلم بامر دنیا کم**'' (رواہ مسلم ۲۶۴/۱)
یعنی تم لوگ دنیوی امور میں اپنے تجربہ کی وجہ سے زیادہ جاننے والے ہو۔
مقصد یہ ہے کہ تعویذات اور دم وغیرہ کو محض دنیوی طریقہ علاج کے پس منظر میں دیکھنا چاہیے اور دم تعویذات وغیرہ کو دنیوی بیماریوں کے دنیوی علاج کی مانند سمجھنا لازمی ہے۔
دم اور تعویذ شرک نہیں بلکہ جائز ہیں۔ اور اسی پر اجماع ہے۔ البتہ دم اور تعویذ کے لئے تین شرطوں کا تحقق لازمی ہے۔ اگر وہ تین شرطیں مفقود ہو جائیں تو پھر اس کے عدم جواز میں کوئی شک وشبہ نہیں، مطلقاً دم اور تعویذ کو شرک کہنا غلط ہے۔ وہ شرائط یہ ہیں۔

01۔ تعویذات اللہ کے کلام یعنی قرآن کریم سے ہوں یا اللہ کے اسماء وصفات سے ہوں۔ قرآن حکیم کے علاوہ کسی اور عبارت پر مشتمل تعویذات اسلامی عقائد کے مطابق درست ہوں؛ شرکیہ کلمات پر مشتمل نہ ہوں۔

02۔ عربی زبان میں ہوں اور اگر کسی عجمی زبان میں ہوں تو اس کے الفاظ کے معانی معلوم ہوں۔

03۔ دم کرنے اور کرانے والا دونوں یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ دم اور تعویذ بذاتہ کوئی تاثیر نہیں رکھتے بلکہ موثر حقیقی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ یہ دم اور تعویذ صرف سبب اور ذریعہ ہیں۔ جیسا کہ فتح الباری میں ہے:
''فقد اجمع العلماء علی جواز الرق عند اجتماع ثلاثة شروط ان یکون بکلام اللہ تعالیٰ و اسمائه وصفاته وباللسان العربی او بما یعرف معناه من غیره وان یعتقد ان الرقیة لا تئوثر بذاتها بل بتقدیر اللہ تعالیٰ ۔۔۔۔'' الخ (فتح الباری ۱۹۵/۱۰)
تحقیق کہ تین شرائط کے تحت تعویذات کے جائز ہونے پر علما کا اجماع ہے۔ وہ یہ ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام، اس کے اسماء اور اس کی صفات سے ہوں۔ اور عربی زبان میں ہوں اور اگر کسی اور زبان میں ہوں تو اس کے معانی پہچانتا ہو اور اس کے مؤثر حقیقی ہونے کا اعتقاد نہ رکھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے
جانے۔ اور مسلم شریف میں ہے کہ جس دم اور تعویذ میں شرک نہ ہو وہ جائز ہے اس میں ممانعت نہیں۔ جیسا کہ فرماتے ہیں:
لابأس بالرقی مالم تکن شرکا ۔۔۔ (رواہ مسلم ۲۶۴/۲)
دم میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں۔
مذکورہ شرائط کے ساتھ دم اور تعویذ کے جواز پر چاروں آئمہ متفق ہیں، جیسا کہ کتاب الآثار میں ہے:
قال محمد :وبه نأخذاذا کان من ذکر اللہ او من کتاب اللہ وهو قول ابی حنیفة ۔۔۔ (کتاب الآثار ص ۳۷۷)
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ہم یہی دلیل دیتے ہیں جب وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہو یا کتاب اللہ سے ہو اور یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔
اور بخاری کے حاشیہ میں ہے:
فیه جواز الرقیة وبه قالت الائمة الاربعة وفیه جواز اخذ الاجرة ''۔۔۔الخ (من الہوامش علی البخاری ۸ ص رقم ۳۰۴)
اس سے دم درود کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور آئمہ اربعہ نے فرمایا ہے کہ ان میں اجرت لینا جائز ہے۔
متعدد اسلاف سے دم کرنا اور تعویذ لکھنا ثابت ہے۔

01۔ حضرت ابن عمرؓ کا تعویذ لکھ کر دینا ثابت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۳۹/۸)

02۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بچے کی پیدائش کے لئے دو آیات قرآنی لکھ دیتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲۸/۸)

03۔ ابن صلاح سے جب یہ دریافت کیا گیا کہ: کیا حیوانات کو بھی نظر لگتی ہے؟ اگر ایسا ہے تو اس کے لئے تعویذ قرآنی کا کیا حکم ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں جانوروں کو بھی نظر لگتی ہے اور ان کے لئے قرآنی تعویذ جائز ہے اور مکروہ نہیں ہے بلکہ اس کا ترک مختار ہے۔ (تجلیات صفدر ۳/۵۲۵)

غرضیکہ مذکورہ شروط کی پابندی کی صورت میں دم اور تعویذ جائز ہیں جیسے جائز علاج جائز ہے اور ناجائز علاج ناجائز ہے۔

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ تعویذات وغیرہ بطور علاج کے لٹکائے جاتے ہیں، تو ظاہر سی بات ہے انسان کے جس حصہ اور عضو میں تکلیف ہوگی اسی حصہ اور عضو میں تعویذ بطور دوا کے باندھا جائے گا۔ اور اس طرح باندھنا جائز ہے۔ یہی تعویذ وغیرہ اگر کپڑے یا چمڑے میں لپٹا ہوا ہو تو اسے ناف، ران اور جسم کے کسی بھی دوسرے حصے میں باندھنے سے اس کی اہانت نہیں ہوتی۔ اسی طرح قرآنی آیات کو اگر بطور علاج کے باندھا جائے تو اس کی اہانت نہیں ہوگی۔ البتہ کپڑے یا چمڑے میں لپیٹے بغیر تعویذ کو ران وغیرہ کے قریب باندھنا درست نہیں ہے، اس لئے کہ اس صورت میں قرآن کریم کی اہانت لازم آتی ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے۔

"**ولا باس بان یشد الجنب والحائض التعاویذ علیٰ العضدا اذا کانت ملفوفة**" (الدرالمختار مع ردالمحتار ۶/۳۶۴)

جائز تعویذات کے نقش اور ہندسے جائز اور ناجائز تعویذات کے نقش اور ہندسے ناجائز ہیں۔ اکابرین نے آیات کے نقش اور ہندسوں میں تاثیر واثر ہونے پر اپنے تجربات کو ذکر کیا ہے اور اس میں علاج تاثیر موجود ہونے کی صراحت کی ہے۔ لہٰذا جائز تعویذات کے نقش و ہندسوں کے عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ (۱۵۲)

روحانی علاج سے شفا کا حصول:۔ روحانی علاج سے بفضلِ تعالیٰ ہر طرح کے امراض سے شفا ممکن ہے۔ روحانی علاج کے فلسفۂ شفا کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ دین اسلام کی رو سے کرامت کا مفہوم اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ اس ضمن میں حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قرآن پاک کے اندر حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصے میں آصف بن برخیا کی اس کرامت کا ذکر موجود ہے جب انھوں نے بھرے دربار میں پلک چھپکنے سے قبل بلقیس کا تخت حاضر کر کے دکھایا تھا۔ حالانکہ بلقیس کا تخت کمروں میں مقفل تھا۔ بہت وزنی تھا اور بہت دور پڑا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام خود بھی معجزے کے ذریعے اس تخت کو پل بھر میں لا سکتے تھے۔ مگر انھوں نے ایک ولی کی کرامت کے سرعام مظاہرے کی خاطر آصف بن برخیا کے ذریعے تخت منگوایا۔ آصف بن برخیا کی اس کرامت کا ذکر اس لئے کر دیا کہ اولیاء کی کرامات کا ثبوت قیامت تک کے لئے قرآن میں موجود رہے اور کوئی انکار نہ کر سکے۔ آصف بن برخیا پیغمبر نہیں تھے بلکہ اللہ کے ولی تھے اور یہ ان کی کرامت تھی۔

حضرت مریمؑ پیغمبر نہ تھیں بلکہ اللہ کی ولیہ تھیں۔ ان کی کرامات کا ذکر بھی قرآن مجید میں موجود ہے کہ جب وہ اعتکاف میں محراب کے اندر بیٹھی تھیں تو حضرت زکریا علیہ السلام ان کے پاس آتے تو ان کے پاس محراب میں خلاف موسم میوے انبار در انبار موجود پاتے اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا وقت آیا تو مریمؑ کھجور کے ایک پرانے گلے سڑے درخت کے نیچے بیٹھ گئیں اور انھوں نے اللہ کے حکم سے کھجور کے درخت کو ہلایا تو وہ ہرا بھرا ہو گیا۔ اس پر کھجوریں پیدا ہو کر پکیں اور پھر نیچے گریں جن کو مریمؑ نے کھایا۔ یہ مریمؑ کی کرامت تھی۔ اور قرآن ہی میں آیا ہے کہ اصحاب کہف تین سو سال تک ایک غار کے اندر سوئے رہے۔ نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا مگر تین سو سال کے بعد جب وہ بیدار ہوئے اور اٹھے تو زندہ صحیح سلامت تھے اور اسی طرح جوان تھے جس حالت میں وہ سوئے تھے۔ اصحابِ کہف بھی پیغمبر نہیں تھے بلکہ اللہ کے ولی تھے۔ اور یہ ان کی کرامت تھی جس کا قرآن مجید نے ذکر کیا ہے۔ نبوت اور معجزات کا دور ختم ہو گیا۔ مگر اولیاء اللہ قیامت تک آتے رہیں گے۔ ہر زمانے میں موجود رہیں گے اور ان سے قیامت تک کرامات کا ظہور ہوتا رہے گا۔ (۱۵۳)

روحانی فلسفۂ شفا:۔ حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ روحانی فلسفۂ شفا کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

جب اللہ کا کوئی بندہ اللہ کو اس کے صفاتی اسم کے ساتھ یاد کرتا اور پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کی طرف اسی مخصوص صفت سے متوجہ اور متجلی ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی وہ صفت بقدر ظرف اور بقدر استعداد اس بندے میں سما جاتی ہے اور وہ بندہ اس صفت کا حامل ہو کر اس صفت کو استعمال کر سکتا ہے اور اس سے کام لے سکتا ہے۔ اس طرح وہ بندہ ایک طرح سے بندہ مولا صفات بن جاتا ہے۔ اور جب وہ بندہ مولا صفات اس صفت سے کام لیتا ہے اور اسے استعمال کرتا ہے تو اس سے کشف و کرامات کا ظہور ہوتا

ہے۔مثلاً کوئی بندہ اللہ کے اسم صفت شافی کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی صفت شفا سے اس کی طرف متوجہ اور متجلی ہوتا ہے اور اس بندے میں اللہ تعالیٰ کی صفت شفا بقدر ظرف اور بقدر استعداد سما جاتی ہے اور وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی صفت شفا کا حامل ہو جاتا ہے۔ پھر جب وہ بندہ اسی صفت شفاء کو استعمال کرتے ہوئے کسی بیمار کو مس کرتا ہے یا اسے دم کرتا ہے تو اسے فوری طور پر شفا اور صحت ہو جاتی ہے۔یہی کرامت ہے۔قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادرزاد اندھوں، جذامیوں، برص کے مریضوں اور پاگلوں کو مس کرتے اور دم کرتے تھے تو وہ فوراً صحت یاب ہو جاتے تھے حتیٰ کہ مردوں کو مس کرتے تو وہ بھی زندہ ہو جاتے تھے۔عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی صفت شفا کے حامل تھے۔

اللہ تعالیٰ کے بیشمار صفاتی اسماء ہیں اور ہر اسم کی صفات کائنات پر محیط ہیں۔اور بندہ ان اسماء صفات میں سے کسی ایک یا چند اسماء صفات کا ذکر کثرت سے کر کے اسی اسم صفت کی تجلی پا کر اس صفت کا حامل ہو سکتا ہے اور اس سے کام لے کر اور اسے استعمال کر کے لوگوں کو فیض دے سکتا ہے اور اس طرح صاحبِ کشف و کرامات ہو سکتا ہے۔

پھر ایک حدیث قدسی میں ہے کہ بندہ کثرت ذکر اور کثرت نوافل سے اللہ کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اللہ اس کی آنکھیں اور بصارت بن جاتا ہے اور وہ اللہ کی آنکھوں اور بصارت سے دیکھتا ہے اور اللہ اس کی سماعت بن جاتا ہے اور وہ اللہ کی سماعت سے سنتا ہے۔اللہ اس کے ہاتھ بن جاتا ہے اور وہ اللہ کے ہاتھوں سے پکڑتا ہے اور گرفت کرتا ہے اور پھر جب وہ بندہ اللہ سے کوئی سوال کرتا ہے اور کچھ طلب کرتا ہے تو اللہ اس کا سوال ضرور قبول کرتا ہے اور جو کچھ وہ مانگتا ہے اسے ضرور عطا کرتا ہے۔جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے اور اس کی بصارت اللہ کی بصارت اور اس کی سماعت اللہ کی سماعت بن جاتی ہے تو یہیں سے کشف و کرامات کا ظہور ہوتا ہے۔

معجزات پیغمبروں سے صادر ہوتے ہیں اور یہ پیغمبروں کا حق اور خاصہ ہے اور کرامات کا ظہور اولیاء سے ہوتا ہے اور یہ اولیاء کا حق اور خاصہ ہے۔معجزات اور کرامات میں صرف نام کا فرق ہے کام کی نوعیت کا کوئی فرق نہیں۔معجزہ وہ ہوتا ہے جو کسی پیغمبر سے صادر ہو اور کرامت وہ ہوتی ہے جو کسی ولی سے ظاہر ہو اگر کوئی کسی لاعلاج بیماری میں مبتلا ہے اور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اسے جواب دے دیا ہے اور پھر وہی مریض اگر اللہ کے کسی بندے کی دعا، دم اور تعویذ سے شفایاب ہو جائے تو اسے کرامت کہا جائے گا۔

اگر کسی کے ہاں اولاد نہیں ہوتی اور اسے دس بارہ سال ہو گئے ہیں اور ڈاکٹروں نے ٹیسٹ کر کے اسے بتا دیا ہے کہ اس کے سپرم (Sperm) یعنی کرمہائے منی مر چکے ہیں یا موجود نہیں ہیں۔اگر کسی دعا سے وہ صاحبِ اولاد ہو جائے تو یہ کرامت ہوگی۔(۱۵۴)

اولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوتِ شفا، عطا شدہ تصرفات اور کلامِ ربانی کی معجزانہ تاثیر سے کام لیتے ہوئے روحانی علاج کرتے ہیں۔اگر کوئی ذاتِ باری تعالیٰ کے فضل و کرم سے عطا شدہ صلاحیتوں کا افادۂ عام کے لیے ذکر کرے تو اس نعمتِ ربانی کے ذکر و شکر پر اس کی تردید نہیں کی جا سکتی۔اس ضمن میں حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ اللہ کے بندے اپنے اختیارات کا برملا اظہار اور اعلان اور دعویٰ بھی کرتے ہیں۔اور اللہ ان کی ان باتوں کی تصدیق کرتا ہے۔مثلاً قرآن نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یہ الفاظ کوڈ کئے اور دہرائے کہ عیسیٰؑ نے فرمایا۔

..... اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ..... آل عمران [3:49]

اس میں اَخْلُقُ کا لفظ آتا ہے یعنی تخلیق کرتا ہوں۔حالانکہ خالق اللہ ہے اگر کوئی یہ کہے کہ میں خالق ہوں اور تخلیق کرتا ہوں تو اسے ہم کافر کہیں گے مگر عیسیٰؑ نے جب یہ کہا تو اللہ نے اس کی تردید نہیں کی بلکہ اس کی تائید اور تصدیق کے طور پر قرآن میں درج کر دیا کہ اے عیسیٰؑ تم واقعی میرے اذن سے ایسا کر سکتے ہو۔اور عیسیٰؑ نے مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک ماری تو ان میں جان پڑ گئی اور وہ زندہ ہو کر اڑ گئے۔پھر عیسیٰ نے دعویٰ کیا کہ میں مادرزاد اندھوں اور برص کے مریضوں کو دم کرتا ہوں اور وہ تندرست ہو جاتے ہیں اور یہاں تک کہہ دیا کہ میں مردوں کو بھی زندہ کرتا ہوں۔مردے زندہ کرنا صرف اللہ کا کام ہے اور کوئی بندہ اس کا دعویٰ کرے تو ہم اسے بھی کافر قرار دے دیں مگر عیسیٰؑ کے اس دعوے کی بھی اللہ نے تصدیق کی کہ اے عیسیٰؑ تم مردے بھی زندہ کر سکتے ہو اور انھوں نے مردے زندہ کئے۔''وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی'' پھر عیسیٰؑ نے غیب دانی کا دعویٰ کیا اور فرمایا کہ تم اپنے گھروں میں جو کچھ کھاتے ہو اور کھانے کی جو چیزیں ذخیرہ کرتے ہو میں اس کو بھی مشاہدہ کرتا ہوں اور بتا سکتا ہوں۔حالانکہ غیب کا علم صرف خدا کو ہے۔مگر اللہ نے عیسیٰؑ کی اس بات کی بھی تصدیق کی اور اسے بھی قرآن میں درج کر دیا تا کہ قیامت تک لوگ اللہ کے خاص بندوں کی

غیب دانی اور اختیارات کا انکار نہ کرسکیں۔ ''وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ'' عام لوگوں کو یہ اختیار حاصل نہیں ہوتا مگر اللہ کے خاص بندے اس سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ غیب دانی کے معاملے میں بھی اور دوسری باتوں میں بھی۔ اور حضور نبی کریم ﷺ کو تو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ اختیارات سے نوازا ہے۔ اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کو غیب کا علم بھی حاصل تھا۔ اور قرآن اس کی شہادت دیتا ہے۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا o اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا o سورۃ جن [72:26-27]

(وہ) غیب کا جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی (عام شخص) کو مطلع نہیں فرماتا o سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (اُنھی کو مطلع علی الغیب کرتا ہے کیوں کہ یہ خاصۂ نبوت اور معجزۂ رسالت ہے)، تو بے شک وہ اس (رسول ﷺ) کے آگے اور پیچھے (علمِ غیب کی حفاظت کے لیے) نگہبان مقرر فرما دیتا ہے o

اس آیت میں غیب دانی کے معاملے میں رسولوں کا استثنیٰ ہے کہ اللہ اپنا غیب کا علم کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے اپنے محبوب رسولوں کے۔ اللہ کے خاص بندے اس کے علاوہ دوسری ایسی بہت سی باتوں میں مستثنیٰ ہوتے ہیں جو عوام کے لئے ممکن نہیں۔ یہاں تک کہ ان کے لئے قوانین قدرت اور مسلمہ اصول بھی توڑ دیئے جاتے ہیں۔ نر اور مادے کے ملاپ کے بغیر بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ مگر آدم اور حوا بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ عیسیٰؑ کی پیدائش بھی اسی طرح ہوئی اور وہ باپ کے بغیر پیدا ہوئے اور ہر ذی حیات کو موت کا مزا ضرور چکھنا ہے اور یہ قانون قدرت ہے۔ مگر حوران بہشتی اور ملائکہ کے لئے موت نہیں، وہ اس قانون قدرت سے مستثنیٰ ہیں۔

عیسیٰ، خضر اور الیاس زندہ ہیں۔ سورج غروب ہو جائے تو اسے دوبارہ طلوع کرنا کسی کے بس میں نہیں۔ چاند کے کوئی دو ٹکڑے نہیں کرسکتا۔ کنکروں کو کوئی زبان نہیں دے سکتا۔ اور سات آسمانوں کی بلندیوں کو کوئی عبور نہیں کرسکتا۔ مگر حضور ﷺ نے غروب شدہ سورج کو دوبارہ طلوع فرمایا۔ چاند کو دو ٹکڑے کر دکھایا۔ کنکروں سے کلمہ پڑھوایا اور معراج کی رات آسمانوں کو پلک جھپکنے میں عبور کرلیا۔ (۱۵۵)

روحانی علاج سے شفا کے واقعات:۔

ہیپاٹائٹس:

حاجی شیخ محمد اصغر قادری ولد شیخ عبدالعزیز سکنہ راولپنڈی بیان کرتے ہیں:

میری بہو، صفدر کی بیوی..... ہیپاٹائٹس C کی مریضہ بن گئی۔ دنیا جہاں کا علاج کرایا۔ دیسی حکیموں سے اور ڈاکٹروں سے مگر مرض بڑھتا گیا۔ جوں جوں دوا کی۔ آخر کار میں حضرت فقیر عبدالحمید سروری قادری صاحب کے قدموں پر گر گیا کہ حضور! اب یہ آخری سٹیج پر ہے اور زندہ بچنے کی کوئی ظاہری علامت نہیں ہے۔ آپ نے علاج بھی کرنا ہے اور دعا بھی فرمانی ہے۔ میں قربان اپنے مرشد پاک کی شفقت کے کہ میری التجا کو پذیرائی بخشی۔ میں اپنی بہو کو لے کر کلاچی شریف گیا۔ حضرت جی وہاں بار بار------ فرماتے رہے اور اجازت فرمائی کہ اللہ کرم کرے گا۔ آپ اب جا کر پنڈی کسی اچھے حکیم کا علاج بھی کرائیں مجھے معلوم تھا میرے مرشد پاک نے کرم فرمایا ہے اب صرف خانہ پری فرما رہے ہیں اور اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ اصل میں یہ کرم ان کا اپنا ہی تھا۔ میں نے راولپنڈی آ کر Test کرایا۔ تو ہیپاٹائٹس C کا رزلٹ Zero تھا۔ آج اس واقعہ کو دو سال گزر گئے ہیں۔ خدا کے فضل و کرم حضور کے قدموں کا صدقہ حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ اور فقیر نور محمد رحمتہ اللہ علیہ کی خصوصی عنایت اور میرے مرشد پاک کے قدموں کے صدقے سے اللہ نے ہیپاٹائٹس C سے مکمل شفاء دے دی ہے۔ جو کہ بظاہر بالکل ناممکن ہے۔

صفدر کی واپسی (منشیات یعنی ہیروئن سے) اور ہیپاٹائٹس C سے (میری بہو کی) مکمل صحت یابی پیر و مرشد پاک کی زندہ کرامتیں ہیں۔ (۱۵۶)

اس کے بعد مجھے ایک اور بڑی مصیبت پیش آئی اور وہ یہ کہ میں عمرہ کر کے واپس راولپنڈی پہنچا تو مجھے مثانے کا کینسر ہو گیا۔ علاج کروایا اور چھوٹا آپریشن بھی ہوا مگر مرض بڑھ گیا اور ڈاکٹروں نے کہا کہ تم ایک سال سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ میں نے پیر و مرشد سے رجوع کیا۔ آپ نے ایک حکیم صاحب سے علاج کرانے کا مشورہ دیا۔ میں سرگودھا اس حکیم صاحب کے پاس گیا۔ تین ماہ علاج کروایا اور میرا مرض جاتا رہا۔ اور میں تندرست ہو گیا۔ لوگ حیران ہیں کہ کینسر تو لاعلاج مرض ہے یہ کیسے ٹھیک ہو گیا مگر یہ میرے پیر و مرشد کی کرامت ہے کہ میں تندرست ہو گیا۔ (۱۵۷)

بشیر احمد قادری ولد محمد ابراہیم سکنہ چک نمبر 18/GD ضلع اوکاڑہ لکھتے ہیں:

مجھے گلے میں تکلیف ہوگئی۔ ڈاکٹروں نے اس کا آپریشن کیا۔ اور گوشت کا ایک ٹکڑا Test کے لئے لیبارٹری بھیج دیا۔ اس کا رزلٹ یہ آیا کہ گلے میں کینسر ہے۔ کینسر کو موت کا پیغام اور لاعلاج مرض سمجھا جاتا ہے۔ میں بہت ہی پریشان ہوا۔ جب اور کوئی چارہ نہ رہا تو میں نے حضرت قبلہ کی طرف رجوع کیا اور اپنی حالتِ زار بیان کی کہ میں تو علاج کے اخراجات بھی برداشت نہیں کرسکتا اور پہلے ہی مقروض ہوں۔ کیا کروں اور کہاں جاؤں۔ اور اس مرض سے میری موت یقینی ہے۔ میری آواز بند ہوگئی اور کوئی ٹھوس غذا اندر نہیں جاتی تھی سوائے دودھ اور یخنی کے۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ اس مرض سے تمھاری موت واقع نہیں ہوگی۔ تم زندہ رہو گے اور مرض کنٹرول میں رہے گا۔ تم کینسر ہسپتال میں شعائیں لگواؤ چنانچہ میں نے شوکت خانم ہسپتال میں جا کر شعائیں لگوانا شروع کر دیں۔ میرے ساتھ اور بھی گلے کے کینسر کے مریض تھے جو وہاں شعائیں لگوا رہے تھے۔ ان میں سے اکثر کی موت واقع ہوگئی مگر میرا مرض کنٹرول ہوگیا۔ میں زندہ ہوں۔ کھانا صحیح طریقے سے کھاتا ہوں۔ بات چیت بھی صحیح طریقے سے کرلیتا ہوں اور کام بھی کرتا ہوں اور کھیتی باڑی بھی کرتا ہوں۔ میں اس کو حضرت قبلہ کی بہت بڑی کرامت سمجھتا ہوں کیونکہ آپ کی دعا نے مجھے دوبارہ نئی زندگی بخش دی۔ (۱۵۸)

وظائف کی تعداد متعین کرنا: ۔سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 82 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اور ہم نے قرآن میں ایسی آیات نازل فرمائی ہیں جو مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہیں۔'' ان میں روحانی شفاء بھی ہے اور جسمانی شفا بھی۔ اس کے علاوہ بخاری و مسلم شریف میں ایک واقعہ درج ہے کہ'' آپ ﷺ نے اپنے چند اصحابؓ کو ایک مہم پر بھیجا' جن میں حضرت ابوسعید خدریؓ بھی تھے۔ یہ حضرات راستے میں عرب کے ایک قبیلے کی بستی میں جا کر ٹھہرے اور انھوں نے قبیلے والوں سے کہا کہ ہماری میزبانی کرو۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ اسی دوران قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا اور وہ لوگ ان مسافروں کے پاس آئے اور کہا کہ کیا تمھارے پاس کوئی دوا یا عمل ہے جس سے تم ہمارے سردار کا علاج کردو؟ حضرت ابوسعیدؓ نے کہا'' ہے تو سہی مگر' چونکہ تم نے ہماری میزبانی سے انکار کیا ہے اس لیے جب تک تم کچھ دینے کا وعدہ نہ کرو' ہم اس کا علاج نہیں کریں گے'' انھوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ (بعض روایات میں ہے 30 بکریاں) دینے کا وعدہ کیا اور حضرت ابوسعیدؓ نے جا کر اس پر سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کی اور لعاب دھن اس پر ملتے گئے۔ آخر کار بچھو کے زہر کا اثر زائل ہوگیا اور قبیلے والوں نے جتنی بکریاں دینے کا وعدہ کیا تھا وہ لا کر دے دیں۔ مگر ان اصحاب نے آپس میں مشورہ کیا کہ ان بکریوں سے کوئی فائدہ نہ اٹھاؤ جب تک رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لیا جائے۔ نہ معلوم کہ اس کام پر اجرت لینا جائز ہے یا نہیں۔ چنانچہ یہ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ماجرا عرض کیا۔ حضور ﷺ نے ہنس کر فرمایا: ''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورت جھاڑنے کے کام بھی آسکتی ہے؟ بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی نکالو۔'' اس واقعہ سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ عمل کرنے والے نے قرآن پاک سے سورت بھی خود منتخب کی اور اس کی تعداد بھی خود مقرر فرمائی۔ اس پر آپ ﷺ نے کوئی اعتراض نہ فرمایا۔ اسی طرح بخاری و مسلم شریف میں ایک حدیث موجود ہے: ''حضرت ابوہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص صبح کے وقت 100 مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ** اور 100 مرتبہ شام کے وقت کہے قیامت کے دن اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا، مگر **مَاقَالَ اَوْزَادَ عَلَيْهِ** (وہ آدمی جو اس کی مثل یا زیادہ کہے)۔

اب ایک شخص تو 100 مرتبہ پڑھتا ہے جبکہ دوسرا اس سے زیادہ پڑھنا چاہتا ہو تو ظاہری بات ہے کہ پڑھنے والا تعداد خود متعین کرے گا اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ اس اجازت کے تحت کرتا ہے جو آپ ﷺ نے ''زاد'' کے الفاظ کہہ کر تعداد خود مقرر کرنے کی اجازت فرمادی۔ گویا عمل کرنے والا خود پڑھنے کے لئے تعداد متعین کرسکتا ہے بلکہ دوسروں کی رہنمائی بھی کرسکتا ہے۔ وظائف کی تعداد متعین کرنے سے دین میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا بلکہ اس سے روحانیت کو تقویت ملتی ہے۔ اور ویسے بھی توجہ اور یکسوئی سے وظائف کرنے کے لئے تعداد کا تعین بہت ضروری ہے۔

آداب المریدین: ۔روحانی تعلیم و تربیت کے لیے ضروری ہے کہ مرشدِ کامل تلاش کر کے باقاعدہ ان کی شاگردی کی جائے اور ان کی سرپرستی و رہنمائی میں مراقبہ کیا جائے اور جن وظائف کا وہ کہیں صرف وہی وظائف پڑھے جائیں۔ روحانی تعلیم و تربیت کے دوران جو بھی روحانی و فکری ارتقاء حاصل ہو اس سے اپنے مرشد کریم کو آگاہ کر کے مزید رہنمائی حاصل کی جائے۔

تمام روحانی سلاسل (قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی و دیگر سلاسلِ حق) میں مشائخ نے سالکین کی رہنمائی کے لیے کتب تحریر فرمائی ہیں۔ سالک (مرید) کو چاہیے کہ ان کتب کا بار بار، بغور مطالعہ کر کے اپنے مشائخ عظام کے نظام تعلیم و تربیت سے اچھی طرح آگاہ ہو جائے اور جن امور کی سمجھ نہ آئے ان کی تفہیم کے لیے اپنے مرشد سے رابطہ کرے۔

میرا (بندہ عاجز، مصنف و مؤلف کا) تعلق سروری قادری سلسلہ سے ہے اور مجھے دیگر سلاسلِ روحانی میں تعلیم و تربیت حاصل کرنے کا موقع بھی ملا ہے۔ میں نے یہ کتاب اور تصوف کے موضوع پر دیگر کتب عوام الناس اور اپنے ہم مکتب بھائیوں اور بہنوں کے لیے لکھی ہیں۔ اس ضمن میں، میں نے تمام سلاسل کی روحانی کتب اور مشائخ عظام کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ خصوصاً اپنے روحانی سلسلے کے عظیم مشائخ حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ، حضرت قبلہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمتہ اللہ علیہ اور اپنے مرشد کریم حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ کی کتب و تصانیف اور افکارِ جلیلہ کو مدِّنظر رکھا ہے اور جا بجا ان کتب سے حوالہ جات و اقتباسات بھی دیے ہیں۔

ان کتب کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ روحانی تعلیم و تربیت اور ذکر و فکر کا شوق رکھنے والے خواتین و حضرات کو درج ذیل امور پیشِ نظر رکھنے چاہئیں:

01۔ مرشدِ کامل تلاش کریں، ان کی بیعت کریں۔ مرشدِ کامل کی پہچان کے لیے مشائخ کی کتب کا مطالعہ کریں۔ حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتب، 'نور الہدیٰ'، 'عین الفقر' اور 'عقلِ بیدار' میں، حضرت قبلہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتب، 'عرفان' (حصہ اول و حصہ دوم) اور 'مخزن الاسرار' میں، مرشدِ من حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتب، 'حیاتِ سروری' اور 'الہامات' میں اس ضمن میں بہت اچھے طریقے سے رہنمائی فرمائی ہے۔

02۔ مرشدِ کامل جن اوراد و وظائف کی تعلیم و اجازت دیں، صرف وہی وظائف پڑھیں۔ اس ضمن میں مرشدِ من حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> ''سروری قادری سلسلے کے جو مشہور معروف اوراد و وظائف ہیں وہ تیر بہدف اور بہت کارگر ہیں اور اس سلسلے سے تعلق رکھنے والوں کے لیے موزوں اور مناسب ہیں۔ انھی میں سے پسند کر کے پڑھیں۔ ان سے باہر نہ جائیں۔ اکثر اوقات اُن سے باہر جانے پر رجعت ہوتی ہے اور نقصان ہوتا ہے۔''(۱۵۹)

03۔ جس طرح انسان کو مختلف علوم کے حصول کے لیے پرائمری سے لے کر پی ایچ ڈی کی سطح تک ماہر، کوالیفائڈ، مستند، دیانت دار اور مخلص اساتذہ کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح، بلکہ اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر اسے روحانی تعلیم و تربیت کے لیے اور معرفت و عرفان کے حصول کے لیے مرشدِ کامل کی ضرورت ہوتی ہے۔ مرشدِ کامل سالک کی ذہنی، فکری، نفسیاتی، روحانی و علمی سطح اور اس کے سماجی کردار کے مطابق ظاہری و باطنی طور پر رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتا ہے اور اسے اپنے اور اپنے مشائخ کے آزمودہ معمولات میں شامل اوراد و وظائف سے چند اوراد و وظائف کی اجازت دیتا ہے اور اس کی نگرانی بھی کرتا ہے۔ سالک کو ان اوراد و وظائف سے بھرپور فائدہ ہوتا ہے اور وہ ہر طرح کے نقصان اور رجعت سے محفوظ رہتا ہے۔ اس ضمن میں مرشدِ من حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

> ''رجعت سے مراد یہ ہے کہ کسی وظیفے کے پڑھنے کے دوران مؤکلات یا جنات کا اثر ہو جائے اور جانی یا مالی نقصان ہو جائے۔ اور یہ رجعت اور نقصان تب ہوتا ہے جب کوئی وظیفہ یا ورد کسی کامل پیر و مرشد کی اجازت کے بغیر پڑھا جائے یا کسی ایسے شخص کے کہنے پر پڑھا جائے جو خام ہو اور عامل نہ ہو۔ اور یہ رجعت اور نقصان ان لوگوں کو ہوتا ہے جو کسی کتاب میں کوئی وظیفہ یا ورد پڑھ کر اسے شروع کر دیتے ہیں یا کسی عام آدمی کے کہنے اور بتانے پر کوئی وظیفہ شروع کر دیتے ہیں۔ کسی کامل کے کہنے اور بتانے پر اور اجازت سے کوئی وظیفہ پڑھا جائے تو نہ رجعت ہوتی ہے اور نہ نقصان ہوتا ہے۔''(۱۶۰)

سروری قادری سلسلہ میں مراقبہ اسم ذات اور مراقبہ اسمِ محمد ﷺ کی خصوصی تعلیم دی جاتی ہے۔ اب اگر کوئی کتاب سے پڑھ کر یہ مراقبہ شروع کر دے تو کہیں نہ کہیں کسی الجھن، پریشانی یا رجعت کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس مراقبہ سے قبل ضروری ہے کہ مرشدِ کامل کی بیعت

کی جائے اوران کی رہنمائی اور سرپرستی میں یہ مراقبہ کیا جائے۔ساتھ ہی ان کی کتب کا مطالعہ کر کے ضروری امور سے آگاہی حاصل کر لی جائے۔مراقبہ اسمِ ذات کی بدولت بعض اوقات سالک کی طبیعت ترکِ دنیا کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔وہ روحانی کیفیت کے زیرِ اثر تمام اسباب ترک کر کے صرف مسبب الاسباب سے ظاہری و باطنی رابطہ رکھنا چاہتا ہے۔اسی طرح بعض اوقات دورانِ مراقبہ سالک پر خوشی،غم،حیرت یا اضطراب کی غیر معمولی کیفیت بھی طاری ہوسکتی ہے۔بعض اوقات جسم دباؤ یا کھنچاؤ محسوس کرتا ہے۔ایسی صورتوں میں فوراً ظاہری و باطنی مدد و رہنمائی مل جاتی ہے اور سالک ترقی کر کے بہتر روحانی مقام اور کیفیت پالیتا ہے۔اس ضمن میں مرشدِ من فرماتے ہیں:

> طالب کو چاہیے کہ اسم اللہ ذات کی حرارت سے جب ایسی حالت پیدا ہو جائے اور وحشت،ترک وتوکل کے خیالات رونما ہو جائیں تو اسم محمد ﷺ کے تصور یا درود شریف کی کثرت سے اس جلالیت اور حرارت کو ٹھنڈا اور فرو کرے۔کیونکہ اسم محمد ﷺ اسمِ جمالی ہے۔اس کی ٹھنڈک اور جمالیت سے طالب کے وجود میں تحمل،صبر اور حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے اور اسمِ اللہ ذات کے جلالی بارِ گراں کو ہر طرح برداشت کر لیتا ہے اور بے حوصلہ،بے صبر اور بے قرار نہیں ہوتا۔
>
> بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ طالب جب اسم اللہ ذات کا تصور کرتا ہے تو اُسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا اس کے تمام اعضا کسی شکنجے میں کسے جا رہے ہیں یا وہ کولہو میں بھنچا جا رہا ہے اور اس شغل کے بعد وجود میں سخت کوفت اور ماندگی معلوم ہوتی ہے،بدن گھائل اور مضمحل ہو جاتا ہے۔اگر ایسی حالت پیش آئے تو طالب کو ظاہری عبادت کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔اسی طرح ظاہر و باطن دونوں طرح طالب کسی طرح نفس کو اللہ کے ذکر سے فارغ نہ رکھے کیونکہ نفس کی مخالفت ذکر اللہ ہے۔
>
> بعض اوقات تصور اسم اللہ ذات کے غلبۂ حرارت سے ظاہری عبادت میں کوتاہی پیدا ہو جاتی ہے اور ظاہری نفل نوافل اور زبانی ذکر اور بدنی اشغال میں سستی واقع ہو جاتی ہے اور ان کی اہمیت اور وقعت طالب کی نظر میں اس قدر گر جاتی ہے کہ وہ فرض نماز کو بھی ترک کر دیتا ہے۔طالب کو چاہیے کہ ایسی حالت سے بچا رہے اور ہرگز فرض نماز اور شریعتِ ظاہرہ کی پابندی سے باہر نہ نکلے۔بہت سے طالبوں کو اس قسم کی گمراہیوں اور رجعتوں میں مبتلا دیکھا گیا ہے۔جو ایک دفعہ طریقت کے ان گردابوں میں غرق ہو جاتا ہے اور پھر ساری عمر ساحلِ نجات کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔(۱۶۱)

اجازت کا مفہوم واضح کرتے ہوئے مرشدِ من فرماتے ہیں:

> اجازت ایک سرٹیفکیٹ ہوتا ہے جو ہر وقت پڑھنے والے کے پاس ہوتا ہے۔اس سے پڑھنے والے کو کوئی باطنی اور روحانی مخلوق روک نہیں سکتی اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے۔پڑھنے والا پرسکون اور مطمئن ہوتا ہے۔اور یہ سکون اور اطمینان ہی اسے کامیابی سے ہم کنار کرتا ہے۔اسے مکمل یقین ہوتا ہے کہ وہ اس اجازت سے منزلِ مقصود تک پہنچ جائے گا اور اس یقین کی وجہ سے وہ اپنی منزل کو پالیتا ہے۔(۱۶۲)

جس طرح تعلیم یافتہ اور سند یافتہ حکیم،طبیب،معالج اور ڈاکٹر اپنے علم و تجربہ اور خصوصی بصیرت کی بنا پر اپنے زیرِ علاج شخص کے مرض کی صحیح تشخیص کر کے درست علاج تجویز کرتا ہے اور مریض کی صحت و بقا کے تقاضوں کے پیشِ نظر اسے فوری طبی امداد اور طبی علاج فراہم کرتا ہے اور بعض صورتوں میں فوراً اپریشن بھی کر دیتا ہے،اسی طرح ماہر،سند یافتہ اور مرشدِ کامل سے اجازت یافتہ روحانی معالج اور طبیب ماہر امراضِ قلب،ماہر امراضِ بصارت وسماعت اور دیگر تمام امراض کے ماہر معالجین کی طرح سالک کو ہر طرح سے ظاہری و باطنی مدد و رہنمائی فراہم کرتا ہے اور ضروری ہو تو اپنی تمام روحانی صلاحیتیں اور روحانی وسائل بروئے کار لاتے ہوئے اپنے روحانی فرزند اور سالک راہِ حق کو مدد و رہنمائی اور تحفظ فراہم کرتا ہے۔روحانی دنیا میں ایسے شخص سے مراد مرکزی مجاز شخصیت یا اجازت یافتہ خلیفہ ہے جو اپنے اسلاف کے روحانی ورثہ کا امین ہوتا ہے۔اس ضمن میں مرشدِ من اپنے ایک مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں:

> سلسلہ ہائے طریقت کی روایات،قواعد وضوابط اور مسلمہ اصولوں کے مطابق ہر سلسلے میں ایک مرکزی مجاز قیادت کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔اوراد و وظائف اور مشاغل کے لیے اسی مرکزی مجاز شخصیت کی اجازت لازمی ہوتی ہے۔دوسرے لفظوں میں شیخ طریقت جسے اپنا روحانی جانشین مقرر کرے وہی مرکزی مجاز شخصیت ہوتی ہے۔ورد و وظائف کی اجازت کی مجاز بھی وہی شخصیت ہوتی ہے۔یاد رہے

کہ با قاعدہ اجازت کے بغیر کوئی وظیفہ اور ورد کارگر نہیں ہوتا اور کوئی عمل پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچتا بلکہ الٹا نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ غلط طریقے اور اجازت کے بغیر ورد وظائف پڑھنے والے لوگ اکثر جسمانی اور دماغی عوارضات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ (۱۶۳)

04۔ زندگی کا حقیقی مقصد معرفت و عرفان کا حصول ہے۔ اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ سالک اپنے مرشدِ کامل سے محبت اور عقیدت کا رشتہ استوار رکھے۔ ان کا ادب کرے۔ ان سے عجز و انکسار سے پیش آئے اور حتی المقدور، دل و جان سے اور نہایت خلوص سے ان کی خدمت کرے۔ تمام اولیاء اللہ اور مشائخ نہایت ہی قابلِ احترام ہیں، مگر سالک کے لیے ممکن نہیں کہ سب کی پیروی کرے اور سب سے خصوصی روحانی تعلق قائم کرے۔ جس طرح ایک طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اس مکتب، مدرسہ، سکول و کالج یا یونیورسٹی سے رابطہ رکھے جہاں اس نے داخلہ لے رکھا ہے۔ وہاں کے قواعد و ضوابط کی پابندی کرے۔ وہاں سے تعلیم حاصل کرے، امتحانات دے اور سند حاصل کرے۔ اسی طرح ایک سالک راہِ طریقت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے شیخِ کریم اور مشائخِ سلسلہ سے رابطہ استوار رکھ کر روحانی تعلیم و تربیت حاصل کر کے روحانی مقامات طے کرے۔ اس روحانی تعلق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مرشدِ من فرماتے ہیں:

1۔ کسی طالب مرید کو اپنے شیخ کے علاوہ کسی اور شیخ کو اہمیت نہیں دینی چاہیے۔ سوائے اپنے سلسلے کے بزرگوں کے اور اپنے شیخ کے بزرگوں کے۔

2۔ مرید کو اپنے شیخ کے ذریعے اور وسیلے سے رسول ﷺ بھی ملتے ہیں اور ربّ بھی ملتا ہے۔

3۔ اللہ کا کوئی جسم اور شکل و صورت نہیں ۔ وہ تو نور ہے۔ اس کا مشاہدہ اور جلوہ کامل شیخ کی صورت میں ہی ممکن ہے۔

4۔ صرف مرید ہی نہیں بلکہ ہر آدمی کو جب تک اپنی پہچان نہیں ہوتی اسے ربّ کی پہچان نہیں ہو سکتی۔ ''مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔'' جس نے اپنے نفس یعنی اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ اور قرآن میں ہے کہ وَفِیْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ o اور وہ یعنی اللہ تمھارے نفسوں اور جانوں میں موجود ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ اللہ ذرّے ذرّے میں، ہر شے میں اور ہر جگہ اور ہر مقام پر موجود ہے۔ اسے حاصل کرنے اور پانے کی ضرورت نہیں۔ اسے پہچاننے اور اس کا عرفان حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا عرفان حاصل کرنا ہی اللہ کو پانا اور حاصل کرنا ہے۔ اور یہ عرفان ہی بہت مشکل سے اور بہت دیر کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ واقعی کرامات کے شیدائی منزل کو نہیں پا سکتے۔ (۱۶۴)

05۔ تصوّرِ شیخ کا شیخِ کریم سے خاص روحانی رشتہ ہوتا ہے۔ مرید کو چاہیے کہ مراقبہ تصوّرِ شیخ کرتا رہے۔ اس کے بہت زیادہ روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس سے مرشد کے روحانی اوصاف مرید کو بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ اس کی بدولت مرید کا مرشد کے قلب و روح سے روحانی رشتہ قائم ہو جاتا ہے اور اس طرح نہایت قلیل وقت میں مرشد کے قلب و روح سے تعلق کی بدولت اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے روحانی رشتہ و تعلق استوار ہو جاتا ہے۔ اس ضمن میں حضرت فرماتے ہیں:

''شیخ کا تصور کرنے سے شیخ کے ساتھ روحانی رابطہ اور تعلق قائم رہتا ہے اور شیخ متوجہ ہوتا ہے۔ ویسے بھی اس سے نفسیاتی طور پر دل کو تسلی اور اطمینان رہتا ہے کہ شیخ میرے ساتھ ہے اور میری رہنمائی کر رہا ہے۔ اور شیخ کی رضا حاصل کریں۔'' (۱۶۵)

06۔ زندگی کا حقیقی مقصد اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے عقیدت، محبت اور معرفت کا رشتہ قائم کرنا اور اسے مضبوط سے مضبوط تر بنانا ہے۔ اسی طرح مخلوقِ خدا سے رضائے الٰہی کے حصول کے لیے محبت، ہمدردی اور خدمت کا رشتہ استوار کرنا بھی مقصدِ حیات میں شامل ہے۔ سروری قادری سلسلہ میں اس مقصد کے حصول کے لیے مراقبہ اسمِ ذات اور مراقبہ اسمِ محمد کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مراقبہ اسمِ ذات کے دوران پاس انفاس کیا جاتا ہے یعنی سانس کے ساتھ اللّٰہُ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ مراقبہ اسمِ محمد کے دوران سانس کے ساتھ درود شریف بھی پڑھا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں ذکرِ خفی کے ساتھ ساتھ ذکرِ جلی کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ (تفصیلات کے لیے ''نورِ عرفان، جلد۔ا، کے باب پنجم کا مطالعہ کیجیے۔)

نبی کریم ﷺ سے روحانی تعلق کے لیے ضروری ہے کہ کثرت سے ذکرِ الٰہی کے ساتھ ساتھ کثرت سے درود شریف بھی پڑھا جائے۔

اس مقصد کے لیے آپ کوئی بھی درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔اس ضمن میں مرشدِ من، حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ نے ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ'' پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔آپ فرماتے ہیں:

(مراقبہ اور دیگر وظائف کے بعد) باقی اوقات میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ والا درود پڑھیں۔دیوبندی اور وہابی تو صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی والا درود شریف پڑھتے ہیں۔عَلَیْکَ والا بالکل پڑھتے ہی نہیں۔اور عَلَیْکَ والے درود سے چڑتے اور الرجک ہوتے ہیں اور اسے کفر اور شرک تک کہتے ہیں۔مگر نماز میں اللہ نے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ'' کے الفاظ شامل کر دیئے ہیں اور اس کا مفہوم یہی ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ جس کو یہ لوگ شرک کہتے ہیں۔نماز میں پانچوں وقت ان کو یہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ والا درود پڑھنا پڑتا ہے۔اس طرح یہ لوگ اپنے عقیدے کے مطابق مسجد میں بیٹھ کر شرک کا ارتکاب کرتے ہیں۔جب نماز کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ پڑھنا جائز ہے تو نماز کے باہر شرک کیسے ہوا۔اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ والا درود سنتِ الٰہیہ ہے اور جائز ہے۔شرک ہرگز نہیں۔(۱۶۶)

07۔ صاف دل مرکزِ تجلیات ہوتا ہے۔سراغِ زندگی پانے کے لیے اپنے من میں ڈوبنا ہوگا۔کامل مرشد من میں ڈوبنے کا طریقہ بتاتا ہے اور بفضلِ باری تعالیٰ اس راہ پر چلاتا ہے۔کامل مرشد مراقبے کا طریقہ بتاتا ہے اور دورانِ مراقبہ ہونے والے مشاہدات کو پرکھنے کا شعور اور ادراک بھی پیدا کرتا ہے۔اس ضمن میں ایک مرید کو مرشدِ کامل فرماتے ہیں:

''جب تک یقین نہ ہو جائے کسی شے کو باطل یا حق کہنا درست نہیں۔ہوسکتا ہے وہ روشنی انوار و تجلیات کی ہو۔گو تم نے باقاعدہ مشق تصور اسم اللہ ذات نہیں کی مگر تمھارے اندر استعداد، صلاحیت اور جبلت تو موجود ہے۔

وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَo الذاریات[51:21]

وہ تو ہر شے میں موجود ہے پھر انسان جو اشرف المخلوقات ہے اس کا دل تو خصوصی طور پر اس کی تجلیات کا مرکز ہوتا ہے۔مگر بعض اوقات نفسانی اور شیطانی خواہشات کے باعث وہ تجلیات پس منظر میں چلی جاتی ہیں۔دل صاف اور مطہر اور ذکرِ الٰہی سے لبریز ہو تو اللہ کی تجلیات کا ضرور مرکز بن جاتا ہے۔صاف اور صیقل آئینے ہی میں شکل نظر آتی ہے۔مکدر اور سیاہ آئینے میں کچھ نظر نہیں آتا۔دل گناہوں سے تاریک اور سیاہ ہو جائے تو اس میں تجلیات نظر نہیں آتیں اور دل عبادت اور ذکرِ الٰہی سے صاف اور شفاف ہوتا ہے۔''(۱۶۷)

08۔ عامل اور کامل میں یہ فرق ہے کہ عامل مختلف عملیات اپنا آپ منوانے کے لیے کرتا ہے۔وہ جنات و مؤکلات کو مسخر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔وہ صحیح غلط کی پرواہ کیے بغیر اپنا علم اور روحانی قوت استعمال کرتا ہے۔کامل کا ہر کام اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی رضا کے لیے ہوتا ہے۔اس کی زندگی کا مقصد تسخیر جنات و مؤکلات نہیں ہوتا۔اس ضمن میں مرشدِ من اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

''تسخیرِ جنات کا کوئی عمل نہ کریں۔یہ آشوب سے مراد خطرات سے پُر ہے۔جنات کی دنیا بہت خطرناک ہے اور ان کو تسخیر کرنے اور قابو کرنے پر وہ مشتعل ہو جاتے ہیں۔اگر عامل کمزور ہے تو وہ اسے بیمار کر دیتے ہیں اور اسے مار بھی دیتے ہیں۔جنگل میں جائیں اور شیر، چیتوں اور بھیڑیوں کو قابو کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ مزاحمت کرتے ہیں اور نقصان پہنچاتے ہیں۔لہٰذا جنات کو مسخر کرنے کا کوئی عمل نہ کریں۔''(۱۶۸)

09۔ تمام روحانی سلاسل ترکِ دنیا کی مخالفت کرتے ہیں اور مخلوقِ خدا میں رہ کر فرائضِ زندگی ادا کرنے اور مخلوقِ خدا کی خدمت کی تعلیم دیتے ہیں۔مرشدِ من ایک سالک سے فرماتے ہیں:

''آپ کو ترکِ دنیا کا مشورہ نہیں دیا جا سکتا۔آپ اپنا دنیاوی کام بھی کریں اور اللہ اللہ بھی کریں۔ترک کا راستہ بہت کٹھن اور مشکل ہے اور آپ کے لیے قطعاً موزوں اور مناسب نہیں۔لہٰذا اس کا نام بھی نہ لیں۔ہمیں اللہ سے دین و دنیا اور دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی طلب کرنی چاہیے اور نماز میں ہم اللہ سے یہی دعا مانگتے ہیں: رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً (اے اللہ! ہمیں دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی عطا فرما)۔دنیا کی بھلائیوں کا ذکر پہلے آیا ہے اور آخرت کی بھلائیوں کا ذکر بعد میں آیا ہے۔لہٰذا ترکِ دنیا کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔''(۱۶۹)

10۔ زندگی کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کا قرب اور رضا حاصل کرنا ہے۔اس لیے سالک کو چاہیے کہ ہر حال میں راضی

برضا رہے۔ مرشدِ کامل مرید کے تمام احوال پر گہری نظر رکھتا ہے اور اعتقادات، اخلاقیات، معاملات اور سماجیات، غرضیکہ ہر لحاظ سے اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ اپنے ایک مکتوب میں ایک سالک کو درسِ رضا دیتے ہوئے، مرشدِ کامل فرماتے ہیں:

اللہ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے۔ اسی میں انسان کی مصلحت ہوتی ہے۔ آپ بھی ''جو اللہ کرے اور جو اللہ چاہے'' اسی پر راضی رہیں۔ اور اللہ بہتر ہی کرتا ہے چاہے اس میں بہتری کو انسان سمجھے یا نہ سمجھے اور اللہ بندے سے تب راضی ہوتا ہے جب بندہ اللہ سے راضی ہو جائے۔ بندے کی رضا یہ ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ سے راضی رہے اور بندے کی اسی رضا سے اللہ بھی راضی ہو جاتا ہے۔ بندے کی رضا میں ہی اللہ کی رضا ہے۔

یہ قناعت ہے اطاعت ہے کہ چاہت ہے فراز ہم تو راضی ہیں وہ جس حال میں جیسا رکھے (۱۷۰)

11۔ سالک کو چاہیے کہ ہر طرح کے گناہ اور برائی سے بچے۔ اگر خدانخواستہ کوئی گناہ یا غلطی ہو جائے تو فوراً توبہ کرے۔ اسی طرح اسے اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی بھی اصلاح کرنی چاہیے اور عفو و درگزر سے کام لینا چاہیے۔ اس ضمن میں مرشدِ من فرماتے ہیں:

.....وہ گناہ گار جو اپنے گناہوں پر نادم اور شرمندہ ہو اس عابد و زاہد سے بہتر ہے جسے اپنے زہد و عبادت پر بھروسہ اور ناز ہو۔ اور حضور نبی کریم ﷺ نے گناہ گاروں کو سینے سے لگایا۔ گناہ سے نفرت ہونی چاہیے، گناہ گار سے نہیں۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ نے فرمایا اے ابنِ آدم! اگر تو میرے پاس توبہ کے ساتھ گناہوں سے پوری زمین بھر کر لے آئے لیکن شرک نہ ہو تو میں اسی مقدار میں بخشش کی بارش کر دوں گا۔ (جامع ترمذی، جلد دوم، حدیث نمبر 1495)

گناہ جس قدر بھی ہوں اللہ کی بخشش اور مغفرت سے ان کی مقدار اور وزن کسی صورت بھی زیادہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بندے کو گناہوں پر پشیمان دیکھ کر حق تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے بیشتر اس کے کہ وہ بخشش کا طلب گار ہو (یعنی توبہ تو کیا توبہ کا ارادہ بھی قبول ہے) اور فرمایا کہ پشیمانی بجائے خود توبہ ہے۔ (۱۷۱)

12۔ اگر انسان کا طرزِ فکر درست ہو جائے تو اس کے زیادہ تر مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ زیادہ تر انسان بے جا خواہشات اور جذبات کے زیرِ اثر قیمتی سرمایہ حیات برباد کر کے ناقابلِ تلافی خسارے میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر سالک روحِ دین سے آشنا ہو جائے تو وہ مقصدِ حیات کے حقیقی تقاضوں کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ اس ضمن میں مرشدِ من قناعت کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

ایک درویش کے ساتھ کسی شہر کے باہر کچھ آدمی کھڑے تھے۔ شہر سے شور کی آواز آ رہی تھی۔ درویش سے پوچھا گیا کہ یہ کیسا شور ہے۔ اس نے کہا کہ ''از قسمت بیش واز وقت پیش، می خواہند''۔ یعنی یہ لوگ وقت سے پہلے اور قسمت سے زیادہ مانگتے ہیں۔ یہ اسی کا شور ہے۔ قناعت ہو تو تھوڑی سی آمدنی پر گزارہ ہو جاتا ہے اور قناعت نہ ہو تو لاکھوں کروڑوں پر دل سیر نہیں ہوتا۔

گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاکِ گور

فرمایا کہ دنیا دار کی تنگ آنکھ کو یا قناعت پُر کرتی ہے یا قبر کی خاک۔ (۱۷۲)

13۔ سروری قادری سلسلہ میں اسمِ ذات کے علاوہ صفاتی اسماء سے بھی فیض حاصل کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں مرشدِ من، پیرِ کامل فرماتے ہیں:

اسم اللہ، اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام اور اسم ہے۔ باقی تمام اسما صفاتی ہیں۔ جس صفاتی اسم کے ساتھ اللہ کو یاد کیا جائے، وہی صفت ذاکر بندے میں سما جاتی ہے اور ذاکر کو اسی صفت سے فائدہ ہوتا ہے۔ مثلاً رزق اور روزی کے لیے اسم یَا رَزَّاقُ، اسم یَا غَنِیُّ، اسم یَا مُغْنِیُ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ شفا اور صحت کے لیے اسم یَا شَافِیُ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ باقی اسما کا بھی یہی حال ہے۔ صفاتی اسما روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھے جاتے ہیں۔ مگر ان کے اثرات کے مرتب ہونے کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں۔ (۱۷۳)

14۔ جب اسمِ ذات، ذکر و فکر اور مرشد کی توجہ سے قلب حیات پاتا ہے تو اسے شدت سے مختلف کیفیات (خوشی، غم، حیرت، ندامت، کیف و سرور، وغیرہ) محسوس ہوتی ہیں۔ مرشد بوقتِ ضرورت، مرید کو ان کیفیات اور محسوسات اور ان کی قدر و قیمت سے آگاہ کر کے اسے تسلی و تشفی دیتا ہے اور اس کی روحانی ترقی کا سامان فراہم کرتا ہے۔ اسی نقطۂ نظر سے، گریہ و کناں کی کیفیت میں مبتلا ایک سالک کو مرشدِ من ارشاد فرماتے ہیں:

اللہ کے خاص بندے محبتِ الٰہی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں ہر وقت روتے رہتے ہیں۔ نوح علیہ السلام کا نام اس لیے نوح تھا کہ وہ ہر وقت نوحہ کناں رہتے تھے۔ (۱۷۴)

15۔ معرفت وعرفان کے حصول کے لیے بعض تصورات (مثلاً زمان ومکان، لامکان، حیات بعدالموت، وغیرہ) واضح کرنا ضروری ہوتا ہے۔ روحانی تعلیم کے دوران یہ سب تصورات ذہنی وفکری اور عملی ومشاہداتی سطح پر واضح کیے جاتے ہیں۔ مرشدِ من اپنے ایک مکتوب میں تصورِ زمان ومکان اور تصورِ لامکان کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ تو ہر شے میں جلوہ گر ہے مگر ہر شے فانی ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍo الرحمٰن[55:26]

اس کی مثال یوں ہے جیسے آفتاب کے سامنے ہزاروں آئینے رکھ دیئے جائیں تو سب میں آفتاب جلوہ گر ہوگا اور نظر آئے گا اور پھر سب آئینوں کو توڑ دیا جائے اور پیس دیا جائے تو سورج کی جلوہ گری میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ انبیاء اور اولیاء، اللہ کے ساتھ واصل ہو کر بقا حاصل کر لیتے ہیں۔ اس کی مثال یوں ہے جیسے سورج کی کرنیں۔ وہ سورج کی ذات کا ایک حصہ ہیں اور اس کے ساتھ باقی ہیں۔ اس سے جدا نہیں ہوتیں۔ ان کے خاکی اجسام فنا ہو جاتے ہیں مگر ان کی ارواح روحِ کل سے واصل ہو جاتی ہیں اور اسی کے ساتھ باقی رہتی ہیں۔ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہ : وہ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔ اللہ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا۔
(مسلم وزرقانی وعبدالرزاق؛ مدارج النبوت، عبدالحق دہلوی؛ کشف الخفا للعجلونی؛ روح المعانی، آلوسی)

زمان، زمانہ یا وقت ستاروں (زمین، سورج) اور سیاروں کی گردشوں سے ظہور میں آتا ہے۔ ان سے اوپر جہاں یہ موجود نہیں ہیں اب بھی زمان (وقت) اور اس کا تعین موجود نہیں۔ اور مکان بھی عرش وکرسی تک اور زمین وآسمان تک محدود ہے۔ اس سے اوپر مکان بھی نہیں۔ وہاں اب بھی لامکان کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ وہاں ذاتِ باری تعالیٰ کی جلوہ گری ہے۔

؎ نہ تھے ہم تو خدا تھا ہم نہ ہوتے تو خدا نہ ہوتا

وہاں جو وقت روزِ ازل میں تھا اب بھی وہاں وہی وقت ہے، وہی عالم ہے۔ وہاں وقت گزرا نہیں۔ وقت ہو تب گزرے۔ ہو نہ تو گزرنے کا تصور ہی موجود نہیں۔ جہاں مکان نہیں وہاں زمان بھی نہیں۔ مکان ہوگا تو زمان بھی ہوگا۔ (۱۷۵)

اسی طرح 'حیات بعدالموت' کا تصور واضح کرتے ہوئے، مرشد کریم فرماتے ہیں:

اولیاء اللہ مدد کرتے ہیں چاہے وہ فوت ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ بظاہر وہ فوت ہو جاتے ہیں مگر دراصل وہ زندہ اور حیات ہوتے ہیں۔ اصل شے تو روح ہی ہے۔ جسم کو موت آتی ہے۔ روح کو موت نہیں آتی۔ وہ زندہ رہتی ہے اور حقیقی فعال (Active) بھی روح ہی ہے اور اولیاء اللہ کی روح تو اور زیادہ فعال ہوتی ہے۔ فرشتوں کا جسم نہیں ہے اور جنات کا بھی ہماری طرح جسم نہیں ہے مگر وہ ہم جسم والوں سے بھی زیادہ فعال ہیں اور بہت بڑے کام سرانجام دیتے ہیں۔ ان کی حیثیت روح کی مانند ہے۔ اولیاء اللہ کی روح بھی اسی طرح کام کرتی ہے اور مدد اور تعاون کرتی ہے۔ ان کے لیے کوئی امر مانع نہیں اور یہ طاقت ان کو اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ (۱۷۶)

روحانی امراض کی تشخیص:۔ جس طرح جسمانی، ذہنی، نفسیاتی امراض کی تشخیص کے لیے مرض کی علامات پر غور کیا جاتا ہے۔ کچھ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور معالج پیشہ ورانہ علم اور مہارت سے کام لے کر درست تشخیص کرتا ہے، اسی طرح روحانی امراض کی تشخیص کے لیے بھی علامات سے مدد لی جاتی ہے اور کچھ ٹیسٹ کیے جاتے ہیں جن سے یقینی نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

روحانی امراض کی تشخیص بذریعہ علامات:۔ درج ذیل علامات سحر وآسیب اور نظرِ بد سے لاحق ہونے والے مختلف روحانی امراض کی نشاندہی کرتی ہیں:

1۔ پریشان کن، بے ربط، ڈراؤنے خواب نظر آنا۔
2۔ سوتے میں ڈر کر جاگ جانا۔
3۔ سینے میں (خصوصاً رات کو) گھٹن محسوس ہونا۔ سینے پر دباؤ محسوس ہونا۔
4۔ سر اور پیٹ میں درد رہنا۔ عموماً یہ درد دائمی ہوتا ہے۔ معدہ اور دل کے مقام پر شدید جلن ہونا۔ چکر آنا، جھٹکے لگنا۔
5۔ کم سونا (کم خوابی)
6۔ انسان کا روز بروز کمزور اور لاغر ہونا۔

7۔ بیوی بچوں اور دیگر اعزہ واقارب سے نفرت ہونا۔
8۔ کھانے پینے کی اشیاء سے نفرت ہونا۔
9۔ ہڈیوں میں درد ہونا۔
10۔ طبی معائنہ پر کوئی بیماری یا تکلیف ظاہر نہ ہونا۔
11۔ اچانک بلاسبب سب سے علیحدگی اختیار کر لینا۔کاہلی، سستی کا شکار ہو جانا۔
12۔ کھانے پینے کی اشیاء، کپڑوں، گھر سے ہلکی یا تیز بدبو آنا جو اکثر باہر سے آنے والے افراد کو محسوس ہوتی ہے جبکہ افراد خانہ اس کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں۔انھیں یہ بدبو بالکل محسوس نہیں ہوتی۔
13۔ کسی ایک عضو یا تمام جسم کا مفلوج ہو جانا۔فالج ،لقوہ، وجود کا سن رہنا۔دماغ کا ماؤف رہنا۔نظر بند ہو جانا۔بہرہ پن پیدا ہو جانا۔جسم میں سوئیاں سی چبھنا۔ایسے محسوس ہونا کہ کسی نے ڈنگ مار دیا ہو یا چھری یا چاقو سے زخمی کر رہا ہو وغیرہ وغیرہ۔بخار میں مبتلا رہنا۔ خارش ہونا۔گلٹیاں، پھوڑے بن جانا۔
14۔ مرگی کا دورہ پڑنا اور مریض کا سخت تشنج میں آ جانا۔

روحانی امراض کی تشخیص بذریعہ عملیات ومراقبہ:۔ ذکر وفکر اور مراقبہ کی بدولت اولیاء کی باطنی نظر بیدار ہو جاتی ہے۔وہ مریض پر اثر انداز ہونے والے جنات وموکلات کو کھلی آنکھوں سے یا بحالت مراقبہ بند آنکھوں سے دیکھ لیتے اور بآسانی مرض کی تشخیص کر لیتے ہیں۔ بعض روحانی معالجین کو کسی عمل یا وظیفہ کی بدولت حاضرات کی شکل میں جنات وموکلات کی مدد حاصل ہو جاتی ہے اور وہ جنات وموکلات روشنی، خوشبو، آواز یا تحریر کے ذریعے مرض کی تشخیص کر کے علاج بھی تجویز کو دیتے ہیں۔ایسے روحانی معالجین جو روشن ضمیر نہ ہوں یا جنہیں حاضرات کے ذریعے معاونت حاصل نہ ہو، اساتذہ نے ان کی آسانی کے لیے کئی طریقے تجویز کیے ہیں جن کی مدد سے وہ روحانی امراض (سحر وآسیب ونظرِ بد) کی تشخیص کر سکتے ہیں۔تجربہ ومشاہدہ کی رو سے یہ طریقے درست ہیں۔ان میں سے کوئی طریقہ بھی اختیار کر کے روحانی امراض کی تشخیص کی جا سکتی ہے۔

01۔ نیلا دھاگا سوت کا سات بار مریض کے قد کے برابر لے کر اس پر سات مرتبہ یہ آیت قبل از مغرب پڑھے۔
وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ o النحل [16:127]
یہ نیلا دھاگا رات کو مریض کے سرہانے یا تکیہ کے نیچے رکھا جائے صبح پھر ناپا جائے۔اگر بڑھ جائے تو آسیب کی علامت، گھٹ جائے تو سحر کی اور برابر رہے تو عام مرض۔

02۔ درود شریف، الحمد شریف، آیت الکرسی، چاروں قل، اور درود شریف ہر ایک 7، 7 بار یا 11، 11 بار پڑھ کر دونوں کانوں میں دم کریں۔اگر مریض یا مریضہ کی طبیعت گھبرائے، بے چینی ہو یا شدید درد شروع ہو جائے تو آسیب کے اثرات ہیں۔اگر سابقہ موجود کیفیت بہتر ہو جائے تو سحر وجادو ہے۔اگر مریض یا مریضہ کی کیفیت اس طرح رہے (تبدیلی نہ ہو) تو یہ بیماری ہے۔بعد میں یہی عمل پڑھ کر دم کریں۔مریض یا مریضہ پرسکون ہو جائیں گے۔
اس طریقے سے دم کرنے سے بعض اوقات مریض پر موجود آسیب وجنات حاضر ہو جاتے ہیں۔اس صورتِ حال سے بچنے کے لیے مریض کے بدن کا پہنا ہوا کپڑا لے کر، جس میں رات گزاری ہو، اسے ناپ لیں۔اس کپڑے پر مذکورہ بالا عمل پڑھ کر دم کریں اور کپڑا دوبارہ ناپ لیں۔اگر کپڑا بڑھ جائے تو بیماری آسیب وجنات کے اثرات سے ہے، گھٹ جائے تو سحر وجادو کے اثر سے ہے اور اگر برابر رہے تو مرض جسمانی ہے۔(۱۷۷)

03۔ مریض کی پہنی ہوئی قمیض جو اس کے بدن پر تھی اس کی پیمائش کر لیں۔پھر تین بار سورۂ فاتحہ، تین بار آیۃ الکرسی، ایک بار سورۂ صافات کی ابتدائی گیارہ آیات، ایک بار سورۂ جن کی ابتدائی چار آیات، ایک بار سورۂ طارق، پھر آخری چہار قل یعنی سورۂ کافرون واخلاص و

فلق وناس تین تین بار پڑھیں اور

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ o البقرہ[2:32]

تین بار پڑھیں اور یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ چوبیس (24) مرتبہ پڑھیں۔اول وآخر تین بار درود شریف پڑھیں اور اس قمیض پر دم کریں اور اس کی پیمائش کریں اگر مقدار بڑھ جائے تو آسیب ہے اور اگر کم ہو جائے تو سحر ہے، اگر برابر ہو تو مرض جسمانی ہے۔پھر اس کے مطابق اس کو تعویز دیں۔

04۔ اگر وقت کی گنجائش نہ ہو تو اس مریض کی مستعمل قمیض کی پیمائش کریں۔اس پر درج ذیل آیات گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور دوبارہ پیمائش کر کے تینوں صورتیں دیکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَo وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَo وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَo

الصافات[37:180-182]

05۔ نظرِ بد کی شناخت کے لیے یہ طریقہ اختیار کریں۔جس انسان یا جانور پر نظر بد کا اثر ہو، اس کے جسم پر طولاً سات عدد مرچ سرخ پھیر کر آگ میں ڈال دیں۔اگر نظر کا اثر ہوگا تو ان سے بالکل دھانس نہیں اٹھے گی۔اور اگر نظر بد نہیں تو اس کی دھانس سے آس پاس کے لوگوں کا ناک میں دم آجاتا ہے۔یہ عمل بارہا کا مجرب ہے۔

06۔ تشخیص مرض روحانی کے ضمن میں استاد بشیر لکھتے ہیں:

1۔ اپنے دل میں مقصد کے حصول کی نیت کر کے اللہ کے حضور کھڑے ہو کر دو نفل برائے حاجت ادا کریں۔

2۔ نفل ادا کرنے کے بعد مریض کے پاس بیٹھ جائیں۔اپنے پاس کسی برتن میں دم کرنے کے لئے پانی رکھ لیں۔

3۔ سب سے پہلے درود ابراہیمی نماز والا گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر پھونک ماریں۔ایک پھونک مریض پر ماریں۔اس کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں اور یہی عمل دہرائیں۔گیارہ مرتبہ آیت الکرسی' گیارہ مرتبہ درج ذیل آیت پڑھیں:

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًاo الاسریٰ[17:81]

گیارہ مرتبہ درج ذیل آیات پڑھیں:

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌo وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَo القلم[68:51-52]

گیارہ مرتبہ سورۂ طارق کی آخری آیات پڑھیں:

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًاo وَّاَكِيْدُ كَيْدًاo فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًاo الطارق [86:15-17]

گیارہ مرتبہ چاروں قل (الکفرون۔اخلاص۔الفلق۔الناس) پڑھیں۔ہر عمل کو پڑھنے کے بعد پھونک مار کر پانی کو دم کرنا ہے اور ایک پھونک مریض کو مارنی ہے۔

4۔ اب جو پانی دم کیا ہے وہ مریض کو پلا دیں۔اگر جنات کا سایہ ہوگا تو مریض کو تکلیف پہلے سے بڑھ جائے گی لیکن وظیفہ کرنے والے کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔اگر جادو یا تعویذات کا اثر ہوگا تو بیماری میں کمی ہو جائے گی۔اس دم کا اثر مریض پر کم وبیش چوبیس (24) گھنٹے رہے گا۔اگر ڈاکٹر سے متعلق جسمانی بیماری ہوگی تو مریض کی حالت جوں کی توں رہے گی۔اس تشخیص کا ذکر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتابوں میں بھی کیا ہے۔ہم نے بار بار اس طریقہ کو آزمایا ہے۔جب تشخیص ہو جائے تو جادو' تعویذات اور جنات سے نجات حاصل کرنے کے لئے جو وظائف تجویز کیے گئے ہیں ان پر عمل کر کے مریض کا علاج بھی خود ہی کیا جا سکتا ہے۔علاج کے اس کے علاوہ بھی بہت سے دوسرے موجود ہیں۔(۱۷۸)

07۔ چور کی شناخت:۔چور کی شناخت کے لیے یہ طریقہ اختیار کریں۔حسن اعتقاد کے ساتھ رات کو سوتے وقت آیاتِ ذیل پڑھ کر

سوجائیں۔ان شاءاللہ خواب میں کل حال روشن ہوجائے گا۔کون چور ہے؟اس کا نام کیا ہے؟ کہاں رہتا ہے؟ کیا کام کرتا ہے؟ مال کہاں ہے؟ ملے گا یا نہیں؟ اگر آپ سات دن تک متواتر ایسا کریں گے تو چور خود بخود حاضر ہوجائے گا۔سات دفعہ روزانہ رات کو سوتے وقت پڑھیں۔

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَبِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَبِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا o بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا o الفتح[48:11-12]

08۔ تشخیص مرض بذریعہ سیارگان:۔جس وقت آپ کے پاس مریض آئے تب دیکھیں کہ کس سیارے کی ساعت چل رہی ہے۔پس ہر سیارے کے آگے نتیجہ درج ہے۔اس طرح آپ کو مریض کے مرض کا بآسانی پتہ چل جائے گا۔

ا۔شمس: مریض کے بدن میں گرمی اور خشکی اعتدال سے زیادہ ہے۔مرض کا سبب یہی ہے۔

۲۔قمر: اسے دونظر کی بیماری یعنی جن وانس کی نظرِ بد کا اثر ہے۔

۳۔عطارد: تعویذات کا اثر ہے۔مریض ذہنی طور پر مفلوج ہے۔گھر میں یا باہر سحر (جادو) دفن ہے۔

۴۔زہرہ: مرضِ عشق میں مبتلا ہے۔

۵: مریض: مریض پر جنات کا آسیب ہے۔مرض بدن کے اندر سرایت کر چکا ہے۔نیند کے اندر ڈرتا ہے۔

۶۔مشتری: غذا کے غلط استعمال سے مرض لاحق ہوا ہے اور مرض جسمانی ہے۔

۷۔زحل: مریض پر سحر جادو کا اثر عظیم ہے۔

09۔ طریقۂ تشخیص عجیبہ:۔اگر مریض کا حال معلوم کرنا ہو کہ اچھا ہوگا یا نہیں، بیماری بڑھ جائے گی یا جلدی صحت یابی حاصل ہوگی۔ذیل کے اسماء طلسمات کو ایک انڈے پر تحریر کریں اور رات کے وقت مریض کے سر کے پاس وہ مرغی کا انڈا خفیہ رکھ دیں۔صبح کے وقت نکال کر اسے ابال کر دیکھیں۔

ا۔ اگر انڈے کا رنگ سیاہ یا سرخ ہوگا تو سمجھیں کہ بیماری طویل ہوگی اور مریض مرجائے گا۔

ب۔اگر رنگ نہ بدلے تو ان شاءاللہ مریض اچھا ہوجائے گا۔طلسماتی اسماء یہ ہیں۔

۳ ۴ ۱۱۱۲ ع ۴ ع ۹ ع ۵ ۱ ۸ ۳ ۱۱

ع ۲ ۴ ۱۱۱ ۶ ۳ ف ۹ ۱ ۵ ۱ ۸ ۳ ۱۱ ے

سروری قادری سلسلے کے وظائف:۔

اللہ تعالیٰ نور ہے۔اس کا کلام بھی نور ہے۔اللہ تعالیٰ ہماری رگِ جاں سے قریب ہے مگر ہم شعوری حواس سے اس کا ادراک نہیں کر سکتے۔اس نور کے ادراک کے لیے روحانی حواس کا بیدار ہونا ضروری ہے۔ذات وصفاتِ باری تعالیٰ کے ادراک کے لیے اولیائے عظام نے ارتکازِ توجہ اور یکسوئی کے حصول کی خاطر مختلف قسم کے مراقبات تجویز کیے ہیں۔مراقبات میں کئے جانے والے تصور کی بنیاد پر مراقبے کی مختلف اقسام اور ان کے مقاصد متعین ہوجاتے ہیں۔





ذاتِ باری تعالیٰ سے روحانی رابطہ وتعلق قائم کرنے کے لیے مراقبہ اسمِ ذات کرایا جاتا ہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے روحانی رابطہ وتعلق قائم کرنے اور اسے مضبوط تر بنانے کے لیے مراقبہ اسمِ محمد ﷺ کیا جاتا ہے۔ کسی خاص صلاحیت کو بیدار کرنے یا مخصوص فوائد حاصل کرنے کے لیے اسمائے باری تعالیٰ کا مراقبہ کیا جاتا ہے۔ شفا کے حصول کے لیے اسمِ 'یا شافی' کا مراقبہ کیا جاتا ہے۔ مراقبہ میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ صاحبِ مراقبہ عرشِ الٰہی کے نیچے بیٹھا ہے اور عرش سے اسمِ 'یا شافی' کی نورانی شعاعیں اس کے اوپر نازل ہو رہی ہیں۔ صفاتِ باری تعالیٰ کی تفہیم کے لیے اسم ''علیمٌ'' کا مراقبہ کیا جاتا ہے۔ علیم کے معنی ہیں علم رکھنے والا۔ اس اسم کی نسبت سے انسان کو تمام علوم منتقل ہوتے ہیں۔ اس سے تمام اسمائے الٰہیہ کا علم حاصل ہوتا ہے۔ تفہیم سے مراد کسی چیز کا فہم بیدار کرنا یا فہم حاصل کرنا ہے۔ تفہیم کے مراقبے سے اسمائے صفات کا علم اور وہ فارمولے منکشف ہوتے ہیں جن سے کائنات وجود میں آئی ہے۔

مراقبہ اسمِ ذات (مشقِ تصور اسم اللہ):۔ بندہ عاجز کے پیر ومرشد حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ روحی علوم میں چونکہ مشقِ تصور کا مرکز ایک مادی شے اور فرضی نقطہ ہوتا ہے جس سے محض خیالات کا اجتماع مقصود ہوتا ہے، اس لیے ان کا سارا معاملہ اسی مادی دنیا اور مقامِ ناسوت تک محدود رہ جاتا ہے اور اس کا روحانی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ لیکن برعکس اس کے اگر کوئی شخص بجائے مفروضہ مادی نقطے کے اسم اللہ ذات کے نقشِ مکرم پر اپنے خیالات، حواس، تصور، تفکر اور توجہ مجتمع کرے تو وہ اُس سے ایک ایسی زبردست، غیر مخلوق اور لازوال باطنی قوت حاصل کر لیتا ہے جس کا تعلق اُس ذات بے مثل اور لم یزل کے بحرِ انوار کے ساتھ ہو جاتا ہے جو تمام کائنات کا مبداء ومعاد ہے۔ اس سے صاحب تصور کے اندر نورِ اسم اللہ ذات کی بجلی پیدا ہو جاتی ہے جس کا کنکشن اور تعلق مسمّٰی یعنی معدنِ انوارِ ذات پروردگار کے پاور ہاؤس سے ہوتا ہے۔

تصور اسم اللہ ذات میں اسم اللہ مختلف مقامات پر تصور کے ذریعے تحریر اور مرقوم کیا جاتا ہے اور یہ ذکر اللہ کا ایک افضل ترین طریقہ ہے۔ آج سے تقریباً پانچ صد سال پیشتر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی فارسی تصانیف میں اِس کو لکھا ہے اور اس کے محیر العقول روحانی فوائد بیان کئے ہیں مگر اس راز سے موجودہ دور میں دنیا کو روشناس کرنے کا سہرا صرف حضرت فقیر نور محمد سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہے۔

تصور کی مشق لفظ ''اللہ'' پر کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے خالقِ کائنات کا ذاتی اسم ہے باقی سب اسماء صفاتی ہیں۔ اسی لیے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ''اسم اللہ ذات'' لکھا ہے اور اسی کے تصور کی ہدایت کی گئی ہے۔ بعد میں دوسرے اسماء کے تصور کی مشق بھی کی جاتی ہے مگر ابتدا اسی اسم سے کی جاتی ہے اور انتہا بھی اسی اسم پر ہوتی ہے۔ حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے تمام فقر کا دارومدار اسی پر ہے۔ یہ گویا اس لازوال فقر کی اساس اور بنیاد ہے۔ اسی کے ذریعے طالب، فقر کی انتہائی بلندیوں تک پہنچ کر اعلیٰ ترین روحانی درجات اور باطنی مراتب حاصل کرتا ہے۔ اسمِ ذات کی مشق کے وقت درج ذیل امور کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے:

01۔ صاحبِ تصور اسم اللہ ذات کو چاہیے کہ وضو کر کے اور پاک کپڑے پہن کر کسی پاک جگہ پر مربع شکل میں یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھے اور دل کو تمام غیر ضروری خیالات یعنی دنیاوی تفکرات اور نفسانی واہمات سے خالی اور فارغ کرے۔

02۔ ظاہری شیطانی وسوسوں اور نفسانی خطرات کا راستہ بند کرنے کے لیے درود شریف، الحمد شریف، آیت الکرسی، چاروں قل (سورہ الکافرون، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ الناس) اور درود شریف ہر ایک تین تین بار پڑھ کر سینے پر دم کرے اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر دم کر کے تمام بدن پر ہاتھ پھیرے۔

03۔ اس کے بعد آنکھیں بند کر کے اللہ تعالیٰ کے مشاہدے اور مجلس حضرت سرورِ کائنات ﷺ ومجلس انبیاء اور یادِ موت اور یادِ آخرت و قبر، حشر نشر وغیرہ کے تفکرات کو دل میں جاگزیں کرے اور اسم اللہ کو ماتھے اور دل پر اور اسم محمد ﷺ کو تفکر کی انگشتِ شہادت سے خیال کے ذریعے اپنے سینے پر بار بار لکھنے کی کوشش کرے۔

04۔ صاحبِ تصور اپنی انگشتِ شہادت کو قلم تصور کرے اور اس سے اپنے ماتھے پر اسم اللہ ذات اس طرح لکھے کہ سر کو ایک بڑی قندیل اور لال ٹین خیال کرے اور اپنے آپ کو اس کے اندر بیٹھا ہوا محسوس کر کے اپنے سامنے والے رُخ یعنی ماتھے کو شیشہ سمجھ کر اس پر اسم اللہ ذات تحریر کرے۔ اس سے جذبِ جلالی پیدا ہوگا اور اسم محمد ﷺ کے دونوں میم پستانوں پر یعنی پہلا میم دائیں پستان پر اور دوسرا میم بائیں پستان پر لمبا کر کے لائے اور حرف دال دل پر لائے۔ اس سے جذب جمالی پیدا ہوگا۔ اسم محمد ﷺ کو سفید ماہتابی رنگ سے لکھے۔

05۔ ان دونوں مذکورہ بالا مقامات یعنی ماتھے اور سینے پر اگر اسم اللہ ذات اور اسم محمد سرورِ کائنات لکھنے میں دشواری ہو تو اسم اللہ ذات انگشتِ شہادت کی طرح موٹے خوشخط سرخ آفتابی رنگ کے حروف میں مرقوم اپنے ماتھے یا دل پر لکھا ہوا خیال کرے اور خود اپنی خیالی انگشت شہادت سے اُسے ٹریس کرتا جائے۔ یعنی انگلی اس پر قلم کی طرح اپنے خیال اور تصور میں پھیرتا جائے اور اسی طرح اسم محمد ﷺ کو اپنے سینے پر اندر کی طرف سے سفید ماہتابی رنگ سے مرقوم خیال کرے اور اس کے اوپر خیال کی انگشتِ شہادت پھیرنے کی کوشش کرے۔ بعض کو اس دوسری صورت میں آسانی ہوتی ہے۔ ہر حال میں ماتھے اور سینے پر تصور اسم اللہ ذات اور اسم محمد ﷺ سرورِ کائنات تحریر کرتے وقت اپنے آپ کو اندر بیٹھا ہوا خیال کرے اور اندر سے تحریر کرے۔

06۔ مشق کے لیے لفظ اللہ کاغذ پر بھی لکھا جاتا ہے، آئینے پر بھی اور دوسری اشیا پر بھی، مگر ہر حال میں اس کے حروف کو سفید رکھنا چاہیے۔ آئینے یا شیشے یا کاغذ پر جب اسم اللہ لکھا جائے تو اس پر اعراب یعنی زبر، شد، اور پیش وغیرہ ڈالنے میں کوئی ہرج نہیں اور اعراب نہ ہوں تو بھی ٹھیک ہے مگر اللہ کے ساتھ ''یا'' کا لفظ نہیں لکھنا چاہیے۔

لفظ اللہ خط طغریٰ میں بھی نہیں لکھنا چاہیے۔ خطِ طغریٰ سے مراد ٹیڑھے حروف ہیں۔ جو مختلف صورتوں میں لکھے جاتے ہیں۔ لفظ اللہ بالکل سیدھا لکھنا چاہیے۔

ابتداء میں آئینے میں لکھا ہوا یا شیشے پر پینٹ کیا ہوا اسم اللہ سامنے رکھنا چاہیے اور اس پر نگاہیں جمانی چاہئیں۔

07۔ انسان کے سینے میں دل کا قاعدہ اوپر کو ہے اور نوک نیچے کی طرف ہے۔ یہ تحریر ہمیں باہر کی طرف سے اندر کا تصور کر کے کرنی پڑے گی۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ صاحبِ تصور سینے پر سر جھکا کر باہر کی طرف سے اندر کا تصور کرے اور اسم اللہ تحریر کرے۔ اس میں اسم اللہ نوک کی طرف سے لکھے۔ ماتھے پر اور مشقِ وجودیہ یعنی آنکھ، ناک، کان اور سینہ پر اسم اللہ تحریر کرنے کی صورت اِس سے بالکل مختلف ہے۔

08۔ مشقِ وجودیہ میں اپنے آپ کو وجود کے کمرے یا جوف کے اندر بیٹھا ہوا خیال کرنا چاہیے اور اندر کی طرف سے ماتھے، آنکھوں، ناک، کان اور سینے وغیرہ پر اسم اللہ لکھنے کی مشق کرنی چاہیے۔ صرف دل پر باہر کی طرف سے سر جھکا کر اسم اللہ تحریر کرنا چاہیے۔ باقی سب تحریریں اندر کی طرف سے تصور کے ذریعے کی جاتی ہیں۔ یہ بہت بڑا اشکال ہے اس کو خوب ذہن نشین کر لیں تو پھر کوئی دقت پیش نہیں آتی۔

دماغ میں نقش اسم اللہ ذات تصور اور تفکر کے ذریعے مرقوم کرتے وقت طالب دماغ کو ایک مربع قندیل یا لال ٹین کی چار گوشہ چمنی کی طرح خیال کرے کہ گویا اس کے چاروں طرف اور اوپر کے شیشے ظلمت کے سیاہ دھوئیں سے آلودہ ہیں اور صاحبِ تصور اندر بیٹھ کر سامنے والے شیشے پر شہادت کی انگلی سے نقش اسم اللہ ذات یوں بنا رہا ہے کہ اُس کی انگلی کی تحریر سے سیاہی دور ہوتی جا رہی ہے اور اسم اللہ ذات تاباں اور نمایاں ہو رہا ہے۔ اسی طرح اسمِ ذات دائیں، بائیں، پیچھے اور اوپر والے شیشے پر تحریر کرے۔ اس طرح دماغ اسمِ ذات کے نور سے منور ہو جاتا ہے۔

آنکھوں میں اسم اللہ لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی آنکھوں کو عینک کے شیشوں کی طرح خیال کر کے اندر کی طرف سے ان پر اسمِ ذات نقش تحریر کرے۔ اسی طرح بدن کے ہر عضو اور خانے پر اندر کی طرف سے اسم اللہ ذات فکر اور خیال کے قلم سے تحریر کرے۔

دماغ یا سر میں اسم اللہ ذات مرقوم کرنے کے پانچ مقام ہیں، یعنی دائیں، بائیں، آگے، پیچھے اور اوپر۔ اُس کے علاوہ ماتھے پر، ہر دو

آنکھوں پر، دونوں کانوں پر، ناک پر اور زبان پر بھی اسم اللہ ذات تصور اور خیال سے تحریر کرے۔

09۔ اسمِ ذات اگر جسم کے مختلف مقامات پر تحریر کرنے میں مشکل پیش آئے تو جس مقام پر آسانی سے لکھا جا سکے پہلے اس کی مشق کی جائے۔

10۔ اگر کسی طالب علم کی طبیعت کند اور غبی ہو اور اسمِ ذات کا تصور اُس سے نہ بن سکے تو وہ شیشے یا کاغذ پر لکھا ہوا اسمِ ذات اپنے سامنے رکھے اور تصور کرتے وقت اُسے اپنے اندر قائم کرے۔ دوسرے وقتوں میں اسی اسمِ ذات کا خیال اور تصور کرے۔ اس طرح بار بار کرنے سے اسمِ ذات کا تصور قائم ہو جاتا ہے۔ اگر اِس سے زیادہ آسانی مطلوب ہو تو سلیٹ پر موٹی پنسل یا چاک کے ذریعے رات کو یا دن کو فرصت کے وقت بار بار اسم اللہ لکھے۔ کم از کم 66 دفعہ لکھے۔ اس طرح بھی تصور میں اسم اللہ ذات جلدی آ جاتا ہے۔ رات کو یا دن کو سونے سے پہلے ضرور تصور اسم اللہ ذات کی مشق کرے یا نقش اسم اللہ ذات کاغذ یا شیشے پر خوشخط لکھا ہوا اپنے سامنے رکھ کر سوتے وقت اِس کی طرف دیکھے۔ اور بار بار اُسے اپنے اندر جمانے کی کوشش کرے اور اِس حالت میں سو جائے۔ ایسا کرنے سے خواب میں بھی اسم اللہ متجلی اور مرقوم ہو جاتا ہے۔

11۔ اگر طالب شیخِ کامل رکھتا ہے تو یوں خیال کرے کہ میرے سر اور سینے اور دل کے اندر شیخ بیٹھا ہوا اسم اللہ ذات اور اسم محمد ﷺ لکھ رہا ہے۔ اس سے اور بھی زیادہ آسانی ہو جاتی ہے اور ساتھ ساتھ پاسِ انفاس بھی جاری رکھے۔ اس طرح طالب بہت جلد کامیاب ہو جاتا ہے۔

12۔ اسم اللہ کو تصور کے ذریعے ہمیشہ سفید رنگ میں تحریر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر خود بخود کوئی دوسرا رنگ آتا ہے تو اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔

13۔ تصور کے لیے سات اسماء ہیں جو سات باطنی خزانوں کی کنجیاں اور کلید ہیں۔ سات لطیفوں کے لیے ہر اسم علیٰحدہ علیٰحدہ ہے۔ اسماء یہ ہیں: **اللہ ۔ للہ۔ لہ ۔ھو ۔ محمد۔ فقر ۔ لا الہ الا اللہ محمدرسول اللہ۔**

اگر تصور کسی طرح بھی نہ بنے اور الفاظ خلط ملط ہو جائیں تو پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ ہمت کر کے تصور جاری رکھنا چاہیے اور اللہ، للہ، لہ، ھو وغیرہ میں سے جو بھی لفظ بن سکے قائم کرنا چاہیے۔ اگر ایک مقام پر تحریر قائم نہ ہو اور کسی دوسرے مقام پر آسانی سے قائم ہو سکے تو پہلے مقام کو چھوڑ کر دوسرے مقام پر تصور کرنا چاہیے۔ اگر مشق وجودیہ میں آسانی ہو تو اسی کو شروع کر دینا چاہیے۔ اگر اس طرح بھی تصور قائم نہ ہو تو اسم اللہ لکھا ہوا سامنے رکھ کر پہلے اس پر نگاہیں جمائی جائیں اور پھر خیال کے ذریعے اسم اللہ کو مطلوبہ مقام پر لکھا ہوا تصور کیا جائے۔ اگر لکھا ہوا خیال نہ کیا جا سکے تو انگشتِ شہادت کے ذریعے بار بار لکھنا چاہیے۔

14۔ اس شغل کے ساتھ پاسِ انفاس جاری رکھے یعنی جب سانس اندر کو جائے تو اس کے ساتھ دل میں لفظ ''اللہ'' کہے اور جب سانس باہر کو نکلے تو دل میں خیال سے لفظ ''ھو'' کہے اور جب اسم محمد ﷺ کی مشق کرے تو سانس اندر جاتے وقت ''محمد رسول اللہ'' کہے اور سانس باہر آتے وقت ''ﷺ'' خیال سے دل میں کہے۔

15۔ گو مشقِ تصور کے لیے وقت کی پابندی نہیں لیکن اس مبارک شغل کے لیے سب سے بہتر وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب یا چاشت تک ہے اور اس کی مشق کے لیے یہی وقت مقرر کرنا چاہیے۔

16۔ یہ مشق باقاعدگی کے ساتھ کرنی چاہیے۔ صبح کے وقت کم از کم نصف گھنٹے تک مشق کرنی چاہیے اور زیادہ سے زیادہ جس قدر کوئی کر سکے۔

17۔ اگر نقش اسم اللہ ذات اور اسم محمد ﷺ سرورِ کائنات بسبب کثرت ہجوم وساوسِ شیطانی وظلماتِ نفسانی دل پر قائم نہ ہو تو طالب کو چاہیے کہ مشق جودیہ کرے تاکہ تمام وجود اسم اللہ ذات سے منقش ہو کر پاک اور مزکی ہو جائے اور حضور سرورِ کائنات ﷺ کے دیدار اور مشاہدۂ حق ذات کے قابل ہو جائے۔

18۔ اگر کسی کا نفس سرکش ہو اور معصیت سے باز نہ آئے تو اسم اللہ کو تصور سے مقامِ ناف پر مرقوم اور تحریر کرے۔

19۔ تمام حالات میں رات کو یا دن کو سوتے وقت بستر پر لیٹے لیٹے مشق تصور اسمِ ذات کیا جائے تو اس کے لیے حصار باندھنے اور مذکورہ کلمے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ وقت کی پابندی بھی لازمی نہیں۔ وضو نہ ہو اور کپڑے پاک نہ ہوں تو بھی یہ باتیں مشق تصور میں خارج

اور مانع نہیں کیونکہ اس عمل کا تعلق خیال سے ہے۔ یہ ایک نہایت پوشیدہ، بے ریا، بے رجعت اور زُود اثر طریقہ ذکر ہے۔ اس میں گنتی اور شمار کی بھی کوئی جھنجھٹ نہیں۔ اس کے بغیر باطنی لطائف کا کھلنا ناممکن ہے اور روحانی منازل اور مقامات اس کے بغیر ہرگز طے نہیں کئے جاسکتے۔

تصوراسمِ ذات کے نتائج:۔

01۔ بار بار مشق کرنے سے اسم اللہ ذات اور اسم محمد ﷺ سرورِ کائنات طالب کے اندر تجلی ہو جائے گا۔

02۔ جب اسمِ ذات صاحبِ تصور کے اندر نوری حروف سے مرقوم ہو جاتا ہے تو وہ خود بخود اپنے مخصوص مقام کو پکڑ لیتا ہے۔ اسمِ ذات کے صحیح طور پر تصور کے ذریعے نقش اور مرقوم ہونے کی علامت یہ ہے کہ اسمِ ذات مطلوبہ مقام پر مرقوم ہو کر آفتاب کی طرح روشن ہو جاتا ہے اور صاحب تصور کو فوراً استغراق اور محویت حاصل ہو جاتی ہے۔ لطائف میں ذکر جاری ہو جاتا ہے اور طالب کو استغراق کے اندر کوئی نہ کوئی مشاہدہ اور مکاشفہ حاصل ہو جاتا ہے۔

03۔ جس وقت طالب کے تصور اور تفکر اور مرشد کامل کی توجہ اور تصرف کی بدولت اسم اللہ ذات اور اسم محمد ﷺ پر توجہ مرکوز اور متحد ہو جاتی ہے تو اِس سے نور اور برقِ جلال پیدا ہو کر طالب کو باطن میں غرق اور بے خود کر دیتی ہے۔ اس وقت اُسے باطنی واردات یاد نہیں رہتیں اور اگر اسے جذب جمالی کی بجلی نے کھینچ لیا ہے تو اس کو خواب یا مراقبے کی باطنی واردات یاد رہتی ہیں۔ اس وقت مجلسِ انبیاء و اولیاء اور ذکر اذکار کھل جاتے ہیں اور طالب مجلس محمدی ﷺ یا مجلسِ انبیاء و اولیاء میں حاضر ہو جاتا ہے یا ذکر نفسی، قلبی، روحی، وغیرہ جاری ہو جاتے ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ کی تجلیاتِ ذاتی، صفاتی یا افعالی صاحبِ تصور پر وارد ہو جاتی ہیں۔ یا طالب کو طیرِ سیر مقاماتِ علوی یا سفلی حاصل ہو جاتا ہے۔

04۔ مشقِ تصور اسم اللہ ذات ذکر کے تمام طریقوں سے بہتر، افضل، آسان اور پُر امن طریقہ ہے۔ موت کے وقت انسان کی زبان خشک ہو جاتی ہے اور باقی تمام اعضاء اور حواس کام سے رہ جاتے ہیں۔ اُس وقت ذکر کے لیے انسان کے پاس صرف تصور اور تفکر کا آلہ باقی رہ جاتا ہے۔ اگر زندگی میں طالب نے تصور اور تفکر سے اسم اللہ ذات کی مشق کی ہے اور اسم اللہ ذات کو اپنے اندر قائم کیا ہے اور اپنے وجود کو اسم اللہ ذات میں طے اور دل کو اسم اللہ ذات سے زندہ کیا ہے تو موت کے آخری نازک وقت میں اُسے اِس مبارک شغل کی قدر و قیمت معلوم ہو جائے گی۔ صاحبِ تصور اسم اللہ ذات محبوبِ بے محنت اور معشوقِ بے مشقت ہوتا ہے جو شخص ہمیشہ اپنے آپ کو اسم اللہ ذات میں محو اور مشغول رکھتا ہے، اس کو رازِ بے ریاضت اور مشاہدہ بے مجاہدہ حاصل ہو جاتا ہے۔

جب اسم اللہ ذات تصور اور تفکر سے وجود کے کسی عضو اور مقام میں مرقوم ہو جاتا ہے اور متواتر مشق سے وہاں قائم ہو جاتا ہے تو وہ مقام اور عضو نورِ اسم اللہ ذات سے زندہ، روشن اور وسیع ہو جاتا ہے اور اُس عضو کی باطنی حِس زندہ ہو جاتی ہے اور عالمِ غیب کی طرف اُس عضو میں ذاکر کے لیے نوری روزن اور لطیف راستہ کھل جاتا ہے اور ذاکر صاحب تصور کا عالمِ غیب اور عالمِ لطیف میں ایک باطنی نوری عضو پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر آنکھ میں تصور اور تفکر سے اسم اللہ ذات مرقوم ہو تو چشمِ باطن کھل جاتی ہے اور صاحبِ تصور عالمِ غیب کی باطنی اشیاء کو دیکھنے لگ جاتا ہے اور مقامِ کشف اور مراقبہ و مشاہدہ کھل جاتا ہے۔ اگر مقامِ گوش یعنی کان میں اسم اللہ فکر کے نوری حروف سے مرقوم ہو جائے تو باطن یعنی دل کے کان کھل جاتے ہیں۔ اور صاحبِ تصور باطنی اور غیبی آوازیں سُننے لگ جاتا ہے اور ذاکر صاحبِ تصور پر مقامِ الہام کھل جاتا ہے۔ اگر زبان پر اسم اللہ نوری حروف سے تحریر ہو تو ذاکر صاحبِ لفظ ہو جاتا ہے اور اُس کی زبان سیف الرحمٰن ہو جاتی ہے اور کُن کی روشنائی سے نم ہو جاتی ہے۔ اُس زبان سے وہ غیبی روحانی مخلوق سے ہمکلام ہوتا ہے اور جو کچھ زبان سے کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے امر سے جلد یا بدیر پورا ہو جاتا ہے۔ اگر ہاتھ کی ہتھیلی پر اسم اللہ مرقوم ہو تو ملائکہ اور ارواحِ انبیاء و اولیاء اور ارواح اہلِ تکوین متصرفین غوث، قطب، اوتاد اور ابدال سے مصافحہ کرنے لگ جاتا ہے۔ اور اس نوری ہاتھ سے باطنی دنیا کے عالمِ امر میں تصرف اور کام کاج کرتا ہے۔ اسی طرح صاحبِ تصور کا ہر عضو اور اندام جب تصور اسم اللہ ذات کی تحریر سے زندہ اور روشن ہو جاتا ہے تو اسی نوری عضو سے وہ باطن میں کام کرتا ہے۔ آخر میں صاحبِ تصور کا تمام وجود مشقِ تصور اسم اللہ ذات

سے منقش اور مرقوم ہو جاتا ہے اِس نوری روحانی وجود کا دیکھنا، سننا، بولنا، چلنا، پھرنا اور پکڑنا وغیرہ نور اسم اللہ ذات سے ہوتا ہے۔
تصور اسم اللہ ذات ایک ایسا خفیہ اور پوشیدہ راز ہے جس کے ساتھ تصوف، فقر، روحانیت، طریقت اور معرفت کے بیش بہا خزانے وابستہ اور متعلق ہیں۔

مراقبہ اللہ الصَّمَدُ:۔ یہ وظیفہ بہت مختصر ہے لیکن ہے بہت موثر جتنے بھی اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ہم نے جو کچھ بھی حاصل کیا ہے اس سے کیا ہے۔اگر اللہ توفیق دے تو تہجد کی نماز اور وتر پڑھنے کے بعد 'اللہ الصَّمَدُ' کا مراقبہ کریں۔تصور میں 'اللہ الصَّمَدُ' لکھا ہوا دیکھیں۔جب سانس لیں تو سانس کے ساتھ (زبان سے نہیں بلکہ دل سے) پڑھیں اللّٰـــہُ اور جب سانس خارج کریں تو پڑھیں الصَّمَدُ۔روزانہ کم از کم پندرہ بیس منٹ یہ مراقبہ کریں۔بعد میں مراقبہ کا وقت بڑھاتے جائیں۔اس مرقبہ سے وہ مقام حاصل ہوگا جس کی ہر مسلمان تمنا کرتا ہے۔اس وظیفہ کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں۔اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت دل سے یہی پکارا ٹھے۔جب اس مقام پر پہنچ جائیں کہ دنیاوی کاموں میں مشغولیت بھی ہو تو دل سے 'اللہ الصمد' کی صدائیں بلند ہو رہی ہوں تو پھر اللہ سے ڈائریکٹ تعلق قائم ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔لیکن اگر کوئی رزق حرام بھی کماتا رہے، جھوٹ بھی بولے، لوگوں کے حق بھی دبائے، خلقِ خدا پر ظلم بھی ڈھائے اور پھر اس کے بعد یہ گلہ کرے کہ میں وظیفہ تو بہت کرتا ہوں لیکن حاصل کچھ نہیں ہوتا تو اس کو خدا سے گلہ کرنے کے بجائے اپنے طور اطوار کو بدلنا ہوگا۔

وردسورۂ مزمل شریف:۔ یہ سلسلہ عالیہ قادریہ سروریہ کا خاص وظیفہ ہے اور اسے بہت اہمیت اور وقعت حاصل ہے۔حضرت قبلہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کبھی قضا نہیں کیا۔یہ وظیفہ حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں شامل رہا ہے۔آپ اسے اسی سال سے زیادہ عرصہ بلاناغہ روزانہ پڑھتے رہے ہیں۔یہ وظیفہ بے حد وحساب افادیت کا حامل ہے۔

01۔ سورۂ مزمل کے ورد سے ظاہری، باطنی اور دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔
02۔ یہ وظیفہا ستغنا، کشائش رزق اور تسخیرِ قلوب کے لیے بہت مؤثر ہے۔
03۔ دعوت القبور کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔

سورۂ مزمل کی اہمیت وفضیلت کے ضمن میں حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> سورۂ مزمل کی زکوٰۃ ادا کرنے سے روحانی طاقت پیدا ہوتی ہے اور لوگوں میں عزت اور احترام پیدا ہوتا ہے۔سورۂ مزمل سروری قادری سلسلے کے خاص اور اہم وظائف میں سے ہے اور اس سے بہت سے دنیاوی اور دینی اور ظاہری و باطنی فوائد اور فیوض و برکات حاصل ہوتی ہیں۔اسے ہمیشہ جاری رکھیں اور یہ میرے بھی خاص وظائف میں سے ہے اور میں اسے 80 سال سے بھی زیادہ عرصے سے پڑھ رہا ہوں۔اس سے مجھے بہت زیادہ ظاہری باطنی اور دینی و دنیاوی فوائد اور فیوض و برکات حاصل ہوئی ہیں۔(۱۷۹)

پڑھنے کا وقت اور تعداد:۔اسے پڑھنے کا سب سے بہتر وقت تہجد کے بعد کا ہے۔ورنہ صبح کی نماز کے بعد اس کو کم از کم گیارہ مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ اکتالیس مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

پڑھنے کا طریقہ:۔ہر بار سورۂ مزمل شروع کرنے سے پہلے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ پڑھنا چاہیے۔اس سے آدمی رجعت سے محفوظ رہتا ہے۔

سورۂ مزمل کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ:۔

01۔ عروجِ ماہ میں خمیس کی رات یا دن (جمعرات کی رات یا دن) کو مکمل خلوت کے اندر جلالی اور جمالی پرہیز کے ساتھ دوسو دفعہ روزانہ پڑھنا شروع کریں۔
02۔ سورۂ مزمل کی زکوٰۃ خمیس کی رات یا دن کے علاوہ کسی اور دن بھی شروع کی جاسکتی ہے۔
03۔ جلالی پرہیز میں زیادہ گرم اشیا مثلاً انڈہ، بڑا گوشت، پیاز، لہسن، وغیرہ سے پرہیز کرنا ہے اور جمالی پرہیز سے مراد زیادہ ٹھنڈی اشیا مثلاً دہی، لسی، سرکہ وغیرہ سے پرہیز ہے۔
04۔ ہر روز پڑھنے سے پہلے غسل کریں، پاک لباس پہنیں اور خوشبو لگائیں۔
05۔ پانچ روز مکمل خلوت کے اندر ایک ہزار کی تعداد پوری کریں۔دن کو کام نہیں کرسکتے۔مسجد بہتر ہے ورنہ گھر میں کرسکتے ہیں۔

06۔ اس کے بعد روزانہ گیارہ مرتبہ صبح کے وقت پڑھیں۔ (۱۸۰)

فضائل وخواص سورۂ مزمل شریف:۔اہل سنت و جماعت کی کتب احادیث میں سورۂ مزمل کی خاص فضیلت سے متعلق کوئی روایت نہیں ملتی۔شیعہ مسلک کے مطابق سورۂ مزمل کی تلاوت کے بارے میں پیغمبر اکرم ﷺ سے ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص اس سورت کو ہمیشہ پڑھتا رہے تو خداوند عالم اس سے دنیا اور آخرت کی سختیوں کو دور کرے گا اور وہ پیغمبر اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھے گا۔اسی طرح امام صادق علیہ السلام سے روایت ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص سورۂ مزمل کو نماز عشاء یا رات کے آخری پہر میں پڑھے تو خدا تعالیٰ اسے پاک و پاکیزہ زندگی عطا کرے گا اور وہ شخص اسی حالت میں باقی رہ کر اس دنیا سے چلا جائے گا۔ (۱۸۱)

تمام قرآن حکیم کو شفا قرار دیا گیا ہے اور اس سے علاج کی تعلیم دی گئی ہے۔دین اسلام کی رو سے روایت و درایت کے اصولوں کے مطابق انسانی مشاہدے اور تجربے سے حاصل ہونے والے علم کو معتبر قرار دیا گیا ہے۔اولیائے عظام اور بزرگانِ دین کے صدیوں پر محیط روحانی مشاہدات اور تجربات کی رو سے سورۂ مزمل شریف ایک بہت ہی پرتاثیر سورۂ مبارک ہے جسے اکثر اولیاء کرام بطور وظیفہ پڑھتے رہے ہیں اور اکثر عاملین اس سے کام لیتے ہیں۔اس کی ہر آیت اپنے اندر ایک بیش بہا خزانہ لئے ہوئے ہے۔اسے روزانہ نہایت محبت، عقیدت اور توجہ کے ساتھ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا قرب اور رضا نصیب ہوں گے۔آپ ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ یہ سورۂ مقدسہ دین اور دنیا کے تمام امور کی درستگی اور حاجات کی تکمیل کے لیے نہایت مجرب ہے۔یہ سورۂ مقدسہ پڑھنے سے ظاہری و باطنی کشائش نصیب ہوگی۔رزق فراخ ہوگا۔بے پناہ روحانی ترقی ہوگی۔دشمن زیر ہوں گے۔باہمی نااتفاقی و ناچاقی دور ہوگی۔اپنے پرائے سب مسخر ہوں گے۔محبوب محبّ بن جائے گا۔سحر و آسیب اور نظرِ بد کے اثرات سے نجات ملے گی اور آئندہ کے لیے حفاظت ہوگی۔ہر طرح کے جسمانی امراض، فالج، لقوہ، کینسر، یادداشت کی کمزوری، دردوں وغیرہ سے اور مردانہ و زنانہ جنسی امراض سے نجات ملے گی۔بانجھ پن دور ہوگا۔اولاد کی نعمت نصیب ہوگی۔قرض سے نجات ملے گی۔قیدی کو رہائی ملے گی۔گمشدہ یا اغواشدہ شخص بازیاب ہوگا۔

اس سورۂ پاک کو بطور عمل پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ شروع میں تین بار، گیارہ بار یا اکیس بار درود شریف پڑھیں۔اس کے بعد "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھ کر آیت الکرسی کے شروع کا حصہ "اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ" تک پڑھیں۔اس کے بعد سورۂ مزمل پڑھنا شروع کریں اور آخر تک مکمل کریں۔اسی طریقے سے روزانہ تہجد کے وقت، نمازِ فجر سے پہلے یا بعد میں اور نماز مغرب یا نماز عشاء کے بعد یہ سورۂ مقدسہ ۱۱ بار، ۲۱ بار یا ۴۱ بار پڑھیں اور ہمیشہ بلاناغہ پڑھتے رہیں۔حتی المقدور کوشش کریں کہ ناغہ نہ ہو۔اگر ناغہ ہو جائے تو اگلے دن اس کی قضا دیں اور اس میں تاخیر نہ کریں۔ان شاء اللہ ایک دو ماہ کی پابندی سے آپ اس کے عامل ہو جائیں گے اور اس کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے۔روزانہ سورۂ مزمل پڑھتے وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ میں اسے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے قرب اور رضا کے حصول کے لیے، حفظ و امان، سلامتی، عفو و عافیت، فوز و فلاح دائمی، ظاہری و باطنی کشائش، دینی، دنیاوی اور اُخروی امور میں آسانی اور اس کے جملہ فوائد کے حصول کے لیے پڑھ رہا ہوں۔

کسی خاص مقصد کے لیے، مثلاً رزق کی فراخی یا قرض کی ادائیگی کے لیے سورۂ مزمل مندرجہ بالا طریقے سے روزانہ ایک تعداد (۱۱، ۲۱ یا ۴۱) مقرر کر کے گیارہ، اکیس یا اکتالیس دن تک پڑھیں۔اس کے علاوہ اتنی ہی تعداد میں سورۂ النصر بھی پڑھیں۔اگر ان ایام میں مسئلہ حل نہ ہو تو یہ عمل جاری رکھیں۔سورۂ مزمل اور سورۂ النصر کا ورد مکمل ہونے کے بعد آیت مقدسہ سورۂ طلاق کی آیت ۲ کا آخری حصہ اور اس کی آیت ۳، گیارہ بار پڑھیں۔

.....وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ سورۃ الطلاق [65:2-3]

اس کے بعد دعائے استغفار ۱۱ بار، يَا غَنِيُّ يَا مُغْنِيُ ۱۰۱ بار اور يَا مُنْعِمُ ۱۰۱ بار پڑھیں۔اس کے بعد دو رکعت نماز قضائے حاجت ادا کریں۔دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار سورۂ مزمل یا تین بار سورۂ اخلاص پڑھیں۔اس کے بعد ۱۰۱ بار درود شریف پڑھیں اور

رزق کی فراخی اور قرض کی ادائیگی کے لیے دعا مانگیں۔

حفاظت کے لیے سات بار سورۂ مزمل پڑھ کر خود کو دم کریں۔ سحر و آسیب و نظرِ بد اور شرورِ کائنات سے حفاظت ہوگی۔ بفضلہٖ تعالیٰ کوئی شے بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

حب و تسخیر کے لیے اپنے پاس چینی، نمک، پانی، مٹھائی، کوئی خوشبودار تیل یا عطر اور اگر بتیاں رکھ لیں۔ جسے مسخر کرنا مقصود ہے اس کا تصور رکھ کر سورۂ مزمل پڑھیں۔ سورۂ مزمل مکمل پڑھ کر تصور میں مطلوبہ مرد یا عورت کو دم کریں اور ساتھ ہی پاس رکھی ہوئی چیزیں دم کر لیں۔ اس طرح روزانہ اکیس بار سورۂ مزمل پڑھ کر دم کریں۔ روزانہ دم کی ہوئی اگر بتی جلائیں۔ ملاقات کے وقت جاتے وقت پانی پئیں اور کچھ پانی سے ہاتھ گیلے کر کے چہرے پر پھیر لیں۔ مطلوبہ مرد یا عورت کو کسی طرح دم کی ہوئی چینی، نمک اور مٹھائی استعمال کرائیں۔ ان شاء اللہ جلد محبت قائم ہو جائے گی۔ یہی عمل میاں بیوی، افرادِ خانہ اور رفقائے کار میں محبت پیدا کرنے کے لیے اور باہمی عناد و دشمنی اور اختلافات دور کرنے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ کسی خاص جگہ شادی کے لیے بھی یہ عمل بہت کارگر ہے۔ عمل جس کارِ خیر کے لیے اور جیسا تصور رکھ کے کریں گے ویسے ہی اثرات مرتب ہوں گے۔ حب کے عمل میں، کسی کی تسخیر کے لیے، کسی خاص جگہ رشتہ کے لیے مطلوب کا تصور رکھ کر وظیفہ پڑھیں اور اس کا نام اور اس کی والدہ کا نام لے کر دعا مانگیں۔

تمام جسمانی و روحانی امراض سے نجات کے لیے مندرجہ بالا طریقے سے سورۂ مزمل پڑھ کر مریض کو اور تمام اشیاء کو دم کریں۔ مریض کی ادویات بھی دم کر لیں۔ اس کو تمام ادویات اور دم کی ہوئی اشیاء حسبِ ضرورت استعمال کرائیں۔ دم کیا ہوا پانی پلائیں۔ دم کیے ہوئے تیل سے روزانہ سر، ہاتھوں، پاؤں اور تمام جسم کی مالش کریں۔ چینی، نمک، چائے، دودھ، سالن، سالاد، وغیرہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اس طرح فالج، لقوہ، جوڑوں کے درد، سر درد، کینسر، دل، جگر، گردوں، پھیپھڑوں، غرضیکہ ہر مرض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ درد کے لیے مقامِ درد پر ۱۱ بار پڑھ کر دم کریں۔ ان شاء اللہ، شدید سے شدید درد بھی تین بار کے عمل سے ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔ اگر کسی کو سانپ نے کاٹ لیا ہو تو زہر کا اثر دور کرنے کے لیے حسبِ ہدایت دم کریں اور دم کیا ہوا پانی پلائیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ زہر کا اثر دور ہو جائے گا۔ اس عمل کو مزید موثر بنانے کے لیے تمام اشیاء پر درود شریف، سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، چاروں قل اور درود شریف میں سے ہر ایک ۱۱، ۲۱، ۳۳، ۷۰ یا ۱۰۰ بار پڑھ کر دم کر لیں۔ اس کی افادیت میں مزید اضافہ کے لیے سورۂ یٰسین، سورۂ رحمٰن اور سورۂ ملک بھی ۱، ۳، ۵، ۷، ۱۱، ۲۱ بار پڑھ کر دم کر لیں۔ یہ دم ایک کی بجائے کئی نشستوں میں بیٹھ کر وقفوں کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے۔ آپ مرض کی نوعیت اور شدت کے مطابق ان سورہ ہائے مقدسہ کی تعداد مقرر کر کے دم کر سکتے ہیں۔ یہ نہایت ہی زبردست عمل ہے۔ راقم الحروف برسوں سے اس عمل سے ہر طرح کے امراض کا علاج کر رہا ہے۔ اس عمل کے نہایت حیرت انگیز نتائج دیکھنے میں آئے ہیں۔ اگر ابتدا میں بظاہر کوئی نتائج مرتب ہوتے نظر نہ آئیں تو بھی مایوس ہرگز نہ ہوں۔ ہر حال میں یقین سے، استقامت اور صبر و حوصلے سے عمل جاری رکھیں، فائدہ ضرور ہوگا۔

اسی طرح یہ جاننے کے لیے کہ کسی مرد اور عورت کی قسمت میں اولاد ہے یا نہیں میاں اور بیوی دونوں روزہ رکھیں۔ باوضو ہو کر سورۂ مزمل تین بار پڑھ کر دودھ دم کریں۔ اس دودھ سے دونوں روزہ افطار کریں۔ اگر دودھ ہضم ہو گیا تو مقدر میں اولاد ہے۔ اگر دودھ ہضم نہ ہوا تو اولاد ہونے کا امکان نہیں ہے۔ اگر دونوں میں سے کسی ایک کو دودھ ہضم ہوا تو اس کے مقدر میں اولاد ہے، دوسرے کے مقدر میں نہیں۔ جسے دودھ ہضم ہوا، روحانی و طبی علاج کی صورت میں، ان شاء اللہ اسے جلد اولاد کی نعمت نصیب ہو جائے گی۔ یہ عمل اس وقت کریں جب عورت حیض سے پاک ہو جائے۔

بانجھ پن یا اٹھرا سے مراد اولاد کا نہ ہونا یا ہو کر مر جانا ہے۔ اگر یہ عارضہ مرد کو ہو تو اسے عقیم، اگر عورت کو ہو تو اسے عقیمہ کہتے ہیں۔ علمِ طب میں بانجھ پن یا اٹھرا کے الفاظ عورتوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اگر کسی مرد کو یہ شکایت ہو تو اسے جنسی کمزوری یا نامردگی کا نام دیا جاتا ہے۔ مرض اٹھرا کی کئی صورتیں ہیں۔ اول تو حمل نہیں ٹھہرتا۔ اگر حمل ٹھہر جائے تو چند ماہ بعد اسقاط ہو جاتا ہے۔ بچہ پیدا ہو تو طرح طرح کی بیماریوں، مثلاً ام الصبیان، مرگی، سوکڑا، اسہال، وغیرہ میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے۔

مرض اٹھرا کے علاج اور حصولِ اولاد کے لیے مندرجہ بالا اشیاء کے علاوہ، پسی ہوئی کالی مرچ اور اجوائن لیں۔ پانچ عدد چھوہارے یا

انڈے لے لیں۔مندرجہ بالاطریقے کے مطابق روزانہ گیارہ بارسورۂ مزمل پڑھ کرتمام اشیاء پردم کریں۔مہینے کے شروع میں،سوموار کے دن،دوپہر بارہ بجے اول وآخر۱۱،۱۱بار درود شریف اور۴۱بارسورۂ والشّمس پڑھ کرپسی ہوئی کالی مرچ اوراجوائن دم کرلیں۔ان پر روزانہ سورۂ مزمل کا دم بھی کرتے رہیں۔یہ تمام دم کی ہوئی اشیاءمیاں بیوی استعمال کرتے رہیں۔پسی ہوئی کالی مرچ اوراجوائن میاں بیوی صبح نہارمنہ اورنمازعصر کے بعد چٹکی بھرکھالیں۔کھانے کے ایک گھنٹہ بعدتک پانی نہ پئیں۔جب عورت حیض سے پاک ہوجائے تو روزانہ پانچ دن میاں اور بیوی آدھا چھوہارایا آدھاانڈہ کھائیں اورہمبستری کریں۔اگراس ماہ حمل نہ ٹھہرے تو یہ عمل جاری رکھیں اوردوسرے ماہ بھی پہلے ماہ کی طرح دم کی ہوئی اشیاءاستعمال کریں اورہمبستر ہوں۔اگرضرورت ہوتو یہی عمل تیسرے ماہ بھی کریں۔یہ روحانی عمل مکمل تندرستی حاصل ہونے اور بچے کی پیدائش تک جاری رکھیں۔ان شاءاللہ مرادضرور پوری ہوگی۔

مندرجہ بالاطریقۂ علاج شادی شدہ وغیرشادی شدہ عورتوں کے ہرطرح کےنسوانی امراض،قلتِ حیض، بندشِ حیض،لیکوریا،جنسی فعل سےنفرت،تکلیف دہ حیض،وغیرہ کےعلاج کے لیے مجرب ہے۔

حاملہ وحمل کی حفاظت کے لیے حاملہ کےقد کے برابرسات سوتی دھاگے لیں۔انھیں اکٹھا کرلیں اورسورۂ مزمل پڑھ کرگرہا لگائیں۔اس طرح اکیس گرہیں لگائیں اور یہ دھاگا حاملہ کی کمر پر باندھ دیں۔ان شاءاللہ زچہ وبچہ دونوں محفوظ رہیں گے۔ان شاءاللہ حمل نہ ساقط ہوگا نہ کوئی تکلیف ہوگی۔ بلکہ اس کی برکت سے خوبصورت بچہ پیدا ہوگا جو کردار وعمل میں بھی نیک ہوگا۔ بچے کی پیدائش کے بعد یہ دھاگا بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ بچے کی حفاظت کے لیے بھی اسی طرح سورۂ رحمٰن پڑھ کرگنڈا تیار کریں۔سورۂ رحمٰن پڑھنا شروع کریں۔ جب فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ پرپہنچیں تو گرہ میں پھونک مارتے ہوئے گرہ لگادیں۔اس طرح ہر بارمذکورہ آیت پرسخت گرہ لگائیں۔ سورۂ رحمٰن مکمل ہونے پرتیس گرہیں لگ جائیں گی۔یہ دھاگا بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ان شاءاللہ بچہ سحروآسیب،نظرِ بد،ام الصبیان، چیچک ودیگرامراض سے محفوظ رہے گا۔اس عمل کے اول وآخر۳،۳بار درود شریف ضرور پڑھیں۔

اگرکوئی زنا یا نشے کی عادت میں مبتلا ہوتو اس کا تصوررکھ کرسورۂ مزمل پڑھیں اوراسے دم کی ہوئی اشیاءاستعمال کرائیں۔ان اشیاء پر سورۂ فاتحہ،آیت الکرسی، چاروں قل میں سے ہرایک گیارہ گیارہ باراورسورۂ یٰسین،سورۂ ملک،سورۂ رحمٰن ایک ایک یا تین تین بار پڑھ کردم کرنے سےان کی تاثیر میں کئی گنا اضافہ ہوجائے گا۔

اسی طرح جوشخص نماز کا پابند نہ ہواور پابند بننا چاہتا ہو یا کسی کونماز کا پابند کرنا ہوتو اس کوسورۂ مزمل شریف پڑھ کر پانی پردم کرکے پلائیں ان شاءاللہ نمازوں کا پابند ہوجائے گا۔

آسیب زدہ کوآسیب سےنجات دلانے کے لیے،اسی طرح جادواورنظرِ بدکااثر دورکرنے کے لیےمریض یامریضہ کودم کریں اوردم کی ہوئی اشیاءاستعمال کرائیں۔اگرآسیب کسی طرح نہ جاتا ہوتو کچھ ماش لیں اورطلوعِ آفتاب کے بعدسورۂ مزمل اکیس بار پڑھ کرماش دم کریں اورکچھ ماش نہایت دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دیں۔آسیب کودھمکی دیں کہ اگراس نے جان نہ چھوڑی تو جلاکرراکھ کردوں گا۔ان شاءاللہ آسیب ڈرکرفوراًبھاگ جائے گااورآسیب زدہ تکلیف سےنجات پائے گا۔

دشمن سےنجات کے لیےسرسوں کے کچھ دانے لیں۔ان دانوں پراکیس بارسورۂ مزمل دم کریں۔ان دانوں کوآگ میں ڈال دیں اورآگ میں ڈالتے وقت دشمن کااوراس کی والدہ کا نام لے کردعانگیں، یااللہ اس آدمی کے شرسےنجات دلائیں۔مطلوبہ نتائج حاصل ہونےتک یہ عمل جاری رکھیں۔عمل پڑھتے وقت تصورکریں کہ آپ کادشمن مغلوب اورمقہورہورہا ہے۔

کسی بھی کام کے لیےسورۂ مزمل یا کوئی عمل پڑھنے سے پہلےصدقہ ضرور دیں۔ہوسکےتو روزانہ صدقہ دیتے رہیں اورعمل اس نیت سے پڑھیں کہ اس عمل سے میں اورمیرے اہلِ خانہ بھی محفوظ رہیں اورجس مقصد کے لیےعمل پڑھ رہا ہوں وہ بھی پورا ہوجائے۔اس طرح سورۂ مزمل اوراسی طرح کسی اورعمل سےآپ کا حصار بھی قائم رہے گااور بفضلہٖ تعالیٰ مطلوبہ کام بھی ہوجائے گا۔

کسی گمشدہ یااغواشدہ کی خبراور بازیافت کے لیےگیارہ یااکیس بارسورۂ مزمل پڑھیں۔اس کے بعددورکعت نمازاستخارہ پڑھیں۔ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعدایک بارسورۂ مزمل پڑھیں۔سلام پھیرکرایک تسبیح ''یَا بَدِیعُ الْعجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ'' پڑھیں اورسو

جائیں۔ان شاءاللہ مطلوبہ شخص کی جلد خبر مل جائے گی اور وہ مل جائے گا۔مقصد پورا ہونے تک یہ عمل جاری رکھیں۔

مکمل سورۂ مزمل کے علاوہ اس کی تمام آیات میں سے ہر ایک آیت کئی طرح کے مسائل کے حل اور حاجتوں کی تکمیل میں کام آتی ہے۔

01۔ اگر کوئی شخص اپنے معاملات کو خلق خدا سے چھپانا چاہتا ہے تو وہ ''یاایھا المزمل'' کو کثرت سے پڑھے۔کم از کم اپنے نام کے اعداد کے مطابق روزانہ اس ایک آیت کو پڑھنے سے اللہ کریم اس کے معاملات پر پردہ ڈال دے گا۔

02۔ اگر کوئی شخص عبادت میں خشوع وخضوع کی لذت سے بے بہرہ ہے عبادت میں لطف وسرور نہیں پاتا تو ایسا شخص اس کی درج ذیل آیات (۱تا۴) کو روزانہ رات میں 313 بار پڑھے چند دنوں کی مداومت سے اس کو عبادتوں میں کیف وسرور اور خشوع وخضوع کی دولت حاصل ہو جائے گی۔

یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُo قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًاo نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًاo اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًاo

03۔ اگر کوئی شخص کسی مقدمہ میں پھنس گیا ہو یا کسی پریشانی میں گرفتار و مبتلا ہو گیا ہو تو وہ اس آیت پاک (آیت نمبر۹) کو روزانہ بعد نماز فجر 101 بار پڑھے اور اپنا معاملہ یا مقدمہ یا پریشانی کو اللہ پاک کے سپرد کر دے۔ان شاءاللہ اگر وہ حق پر ہے تو یقینی طور پر وہ مقدمہ میں فتح یاب ہوگا۔اس کی پریشانی دور ہوگی۔اس کا معاملہ آسان ہوگا۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًاo

04۔ اگر کوئی شخص کسی کی زبانی ایذا رسانی سے تکلیف میں مبتلا ہے تو ایسا شخص اس آیت پاک (آیت نمبر۱۰) کو زوال کے بعد نماز ظہر ادا کرنے سے پہلے چند دنوں تک 1000 بار پڑھے اور عملی طور پر اس کے ترجمہ پر بھی عمل کرے۔ایذا دینے والا شخص خود ہی خائب و خاسر ہوگا اور وہ خود ایسی تکلیف میں مبتلا ہوگا جو نا قابل بیان ہے۔

وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًاo

نہایت اہم نوٹ:۔یہ کتاب اور اس کے مندرجات صرف نیک لوگوں اور نیک کاموں کے لیے ہیں۔انھیں دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق استعمال کرنے کی اجازت ہے۔اگر کوئی کسی برے کام کے لیے کلامِ پاک پڑھے گا تو اپنے اس فعل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ایسا شخص دنیا وآخرت میں ذلیل ورسوا اور برباد ہوگا۔

دعوتِ قبور:۔تصور اسمِ ذات میں پختگی کے بعد سالک کو چاہیے کہ سورۂ مزمل کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد یا بعد از اجازت روزانہ اسے مقررہ تعداد میں پڑھتا رہے۔جب اس سورۂ مقدسہ سے قلبی وروحانی تعلق پختہ ہو جائے تو اپنے مرشد سے اجازت لے کر دعوتِ قبور کا عمل شروع کرے۔اس عمل کے ضمن میں مرشدِ من فرماتے ہیں:

> جو شخص تصور اسم اللہ ذات میں پختہ نہ ہو وہ دعوت پڑھے تو کامیابی نہیں ہوتی۔مزار کے پاس لیٹنے سے صاحبِ مزار کا قرب حاصل رہتا ہے۔صاحبِ مزار اگر اللہ کا سچا ولی ہے تو وہ اپنی قبر میں زندہ ہوتا ہے اور اپنے قریب موجود لوگوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے بشرطیکہ وہ تلاوت میں مصروف ہوں۔سورۂ مزمل اور دعائے سیفی دعوت کے لیے بہت مؤثر اور کارگر ہیں اور حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ یہی پڑھتے تھے۔اور میں بھی یہی پڑھتا ہوں۔اور سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دعائے سیفی کو دعوت کے لیے بہت مؤثر بتایا ہے۔دعوت کا عمل صرف سروری قادری طریقے میں موجود ہے اور کسی سلسلے میں یہ عمل موجود نہیں اور سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عمل ان کا اپنا ذاتی وضع کردہ ہے۔دوسرے سلسلے والوں کو اس کا علم ہی نہیں۔اس سے بہت بڑے اور مشکل مسائل حل ہو جاتے ہیں جو کسی اور عمل سے ممکن نہیں ہوتے۔(۱۸۲)

عمل دعوتُ القبور کے فوائد:۔

01۔ اس عمل کا پڑھنا عامل کامل اور منتہی سالکوں کا کام ہے۔اس سے جو ظاہری اور باطنی اور دینی ودنیوی فوائد حاصل ہوتے ہیں وہ احاطۂ تحریر سے باہر ہیں۔

02۔ اس سے مشکل ترین مہمات اور نا قابلِ تسخیر معرکے آسان اور سہل ہو جاتے ہیں۔ناممکن اور نا قابلِ حل عقدے حل ہو جاتے ہیں۔تفصیل کے لیے عرفان (حصہ دوم) ملاحظہ کیجئے۔

03۔ یہ عمل خصوصی اجازت کے بغیر ہرگز نہ کرنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے ناقابلِ تلافی نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔

عمل ''دعوت القبور'' پڑھنے کا طریقہ:۔

01۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ رات کو کسی بزرگ، ولی، شہید یا غوث وقطب کی قبر پر جاوے اور روحانی اہلِ قبر پر مسنون طریقے سے سلام کہے۔

02۔ اس کے بعد اہلِ قبر کے حق میں درود شریف اور فاتحہ پڑھے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ اوّل درود شریف پھر فاتحہ یعنی الحمد شریف اور پھر درود شریف ایک ایک بار پڑھے۔ اس کے بعد سورۂ اخلاص یعنی قل شریف تین بار پڑھ کر اس کا ثواب روحانی کو بخشے۔

03۔ پھر قبر کے اردگرد اذان پڑھے۔ قبر کے سرہانے قبلہ کی طرف پھرتا ہوا اذان پڑھنا شروع کرے اور پھر سرہانے آ کر ختم کر دے۔

04۔ بعدہٗ روحانی کو مخاطب کر کے یہ الفاظ کہے: ''یَاعَبْدَ اللّٰہِ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ اَمْدُدْنِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ''۔

05۔ اس کے بعد قبر کے پاس بیٹھ کر جس قدر سورہ مزمل شریف پڑھ سکے پڑھے۔ گیارہ دفعہ یا اکیس دفعہ یا زیادہ سے زیادہ اکتالیس دفعہ۔

06۔ اس کے بعد مراقبہ کرے یا نزدیک کہیں سو جائے۔ ان شاء اللہ روحانی اوّل تو مراقبے کے اندر ملاقی ہوگا ورنہ خواب میں مل کر تمام مشکلات حل کر دے گا۔ (۱۸۳)

عمل دعوتِ قبور کا وقت:۔ عمل دعوتِ قبور رات کو پڑھا جاتا ہے کیونکہ رات کے وقت آسانی سے توجہ اور یکسوئی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس ضمن میں مرشدِ من فرماتے ہیں:

> دعوت القبور دن کے وقت نہیں پڑھی جاتی اور دن کے وقت کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا۔ رات کے وقت اس کا اثر اور فائدہ ہوتا ہے اور رات کو ہی ارواح کا نزول ہوتا ہے اور وہ حاضر ہوتی ہیں۔ پھر دعوت پڑھنے والا جتنا کامل اور روحانی طور پر قوی ہوگا اسی قدر اسے فیوض و برکات حاصل ہوں گی۔ اور رات قبر کے قریب اس لیے گزاری جاتی ہے کہ رات کے کسی حصے میں بھی ارواح کی حاضری ہو سکتی ہے۔ سروری قادری سلسلے کے تمام بزرگوں نے دعوت کے لیے رات کا وقت ہی موزوں بتایا ہے اور رات کے وقت ہی دعوت پڑھنے کی تاکید کی ہے خصوصاً آدھی رات کے وقت۔ (۱۸۴)

وِردِ اسمائے خمسہ (یَا اَللّٰہُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ، یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ):

ان اسما کے پڑھنے میں عجیب وغریب برکات اور اثرات دیکھنے میں آئے ہیں۔ یہ وِرد انسان کو دنیا اور آخرت میں بے نیاز اور لایحتاج بنا دیتا ہے۔ انھیں روزانہ عشا کی نماز کے بعد پانچ سو مرتبہ پڑھا جائے۔ ان کو ملا کر پڑھنا چاہیے۔ (۱۸۵)

وِرد اسم یَا وَھَّابُ اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ:

ان اسما کا وِرد سعادتِ دارین کے لیے نہایت مؤثر اور کارگر ہے۔ اس سے دینی اور دنیوی حاجات پوری ہو جاتی ہے۔ ان کو پڑھنے والا جملہ آفات اور مصائب سے محفوظ رہتا ہے اور لوگوں میں بہت جلد مکرّم و معظم بن جاتا ہے۔ ان کو پڑھنے کی تعداد ایک ہزار اور عشا کی نماز کے بعد ان کو پڑھا جاتا ہے۔ (۱۸۶)

یَاوَھَّابُ کی زکوٰۃ کا طریقہ:

اسم وَھَّابُ سوا لاکھ مرتبہ سات دن سے کم میں بھی اگر آپ پڑھ سکتے ہیں تو بھی ٹھیک ہے۔ مگر مکمل خلوت میں رہنا ہے۔ کوئی دنیاوی کام نہیں کرنا۔ اسم وَھَّابُ پڑھنے سے آدمی دنیوی مال ومتاع پا کر بے نیاز ہو جاتا ہے اور فارغ البالی اور اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔ (۱۸۷)

وِرد اسم یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُ:

یہ وِرد ظاہری اور باطنی غنا اور کشائش رزق کے واسطے بہت مؤثر اور کارگر ہے۔ اس کے پڑھنے سے آدمی بہت جلد مستغنی اور لایحتاج ہو جاتا ہے۔ ایک ہزار دفعہ صبح کی نماز کے بعد پڑھنا چاہیے۔ (۱۸۸)

وِرد اسم یَا سَطِیْعُ:

عملِ تسخیر اور دنیاوی حاجات کے لیے یہ اسم کیمیائے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس کی تعداد ایک ہزار ہے۔ صبح کی نماز کے بعد پڑھنا

چاہیے۔(۱۸۹)

وِرد اسم یَا بُدُّوْحُ :

یہ اسم محبت اور تسخیر کے واسطے بہت کارگر ہے۔اس کے علاوہ اس کے وِرد سے انسان سے خوارقِ عادات اور کشف و کرامات کا ظہور ہوتا ہے۔مگر اس کا عمل خطرات سے خالی نہیں۔باقاعدہ اجازت اور براہِ راست نگرانی اور ہدایات کے بغیر اس کے پڑھنے سے بہت نقصان کا احتمال ہے۔عشا کی نماز کے بعد دو ہزار چار سو اڑسٹھ دفعہ روزانہ اس کو پڑھا جاتا ہے۔(۱۹۰)

یَا بُدُّوْحُ کی زکوٰۃ کا طریقہ:

اسم یَا بُدُّوْحُ 8 دن میں پڑھیں اور پندرہ ہزار بار روزانہ پڑھیں۔اس کے بعد روزانہ پانچ تسبیح پڑھیں۔اسم بُدُّوْحُ اسماءالحسنٰی میں شامل نہیں ہے مگر بزرگوں نے اس کو اپنی کتابوں میں درج کیا ہے اور اس کے فوائد بتائے ہیں اور اس پر عمل کرنے کے طریقے بتائے ہیں۔یہ تسخیرِ خلائق اور محبت کے لیے بہت کارگر اور مفید ہے۔اللہ کے اسماء صرف 99 تک محدود نہیں ہیں،ان کی تعداد ہزاروں میں ہوسکتی ہے۔سب کو لکھنا اور ان کا پڑھنا چونکہ ممکن نہیں اس لیے علماء نے آسانی کے لیے اللہ کے صرف 99 اسما ہی منتخب کیے اور لکھے ورنہ اسمائے الٰہی کی کوئی حد نہیں۔یہ لاتعداد اور لامحدود ہیں۔اسم بُدُّوْحُ کے علاوہ بھی بزرگوں نے چند اور اسما کا ذکر کیا ہے جو اسماءالحسنٰی میں موجود نہیں ہیں مثلاً یَا سَطِیْعُ وغیرہ اور یَاسَطِیْعُ کا ورد بزرگوں نے اپنی کتابوں میں تحریر فرمایا ہے۔(۱۹۱)

وِرد سورہ وَالضُّحٰی :

اس کا وِرد کشائشِ روزگار اور استغنا کے لیے خصوصی طور پر بہت مؤثر اور مفید ہے۔اس کو قبلہ حضور نے عرفان میں درج نہیں کیا مگر خود پڑھا کرتے تھے اور مجھے بھی پڑھنے کی ہدایت فرمائی تھی۔اس سے کشائشِ رزق کے علاوہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت نصیب ہوتی ہے اور وہ گمراہی اور ضلالت سے محفوظ اور مامون رہتا ہے اور اس کی دنیا و آخرت سنور جاتی ہے۔اس کو صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ اس طرح پڑھا جاتا ہے کہ ہر بار وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى دس مرتبہ دہرایا جاتا ہے۔گیارہویں بار سورہ پڑھتے وقت ان الفاظ کو صرف ایک ہی بار پڑھا جاتا ہے۔اس طرح گیارہ دفعہ یہ سورہ مذکورہ اور ایک سو ایک مرتبہ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى اور وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى کی تعداد پوری ہوجاتی ہے۔(۱۹۲)

وِرد سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ :

صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھا جاتا ہے اور ہر بار فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًاo دس دس مرتبہ دہرایا جاتا ہے۔گیارہویں مرتبہ سورہ پڑھتے وقت ان الفاظ کو صرف ایک ہی مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔اس طرح گیارہ مرتبہ سورہ شریف اور ایک سو ایک مرتبہ مذکورہ الفاظ ادا ہوجاتے ہیں۔اس کے فوائد بھی سورہ والضحیٰ کی طرح ہیں۔اگر صبح کی نماز کے بعد ان دونوں سورتوں کو ایک ساتھ مذکورہ طریقے سے پڑھا جائے تو زیادہ مؤثر ہے اور مقصد جلد پورا ہوجاتا ہے۔اس کی ترکیب بھی 'عرفان' میں درج نہیں۔میں محض ارادت مندوں کے مفاد کی خاطر اسے ظاہر کررہا ہوں۔(۱۹۳)

سورۂ کوثر:

سورۂ کوثر ایک سو دفعہ بعد از نماز عشا پڑھ لیا کریں۔سورۂ کوثر میں کہا گیا ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کو کثرت کے ساتھ اور کثیر تعداد میں نعمتیں عطا کی ہیں۔اس کے پڑھنے والے کو بھی کثیر تعداد میں نعمتیں عطا ہوتی ہیں اور اس کے دشمن زیر اور مغلوب ہوتے ہیں۔(۱۹۴)(۲۰۷)

وِرد قصیدہ غوثیہ شریف:

جو شخص صدقِ دل،اخلاص اور ادب و احترام سے یہ قصیدہ پڑھتا ہے حضرت پیر دستگیر محبوبِ سبحانی کی روحانیت اپنے بلند مقام سے پڑھنے والے کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اسی اعلیٰ ترین مقام کی شان اور اسی پاک منزل کی کیفیت اس پر وارد اور نازل ہوجاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی دلی مراد پالیتا ہے اور اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نئے چاند کی پہلی جمعرات کو مغرب یا

عشا کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ دفعہ سورہ اخلاص یعنی قل شریف پڑھیں اور سلام پھیر کر اس دو گانے کا ثواب ارواحِ مقدسہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ واصحاب کبار وآلِ اطہار، چہار یار پنجتن پاک خصوصاً روحِ پاک حضرت قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی کو بخشیں۔ بعدہٗ تین دفعہ درود شریف پڑھیں اور گیارہ دفعہ ''یا حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی شیاءً للہ اَمْدِدْنِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ '' پڑھیں۔ اس کے بعد تین بار قصیدہ غوثیہ شریف پڑھیں۔ اس کے بعد روزانہ صرف ایک مرتبہ مغرب یا عشا کی نماز کے بعد پڑھیں۔ (۱۹۵)

وِردرسالہ روحی شریف:

یہ وِرد جملہ روحانی رجعتوں اور باطنی آفات سے نجات پانے کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس کے پڑھنے سے طالب زندہ دِل اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ یہ رسالہ طالبِ مولیٰ کے لیے ایک بہترین اور آسان ترین وسیلہ ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ چاند کی پہلی جمعرات کو پڑھنا شروع کریں۔ پڑھنے سے پہلے دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ یعنی الحمد شریف کے سورہ اخلاص یعنی قل شریف سات دفعہ پڑھیں۔ بعدہٗ سلام پھیر کر اس کا ثواب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کبار خصوصاً سات سلطان الفقراء کی ارواحِ مقدسہ کو بخشیں۔ بعدہٗ اوّل آخر سات دفعہ درود شریف پڑھ کر بیچ میں ایک دفعہ رسالہ روحی شریف پڑھیں اور اس طرح اس کو ہمیشہ جاری رکھیں۔ رسالہ روحی شریف اور قصیدہ غوثیہ شریف کتاب ''سلطان الاوراد'' میں درج ہیں۔ (۱۹۶)

وِردِ دعائے سیفی شریف:

فقیر عامل اس وقت تک صاحبِ لفظ نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دعائے سیفی کا وِرد کسی بزرگ ولی اللہ کی قبر کے پاس نہ کرے۔ اس کے پڑھنے والے کے پاس مؤکلات حاضر ہو کر اس کے ظاہری و باطنی اور دینی و دنیوی کاموں میں امداد کرتے ہیں۔ اس کے بعد کوئی کام مشکل نہیں رہتا اور اس کی ہر حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ صبح کی نماز کے بعد ایک دفعہ سورہ یٰسین شریف پڑھ کر ایک دفعہ دعائے سیفی شریف پڑھیں۔ اس طرح روزانہ پڑھیں۔ (۱۹۷)

وِردِ صلوٰۃ الکبریٰ:

یہ درود شریف بارگاہِ حضرت رسالت مآب ﷺ تک رسائی اور باریابی کا بہترین وسیلہ اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کا آسان ذریعہ ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب پہلے وضو کر کے دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ o فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ ق صلے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ o اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ ہر ایک تین دفعہ پڑھے۔ بعدہٗ سورۂ مزمل ایک دفعہ پڑھ کر اس کا ثواب حضرت رسالت مآب ﷺ اور آپ کی آل واصحاب کو بخشے۔ بعدہٗ ادب و تعظیم اور خشوع و خضوع اور حضورِ دل کے ساتھ درود صلوٰۃ الکبریٰ شریف پڑھے۔ دعائے سیفی اور درود صلوٰۃ الکبریٰ کتاب 'مخزن الاسرار و سلطان الاوراد' میں درج ہیں۔ (۱۹۸)

شغل پاس انفاس:

یہ پاک شغل مشق تصور اسمِ اللہ ذات اور مشق تصور اسم محمد ﷺ کے دوران کیا جاتا ہے۔ تصور کے علاوہ بھی عام کام کاج کے دوران اگر اسے جاری رکھا جائے تو موجبِ برکت اور باعثِ ثواب ہے۔ پاس انفاس کا طریقہ ہے کہ جب سانس اندر کھینچے تو دل میں لب ہلائے بغیر لفظ 'اللہ' کہے اور جب سانس باہر نکالے تو دل میں خیال کے ساتھ لفظ ھُو کہے۔ مشق تصور اسم اللہ ذات کے وقت اللہ ھُو کا پاس کرنا بہت مؤثر ہے اور مشق تصور اسمِ محمد ﷺ کے ساتھ سانس اندر لیتے وقت ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کہے اور سانس باہر نکالتے وقت ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ'' کہے۔ کلمہ طیب کا پاس انفاس بھی اسی طرح کیا جاتا ہے کہ سانس اندر لیتے وقت ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہے اور سانس باہر نکالتے وقت ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کہے۔ کلمہ طیبہ کے پاس انفاس کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ جب سانس اندر کی طرف کھینچا جائے تو دِل میں خیال کے ساتھ لَآ اِلٰـہَ کہے اور جب سانس باہر نکالا جائے تو اِلَّا اللّٰہُ کہے اور جب اس شغل کو ختم کرے تو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ کر ختم

کرے۔اس کو بھی مشقِ تصوراسم اللہ ذات کے وقت جاری رکھا جاتا ہے اور بہت مؤثر اور کارگر ہے۔مشقِ تصور کے علاوہ دیگر اوقات میں بھی اس کو جاری رکھنا سعادتِ دارین اور عظیم ثواب کا باعث ہے۔(۱۹۹)

تزکیۂ نفس سے مراد نفس کی پاکیزگی ہے۔تصفیۂ قلب سے مراد قلب یا دل کی صفائی ہے۔تجلیۂ رُوح سے مراد روح کا متجلی ہونا ہے اور تخلیۂ سر سے مراد سر (لطیفۂ سر) کا پاک وصاف ہونا ہے۔یہ سب کچھ مشق تصوراسم اللہ ذات سے حاصل ہوتا ہے۔

نفی اثبات اور پاس انفاس سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔نفی اثبات اور پاس انفاس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب سانس اندر جاتا ہے تو لفظ 'اللہ' کے ساتھ اندر جاتا ہے اور جب سانس باہر آتا ہے تو لفظ 'ھُو' کے ساتھ باہر آتا ہے۔اس طرح سانس پاک اور مطہر ہو کر دل کو اور اندرونی دنیا کو بھی پاک اور مطہر کر دیتا ہے اور دل اور اندرونی دنیا پاک اور مطہر ہو جائے تو اس میں تجلیاتِ الٰہی کا ظہور اور ورود ہوتا ہے۔نفی اثبات سے بھی یہی کچھ ہوتا ہے کہ لفظ لَآ اِلٰہَ سانس کے ساتھ اندر جائے اور اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ باہر آئے۔(۲۰۰)

احادیث میں ذکر وفکر کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔مشق تصورِ اسمِ اللہ ذات، مشق تصورِ اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شغل پاس انفاس کی قدر و قیمت، اہمیت اور ضرورت سے بہتر طور پر آگاہ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ذکرِ الٰہی کی فضیلت، ذکر خفی کی فضیلت، کلمہ طیبہ کی فضیلت، اسمِ ذات (اللہ) اور اسمِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگہی حاصل کر لی جائے۔

بکثرت اللہ کا ذکر کرنے کے متعلق احادیث:۔

01۔ حضرت عبداللہ بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ مجھ پر اسلام کے احکام بہت ہیں مجھے ایسی چیز بتائیے جس کے ساتھ میں چمٹ جاؤں' آپ ﷺ نے فرمایا تمھاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔(۲۰۱)

02۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کس بندہ کا درجہ سب سے افضل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والی عورتوں کا' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ان کا درجہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں سے بھی زیادہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کفار اور مشرکین سے جہاد کرے حتیٰ کہ وہ زخمی ہو کر خونم خون ہو جائے' تب بھی اللہ کا بکثرت ذکر کرنے والوں کا درجہ اس سے زیادہ ہوگا۔(۲۰۲)

03۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمھارے ان اعمال کی خبر نہ دوں جو تمھارے رب کے نزدیک سب سے اچھے اور سب سے پاکیزہ ہوں اور جو تمھارے درجات سب سے زیادہ بلند کرنے والے ہوں اور تمھارے لیے سونے اور چاندی کی خیرات کرنے سے زیادہ اچھے ہوں' اور اس سے زیادہ بہتر ہوں کہ تمھارا تمھارے دشمنوں سے مقابلہ ہو' وہ تمھاری گردنیں ماردیں اور تم ان کی گردنیں ماردو۔صحابہ نے کہا کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا وہ اللہ کا ذکر ہے۔حضرت معاذ بن جبل نے کہا: اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں ہے۔(۲۰۳)

علماء کو اس میں کافی اختلاف ہے کہ آپ ﷺ کو بیداری میں دیکھنے والا آپ ﷺ ہی کے جسم اور بدن کو دیکھے گا یا آپ ﷺ کی مثال کو دیکھے گا۔علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے عبارات علماء کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ احادیث اور عبارات علماء سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے جسم مبارک اور اپنی روح کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ ﷺ اطرافِ عالم میں جہاں چاہتے ہیں' تشریف لے جاتے ہیں اور تصرف فرماتے ہیں اور آپ ﷺ اسی حالت میں ہیں جس حالت میں آپ ﷺ وفات سے پہلے تھے اور اس میں سر مو فرق نہیں ہوا اور آپ ﷺ زندہ ہونے کے باوجود لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں جس طرح فرشتے ان کی نظروں سے غائب ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف فرمانا چاہتا ہے تو آپ ﷺ کے اور اس بندے کے درمیان جو حجابات ہیں ان کو اٹھا دیتا ہے اور اس سے کوئی چیز مانع نہیں ہے تو پھر آپ ﷺ کی مثال کے قول کی کیا ضرورت ہے اور باقی تمام انبیاء علیہم السلام بھی زندہ ہیں اور ان کو اپنی قبروں سے باہر جانے اور اس جہان میں تصرف کرنے کا اذن دیا گیا ہے اور اس پر بکثرت احادیث ناطق اور شاہد ہیں۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں میرا ظن غالب یہ ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی زیارت اس طرح نہیں ہوتی جیسے عام طور پر لوگ ایک دوسرے کو دنیا میں دیکھتے ہیں۔ یہ ایک حالت برزخیہ اور امر وجدانی ہے۔ اس کی حقیقت کو وہی شخص پا سکتا ہے جس کو یہ مرتبہ حاصل ہوا ہو۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دیکھنے والا آپ ﷺ کی روح کو دیکھتا ہے اور وہ روح کسی صورت میں متمثل ہو جاتی ہے کہ وہ روح اس وقت آپ ﷺ کے اس جسم مبارک میں بھی ہوتی ہے جو روضہ مبارکہ میں ہے جس طرح حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے سامنے حضرت دحیہ کلبی کی شکل میں موجود ہوتے ہیں یا کسی اور صورت میں اور اس وقت وہ سدرۃ المنتہیٰ سے بھی جدا نہیں ہوتے اور آپ ﷺ کا جسم مثالی تو اس کے ساتھ آپ ﷺ کی روح قدسیہ متعلق ہوتی ہے اور اس سے کوئی چیز مانع نہیں ہے کہ آپ ﷺ کے غیر متناہی اجسام مثالیہ ہوں اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ آپ ﷺ کی روح واحدہ متعلق ہو اور یہ اس طرح ہو جیسے روح واحدہ کا تعلق ایک جسم کے متعدد اجزاء کے ساتھ ہوتا ہے' اور ہماری اس تقریر سے شیخ ابوالعباس طنجی کے اس قول کی وجہ ظاہر ہو جاتی ہے کہ انھوں نے آسمان' زمین' عرش اور کرسی کو رسول اللہ ﷺ سے بھرا ہوا دیکھا اور یہ عقدہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ متعدد مقربین نے ایک ہی وقت میں متعدد مقامات پر نبی ﷺ کی زیارت کی۔ (۲۰۴)

04۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص شب بیداری کی مشقت اٹھانے سے عاجز ہو' اور جو شخص اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بخیل ہو اور اللہ کے دشمنوں سے جہاد کرنے میں بزدل ہو وہ بکثرت اللہ کا ذکر کرے۔ (۲۰۵)

05۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے وصیت کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا گناہوں کو چھوڑ دو' یہ سب سے افضل ہجرت ہے' اور فرائض کو دائماً پابندی سے ادا کرو یہ سب سے افضل جہاد ہے' اور بکثرت اللہ کا ذکر کرو کیونکہ کثرتِ ذکر سے زیادہ اللہ کو' کوئی عمل محبوب نہیں ہے۔ (۲۰۶)

06۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے وصیت کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم حتی الوسع اپنے اوپر خوفِ خدا کو لازم کر لو' اور ہر شجر و حجر کے پاس اللہ کا ذکر کرو' اور تم کو (اپنے) جس برے کام کا علم ہو تو فوراً اللہ سے توبہ کرو پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرو اور ظاہر گناہ کی ظاہر توبہ کرو۔ (۲۰۷)

07۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس قدر کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ کہیں یہ دیوانہ ہے۔ (۲۰۸)

جمادات وغیرہ کی حیات اور ان کے شعور پر قرآن مجید سے استدلال:۔

قرآن اور سنت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جمادات بظاہر بے عقل اور بے شعور ہیں' لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں بھی حیات اور عقل اور شعور کو رکھا ہے' قرآن مجید میں ہے:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ..... الحج[22:18]

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ تمام آسمان والے اور تمام زمین والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان' سب اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہیں۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ o حم السجدہ/فصلت:۱۱[41:11]

پھر وہ سماوی کائنات کی طرف متوجہ ہوا تو وہ (سب) دھواں تھا، سو اس نے اُسے (یعنی آسمانی کرّوں سے) اور زمین سے فرمایا خواہ باہم کشش و رغبت سے یا گریزی و ناگواری سے (ہمارے نظام کے تابع) آ جاؤ، دونوں نے کہا: ہم خوشی سے حاضر ہیں o

.....وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ..... البقرہ[2:74]

اور بعض پتھر اللہ کے خوف سے گر جاتے ہیں۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ .....

بنی اسرائیل [17:44]

سات آسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہیں' سب اس کی تسبیح کر رہے ہیں اور ہر چیز اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ.... النور[24:41]

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ تمام آسمانوں اور زمین والے اور صفت بستہ پرندے اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں' اور ہر ایک کو اپنی نماز اور تسبیح کا علم ہے۔

جمادات وغیرہ کی حیات اور ان کے شعور پر احادیث سے استدلال:۔

01۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم بکریوں اور جنگل سے محبت کرتے ہو' پس جب تم اپنی بکریوں اور اپنے جنگل میں ہو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو' کیونکہ موذن کی آواز کو جن یا انسان یا جو چیز بھی سنے گی، وہ قیامت کے دن اس کی اذان کی گواہی دے گی۔

(یعنی جمادات اور نباتات میں سے ہر چیز تمھاری اذان کی گواہی دے گی اور ان چیزوں کا گواہی دینا اس پر موقوف ہے کہ وہ ان کو اذان دیتا ہوا دیکھیں اور ان کی اذان سنیں اور دیکھنا اور سننا ان کی حیات اور ان کے شعور کی دلیل ہے۔ (۲۰۹)

02۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسجد کی چھت کھجور کے شہتیروں کی بنی ہوئی تھی' نبی ﷺ جب مسلمانوں کو خطبہ دیتے تو کھجور کے ایک شہتیر سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے' جب آپ ﷺ کے لیے منبر بنا دیا گیا تو آپ ﷺ اس پر خطبہ دینے لگے۔ تب ہم نے اس شہتیر سے ایسی آواز سنی جیسے دس سال کے حمل والی اونٹنی کے رونے کی آواز آتی ہے' پھر نبی ﷺ اس کے پاس آئے اور اس کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیا تو وہ شہتیر پرسکون ہو گیا (اس شہتیر کا رونا اور آپ کے فرق سے غم زدہ ہونا بھی اس کی حیات اور اس کے شعور کی دلیل ہے)۔ (۲۱۰)

03۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کھانا کھایا جاتا تھا تو ہم کھانے کی تسبیح کی آواز سنتے تھے۔ (یہ اس طعام کی حیات اور اس کے کلام کرنے کی دلیل ہے۔) (۲۱۱)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں جا رہا تھا' آپ ﷺ کے سامنے جو پہاڑ یا درخت آتا تھا وہ یہ کہتا تھا' السلام علیک یا رسول اللہ! (۲۱۲)

04۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا میں کیسے پہچانوں کہ آپ ﷺ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس کھجور کے خوشہ کو بلاؤں تو تم میرے رسول اللہ ہونے کی شہادت دو گے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس خوشہ کو بلایا تو وہ درخت سے اتر کر نبی ﷺ کے سامنے گر گیا' آپ ﷺ نے اس سے فرمایا لوٹ جا تو وہ اپنی جگہ پر لوٹ گیا' سو وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔ (۲۱۳)

05۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گوہ نے آپ ﷺ کی نبوت کی شہادت دی اور کہا آپ ﷺ رب العٰلمین کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ (۲۱۴)

6۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے بلانے پر ایک درخت زمین کو شق کرتا ہوا آیا اور آپ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر تین بار آپ ﷺ کی نبوت کی شہادت دی، پھر آپ ﷺ کے حکم سے واپس چلا گیا، یہ دیکھ کر ایک اعرابی مسلمان ہو گیا۔ (۲۱۵)

07۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک ہرنی کو آزاد کر دیا تو اس نے کہا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ (۲۱۶)

08۔ حضرت یعلیٰ سے روایت ہے کہ ایک اونٹ نے آپ سے شکایت کی کہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے اور اب اس کے مالک اس کو ذبح کرنا چاہتے ہیں تو آپ ﷺ نے اس کی شکایت زائل کر دی۔ (مسند احمد ج ۴ ص ۱۷۳)

حضرت یعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَامِنْ شَیْءٍ فِیْھَا اِلَّا یَعْلَمُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا کَفْرَۃَ اَوْ فِسْقَۃَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ۔

روئے زمین کی ہر چیز کو علم ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں ماسوا انسانوں اور جنات میں سے کفار اور فساق کے۔ (۲۱۷)

ان تمام احادیث میں یہ دلیل ہے کہ تمام جمادات، نباتات اور حیوانات کو اللہ تعالیٰ نے حیات اور شعور عطا فرمایا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کا آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں سے کلام فرمانا اور ان کا جواب دینا مستبعد نہیں ہے۔ (۲۱۸)

ذکرِ خفی کی فضیلت:۔ قرآن وحدیث میں ذکرِ جلی کے ساتھ ذکرِ خفی کی بھی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوا، حضرت زکریا نے آہستگی سے اور چپکے چپکے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلند آواز سے اور چپکے چپکے دعا کرنا دونوں برابر ہیں۔ ذکرِ خفی کو ذکرِ جلی سے اس لحاظ سے بہتر تصور کیا جاتا ہے کہ اس میں زیادہ اخلاص ہے اور یہ ریا سے دور ہے۔ مراقبہ ذکرِ خفی کی نہایت اعلیٰ صورت ہے۔

ذکرِ خفی کی فضیلت میں احادیثِ نبوی:۔

01۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے۔ لوگ بلند آواز سے اللہ اکبر، اللہ اکبر کہنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر نرمی کرو، تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو نہ غائب کو، تم سمیع اور قریب کو پکار رہے ہو اور وہ تمھارے ساتھ ہے۔ (الحدیث) (۲۱۹)

02۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو اور بہترین رزق وہ ہے جو بقدرِ کفایت ہو۔ (۲۲۰)

03۔ حضرت انس رضی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آہستگی کے ساتھ دعا کرنا ستر (۷۰) باآواز دعاؤں کے برابر ہے۔ (۲۲۱)

04۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جو نماز مسواک کے ساتھ پڑھی جائے، رسول اللہ ﷺ اس کو اس نماز پر ستر (۷۰) درجے فضیلت دیتے تھے جو بغیر مسواک کے ساتھ پڑھی جائے، اور آپ ﷺ فرماتے تھے جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مخلوقات کو ان کے حساب کے لیے جمع فرمائے گا اور فرشتے ان اعمال کو لے کر آئیں گے جن کو انھوں نے لکھ کر محفوظ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا، ''دیکھو کوئی چیز رہ تو نہیں گئی؟'' فرشتے کہیں گے، ''اے ہمارے رب! ہم نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جس کا ہمیں علم ہو اور جس کی ہم نے حفاظت کی ہو۔ ہم نے ہر چیز کا احاطہ کر لیا ہے اور اس کو لکھ لیا ہے۔'' تب اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا، ''بے شک ہمارے پاس ایک چیز چھپی ہوئی ہے جس کو تم نہیں جانتے اور اس کی میں خود جزا دوں گا اور وہ ذکرِ خفی ہے''۔ (۲۲۲)

لا الہ الا اللہ پڑھنے کی فضیلت میں احادیث:۔

01۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی زیادہ سعادت کون حاصل کرے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا یہی گمان تھا اے ابو ہریرہ کہ اس کے متعلق تم سے پہلے مجھ سے کوئی سوال نہیں کرے گا، قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت وہ شخص حاصل کرے گا جس نے اخلاص قلب کے ساتھ کہا ہو لا الہ الا اللہ۔ (۲۲۳)

02۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ پوچھا گیا اخلاص کیا ہے؟ فرمایا جن چیزوں کو اللہ نے حرام کیا ہے ان سے باز رہے۔ (۲۲۴)

03۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ایمانوں کو تازہ کرو'' کہا گیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم اپنے ایمانوں کو کیسے تازہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بکثرت لا الہ الا اللہ پڑھو''۔ (۲۲۵)

04۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے ایک ایسے کلمہ کا علم ہے اس کو جو شخص بھی دل سے پڑھے گا اور تادمِ مرگ اس پر قائم رہے گا اس کو دوزخ پر حرام کر دیا جائے گا۔ وہ کلمہ ہے لا الہ الا اللہ۔ (۲۲۶)

05۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی چابیاں لا الہ الا اللہ کی شہادت دینا ہے۔ (۲۲۷)

06۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے اور افضل الدعاء الحمد للہ ہے۔ (۲۲۸)

07۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک پالان پر آگے پیچھے سوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے کہا، لبیک یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کی اطاعت کے لیے حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے اس طرح تین بار فرمایا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص بھی صدق دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے گا اللہ اس کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ اسی پر اعتماد کر لیں گے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت گناہ سے بچنے کے لیے اس حدیث کو بیان کیا۔ (۲۲۹)

08۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حشر کے دن میری امت کے ایک شخص کو لوگوں کے درمیان سے بلایا جائے گا' اس کے سامنے اس کے گناہوں کے تئیس رجسٹر کھولے جائیں گے اور ہر رجسٹر منتہاء نظر تک ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تم پر کوئی ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمھارے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ کہے گا، نہیں، اے میرے رب! اللہ فرمائے گا، کیوں نہیں، ہمارے پاس تمھاری ایک نیکی ہے۔ بے شک آج تم پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پھر ایک پرچی نکالی جائے گی جس میں لکھا ہوگا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کو اپنے میزان میں رکھو' وہ بندہ کہے گا اے میرے رب! ان رجسٹروں کے سامنے اس پرچی کا کیا وزن ہوگا۔ پس اللہ فرمائے گا بے شک تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر اس کے گناہوں کے رجسٹروں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا اور اس پرچی کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ پھر وہ رجسٹر میزان میں ہلکے ہوں گے اور پرچی بھاری ہوگی اور اللہ کے نام کے سامنے کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔ (۲۳۰)

09۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ سفید چادر اوڑھے ہوئے سو رہے تھے۔ میں دوبارہ آیا تو آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ بھی لا الٰہ الا اللہ کہے، پھر اسی کلمے پر مر جائے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا، اگر وہ زنا کرے' اگر وہ چوری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ زنا کرے اور اگر وہ چوری کرے! میں نے کہا، اگر وہ زنا کرے اور اگر وہ چوری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ زنا کرے اور اگر وہ چوری کرے۔ میں نے (تیسری بار) کہا، اگر وہ زنا کرے اور اگر وہ چوری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ زنا کرے اور اگر وہ چوری کرے، ابوذر کی ناک کو خاک میں رگڑتے ہوئے۔ حضرت ابوذر جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو یہ کلمات ضرور کہتے تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حدیث اس شخص پر محمول ہے جو مرتے وقت لا الہ الا اللہ پڑھے' یا موت سے پہلے جب بندہ توبہ کرے اور نادم ہو اور کہے لا الہ الا اللہ تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (۲۳۱)

کلمہ طیبہ اور نجاتِ آخروی:۔ حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ لکھتے ہیں:

اس قسم کی جو احادیث ہیں جن میں مذکور ہے جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا یا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی۔ ان کے متعلق اساطین اہل علم نے یہ کہا ہے، ''یہ ابتداء اسلام پر محمول ہیں جب اسلام کی دعوت صرف توحید کے اقرار کے لیے تھی۔ پھر جب فرائض مقرر ہو گئے اور حدود متعین ہو گئیں تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اور اس پر بہت زیادہ دلائل ہیں جن میں نماز' روزہ' زکوٰۃ اور حج ادا نہ کرنے والے اور حرام کام کرنے والوں پر عذاب کی وعید کی گئی ہے۔ ضحاک' سفیان ثوری اور زہری وغیرہ کا یہی قول ہے۔ ایک جماعت نے یہ کہا کہ نسخ کا دعویٰ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ارکانِ دین اور فرائضِ اسلام میں سے ہر چیز توحید اور رسالت کی شہادت کے لوازم میں سے ہے۔ سو جس شخص نے کسی فرض کا انکار کرتے ہوئے اس کو ادا نہیں کیا یا اس کو معمولی یا غیر اہم سمجھتے ہوئے اس کو ادا نہیں کیا، ہم

اس پر کفر کا حکم لگائیں گے اور یہ قول بھی صحت کے قریب ہے۔ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ ''کلمۂ توحید پڑھنا دخول جنت اور دوزخ سے نجات کا سبب ہے' بشرطیکہ وہ فرائض کو ادا کرے اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے اور اگر وہ فرائض ادا نہ کرے اور کبائر سے اجتناب نہ کرے تو کلمۂ توحید پڑھنا دوزخ میں دخول سے مانع نہیں ہے''۔(۲۳۲)

علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جس شخص نے کلمۂ توحید پڑھا اور فرائض ادا نہیں کیے اور کبائر کا ارتکاب کیا، اس کے متعلق میری تحقیق یہ ہے کہ قرآن مجید کی بہت سی آیات اور بہت سی احادیث کو سامنے رکھ کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسا شخص خواہ ابتداء میں جنت میں داخل نہ ہو لیکن وہ جنت میں بہر حال داخل ہوگا اور اس پر دوزخ کا خلود اور دوام نہیں ہوگا' رہا اس کا نیک عمل نہ کرنا اور برے کام کرنا تو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ محض سے اس کے گناہوں کو بخش کر اس کو ابتداءً جنت میں داخل کر دے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نبی ﷺ اس کی شفاعت فرما دیں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے۔(۲۳۳)

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دیگر انبیاء صلحاء یا علماء میں سے اسے کسی کی شفاعت نصیب ہو جائے' یا دنیا میں جو اس پر مصائب ڈالے گئے تھے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیں' اور اگر بالفرض وہ ان تمام مراحل سے محروم رہے تو بہر حال یہ یقینی امر ہے کہ وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر پھر جنت میں داخل ہو جائے گا لیکن وہ جنت میں داخل ضرور ہوگا اور دوام اور خلود کے ساتھ دوزخ میں نہیں رہے گا' اور یہی ان احادیث کا منشا اور محمل ہے اور امام بخاری نے جو فرمایا ہے کہ جو شخص گناہ کرنے کے بعد نادم اور تائب ہو یا جو مرتے وقت کلمہ پڑھ لے وہ بھی ان احادیث کا بہت عمدہ محمل ہے۔(۲۳۴)

اسماء حسنیٰ کی فضیلت:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: تمام اچھے نام اسی اللہ ہی کے ہیں۔(طٰہٰ:۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء ہیں۔جس نے ان کو شمار کر لیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔(۲۳۵)

اسم محمد کی تشریح اور تحقیق:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کی تشریح اور تحقیق کے ضمن میں علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قرآن مجید میں چار جگہ اسم محمد ﷺ کا ذکر ہے: آل عمران:۱۴۴، الاحزاب:۴۰، محمد:۲، الفتح:۲۹۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں' اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں' اللہ تعالیٰ میرے بعد حشر قائم کرے گا اور میں عاقب ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔(۲۳۶)

نیز ملا علی قاری لکھتے ہیں: احادیث میں آپ کے اسماء کے بیان میں ''محمد'' کو احمد پر مقدم کیا گیا ہے' کیونکہ ''محمد'' ''احمد'' سے زیادہ ظاہر اور زیادہ مشہور ہے' بلکہ ابونعیم نے روایت کیا کہ مخلوق کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے آپ کا نام ''محمد'' رکھا گیا اور کعب احبار نے روایت کیا ہے کہ عرش کے پائے پر' سات آسمانوں پر' جنت کے محلات اور بالا خانوں پر' حوروں کے سینوں پر' جنت کے درختوں پر اور درختوں کے پتوں پر' سدرۃ المنتہیٰ اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان ''محمد'' لکھا ہوا ہے' اس نام کو تمام ناموں پر فضیلت ہے۔ابونعیم نے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! جو شخص تمہارا نام رکھے گا میں اس کو جہنم میں نہیں ڈالوں گا۔اور یہ بھی روایت ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہوگا میں اس کو آگ میں نہیں ڈالوں گا اور دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس دسترخوان پر محمد یا احمد نام کا شخص ہوگا میں اس گھر کو دن میں دو بار پاک کروں گا۔(۲۳۷)

اسم محمد ﷺ کی خصوصی عظمتیں:۔

01۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس دو سیاہ فام' نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں' ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے' وہ کہیں گے: تم اس شخص کے متعلق کیا کہتے تھے؟ وہ آپ کو دنیا میں جو کچھ کہتا تھا وہی کہے گا' وہ کہے گا: یہ اللہ کے عبد اور اس کے رسول ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی

عبادت کا مستحق نہیں اور (سیدنا) محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' فرشتے کہیں گے: ہم کو معلوم تھا کہ تم یہی کہو گے' پھر اس کی قبر میں ستر ضرب ستر (۷۰×۷۰) وسعت کر دی جائے گی' پھر اس کے لیے اس کی قبر منور کر دی جائے گی۔ (۲۳۸)

02۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ میت کو دفن کر کے چلے جاتے ہیں تو اس کے پاس دو فرشتے آ کر اس کو بٹھا دیتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے' پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کون سا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے' پھر پوچھتے ہیں: وہ شخص کون تھا جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے: وہ رسول اللہ ﷺ ہیں' (الیٰ قولہ) پھر آسمان سے نداء کی جائے گی میرے بندے نے سچ کہا' اس کے لیے جنت سے فرش بچھا دو اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی کھڑکی کھول دو' الحدیث بطولہ۔ (۲۳۹)

دیکھئے! قبر میں نورانی فرشتے آتے ہیں تو قبر منور نہیں ہوتی' قبر والا' اللہ کا نام لیتا ہے' تب بھی قبر منور نہیں ہوتی' نہ قبر میں جنت کی کھڑکی کھلتی ہے' وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے پھر بھی قبر منور نہیں ہوتی' نہ جنت کی کھڑکی کھلتی ہے' وہ جب نام محمد لیتا ہے تو اس کی قبر منور ہو جاتی ہے اور جنت کی کھڑکی کھل جاتی ہے' اگر کوئی ان حدیثوں پر اعتراض کرے کہ اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مرتبہ اللہ سے بڑھ جائے' اس کے دو جواب ہیں:

01۔ اگر کوئی شخص ساری عمر صرف ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھتا رہے اور ''محمد رسول اللہ'' نہ پڑھے تو وہ جنتی نہیں ہوگا اور اگر مرنے سے پہلے صرف ایک بار ''لا الٰہ الا اللہ'' کے ساتھ ''محمد رسول اللہ'' پڑھ لے تو وہ جنتی ہو جائے گا' اس سے معلوم ہوا کہ جنت تو آپ کے نام سے ملتی ہے اور یہ سب کے نزدیک متفق علیہ اور مسلم ہے۔

02۔ قبر اللہ کے نام سے ہی منور ہوتی ہے لیکن اللہ کے نزدیک اس کا نام لینا اس وقت قبول ہوتا ہے جب اس کے نام کے ساتھ نام محمد لیا جائے' اسی طرح انسان ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھنے سے ہی جنتی ہوتا ہے لیکن اللہ سبحانہٗ کے نزدیک ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھنا مقبول اس وقت ہوتا ہے جب ''لا الٰہ الا اللہ'' کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھا جائے۔

سو اسلام کا دروازہ بھی نام محمد سے کھلتا ہے اور اسلام لانے کے بعد اگر کوئی گناہ ہو جائے تو توبہ کا دروازہ بھی آپ کے نام سے کھلتا ہے اور آپ کی قبر انور پر حاضری سے کھلتا ہے' قرآن مجید میں ہے:

..... وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ النساء [4:64]

اور اگر یہ مسلمان اپنی جانوں پر کوئی ظلم کر بیٹھتے تو یہ آپ کے پاس آ جاتے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے اور رسول بھی ان کے لیے استغفار کرتے تو ضرور یہ مسلمان اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا بہت رحم فرمانے والا پاتے ○

اور شب معراج جب جبریل علیہ السلام نے آسمان کے دربان سے کہا کہ آسمان کا دروازہ کھول دو تو دروازہ نہیں کھلا اس وقت دروازہ کھلا جب انھوں نے کہا: میرے ساتھ (سیدنا) محمد (ﷺ) ہیں اور ان کو بلایا گیا ہے۔ (۲۴۰)

اسی طرح قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کا دروازہ اسی وقت کھلے گا جب آپ شفاعت کریں گے' حدیث میں ہے:

01۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ دوزانوں بیٹھے ہوں گے' ہر امت اپنے نبی کے پاس جائے گی' وہ کہیں گے: اے فلاں! شفاعت کیجیے' حتیٰ کہ یہ (طلب) شفاعت نبی ﷺ پر ختم ہوگی' پس یہی وہ دن ہے جب اللہ آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔ (۲۴۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے' اس کے آخر میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں قیامت کے دن عرش کے نیچے سجدہ کروں گا' اللہ تعالیٰ اس دن مجھے اپنی حمد و ثناء کے چند کلمات کا الہام کرے گا' وہ کلمات مجھ سے پہلے کسی کو الہام نہیں فرمائے' پھر مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھایئے' آپ سوال کیجیے' آپ کو عطا کیا جائے گا' آپ شفاعت کیجیے' آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (۲۴۲)

02۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اس کو کھلواؤں گا تو جنت کا خازن کہے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا محمد (ﷺ) وہ خازن کہے گا: مجھے آپ ہی کے نام سے جنت کا دروازہ کھولنے کا حکم دیا گیا ہے، آپ سے پہلے میں کسی کے لیے جنت کا دروازہ نہیں کھولوں گا۔ (۲۴۳)

خلاصہ یہ ہے کہ اسلام میں دخول اسم محمد سے ہوتا ہے، تو بہ اسی نام سے قبول ہوتی ہے، قبر میں اجالا اسی نام سے ہوتا ہے، قبر میں جنت کی کھڑکی اسی نام سے کھلتی ہے، آسمان کے دروازے اسی نام سے کھلتے ہیں، شفاعتِ کبریٰ اسی نام سے ہوگی اور جنت کا دروازہ بھی اسی نام سے کھلے گا۔ (۲۴۴)

مندرجہ بالا مستند حوالہ جات کی رو سے واضح ہے کہ ہمارے پیارے دین اسلام کے مطابق ذکرِ الٰہی اور ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ ذکرِ الٰہی میں کلمہ طیبہ اور ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں درود وسلام کو خصوصی فضیلت حاصل ہے۔ اسماء الحسنٰی میں سے ذاتِ باری تعالیٰ کے ذاتی اسم، اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذاتی اسماء محمد اور احمد کو خصوصی فضیلت حاصل ہے۔ ذکرِ خفی کی فضیلت کے پیشِ نظر سروری قادری سلسلہ میں کلمہ طیبہ، اسمِ ذات (اللہ) اور اسمِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (محمد) کے تصور، مراقبہ اور پاس انفاس کی تعلیم دی گئی ہے۔ دنیوی واُخروی فوز وفلاح، فکری ونظری ارتقاء اور روحانی معراج کے حصول کے سلسلہ میں ان مشاغلِ روحانی سے حیرت انگیز، شاندار نتائج حاصل ہوتے ہیں اور معرفت وفقر کی انمول دولت نصیب ہوتی ہے۔

سروری قادری سلسلہ کے معمولہ تعویزات

ہر کام، ہر حاجت اور ہر مشکل کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

نرینہ اولاد کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَo
رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَo
رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَo
الانبیاء[21:89]

جائز محبت کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ ج
وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ ج
وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ ج
طٰہٰ [20:39]

ایک برتن میں پانی لے کر پئیں اور دل میں سات بار اسم یَا بُدُّوْحُ پڑھیں۔ پھر پانی منہ میں لے کر برتن میں کلی کر دے اور یہ پانی جس کو پلائے وہ محبت میں دیوانہ ہو جائے۔

ہر مرض اور بیماری کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِo
وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِo
وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِo
الشعراء[26:80]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ
الاسریٰ[17:82]

کاروبار اور روزگار کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاللّٰہ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَo
وَاللّٰہ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَo
وَاللّٰہ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَo

الجمعہ[62:11]

فتح نامہ:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ط
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ط
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ط

الصّف[61:13]

آسیب، جادو اور کالے علم کے توڑ کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰہُ لِلّٰہِ لَہٗ ھُوَ مُحَمَّدٌ فَقْرٌ
اَللّٰہُ لِلّٰہِ لَہٗ ھُوَ مُحَمَّدٌ فَقْرٌ
اَللّٰہُ لِلّٰہِ لَہٗ ھُوَ مُحَمَّدٌ فَقْرٌ

تعویذ نظرِ بد کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاللّٰہُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ
وَاللّٰہُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ
وَاللّٰہُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

المائدہ[5:67]

یہ جملہ ہر بیماری کے لیے مجرب ہے۔ مقامِ مرض پر ہاتھ رکھ کر اسے تین بار پڑھ کر دم کیا جائے۔

خیر و برکت کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ
یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ
یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

نظرِ بد کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ
اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ
اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ

چوری مال یا گمشدہ آدمی کی بازیابی کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَo
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَo
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَo

البقرہ[2:156]

سرکش اور نافرمان بچوں کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَo
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَo
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَo

الفاتحہ[1:6]

اس تعویذ کو چمڑے میں سی کر بچے کے سرہانے میں ڈال دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے درج ذیل آیت کا دم کرتے رہیں:

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَo صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ لا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَo الفاتحہ[1:6-7]

دم برائے شفا از امراض روحانی و جسمانی: حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ درج ذیل کلام پڑھ کر مریضوں کو دم فرماتے تھے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَO الاسراء [17:82] اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ Oوَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ط وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُo الانعام [6:13] وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِo الشعراء [26:80] لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ O قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌoاَللّٰهُ الصَّمَدُoلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْo وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌo الاخلاص [112:1-4] سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍo یٰسین[36:58](۲۴۵)

شفا کے لیے عمل اور تعویذ:۔ بیماریوں کے لیے تین دفعہ قل شریف پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ شفا بخشے گا۔ اور تعویز کے لیے یہ الفاظ لکھ دیا کریں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ للہ لہ ھو محمد فقر
لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
یا شافی یا شافی یاشافی

ان شاءاللہ ہر بیماری کو شفا ہوگی۔ اللہ کے کلام میں برکت اور شفا ہے۔ خود اللہ اپنے کلام کے متعلق فرماتا ہے: وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ الاسرا[17:82] یعنی قرآن میں ہم نے شفا نازل کی ہے اور اسمائے الٰہی میں بہت زیادہ برکت ہے۔ اسمائے الٰہی سے ہی کائنات کی تشکیل ہوئی ہے اور اسی سے کائنات قائم ہے۔ شروع میں صرف اسما ہی تھے اور انھی سے کائنات وجود میں آئی ہے۔ اگر کوئی اللہ کا نیک بندہ کلامِ الٰہی پڑھ کر دم کرے یا اسمائے الٰہی لکھ کر اسے دے تو یقینی طور پر شفا ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ لیکن ایسا کرنے والا کامل ہو۔(۲۴۶)

عمل برائے حفاظتِ حمل:۔ حفاظتِ حمل کے لیے رات کو سوتے وقت تین بار آیت الکرسی پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرے اور پورے بدن پر پھیر لیا کرے۔ (۲۴۷)

دختر کی شادی کے لیے عمل:۔ چاندی کی چھوٹی سی تختی بنالیں اور اس کے دونوں طرف اسم 'علی' کندہ کروالیں اور لڑکی کے گلے میں ڈال دیں۔

گھر سے بھاگے ہوئے اور گمشدہ کے لیے:

ال ر ح م ا ن (الرحمٰن) کو کاغذ پر سات مرتبہ لکھ لیں۔ اور بھاگے ہوئے یا گمشدہ کا نام لکھ لیں اور اس کا تعویذ باندھ لیں اور اسے اپنے گھر کے کسی کونے میں دفن کر کے اوپر پتھر رکھ دیں۔ اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَo (البقرہ:۱۵۶) کھلا پڑھیں، جتنا ہو سکے۔ گمشدہ واپس آجائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
ال ر ح م ا ن ال ر ح م ا ن
ال ر ح م ا ن ال ر ح م ا ن
ال ر ح م ا ن ال ر ح م ا ن
ال ر ح م ا ن
(یہاں بھاگے ہوئے کا نام لکھ کر ''باز آید'' لکھیں)

2۔ یا خالص لوہے کے تالے پر پوری الحمدللہ 21 بار پڑھیں اور بھاگے ہوئے یا گم شدہ کا نام لے کر تالے پر پھونک مار کر بند کر دیں اور چابی اپنے پاس رکھ لیں اور تالے کو پانی سے بھری ہوئی ہانڈی میں ڈال کر ہانڈی کو آگ پر سات دن تک رکھیں، ہلکی آنچ ہو۔

3۔ اگر کوئی شے گم ہو جائے یا کوئی آدمی گم اور لاپتہ ہو جائے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَo (البقرہ:۱۵۶) کثرت سے پڑھیں تو گمشدہ آدمی کے ملنے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

روحانی ترقی کے لیے وظائف اولیاء:۔ یہ کتاب کاملین کی راہِ عمل کی نشاندہی کے لیے لکھی گئی ہے۔ ہر انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ مقصدِ حیات کو سمجھے اور آخری دم تک اس کے حصول کے لیے کوشش کرتا رہے۔ دین اسلام میں واضح طور پر مقصدِ حیات کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

شریعت کے مطابق زندگی بسر کریں۔فرائض کی پابندی کریں۔رزقِ حلال کمائیں اور حرام سے بچیں۔نیکی کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں اور ہر طرح کی برائی سے بچیں۔تزکیۂ نفس اور تصفیۂ باطن کے لیے مندرجہ ذیل عملیات میں سے ہر ایک سوالاکھ پڑھیں۔

01۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَدَدَ خَلْقِہٖ
02۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ خَلْقِہٖ
03۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَدَدَ خَلْقِہٖ
04۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ عَدَدَ خَلْقِہٖ
05۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ
06۔ یَا رَقِیْبُ یَا حَفِیْظُ
07۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ
08۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ

یہ عملیات اپنے مرشد، روحانی معلم، کسی عامل کی اجازت و رہنمائی اور نگرانی میں کریں۔ان عملیات کی ادائیگی کے وقت نیت کریں کہ میں یہ عملیات ذاتِ باری تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب و رضا، دنیوی و اُخروی فلاح، حفظ و امان و سلامتی اور فوز و فلاح کے حصول کے لیے پڑھ رہا ہوں۔میرا مقصد جنات و موکلات کی تسخیر نہیں ہے۔میں ان عملیات و اوراد کے روحانی فوائد حاصل کرنا اور دوسروں کو ان کا فائدہ پہنچانا چاہتا ہوں۔

ان عملیات کا آغاز "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَدَدَ خَلْقِہٖ" کے عمل سے کیا جاتا ہے۔اس کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں کسی جمعرات سے زکوٰۃ کی ابتدا کی جائے اور باوضو تین ہزار ایک سو پچیس (3125) مرتبہ روزانہ پڑھ کر چالیس (40) دن میں سوالاکھ کی تعداد پوری کی جائے۔چالیس (40) دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔اس کے بعد روزانہ سو (100) مرتبہ باوضو یہ عمل پڑھتے رہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دس دن تک دس ہزار (10000) بار روزانہ ورد کریں۔گیارہویں دن سے لے کر تیسویں دن تک روزانہ ہزار (1000) بار پڑھیں۔آخری دس دنوں میں روزانہ پانچ سو (500) بار پڑھیں۔چالیسویں دن سوالاکھ کی تعداد پوری ہو جائے گی۔زکوٰۃ ختم ہوئی۔دورانِ عمل میں اگر کوئی خوفناک چیز دکھائی دے تو ہرگز نہ ڈریں۔اکتالیسویں دن حسبِ توفیق نیاز تقسیم کریں۔اب آپ عامل ہیں۔اس کے بعد اسے روزانہ 100 بار پڑھتے رہیں۔اسی طرح دیگر عملیات کی زکوٰۃ ادا کریں اور بعد میں روزانہ ان میں سے ہر ایک عمل سو بار یا اس سے کم یا زیادہ کوئی تعداد مقرر کر کے پڑھتے رہیں۔ان تمام عملیات کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد روحانی ترقی کے لیے اور دنیوی و اُخروی فلاح کے حصول کے لیے ان میں سے کوئی بھی عمل (ورد) ہزاروں کی تعداد میں مثلاً دس ہزار بار روزانہ پڑھتے رہیں۔

01۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًاo الاسریٰ[17:105]

قطب ستارہ کی طرف منھ کر کے کھڑے ہو کر دایاں پاؤں بائیں پاؤں پر رکھ کر مونٹھ سفید کے گیارہ دانے جو ایک رنگ کے ہوں، ان میں سے ہر دانہ پر گیارہ گیارہ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں، پھر ان دانوں کو مٹی کے برتن میں رکھ کر اپنے مکان میں دفن کر دیں پھر اس آیت کو سوالاکھ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب حضور ﷺ کی روح کو بخشیں پھر روزانہ مقدار معیّن کر کے پڑھیں۔کم از کم ایک تسبیح پڑھیں اور اس کے ساتھ گیارہ سو گیارہ (1111) بار یَامُغْنِیُ یَابَاسِطُ پڑھیں جبکہ خلقتِ خدا رجوع کرے تو خوش اخلاقی سے پیش آئیں اور طعام و لباس و مال سے ان کو فائدہ پہنچائیں۔مال کو جمع نہ کریں اور حرام جگہ بھی خرچ نہ کریں۔

02۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَo ص[38:34]

اس آیت کو چھ سو اٹھتر (678) مرتبہ پڑھ کر زکوٰۃ ادا کریں۔پھر جب چاہیں اس کو روغن چنبیلی پر دم کر کے جس کو سنگھائیں گے، وہ مسخر ہو گا۔

03۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ کی زکوٰۃ ادا کریں وہ اس طرح کہ بدھ وار کی رات سے تین رات میں ایک لاکھ پورا کرنا ہے۔ تینوں دن روزہ رکھیں اور روٹی باوضو پکائیں، پہلی رات کو بتیس ہزار، دوسری رات کو تینتیس ہزار اور تیسری رات پینتیس ہزار بار پڑھے۔ اس کے بعد روزانہ گیارہ مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، گیارہ مرتبہ درود شریف، گیارہ مرتبہ استغفار پھر گیارہ تسبیح اَللّٰہُ الصَّمَدُ پڑھے پھر ناغہ نہ ہو۔ یہ عمل مسخرات کے لئے عجیب ہے۔

04۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ وَلَا اِلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ۔ پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کریں کہ تین دن روزہ رکھیں اور ہر دن اس کو تین ہزار مرتبہ پڑھیں اول و آخر ایک سو مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد دس مساکین کو کھانا کھلائیں، پھر روزانہ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھیں، اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

05۔ برائے دست غیب یعنی کام کے لئے غیبی اسباب پیدا ہوں اس کے لئے ایک چلہ یہ عمل کریں، مہینہ کی پہلی جمعرات سے شروع کریں، چالیس دن تک روزانہ دو سو گیارہ مرتبہ یَامُنْعِمُ پڑھیں اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

06۔ خزانۂ غیب پر مطلع ہونے کے لئے پانچ دن یہ عمل کریں روزانہ دس ہزار مرتبہ ''اَللّٰہُ الصَّمَدُ'' پڑھیں۔

08۔ ذیل کا نقش اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسم ذاتی ''اللہ'' کا ہے۔ اول اس کی زکوٰۃ اس طرح پر ادا کرے۔ عروج ماہ میں کسی ساعت سعید میں بیٹھ کر اس نقش کو لکھنا شروع کرے۔ اور سوا لاکھ کی تعداد پوری کرے۔ خواہ ایک دن میں خواہ جتنے دنوں میں چاہے پوری کرے اور جس قدر تعویز لکھے احتیاط کے ساتھ یا تو سنبھال کر رکھتا جائے یا روزانہ آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈال آیا کرے۔ روز دریا میں ڈالنا ضروری نہیں۔ دوسرے تیسرے دن فرصت کے وقت جا کر ڈال سکتا ہے۔ غرض سوا لاکھ کی تعداد پوری کر کے دریا میں ڈالنا ہے۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ پھر جس کام کے لئے لکھے گا تیر بہدف پائے گا۔ اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی حاجت یا مشکل پیش آئیہ نقش لکھ کر رات کو سرہانے رکھ کر سو جائیں۔ ان شاء اللہ رات کو خواب میں اس کے متعلق تمام حالات معلوم ہو جائیں گے۔ جس طرح حکم ہو اسی طرح عمل کر کے کامیابی حاصل کریں۔ نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
	اپنا مطلب لکھیں		
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

رجعت کا علاج:۔ اگر کوئی شخص رجعت میں مبتلا ہو جائے تو روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس پر دم کریں اور درود شریف کا دم کیا ہوا پانی پلائیں۔ سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی کسی پاک برتن میں لکھ کر دھو کر پلائیں۔ ان شاء اللہ رجعت واپس ہو جائے گا اور عامل بچ جائے گا۔ مکمل آرام آنے تک یہ عمل جاری رکھیں۔

عزیزانِ من! اگر صبح و شام اور ہر نماز کے بعد تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، چاروں قل اور درود شریف کے ورد کو معمول بنا لیا جائے اور ان کی تعلیمات پر بھی عمل کیا جائے تو انسان جملہ مقاصدِ حیات حاصل کر سکتا ہے اور دنیا و آخرت میں حقیقی فوز و فلاح اور کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

1۔ سورۂ فاتحہ کی برکت سے تمام جسمانی و روحانی بیماریوں سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ راہِ ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ انسان گمراہی سے محفوظ رہتا ہے۔

2۔ آیۃ الکرسی سے حفظ و امان اور سلامتی نصیب ہوتی ہے۔

3۔ سورۂ کافرون سے دین سے قلبی وروحانی وابستگی پیدا ہوتی ہے اور انسان باطل عقائد اور اعمال فاسدہ سے بچا رہتا ہے۔

4۔ سورۂ اخلاص سے نسبتِ توحید مضبوط سے مضبوط تر ہوتی ہے۔ صدق واخلاص اور استغنا حاصل ہوتے ہیں۔

5۔ سورۂ فلق اور سورۂ الناس کی بدولت تمام شرورِ کائنات (ظاہری وباطنی، حسی ومعنوی، بدنی وروحانی، دنیوی واُخروی) سے حفظ وامان اور سلامتی نصیب ہوتی ہے۔

6۔ درود شریف سے نسبت، مضبوط سے مضبوط تر ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے توسل سے انسان بے حد وحساب شرف وفضیلت اور خیر و فلاح پاتا ہے۔

7۔ انسان کے دینی، دنیوی واُخروی مسائل کے حل کے لیے، فوز وفلاح اور کامیابی کے حصول کے لیے، روحانی وجسمانی شفا کے حصول کے لیے، ظاہری وباطنی کشائش کے لیے سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران، سورۂ یٰسین، سورۂ فتح، سورۂ رحمٰن، سورۂ واقعہ، سورۂ ملک، سورۂ جن، سورۂ مزمل، سورۂ والضحیٰ، سورۂ الم نشرح، سورۂ فیل، سورۂ قریش، سورۂ کوثر کے بھی بہت زیادہ فضائل بیان ہوئے ہیں۔

8۔ قرآن حکیم کی بعض آیات کی بھی خصوصی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ مثلاً

i۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے گا وہ اس کو کافی ہوں گی (یعنی ناگہانی مصائب اور شیطان کی فتنہ انگیزیوں سے اس کی حفاظت کریں گی)۔ (۲۴۸)

ii۔ سورۂ بقرہ اور آیۃ الکرسی کے سلسلہ میں ارشاد نبوی ﷺ ہے: قرآن مجید میں افضل سورۂ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت سب سے عظیم ہے، وہ آیت الکرسی ہے اور جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے۔ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (۲۴۹)

بندۂ عاجز نے ایسی تمام آیات، مسنون دعائیں اور اذکار، دعائے اسمِ اعظم، دعائے استعاذہ، دعائے حزب الکامل، اور دعائے حزب الاعظم کے نام سے ترتیب دے دیے ہیں۔ ان ادعیہ میں قرآن وحدیث اور معمولاتِ اولیاء کے مطابق تمام ادعیہ اور اذکار واوراد کو منضبط کر دیا گیا ہے۔ یہ ادعیہ جسمانی وروحانی امراض سے نجات حاصل کرنے، ظاہری وباطنی کشائش حاصل کرنے، سحر وآسیب اور نظر بد کے علاج اور حفظ وامان اور سلامتی کے حصول کے سلسلہ میں بہت زیادہ فضیلت کی حامل ہے۔ انھیں صبح وشام ضرور پڑھنا چاہیے۔ دعائے استعاذہ میں احادیث میں مذکور قریباً ایک سو کے قریب ادعیہ استعاذہ کو ترجمہ کے ساتھ تحریر کر دیا گیا ہے۔ ترجمہ پڑھ کر اس کا مفہوم ذہن نشین کر لیں تاکہ بطور وظیفہ پڑھتے وقت زیادہ سے زیادہ توجہ اور یکسوئی حاصل رہے۔ یہ دعا 'دعائے حزب الاعظم' میں بھی شامل کر دی گئی ہے۔

روحانی علاج کے لیے درکار اشیاء

روحانی علاج کے لیے درج ذیل اشیاء دم کر کے ہدایات کے مطابق استعمال کریں:

01- پانی کی بوتل، تیل سرسوں، چھوٹی الائچی (ایک چھٹانک)، چینی (آدھ کلو)، اگربتی +7 (ایک ڈبی)

02- امراض جگر کے مریض درج ذیل اشیاء دم کر کے ہدایات کے مطابق استعمال کریں:

معجون دبید الورد، عرق مکو، شربت دینار، اکٹرین گولیاں (ہمدرد)، حبِ کبد نوشادری (اجمل)، انار دانہ (آدھ پاؤ)

استعمال:۔ معجون دبید الورد $\frac{1}{2}$ چمچ صبح/شام، عرق مکو $\frac{3}{4}$ حصہ گلاس + شربت دینار $\frac{1}{4}$ حصہ گلاس صبح نہار منھ اور بعد از نماز عصر، اکٹرین گولیاں صبح/شام دو عدد، حبِ کبد نوشادری ہر کھانے کے بعد دو عدد، انار دانہ نہار منھ۔

03- خواتین مخصوص امراض (ایام کی بے قاعدگی، اٹھرا وغیرہ) کے علاج کے سلسلہ میں درج ذیل اشیاء دم کر کے ہدایات کے مطابق استعمال کریں۔

کالی مرچ (نصف چھٹانک)، اجوائن (نصف چھٹانک)، بیج کاسنی (نصف چھٹانک)، کلونجی (نصف چھٹانک)

صبح نہار منھ اور بعد از نماز عصر چٹکی بھر سفوف پانی کے ساتھ کھالیں۔

روحانی علاج کے لیے ضروری ہدایات

تمام وظائف وعملیات کی ادائیگی کے وقت چند ایک شرائط بیان کی جاتی ہیں۔ وہ شرائط ان وظائف وعملیات سے بھرپور فوائد حاصل کرنے کے سلسلے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان شرائط پر عمل کرنے سے توجہ ویکسوئی کے حصول میں مدد ملتی ہے۔ اس لیے ان کی پابندی ضرور کرنی چاہیے۔ مثلاً

01۔ کسی ماہرِ فن کی اجازت ونگرانی اور رہنمائی میں مراقبات کریں اور وظائف ادا کریں۔ اس سے دل کو قوت حاصل ہوگی اور کامیابی کا حصول بھی یقینی ہو جائے گا۔

02۔ بغیر ارادے، نیت اور مقصد کے تقرر کے کسی عمل میں کامیابی نہیں ہوتی۔ مقصد مقرر کرنے سے توجہ ویکسوئی کے حصول میں مدد ملتی ہے۔

03۔ مراقبہ، ذکر وفکر اور وظائف کی ادائیگی کے لیے وقت اور جگہ مقرر کرنے اور پابندی کرنے سے باقاعدگی اور وقت کی پابندی ہوتی رہتی ہے۔ اس سے انسان کا ارادہ، تصور، نیت، ذہن، دماغ اور توجہ ایک نکتہ پر مرکوز رہتے اور کامیابی حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

04۔ وظائف کے الفاظ کی ادائیگی کے طریقہ کار اور ان کے معانی پر اچھی طرح غور کرلیں۔ وظائف پڑھتے وقت ان کا مفہوم اور جملہ مقاصد ضرور پیشِ نظر رکھیں۔

05۔ وظائف کی ادائیگی حضورِ قلب سے کریں، توجہ اِدھر اُدھر نہ بھٹکنے دیں۔ مراقبہ ہو یا وظائف کی ادائیگی، توجہ اور یکسوئی برقرار رکھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنے مرکزِ توجہ، مرکزِ تصور یا وظیفہ اور اس کے مفہوم کی طرف دھیان رکھیں۔ اس دوران اگر اِدھر اُدھر کے خیالات آئیں تو انھیں رد کرنے یا جھٹکنے سے گریز کریں۔

خیالات آئیں گے اور گزر جائیں گے۔ ان کی طرف دھیان ہی نہ دیں۔ اگر آپ خیالات کو بار بار رد کریں گے تو خیالات کی تکرار بن جائے گی اور بار بار کسی خیال کی تکرار سے ذہن پر خیال کا نقش گہرا ہو جاتا ہے۔

اِدھر اُدھر کے خیالات سے نجات پانے کا آسان طریقہ یہی ہے کہ انھیں نظر انداز کر دیا جائے۔ بقول شاعر

عرفی تو میندیش ز غوغائے رقیباں آوازِ سگاں کم نہ کند رزقِ گدا را

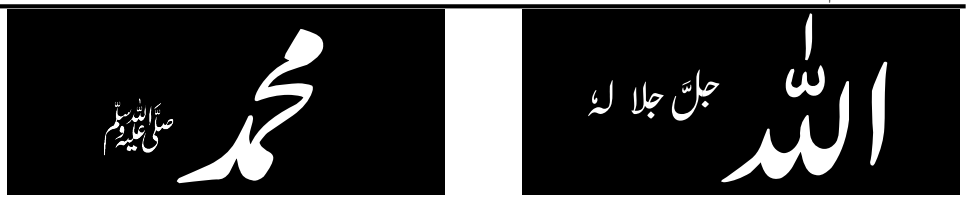
عرفی تو رقیبوں کے شور سے مت ڈر۔ کتوں کے بھونکنے سے گدا گر کا رزق کم نہیں ہوتا۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ کتے گدا گر کو دیکھ کر بھونکنا شروع ہو جاتے ہیں۔ گدا گر کتوں سے الجھنے کے بجائے اپنا کام جاری رکھتا ہے اور چلتا رہتا ہے۔ وہ کتوں کے بھونکنے کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ اسی اصول کے تحت دورانِ عبادت اور دورانِ مراقبہ انسان کا نفس مزاحمت کرتا ہے۔ شیطان دخل اندازی کرتا ہے۔ ذکر وفکر کی طرف دھیان رکھنے سے نفس وشیطان کی مزاحمت ومداخلت ختم ہو جاتی ہے۔

06۔ نصاب ایک مقررہ تعداد کو کہتے ہیں۔ زکوٰۃ ایک مقررہ تعداد کو مقرر طریقے سے پورا کر لینے کو کہتے ہیں۔ وظائف کی ادائیگی کے وقت دی گئی ہدایات کے مطابق مقررہ نصاب اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا خیال رکھیں کیونکہ نصاب اور زکوٰۃ اعداد سے تعلق رکھتے ہیں۔ قرآن وحدیث اور اولیائے کاملین کے معمولات میں مختلف اعداد کا ذکر آیا ہے۔ اس لیے وظائف کی درست ادائیگی کے لیے ان کے مقررہ نصاب اور زکوٰۃ کی بھی پابندی کریں۔

07۔ خوشبو روح کی غذا ہے۔ خوشبو سے قلب کو راحت اور دماغ کو فرحت ملتی ہے۔ اس سے توجہ ویکسوئی حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے اس لیے ذکر وفکر کے وقت خوشبو لگائیں۔ لوبان اور اگربتی جلائیں۔

08۔ مراقبہ اور ذکر وفکر کے وقت پرسکون ماحول ہونا چاہیے۔ ان کے لیے رات کا اور صبح سویرے کا وقت بہت موزوں ہوتا ہے۔ اس لیے تمام وظائف بعد از نماز فجر اور بعد از نماز مغرب یا نماز عشاء (صبح وشام) نہایت توجہ، لگن، عجز وانکساری اور عقیدت سے پڑھیں۔



09- نمازوں اور وظائف کی ادائیگی کے دوران اسم ذات (اللہ) اور اسم نبی کریم (محمد ﷺ) کی طرف توجہ رکھیں۔

10- روزانہ قرآن حکیم کی تلاوت کریں۔کم از کم ایک رکوع ترجمہ کے ساتھ پڑھیں، سمجھیں اور عمل کریں۔

11- صبح وشام درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھیں۔

12- صرف دنیا کی فکر نہ کریں، آخرت کی بھی فکر کریں۔اپنے پیارے دین اسلام کے مطابق زندگی بسر کریں۔اللہ تعالیٰ سے جب بھی طلب کریں سب سے پہلے اس کی اور اس کے محبوب ﷺ کی رضا طلب کریں۔اس کے بعد دین، دنیا اور آخرت میں حفظ و امان اور سلامتی کیلئے دعا کریں۔امت مسلمہ اور اپنے ملک کے لیے خصوصاً دعا کریں۔آخر پر اپنے کسی اور دنیاوی مسئلہ کے لیے اور بندۂ عاجز کیلئے دعا کریں۔

13۔ علاج کے دوران روزانہ یا ہفتے کے بعد دو رکعت نماز برائے دفع سحر و آسیب وخلاصی از اثرات نظر بند پڑھیں۔ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد آیت الکرسی، چاروں قل 3،3 بار پڑھیں اور دعا مانگیں۔

14۔ صدقہ بلا کو ٹالتا ہے۔صدقہ دے کر علاج شروع کریں۔ہر منگل وار زندہ مرغی خرید کر گھر میں لے آئیں۔تمام افرادِ خانہ اسے ہاتھ لگائیں۔گھر کے تمام کمروں میں اسے پھیر کر ذبح کرائیں اور کسی مستحق کو دے دیں۔سوموار کو ایک پاؤ بڑا گوشت گھر میں لا کر ریفریجریٹر میں رکھ لیں۔منگل کی صبح کو افرادِ خانہ کے ہاتھ لگوا کر یہ گوشت قبرستان میں رکھ آئیں۔علاج کے دوران حسبِ ہدایت صدقہ دیتے رہیں۔نیکی کے کاموں میں حصہ لینے کی بھرپور کوشش کریں۔ہر نیک کام صدقہ ہے۔اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا صدقہ ہے۔راستے سے پتھر ہٹا دینا صدقہ ہے۔صدقہ بلا کو ٹالتا ہے۔

15۔ نماز پابندی سے ادا کریں۔تمام کام شریعت کے مطابق سرانجام دیں۔

16۔ دورانِ علاج، مقررہ وظائف پابندی سے پڑھتے رہیں۔اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ تیسرے کلمے اور درود شریف کا کھلا ورد بھی جاری رکھیں۔

17۔ کچھ مقدار میں پانی، سرسوں کا تیل، چینی، اگر بتیاں اور چھوٹی الائچیاں لیں۔درود شریف، الحمد شریف، آیۃ الکرسی، چاروں قل اور دوبارہ درود شریف 11،11 بار پڑھ کر ان چیزوں کو دم کر لیں۔سورۂ فاتحہ مع وصل بسم اللہ شریف پڑھیں یعنی ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے 'م' کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے 'ل' کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔روزانہ یہی دم کیا ہوا پانی پئیں۔دم کیا ہوا پانی یا تیل اپنے چہرے، سینے، گردن، کانوں کے اندر، کانوں کی لوؤں کے نیچے، گلے کی رگوں، کلائیوں اور پسلیوں پر ملیں۔بہتر یہی ہے کہ تیل سے رات کو مالش کریں اور صبح نہا لیں۔نہانے کے بعد یہی دم کیا ہوا تیل بالوں میں لگا لیں۔تیل سرسوں کے بجائے روغن دھنیا، روغن خشخاش، روغن تل، روغن بادام اور روغن کلونجی لے کر ملا لیں اور اسے دم کر لیں تو زیادہ فوائد حاصل ہوں گے۔

18۔ غسل کا طریقہ یہ ہے کہ کسی مناسب سائز کے برتن میں پانی لیں۔اس میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، معوذتین کا نقش لکھ کر ڈالیں اور پانی آگ پر گرم کریں۔جب پانی گرم ہو جائے تو اسے حسبِ ضرورت ٹھنڈا کریں۔اس میں سے دھلے ہوئے تعویزات کے کاغذات نکال لیں درود شریف الحمد شریف، آیۃ الکرسی، چاروں قل اور درود شریف 11،11 بار پڑھ کر اس پانی کو دم کریں۔متاثر شخص ٹب میں بیٹھ کر اس پانی سے غسل کرے۔اس بات کا خیال رکھے کہ پانی زمین پر نہ گرے۔غسل کے بعد پانی کو کسی برتن میں ڈال کر نہر یا دریا میں بہا دیں۔اگر ٹب میسر نہ ہو تو کسی کچی زمین پر غسل کروائیں تاکہ پانی نالی میں نہ بہے۔ غسل آسانی سے نہ ہو سکے تو دم کیے ہوئے پانی سے چہرہ دھوئیں۔اس پانی کو اپنے چہرے، سینے، گردن، کانوں کے اندر، کانوں کی

لوؤں کے نیچے، گلے کی رگوں، کلائیوں، پسلیوں پر ملیں۔ دم کیے ہوئے پانی کے بجائے رات کے وقت حسبِ ہدایت دم کیے ہوئے تیل سے مالش کر کے صبح غسل کیا جاسکتا ہے۔ غسل کے بعد یہی کلام پڑھ کر خود کو دم کرلیں۔ شدید تکلیف کی صورت میں مسلسل گیارہ روز، روزانہ غسل کریں۔ اگر تکلیف قابلِ برداشت ہے تو ہفتے میں ایک غسل کافی رہے گا۔

19۔ غذائی رنگ (Food Colour)، عرق گلاب اور شہد ملا کر محلول بنالیں۔ کوئی نیا پین لیں۔ اس محلول اور پین کو درود شریف، الحمد شریف، آیۃ الکرسی، چاروں قل اور درود شریف 11، 11 بار پڑھ کر دم کرلیں۔ بروز جمعرات، جمعۃ المبارک یا اتوار کو نمازِ فجر کی دو سنتوں اور فرضوں کے درمیان، بعد از نماز فجر یا بروز اتوار شرفِ شمس میں قبلہ رو بیٹھ کر باوضو حالت میں سفید کاغذ اور چینی کی پلیٹ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، چاروں قل یا ان کے نقش لکھ لیں۔ نقش پانی کی بوتل میں ڈال لیں۔ وہ پانی پیتے رہیں۔ ہر اتوار تازہ نقش تیار کرلیں۔ اسی طرح چینی کی پلیٹ جس پر نقش لکھا ہے، دھو کر نہار منہ پی لیں۔

20۔ دم کیے ہوئے محلول اور قلم سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، الحمد شریف، آیۃ الکرسی، معوذتین کا نقش لکھ کر، یہی کلام پڑھ کر نقش دم کر لیں اور پہن لیں۔ حسبِ استطاعت نقش کا ہدیہ مسجد یا مدرسہ میں دے دیں۔

21۔ روزانہ رات کو سوتے وقت دم کیے ہوئے تیل کا ایک ایک قطرہ دونوں کانوں میں ڈال لیں۔

22۔ روزانہ دم کی ہوئی الائچی چبالیں۔

23۔ چینی، دودھ اور چائے میں ملا کر استعمال کریں۔

24۔ پڑھائی کے وقت روزانہ صبح اور شام کو اگربتی جلالیں۔

25۔ گھر یا دکان سے اثرات دور کرنے کے لیے دم کیا ہوا پانی چھڑکیں۔

26۔ اگر تمام اہلِ خانہ متاثر ہوں تو گھر میں پانی چھڑکیں۔ تمام افراد نقش پہنیں۔ گھر کے بڑے داخلی دروازے پر اور گھر کے تمام کمروں میں نقش لگائیں۔ افرادِ خانہ دم کیا ہوا پانی پئیں اور اس سے غسل کریں۔ غسل کر کے خود کو دم کرلیں۔ کھانے پینے کی اشیاء بھی دم کر کے کھائیں۔ تمام افرادِ خانہ تیسرے کلمے کا کھلا ورد کریں۔

27۔ شدید تکلیف کی صورت میں روزانہ صبح وشام سورۂ بقرہ، سورۂ یٰسین، سورۂ دخان، سورۂ جن پڑھیں یا موبائل فون پر ریکارڈ کروالیں اور روزانہ صبح وشام سُنتے رہیں۔

28۔ امراضِ نسواں کے لیے نقش گلے میں ڈالیں، دائیں بازو پر باندھیں اور کمر پر باندھیں۔

29۔ علاج کے دوران اگر سر درد ہو، گھبراہٹ ہو، پیٹ درد میں اضافہ ہو، متلی ہو یا قے آئے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ علاج اثر کر رہا ہے۔ ہر صورت میں علاج جاری رکھیں۔ اگر دورانِ علاج زرد، سرخ یا سیاہ قے آئے تو سمجھ لیں کہ جادو کا اثر ختم ہو گیا ہے۔ معدے کا درد اس بات کی علامت ہے کہ مریض یا مریضہ کو جادو کر کے کوئی شے کھلائی یا پلائی گئی ہے۔ دم کیا ہوا پانی پینے سے پیٹ میں موجود اس چیز کے اثرات دور ہو جاتے ہیں۔

30۔ علاج مستقل مزاجی، ہمت اور حوصلے سے، باقاعدگی سے جاری رکھیں۔ بعض اوقات مخالف شیطانی قوتیں مریض یا مریضہ کو معالج سے بدظن کر کے، کاہلی و سستی کا شکار کر کے علاج میں رکاوٹ ڈال دیتی ہیں۔ ایسا مریض یا مریضہ بے قاعدگی کی وجہ سے اور بار بار روحانی معالج بدلنے کی وجہ سے کبھی بھی شفایاب نہیں ہوتے۔

31۔ مرض کی نوعیت اور شفا کے مطابق 11 دن، 21 دن، 41 دن یا 90 دن مسلسل روحانی علاج، وظائف اور عمل کی پابندی ضروری ہے۔ علاج ادھورا چھوڑنے کی صورت میں بعض اوقات معمولی تکالیف بھی شدید نوعیت کی بیماریوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ مکمل شفا کے حصول تک مستقل مزاجی سے علاج جاری رکھیں۔

32۔ روحانی علاج کو آس پاس کے لوگوں سے مخفی رکھا جائے تاکہ مخالفین دوبارہ جادو نہ کرادیں۔

33۔ استعمال شدہ تعویزوں، بتیوں، اگربتیوں اور دم کے بعد جلائے ہوئے دھاگے کی راکھ زمین میں دبائیں یا قریبی دریا، نہر یا ندی میں

بہادیں۔

34۔ نہارمنہ ایک گلاس پانی لے کر اس پر درود شریف، سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، چاروں قل اور درود شریف (ایک ایک بار) پڑھ کر دم کریں اور تین گھونٹ میں یہ پانی پی لیں۔ ہر گھونٹ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر پئیں۔

35۔ ہر نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر درود شریف، سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، چاروں قل اور درود شریف ایک ایک بار پڑھیں۔

36۔ رات کو سونے سے پہلے وضو کریں اور سوتے وقت درود شریف، سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، چاروں قل اور درود شریف ایک ایک بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کر کے، سر سے پاؤں تک پھیر لیں۔

37۔ صبح وشام وظائف کی ادائیگی کے بعد اپنی اور بندۂ عاجز کی تندرستی وسلامتی کے لیے دعا مانگیں۔ (جزاک اللہ)

38۔ جب علاج سے شفا حاصل ہونے لگے تو اکثر بارگاہِ ایزدی میں شکرانے کے نوافل پیش کرتے رہیں۔

39۔ دورانِ علاج خواب میں یا حالتِ بیداری میں جو کچھ نظر آئے نوٹ کر لیں۔ اپنے روحانی معالج سے ملاقات کے وقت انھیں ان امور سے اور اپنی ذہنی وجسمانی اور روحانی کیفیات سے آگاہ کر کے رہنمائی حاصل کر لیں۔

مختصر یہ کہ مندرجہ بالا علاج درج ذیل مراحل پر مشتمل ہے:

1۔ دورانِ علاج گاہے بگاہے یا روزانہ دو رکعت نمازِ نفل برائے حاجت/شکرانہ ادا کرنا۔

2۔ خدمتِ خلق کرنا؛ صدقات دینا۔

3۔ ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت خود کو دم کرنا۔

4۔ روزانہ صبح وشام مقررہ وظائف پڑھنا اور ذکرِ الٰہی کرنا۔

5۔ تلاوتِ قرآن حکیم کرنا یا سُننا۔

6۔ دم کی ہوئی اشیاء (پانی، تیل، اگربتیاں، چینی، الائچیاں) حسبِ ہدایت استعمال کرنا۔

7۔ دم کیے ہوئے پانی سے غسل کرنا۔

8۔ متاثرہ جگہ (گھر، دکان) میں دم کیا ہوا پانی چھڑکنا۔

9۔ نقش لکھ کر پہننا، دھو کر پینا، گھر، دکان میں لگانا۔

10۔ نقش پر مشتمل بتیاں جلانا۔

11۔ نیلے دھاگے میں کلام پڑھ کر گرہیں لگانا اور یہ دم کیا ہوا دھاگہ حسبِ ہدایت کمر پر باندھنا، گلے میں لٹکانا یا جلانا۔

مندرجہ بالا روحانی علاج ہر قسم کے جسمانی، اخلاقی، روحانی، نفسیاتی اور ذہنی مرض اور معاشی وسماجی مسئلہ اور ہر مشکل کے حل کے لیے موثر ہے۔ اس سے انسان ایسی بیماریوں اور مشکلوں سے بھی چھٹکارا پاتا ہے جن سے وہ لاعلم ہو۔ روحانی علاج کے علاوہ روزمرہ کی عبادت کی ادائیگی کے دوران اور بحالتِ تندرستی بھی اگر مندرجہ بالا ہدایات کے مطابق عمل کیا جاتا رہے تو بے شمار دینی، دنیوی اور اُخروی فوائد حاصل ہوں گے۔ ان ہدایات پر تمام روحانی معالجین، پیرانِ عظام، سالکین راہِ طریقت، ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے تندرست و بیمار خواتین وحضرات کو عمل کرنا چاہیے۔

جادووسحروالی اشیاء کا توڑ:۔ جادوکئی طرح سے کیا جاتا ہے۔ جادوگرایک کوری ہانڈی میں مسان کی راکھ، ہندومردے کی ہڈی، لوہے کی سوئیاں، چھریاں، بلیڈاور دیگر تکلیف دہ چیزیں ڈال کراپنے جادوئی عمل سے اس ہانڈی کواپنے دشمن پر چلاتے ہیں۔ اکثرایسے اعمال رات کوکرتے ہیں۔ جادو کے عمل سے وہ ہنڈیا عمل کی جگہ سے اُٹھ کرفضا میں بلند ہوتی ہے اور پھر مطلوبہ شخص کی طرف سفر کرتی ہوئی اس کے سر پر جا گرتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں آدمی ہلاک ہوجاتا ہے۔ اسی طرح توا، تھال اور چراغ چلاتے ہیں۔ فنِ جادوگری میں یہ اعمال نہایت مہلک اور خطرناک شمار ہوتے ہیں۔ ایسے اعمال سے ہی سفلی عامل، جادوگراپنے گھر یا عمل کی جگہ پر بیٹھ کر گندے غلیظ خون پر جادو پڑھ کر مطلوبہ شخص' گھر پر اپنے تصور سے گراتے ہیں تو وہ خون اپنی تمام تر نحوست کے ساتھ مطلوبہ شخص پر گرتا ہے جس سے وہ شخص لاعلاج امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

جادو کرنے کے تعویذات کئی اقسام کے ہوسکتے ہیں۔ مثلاً کپڑے سے بنی ہوئی گڑیاں۔ گھروں میں عام طور پر بچیاں ان سے کھیلتی ہیں۔ اس پر تعویذ کر کے نقصان پہنچانے کی نیت سے اسے کسی کے گھر میں زیرِ زمین دبا دیا جاتا ہے۔ کاغذ کے اوپر تعویذ لکھ کر دروازے کی دہلیز پر چھپا دیا جاتا ہے۔ تانبے کی پلیٹ پر، چمڑے کے ٹکڑے پر بھی تعویذ کیا جاتا ہے۔ تعویذ کی سب سے خطرناک قسم یہ ہے کہ کپڑے کی گڑیا میں سوئیاں لگا دی جاتی ہیں۔ ایک قسم اس سے بھی خطرناک ہے۔ اس میں سوئیاں لگی گڑیا کے اردگرد قبرستان کی مٹی رکھ کر اوپر سے سیاہ رنگ کے کپڑے کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا جاتا ہے۔ یہ سب تعویذات دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان کے شر سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی تعویذ ملے، اسے کسی عام آدمی کو نہیں دکھانا چاہیے سوائے اس کے کہ جو اس علم میں مہارت رکھتا ہو۔ اگر آپ کی رسائی کسی ایسے نیک روحانی عامل تک ممکن نہیں تو ان کے توڑ کے لیے ذیل کا عمل بے حد مفید ہے۔

1۔ اس مقصد کے لیے باوضو حالت میں ان اشیاء کے اوپر سورۂ یٰسین ایک مرتبہ، آیت الکرسی اکیس مرتبہ اور کوئی بھی درود شریف اکیس مرتبہ پڑھ کر ان اشیاء کا حصار باندھ دیں۔

2۔ ایک کپڑا اچھوکور سفید یا جو گیا رنگ کا لیں۔ اور اس پر سورۂ یٰسین سات مرتبہ پڑھ کر ان اشیاء کو اس میں رکھ دیں اور اس کپڑے کو باندھ دیں۔ باندھتے وقت آیت الکرسی کا ورد جاری رکھیں۔ اگر کپڑا میسر نہیں تو دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بازار سے ایک مناسب سائز کا کدو خریدیں اس کو درمیان سے کاٹ کر اس میں جادو کی اشیاء (تعویذ، وغیرہ) کو درمیان میں رکھ کر اوپر سے کسی کپڑے یا رسی کے ساتھ کدو کے دونوں ٹکڑوں کو مضبوطی کے ساتھ باندھ دیں۔

3۔ سورۂ فلق اور سورۂ ناس کا ورد کرتے ہوئے دریا یا نہر پر چلے جائیں اور اس کو اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر آبِ رواں میں بہا دیں۔

4۔ جب یہ گٹھڑی یا کدو کچھ دور بہہ جائے تو وہاں سے پانی کے ساتھ منہ ہاتھ دھو کر گھر آ جائیں۔

5۔ گھر آ کر نہا لیں۔

6۔ نہانے کے بعد اپنے اوپر آیت الکرسی سات مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں۔ ان اشیاء کا اثر فوری طور پر زائل ہوجائے گا۔ اور ساحر کی طرف واپس لوٹ جائے گا۔ (۲۵۰)

بسم اللہ شریف سے سحر (جادو) کا علاج:۔

1۔ باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر سفید کاغذ پر زعفران وگلاب سے بسم اللہ شریف ۷۸۶ مرتبہ لکھیں۔

2۔ اس کے نیچے آیاتِ شفا لکھیں اور نیچے دیئے گئے دو عدد نقوش بھی بنائیں۔

3۔ پہلا نقش پانی والی کسی بوتل میں ڈالیں اور اس پر ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ شریف اول وآخر درود ہزارہ اکیس اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں۔

4۔ پانی مریض کو ہر گھنٹے بعد تین گھونٹ بِسْمِ اللّٰہِ شَافِیْ کُلُّ شَافِیْ شِفَاءٌ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر پلا دیں۔

5۔ اس کے منہ پر اور بدن پر چھینٹے لگائیں ان شاء اللہ العزیز الحکیم سات یوم کے اندر اندر شفائے کاملہ نصیب ہوگی اور اس سحر کا اثر بالکل ٹوٹ جائے گا۔

6۔ اس عمل کو اکتالیس یوم تک ہر ساتویں روز نیا نقش اور پانی بنا کر استعمال کرنے سے مکمل طور پر اور ہمیشہ کے لیے سحر ختم ہوجائے گا اور

آئندہ کے لیے روک تھام ہو جائے گی۔

7۔ دوسرے نقش کو عطر حنا لگا کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔نقش درج ذیل ہیں:

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

۷۸۶

٦٦٦ع۴۷۷۷	٦٦٦ع۴۷۷۰	٦٦٦ع۴۷۷۵	کھیٰعٓصٓ
٦٦٦ع۴۷۷۲	٦٦٦ع۴۷۷۴	٦٦٦ع۴۷۷٦	حٰمٓ
٦٦٦ع۴۷۷۳	٦٦٦ع۴۷۷۲	٦٦٦ع۴۷۷۱	حٰمٓ عٓسٓقٓ
رسول اللہ	اللہ محمد	لا الٰہ الا	الٓمٓصٓ

8۔ یہی عمل اگر حب کے لیے کیا جائے تو مطلوب کو دم کیا ہوا پانی پلا دیں۔نقش کے نیچے مطلوب کا نام لکھیں۔اس سے ان شاء اللہ حب قائم ہو جائے گی۔(۲۵۱)

ہر مرض سے نجات کے لئے اسمِ ذات کا نقش:۔

یہ اسم ذات کا نقش مبارک ہر مرض میں شفاء کے لئے نہایت سریع الاثر ہے۔زعفران یا میٹھے زرد رنگ سے لکھ کر مریض کو پینے کے لئے دیں۔ان شاء اللہ چند روز میں شفا ہو گی۔

	اللہ اللہ اللہ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	اللہ اللہ اللہ	
اللہ	۱۵	۱۸	۲۳	اللہ
اللہ	۲۰	۲۲	۲۴	اللہ
اللہ	۲۱	۲۶	۱۹	اللہ
	اللہ اللہ اللہ		اللہ اللہ اللہ	

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ مبارک سے سحر (جادو) کا علاج:

اسم پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بابرکت نام ہے۔اس اسم پاک کے اعداد سے جادو کا علاج کیا جائے تو مریض جلد صحت یاب ہو گا۔طریقہ اس کا یہ ہے کہ باوضو ہو کر اسمِ محمد کا نقش مربع لکھ کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈلوائیں اور گیارہ (11) عدد نقش مثلث لکھ کر روزانہ ایک نقش عصر اور مغرب کے درمیان پانی میں گھول کر اس میں قدرے شکر ڈال کر مریض کو پلائیں۔ان شاء اللہ تعالیٰ گیارہ (11) دن میں مریض کو شفا نصیب ہو گی۔نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲	۲۶	۲۹	۱۵
۲۸	۱۶	۲۱	۲۷
۱۷	۳۱	۲۴	۲۰
۲۵	۱۹	۱۸	۳۰

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲	۲۶	۳۴
۳۳	۳۱	۲۸
۲۷	۳۵	۳۰

جادو کے اثرات کو زائل کرنے کا ایک نادر طریقہ یہ ہے کہ ''اللہ محمدؐ '' کے مشترک اعداد سے ایک نقش مربع تیار کر کے موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ مشترک نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۳۹	۴۲	۴۵	۳۲
۴۴	۳۳	۳۸	۴۳
۳۴	۴۷	۴۰	۳۷
۴۱	۳۶	۳۵	۴۶

ان میں اسماء مبارکہ کے مشترکہ مثلث چودہ (14) عدد تیار کیے جائیں اور مریض کو سات (7) دن تک صبح وشام دو (2) نقش روزانہ دودھ میں گھول کر پلائیں۔

۷۸۶

۵۴	۴۸	۵۶
۵۵	۵۳	۵۰
۴۹	۵۷	۵۲

سورۂ فاتحہ سے ہر مرض کا علاج:۔

عام انسان کو زندگی میں زیادہ سے زیادہ جو بھی تکلیف پہنچ سکتی ہے، اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس فیصلہ کن عمل کا وظیفہ سب سے آسان حل ہے۔ یہ وظیفہ مکمل خشوع وخضوع اور ترجمہ ذہن میں رکھ کر کرنا ہے۔ عمل شروع کرنے سے پہلے بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق اچھی طرح دہرائی کر لیں تاکہ عمل کرنے کے دوران کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ اگر عمل کرتے ہوئے کہیں بھول جائیں تو نئے سرے سے سورۂ فاتحہ بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق پڑھیں۔ یہ عمل اکتالیس (41) دن مسلسل کرنا ہے۔ وقت کی کوئی قید نہیں۔ ہر ایک کو اجازت ہے۔ عمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر گیارہ مرتبہ درود شریف ابراہیمی نماز والا پڑھیں۔ پھر اس ترتیب سے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا آغاز کریں۔

1۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1)

2۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (2)

3۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (2) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (3)

4۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (2) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (3) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (4)

5۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (2) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (3) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (4) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (5)

6۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (2) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (3) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (4) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (5) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (6)

7۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (2) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (3) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (4) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (5) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (6) صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ لا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ (7)

اس طریقہ سے ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے جسم پر پھونک مار کر دم کریں اور ایک پھونک پانی پر ماریں اور یہ سورۂ فاتحہ اسی ترتیب کے ساتھ ایک دن میں اکتالیس (41) مرتبہ پڑھنی ہے۔

اگر کوئی بیمار ہے یا جس کا بخار کسی طریقہ سے نہیں اترتا اور آپ اسے دم کرنا چاہتے ہیں تو اسی طریقہ سے روزانہ اکتالیس (41) مرتبہ سورۂ فاتحہ پانی یا چینی پر دم کر کے اسے کھلائیں اور ساتھ ساتھ پھونکیں بھی ماریں۔ ہر مرض کے لئے یہ عمل اکتالیس (41) دن مسلسل کرنا ہے اسی طرح عام سر درد یا دردِ شقیقہ میں بھی اس طریقے کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔

اگر کسی کی داڑھ میں درد ہو تو دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی پر بسم اللہ پڑھ کر اس کی داڑھ پر رکھوالیں۔ پہلی مرتبہ سورۂ فاتحہ اکتالیس (41) مرتبہ پڑھنے کے بعد اسے کہیں کہ باہر تھوک دے۔ یہ عمل ایک دن یا تین دن کریں۔ ان شاء اللہ ہمیشہ کے لئے داڑھ کے درد سے نجات مل جائے گی۔ اگر ریح کی درد ہو تو روزانہ اکتالیس (41) مرتبہ عمل کر کے دھاگے پر ایک گرہ لگائے جب اکتالیس (41) گرہیں مکمل ہو جائیں تو اس کو گلے میں لٹکائے یا بازو پر باندھ لے۔ اگر تعویذ میں اس کو محفوظ کر کے باندھے تو پانی لگنے سے محفوظ رکھے گا عمل کا اثر زائل نہیں ہوگا۔ اگر کوئی ایسا بیمار ہے جس کو ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہو تو اس کو دم کر کے چینی یا پانی دیں اور ساتھ ساتھ پھونکیں بھی ماریں۔ ان شاء اللہ شفا ہوگی۔ اگر دو فریقوں کے درمیان لڑائی جھگڑا ہو گیا ہے اور صلح کا کوئی امکان نظر نہ آئے تو دونوں فریقوں کو دم کیا ہوا پانی پلایا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی بچہ گھر سے بھاگ جاتا ہے یا کہنا نہیں مانتا تو جب وہ سویا ہوا ہو تو اس پر دم کریں اور پانی کے چھینٹے لگائیں۔ جو بچہ تعلیم کے میدان میں کمزور ہو اور اس کا پڑھائی میں دل نہ لگتا ہو، اسے یہی عمل چینی اور سونف پر دم کر کے کھلائیں۔ اگر کسی کو تپ دق کا مرض ہے تو اسے بھی پانی پر دم کر کے پلائیں۔ غرض کوئی بھی مسئلہ ہو، اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہیں۔ اگر کاروباری پریشانی ہے یا بے روزگار ہو تو فجر کی سنتوں سے پہلے اکتالیس (41) دن وظیفہ مکمل کریں اور نماز پڑھنے سے پہلے پہلے یہ دعا بار بار دہرائیں:

''رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ''

فیصلہ کن عمل میں نے آپ کو بتا دیا ہے اگر اب بھی اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے اور خود ہمت کرنے کیلئے تیار نہ ہو تو پھر اس کا اللہ ہی حافظ ہے۔

سورۂ بقرہ سے ہر مرض کا علاج:۔ آپ ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ جس گھر میں جنات یا جادو کی شکایت ہو اس میں بلا ناغہ بلند آواز میں سورۃ البقرہ پڑھی جائے۔ تمام اہل خانہ آپس میں حصے کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن با آواز بلند پڑھنے کی شرط کا خیال رکھا جائے۔ اگر با امر مجبوری انسان خود سورۃ البقرہ نہ پڑھ سکتا ہو تو موبائل فون پر سورۃ البقرہ ریکارڈ کرا کر بھی گزارا کیا جا سکتا ہے۔ یہ طریقہ بھی آزمایا ہوا ہے اس سے بھی کام بن جاتا ہے لیکن بہتر طریقہ وہی ہے جس کا حکم اللہ کے نبی ﷺ نے دیا ہے۔ سورۃ البقرہ کم از کم بہتر (72) دن تک مسلسل پڑھنی چاہیے، وقت کی کوئی قید نہیں۔ جس گھر میں واقعی جنات کا سایہ یا جادو کا اثر ہوگا تو سورۃ البقرہ کی تلاوت کے ابتدائی دنوں میں مریض کی تکلیف میں اضافہ ہو جائے گا یا اہل خانہ کی پریشانیوں میں سختی آ جائے گی۔ اس سے گھبرانا یا دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ مضبوط قوت ارادی کے ساتھ اس عمل کو جاری رکھنا چاہیے۔ اس علاج کے دوران ممکن ہے کہ جنات موبائل فون خراب کرنے کی کوشش کریں۔ اس لیے گیارہ گیارہ مرتبہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر موبائل پر پھونک ماردیں ان شاء اللہ وہ شیاطین کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

1۔ بعد از نماز تہجد یا بعد از نماز فجر سفید کاغذ پر زعفران و گلاب سے سورۂ بقرہ کا نقش بنائیں۔

2۔ اس کو موم جامہ کر کے اس پر سورۂ بقرہ کا تین دن روزانہ دم کیا جائے۔ اگر کوئی مریض ہے تو یہ نقش اس کے گلے میں باندھ دیں۔ نقش اس طریقے سے باندھیں کہ مریض اس کو اتار نہ سکے۔ اگر تمام اہلِ خانہ سحر و آسیب کے اثرات کا شکار ہیں تو یہ نقش گھر میں نمایاں جگہ پر آویزاں کر دیں۔ نقش سورۂ بقرہ یہ ہے۔

یاجبرائیلؑ	۷۸۶		یامیکائیلؑ
۲۳۶۸۹۴	۲۳۶۹۰۸	۲۳۶۹۰۵	۲۳۶۹۰۲
۲۳۶۹۰۶	۲۳۶۹۰۱	۲۳۶۸۹۵	۲۳۶۹۰۷
۲۳۶۹۰۰	۲۳۶۹۰۳	۲۳۶۹۱۰	۲۳۶۸۹۶
۲۳۶۹۰۹	۲۳۶۸۹۷	۲۳۶۸۹۹	۲۳۶۹۰۴

یااسرافیلؑ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ یاعزرائیلؑ

آیۃ الکرسی سے سحر (جادو) کا علاج:۔روزانہ صبح کو سورج کے سامنے کھڑے ہوکر آیت الکرسی کا ورد، درج ذیل طریقے سے گیارہ مرتبہ کرکے اپنے اوپر دم کریں۔

1 ۔سات بار درج ذیل درود شریف پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَاهِرِيْنَ عَلٰى اَعْدَآءِ سِحْرِوَالسَّاحِرِيْنَ بِلُطْفِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

2۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ سات مرتبہ پڑھیں اور کہیں اے حیی وقیوم تو ہی زندہ وقائم ہے۔ مجھے اپنے حیی وقیوم ہونے کے ناتے سے زندہ و قائم کردے۔

3۔ پھر آیت الکرسی شروع کردیں۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ.

4۔ جب لفظ ''لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ'' پر پہنچیں یہاں صرف تصور کریں کہ میرا نگہبان مالک السموات والارض ہے۔اور ہر شر انگیز قوت اس کے سامنے ہیچ ہے۔

5۔ اس کے بعد ''يَا مُهَيْمِنُ'' گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

6۔ آگے آیت الکرسی شروع کریں۔ جب لفظ'' يَشْفَعُ عِنْدَهٗ'' پر پہنچیں تو لفظ يَشْفَعُ پر توقف کرتے ہوئے اس بات کا تصور کریں کہ جادو کرنے، کرانے والا، دونوں ہی اور باقی مخالف قوتیں آپ کی گرفت میں آرہی ہیں۔اس کے ساتھ ہی عِنْدَهٗ کی ضرب خیال ہی میں سب مخالف قوتوں کے اوپر لگائیں۔(صرف اسی بات کا تصور رکھیں کہ میں اپنے اوپر جادو کرنے اور کروانے والے حاسد اور دشمن پر اس کی ضرب لگا رہا ہوں۔کسی کا نام لینے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔اس بات کا حقیقی علم ذاتِ باری تعالیٰ کو ہی ہے۔

7۔ اس کے بعد آیت الکرسی کو آگے پڑھنا شروع کریں۔ جب ''وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ'' پر پہنچیں تو اس بات کا تصور کرتے ہوئے کہ میں اب سحر وآسیب، نظرِ بد اور شرورِ کائنات کے اثر سے مکمل نجات پاچکا ہوں اور ذاتِ برتر و بزرگ کی مکمل حفاظت میں آگیا ہوں۔سات بار تکرار کرکے اپنے دونوں ہاتھوں پر اور اپنے پورے جسم پر پھیر کر 'اخراج فی السحر' کہہ کر دونوں ہاتھوں کو، اس تصور کے ساتھ جھٹک دیں کہ تمام جادو وسحر وغیرہ میرے وجود سے خارج ہورہا ہے۔

8۔ اس طرح گیارہ مرتبہ اس عمل کو دہرانے کے بعد سات مرتبہ آیت الکرسی سادہ طور پر پڑھ کر اپنے جسم پر دم کریں۔

9۔ سات بار درج ذیل درود شریف پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَاهِرِيْنَ عَلٰى اَعْدَآءِ سِحْرِوَالسَّاحِرِيْنَ بِلُطْفِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ان شاءاللہ العزیز الحکیم بفضلِ ایزدی گیارہ یوم کے اندر اندر ہر قسم کے جادو وسحر سے نجات مل جائے گی۔(۲۵۲)

1۔ بعد از نماز تہجد یا بعد از نماز فجر سفید کاغذ پر زعفران وگلاب سے آیت الکرسی کا نقش بنائیں۔

2۔ اس پر آیت الکرسی تین سو تیرہ (313) مرتبہ، درود ہزارہ اکتالیس (41) مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور مریض کے گلے میں باندھ دیں۔ نقش حسب ذیل ہے:

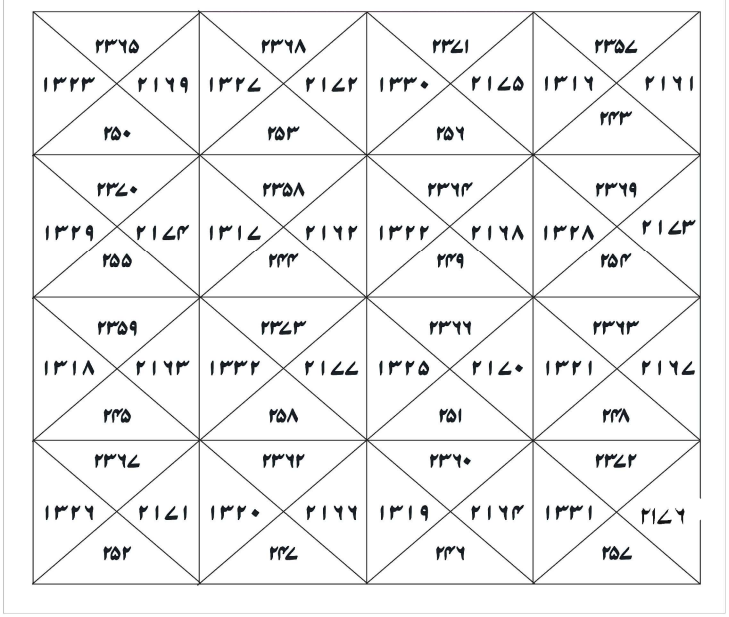
یاجبرائیلؑ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یامیکائیلؑ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ	اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ	لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ	لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	وَمَا فِی الْاَرْضِ	مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ	اِلَّا بِاِذْنِہٖ	یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ
اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ	لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ	لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	وَمَا فِی الْاَرْضِ	مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ	اِلَّا بِاِذْنِہٖ	یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ	وَمَا خَلْفَھُمْ
لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ	لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	وَمَا فِی الْاَرْضِ	مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ	اِلَّا بِاِذْنِہٖ	یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ	وَمَا خَلْفَھُمْ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ
لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	وَمَا فِی الْاَرْضِ	مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ	اِلَّا بِاِذْنِہٖ	یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ	وَمَا خَلْفَھُمْ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ	اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ
وَمَا فِی الْاَرْضِ	مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ	اِلَّا بِاِذْنِہٖ	یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ	وَمَا خَلْفَھُمْ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ	اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ	السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ	اِلَّا بِاِذْنِہٖ	یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ	وَمَا خَلْفَھُمْ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ	اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ	السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	وَلَا یَؤُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا
اِلَّا بِاِذْنِہٖ	یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ	وَمَا خَلْفَھُمْ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ	اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ	السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	وَلَا یَؤُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا	وَھُوَ الْعَلِیُّ
یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ	وَمَا خَلْفَھُمْ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ	اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ	السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	وَلَا یَؤُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا	وَھُوَ الْعَلِیُّ	الْعَظِیْمُ

یااسرافیلؑ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یاعزرائیلؑ

جادوزدہ انسان کے لئے آیۃ الکرسی اور سورۂ فاتحہ کا مشترکہ نقش یا چارسورتوں (سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس) کا مجموعی نقش بھی بے حد موثر ثابت ہوتا ہے۔

جب کسی جادوزدہ کا علاج کرنا ہو تو مندرجہ بالا مجموعی نقش تین (3) عدد باوضو تیار کیے جائیں۔ ایک نقش مریض کے پلنگ کے اوپر لٹکا دیا جائے۔ دوسرا نقش مریض کے بستر کے نیچے رکھ دیا جائے۔ تیسرا نقش موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈلوا دیں۔ مریض کے پاس چودہ (14) دن تک کوئی ایسی عورت نہ آئے جسے دم نفاس یا حیض آ رہا ہو۔ چودہ (14) دن کے بعد یہ پرہیز ختم ہو جائے گا۔ اگر چودہ دن کے اندر اندر ایسی کوئی عورت مریض کے قریب آ گئی تو تعویذوں کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ اس مجموعی نقش کو کامل احتیاط کے ساتھ لکھنا چاہیے۔ کیونکہ غلطی کا امکان رہتا ہے۔ واضح رہے کہ یہ نقش سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس کے نقوش کا مجموعہ ہے۔



آیۃ الکرسی اور سورۂ فاتحہ کا مشترکہ نقش یہ ہے۔

۲۳۶۵ / ۱۸۷	۲۳۶۸ / ۴۹	۲۳۷۱ / ۱۱۰	۲۳۵۶ / ۱۳۶
۲۳۷۰ / ۱۰۹	۲۳۵۸ / ۱۳۸	۲۳۶۴ / ۱۸۶	۲۳۶۹ / ۵۰
۲۳۵۹ / ۱۳۹	۲۳۷۳ / ۱۱۲	۲۳۶۶ / ۴۷	۲۳۶۳ / ۱۸۵
۲۳۶۷ / ۴۸	۲۳۶۲ / ۱۸۴	۲۳۶۰ / ۱۴۰	۲۳۷۲ / ۱۱۱

سورۂ جن کی ابتدائی آیات سے علاج:۔ سورۃ البقرہ کی تلاوت کے باوجود بھی اگر جنات پریشان کرتے رہیں تو پھر سورۂ جن کی ابتدائی سات (7) آیات ہر روز گیارہ سو (1001) مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر درود شریف پڑھیں۔ سورۂ جن کی یہ سات آیات سو (100) مرتبہ پڑھنے کے بعد کسی کھانے والی چیز اور پانی پر پھونک مار کر دم کرتے رہیں۔ آسیب زدہ جگہ پر اس دم کیے ہوئے پانی کے چھینٹے لگائیں اور کھانے والی چیز مثلاً چینی، سونف وغیرہ مریض کو کھلائیں۔ اس عمل کو اکتالیس (41) دن مسلسل کریں۔ اس وظیفہ کو پڑھنے کے دوران لباس صاف ستھرا اور پاک ہونا چاہیے۔ ایک وقت مقرر ہونا چاہیے۔ وظیفہ مکمل ہونے تک ان شاءاللہ بفضل خدا تمام پریشانیوں سے جان چھوٹ جائے گی۔

آیت کریمہ کا وظیفہ:۔

..... لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ○ سورۃ الانبیاء [21:87]

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا○

یہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے جو آپ نے سخت تکلیف کی حالت میں یعنی جب ایک خاص مچھلی نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے یونس علیہ السلام کو نگل لیا تھا۔ اس وقت آپؑ نے یہ دعا مانگی تھی۔ قرآن مجید میں اس دعا کی قبولیت کا بھی ذکر ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ○ سورۃ الانبیاء [21:88]

پس ہم نے ان کی دعا قبول فرمالی اور ہم نے انہیں غم سے نجات بخشی، اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

اس میں واضح اشارہ موجود ہے کہ اگر بندۂ مومن خلوص دل کے ساتھ یہ دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور شرف قبولیت سے نوازتے ہیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی بندہ مومن اپنی کسی تکلیف اور پریشانی کے موقع پر یہ دعا مانگتا ہے جو یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی تو اللہ کے ہاں اسے ضرور قبولیت حاصل ہوتی ہے۔

اس وظیفہ کو دوسرے تمام وظائف پر فوقیت حاصل ہے۔ ہر قسم کی مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس وظیفہ سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اس وظیفہ کو دردِ دل اور خلوص نیت کے ساتھ پڑھا جائے اور تمام دنیاوی خیالات سے آزاد ہو کر مکمل یکسوئی کے ساتھ اس وظیفہ کا ورد کیا جائے۔

اس وظیفہ کو کرنے کی کچھ شرائط ہیں:

1۔ اس کا آغاز عشاء کی نماز کے بعد کرنا ہے۔

2۔ اس وظیفہ کو کھلے آسمان تلے کرنا ہے۔ بارش کی صورت میں اگر چاہیں تو اوپر کپڑا یا ترپال وغیرہ تان کر وظیفہ جاری رکھنا ہے۔ اس وظیفہ کو کسی کمرے کی چھت کے نیچے بیٹھ کر نہیں کرنا۔

3۔ جس جگہ وظیفہ کرنا ہے، وہاں مکمل اندھیرا ہونا چاہیے۔ اگر قدرتی طور پر کہیں سے روشنی پہنچ رہی ہو یا چاند کی چاندنی راتیں ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں، خود روشنی کا اہتمام نہیں کرنا۔

4۔ تنہائی اور پرسکون جگہ ہونی چاہیے۔

5۔ وظیفہ کرتے وقت چاہے کسی طرح کے نقصان کی اطلاع ملے وظیفہ نہیں چھوڑنا۔ جب تک مقررہ تعداد پوری نہ کرلیں۔ اکثر اوقات اس وظیفہ کے دوران شیطان آپ کو کسی کے فوت ہونے، آگ لگ جانے یا کسی سخت صدمے کی جھوٹی اطلاعات پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ اس کے لئے وہ آپ کے گھر ہی کے کسی فرد کے دل میں وسوسہ ڈال کر اس کو آپ کے پاس بھیجے گا۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں ہوتی اپنے اوپر گھبراہٹ طاری نہ ہونے دیں۔ اطمینان سے اپنا وظیفہ جاری رکھیں اور اپنی جگہ سے ہرگز نہ اٹھیں۔

6۔ وظیفہ شروع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد جائے نماز پر باوضو ہو کر بیٹھ جائیں۔ اپنے پاس مٹی کے پیالے میں پانی رکھ لیں۔ کیونکہ وظیفہ کرتے وقت آپ کی پیشانی اور سر بار بار گرم ہو جائے گا۔ اس پانی کو آپ نے ہاتھ پر لگا کر بار بار پیشانی اور سر کو ٹھنڈا رکھنا ہے۔ یہ بہت ضروری ہے۔

7۔ آپ نے آیت کریمہ کو ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ پڑھنا ہے۔ ایک رات میں 3100 مرتبہ آیت کریمہ پڑھنی ہے۔ اکتالیس (41) دن میں یہ عمل مکمل ہو جائے گا اور آیت کریمہ ایک لاکھ ستائیس ہزار ایک سو بار پڑھی جائے گی۔ اس طرح مقررہ تعداد سے دو ہزار ایک سو بار زائد پڑھا جائے گا، جس کا کوئی حرج نہیں۔ اگر آپ کے پاس 100 دانوں والی تسبیح ہے تو اپنے پاس اکتیس (31) دانے موتی، کھجور کی گٹھلی یا کسی اور چیز کے رکھ لیں۔ جب ایک بار 100 دانوں کی تسبیح مکمل کرلیں تو ان 31 دانوں میں سے ایک کو اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لیں۔ اس طرح اکتیس (31) دانے مکمل آپ کی جیب میں چلے جائیں گے تو آپ کو خود بخود تعداد کا درست اندازہ ہو جائے گا۔

8۔ آیت کریمہ پڑھنے کے دوران ذہن ہر قسم کے خیالات سے پاک وصاف ہونا چاہیے۔ صرف وہ مقصد ذہن میں رکھیں جس کے لئے یہ وظیفہ کر رہے ہیں۔ اس وظیفہ کو کرنے کے دوران اس کا ترجمہ آپ کو ضرور یاد ہونا چاہیے۔

9۔ جب آیت کریمہ کا وظیفہ کریں تو ہر بار آخر میں ان الفاظ کا اضافہ کرلیں ''فَاغْفِرْلِیْ''۔

10۔ جب وظیفہ مکمل ہو جائے تو اس پیالے والے پانی کو کسی ایسی جگہ پر گرائیں جہاں اس پر پاؤں نہ آئیں۔ مثلاً دیوار کے اوپر گرایا جاسکتا ہے۔ پودوں کے گملوں میں انڈیلا جاسکتا ہے۔

11۔ وظیفہ پڑھتے وقت جب لفظ ''لَآ اِلٰـہَ'' زبان پر آئے، اس وقت ذہن میں یہ بات موجود ہو کہ سوائے خدا کی ذات کے کوئی کچھ نہیں دے سکتا۔ اللہ کی ذات کے علاوہ ہر قسم کی مخلوق کی نفی کردے۔ جب لفظ ''اِلَّآ اَنْتَ'' پر پہنچے تو آسمان کی طرف دھیان ہو۔ صرف تو ہی ہے جو سب کی بگڑی بنانے والا ہے۔ جب لفظ ''سُبْحٰنَکَ'' پر پہنچے تو دل میں یہ خیال کرے کہ یا اللہ جن مصیبتوں میں میں مبتلا ہوں تیری ذات اس سے پاک ہے اور تو ہی تعریف کے لائق ہے۔ تیری ہمسری کوئی نہیں کرسکتا۔ جب لفظ ''اِنِّیْ'' پر پہنچے تو اپنے نفس کی طرف اشارہ کرے کہ میں ہی قصوروار ہوں۔ جب لفظ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے کا خیال دل میں ہو اور یہ تصور کرے کہ اللہ مجھ سے بہت ظلم ہوئے ہیں تو غفور ورحیم ہے۔ مجھ پر رحم فرما۔ اگر دوران وظیفہ آنسو نہ آئیں تو کم از کم شکل ہی ایسی بنالیں کہ اللہ تعالیٰ کو ترس آجائے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ عاجزی انکساری اور خلوص نیت کے ساتھ اس دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا ہی اس وظیفہ کی اصل روح ہے۔

12۔ اگر وظیفہ کرنے کے دوران وضو نہ رہے تو دوبارہ نئے سرے سے وضو کریں اور پھر وہیں سے وظیفہ شروع کریں، جہاں پر وضو ٹوٹا تھا۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ وظیفہ بہت سارے مسائل کا بہترین حل ہے۔ مگر اس کو خلوص نیت کے ساتھ کرنا ضروری ہے۔

سورۂ مزمل سے روحانی علاج:۔ سورۂ مزمل سروری قادری سلسلے کا معروف وظیفہ ہے۔ حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتب میں اس کے بہت سے معارف بیان فرمائے ہیں۔ دیگر روحانی سلاسل میں بھی ظاہری و باطنی کشائش کے حصول کے لیے بطور وظیفہ اس

سورۂ مقدسہ سے استفادہ کیا جاتا ہے۔محبوب الٰہی سلطان المشائخ حضرت مولانا نظام الدین اولیا رحمتہ اللہ علیہ سورۂ مزمل کے ذریعے جادو کا علاج کیا کرتے تھے۔سورۂ مزمل باوضو پانی پر دم کر کے مریض کو دیا کرتے تھے۔صبح وشام مریض یہ پانی پینے سے جادو کے اثرات سے نجات پاتا ہے۔ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص سورۂ مزمل کو روزانہ پڑھے گا اور اس کو اپنے پاس لکھ کر رکھے گا،اس پر کوئی بلا نازل نہ ہوگی۔خدا کی مخلوق کی نظروں میں وہ ذی عزت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنا ولی بنائے گا اور اس سورۂ مقدسہ کی پابندی سے تلاوت کرنے والے پر سحر وآسیب اثر انداز نہ ہوں گے۔

سورۂ مزمل سے ہر قسم کے جادو کا علاج:۔

1۔ یہ عمل شروع کرنے سے پہلے وضو کر کے اپنا حصار کر لیں یعنی درود شریف،الحمد شریف،آیت الکرسی،چاروں قُل اور پھر سے درود شریف،ہر ایک تین،تین بار پڑھ کر خود کو دم کر لیں۔

2۔ مناسب مقدار میں پانی،سونف اور چینی اپنے پاس رکھ لیں۔اکیس (21) مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں اور ان تینوں چیزوں کو دم کریں۔ ہر بار جب سورۂ مزمل پڑھنی شروع کریں اور ان الفاظ پر پہنچیں رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًاo تو اس کے بعد درج ذیل آیت کو اکیس (21) مرتبہ پڑھیں:

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِo وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِo سورۃ مومنون[98-23:97]

اس کے بعد سورہ مزمل کا باقی حصہ پڑھ کر مکمل کریں۔

3۔ یہ عمل اکتالیس (41) روز تک جاری رکھیں۔روزانہ تمام چیزیں تمام اہلِ خانہ کو ساتھ ساتھ تھوڑی تھوڑی مقدار میں کھلاتے اور پلاتے بھی جائیں اور عمل بھی جاری رکھیں۔ان شاء اللہ ہر قسم کے جادو اور تعویذات کا اثر ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے گا۔

سورۂ والضحیٰ کا عمل:۔

1۔ اپنے مکان کے ایک کمرے میں باوضو ہو کر پہلے روز جو وقت چاہیں اپنی مصروفیات وحالات کے پیش نظر مقرر کریں اور پھر اکیس روز اسی وقت کی پابندی کریں۔

2۔ پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور پھر سورۂ والضحیٰ ایک سو اکیس (121) مرتبہ پڑھیں اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

3۔ پھر اللہ سے دعا مانگ کر اٹھ کھڑے ہوں اور مصلیٰ بھی اٹھا کر الگ تہ کر کے رکھ دیں۔یہ مصلیٰ اسی کام کے لیے مخصوص رہے۔اسے کوئی اور استعمال نہ کرے۔

4۔ دوسرے روز وقت مقررہ پر درود شریف گیارہ مرتبہ باوضو ہو کر پڑھیں اور پھر ایک سو پچیس (125) مرتبہ اس سورہ کی تلاوت کریں اور آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں اور پھر دعا مانگ کر اٹھ کھڑے ہوں اور مصلیٰ بھی اٹھا کر تہ کر کے الگ رکھ دیں۔

5۔ مندرج بالا ہدایات اور طریقہ کار کے مطابق اکیس روز یہ سورۂ مقدسہ پڑھیں۔ان اکیس ایام میں سورۂ مقدسہ پڑھنے کی تعداد نیچے دیئے گئے جدول کے مطابق ہوگی۔

6۔ چلے کے آخری روز تمام مسنون دعائیں بھی جو یاد ہوں،انھیں پڑھ کر پھر اپنی زبان میں اپنے مقصد کے لیے دعا مانگیں۔شکرانہ کے دو نفل بھی پڑھیں کہ اس ذات پاک نے وظیفہ مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

7۔ اسی طرح انھی اعداد وشمار اور مقررہ اوقات میں سورۂ الم نشرح اور سورۂ والتین کا وظیفہ بھی مکمل کیا جائے۔اس بات کا سختی سے اہتمام کیا جائے کہ جتنے اعداد وشمار جس دن کے لیے درج کیے گئے ہیں،ان میں کسی روز بھی کوئی کمی بیشی نہ ہونے پائے۔مکمل ہونے کے بعد آپ ان سورتوں کے عامل ہو جائیں گے۔جائز مقاصد کے لیے یہ سورتیں خود بھی پڑھیں اور لوگوں کو بھی ان کی اجازت اور تعلیم دیں۔مثلاً جس شخص کا کاروبار بند ہو گیا ہو،اسے ان سورتوں کو صبح نماز فجر کے بعد اور نماز عشاء کے بعد درود شریف کے ساتھ تین تین

بار پڑھ کر دعا مانگنے کی ہدایت کی جائے۔ان شاءاللہ تھوڑے دنوں کے اندر ہی وہ اس وظیفہ کی برکات دیکھے گا۔دنیوی کاروبار کے علاوہ ان کی تلاوت مذکورہ تعداد میں روزانہ کرنے سے آخرت کی نجات وبخشش کا ذریعہ بھی ہوگا۔جس گھر میں یہ معمول ہوگا،اس گھر میں جادوٹونے کا کوئی اثر نہ ہوگا۔لیکن متعلقہ آدمی کو نصیحت کردی جائے کہ وہ نماز روزہ کے ساتھ تمام اسلامی احکام کی پابندی کرنے کو زندگی کا معمول بنالے اور رزق حلال کھائے،حرام سے پرہیز کرے۔(۲۵۳)

وظیفہ کا دن	تعداد ورد	وظیفہ کا دن	تعداد ورد	وظیفہ کا دن	تعداد ورد
1	121	8	147	15	171
2	125	9	151	16	173
3	127	10	153	17	177
4	131	11	157	18	181
5	135	12	161	19	183
6	139	13	165	20	188
7	143	14	169	21	197

مندرجہ بالا ترتیب کے مطابق اکیس روز میں یہ سورۂ مقدسہ تین ہزار دوسو چورانوے(3294)بار پڑھی جائے گی۔

معوذتین سے ہر قسم کے جادو کا علاج:۔ اگر آپ کے گھر سے تعویذ نہیں ملتے لیکن دل میں وہم ہے کہ شاید کسی نے تعویذ کیے ہوئے ہیں یا اگر کسی نے واقعی آپ کو نقصان پہنچانے کے لئے تعویذ کیے ہیں اور تعویذ آپ تلاش نہیں کرسکتے تو اس کے لئے ایک آسان آزمودہ علاج درج ذیل ہے:

1۔ ایک برتن میں پانچ (5) گلاس یا حسبِ ضرورت پانی ڈال کر اپنے پاس رکھ لیں۔پاؤ (قریباً250 گرام) چینی اور پاؤ سونف بھی علیحدہ علیحدہ برتنوں میں ڈال لیں۔

2۔ اس عمل کو شروع کرنے سے پہلے باوضو ہو کر اکیس (21) مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے جسم پر دم کرنا ہے۔طریقہ یہ ہے کہ سات (7) مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے کے بعد اپنے جسم پر پھونک مارنی ہے۔اس طرح کل تین پھونکیں بنتی ہیں۔

3۔ اس کے بعد گیارہ (11) مرتبہ درود ابراہیمی، جو نماز میں پڑھتے ہیں پڑھ کر تینوں چیزوں پانی، چینی اور سونف پر پھونک ماریں۔

4۔ پھر تین سو تیرہ (313) مرتبہ سورۃ الفلق پڑھ کر دم کریں۔

5۔ آخر میں تین سو تیرہ (313) مرتبہ سورۃ الناس پڑھ کر دم کریں۔

6۔ پہلے دن یہ عمل کرنے کے بعد خاندان کے تمام افراد کو دم کیا ہوا پانی پلائیں۔

7۔ باقی پانی سے گھر میں چھینٹے لگائیں۔

8۔ اس کے بعد تھوڑی تھوڑی سونف اور چینی بھی تمام افراد کو کھلائی جائے۔

9۔ یہ عمل مسلسل اکتالیس (41) دن دہرانا ہے۔سونف اور چینی وہی رہنے دیں۔روزانہ دم کریں اور روزانہ تمام افراد کو کھلائیں۔جبکہ پانی روزانہ نیا لے لیں۔اہل خانہ کو دم کرکے روزانہ پلائیں لیکن گھر میں چھینٹے دس (10) دن کے وقفہ سے لگائیں۔

10۔ ان شاءاللہ بفضل خدا اکتالیس (41) دن کے بعد ہر قسم کے تعویذات کا اثر ختم ہوجائے گا۔یہ عمل کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ پانچ وقت کا نمازی اور پرہیزگار ہو اور اگر اس میں یہ خوبی نہیں پائی جاتی تو عمل شروع کرنے سے پہلے نماز باجماعت پڑھنے کا اہتمام کرے تاکہ وظیفہ کے اثرات زائل نہ ہوں۔اگر اس عمل کے بعد بھی دل کو تسلی نہ ہو یا مسئلہ جوں کا توں رہے تو اس کتاب میں

بیان کردہ سورۂ مزمل کے عمل سے کام لیں۔

11۔ سحر وآسیب، نظرِ بد اور دیگر شرورِ کائنات سے فوری طور پر چھٹکارا پانے کے لیے اتوار کے روز طلوعِ آفتاب کے وقت ننگے پیروں زمین پر کھڑے ہوکر تین تین مرتبہ اول وآخر درود شریف کے ساتھ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس" پوری پڑھیں اور پڑھ کر اپنے پیروں کے نیچے کی مٹی لے کر ایک انگیٹھی میں جو پہلے سے سلگا دی گئی ہو جلا دیں۔ ان شاء اللہ کیسا ہی سحر وغیرہ کا اثر ہو، جاتا رہے گا۔ مگر اعتقادِ قلبی شرط ہے اور وقتِ عمل یہ تصور کیا جائے کہ جو اثرات سحر وغیرہ کے میرے جسم میں ہیں وہ سب پیروں کی جانب زمین میں جذب ہوتے جا رہے ہیں۔ (۲۵۴)

12۔ سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس کے نقوش اکابرین سے دونوں طرح منقول چلے آ رہے ہیں۔ لفظی بھی اور عددی بھی۔ ان نقوش کو کسی ساعتِ سعید میں باوضو پاک وصاف جگہ میں زعفران یا اور کسی خوشبودار چیز سے لکھ کر بازو پر باندھا جائے یا کسی مریض کو پلایا جائے تو ان شاء اللہ شرور وآفات اور ہر قسم کے امراض سے انسان کو نجات حاصل ہوگی۔ لفظی نقوش یہ ہیں۔ ان نقوش کو لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔ جادو زدہ انسان کے لئے ان میں سے کوئی بھی لفظی یا عددی نقش باوضو بنا کر دائیں یا بائیں بازو پر باندھیں اور ان دونوں نقوش کا مجموعی نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ اور یہ تینوں نقش موم جامے کے بعد کالے کپڑے میں سی لیں اور ڈورا بھی کالا ہی استعمال کرائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ چالیس 40 دن کے اندر اندر جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش سورۂ اخلاص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ	هُوَ اللّٰهُ	اَحَدٌ	اَللّٰهُ الصَّمَدُ
هُوَ اللّٰهُ	اَحَدٌ	اَللّٰهُ الصَّمَدُ	لَمْ يَلِدْ
اَحَدٌ	اَللّٰهُ الصَّمَدُ	لَمْ يَلِدْ	وَلَمْ يُوْلَدْ
اَللّٰهُ الصَّمَدُ	لَمْ يَلِدْ	وَلَمْ يُوْلَدْ	وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

نقش سورۂ فلق

قل اعوذ	بربّ الفلق	من شر ماخلق	ومن شر
غاسق	اذا	وقب	ومن
شر	النفّٰثٰت	في العقد	ومن
شر	حاسد	اذا	حسد

نقش سورۂ الناس

قل اعوذ بربّ الناس	ملك الناس	اله الناس	من شر الوسواس الخناس
ملك الناس	اله الناس	من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس
اله الناس	من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس	فی صدور الناس
من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس	فی صدور الناس	من الجنّة والناس

نقش معوذتین (عددی)

نقش سورہ فلق

۲۱۶۹	۲۱۷۲	۲۱۷۵	۲۱۶۱
۲۱۷۴	۲۱۶۲	۲۱۶۸	۲۱۷۳
۲۱۶۳	۲۱۷۷	۲۱۷۰	۲۱۶۷
۲۱۷۱	۲۱۶۶	۲۱۶۴	۲۱۷۶

نقش سورہ ناس

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

سورہ الناس کا عمل برائے ردِّ سحر:۔اس عمل کو روزانہ بعد از نماز عشاء ۴۱ بار پڑھیں۔عمل کی مدت ریاضت اکیس یوم ہے۔تعویذ اور دم دونوں اتنے قوی الاثر ہوں گے کہ عامل خود حیران ہوگا۔یہ عمل قرآن مجید کا زندہ کرشمہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ناس ناس مَلِكِ النَّاسِ ناس ناس اِلٰهِ النَّاسِ ناس ناس مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ناس ناس الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ناس ناس مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ناس ناس۔

جب ادویات اپنا اثر چھوڑ چکی ہوں اور اطباء علاج سے عاجز آ چکے ہوں۔ باوضو ہو کر ایک کانا یعنی سرکنڈ لیں جس کی لمبائی ایک بالشت دو انگل ہو۔اسے لمبائی کے رخ چیر لیں۔عمل مذکورہ چار مرتبہ پڑھ کر سرکنڈے اور مریض پر دم کریں۔اول و آخر ایک ایک بار درود شریف بھی پڑھیں۔اور سرکنڈا مریض کے سرہانے رکھ دیں۔تین گھنٹے بعد سرکنڈے (کانے) کی دوبارہ پیائش کریں۔اس کی لمبائی میں ضرور کچھ نہ کچھ فرق ہوگا۔یعنی بڑھ جائے گا۔پس ایک بالشت دو انگل سے جتنا زائد ہو کاٹ کریں۔اور پھر حسبِ سابق عمل پڑھ کر دم کر کے مریض کے سرہانے رکھیں۔ جتنا سرکنڈا کٹتا جائے گا، ان شاء اللہ اتنا ہی مرض ختم ہوگا اور مریض صحت یاب ہوگا۔اگر شروع میں ہی کانا نہ بڑھے اور پورا ایک بالشت دو انگل رہے تو یہ علامت مریض کے لئے خطرناک ہے اور شفایابی کی امید بہت کم ہے۔

دھاگا تیار کرنے کا طریقہ:۔فوری آرام کے لیے درج ذیل عمل بھی بہت اثر انگیز ہے۔ یہ عمل اور اس کی اجازت کا طریقہ خواجہ شمس الدین عظیمی، پروفیسر محمد عبداللہ بھٹی اور بہت سے دیگر روحانی معالجین نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے۔ بندۂ عاجز نے روحانی علاج کے لیے یہ عمل کئی بار آزمایا اور اسے مجرب پایا۔طریقہ یہ ہے کہ مریض یا مریضہ کے سر سے پیر کے انگوٹھے تک نیلے سوتی دھاگے کے گیارہ تار ناپ لیں۔ان گیارہ تاروں کی چار تہیں کر لیں۔ دھاگے کے سرے پر ایک ڈھیلی گرہ لگائیں۔ایک بار سورۂ فلق پڑھ کر گرہ میں پھونک ماریں اور فوراً کس دیں۔یعنی پھونک کو گرہ میں بند کر دیں۔اسی طرح گیارہ گرہیں لگانے کے بعد دھاگے کو دَہکتے ہوئے کوئلوں پر ڈال دیں۔ دھاگا جب جلے گا تو اس میں سے بدبو یا چراند آئے گی۔ جب تک یہ بو یا چراند آئے، روزانہ اس عمل کو کرتے رہیں۔اس عمل کی اجازت کے لیے تین بار درود شریف پڑھنے کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ اَلْوَاسِعِ جَلَّ جَلَالُـــــهٗ ایک سو ایک (101) مرتبہ پڑھیں۔پھر تین بار درود شریف پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کریں اور دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیں۔

سحر و آسیب کے بدثرات سے محفوظ رہنے کے لیے بھی دھاگا دم کر کے گلے میں ڈالا جا سکتا ہے یا بازو پر باندھا جا سکتا ہے۔حفاظتِ حمل کے لیے خواتین یہ دم کیا ہوا دھاگا کمر پر باندھ سکتی ہیں۔ یہ دھاگا جانوروں کی حفاظت کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ لکڑی کے جس کھونٹے کے ساتھ جانور باندھا جاتا ہے اس میں چھوٹا سا سوراخ کر کے اس دھاگے نما تعویذ کو اس میں رکھ کر باہر سے اس سوراخ کا منھ بند کر دیں۔دھاگا تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے:

01۔ سات (7) عدد کچے دھاگے لیں جن کی لمبائی تقریباً ایک فٹ ہو۔

02۔ ان سب دھاگوں کو اکٹھا کریں۔

03۔ پھر اکیس (21) مرتبہ سورۃ الفلق پڑھیں اور اکیس (21) مرتبہ سورۃ الناس پڑھ کر ان دھاگوں پر ایک گانٹھ دے کر پھونک ماریں۔ اسی طریقہ سے 21، 21 بار دونوں سورتیں پڑھ کر سات گانٹھیں لگانی ہیں۔

04۔ جب دھاگا تیار ہو جائے تو اکیس (21) مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دھاگے کو دم کر لیں۔ حسبِ توفیق مسجد میں اس کا ہدیہ دے دیں اور اس کے بعد یہ دم کیا ہوا دھاگا استعمال کریں۔

ردِّ سحر کے لئے جلانے والے تعویزات:۔

01۔ یہ نقش یَا سَلَامُ کا ہے۔ اس نقش کو باوضو لکھ کر اگر کسی جادو زدہ کے جسم پر مل کر آگ میں جلا دیں اور لگاتار سات دن تک اسی طرح سات نقش جلائیں تو ان شاء اللہ مریض سحر کے اثرات سے نجات پائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵	۳۹	۴۷
۴۶	۴۴	۴۱
۴۰	۴۸	۴۳

02۔ اگر کسی مریض کو جنات تنگ کرتے ہوں یا جادو ٹونے وغیرہ کے اثرات بہت زیادہ محسوس ہوں تو پھر اسے یہ تعویذ جس میں شیاطین کے نام ہیں، لکھ کر دیا جائے۔ مریض رات کو سوتے وقت سر سے پاؤں کے تلوؤں تک پورے جسم پر پھیر کر سرہانے کے غلاف میں رکھ دے۔ اس طرح تین روز کرے اور پھر اسے چولہے میں جلا دے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو پھر ایک تعویذ لکھ کر دیا جائے۔ اسے تین دن تک اسی طرح استعمال کر کے جلا دیا جائے۔ تعویذ کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ اس سرہانے کو بچوں کو استعمال نہ کرنے دیا جائے تاکہ کہیں بے خیالی میں سرہانے سے نیچے نہ گر جائے اور پھر ضائع ہو جائے۔ تعویذ یہ ہے۔

ابلیس	فرعون	ہامان
قارون	نمرود	شداد
ضحاک	لعنہم	اجمعین

03۔ چینی کی پلیٹ میں سورۂ فاتحہ لکھیں اور یَاحَیُّ حِیْنَ لَاحَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَائِهٖ یَاحَیُّ لکھیں۔ اس میں پانی ڈال کر مریض کو پلائیں۔ یہ عمل چالیس (40) دن کرنا ہے۔

04۔ سورۂ آل عمران کی آیت قطب ایک بار پڑھ کر چہرے کے سوراخوں پر دم کریں کہ پہلے دایاں کان، پھر بایاں کان، پھر ناک کا دایاں سوراخ، پھر بایاں سوراخ، پھر دائیں آنکھ، پھر بائیں آنکھ پھر ساتویں مرتبہ پورے چہرے پر پھونکیں۔ یہ عمل سات دن یا گیارہ دن یا اکیس دن تا اکتالیس دن تک کریں۔ آیت قطب یہ ہے:

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَةً مِّنْکُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ ؕ یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ یُخْفُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ ؕ یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ آل عمران [3:154]

05۔ آبِ زمزم، عرق گلاب اور فوڈ کلر سے تیار کردہ محلول سے اکتالیس (41) نقش لکھیں۔ ایک گلے میں ڈالیں اور ایک روزانہ پلائیں۔ نقش یہ ہے۔

۲۱۵۶۷	۲۱۵۶۲	۲۱۵۶۹
۲۱۵۶۸	۲۱۵۶۶	۲۱۵۶۴
۲۱۵۶۳	۲۱۵۷۰	۲۱۵۶۵

نوٹ:۔نقش کو نیچے والے عدد کی طرف سے اوپر والے عدد کی طرف ترتیب سے لکھنا ہے یعنی ۶۲ سے شروع کریں اور ۷ پر ختم کریں۔

06۔ آسیب سے نجات کے لیے مندرجہ ذیل پانچ تعویذ لکھیں ایک مریض کے گلے میں اور چار گھر کے کونوں میں لٹکائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ○ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ○ سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ○ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ○ ...فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ..۔

الانبیاء[21:107]+النمل[27:48]+الصافات[37:79]+یٰسین[36:58]+ الحجر[15:34]+ ص[38:77]+ البقرہ[2:279]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا	حَوْلَ	وَلَا	قُوَّةَ	اِلَّا
حَوْلَ	وَلَا	قُوَّةَ	اِلَّا	بِاللّٰهِ
وَلَا	قُوَّةَ	اِلَّا	بِاللّٰهِ	الْعَلِيِّ
قُوَّةَ	اِلَّا	بِاللّٰهِ	الْعَلِيِّ	الْعَظِيْمِ

07۔ حرزابی دجانہؒ مریض کے گلے میں ڈالیں، وہ یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ يَّطْرُقُ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ مِنَ الْعَالَمِيْنَ وَالسَّائِحِيْنَ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكَ عَاشِقًا مُوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا وَمُقْتَحِمًا فَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اُتْرُكُوا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ تُغْلَبُوْنَ حٰمٓ لَاتُنْصَرُوْنَ حٰمٓعٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَآءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

08۔ سورۃ الطارق ایک بار پڑھ کر مریض کے دائیں کان میں پھونکیں اور ایک بار پڑھ کر بائیں کان میں۔ پھر ایک بار دائیں چشم میں اور ایک بار بائیں چشم میں۔ ایک بار ناک کے دائیں نتھنے میں اور ایک بار بائیں نتھنے میں اور ایک بار منہ پر دم کریں۔ پھر ایک بار پڑھ کر تمام بدن پر دم کریں۔ ان شاءاللہ مریض شفایاب ہوگا۔

جادو کا واپس لوٹانا:۔ رجعت السّحر یا ردِّ سحر کے معنی ہیں جادو کرنیوالے کی طرف اس کا (سحر، جادو) لوٹا دینا یعنی سحر جادو کرنے والے پر اس کے عمل کا اثر الٹا ہو کر اسی پڑے اور وہ اپنے کئے کی سزا بھگتے۔ اس عمل سے مریض مسحور شفایاب ہو جاتا ہے جبکہ جادو کرنے والا، جادو کا شکار ہو جاتا ہے۔

01۔ **سورۃ کوثر کا عمل برائے ردِّ سحر:۔** اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس پر جو سحر کیا گیا ہے وہ سحر کرانے والے کی طرف لوٹ جائے تو سورۃ کوثر روزانہ باوضو سو (100) مرتبہ بلا درود شریف پڑھے۔ سورۃ کوثر کا یہ نقش کالے کپڑے میں موم جامہ کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ چالیس (40) دن کے اندر اس پر چڑھا ہوا جادو کرانے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۱۹	۹۱۴	۹۲۱
۹۲۰	۹۱۸	۹۱۶
۹۱۵	۹۲۲	۹۱۷

02۔ سورۂ عبس کا عمل برائے ردِّ سحر:۔ جادوٹونے کولوٹانے کے لئے سورۂ عبس (پارہ نمبر ۳۰) کا نقش بھی بے حد موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو باوضولکھ کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ ایک بوتل میں پانی لیں سورۂ عبس تیرہ (13) مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور صبح وشام مریض کو یہ پانی پلائیں۔ مغرب کے بعد مریض کو سورۂ عبس تین (3) مرتبہ پڑھنے کی تاکید کریں۔ اگر وہ پڑھنے پر قادر نہ ہو تو تین (3) مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ گیارہ (11) دن کے اندر اندر جادو کے اثرات کرنے اور کرانے والے کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۲۸	۱۲۸۳۱	۱۲۸۳۴	۱۲۸۲۱
۱۲۸۳۳	۱۲۸۲۲	۱۲۸۲۷	۱۲۸۳۲
۱۲۸۲۳	۱۲۸۳۶	۱۲۸۲۹	۱۲۸۲۶
۱۲۸۳۰	۱۲۸۲۵	۱۲۸۲۴	۱۲۸۳۵

سورۂ یٰسین کا عمل برائے ردِّ سحر:۔ تعویذات کے اثرات بد سے بچنے کے لئے جو وظائف بتائے گئے ہیں اگر ان سے بھی اثرات ختم نہ ہوں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے عملیات شروع کرنے کی جو شرائط بتائی گئی ہیں ان کی سختی سے پابندی کرتے ہوئے سورۂ یٰسین کا عمل شروع کر دیں۔

1۔ سورۂ یٰسین کا عمل شروع کرنے سے پہلے عمل کرنے والے کو اپنے اردگرد حصار کھینچنا بہت ضروری ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آیت الکرسی اور چاروں قل (الکفرون۔ اخلاص۔ الفلق۔ الناس) پڑھ کر کسی چاقو یا چھری کی نوک پر پھونک مار کر اس سے اپنے اردگرد گول دائرے کی شکل میں حصار کھینچ لیں۔

2۔ عمل شروع کرنے سے پہلے تین برتنوں میں پانی، چینی، سونف حسب مقدار ساتھ رکھ لیں۔ سورۂ یٰسین کا وظیفہ بتائے گئے طریقے کو اچھی طرح سمجھ کر کریں۔

3۔ سورۂ یٰسین کے سات مبین ہیں۔ سورۂ یٰسین کو اس طریقے سے پڑھنا ہے کہ جب پہلے مبین پر پہنچیں تو برتنوں میں رکھی ہوئی اشیاء پر پھونک مار کر دم کریں۔ اس کے بعد سورۂ یٰسین کو دوبارہ ابتداء سے شروع کریں اور دوسرے مبین پر پہنچ کر پھر دم کریں۔ اسی طریقہ سے سات مبین مکمل کرنے ہیں۔ یعنی ہر مبین پر پہنچ کر دم کرنا ہے اور واپس پلٹ کر شروع سے سورۂ یٰسین پڑھنی ہے۔ یہ عمل مسلسل اکتالیس (41) دن جاری رکھنا ہے۔ دم کی ہوئی اشیاء ساتھ ساتھ روزانہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں مریض کو کھلاتے پلاتے جائیں۔ ان شاءاللہ وظیفہ مکمل ہونے تک اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جادو اور تعویذات کے اثرات کو زائل کر دیں گے۔

سورۂ یٰسین کی ایک آیت کا عمل برائے ردِّ سحر:۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (آیت کریمہ) کو سورۂ یٰسین کا دل قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔ آیت کریمہ کی تاثیرات سے پوری طرح مستفیض ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس آیت کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں کسی جمعرات سے زکوٰۃ کی ابتدا کی جائے اور باوضو تین ہزار ایک سو پچیس (3125) مرتبہ روزانہ پڑھ کر چالیس (40) دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کی جائے۔ چالیس (40) دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد روزانہ سو (100) مرتبہ باوضو اس آیت کو ورد میں رکھیں۔ آیت یہ ہے: سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمٍ

آیت کریمہ کا نقش مثلث (3x3)۔ ۷۸۶

۲۸۴	۲۷۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۲

آیت کریمہ کا نقش مربع (4×4)۔ ۷۸۶

۲۱۲	۲۱۵	۲۱۸	۲۰۴
۲۱۷	۲۰۵	۲۱۱	۲۱۶
۲۰۶	۲۲۰	۲۱۳	۲۱۰
۲۱۴	۲۰۹	۲۰۷	۲۱۹

سورۂ رحمٰن کی ایک آیت کا عمل برائے ردِّ سحر:۔ یہ عمل سحر و آسیب، نظرِ بد، شرورِ کائنات، ذہنی و جسمانی اور جنسی و نفسیاتی امراض سے چھٹکارا پانے اور ان سے محفوظ رہنے کے لیے بہت کارگر و مؤثر ہے۔

روزانہ صبح و شام، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ایک سو بار اول یہ آیتِ مقدسہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں:

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ○ الرحمٰن [55:35]

مرض کی نوعیت کے مطابق یہ آیتِ مقدسہ پڑھ کر پانی، تیل (تیل سرسوں، روغنِ کنجد، روغنِ زیتون، روغنِ بادام، روغنِ خشخاش، روغنِ دھنیا، وغیرہ)، نمک، چینی، چھوٹی الائچی، وغیرہ دم کر کے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس آیت کا تعویز لکھ کر گلے میں ڈال لیں، پرس میں رکھ لیں، ضرورت کی جگہ پر آویزاں کر دیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا	شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ	وَّنُحَاسٌ	فَلَا تَنْتَصِرٰنِ
۱۲۶	۱۳۰۰۱	۴۷۲	۱۵۴۷
۱۳۰۰	۱۲۳	۱۵۵۰	۴۷۳
۱۵۴۹	۴۷۴	۱۲۹۹	۱۲۴

مندرجہ بالا عمل کی زکوٰۃ دینے سے اس کی افادیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ عشاء کے بعد کسی تنہا جگہ پر چار ہزار چھ سو انیس بار پڑھے اور آخری روز ۴۶۴۶ بار پڑھے۔ مدت ریاضت صرف ستائیس یوم ہے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ضرور پڑھیں۔ اور بعد زکوٰۃ چند بار آیت کو روزانہ پڑھ لیا کریں۔

ردِّ سحر کا ایک تیز عمل:۔

01۔ مریض سے تین (3) کوری ہانڈی ڈھکن سمیت منگائیں اور تین پاؤ ارد ثابت منگائیں۔

02۔ الگ الگ تھیلی میں ہر ایک پاؤ ارد پر سات (7) مرتبہ درج ذیل آیت اس انداز سے پڑھ کر دم کریں۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ۔ یونس [10:81] بَطَلَ السِّحْرُ بِاِذْنِ اللّٰهِ بَطَلَ السِّحْرُ بِاِذْنِ اللّٰهِ بَطَلَ السِّحْرُ بِاِذْنِ اللّٰهِ

03۔ اور یہ نقش بھی لکھ کر ہانڈی میں ڈال دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۶۶	۱۱۷۹	۱۱۷۶	۱۱۷۳
۱۱۷۷	۱۱۷۲	۱۱۶۷	۱۱۷۸
۱۱۷۱	۱۱۷۴	۱۱۸۱	۱۱۶۸
۱۱۸۰	۱۱۶۹	۱۱۷۰	۱۱۷۵

04۔ اس کے بعد اس ہانڈی کو مریض کے اوپر سے تین (3) مرتبہ اتاریں یا مریض کے ہاتھوں سے ارد اور تعویذ ہانڈی میں ڈلوائیں۔ ایک دن میں ایک ہانڈی درمیانی آنچ پر پکائیں۔ ڈھکن ہانڈی کے اوپر رکھ کر اس کے چاروں طرف گندھا ہوا آٹا لگا دیں۔ ہانڈی میں ارد اور تعویذ کے علاوہ کوئی چیز نہ ڈالیں۔ پینتالیس (45) منٹ پکانے کے بعد ہانڈی چولہے سے اتار دیں۔ جب یہ ٹھنڈی ہو جائے اس کو لے جا کر جنگل میں دفن کر دیں۔ لگاتار تین (3) دن تک یہ عمل کریں۔ تیسرے دن ہانڈی دفن ہونے کے بعد مریض کو غسل دیں۔ اور یہ تعویذ اس کے گلے میں موم جامہ کر کے ڈال دیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ جادو ٹوٹ جائے گا اور رفتہ رفتہ مریض صحت مند ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷۴	۶۸۸	۶۸۴	۶۸۱
۶۸۵	۶۸۰	۶۷۵	۶۸۷
۶۷۹	۶۸۲	۶۹۰	۶۷۶
۶۸۹	۶۷۷	۶۷۸	۶۸۳

خون کے چھینٹوں سے نجات کے لئے وظیفہ:۔

بعض اوقات کسی کے گھر میں، کپڑوں پر، بستروں پر یا کمروں میں خون کے چھینٹے پڑنے لگتے ہیں جبکہ خون کے چھینٹے مارنے والا نظر نہیں آتا۔ دراصل یہ خون کے چھینٹے موکلات لگاتے ہیں۔ ان چھینٹوں سے نجات کے لیے اور حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے درج ذیل عمل کریں:

1۔ چار عدد لوہے کی کیل لیں۔

2۔ فجر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر ان کیلوں پر دم کریں۔

3۔ سورۃ الطارق کی درج ذیل آیت ستر (70) مرتبہ پڑھ کر ان کیلوں پر دم کریں یعنی پھونک ماریں۔ ہر کیل پر علیحدہ علیحدہ پھونک مارنی ہے۔

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًاo وَّاَكِيْدُ كَيْدًاo فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًاo الطارق [86:15-17]

4۔ اپنا تحفظ بھی ضروری ہے۔ اس لئے ایک پھونک اپنے جسم پر بھی مارتے رہیں۔ یہ ایک دن کا عمل ہے۔

5۔ جب وظیفہ مکمل ہو جائے تو دم کیے ہوئے لوہے کے یہ کیل اپنے گھر کے چاروں کونوں، چھت پر یا زمین میں گاڑ دیں۔ ان شاءاللہ بفضلِ خدا خون کے چھینٹوں کا یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔

جانوروں پر کیے گئے جادو کے توڑ کا آسان طریقہ:۔

بعض لوگوں کے مویشی بلاوجہ مرتے رہتے ہیں۔ اگر ان کو یقین ہو کہ کسی نے جادو وغیرہ نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش میں مبتلا ہیں اور پریشانی دور نہیں ہوتی تو یہ عمل کریں۔ باوضو ہو کر اول و آخر درود شریف کے ساتھ روزانہ سورۃ التغابن گیارہ (11) مرتبہ اپنے مال مویشی کے پاس کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پڑھیں اور اس کے بعد ان پر پھونک مار کر دم کریں۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ جب سورۃ التغابن کی آیت نمبر ۱۱ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌo سورۃ التغابن

[64:11] پر پہنچیں تو اسے بار بار پڑھیں اور بعد میں باقی سورت مکمل کریں۔ یہ عمل اکتالیس (41) دن مسلسل کرنا ہے۔ ان شاء اللہ بفضلِ خدا مصیبت ٹل جائے گی۔ اگر شک ہو کہ کسی نے جادوٹونا تعویذ وغیرہ کیا ہے اور اس کی وجہ سے آئے دن کوئی نہ کوئی گائے' بھینس اللہ کے پاس پہنچ جاتی ہے تو پھر سات (7) عدد کچے دھاگے لیں جن کی لمبائی تقریباً ایک فٹ ہو۔ ان سب دھاگوں کو اکٹھا کریں۔ پھر اکیس (21) مرتبہ سورۃ الفلق پڑھیں اور اکیس (21) مرتبہ سورۃ الناس پڑھ کر ان دھاگوں پر ایک گانٹھ دے کر پھونک ماریں۔ اسی طریقہ سے 21، 21 بار دونوں سورتیں پڑھ کر سات گانٹھیں لگانی ہیں۔ یہ ایک زبردست تعویذ ہے۔ لکڑی کے جس کھونٹے کے ساتھ جانور باندھا جاتا ہے اس میں چھوٹا سا سوراخ کر کے اس دھاگے نما تعویذ کو اس میں رکھ کر باہر سے اس سوراخ کا منہ بند کر دیں۔ اگر ہو سکے تو گائے' بھینس یا کسی جانور وغیرہ کو سات سات مرتبہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر پھونکیں مار کر دم کریں۔ یہ عمل مسلسل سات (7) دن کیا جائے تو جادو کے ہر قسم کے اثرات زائل ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نقصان پہنچانے والے کی تمام تدابیر کو ناکام و بے اثر کر دیں گے۔

بھینس، گائے، بھیڑ، بکری، اونٹ اور دیگر پالتو جانوروں کے تھن یا کسی اور جگہ یعنی کسی بھی مقام پر کیڑے پڑ جائیں تو جانور کا مالک یا اور کوئی بھی پیغام لے کر آئے تو اس سے جانور کا نام اور کیڑے جہاں پڑے ہوں، اس کے گھر، مقام کی سمت پوچھ لیں۔ اب انھیں ذہن میں محفوظ رکھیں یا کسی کاغذ پر تحریر کر لیں۔ ظہر کی نماز ادا کر کے اس سمت منہ کر کے آخری دونوں قل معوذتین یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس گیارہ بار پڑھیں۔ اول و آخر تین تین بار درود پاک پڑھنا ضروری ہے۔ پھر تصور اس جانوروں کے کیڑوں کو ختم کرنے کا کریں اور اس طرف منہ کر کے پھونک ماردیں۔ جانور کو پڑے تمام کیڑے ختم ہو جائیں گے، چاہے زمینی فاصلہ جتنا مرضی ہو۔ پھر جب تک وہ جانور زندہ رہے گا، بفضلہٖ تعالیٰ اسے اس مقام میں دوبارہ کیڑے بالکل پیدا نہ ہوں گے۔

نادِعلی سے سحر (جادو) کا علاج:

1۔ روزانہ بعد از نماز فجر اکتالیس (41) مرتبہ نادعلی پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔
2۔ پانی دم کر کے اس پانی سے غسل کریں۔
3۔ غسل کے بعد تین مرتبہ نادِعلی پڑھ کر اپنے اوپر دم کر کے کپڑے پہنیں۔
4۔ ذیل کا نقشہ نادِعلی زعفران و مشک سے سفید کپڑے پر لکھ کر خوشبو لگا کر اس پر اکتالیس مرتبہ نادعلی پڑھ کر دم کریں اور موم جامہ کر کے مرد اس کو اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے اور اگر عورت ہو تو اس کو اپنی کمر میں اس طرح باندھے کہ یہ زیرِ ناف رہے۔ ان شاء اللہ العزیز الحکیم گیارہ یوم میں ہر قسم کے جادو سے مکمل نجات مل جائے گی، پھر ایسی شکایت کبھی بھی نہ ہوگی۔

نادِعلی اور نقش:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ نَادِ عَلِیًّا مَظْہَرَ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ تَجِدْہُ عَوْناً لَّکَ فِی النَّوَائِبِ مِنْ کُلِّ ھَمٍّ وَ غَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِعَظْمَتِکَ وَ قُدْرَتِکَ یَااللّٰہُ یَااللّٰہُ یَااللّٰہُ وَبِنَبُوَّتِکَ وَرِسَالَتِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ وَ بِقُرْبِکَ وَ وَلَایَتِکَ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ اَللّٰہُ شَافِیْ اَللّٰہُ کَافِیْ اَللّٰہُ مُعَافِیْ اَدْرِکْنِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ شاہِ مرداں شیرِ یزداں قُوّتِ پروردگار لَافَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارْ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ بَطْنُ الْوَلِیِّ بَطْنُ الْوَلِیِّ بَطْنُ الْوَلِیِّ مَرْحَبًا فرزند علی احمد صابر صاحب بادشاہوں کے بادشاہ سلطان بادشاہ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ بگڑ جائیں دشمنوں کے منہ، خانہ برباد ہوں وہ سب۔

۷۸۶

۱۱۲۸	۱۱۳۲	۱۱۳۵	۱۱۲۱
۱۱۳۴	۱۱۲۲	۱۱۲۷	۱۱۳۳
۱۱۲۳	۱۱۳۷	۱۱۳۰	۱۱۲۶
۱۱۳۱	۱۱۲۵	۱۱۲۴	۱۱۳۶

نظر بد کا علاج:۔ اگر کسی بچے یا بالغ کو خوشی کی نظر لگ جائے اور آپ کے علم میں یہ بات آ جائے کہ کس شخص کی نظر لگی ہے تو اس شخص کا جھوٹا پانی مریض کو پلایا جائے یا کوئی بھی کھانے والی چیز پہلے نظر لگانے والے کو کھلائی جائے۔ جب وہ آدھی لگا کھالے تو باقی مریض کو کھلا دیں، ان شاءاللہ شفا ہو جائے گی۔

اگر یہ بات علم میں نہ آئے کہ کس شخص کی نظر لگی ہے تو جس کو نظر لگی ہو اسے یہ وظیفہ پڑھ کر دم کریں۔ وظیفہ پڑھنے کے دوران اس شخص کو بھی دم کرتے رہیں اور ساتھ ہی کوئی چیز (چینی یا پانی، وغیرہ) بھی دم کرتے رہیں۔ بعد میں یہ دم کی ہوئی اشیاء بھی متاثرہ شخص کو استعمال کراتے رہیں۔ نظر بد کے اثرات کی شدت کے لحاظ سے یہ عمل 3 دن، 5 دن، 7 دن یا 11 دن مسلسل کریں۔

01۔ اول وآخر درود ابراہیمی (21 بار)

02۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ (21 بار)

03۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ (یا) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَیْنٍ لَّامَّةٍ (21 بار)

04۔ اَللّٰهُ حَافِظِیْ، اَللّٰهُ نَاصِرِیْ، اَللّٰهُ نَاظِرِیْ، اَللّٰهُ مَاعِیْ۔ (21 بار)

05۔ آیت الکرسی (21 بار)

06۔ وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌo

سورۂ قلم [68:51] (21 بار)

07۔ سورۃ الاخلاص (21 بار) 08۔ سورۃ الفلق (21 بار) 09۔ سورۃ الناس (21 بار)

وظائف وعملیات برائے حب وتسخیر:۔اس قسم کے اعمال انھی اغراض میں استعمال کرنے چاہئیں جو شرعاً واخلاقاً جائز ہوں۔مثلاً زن و شوہر میں اتحاد واتفاق کا تعلق مستحکم کرنے کے لئے یا دو دوستوں میں جب کسی وجہ سے باہم شکر رنجی ہو جائے تو ان میں تجدید محبت کے لئے یہ عمل کیے جاسکتے ہیں۔لیکن اگر ایک مرد کسی غیر عورت کو اپنے حلقۂ تسخیر میں لانے کے لئے یا ایک عورت کسی غیر محرم مرد کو اپنے دامِ محبت میں اسیر کرنے کے لئے یا ایک بدنیت شخص کسی خوبرو طفل کو اپنی ہوسِ شیطانیہ کا تختۂ مشق بنانے کے لئے یہ عمل کرے گا تو وہ نہ صرف اپنی سوءِ نیت اور فسادِ اعمال سے سخت گنہ گار ہوگا۔بلکہ کلمات طیبہ کو شیطانی اغراض کے لئے آلۂ کار بنانے کا بھی مجرم ہوگا۔سزا خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا اور عَذَابَ الْاٰخِرَۃِ ہے۔

حزب الحب والتسخیر:۔عداوت وناچاقی ختم کرنے کے لیے،تسخیرِ خلائق کے لئے اور حُبِّ باہمی قائم کرنے کے لیے عروج ماہ میں بدھ کے روز صبح کی نماز کے بعد یہ عمل کریں۔اپنے پاس پانی،کوئی میٹھی چیز (چینی،شکر،مٹھائی،مصری،وغیرہ)،کوئی خوشبودار چیز (پھول،عطر،اگربتی،وغیرہ)،سیاہ مرچ (ثابت وپسی ہُوئی) رکھیں اور طالب ومطلوب افراد کا تصور قائم کرتے ہوئے درج ذیل وظائف پڑھ کر ان اشیا کو دم کرتے جائیں۔بعد میں یہ اشیا حسبِ ہدایت وحسبِ ضرورت استعمال کرتے رہیں۔سیاہ مرچوں کو باریک پیس کر انھیں دال سالن وغیرہ میں ڈال دیا جائے،جو محبوب کے لئے پکایا گیا ہو۔چینی،شکر وغیرہ دودھ اور چائے وغیرہ میں ڈال کر استعمال کی اور کرائی جائیں۔نمک پانی میں ملا کر یا کسی کھانے کی چیز میں شامل کر کے استعمال کرائیں۔پھول مطلوب فرد یا افراد کے پاس بھیج دیں تاکہ وہ ان کو سونگھیں۔عشاء کے بعد گیارہ عدد کالی مرچ جلتی آگ میں ڈال دیں۔روزانہ دم کی ہوئی اگربتیوں میں سے ایک اگربتی سلگا لیا کریں۔محبوب ومطلوب افراد سے ملاقات کے وقت عطر لگا لیا کریں۔ان شاءاللہ جلد باہمی محبت قائم ہو جائے گی۔

01۔ درج ذیل درود شریف اکیس (21) بار پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ

02۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سات سو چھیاسی (786) بار پڑھیں۔

03۔ سورۂ فاتحہ مع وصل المیم اکیس (21) بار پڑھیں۔

04۔ سورۂ یٰسین تین (3) بار اس طریق سے پڑھیں کہ جب لفظ مبین آئے تو اس کو اکیس (21) بار دہرائیں۔اس طرح سات مبین کو پڑھیں۔

05۔ سورۂ فتح تین (3) مرتبہ پڑھیں۔

06۔ سورۂ طٰہٰ تین (3) بار پڑھیں۔

07۔ سورۂ قریش اکیس (21) مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ○ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ○ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ○ الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ○ سورۂ قریش [4-106:1]

08۔ سورہ اخلاص اکیس (21) مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ○ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ الاخلاص [4-112:1]

09۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا لَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ یَا بَدِّوْحُ بِرَحْمَتِكَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ایک سو (100) بار پڑھیں۔

10۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ اکیس (21) بار پڑھیں۔

11۔ یہ دعا اکیس (21) بار پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ لَیِّنْ قَلْبَ فُلَانٍ اِلَیَّ کَمَا لَیَّنْتَ الْحَدِیْدَ لِدَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

یااللہ فلاں کے دل کو میرے لئے نرم کردے جیسا کہ تو نے حضرت داؤدؑ کے لئے لوہے کو نرم کردیا تھا۔

12۔ درج ذیل درود شریف اکیس (21) بار پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ۔

اس کے علاوہ حسبِ ضرورت یہ تعویذات بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں:

13۔ درج ذیل آیات میں سے ہر ایک آیت اکیس اکیس بار پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o .....وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط o وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ o سورۂ بقرہ [2:105]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o ... یُحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ ط وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ.....۔ سورۂ بقرہ [2:165]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o رَبَّنَآ اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ o سورۂ آلِ عمران [3:9]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o .....قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ.....o سورۂ آل عمران [3:73]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o .....لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ ط اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ o سورۂ انفال [8:63]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ o سورۂ توبہ [9:129]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ .....۔ سورۂ یوسف [12:86]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا o مریم [19:96]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o ...وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ o طٰہٰ [20:39]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ... القصص [28:85]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o یٰبُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ o سورۂ لقمان [31:16]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاھِھِمْ وَتُکَلِّمُنَآ اَیْدِیْھِمْ وَتَشْھَدُ اَرْجُلُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ o سورۂ یٰسین [36:65]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عٰدَیْتُمْ مِّنْھُمْ مَّوَدَّۃً ط وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ o سورۃ الممتحنہ [60:7]

وَتَاْکُلُوْنَ التُّرَاثَ اَکْلًا لَّمًّا o وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا o الفجر [89:19-20]

یَا فَتَّاحُ یَا فَتَّاحُ یَا فَتَّاحُ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حب وتسخیر کے لیے 'حزب الحب والتسخیر' نہایت مجرب ہے۔ یہ حزب، حب وتسخیر سے متعلقہ قریباً تمام اہم عملیات و وظائف پر

مشتمل ہے۔اسے راقم الحروف نے مشائخ کے مجربات اوراپنے علم وتجربہ کی روشنی میں ترتیب دیا ہے۔یہ عمل آپ کوکسی اور کتاب میں نہیں ملے گا۔

تعویذات برائے حب وتسخیر:۔اس سے کام لینے کے علاوہ آپ اپنے جائز مقاصد کے لیے حب وتسخیر سے متعلقہ درج ذیل نقوش سے بھی کام لے سکتے ہیں۔

01۔ مطلوب کے پہنے ہوئے کپڑے پر اس طلسم کولکھیں اور بتی بنا کر چراغ میں جلائیں۔چراغ کا منہ خانۂ محبوب کی طرف کریں۔ مطلوب بےقرار ہوکر حاضر ہوگا۔

۹۰ ۱۱ ۱۱ ۱۳ ۰۶ ۱۱ ۱۹ م ح دع ع

فلاں بن فلاں علی حب فلاں بن فلاں

02۔ ذیل کا نقش عروج ماہ میں سوموار یا جمعہ کے دن لکھ کر بازو پر باندھے،مطلوب مطیع ہوگا۔آزمودہ ہے۔تجربہ شرط ہے۔نقش مکرم یہ ہے:۔

ح	٦	ام	ا	۲	ط	ا	۲
م	دح	۲۱	ح	ی	ب	ی	ا

03۔ ذیل کے دونوں نقش عمل میں لائیں۔نقش نمبرا کو اپنے پاس رکھیں اور نقش نمبر۲ محبوب کو گھول کر پلائیں اور قدرتِ خدا کے تحت تعویذ کے اثر کا عجوبہ ملاحظہ کریں۔دونوں نقوش یہ ہیں:۔

۷۸٦

۱۵	۲۱	۲۷	۱
۲۵	۳	۱۳	۲۳
۵	۳۲	۱۸	۱۱
۱۹	۹	۷	۲۹

۷۸٦

۱٦	۲۲	۲۸	۲
۲٦	۴	۱۴	۲۴
٦	۳۳	۱۹	۱۲
۲۰	۱۰	۸	۳۰

04۔ اس تعویذ کو انار کے درخت کے ساتھ باندھ دے یا رات کو سرہانے کے نیچے رکھ لے۔ان شاءاللہ حب قائم ہوجائے گی۔

۷۸٦

قل	هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد
هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم
الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد
احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم
الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن

الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہٗ
لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہٗ	کفوًا
یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہٗ	کفوًا	احد

05۔ ذیل کا نقش عروج ماہ میں لکھ کر کسی کھانے کی چیز میں ملا کر کھلائے۔ مطلوب فریفتہ ہوگا۔ نقش یہ ہے:۔

۵	۱۰	۱۵	۴
۱۶	۳	۶	۹
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۱	۸	۱	۱۴

06۔ یہ تین تعویذ لکھیں، ہر تعویذ تین دن پلائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

07۔ اس تعویذ میں اکتالیس (41) مرتبہ یاودود ہے۔ یہ دو تعویذ بنائیں ایک اپنے بازو پر باندھیں دوسرا غیر محبّ کو پلائیں اور فلاں کی جگہ مرد کا نام والدہ کے نام کے ساتھ اور فلانۃ کی جگہ عورت کا نام والدہ کے نام کے ساتھ لکھیں۔


بسم اللہ الرحمن الرحیم
وألقیت علیک محبۃ منی ولتصنع علی عینی o
یا ودود یا ودود یا ودود یا ودود یا ودود یا ودود یا ودود یا ودود یا ودود یا ودود یا ودود

یَا فَتَّاحُ یَا فَتَّاحُ یَا فَتَّاحُ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

09۔ یہ دونوں تعویذ بازو پر باندھیں، پہلے فلاں پر ان کے نام لکھیں جن سے رشتہ لینا ہے اور فی یدفلاں پر طالب کا نام لکھنا ہے۔ یہ نام والد یا والدہ کے نام کے ساتھ ہوں۔

۷۸۶

۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	
۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۴۶۱۰
۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	
۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	

اَللّٰھُمَّ بِرَحْمَتِكَ سَخِّرْ قُلُوْبَ فُلَانِ بِنْ فُلَانِ وَ فُلَانِ بِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانَةٍ فِیْ یَدِ فُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانَةِ یَا لَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ

۷۸۶

۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	
۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۴۶۱۰
۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	
۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	

اَللّٰھُمَّ اِلِّفْ لِیْ اَللّٰھُمَّ سَخِّرْلِیْ قَلْبَ فُلَانِ بِنْ فُلَانِ وَ فُلَانِ بِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانَةٍ فِیْ یَدِ فُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانَةِ۔ یہ تعویذ بروز اتوار صبح کو بطہارت کامل لکھیں۔

میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے کا وظیفہ:۔

01۔ یہ وظیفہ بعد از نماز فجر پڑھیں۔ وظیفہ شروع کرنے سے پہلے باوضو ہو کر اپنے منہ میں کوئی ایسی میٹھی چیز ڈال لیں جو آہستہ آہستہ حل ہو مثلاً ٹافی وغیرہ۔ سب سے پہلے گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں۔

02۔ پھر اس کے بعد درج ذیل دعا تین سو تیرہ (313) بار پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

03۔ آخر میں دوبارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں۔ فرصت کے اوقات میں بھی یہ دعا پڑھتے رہیں تو نتائج جلد سامنے آجائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔ یہ وظیفہ اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا اور اگر اسے زندگی کا معمول بنالیں تو یہ سب سے بہتر ہے۔

04۔ عشاء کی نماز کے بعد اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف ابراہیمی پڑھیں۔ اس کے بعد یہ دعا ایک سو ایک (101) مرتبہ پڑھنی ہے۔

.....وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ ۝ سورہ طٰہٰ [20:39]

یہ وظیفہ اکتالیس (41) دن یا بہتر (72) دن کرنا ہے۔ وظیفہ مکمل ہونے پر اپنے جسم پر چاروں طرف پھونکیں مار کر دم کریں۔ ان شاء اللہ جلد معاملہ درست ہو جائے گا۔

05۔ اگر ان وظائف کے کرنے کے بعد حالات مکمل طور پر درست نہ ہوں تو پھر بعد از نماز فجر روزانہ ایک سو ایک (101) بار یہ آیت بھی پڑھیں۔

یُحِبُّوْنَھُمْ كَحُبِّ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔ سورہ بقرہ [2:165]۔

اپنے اوپر اور دوسرے فریق پر بھی دم کریں۔ گھر میں نہ ختم ہونے والی کسی بھی قسم کی ناچاقی کو دور کرنے کے لئے یہ عملیات انتہائی

کامیاب ہیں۔ان شاءاللہ، اللہ تعالیٰ اپنا فضل وکرم کرے گا۔

میاں بیوی کے درمیان نفرت پیدا کرنے والے تعویذات کے اثرات بد سے نجات کا وظیفہ:۔

اگر کسی نے جادو وتعویذات کے ذریعے میاں بیوی یا کسی بھی خونی رشتوں کے درمیان عداوت پیدا کی ہوتو اس کے لئے طریقۂ علاج یہ ہے:۔

01۔ حسبِ ضرورت اپنے پاس دم کرنے کے لئے پانی رکھ لیں۔

02۔ اول وآخر گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔اکتالیس (41) بار سورۃ الفلق اور اکتالیس (41) مرتبہ ہی سورۃ الناس پڑھ کر پھونک مار کر دم کریں۔

03۔ اس کے بعد نیچے دیئے گئے سات سلام پڑھیں۔

04۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ o یٰسین[36:58]

05۔ سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ o الصافات [37:79]

06۔ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ o الصافات[37:109]

07۔ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ o الصافات[37:120]

08۔ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ o الصافات[37:130]

09۔ ..... سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ o الزمر [39:73]

10۔ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ o قدر[97:5]

11۔ ہر سلام کو اکیس (21) مرتبہ پڑھنے کے بعد پانی پر پھونک مار کر دم کرنا ہے۔یہ دم کیا ہوا پانی دونوں میاں بیوی یا جس دو افراد کے درمیان عداوت کا شک ہو، انہیں پلا دیں۔اس عمل کو اکتالیس (41) دن مسلسل کرنا ہے۔ان شاءاللہ جادو ٹونے اور تعویذات کے تمام اثرات زائل ہو جائیں گے۔یہ وظیفہ کرنے والا شخص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے آپ کو دم کرتا رہے۔

گھر میں لڑائی جھگڑوں سے نجات کے لئے وظیفہ:۔

01۔ اگر گھر میں بغیر کسی وجہ یا غلطی کی بناء پر جھگڑا طول پکڑ لے اور ختم ہونے کا نام نہ لے تو یہ دعا روزانہ فجر کی نماز کے بعد 101 مرتبہ اول وآخر درود شریف کے ساتھ پڑھنی ہے۔اگر دن کے باقی حصوں میں بھی فرصت کے لمحات میں اس کا ذکر جاری رکھے تو جلد ہی اللہ کے فضل سے حالات معمول پر آ جائیں گے۔

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ بَیْنَھُمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ

02۔ جس گھر میں لڑائی جھگڑا ختم ہونے کا نام نہیں لیتا اس گھر کا سربراہ ثافی والا وظیفہ بتائے گئے طریقے کے مطابق فجر کے بعد پڑھے۔

03۔ عملیات شروع کرنے کے لئے جو شرائط بتائی گئی ہیں ان پر سختی کے ساتھ عمل کریں۔

04۔ اگر یہ وظائف خواتین خود کرنا چاہیں تو ایام مخصوصہ کے درمیان کا وقفہ کر کے دوبارہ اسی ترتیب کے ساتھ وظیفہ جاری رکھ سکتی ہیں۔اس سے ان کے عمل میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا۔کیونکہ شرعی طور پر انھیں نماز معاف ہے۔

عمل برائے نکاح وشادی:۔

رشتے کی بندش دور کرنے کے لیے اکتالیس روز کا درج ذیل عمل نہایت مفید اور مجرب ہے۔

1۔ بوقتِ تہجد اٹھ کر بارہ رکعت نماز نفل دوگانہ اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین ایک مرتبہ پڑھیں۔اگر سورۂ یٰسین زبانی یاد نہ ہو تو اس کی جگہ پر سورۂ الم نشرح یا سورۂ والضحیٰ پڑھ لیں اور نوافل کی ادائیگی کے بعد بارہ بار سورۂ یٰسین پڑھیں۔

2۔ نوافل کی ادائیگی (اور سورۂ یٰسین بارہ بار پڑھنے) کے بعد سورۂ یٰسین کی آیت مبارکہ نمبر 58 سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ گیارہ سو

گیارہ (1111) مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگیں۔

3۔ پھر روزانہ بعد از نماز فجر سورۂ یٰسین کو اکیس مرتبہ جس میں اسی آیت مبارکہ کو اکیس اکیس مرتبہ دہرایا جائے، پڑھیں۔

4۔ پھر طلوع آفتاب کے ساتھ ہی ذیل کا ایک نقشہ زعفران و مشک سے تیار کروائیں۔

5۔ اکتالیس یوم میں جب اکتالیس نقوش تیار ہو جائیں تو ان کو آٹے کی گولیوں میں بند کر کے دریا پر مچھلیوں کو ڈالیں۔

6۔ بیالیسویں روز پانچ عدد نقوش تیار کریں۔ ان پر اکہتر (71) بار سورۂ فاتحہ دم کر لیں اور ان کو اس طرح استعمال میں لائیں۔ ایک نقش کو اپنے گلے میں ڈالیں۔ دوسرے کو ہوادار جگہ پر لٹکائیں۔ تیسرے نقش کو اپنے سونے والی جگہ کے عین اوپر چھت میں لگائیں اور چوتھے نقش کو اپنے گھر کے داخلی دروازے پر لگائیں۔ یہ چار نقش سبز ریشمی کپڑے پر بنانے ہیں۔ جبکہ ایک نقش کاغذ پر بنانا ہے۔ کاغذ پر لکھا ہوا پانچواں نقش پانی کی بوتل میں ڈالیں اور یہ پانی روزانہ نہار منہ پی لیا کریں۔ نقش یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام	قولا	من رب	رحیم
۱۳۱	۱۳۷	۲۹۲	۲۸۹
۲۹۳	۲۸۸	۱۳۲	۱۳۶
۲۸۷	۲۹۰	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۲۸۶	۲۹۱

7۔ اس کام کو کرنے سے حسبِ توفیق کچھ رقم بطور خیرات فقراء میں تقسیم کر دیں۔

8۔ اسم الٰہی 'علیؑ' کو انچ مربع چاندی کی تختی پر شرف شمس میں خوبصورت کر کے کندہ کروائیں۔

9۔ بوقت طلوع آفتاب بروز سوموار قبلہ رخ منہ کر کے سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ o ایک سو دس (110) مرتبہ باوضو حالت میں پڑھ کر اس نقش پر دم کریں۔ پھر اکتالیس روپے خیرات فقراء میں تقسیم کر کے اس نقش کو لڑکی کے گلے میں ڈال دیں۔

10۔ روزانہ بعد از نماز عشاء دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور اس کے بعد اول و آخر 11,11 بار درود شفا کے ساتھ درج ذیل آیت مقدسہ 101 بار پڑھیں اور دعا مانگیں۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ O سورۂ یٰسین [36:36]

پاک ہے وہ ذات جس نے سب چیزوں کے جوڑے پیدا کیے، ان سے (بھی) جنھیں زمین اگاتی ہے اور خود اُن کی جانوں سے بھی اور (مزید) ان چیزوں سے بھی جنھیں وہ نہیں جانتے o

درود شفا:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ طَبِیْبِ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ وَّخَلَائِق (۲۵۵)

درج ذیل مثال کے مطابق اس آیتِ مقدسہ کے نقوش تیار کر کے استعمال کرنے سے یہ عمل مزید طاقتور اور زود اثر ہو جاتا ہے۔

سائلہ: رانی بنت شریفاں، اعداد = ۹۰۲

آیت مبارک "سبحان الذی ۔۔۔ لایعلمون"، اعداد = ۴۲۸۸

مجموعہ: ۵۱۹۰

ان اعداد کا مربع جفت قواعد عملیات کے مطابق تحریر کریں۔ آیت کے اعداد کے حروف پیدا کر کے اسم موکل علوی اور اسم اجنہ پیدا کریں۔ موکل علوی کا اسم لوح کے اوپر درج کریں۔ اور اسم الجنہ لوح کے نیچے درج ہوگا۔

اعدادآیت مبارکہ:۴۲۸۸

حروف: ح ف ردغ

اسم موکل علوی: حفردغائیل

اسم اجنہ: حفرغغغیوش

مثالی نقش مربع جفت آتشی یہ ہے۔خانہ۹ میں کسر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حفردغائیل

۱۲۹۶	۱۳۰۳	۱۳۰۹	۱۲۸۲
۱۳۰۷	۱۲۸۴	۱۲۹۴	۱۳۰۵
۱۲۸۶	۱۳۱۳	۱۲۹۹	۱۲۹۲
۱۳۰۱	۱۲۹۰	۱۲۸۸	۱۳۱۱

حفرغغغیوش

اس نقش کوسفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے کسی محبت کی ساعت میں تحریر کیا جائے اور سائلہ اپنے پاس رکھے یا گلے میں لٹکائے۔ان شاءاللہ بخت کھل جائے گا اور شادی کے پیغامات آئیں گے۔اگر کسی مخصوص جگہ رشتہ کرنا مطلوب ہوتو اس آیت کے اعداد میں ہر دو کے نام مع والدہ کے اعداد شامل کر کے نقش تیار کیا جائے اور طالب اپنے گلے میں پہنے یا اپنے پاس رکھے۔خدا نے چاہا تو مطلوبہ جگہ شادی ہوگی۔مثلاً

نام طالب: رانی بنت شریفاں

اعداد:۹۰۲

نام مطلوب: اختر بن سرداراں

اعداد:۲۱۱۷

آیت مبارکہ سبحان الذی۔۔لایعلمون

اعداد:۴۲۸۸

مجموعہ:۷۳۰۷

اس نقش کے آیت مبارکہ کے اعداد سے اسم مؤکل اور اسم اجنہ حسبِ سابق بنائیں اور اسم طالب ومطلوب مع والدہ کے اعداد سے بھی اسم مؤکل اور اسم اجنہ پیدا کریں۔مثلاً

اعداد طالب ومطلوب:۹۰۲+۲۱۱۷=۳۰۱۹

اسم موکل: طیچغا ئیل

اسم اجنہ: طیغغغیوش

مثالی نقش مربع جنت مخصوص جگہ شادی کے لئے یہ ہوگا۔کسر خانہ نمبر۵ میں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حفر دغائیل طیجغائیل

۱۸۱۱	۱۸۳۸	۱۸۳۲	۱۸۲۶
۱۸۳۴	۱۸۲۴	۱۸۱۳	۱۸۳۶
۱۸۲۲	۱۸۲۸	۱۸۴۲	۱۸۱۵
۱۸۴۰	۱۸۱۷	۱۸۲۰	۱۸۳۰

حفرغغغیوش طیغغغیوش

اس نقش کو رانی اپنے گلے میں ڈالے۔ اگر اختر چاہے کہ اس کی شادی رانی سے ہو جائے تو اس نقش کو اختر اپنے گلے میں ڈالے۔ اگر اختر کی بخت کشائی مطلوب ہے تو نقش اول میں بجائے رانی کے اختر کے اعداد اور آیت مبارکہ سے مربع جفت آتشی رفتار سے تیار کر کے اختر گلے میں ڈالے۔

وظائف برائے نکاح وشادی:۔ مطلوبہ جگہ شادی کے لیے یا شادی میں رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے مندرجہ بالا وظیفے کے علاوہ درج ذیل وظائف میں سے بھی کوئی ایک وظیفہ شروع کیا جا سکتا ہے۔

01۔ قرآن کریم کی ان دو آیات کا ورد کیا جائے۔

.....رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَo الانبیاء[21:89]

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَo الصافات[37:100]

پڑھنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد گیارہ مرتبہ اول و آخر درود شریف پڑھے۔ یہ آیات تین سو تیرہ (313) بار قبلہ رخ منھ کر کے پڑھنی ہیں۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رکھے جب تک کہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔ ان آیات کے معنی پر شاید کچھ اہل علم کو اعتراض سوجھے کہ مسئلہ شادی کا ہے اور آیات کے ذکر میں اللہ سے اولاد کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جب تک بیوی نہ ہوگی اولاد کس طرح ملے گی۔

اگر غربت یا وسائل نہ ہونے کی وجہ سے کوئی موزوں رشتہ نہیں ملتا اور انسان شادی کے قابل ہے تو وہ ان دو آیتوں کے وظیفہ کے ساتھ اس دعا کا اضافہ کرے۔

یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ سَبِّبْ لِیَ الْخَیْرَ

''اے سبب پیدا کرنے والے میرے لئے بہتر سبب پیدا کر۔''

دعا کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب وظیفہ مکمل ہو جائے تو چھت پر چلا جائے۔ سر ننگا ہو۔ گیارہ مرتبہ درود شریف اول و آخر پڑھنا ہے اور یہ دعا پانچ سو (500) مرتبہ نہایت عاجزی کے ساتھ پڑھنی ہے۔ جب تک مسئلہ حل نہ ہو جاری رکھے۔ خواتین یہ وظیفہ صحن میں بھی کر سکتی ہیں۔ ان شاء اللہ جلد ہی مراد پوری ہو جائے گی۔ اگر کسی کو شک ہو کہ شادی میں رکاوٹ' جادو یا تعویذات کے ذریعہ پیدا کی گئی ہے تو ان دو آیات کے عمل کے ساتھ سورۂ یٰسین کے عمل کا اضافہ کر لے۔ طریقہ وہی ہے جو پہلے بتا دیا گیا ہے۔ مگر اس مسئلے کے لیے سورۂ یٰسین کا عمل سات (7) یوم تک کرے۔ اکتالیس (41) دن کرنے کی ضرورت نہیں ان شاء اللہ ہر قسم کی رکاوٹ ختم ہو جائے گی۔

02۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تین سو تراسی (383) مرتبہ روزانہ پڑھے اور خاص جگہ کا تصور کرے۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

03۔ اکتالیس (41) دن سورۂ فتح اکتالیس (41) مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر درود شریف پڑھیں۔

04۔ اگر کسی لڑکی کی شادی نہ ہورہی ہوتو اکیس (21) بار سورۂ طٰہٰ پڑھیں۔اول وآخر درود شریف پڑھیں۔

05۔ بدھ وار کی رات کو بعد مغرب یا بعد عشاء غسل کریں۔صاف کپڑے پہنیں۔خوشبو لگائیں اور مکان میں اگربتی سلگائیں۔حسبِ ذیل طریقہ سے چار رکعت نفل پڑھیں۔پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ دس (10) بار اور سورۂ اخلاص چالیس (40) بار، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ بیس (20) اور سورۂ اخلاص تیس (30) بار اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ تیس (30) بار اور سورۂ اخلاص بیس (20) بار اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ چالیس (40) بار اور سورۂ اخلاص دس (10) بار، سلام کے بعد سجدہ کریں اور اس میں ستر (70) بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھیں۔پھر سر اٹھا کر ستر (70) بار سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ پڑھیں پھر سجدہ کریں اور مندرجہ ذیل کلمات ستر (70) مرتبہ کہیں، سبحان اللہ چشم فلاں بن فلانۃ ناظر من کن۔والحمدللہ دل فلاں بن فلانۃ طالب مَنْ کُنْ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ گوش فلاں بن فلانۃ مطیع من گردان پھر سجدہ سے سر اٹھا کر ستر (70) مرتبہ درود شریف پڑھیں۔پھر ستر (70) مرتبہ استغفار کریں، پھر اس کے بعد حلوا روٹی خیرات کریں۔اسی طرح یہ عمل جمعرات کی رات اور جمعہ کی رات بھی کریں۔اگر ایک ہفتہ کامیابی نہ ہوتو اسی طرح دوسرے ہفتے کریں۔پھر تیسرے ہفتے کریں ان شاءاللہ کامیابی ہوگی۔

06۔ اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ .....۔سورۂ یوسف [12:86] چار نمازوں کے بعد تینتیس (33) مرتبہ اور نمازِ عشاء میں وتر اور سنت کے درمیان تین سو تیرہ (313) مرتبہ پڑھے۔اول وآخر درود شریف پڑھے اور اس خاص جگہ کا خیال رکھے۔جب تعداد مکمل کرلے تو سجدہ میں چلا جائے اور یَا غَفُوْرُ پانچ مرتبہ پڑھے اور شہادت کی انگلی آسمان کی طرف کھڑی کرکے یہ عمل اکتالیس (41) دن کرے۔

07۔ بعد عشاء تا صبح درج ذیل آیت پڑھتا رہے اور نیند نہ کرے۔پھر مٹھائی پر دم کرکے کھلائے، نہ ماننے والے مان جائیں گے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا o مریم [19:96]

08۔ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاھِھِمْ وَتُکَلِّمُنَآ اَیْدِیْھِمْ وَتَشْھَدُ اَرْجُلُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ o سورۂ یٰسین [36:65] ستر (70) مرتبہ پڑھیں اول وآخر تین (3) مرتبہ درود شریف پڑھیں۔جو نہ ماننے والے ہیں، مان جائیں گے۔

09۔ عصر کے بعد ہر روز بلا ناغہ دو تسبیح پڑھیں اور خاص جگہ کا تصور کریں، کام ہوجائے گا۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ o سورۂ توبہ [9:129]

10۔ سات بار صبح وشام پڑھیں۔اول وآخر درود شریف پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰبُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ o سورۂ لقمان [31:16]

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ .....۔سورہ القصص [28:85]

رَبَّنَآ اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ o سورہ آلِ عمران [3:9]

اِجْمَعْ عَلَیَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانَۃٍ یَا فُلَانَۃَ بِنْتَ فُلَانَۃٍ

11۔ بعد نمازِ فجر ایک سو ایک بار پڑھیں اور دیگر اوقات میں باوضو پڑھتے رہیں۔اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں، جہاں رشتے کی خواہش ہوگی وہاں ہوجائے گا۔

عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْھُمْ مَّوَدَّۃً ط وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ o سورۃ الممتحنہ [60:7]

12۔ بعد عشاء دو نفل پڑھیں اور ایک تسبیح یَا لَطِیْفُ پڑھیں۔جس لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے، اس میں کامیابی ہوگی۔یہ عمل ایک مہینہ کریں۔

13۔ لڑکی کے اچھے رشتے کے لیے بعد نمازِ عشاء ستر (70) مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ

كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ○ پڑھیں اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

14۔ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ کی تین تسبیح پڑھیں۔

وظائف وعملیات برائے جدائی:۔ دو یا دو سے زیادہ افراد کے خلافِ شرع (ناجائز) تعلقات ختم کرنے کے لیے درج ذیل وظائف وعملیات سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

01۔ اتوار کو فاتحہ مع وصل سنت وفرض کے درمیان ستر (70) مرتبہ پڑھیں، دوسرے دن ساٹھ مرتبہ، اسی طرح روزانہ کم کرتے جائیں، یہاں تک کہ ہفتہ کو دس مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر دعا کریں۔

02۔ یہ عمل ہفتے کے دن بارہ بجے گیارہ بار پڑھیں اور گیارہ دن عمل کریں۔ پڑھتے وقت ان افراد کا تصور کریں جن کا ناجائز تعلق ختم کرنا ہو اور عمل غصے سے پڑھیں۔

وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ○وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ○اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ○القیامۃ[30-75:28]

اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ بَيْنَهُمَا كَمَا فَرَّقْتَ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَكَمَا فَرَّقْتَ بَيْنَ اٰدَمَ وَاِبْلِيْسَ وَكَمَا فَرَّقْتَ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَنَمْرُوْدَ وَكَمَا فَرَّقْتَ بَيْنَ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ وَكَمَا فَرَّقْتَ بَيْنَ مُحَمَّدٍﷺ وَاَبِيْ جَهْلٍ كَذٰلِكَ فَرِّقْ بَيْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَ۔

03۔ یہ تعویذ چینی کی پلیٹ پر لکھ دیں یا کاغذ پر لکھ کر پانی میں بھگوئیں، تین دن یا سات دن پلائیں، ان شاء اللہ نفرت ہوگی۔ تعویذ میں آیاتِ مقدسہ کے حوالہ جات نہ لکھیں۔

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

اب و ا ل لا و ن و ر ک م

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا..... الجاثیہ[45:34]

.....فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ..... الاعراف[7:51]

.....وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ..... الکہف[18:57]

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا۔ طٰہٰ[20:115]

بِحَقِّ هٰذَا الْكَلَامِ كَذٰلِكَ نَسِيَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

04۔ دونوں کے پاؤں کی مٹی لے کر اس پر وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ پڑھیں اور اس کے چالیس حصے کریں، ہر حصہ روز تنور کی جلتی آگ میں ڈالیں، جدائی واقع ہوگی۔

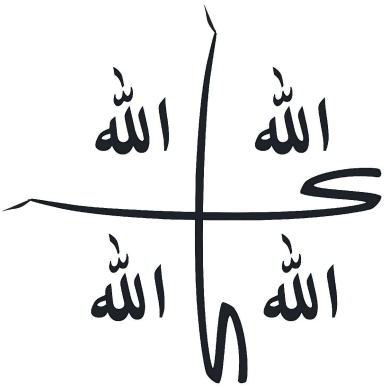
05۔ یہ تعویذ دو پرانی قبروں کے درمیان دفن کریں۔

اِنَّا اعطَيْنٰك	الکوثر	فصلّ
لربّكَ	وانحر	اِنَّ
شانِئَكَ	هُوَ	الْابتر

اَلسَّاعَةُ اَلسَّاعَةُ اَلسَّاعَةُ اَلْعَجِلْ اَلْعَجِلْ اَلْعَجِلْ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَا نَةٍ وَفُلَانَةٍ بِقَهْرِكَ يَاقَهَّارُ يَاجَبَّارُ

06۔ اگر کسی کو ناجائز محبت ہو تو ان میں تفریق وعداوت ڈالنے کے لئے پہلے یہ آیت لکھیں، پھر یہ نقش لکھیں اور دو پرانی قبروں کے درمیان دفن کریں۔

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ



درمیان فلاں بن فلانۃ وفلاں بن فلانۃ جدائی واقع گردد

(نوٹ) فلاں فلاں کی جگہ دونوں کے نام مع والدہ کے نام لکھیں۔

07۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ فلاں شخص کا دل فلاں شخص کی طرف سے پھر جائے تو وہ اس نقش کو تین روز تک لکھ کر پانی میں گھول کر اس شخص کو پلا دے۔ اس کا دل اس کی طرف سے پھر جائے گا۔ اور قبل پلانے کے ستر بار یہ کہے:

...وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ... سورۂ مائدہ[5:64]

۳۳	۳۰	۵۹	۵۶
۶۰	۵۵	۲۳	۳۹
۵۲	۵۷	۲۲	۲۰
۳۰	۲۶	۵۴	۵۸

عملیات و وظائف برائے تسخیر خلائق:۔ نیتِ خیر سے کسی خاص فرد، افراد یا گروہ کو مسخر کرنے (تسخیرِ خلائق) کے لیے درج ذیل وظائف میں سے کوئی ایک، دو وظائف باقاعدگی سے پڑھنے سے شاندار نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

01۔ سورۂ قریش سحری (تہجد) کے وقت ایک سو بار اور بعد مغرب ایک سو بار یا بعد نماز فجر ایک سو بار اور بعد نماز مغرب ایک سو بار یا ہر نماز کے بعد اکیس بار پڑھیں، مگر دوام و ہمیشگی ہو، ناغہ نہ ہو۔

02۔ سورۂ یوسف روزانہ پڑھیں اور ہر لفظ یوسف پر اکتالیس (41) مرتبہ یَاعَزِیْزُ پڑھیں۔

03۔ نمازِ فجر کے بعد طلوعِ شمس سے پہلے تین مرتبہ سورۂ رحمٰن پڑھیں، تسخیر کے لئے مفید ہے۔ اول و آخر درود شریف پڑھیں۔

04۔ سورۃ والضحیٰ روزانہ سو مرتبہ پڑھیں، اول و آخر درود شریف پڑھیں۔ فتوحات کے دروازے کھلیں گے۔

05۔ ان آیات کو بعد فجر و مغرب گیارہ، گیارہ مرتبہ پڑھنا ہے۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

..... يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ .....البقرہ[2:165]

...وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ...o آل عمران[3:134]

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَo الانعام[6:122]

.....فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌo

یوسف[12:31]

وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًاo الاسریٰ[17:111]

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًاo

الاحزاب[33:69]

06۔ شمال کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر دایاں پاؤں بائیں پاؤں پر رکھ کر مونٹھ سفید کے گیارہ دانے جو ایک رنگ کے ہوں ان میں سے ہر دانہ پر گیارہ گیارہ مرتبہ درج ذیل آیت پڑھیں:

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًاo الاسریٰ[17:105]

پڑھائی مکمل کرنے کے بعد ان دانوں کو مٹی کے برتن میں رکھ کر اپنے مکان میں دفن کر دیں۔ پھر اس آیت کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب حضور ﷺ کی روح کو بخشیں۔ پھر روزانہ تعداد معیّن کر کے پڑھیں۔ کم از کم ایک تسبیح پڑھیں اور اس کے ساتھ گیارہ سو گیارہ (1111) بار یَامُغْنِیُ یَابَاسِطُ پڑھیں جبکہ خلقتِ خدا رجوع کرے تو خوش اخلاقی سے پیش آئیں اور طعام و لباس و مال سے ان کو فائدہ پہنچائیں۔ مال کو جمع نہ کریں اور حرام جگہ پر بھی خرچ نہ کریں۔

07۔ اس آیت کو چھ سو اٹھتر (678) مرتبہ پڑھ کر زکوٰۃ ادا کرے پھر جب چاہے اس کو روغن چنبیلی پر دم کرے جس کو سنگھائے وہ مسخر ہوگا۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰى كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَo ص[38:34]

08۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ کی زکوٰۃ ادا کریں وہ اس طرح کہ بدھ وار کی رات سے تین رات میں ایک لاکھ پورا کرنا ہے۔ تینوں دن روزہ رکھیں اور روٹی باوضو پکائیں، پہلی رات کو بتیس ہزار، دوسری رات کو تینتیس ہزار، تیسری رات پینتیس ہزار بار پڑھے۔ اس کے بعد روزانہ گیارہ مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، گیارہ مرتبہ درود شریف، گیارہ مرتبہ استغفار پھر گیارہ تسبیح اَللّٰهُ الصَّمَدُ پڑھے۔ پھر ناغہ نہ ہو۔ یہ عمل مسخرات کے لئے عجیب ہے۔

09۔ روزانہ ایک سو مرتبہ حسبِ ذیل آیات پڑھے اور اگر تاجر دوکان میں چسپاں کرے اور گھر والے غلے میں ان کو لکھ کر رکھیں تو برکت ہوگی۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌo تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍo آل عمران[3:26-27]

یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَاوَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَ هُمَا تُعْطِیْهُمَامَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُهُمَامَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِیْنِیْ بِهَاعَنْ رَحْمَةٍ مَّنْ سِوَاكَ۔

10۔ یَااِلٰهَ الْاٰلِهَةِ الرَّفِیْعُ جَلَالُهٗ یَااِلٰهَ روزانہ صبح کو گیارہ بار پڑھیں، اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

11۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰى نَفْسِیْ وَلَا اِلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَرَّا كُلَّهٗ۔ پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کریں کہ تین دن روزہ رکھیں اور ہر دن اس کو تین ہزار مرتبہ پڑھیں، اول و آخر ایک سو مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد دس مساکین کو کھانا کھلائیں، پھر روزانہ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھیں، اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

12۔ اگر کسی کو مسخر کرنا ہو اور اپنی کوئی ضرورت پوری کرانا ہو تو دو رکعت نفل پڑھیں پھر یہ آیات بلا تعداد پڑھیں:

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ o یوسف[12:68]

وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَامُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o الانعام[6:115]

جب مطلوبہ شخص کے پاس جا کر بیٹھیں تو دل میں ان آیات کو پڑھتے رہیں، ان شاءاللہ ضرورت پوری ہوگی۔

13۔ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ بعد سنت فجر اکتالیس (41) مرتبہ پڑھیں، اول وآخر درود شریف پڑھیں۔

14۔ يَاوَدُوْدُ يَارَؤُفُ يَارَحِيْمُ بعد نمازِ عشاء اس کی تین تسبیح پڑھے۔ اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ مہینے کی پہلی جمعرات سے پڑھیں۔ گیارہ دن یہ عمل کریں۔ جس مقصد کے لئے پڑھیں گے وہ پورا ہوگا۔

15۔ بعد نمازِ جمعہ سلام کے بعد يَارَحِيْمُ يَاوَدُوْدُ يَامُبْدِئُ يَامُعِيْدُ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ سات مرتبہ پڑھیں اور اول وآخر درود شریف پڑھیں۔

عملیات ووظائف برائے تسخیر امرا وحکام:۔ مخصوص افراد (حکام، افسران، امرا) کی تسخیر کے لیے درج ذیل عملیات ووظائف سے کام لیا جاسکتا ہے:

01۔ جس کو پریشانی ہو وہ مؤذن کی اذان کا جواب اس طرح دے جیسے مؤذن کلمہ کہتا ہے، پھر اذان ختم ہونے کے بعد اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادِ پڑھے پھر یہ دعا تین مرتبہ پڑھے۔ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّرَسُوْلًا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَّ بِالْمُؤْمِنِيْنَ اِخْوَانًا اور حاکم کے پاس جائے۔

02۔ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ سات مرتبہ پڑھیں اور پھر سات مرتبہ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ o پڑھیں اور افسر پر دم کریں۔

03۔ پانچ نمازوں کے بعد ایک تسبیح يَاوَدُوْدُ يَالَطِيْفُ پڑھیں اور حاکم وافسر کے مائل ہونے کا دھیان کریں اور بعد میں اس کے نرم ہونے کی دعا کریں۔

04۔ تین دن روزانہ اکیس مرتبہ حزب البحر پڑھیں اور جب يَامَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ پر پہنچیں تو کہیں يَاعَزِيْزُ عَزِّزْنِيْ فِيْ عَيْنِ فُلَانٍ وَّ قَلْبِهٖ فُلَانٍ کی جگہ اس کا نام لیں۔ پھر سورۂ قدر تین مرتبہ پڑھیں۔ پھر جس دن اس کے پاس جائیں تو ایک مرتبہ پڑھ کر جائیں۔ وہ شخص آپ کے حسبِ منشا مدد وتعاون کرے گا۔ (ان شاءاللہ عزوجل)

فتوحاتِ غیبی اور وسعتِ رزق کے لئے عملیات ووظائف:۔ وسعتِ رزق کے لیے فرائض کی پابندی کریں۔صدق اور خلوص سے احکامِ شریعت بجالائیں۔اوامر ونواہی کا علم حاصل کریں۔ ہر طرح کے چھوٹے بڑے گناہ سے بچیں۔رزقِ حلال کمانے اور حرام سے بچنے کے لیے احکامِ دین سے آگاہ ہوکر ان کی پابندی کریں۔رزقِ حلال کے حصول کے علاوہ دنیوی واُخروی فوز وفلاح کا مقصد ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔اس ضمن میں ذاتِ باری تعالیٰ سے استعانت ومدد حاصل کرنے کے لیے درج ذیل عملیات ووظائف میں سے ایک دوعملیات ووظائف پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی بتائیں۔

01۔ چار دن روزہ رکھیں۔ ہر دن ہر نماز کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں اس کے بعد دس طلباء قرآن کو کھانا کھلائیں۔اس زکوٰۃ کے ادا کرنے کے بعد ہر نماز کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر دس مرتبہ سورۂ فاتحہ ولا الضالین آمین تک پڑھیں پھر یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔

02۔ سورۂ یٰسین پڑھیں اور سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ o کی آیت پچاس مرتبہ پڑھیں۔

03۔ کاروبار میں برکت اور رزق میں اضافہ کے لئے فجر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف ابراہیمی پڑھیں اور سات سو (700) مرتبہ یَارَزَّاقُ ارْزُقْنِیْ حَلَالًا طَیِّبًا کا ورد ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ان شاءاللہ دشمنوں کی طرف سے کیے گئے تمام بندرزق بھی کھل جائیں گے اور اللہ کی طرف سے رزق میں بھی اضافہ ہوجائے گا۔

04۔ اللہ تعالیٰ کسی کو دولت دے کر اور کسی سے اپنی نعمت کو واپس لے کر آزماتے ہیں۔اللہ کا شکرگزار بندہ وہ ہے جو دونوں حالتوں میں اپنا ایمان سلامت رکھے اور استقامت کا مظاہرہ کرے۔اگر کسی بندۂ مومن پر رزق کی تنگی آجائے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش سمجھ کر ہر حالت میں اللہ کا شکر ادا کرے اور اس سے منہ نہ موڑے۔جس شخص کی تنگدستی سے جان نہیں چھوٹتی اس کے لئے یہ عمل بہترین تحفہ ہے۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھے بغیر اکیس (21) مرتبہ درود ابراہیمی اول وآخر درمیان میں پانچ سو (500) مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے۔اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھے جب تک حالات ٹھیک نہیں ہوجاتے۔اللہ تعالیٰ جلد ہی اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا۔

05۔ نماز فجر کے بعد سورۂ مزمل سات بار پڑھیں۔پھر باقی چار نمازوں کے بعد ایک مرتبہ پڑھیں،اول وآخر درود شریف پڑھیں اور اس کے ساتھ گیارہ سو گیارہ بار یَامُغْنِیُ پڑھیں۔یہ وظیفہ ادائے قرض کے لیے بھی بہت مجرب ہے۔فوراً قرض کی ادائیگی کی کوئی سبیل پیدا ہوجائے گی۔

06۔ اس عمل کو ہر قسم کی پریشانی یا مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے کیا جاسکتا ہے۔یہ مجرب عمل ہے۔اگر مرد ہے تو عشاء کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنے کے بعد اور اگر عورت ہے تو گھر میں عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد چھت پر چڑھ جائیں اور سورۂ مزمل کا وظیفہ کریں۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہوکر سورۂ مزمل کو ابتداء سے پڑھنا شروع کریں اور جب اس آیت رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا o پر پہنچیں تو دونوں ہاتھ پیالے کی شکل میں دعا کے لئے اوپر اٹھا کر اس مقام پر یہ دعا اَنْشَرْحْ لَنَا صَدْرَنَا وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ پڑھیں اور پھر باقی سورت مکمل کریں۔اس طریقے سے اکیس (21) مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں۔بہتر طریقہ یہ ہے کہ سورۂ مزمل زبانی یاد کرلیں۔اس کا ترجمہ بھی پڑھ کر مفہوم اچھی طرح سمجھ لیں۔اس وظیفے کے ذریعے ان شاءاللہ تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔یہ عمل اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ مسئلہ حل نہیں ہوجاتا۔جب تمام مسائل حل ہوجائیں تو اس کے بعد کم از کم ایک مرتبہ روزانہ اسی عمل کو اپنی زندگی کا معمول بنالیں۔اس عمل کے دوران مکمل توجہ اور خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ کے حضور کھڑے ہوں۔ جتنے بھی عملیات ہیں ان کی ابتدا بھی سورۂ مزمل سے ہوتی ہے اور انتہا بھی سورۂ مزمل پر ہوتی ہے۔اس لئے یہ بہت جامع سورت ہے اور اس کا وظیفہ بہت کارگر سمجھا جاتا ہے۔

07۔ وسعتِ رزق وحفاظت از شر دشمنان کے لئے مذکورہ آیات تین مرتبہ پڑھیں اول وآخر درود شریف پڑھیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ o اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ o حَسْبُنَا اللّٰہُ

وَنِعْمَ الْوَكِيْلُo حَسْبِيَ اللّٰهُ زق صلے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَاٰخِذٌ مۢ بِنَا صِيَتِهَا o وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُحِيْطٌo فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُo بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o اِنَّ وَلِيِّ يَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَo

مندرجہ بالا وظیفے میں شامل آیات کے حوالہ جات درج ذیل ہیں:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo الانبیاء [21:107]

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُo الشوریٰ [42:19]

...حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُo آل عمران [3:173]

...حَسْبِيَ اللّٰهُ زق صلے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o التوبہ [9:129]

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ... ھود [11:6]

...مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ مۢ بِنَاصِيَتِهَا... o ھود [11:56]

وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُحِيْطٌo البروج [85:20]

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُo البقرۃ [2:137]

اِنَّ وَلِيِّ يَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَo الاعراف [7:196]

08۔ بعد نمازِ فجر سورۂ آل عمران کی درج ذیل آیت پڑھیں:

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِo آل عمران [3:154]

اس کے بعد سورۂ یٰسین پڑھیں اور ہر مبین پر 41 مرتبہ یَااللّٰہُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ پڑھیں۔

پھر آخر میں رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ پڑھیں۔

پھر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا.... الفتح [48:29] پڑھیں۔

پھر نمازِ اشراق چار رکعت پڑھیں۔ پہلی رکعت میں آیۃ الکرسی خَالِدُوْنَ تک۔ دوسری رکعت میں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ آخر تک، تیسری رکعت میں سورۂ کافرون، چوتھی رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھیں۔

09۔ ہر نماز کے بعد ایک تسبیح لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُo الانعام [6:103] کی پڑھے۔ اس کے بعد اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُO الشوریٰ [42:19] پڑھے۔

10۔ بعد نمازِ عشاء چار سو مرتبہ سورۂ کوثر پڑھیں، خواب میں خزانہ پر مطلع کیا جائے گا۔

11۔ مغرب وعشاء کے درمیان سورۂ واقعہ پڑھیں اور جب اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ اور اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ اور اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ اور اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ کے جملے پڑھیں تو اس وقت کہیں بَلْ اَنْتَ یَارَبِّ پھر سورت ختم کرنے کے بعد دعاء پڑھیں اَللّٰھُمَّ یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَاب وَ یَامُفَتِّحَ الْاَبْوَاب یَسِّرْ عَلَیْنَا الْحِسَابَ اِنْ کَانَ رِزْقِیْ فِی السَّمَآءِ فَاَنْزِلْہُ وَ اِنْ کَانَ فِی الْاَرْضِ فَاَخْرِجْہُ وَ اِنْ کَانَ بَعِیْدًا فَقَرِّبْہُ اِلَیَّ وَ اِنْ کَانَ قَرِیْبًا فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ اِنْ کَانَ کَثِیْرًا فَنَمِّیْہُ وَطَیِّبْہُ وَ اِنْ کَانَ قَلِیْلًا فَبَارِکْ فِیْہِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ O

12۔ برائے دست غیب یعنی کام کے لئے غیبی اسباب پیدا ہوں، اس کے لئے ایک چلہ یہ عمل کریں۔ مہینے کی پہلی جمعرات سے شروع کریں، چالیس دن تک روزانہ دوسو گیارہ مرتبہ یَامُنْعِمُ پڑھیں اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

13۔ خزانہ غیب پر مطلع ہونے کے لئے پانچ دن یہ عمل کریں۔ روزانہ دس ہزار مرتبہ اَللّٰہُ الصَّمَدُ پڑھیں۔

14۔ ایمان وجان ومال کی حفاظت ووسعت رزق کے لئے سورۂ یٰسین پڑھیں لیکن اس طرح پڑھیں کہ پہلے یَابَاسِطُ یَابَسِیْطُ یَافَتَّاحُ تین مرتبہ پڑھیں۔ پھر سورۂ یٰسین پڑھیں۔ پھر آخر میں یَاحَافِظُ یَا نَاصِرُ یَا مُعِیْنُ تین مرتبہ پڑھیں۔ پھر سات مرتبہ سورۂ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ مکمل پڑھیں۔

15۔ وسعتِ رزق وحفاظت وترقی حافظہ کے لئے یَابَاسِطُ یَاحَافِظُ کی ایک تسبیح پڑھیں۔ اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

16۔ نمازِ فجر باجماعت پڑھ کر مسجد میں موجود رہیں اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھتے رہیں پھر جب آفتاب بلند ہوجائے تو دو رکعت یا چار رکعت اشراق کی نماز پڑھیں۔ اس کے بعد تین مرتبہ سورۂ آل عمران کا آخری رکوع پڑھیں۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِo الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِo رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍo رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا ق صلے رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِo رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَo فَاسْتَجَابَ لَھُمْ رَبُّھُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی ج بَعْضُکُمْ مِّنْ م بَعْضٍ ج فَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَلَاُدْخِلَنَّھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ ط وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الثَّوَابِo لَا یَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِo مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ق ثُمَّ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمِھَادُo لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ ط وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِo وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْھِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰہِ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ط اُولٰٓئِکَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ط اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِo یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ق وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَo آل عمران [3:190-200] پھر گیارہ مرتبہ سورۂ توبہ کی آخری آیات پڑھیں۔

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌo فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ ز ق صلے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِo التوبہ [9:128-129]

اس کے بعد عجز ونیاز وخشوع سے دعا کریں۔ ان شاء اللہ مالی مشکلات ختم ہوجائیں گی۔ سورۂ توبہ کی آیت نمبر 129 ایک ایسی نعمت ہے جس کا کوئی حد وحساب نہیں۔ توجہ یا غیر توجہ کے ساتھ جس طرح جی چاہے پڑھیں۔ ساتویں دن سے اس کا اثر ہونا ظاہر ہوجاتا ہے۔

جتنی مرتبہ پڑھا جاسکے پڑھیں۔کم ازکم ہرفرض نماز کے بعد پڑھیں اور ہمیشہ پڑھتے رہیں۔پھر قدرتِ خدا کے عجائبات دیکھیں۔دین ودنیا کے کام کس طرح ٹھیک ہوتے چلے جاتے ہیں۔دوسرے اعمال میں یکسوئی قلب اور پوری توجہ کی ضرورت ہے۔لیکن یہ آیت شریف ان سب باتوں سے بے نیاز ہے۔کسی طرح پڑھیں۔اثر ضرور ظاہر ہوگا۔بلکہ اگر ہر وقت اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اس کا ورد رکھا جائے تو انسان بے نیاز ہو جاتا ہے۔مجرب المجرب ہے۔آیت شریف میں ایک خاص سرّ ہے۔ذرا پڑھ کر تو دیکھیں کوئی چلہ نہیں۔کوئی پابندی نہیں۔اگر اس کے ساتھ اس سے پہلے کی آیت بھی ملالی جائے تو مزید فوائد ظہور میں آئیں گے۔ان شاءاللہ تعالیٰ

17۔ برائے کشائش رزق سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہ پوری، صبح کی نماز کے بعد اکیس مرتبہ، اتنی ہی مرتبہ درود شریف، پھر نماز ظہر کے بعد 22 مرتبہ سورت اور 22 ہی مرتبہ درود شریف، پھر عصر کے بعد 23 مرتبہ یہ سورت اور 23 مرتبہ درود شریف، پھر مغرب کے بعد 24 مرتبہ اور عشاء کے بعد 25 مرتبہ یہی معمول پورا کریں۔

18۔ ہر نماز کے بعد ایک تسبیح یَالَطِیْفُ پڑھ کر پھر ایک مرتبہ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُo پڑھیں پھر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ وَسِّعْ عَلَیَّ رِزْقِیْ اَللّٰھُمَّ عَطِّفْ عَلَیَّ خَلْقَکَ اَللّٰھُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیَ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَیْرِکَ فَصُنْہُ عَنْ ذِلِّ السُّوَالِ لِغَیْرِکَ بِرَحْمَتِکَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

19۔ بعد نمازِ جمعہ پاک وصاف ہونے کی حالت میں پینتیس (35) مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَحْمَدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھ کر اپنے پاس رکھیں، ان شاءاللہ غیب سے رزق عطا ہوگا اور رزق میں کشادگی ہوگی۔

20۔ بعد نمازِ فجر و بعد نمازِ عشاء ایک سو مرتبہ حسبِ ذیل دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیَ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَیْرِکَ فَصُنْہُ عَنْ ذِلِّ السُّوَالِ لِغَیْرِکَ اول وآخر درود شریف پڑھیں۔

21۔ صبح کی نماز کے بعد ستر (70) مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔

اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُo الشوریٰ[42:19]

اللہ اپنے بندوں پر بڑا لطف وکرم فرمانے والا ہے، جسے چاہتا ہے رزق وعطا سے نوازتا ہے اور وہ بڑی قوت والا بڑی عزّت والا ہے o

22۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس شخص نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ تعالیٰ اس کو ہر مشکل سے نکال کر کشادگی وفراخی بخشتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ جس کا گمان بھی نہ تھا۔

23۔ نماز فجر کی دو سنتیں ادا کر کے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ سو مرتبہ پڑھنا اپنا معمول بنائیے۔ان شاءاللہ معاشی حالت تبدیل ہو جائے گی اور کاروبار میں برکت آئے گی۔اس عمل کو معمول بنائے رکھیں۔

24۔ بعد از نماز عشاء کسی متعین جگہ پر تنہا بیٹھ کر اس اسم یَاوَھَّابُ چودہ سو چودہ (1414) بار اور اس کے بعد سو مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

یَاوَھَّابُ ھَبْ لِیْ مِنْ نِّعْمَۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ

26۔ کوئی وقت متعین کریں ہر روز اسی وقت گیارہ سو (1100) مرتبہ یَابَاسِطُ پابندی سے پڑھا کریں۔

کاروباری بندش دور کرنے کے لیے عملیات ووظائف:۔ اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ کسی حاسد نے شیطانی عملیات کے ذریعے اس کے کاروبار کو بند کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ شخص اس کا علاج اللہ کے پاک کلام کے ذریعے خود کرنا چاہتا ہو تو وہ درج ذیل عملیات و وظائف کے ذریعے اس جادو کا توڑ کر سکتا ہے۔

01۔ یہ عمل گھر بیٹھ کر یا مسجد میں کیا جاسکتا ہے۔سات عدد کنکر چنے کے دانے کے سائز کے برابر لے لیں۔فجر کی نماز پڑھنے کے بعد عمل کا آغاز کریں۔اول وآخر تین (3) مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر ہر ایک کنکر پر علیحدہ علیحدہ پھونک مار کر دم کریں۔اس کے بعد سات (7) مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور ایک کنکر پر پھونک مار کر دم کریں۔اسی طرح یہ عمل باقی کنکروں پر دہرائیں۔اس کے بعد ہر کنکر پر سات (7) مرتبہ سورۃ الفلق پڑھ کر پھونک ماریں۔آخر میں سورۃ الناس ہر کنکر پر سات مرتبہ پڑھنی ہے اور پھونک مار کر دم کریں۔ جب یہ عمل ہو جائے تو حسبِ عادت جب دکان کھولنے کے لئے جائیں تو نہ ہی دروازے کو ہاتھ لگائیں اور نہ ہی تالا کھولیں جب

تک کہ یہ عمل نہ کرلیں۔ دروازے سے چند قدم پیچھے کھڑے ہوکر دکان کا دروازہ کھولنے سے پہلے سورۂ اخلاص تین بار پڑھیں۔ رَبِّ سَلِّم کہہ کر ایک کنکر شٹر یا دروازے پر ماریں۔ یہی الفاظ دہرا کر دوسرا اور پھر تیسرا کنکر دروازے پر ماریں۔ باقی رہ گئے چار کنکر وہ دکان کا دروازہ کھول کر چاروں کونوں میں مارنے ہیں۔ ہر کنکر مارنے سے پہلے رَبِّ سَلِّمْ کے الفاظ ادا کریں۔ اس کے بعد دکان میں اَللّٰہُ الصَّمَدُ 41 بار پڑھیں اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یہ عمل سات رات دن مسلسل کرنا ہے۔ ان شاء اللہ ہر قسم کے جادو کے ذریعے کی گئی کاروبار کی بندش ختم ہوجائے گی۔ اس عمل کو کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ پانچ وقت باجماعت نماز ادا کرتا ہو۔ اگر نہیں کرتا تو پہلے نماز باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرے اور اسے ہمیشہ اپنی عادت بنالے۔ یہ عمل جتنے روز کرنا ہے، اس دوران کثرت کے ساتھ درود ابراہیمی اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ کا ورد زبان پر جاری رکھیں۔ ان شاء اللہ جلد اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوجائے گی۔

02۔ اگر کسی کی دوکان پر گاہک کم آئیں تو اس تعویذ کو لکھ کر اور روئی میں لپیٹ کر بتی بنائے اور چراغ میں تلوں کا تیل ڈال کر روزانہ جلائے۔ ان شاء اللہ اس قدر خریدار آئیں گے کہ فرصت نہ ہوگی۔

۸۰۲۳	۸۰۲۷	۸۰۳۰	۸۰۱۶
۸۰۲۹	۸۰۱۷	۸۰۲۲	۸۰۲۸
۸۰۱۸	۸۰۳۲	۸۰۲۵	۸۰۲۱
۸۰۲۶	۸۰۲۰	۸۰۱۹	۸۰۳۱

03۔ یہ تعویذ لکھ کر دوکان کے اندر چسپاں کرے۔ ایک تعویذ لکھ کر پانی میں گھول کر وہ پانی تمام دوکان کی اشیاء پر چھڑک دے۔ ان شاء اللہ مال بہت فروخت ہوگا۔ تعویذ یہ ہے:۔

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ

۱۵۷	۱۶۰	۱۶۳	۱۵۰
۱۶۲	۱۵۱	۱۵۶	۱۶۱
۱۵۲	۱۶۵	۱۵۸	۱۵۵
۱۵۹	۱۵۴	۱۵۳	۱۶۴

04۔ درج ذیل دو تعویذ جمعرات سورج نکلنے سے پہلے گھنٹے میں اور جمعے کو سورج نکلنے سے پانچویں گھنٹے میں اور سوموار کے دن سورج نکلنے سے تیسرے گھنٹے میں لکھیں اور فریم کرکے دکان میں لٹکائیں۔



دوسرے تعویذ میں درج ذیل آیاتِ مقدسہ بھی لکھ لیں اور یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالیں جس میں رقم رکھتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o هُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا ط وَمِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ o الرعد[13:3] یَا فَتَّاحُ یَا بَاسِطُ یَاحَفِیْظُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ادعیہ برائے ادائے قرض:۔قرض کی ادائیگی کے لیے درج ذیل دعاؤں کے ذریعے ذاتِ باری تعالیٰ سے استعانت طلب کریں:

01۔ نہایت مجرب وآزمودہ دعا ہے۔

اَللّٰهُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِیَدِکَ الْخَیْرُ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ o ال عمران[3:26-27] یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهَا تُعْطِیْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِیْنِیْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاکَ۔

02۔ بعد نمازِ عشاء یَا وَهَّابُ چودہ سو چودہ مرتبہ پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پھر سو مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

یَا وَهَّابُ هَبْ لِیْ مِنْ نِّعْمَةِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اور بعد نمازِ فجر سورۂ نصر اکتالیس (41) مرتبہ اور اگر سنت فجر و فرض کے درمیان میں پڑھیں تو زیادہ تاثیر ہوگی۔

03۔ ہر نماز کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے آخری میم کو اَلْحَمْدُ کی لام سے ملا کر دس مرتبہ پڑھیں، اول وآخر درود شریف، ان شاء اللہ تین ماہ میں قرض کے ادا ہونے کے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

04۔ ہر نماز کے بعد 25 بار اور عشاء کے بعد 125 بار اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یا دن رات میں صرف ایک تسبیح پڑھیں یا ہر نماز کے بعد سات بار اور جمعہ کی نماز کے بعد ستر بار۔

05۔ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْکَسْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔ اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

عملیات و وظائف برائے مقہوری اعدا، برائے حفظ وامن وسلامتی اور برائے رفع رنج وغم:۔انسان کو چاہیے کہ ہر حال میں صدق وخلوص کے ساتھ مالکِ حقیقی کی طرف رجوع رکھے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ بقرہ[2:45] نماز اور صبر کے ذریعے مدد طلب کرو۔

رجوع الی اللہ کے لیے احکام الٰہی کی پابندی لازم کریں اور گناہوں سے بچنے کے لئے جس قدر زیادہ تعداد میں ہو سکے **لَاحَوْلَ** اور **اِسْتِغْفَار** کو پڑھیں۔ان شاءاللہ رحم کیا جائے گا اور آپ کو مشکلات سے نجات ملے گی۔لیکن اس کے ساتھ ہی بالکل تقدیر پر ہی معاملہ نہیں چھوڑ دینا چاہیے۔بلکہ کچھ تدبیر بھی کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ پاؤں کام کرنے اور اوروں کی مدد اور اپنے آپ کی کفالت اور حفاظت کے لئے بھی عطا فرمائے ہیں۔شریعت کے تقاضوں کے مطابق یہ عملیات استعمال کریں۔حتی المقدور، اپنے دشمن اور مخالف کو معاف کرنے کی کوشش کریں۔اگر اس کی مخالفت حد سے زیادہ بڑھ جائے تو درج ذیل عملیات میں سے کوئی ایک عمل استعمال کریں۔پھر بھی دشمن کی بربادی وہلاکت کی نیت کرنے کے بجائے یہ نیت کریں کہ آپ اور آپ کے متعلقین دشمن کے شر سے محفوظ رہیں اور دشمن اس قابل نہ رہے کہ کسی اور پر بھی ظلم کر سکے۔اس سے زیادہ (اس کی ہلاکت اور بربادی) کی نیت ہرگز نہ کریں۔یہ معاملہ اور دیگر تمام معاملات اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔

01۔ حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ نے معاملاتِ زندگی میں حائل رکاوٹوں سے نجات پانے کے لئے نہایت عمدہ نسخہ تجویز کیا ہے۔اپنے نام کے اعداد بحساب ابجد نکالیں، پھر اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں سے ایسے نام کا انتخاب کریں جن کے اعداد آپ کے نام کے اعداد کے برابر ہوں، ان اسماء الٰہیہ کو ہر نماز کے بعد پندرہ (15) مرتبہ پڑھیں اور نمازِ فجر کے بعد اکیس (21) مرتبہ پڑھیں، رفتہ رفتہ تمام اثرات ختم ہو جائیں گے۔غم و پریشانی ختم ہو جائے گی۔دل کو سکون واطمینان حاصل ہوگا اور فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے۔یہ وظیفہ اثر کرے گا لیکن تب جبکہ آپ گناہ سے دور ہو کر نیکی کی طرف قدم بڑھائیں گے۔

02۔ اگر منگل کی رات کے ثلث اخیر میں بحضور قلب وجمع ہمّت ایک ہزار مرتبہ **لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ** پڑھیں تو جس ظالم وستمگر کی طرف توجہ کریں گے، تھوڑے عرصہ میں اسے بے کس وبے بس اور ظلم کرنے سے عاجز دیکھ لیں گے۔

03۔ اکتالیس (41) عدد کنکریاں لے کر ایک گڑھا کھود لیں اور ہر کنکری پر ایک مرتبہ سورہ یٰسین پڑھ کر اسے گڑھے میں ڈالتے جائیں۔جب اکتالیس کی اکتالیس گڑھے میں ڈال دی جائیں تو سب کنکریوں پر اس نیت سے نمازِ جنازہ پڑھیں کہ آپ کے دشمن کی قوت ووسائل خلافِ حق استعمال کے قابل نہیں رہے۔ان کنکریوں کو اپنا دشمن تصور کریں۔اس کے بعد بطور قبر ان پر مٹی ڈال دیں۔جلد ہی ظالم دشمن بے بس ہو جائے گا۔

04۔ پرانی قبر کی مٹی لے کر اس پر سات مرتبہ سورۂ مزمل دشمن کے شر کے خاتمہ کی نیت سے پڑھ کر دم کریں اور اس مٹی کو دشمن کے گھر ڈال دیں۔

05۔ شرط یہ ہے کہ جائز صورت ہو، ایک سو (100) مرتبہ سورۂ فیل پڑھیں یا بعد نمازِ عشاء دو رکعت نفل پڑھیں۔ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ فیل پڑھیں اور بعد سلام چالیس مرتبہ **وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا۔** طٰہٰ[20:111] پڑھیں، جلد ہی کامیابی ہوگی۔

06۔ اگر کسی کو کسی ایسے شخص سے جو اس سے زبردست ہو ظلم کا یا سختی کا خوف ہو تو سورۂ فاتحہ تین بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور سورۂ **لِاِيْلٰفِ** سات بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اور بلا خوف ظالم کے پاس چلا جائے۔ان شاءاللہ وہ شخص خود بخود نرم ہو کر مہربان ہو جائے گا۔

07۔ کسی بے دین، ظالم انسان کی قبر سے کنکر لے کر اس پر سورۂ **لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ** o گیارہ بار پڑھ کر دم کریں اور دشمن کے گھر میں پھینک دیں۔ان شاءاللہ چند روز کے بعد دشمن بے کس، بے بس اور عاجز ہو جائے گا۔

08۔ سورۂ **لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ** ایک سو ایک بار پڑھیں، اول وآخر پانچ بار درود شریف پڑھیں۔اس کے بعد **يَاسَلَامُ** سو مرتبہ پڑھیں۔

09۔ بعدازنمازمغرب سورۂ قریش اکیس (21) مرتبہ پڑھ کرانگشت شہادت پردم کریں اوراپنے ظالم دشمن کا تصور کرکے انگشت شہادت سے اس کے قلب کی طرف ضرب کا اشارہ کریں۔ یہ عمل ایک جلسہ میں تین مرتبہ کرکے اٹھ جائیں۔ اگلے روز اسی وقت پھر یہی عمل کریں۔ چندروز تک مسلسل یہ عمل کرتے رہیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ دشمن مغلوب ہوگا اوراس کے ظلم سے نجات حاصل ہوگی۔

10۔ 341 مرتبہ "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ" آل عمران[3:173] + نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ" انفال[8:40] ہرروز صبح کی نماز کے بعد پابندی سے پڑھیں۔

11۔ يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ بارہ سومرتبہ، بارہ روز تک پڑھیں۔

12۔ سورۂ کوثر کولکھ کربطورتعویذ گلے میں پہن لیں۔ ہمیشہ شرِاعدااور جملہ امراض اوردیگرتمام آفات وبلیات سے امن میں رہیں گے۔

13۔ یہ عمل (فرقہ وارانہ اور مذہبی تعصب کے بغیر) اس شخص کے حق میں کرنا زیادہ موزوں ہے جو دین حق کا دشمن، مسلمانوں کا بیری اور اسلام پاک کا سخت مخالف ہو۔ تین دن متواتر روزے رکھیں۔ اورکسی ذی روح کونقصان نہ پہنچائیں۔ تیسرے روز نمک کی چھوٹی چھوٹی ڈلیاں ایک ہزار کی تعداد میں لے کر ہرڈلی پر سورۃ اللھب بلابسم اللہ ایک مرتبہ پڑھیں۔ جب سوڈلیوں پرسومرتبہ یہ سورہ پڑھ چکیں تو یہ دعا جوذیل میں درج کی جاتی ہے، مانگیں۔ اوراسی طرح ہرسینکڑے پرکریں۔ پھران ڈلیوں کوایک سفید پارچہ میں باندھ کر کسی کنوئیں یانہر یا تالاب میں ڈال دیں۔ جوں جوں نمک پانی میں گھلے گا اس ظالم کی حالت بگڑتی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ ہلاک ہوجائے گا۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْ عُدُوِّیْ (فلاں بن فلاں) كَمَا اَهْلَكْتَ اَعْدَآءَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَقْهَرْ (فلاں بن فلاں) فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَللّٰهُمَّ يَا قَاهِرُ يَا ذَاالْبَطْشِ الشَّدِيْدِ يَافَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْ عُدُوِّیْ (فلاں ابن فلانہ دونوں کے نام) بِحَقِّ سُوْرَةِ تَبَّتْ يَدَا وَبِحُرُوْفِ تَبَّتْ يَدَا وَبِكَلِمَاتِ تَبَّتْ يَدَا اَللّٰهُمَّ بِسِرِّ اَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَبِسِرِّ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ وَبِسِرِّ قَهْرِ جَلَالِكَ وَبِسِرِّ جَبِّ اَسْمَائِكَ وَمَا اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ مَالِكَ جَمِيْعِ رِّقَابِ الْعِبَادِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادِ يَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ يَا قَادِرُ يَا قَاهِرُ يَا كَبِيْرُ فَاِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ○

14۔ کسی ظالم وستم گر کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے سورۂ اخلاص کا یہ عمل مجرب ہے۔ پہلے خلوت میں تنہا باوضودورکعت نماز پڑھیں۔ پھرایک ہزارمرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں اور ہرسینکڑے پر یہ دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ سَلَّطْتُّ رُوْحَانِيَةَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ حَارِهَا وَيَابِسِهَا عَلٰى رُوْحِ.... یہاں اس ظالم کا نام لیں۔

15۔ جوشخص کسی کے ظلم سے خوف رکھتا ہو اسے چاہیے کہ ہروقت خواہ اس کا وضو ہو یا نہ ہو یہ دعا پڑھتا رہے۔ ہرفرض نماز میں آخری قعدہ میں درود شریف کے بعد تین تین مرتبہ پڑھیں۔ اس پر دوام کریں بہت مجرب ہے۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ وتر اور نفل کے درمیان 313 بار پڑھیں۔ اس میں آنکھیں بند کرکے بیٹھیں اور دشمن کو اپنے سامنے کھڑا ہوا تصور کریں۔ پڑھنے کے بعد ایک سنگریزا اس دشمن کا تصور کرکے اس کی طرف ماریں۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

16۔ جس شخص کو ہلاک کرنا منظور ہو اس کی غیر کامل تصویر بنائیں اور اس تصویر کے سینے پر یہ آیت لکھیں۔ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ○ سورہ مائدہ [5:27] اور پشت پر اس شخص کا نام لکھیں اور ہاتھ میں خنجر لے کر اس کے نام کی جگہ پر ماریں۔ اور کہیں فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ اس عمل کو منگل کے دن آخر ماہ میں کریں اور کہیں يَامَلَائِكَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِيَفْعَلَ

کذا بفلاں۔ یہاں فلاں کی جگہ اس کا نام لیا جائے۔لکھا ہے کہ یہ ضرب اس کے سینے میں لگے گی اور چند روز میں کسی نہ کسی طرح اس کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یہ عمل انتہائی ناگزیر صورت میں، اگر شریعتِ اسلامیہ کی رو سے جائز ہو تو کریں وگرنہ باز رہیں۔ناحق قتل خواہ کسی بھی طرح ہو، ہرگز روا نہیں اور دنیا و آخرت میں بربادی کا باعث ہوگا۔

17۔ بعد نمازِ مغرب 322 مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پڑھیں اول و آخر درود شریف، ان شاءاللہ کامیابی ہوگی۔

18۔ اگر سفر میں رہزنوں کا خوف ہے، تو یہ سات آیات پڑھ لیں۔ان شاءاللہ رہزن اپنی جگہ سے تجاوز نہ کریں گے۔

..... اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ○ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ○ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ○ صُمٌّ م بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ○ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ○ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ط لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ○ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ○ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ○

الصافات[37:24-25]+یٰسین[36:49]+بقرہ[2:18]+المومنون[23:115]+الرحمٰن[55:33]+ یٰسین[36:9]+ الرحمٰن[55:35]

19۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ مصائب کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

اِسی دعا کی تاثیر تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو آپ نے اسے ورد کرنا شروع کیا تھا، جس کی برکت سے آپ شرِّ نار سے محفوظ رہے۔

20۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ جبرائیل علیہ السلام نے انسانی صورت میں آکر مجھے یہ دعا پڑھائی جس سے ہر قسم کی مصیبت و بلا ٹل جاتی ہے۔

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَايَمُوْتُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا○

21۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی رنج والم پیش آتا تو یہ دعا کیا کرتے تھے۔ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر میں میں نے آنحضرت ﷺ کو بار بار یہی دعا يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ بحالتِ سجدہ پڑھتے دیکھا یہاں تک کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح ہوئی اور کافروں کو شکست ملی۔

22۔ سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت یونس علیہ السلام کو جب مچھلی نے زندہ نگل لیا تھا، تو آپ اس کے پیٹ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔جس سے آپ کو نجات حاصل ہوئی۔

..... لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ○ انبیاء[21:87]

23۔ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ جس نے یہ دعا پڑھی، اللہ تعالیٰ نے اس کے غم وحزن کو دور کر دیا۔اس کے پڑھنے سے غم والم زائل ہونے کے علاوہ فرحت وسرور بھی حاصل ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجِلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ غَمِّيْ وَهَمِّيْ۔

24۔ جس شخص کے دل پر غم وحزن اور قلق واضطراب ہو۔اس کو سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ o الخ ایک کانچ کے برتن میں لکھ کر گلاب کے ساتھ دھوکر پلائیں۔تسکین وتسلی حاصل ہوگی۔اس سورہ کا ہمیشہ پڑھنا تنگ دستی، تنگ دلی، پریشانی، سرگردانی، بیکاری، بے روزگاری، طاعات میں سستی، معاش میں ناکامی کا شافی علاج ہے اور ہر نماز کے بعد اس کا پانچ مرتبہ پڑھ لینا غیر متوقع رزق وروزی کا وسیلہ بن جاتا ہے۔

درد کا علاج:۔

01۔ ننانوے مرتبہ اسم ذات (اللہ) لکھ کر پانی میں دھوکر مریض کو پلائیں ان شاءاللہ ہر قسم کا درد، دور ہوگا۔بخار اتر جائے گا۔

02۔ جس کو درد ہو اس کے درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر فاتحہ مع بسم اللہ کے ساتھ پڑھیں، پھر ہاتھ اٹھالیں اور اس سے معلوم کریں کہ درد باقی ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو پھر دوسری مرتبہ اس طرح پڑھیں۔اگر درد باقی ہو تو تیسری مرتبہ یہ عمل کریں۔اس طرح یہ عمل سات مرتبہ کریں، ان شاءاللہ درد ختم ہوجائے گا۔

03۔ دانت یا داڑھ کے درد کے لئے خواہ کوئی مریض کیسا ہی درد سے کیوں نہ تڑپ رہا ہو، جونہی یہ عمل کیا جائے گا مریض فوراً صحت یاب ہوگا اور آئندہ کے لئے کبھی اس مرض میں مبتلا نہ ہوگا۔بارہا بار کا تجربہ ہے۔عمل یوں ہے کہ جب کسی کی داڑھ میں درد ہو رہا ہو تو فوراً ایک پاک لکڑی کا تختہ لے کر اس پر پاک ریت بچھائیں۔ریت کے اوپر لوہے کی کیل سے اب ج دہ وز ح ط ی علیحدہ علیحدہ لکھیں۔مریض سے کہیں کہ جس جگہ درد ہے اس جگہ کو اپنی دونوں انگلیوں سے مضبوط پکڑ رکھے اور کیل کو ''الف'' پر رکھ کر زور سے دبائیں اور دل ہی دل میں سورہ الحمد پڑھیں۔بعد ازاں مریض سے درد کی بابت دریافت کریں۔اگر درد بند ہوگیا ہو تو خیر۔ورنہ حرف ''ب'' پر کیل رکھ کر زور سے دبائیں اور دو دفعہ سورہ الحمد پڑھیں۔پھر مریض سے پوچھیں۔اگر بند ہوگیا ہو تو خیر۔ورنہ اگلے حرف ''ج'' کو زور سے کیل کے ساتھ دبائیں۔تین دفعہ سورہ الحمد پڑھیں اور مریض سے پوچھیں۔اگر پھر بھی بند نہ ہو تو اگلے حرف پر اسی طرح اور چار دفعہ سورہ الحمد پڑھیں۔غرض جب تک درد بند نہ ہو، اگلے حرف تک چلتے رہیں۔ان شاءاللہ آخری حرف تک پہنچنے سے پہلے درد بند ہوجائے گا۔

04۔ کان کے درد کے لیے درج ذیل عمل کریں:

یَا سَمِیْعُ گیارہ بار پڑھ کر دم کردیں۔

یہ آیت سرسوں کے تیل پر دم کریں۔اس تیل کے کان میں دو، تین قطرے ڈال دیں۔

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا o الاسریٰ[17:36]

05۔ برائے وجع المفاصل:۔جس جگہ درد ہو اس جگہ کو مضبوط پکڑ کر دس مرتبہ سورۂ فاتحہ اور دس مرتبہ سورۂ کافرون پڑھ کر دم کریں اور چھوڑ دیں۔پھر مریض سے دریافت کریں کہ آرام آیا یا نہیں۔اگر نہ آیا ہو تو دوبارہ اسی طرح کریں۔تین بار دم کرنے سے ان شاءاللہ درد جاتا رہے گا۔اگر پھر بھی نہ جائے تو گیارہ مرتبہ کرنے سے یقیناً دور ہوجائے گا۔

06۔ دردِ شقیقہ کے لئے:۔ مریض خواہ مرد ہو یا عورت خواہ قریب ہو یا دور زمینی فاصلہ چاہے جتنا بھی ہو صبح فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے سے قبل اپنے دائیں ہاتھ کی انگشتِ شہادت سے فضاء میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' تحریر کریں۔تصور کامل کریں کہ میں فلاں مریض کا علاج کر رہا ہوں۔صرف ایک بار ہی عمل کرنے سے دائمی افاقہ ہوگا اور مستقل فائدہ ہوگا۔اگر مریض کا نام معلوم ہو تو اس کا نام لے کر فضاء میں تحریر کریں۔

تعویزات برائے علاج جریانِ خون:۔

01۔ اگر کسی عورت کا خون بند نہ ہوتا ہو تو یہ نقش لکھ کر عورت کو دیں اور کہیں کہ کمر سے باندھ لے۔ان شاءاللہ اسی وقت خون بند ہوجائے گا۔خواہ جادو وغیرہ کے زور سے کسی نے خون جاری کیوں نہ کیا ہو۔مجرب ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۰	۲۶۵	۲۷۲
۲۷۱	۲۶۹	۲۶۷
۲۶۶	۲۷۳	۲۶۸

02۔ سحر وآسیب ونظر بد یا کسی جسمانی بیماری کی وجہ سے کسی عورت یا بچے کے کسی بھی عضو سے خون بہتا ہو، اسے بند کرنے کے لیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد (786) کا یہ نقش نہایت موثر ہے۔

۷۸۶

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۴	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

خواب میں ڈرنے کا علاج:۔ اگر کوئی شخص خواب میں ڈرتا ہو تو لازم ہے کہ رات کو سوتے وقت باوضو لیٹ کر تین بار ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ'' پڑھ کر تین دفعہ آیت الکرسی پڑھے۔ مگر'' وَلَا یَؤُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ'' کے الفاظ کی تین بار تکرار کرے اور سو جائے۔ ان شاء اللہ آئندہ کے لئے خواب میں سوتا ہوا نہ ڈرے گا۔ مجرب ہے۔

امراضِ قلب کا روحانی علاج:۔ عمل برائے ہائی بلڈ پریشر

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ ط اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ o اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ o .....فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی ط وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا ط وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ o الرعد[13:28-29]+التوبہ[9:40]

ہر نماز کے بعد اول وآخر 11۔11 بار درود ابراہیمی اور تین بار یہ آیت پڑھ کر دل پر دم کریں اور پانی پر دم کر کے پلائیں۔

درد دل کے لئے:۔

01۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ کا تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ دل کی جگہ کے برابر ہو۔

02۔ گیارہ مرتبہ مذکورہ بالا آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں اول وآخر درود شریف پڑھیں۔

03۔ سورۃ الرحمٰن تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں، ایک ہفتہ یہ عمل کریں۔

ہول دل کے لئے:۔

01۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ ط اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ o

لکھ کر باندھیں، تعویذ دل پر آجائے۔ دل بائیں پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلے پر ہے۔

02۔ فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَکَ وَلَا تَطْغَوْا ..... ھود[11:112] گیارہ مرتبہ ہر فرض نماز کے بعد پڑھ کر دل پر دم کریں۔

03۔ یَا قَوِیُّ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ قَوِّنِیْ وَ قَلْبِیْ ہر نماز کے بعد تین بار پڑھ کر دل پر دم کریں۔

درد سینہ کے لئے:۔ درد سینہ کے علاج کے لیے یہ لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o ... ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ...o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا...o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ ج وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ...○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا... ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَلَہٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّھَارِ ط وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○

البقرہ[2:178]+الانفال[8:66]+النساء[4:28]+البقرہ[2:186]+ الفرقان[25:45]+الانعام[6:13]

وظائف برائے کمزوری نظر و بینائی و دردِ چشم و نزول الماء:۔

01۔ یَا نُوْرُ پانچوں نمازوں کے بعد گیارہ بار پڑھ کر ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے ان کو آنکھوں پر پھیر دیں۔ اول و آخر درود شریف۔

02۔ پانچوں نمازوں کے بعد تین مرتبہ درج ذیل آیت پڑھ کر ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں پر دم کر کے ان کو آنکھوں پر پھیر دیں۔

.....فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ○ ق[50:22]

03۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَحُبَّھَا پڑھ کر دم کریں۔

دائمی نزلہ اور دمہ سے نجات کے لئے وظیفہ:۔

۱۔ فجر و مغرب کی نماز کے بعد سلام کے فوراً بعد بحالت جلسہ تین بار سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھ کر دم کریں۔

۲۔ سات کنکریاں لاہوری نمک کی لے کر ہر کنکری پر آیۃ الکرسی پڑھیں اور روزانہ ایک کھائیں، بلغم کی بیماری ختم ہو جائے گی۔

۳۔ سورج طلوع ہونے سے قبل کسی بڑے درخت کے نیچے کھڑے ہو کر گیارہ (11) بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں اور پھر گیارہ (11) بار یَا فَارِقُ پڑھیں اور اُس درخت کا پتا توڑ کر بائیں نتھنے سے سونگھیں اور پھر پتا پھینک دیں، پھر یہی عمل کر کے دائیں نتھنے سے سونگھیں تو ان شاء اللہ اکیس (21) دن کے اندر اندر اس مسئلے سے جان چھوٹ جائے گی۔ اول و آخر درودِ پاک لازمی ہے۔

نشہ کا علاج:۔

رات کو جب نشے کا عادی شخص (متاثرہ فرد) سو جائے تو اس کے قریب کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھیں یا یہ لکھ کر اس کو پلائیں۔ چالیس دن یہ عمل کریں۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ○ المائدہ[5:90]

شوگر کے علاج کے لیے وظیفہ:۔

صبح کی نماز کے بعد تین مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر دم کر کے پی لیں۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا○ الاسریٰ[17:80] یہ عمل چالیس دن کریں۔

عملیات و وظائف برائے استقرار و حفاظتِ حمل:۔

01۔ یَا مُبْدِئُ کے نو تعویذ لکھیں۔ جب عورت حیض سے پاک ہو تو تین رات مجامعت کرے اور ہر روز صبح کو تعویذ پانی میں بھگو کر پی لے۔ اسی طرح دوسرے مہینے میں، پھر تیسرے مہینے میں کرے۔ یہ تعویذ عورت کے گلے میں ڈالیں:

بسم		اللہ		الرحمٰن		الرحیم
ھو	ھو	ھو	ھو	ھو	ھو	ھو
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
حَیُّ	حَیُّ	حَیُّ	حَیُّ	حَیُّ	حَیُّ	حَیُّ
قیّوم	قیّوم	قیّوم	قیّوم	قیّوم	قیّوم	قیّوم

وصلی اللہ علیٰ سیدنا خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

02۔ پانچ لونگ ہوں ہرایک پرسات سات بار یہ آیت پڑھیں۔

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ النور[24:40]

غسل حیض کے بعد ہر دن ایک لونگ کھائے اور اس پر پانی نہ پیئیں۔

کاغذ پر زعفران وگلاب سے یہ آیت لکھیں اور اس کو عورت کے گلے میں ڈالیں۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۝ الرعد[13:31]

جب عورت حیض سے پاک ہو تو تعویذ چھ گھونٹ پانی میں بھگو دیں، تین گھونٹ مرد پیے، تین عورت پیے۔ پھر مجامعت کرے۔ پھر دوسری رات اور تیسری رات بھی ایسے کرے۔ اسی طرح دوسرے ماہ میں اور اسی طرح تیسرے ماہ۔ ان شاءاللہ حمل ہو جائے گا۔

يَهَبُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	الذُّكُوْرَ
لِمَنْ	يَّشَآءُ	الذُّكُوْرَ	اَوْ
يَّشَآءُ	الذُّكُوْرَ	اَوْ	يُزَوِّجُهُمْ
الذُّكُوْرَ	اَوْ	يُزَوِّجُهُمْ	ذُكْرَانًا
اَوْ	يُزَوِّجُهُمْ	ذُكْرَانًا	وَّاِنَاثًا

03۔ چالیس لونگ لے کر ان پر سات مرتبہ اس آیت مبارکہ کو پڑھ کر عورت رات سوتے وقت ان میں سے ایک لونگ روزانہ بعد از فراغت ایام حیض کھانا شروع کرے۔ اس بات کی احتیاط کرے کہ اوپر سے پانی بالکل نہ پیے۔

آیت مبارکہ:۔

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ النور[24:40]

درج ذیل آیات کے دو عدد نقش بنا کر ایک نقش مرد اپنے سیدھے بازو پر باندھے اور عورت دوسرا نقش ریشمی ڈوری کے ساتھ کمر پر اس طرح باندھے کہ نقش رحم کے اوپر پڑا رہے بوقت صحبت عورت اس نقش کو اتار دے اور بعد غسل دوبارہ باندھ لے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ آل عمران[3:5-6]

یقیناً اللہ پر زمین اور آسمان کی کوئی بھی چیز مخفی نہیں ۝ وہی ہے جو (ماؤں کے) رحموں میں تمھاری صورتیں جس طرح چاہتا ہے بناتا ہے، اس کے سوا کوئی لائقِ پرستش نہیں (وہ) بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے ۝

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا ۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ آل عمران[3:38-40]

اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، عرض کیا: میرے مولا! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہے ۝ ابھی وہ حجرے میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے (یا دعا ہی کر رہے تھے) کہ انھیں فرشتوں نے آواز دی: بے

شک اللہ آپ کو (فرزند) یحییٰ (علیہ السلام) کی بشارت دیتا ہے جو کلمۃ اللہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کی تصدیق کرنے والا ہوگا اور سردار ہوگا اور عورتوں (کی رغبت) سے بہت محفوظ ہوگا اور (ہمارے) خاص نیکوکار بندوں میں سے نبی ہوگاo (زکریا علیہ السلام نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟ درآنحالیکہ مجھے بڑھاپا پہنچ چکا ہے اور میری بیوی (بھی) بانجھ ہے، فرمایا: اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہےo

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِo النور[24:39]

اور کافروں کے اعمال چٹیل میدان میں سراب کی مانند ہیں جس کو پیاسا پانی سمجھتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے تو اسے کچھ (بھی) نہیں پاتا (اسی طرح اس نے آخرت میں) اللہ کو اپنے پاس پایا مگر اللہ نے اس کا پورا حساب (دنیا میں ہی) چکا دیا تھا، اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہےo

04۔ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ یہ عمل اکتالیس (41) دن کریں۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًاo الفرقان[25:74]

صبح وشام درج ذیل آیت کی ایک تسبیح پڑھیں۔

.....رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَo الانبیاء[21:89]

مباشرت کے وقت جماع سے پہلے عورت کے پیٹ کی داہنی طرف ہاتھ پھیرتے ہوئے سات بار سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ اس کے بعد ناف پر انگلی رکھ کر کہیں: یا اللہ اگر تو نے مجھے لڑکا عطا فرمایا تو اس کا نام 'محمد' رکھوں گا۔

05۔ برائے اولادِ نرینہ سورۂ یوسف لکھ کر عورت کے گلے میں ڈالیں اور نذر مانیں کہ لڑکے کا نام 'محمد' رکھوں گا۔

06۔ اولادِ نرینہ کے لئے حمل پر تین ماہ گزرنے سے پہلے ہرن کی کھال پر یا کاغذ پر زعفران کو عرق گلاب میں حل کر کے یہ تعویذ لکھیں:

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍo عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِo يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّاo الرعد[13:8-9]+مریم[19:7] بِحُرْمَةِ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى ابْنًا صَالِحًا طَوِيْلُ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ۔

07۔ عورت کے پیٹ پر ناف کے گرد ستر بار دائرہ کھینچیں۔ ہر بار انگلی پھیرتے وقت یَا مَتِیْنُ پڑھیں۔ پھر مجامعت کریں۔ یہ آیت لکھ کر عورت کے گلے میں ڈالیں:

...رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِo ...رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًاo ...رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَo وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo ال عمران[3:38]+الفرقان[25:74]+انبیاء[21:89]+انبیاء[21:107]

08۔ اکیس چھوہارے (اچھے جن کی نتھ باقی ہو) لیں۔ ہر دانے پر نو (9) بار سورۂ اخلاص ومعوذتین پڑھ کر دم کریں۔ پھر غسلِ حیض کے بعد گائے کے دودھ میں جس کا نر بچھڑا ہو سات دانوں کو بھگوئیں اور رات کو مرد وعورت کھائیں۔ پھر جماع کریں لیکن اس بات کا خیال نہ کریں کہ میں نے کتنے کھائے اور اس نے کتنے کھائے۔ پھر دودھ دونوں پئیں۔ اس کے بعد ہم بستری کریں۔ اسی طرح دوسرے ماہ اور تیسرے ماہ کریں۔

09۔ اکیس چھوہاروں پر اکیس مرتبہ سورۂ تغابن پڑھیں۔ ان میں سے پہلے دن سات عدد کھائیں۔ اس طرح کہ ایک چھوہارے کے کو دو حصے کریں۔ ایک حصہ مرد کھائے، دوسرا حصہ عورت کھائے۔ پھر جماع کریں۔ دوسرے اور تیسرے دن بھی اس طرح کریں۔ یہی

عمل دوسرے ماہ اور تیسرے ماہ کریں۔

10۔ ''اَللّٰہُ مُعْطِیْ اَللّٰہُ قَادِرٌ اَللّٰہُ شَافِیْ'' کی روزانہ تین تسبیح سونے سے پہلے ایک وقت مقررہ پر اکیس روز پڑھیں۔کوشش کریں کہ باوضو رہیں اور دن میں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔ان شاءاللہ تعالیٰ،جلد مراد بر آئے گی۔

اگر خدانخواستہ پہلے اکیس دن میں مراد پوری نہ ہو تو دس گیارہ دن ناغہ کر کے پھر اکیس دن اسی عمل کو دہرائیں۔ وظیفہ سے فراغت کے بعد روزانہ بارگاہ رب العالمین میں رو رو کر اپنے مقاصد کے لیے دعا مانگیں۔

تیسری بار بھی اگر مراد پوری نہ ہو تو صبر کریں،شاید اس میں بہتری ہو۔(۲۵۶)

کوکھ کی بندش کا علاج:۔ عورتوں کا ایک اور بہت بڑا مسئلہ ہے کہ بعض حاسد قسم کی خواتین کالے علم کے ذریعے کسی بھی عورت کی کوکھ کی بندش کر دیتی ہیں۔چونکہ جادو بااثر ہے اس لئے اگر کسی پر اس کے ذریعے وار کیا جائے تو اس کے نتائج ظاہر ہو جاتے ہیں۔جس عورت کے رحم کی بندش کی گئی ہو اور تمام تر علاج کے باوجود وہ اولاد کی نعمت سے محروم رہے اور اسے یہ شک یا یقین ہو کہ اس پر کسی نے جادو کرایا ہے تو اس کے لئے یہ وظیفہ انتہائی مجرب اور بااثر ہے۔وہ عورت خود یا اس کا خاوند یہ عمل کر سکتا ہے۔اگر وہ بتائی ہوئی تمام شرائط پر پورے اترتے ہوں تو الحمدللہ نتائج دنوں میں ظاہر ہو جائیں گے۔میرا کوئی کمال نہیں رابطہ آپ کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونا ہے اور اس نے ہی اپنا فضل کرنا ہے۔یہ وظیفہ سوموار کے دن شروع کریں۔وظیفہ شروع کرنے سے پہلے حسب ضرورت پانی' سیاہ مرچ پچاس (50) گرام' اچھی طرح صاف کی ہوئی دیسی اجوائن سو (100) گرام پاس رکھ لیں۔ظہر کی نماز پڑھ کر درود ابراہیمی اکتالیس (41) بار مرتبہ پڑھیں۔اس کے بعد سورۃ الشّمس اکتالیس (41) مرتبہ پڑھ کر ان تمام اشیاء کو دم کریں۔سورۃ الشّمس ہر مرتبہ پڑھنے کے بعد پھونک مارنی ہے یعنی اکتالیس (41) پھونکیں پوری کرنی ہیں۔اس کے بعد اکتالیس (41) مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں اور تمام اشیاء پر پھونک مار کر دم کریں۔ اس کے بعد اکتالیس (41) مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھیں اور دم کریں۔ اس کے بعد اکتالیس (41) مرتبہ نیچے دی گئی آیات کو پڑھ کر دم کریں۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ○فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ط اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ○وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ○ سورۂ یونس[10:80-82]

یہ عمل سات (7) سوموار کرنا ہے۔تین سیاہ مرچ کے دانے اور اس سے دگنی مقدار میں اجوائن،اس دم کیے ہوئے پانی کے ساتھ نہار منہ کھائیں۔دم کی ہوئی اشیاء سوموار سے ہی کھانا شروع کر دیں۔ہر سوموار دم بھی کرتے جائیں اور ساتھ ساتھ کھاتے بھی جائیں۔اس کے علاوہ یہ تعویذ عام سادہ کاغذ پر لکھ کر چاندی یا چمڑے میں بند کروا کر اس عورت کے گلے میں لٹکا دیں۔

يَا رَبَّ	يَا قَيُّوْمُ	يَا رَبَّ
جِبْرَائِيْلَ		مِيْكَائِيْلَ
يَا قَيُّوْمُ	يَا قَيُّوْمُ	يَا قَيُّوْمُ

يَا رَبَّ جَبْرَائِيْلَ	يَا قَيُّوْمُ	يَا رَبَّ مِيْكَائِيْلَ
يَا قَيُّوْمُ	يَا قَيُّوْمُ	يَا قَيُّوْمُ
يَا رَبَّ اِسْرَافِيْلَ	يَا قَيُّوْمُ	يَا رَبَّ عِزْرَائِيْلَ

اس تعویذ کو عام سادہ کاغذ پر فوڈ کلر سے لکھ لیں۔

يا الله هو	يا الله هو	يا الله هو
يا الله هو	يا الله هو	يا الله هو
يا الله هو	يا الله هو	يا الله هو

روزانہ اکتالیس (41) تعویذ لکھنے ہیں۔ایک تعویذ پانی میں حل کر کے پی لینا ہے۔باقی رہ گئے چالیس (40) تعویذ۔آدھ پاؤ پانی لے کر ان چالیس (40) تعویذوں کو اچھی طرح حل کر لینا ہے کہ ان پر لکھائی نہ رہے۔تعویذ کے کاغذوں کو باہر نکال کر سنبھال لیں۔ان تعویذوں کی عبارت والے پانی میں آٹا ڈال کر اسے گوندھ لیں۔یہ آٹا پرندوں کو کھلانا ہے۔دسویں دن پھر ایک تعویذ لکھ کر اور پانی میں گھول کر عورت کو پلائیں اور چالیس (40) تعویذوں کے ساتھ اوپر والا عمل دہرائیں۔یہ اکتالیس (41) دن کا عمل ہے۔اس دوران تین (3) تعویذ عورت کو پلانے ہیں باقی آٹے کے ذریعے پرندوں کو کھلانے ہیں۔جب یہ اکتالیس (41) دن والا عمل مکمل ہو جائے تو پھر یہ اللہ ہو والا تعویذ ہر دس (10) دن بعد عورت کو پلا دیا کریں۔یہ عمل اس وقت تک جاری رکھنا ہے جب تک کہ گود ہری نہ ہو جائے۔ان شاءاللہ اولاد نرینہ عطا ہوگی۔

تعویزات برائے حفاظت از اسقاطِ حمل:۔

01۔ یہ تعویذ عورت ناف پر باندھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ م بَعْدِہٖ ط اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا o ...فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ o وَلَہٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّھَارِ ط وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o فاطر [35:41]+یوسف[12:64]+الانعام[6:13]

02۔ یہ تعویذ عورت کے گلے میں ڈالیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ o الطارق[86:4] ...فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ o یوسف[12:64] اَللّٰھُمَّ احْفَظْ حَمْلَ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃِ مِنْ جَمِیْعِ الْاٰفَاتِ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن۔

03۔ یہ تعویذ عورت کے گلے میں ڈالیں۔

یَا قَابِضُ	یَا قَابِضُ	یَا قَابِضُ
یَا قَابِضُ	یَا قَابِضُ	یَا قَابِضُ
یَا قَابِضُ	یَا قَابِضُ	یَا قَابِضُ
اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا		

یَا اَللّٰہُ یَا حَفِیْظُ۔ وَ لَبِثُوْا فِیْ کَھْفِھِمْ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا o کے چند تعویذات لکھ دیں۔عورت پانی کے ساتھ پیتی رہے۔

یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ ط وَّاٰتَیْنٰہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا o

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

وَ لَبِثُوْا فِیْ کَھْفِھِمْ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا o الکہف[18:25]

اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا...o الرعد[13:2]

یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ ط وَاٰتَیْنٰہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا o مریم[19:12]

حوالہ جات:۔حوالہ جات برائے تصدیق وسند دیے گئے ہیں۔یہ تعویز میں نہ لکھیں۔

04۔ جب عورت کو حمل قرار پائے تین ماہ ہو جائیں تو کچے نیلے سوت کے اکتالیس دھاگے لے کر جو عورت کے قد کے برابر ہوں، ان دھاگوں پر سورۃ الطارق اکتالیس مرتبہ پڑھ کر اکتالیس عدد گرہیں اس طرح لگائیں کہ ہر بار گرہ لگاتے ہوئے دھاگے پر پھونک لگائیں۔سورۃ الطارق کے بجائے ہر گرہ پر ایک بار سورۃ یٰسین یا تین بار سورۃ مزمل یا تین بار درود شریف، الحمد شریف، آیت الکرسی،

چاروں قل اور درود شریف پڑھ کر بھی گرہیں لگائی جاسکتی ہیں۔
بعد میں پورے دھاگے پر سورۃ الطارق کو تین مرتبہ پڑھ کر مکمل طور پر پھونک لگائیں۔ اگر آپ نے سورۃ الطارق کے بجائے ہر گرہ پر کوئی اور سورۃ مقدسہ یا زیادہ سورتیں پڑھی ہیں تو پورے دھاگے پر وہی عمل مثلاً سورۃ یٰسین تین بار یا سورۃ مزمل تین بار یا الحمد شریف تا معوذتین تک کی منتخبہ سورتیں اور اول و آخر تین، تین بار درود شریف پڑھ کر اس دھاگے کو دم کریں۔ اس دھاگے کو عورت اپنی کمر پر باندھ لے اور اس کی حفاظت کرے۔ جب دھاگہ یا ڈوری تیار ہو جائے تو حسب استطاعت اکاون روپے یا ایک سو ایک روپے بطور ہدیہ مسجد میں جمع کروادیں یا فقراء میں تقسیم کردیں۔ اگر اس دوران غسل کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اس دھاگے کو کھول کر علیحدہ رکھ دیں اور بعد از غسل دوبارہ پہن لیں۔ زچگی کے فوری بعد اس دھاگے کو بچے کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ یہ دم کیا ہوا دھاگہ نہ صرف حمل کی حفاظت کے لیے بلکہ تمام جسمانی و روحانی اور ذہنی و نفسیاتی امراض کے لیے؛ دفع سحر و آسیب و نظرِ بد کے لیے نہایت مجرب ہے۔ تمام امراضِ نسواں، پیٹ کے امراض، جگر، گردے کی خرابی، امراضِ قلب، جنون، شیزوفرینیا کے علاج کے لیے آیاتِ شفاء آیاتِ استعاذہ اور منتخبہ سورتیں پڑھ کر دھاگہ تیار کیا اور استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ولادت میں آسانی کے لیے عملیات:۔

01۔ جب سخت درد ہو تو یہ آیت لکھ کر بائیں ران پر باندھیں۔ وضع حمل کے بعد کھول دیں۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْo وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْo وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْo وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْo وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْo الانشقاق[84:1-5]

02۔ یہی مذکورہ آیت کسی میٹھی چیز پر دم کردیں اور اس کو کھلائیں۔

03۔ یَاوَاسِعُ کے سات تعویذ لکھ دیں۔ دو، دو گھنٹے کے بعد پیتی رہے۔

04۔ یہ لکھ کر گلے میں ڈالیں:

يَاخَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ يَا مُخْرِجَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِّصْهَا

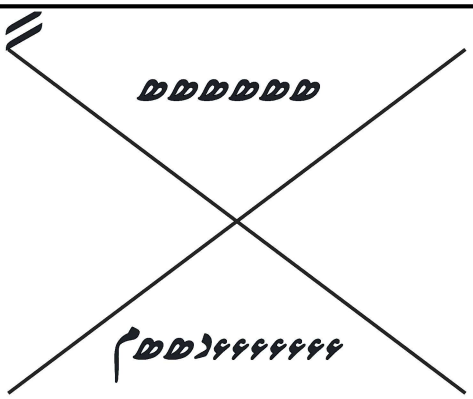
05۔ لکھ کر باندھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ o سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَo

... كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْنَ o الاحقاف[46:35]

تعویذ برائے حمل خشک شدہ:۔ جس عورت کا حمل خشک ہو گیا ہو اس کے لیے یہ تعویذ چینی کے برتن میں لکھیں۔ چالیس روز بلا ناغہ یہ تعویذ پلائیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ حمل نمو حاصل کر کے ظاہر ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ oسُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَo يٰسین [36:36] وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔



مرضِ اٹھرا کا علاج:۔ حمل قرار نہ پانا، حمل قرار پانے کے بعد ضائع ہو جانا، اولاد کا ناکارہ یا اپاہج ہونا، پیدا ہونے کے بعد مر جانا، صرف لڑکیاں یا لڑکے پیدا ہونا، مرضِ اٹھرا کی مختلف صورتیں ہیں۔ ان امراض کے روحانی علاج کے لیے کالی مرچ اور اجوائن ڈیڑھ ڈیڑھ پاؤ لے کر انہیں پیس لیں اور آپس میں ملا لیں۔ سوموار کے دن دوپہر کے وقت چالیس بار سورۃ والشّمس اور والضحیٰ پڑھیں اور ہر بار اول و آخر درود شریف پڑھیں اور اس پر دم کریں۔ ہر روز نہار منہ، پانی کے ساتھ یہ دم کیا ہوا سفوف ایک چوتھائی چمچ کھا لیا کریں۔ یہ عمل حمل سے دودھ چھڑانے تک کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَo قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ج وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌo ...فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَo

التوبہ[9:129]+النمل[27:30-31]+النمل[27:39]+یوسف[12:64]

اس کے چار تعویذ لکھ کر مکان کے چار کونوں میں دفن کریں۔

...اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًاo يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًاo وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًاo مَالَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًاo وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًاo اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ط يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَo

نوح[71:10-14]+الانعام[6:95]

يَا بُدُّ وُحُ اِلٰهِي بِحُرْمَةِ يمليخا مكسلمينا كشفوطط طبيونس كشا فطيونس اذا فطيونس يوانس بوس و كلبهم قطمير۔ لکھ کر گلے میں ڈالے۔

عملیات و وظائف برائے ترقی علم و حافظہ:۔

01۔ روزانہ صبح کو اکتالیس مرتبہ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ پڑھیں۔ اگر قرآن مجید و حدیث کا مفہوم حل نہ ہو رہا ہو تو اس کے پڑھنے سے حل ہو گا اور اگر مقرر کو تقریر میں آمد نہ ہو رہی ہو تو اس کے پڑھنے سے مضمون کی آمد ہو گی۔

02۔ تقریر کی آمد کے لئے رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْo وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْo وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْo يَفْقَهُوْا قَوْلِيْo کی آیت دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر پانچ مرتبہ پڑھ کر مٹھی بند کر لیں پھر ایک مرتبہ پڑھ کر مٹھی کھول لیں۔ پھر اس ہتھیلی پر دم کر کے دماغ و سینہ پر ہاتھ پھیر دیں۔

03۔ علم و حافظہ کی ترقی کے لئے هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًاo الدہر[76:1] کی آیت سونے سے پہلے گیارہ مرتبہ پڑھ کر سینہ پر دم کریں۔

04۔ نسیان کے دفعیہ کے لئے سوتے وقت گیارہ مرتبہ پڑھیں سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ o البقرہ[2:32]

05۔ سنت فجر وفرض کے درمیان اکتالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں مگر مع الوصل یعنی بسم اللہ کی رحیم کی میم کو الحمد کی لام سے ملا کر پڑھیں اور پانی یا میٹھی چیز پر دم کر کے کھلائیں۔

06۔ حافظہ وذہن کی ترقی کے لئے روزانہ بسکٹ پر ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لکھ کر کھائیں۔ چالیس دن ایسا کریں۔

07۔ صبح وشام سورۂ یٰسین سات دن گلاب وزعفران سے طشتری پر لکھ کر پی لیں۔ ان شاء اللہ حافظہ بڑھے گا جو، یاد کرے گا اس کو نہ بھولے گا۔

08۔ مذکورہ دعائیں صبح وشام تین مرتبہ پڑھ کر اپنے دماغ ودل پر دم کر لے۔

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ o رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ o وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ o وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ o يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ o رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا o اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَلْبِيْ وَزِدْ قُوَّةَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَحِفْظِيْ وَاجْعَلْنِيْ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنَ الْخَلْقِ

09۔ امتحان میں کامیابی کے لئے امتحان گاہ میں جانے سے پہلے سورۃ القلم پڑھ کر جائیں۔ پھر امتحان گاہ میں پرچہ حل کرنے سے پہلے اس کو الٹ کر رکھ دیں اور سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ o گیارہ مرتبہ پڑھیں اور گیارہ مرتبہ يَافَتَّاحُ اور سات مرتبہ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ o یوسف[12:18] پڑھیں۔

اول وآخر تین بار درود شریف پڑھیں، ان شاء اللہ غیب سے شرح صدر ہوگا۔ مضامین کی آمد ہوگی۔

عملیات ووظائف برائے بازیافت گم شدہ:۔

01۔ جب کوئی نقد مال یا مویشی یا کوئی اور قیمتی چیز گم ہو جائے تو فوراً یہ کلمات منہ سے نکلنے چاہئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ o بقرہ[2:156] ان شاء اللہ ضرور وہ چیز دستیاب ہو جائے گی۔ مجرب ہے۔

02۔ کسی چیز کی گم شدگی پر فوراً چند بار يَا رَقِيْبُ اور درج ذیل دعا پڑھ لیں۔ تو ان شاء اللہ وہ چیز جلدی بلا نقصان مل جائے گی۔ مجرب وآزمودہ ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ o ال عمران[3:9]

اے ہمارے رب! بے شک تو اس دن کہ جس میں کوئی شک نہیں سب لوگوں کو جمع فرمانے والا ہے، یقیناً اللہ (اپنے) وعدہ کے خلاف نہیں کرتا o

03۔ اگر کسی کی کوئی چیز یا مال وغیرہ گم یا چوری ہو گیا ہو، تو وہ ایک سو انیس (119) دفعہ يَا حَفِيْظُ پڑھے اور یہ آیت پوری ایک سو انیس (119) بار پڑھے۔ ان شاء اللہ گم شدہ چیز مل جائے گی۔

يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ o سورۂ لقمان [31:16]

04۔ یہ تعویذ بارہا کا آزمودہ اور مجرب ہے۔ خواہ کتنے برس کسی آدمی کو گم ہوئے گزر گئے ہوں، وہ واپس آجائے گا یا پتہ مل جائے گا اور اگر خدانخواستہ گم شدہ فوت ہو گیا ہے تو بھی اس کی موت کی اطلاع آجائے گی۔ اس تعویذ کو چرخہ سے باندھ دیا جائے اور اسے روزانہ الٹی طرف ساتھ پھیر دیں۔ ان شاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر اندر پتہ مل جائے گا۔

عملیات و وظائف برائے قضائے حاجات:۔

01۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بارہ ہزار مرتبہ پڑھے وہ اس طرح کہ جب ایک ہزار ختم ہو تو دو رکعت نفل پڑھے اور دعا کرے پھر شروع کرے۔ اس طرح تعداد پوری کرے۔

02۔ قرآن مجید کو کھولے اور ہر سورت کی پہلی آیت کو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ساتھ پڑھے۔ اس طرح آخر تک کرے۔ پھر دعا کرے یا مریض پر دم کرے۔

03۔ قرآن مجید کی سات منزلیں ہیں۔ روزانہ ایک منزل علیحدگی میں پڑھے۔ کسی سے درمیان میں کلام نہ کرے، بعد منزل پڑھنے کے دعا کرے۔ یہ عمل سات دن کا ہوگا۔

04۔ مہینے میں پہلی جمعرات وضو کر کے قرآن سامنے رکھے اور اس کی ہر سطر پر انگلی پھیرتا جائے اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتا جائے، یہاں تک کہ پورا ختم کر دے۔ یہ عمل تین مہینے کرے اور صرف مہینے کی پہلی جمعرات یہ عمل کرنا ہے۔ یہ عمل بعد نمازِ عشاء کرے اور درمیان میں کسی سے کلام نہ کرے۔ تین جمعرات یہ عمل ہوگا۔ ہر مہینے کی ایک جمعرات ہوگی، پہلے مہینے میں کام ہو جائے تو بہتر، ورنہ دوسرے مہینے، ورنہ پھر تیسرے مہینے میں ان شاء اللہ ضرور کام ہو جائے گا۔

05۔ فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان اکتالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں مگر اس کی ترکیب سے پڑھیں کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی میم کو اَلْحَمْدُ کی لام سے ملا کر پڑھیں۔ اس سے ہر مقصد پورا ہوگا۔

06۔ آیۃ الکرسی کا عمل پانچوں نماز کے بعد کریں۔ وہ اس طرح کہ آیۃ الکرسی میں دس جملے ہیں، ہر جملے پر دونوں ہاتھ کی دس انگلیوں میں سے ایک انگلی بند کریں۔ وہ اس طرح کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ (پہلے جملے) پر دائیں ہاتھ کی خنصر (چھوٹی انگلی) بند کریں۔ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (دوسرے جملے) پر بنصر (چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی) کو بند کریں۔ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ (تیسرے جملے) پر درمیان کی انگلی بند کریں۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (چوتھے جملے) پر شہادت والی انگلی بند کریں۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (پانچویں جملے) پر انگوٹھا بند کریں۔ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ (چھٹے جملے) پر بائیں ہاتھ کی خنصر بند کریں۔ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ (ساتویں جملے) پر بنصر بند کریں۔ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (آٹھویں جملے) پر درمیان والی انگلی بند کریں۔ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا (نویں جملے) پر بائیں ہاتھ کی چوتھی انگلی بند کریں۔ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ o (دسویں جملے) پر بائیں ہاتھ کا انگوٹھا بند کریں۔ اس طرح دس انگلیوں کو بند کرنا ہے لیکن جب یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ پر پہنچیں تو دونوں عین کے درمیان اپنے مقصود کا خیال رکھیں۔ اسی طرح جب یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ پر پہنچیں تو دو میم کے درمیان اپنے اعداء کی مقہوریت کا تصور کریں۔ اس طرح عقد پورا کرنے کے بعد سورۂ الم نشرح اور سورۂ اخلاص اور درود شریف تین تین بار پڑھ کر آسمان کی طرف پھونکیں۔ اس کے بعد جس ترتیب سے انگلیوں کو بند کیا تھا، اسی ترتیب سے کھولیں۔ یعنی دائیں ہاتھ کی خنصر سے شروع کر کے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے تک ختم کر دیں اور ہر انگلی کے کھولتے وقت ایک بار سورۂ فاتحہ اس طرح پڑھیں کہ تسمیہ میں 'رحیم' کی میم کو 'الحمد' کی لام سے ملا کر پڑھیں تو سورۂ فاتحہ کا پڑھنا دس مرتبہ ہوگا۔ اس کے بعد دونوں ہاتھوں پر دم کر کے پورے بدن پر پھیر دیں۔ یہ عمل عجیب اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

07۔ نمازِ جمعہ کے بعد قبلہ رو ہو کر تین بار سورۂ یٰسین پڑھیں۔ پہلی مبین پر سورۂ اخلاص تین بار، دوسری مبین پر سورۂ کوثر تین بار، تیسری مبین پر سورۂ الم نشرح تین بار، چوتھی مبین پر سورۂ فاتحہ تین بار، پانچویں مبین پر اَللّٰہُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ o [الشوریٰ 42:19] تین بار، چھٹی مبین پر یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ تین بار، ساتویں مبین پر اَللّٰھُمَّ وَسِّعْ فِیْ رِزْقِیْ وَوُسْعَۃً لَا اَحْتَاجُ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ تین بار پھر سورت مکمل کریں۔

08۔ سورۂ یٰسین اس ترکیب سے پڑھیں کہ اس میں سات مبین ہیں تو ہر لفظ مبین سے اسے از سرِ نو شروع کریں۔ اس طرح سورت کو ختم

کریں۔ پھر سرننگا کر کے سجدے میں جا کر اپنی ضرورت کا نہایت عاجزی وانکساری سے سوال کریں۔ مطلب کے حاصل ہونے تک ایسا کریں۔

09۔ مقصد کے حصول تک بعد نمازِ فجر تین سو تیرہ (313) مرتبہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ یٰسین [36:58] پڑھیں۔

10۔ سورۃ النصر اکتالیس مرتبہ پڑھیں اس ترکیب سے کہ بعد نمازِ فجر 9 مرتبہ اور باقی چار نمازوں کے بعد 8 مرتبہ پڑھیں اور اس پر دم کریں یا بعد نمازِ فجر 15 مرتبہ، بعد نمازِ ظہر 10 مرتبہ، بعد نمازِ عصر 7 مرتبہ، بعد نمازِ مغرب 5 مرتبہ، بعد نمازِ عشاء 3 مرتبہ پڑھیں۔

11۔ دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی، جان و مال و عزت کی حفاظت و شرورِ دشمنان سے حفاظت کے لئے صبح و شام تین مرتبہ سورۂ آلِ عمران کی آیت قطب پڑھیں۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ م بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَةً مِّنْکُمْ لا وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ ط یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ط قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ ط یُخْفُوْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ ط یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ ج وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ م بِذَاتِ الصُّدُوْرِ o آل عمران [3:154] اور جب اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ پر پہنچیں تو اپنے مقاصد کا خاص خیال رکھیں۔ اس کے بعد آیت مکمل کریں۔

12۔ بعد نمازِ عشاء پاک صاف ہو کر ایک ہی نشست میں یَا لَطِیْفُ سولہ ہزار چھ سو اکتالیس (16641) مرتبہ پڑھیں۔ ہر ایک سو انتیس پر ایک مرتبہ لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ ز وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ ج وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ o الانعام [6:103] پڑھیں فارغ ہونے کے بعد اپنے مقصد کے لیے دعا کریں۔ اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ایک سو انتیس (129) دانے کی تسبیح بنالیں۔ ایک تسبیح پوری کرنے کے بعد یہ آیت لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ پڑھیں۔ یہ تسبیح ایک سو انتیس (129) کی تعداد میں پڑھیں۔ کیونکہ ایک سو انتیس کو ایک سو انتیس میں ضرب دینے سے سولہ ہزار چھ سو اکتالیس (16641) نکلتے ہیں۔

13۔ ...حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ o نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ o آل عمران [3:173] + الانفال [8:40] پانچ تسبیح روزانہ پڑھیں۔

14۔ ... حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ o التوبہ [9:129] کی تسبیح صبح پڑھیں۔

15۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ o فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ لا وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ط وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ o انبیاء [21:87-88] کی آیت تین سو تیرہ (313) مرتبہ پڑھیں۔ پانی کا پیالہ اپنے پاس رکھیں اور لحہ لحہ اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر اپنے منہ اور بدن پر پھیرتے رہیں۔ یہ عمل تین دن یا سات دن یا گیارہ دن یا اکیس دن یا اکتالیس دن تک کریں۔

16۔ یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ بارہ دن پڑھیں۔ روزانہ بارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ اگر دشمن کی مغلوبیت کے لئے پڑھیں تو بالخیر کی جگہ بالقہر پڑھیں اور اگر بیمار کی شفاء کے لئے پڑھیں تو بالخیر کی جگہ بالشفاء کہیں۔

17۔ یَا رَحْمٰنُ اَغْنِنِیْ بعد نمازِ فجر و بعد نمازِ مغرب ایک سو مرتبہ پڑھیں، اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

18۔ سخت مشکل یا حاجت کی صورت میں ذیل کا آسان عمل نہایت بابرکت اور تیر بہدف ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ عروج ماہ میں ہفتے کے دن شروع کرے اور وظیفہ شروع کرنے سے بیشتر جتنی دفعہ ہو سکے اول و آخر درود شریف، پھر استغفار اور پھر درود شریف پڑھ لے۔ اسی طرح بعد ختم وظیفہ کے بھی جتنی دفعہ ہو سکے درود شریف پڑھ لیا کرے۔ ان شاء اللہ عمل ختم ہونے تک یعنی ایک ہفتہ کے اندر ہی اندر اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ وظیفہ فرض ادا کرنے کے بعد پڑھنا چاہیے۔ سنت اور نوافل بعد وظیفہ ادا کرے۔

دن	نمازِ فجر	نمازِ ظہر	نمازِ عصر	نمازِ مغرب	نمازِ عشاء
اتوار	یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ ۱۰۰۰مرتبہ	یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ۱۰۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْجَلِیْلُ یَا عَزِیْزُ یَا جَلِیْلُ ۱۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ ۱۱۰مرتبہ	لَا اِلَی اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ۱۰۰۱مرتبہ
سوموار	یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ ۱۰۰۰مرتبہ	درودشریف ۱۰۰۰مرتبہ	درودشریف ۱۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْوَاسِعُ الْوَدُوْدُ ۱۲۰مرتبہ	وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِهٖ ۱۰۰۱مرتبہ
منگل	یَا مَالِكَ یَوْمِ الدِّیْنِ ۱۰۰۰مرتبہ	لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۱۰۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ خَالِصًا وَّمُخْلِصًا ۱۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحِدُ ۱۳۰مرتبہ	وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَo ۱۰۰۱مرتبہ
بدھ	یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ ۱۰۰۰مرتبہ	اَسْتَغْفَارْ ۱۰۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ۱۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْمَلِكُ الصَّمَدُ الْاَوَّلُ ۱۴۰مرتبہ	لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ۱۰۰۱مرتبہ
جمعرات	یَا كَبِیْرُ یَا مُتَعَالُ ۱۰۰۰مرتبہ	کلمہ توحید یا شہادت ۱۰۰۰مرتبہ	کلمہ تمجید ۱۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْمَلِكُ الْمَالِكُ ۱۵۰مرتبہ	اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ۱۰۰۱مرتبہ
جمعہ	یَا كَافِیُ یَا غَنِیُّ ۱۰۰۰مرتبہ	کلمہ تمجید ۱۰۰۰مرتبہ	لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَo ۱۰۰مرتبہ	کلمہ طیّب ۱۶۰مرتبہ	وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ م بِالْعِبَادِo ۱۰۰۱مرتبہ
ہفتہ	یَا فَتَّاحُ یَا رَزَّاقُ ۱۰۰۰مرتبہ	کلمہ طیّب ۱۰۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۱۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْمَلِكُ السَّلَامُ الْمُصَوِّرُ ۱۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَo ۱۰۰۱مرتبہ

صلوٰۃ الحاجات:۔

01۔ اول وضو کرے اور دو رکعت نمازِ نفل ادا کرے۔ پھر مصلے پر بیٹھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد ہزار مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے پھر سو مرتبہ کہے " اَللّٰهُ الصَّمَدِیْ خُذْ بِیَدِیْ " پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ دوسرے دن دو رکعت نمازِ حاجت ادا کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک ہزار مرتبہ پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تلاوت کرے اور پھر سو بار " سٓ لٓمٓ قٓف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ " یٰسین [36:58] پڑھے اور گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ تیسرے دن پھر دو

رکعت نمازنفل حاجت کے ادا کرے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف اور ہزار مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی تلاوت کر کے سو بار کہے" لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" انبیاء[21:87] اور پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ چوتھے دن پھر دو رکعت نماز حاجت ادا کر کے گیارہ مرتبہ درود شریف، ہزار مرتبہ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"، اور سو بار "فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ ط وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ" انبیاء[21:88] پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پانچویں دن حسبِ معمول دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف، ہزار مرتبہ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"، اور سو بار "وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ م بِالْعِبَادِ" غافر[40:44] پھر گیارہ مرتبہ درود شریف۔ چھٹے دن دو رکعت نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف، ہزار مرتبہ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"، اور سو بار "فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ" یٰسین[36:83] اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ساتویں دن حسبِ معمول نماز اور گیارہ مرتبہ درود شریف، ہزار بار "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" اور سو بار "اَللّٰہُ لَطِیْفٌ م بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ج وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ" الشعرا[42:19] اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ آٹھویں دن نماز کے بعد درود شریف گیارہ مرتبہ، ہزار مرتبہ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کے بعد سو بار "اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا" الفتح[48:1] پڑھ کر گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ نویں دن پھر نماز کے بعد درود شریف گیارہ مرتبہ اور ہزار مرتبہ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" اور سو بار "یَاجَامِعَ النَّاسُ یَاجَامِعُ" اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ دسویں دن پھر نماز ادا کر کے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر ہزار مرتبہ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھ کر سو بار "فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ ج وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" البقرہ[2:137] اور گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ گیارھویں دن پھر بدستور نماز دو رکعت ادا کر کے گیارہ مرتبہ درود شریف کی تلاوت کرے اور بعد ازاں ہزار بار "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کا ورد کر کے سو مرتبہ "وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ" یوسف[12:21] اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ بارھویں دن پھر دو رکعت نماز اور گیارہ مرتبہ درود شریف اور ہزار مرتبہ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" اور سو بار "فَدَعَا رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ" القمر[54:10] اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اَن شاء اللہ بارہ دنوں کے اندر اس کی کیسی ہی سخت مشکل یا حاجت کیوں نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ پوری کرے گا۔ مگر قلب اور زبان کا یکساں ہونا ضروری ہے۔ ہر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ چکنے کے بعد صدق دل سے اور صدق زبان سے اپنی قضائے حاجت یا مشکلات کے لئے خضوع وخشوع کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے۔ یہ عمل عروجِ ماہ میں بدھ وار یا اتوار کے روز سے شروع کریں۔ اگر تنہائی اور خاموشی میسر آئے تو بہتر ہوگا۔ یہ عمل بارہ دن کا ہے۔ ان بارہ ایام میں ایک ہی ترتیب سے وظیفہ پڑھا جائے گا۔ ہر روز صرف دعا تبدیل ہوگی۔

02۔ صلوٰۃ الخضر بہت مشہور اور مجرب عمل ہے جو قضائے حاجات اور مہمات کے حل کے لئے اکسیر ہے۔ ترکیب یوں ہے کہ کسی تنہائی اور خاموشی کے وقت اول دو رکعت نماز نفل بہ نیت حاجت یا مشکل پڑھے۔ پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ..... الخ دس مرتبہ پڑھے، دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد دس مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ..... الخ پڑھے۔ بعد اس کے گیارہ بار درود شریف پڑھ کر سجدے میں سر رکھے۔ اور دس مرتبہ یہ دعا پڑھے:۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر دس مرتبہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہے۔ اس کے بعد درود شریف پڑھ کر اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے طلب کرے۔ ان شاء اللہ چند دن ایسا کرنے سے اس کی حاجت پوری ہوگی۔ مجرب ہے۔

03۔ آدھی رات کے وقت تنہائی کے مکان میں جہاں کسی آدمی یا کسی اور قسم کی کوئی آواز سنائی نہ دے سکتی ہو، باوضو بیٹھ کر اول دو رکعت نماز ادا کرے۔ پھر ایک سو ستر (170) مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر ننگے سر سجدے میں جائے اور عاجزی کے ساتھ درگاہ الٰہی میں دعا کرے۔ ان شاء اللہ کیسی ہی سخت مشکل کیوں نہ ہو حل ہو جائے گی۔ مجرب ہے۔ آیۃ الکرسی ایک سو ستر (170) کے بجائے تین سو تیرہ (313) مرتبہ پڑھنے سے زیادہ فائدہ ہوگا۔ تین سو تیرہ (313) کی تعداد میں ایک خاص راز ہے۔ اصحابِ بدر اور اصحابِ جالوت کی تعداد بھی تین سو تیرہ ہی تھی۔

04۔ نمازِ حاجت کا پڑھنا بہت مفید ہے۔اللہ تعالیٰ بھی **وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ** یعنی صبر اور نماز کے ساتھ استعانت مانگنے کا ارشاد فرماتے ہیں۔اس نماز کو صلوٰۃ اولیا کہتے ہیں۔ترکیب یوں ہے کہ صبح کی نماز سے پہلے پاک وصاف ہوکر دو رکعت نمازِ نفل حاجت کی نیت کرے۔پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سات بار اور ایک بار **قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ**.....الخ اور دوسری رکعت میں سات بار سورۂ فاتحہ اور ایک بار سورۂ اخلاص پڑھ کر سلام پھیر لے۔اور پھر کلمہ تمجید دس مرتبہ اور **يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا** دس بار پڑھ کر گیارہ بار درود شریف پڑھے۔

05۔ عروجِ ماہ میں اتوار کے دن سے شروع کرے۔یہ وظیفہ صبح کی نماز کی سنتوں اور فرض کے درمیان آنکھیں بند کر کے پڑھنا چاہیے۔ اول وآخر درود شریف جتنی دفعہ ہو سکے پڑھیں۔ترکیب یہ ہے کہ فجر کی نماز کی سنت ادا کر کے بیٹھ جائیں اور چند مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ فاتحہ مع **بِسْمِ اللّٰهِ** اکتالیس مرتبہ پڑھیں۔ **بِسْمِ اللّٰهِ** کی آخری میم زیر کے ساتھ **اَلْحَمْدُ** کی میم سے ملائیں۔ "**اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ**" کا تین دفعہ تکرار کریں۔**اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ** کا تین دفعہ تکرار کریں۔آخر پر " آمین "کا تین دفعہ تکرار کریں۔ اور اسی طرح اکتالیس بار پڑھ کر پھر چند مرتبہ درود شریف پڑھیں۔اکتالیس دن تک متواتر پڑھیں۔ان شاء اللہ حاجت پوری ہو گی۔مشکل حل ہوگی۔اس وظیفہ کو ہمیشہ جاری رکھیں گے تو عجیب فائدے اٹھائیں گے۔

06۔ اگر کوئی سخت مشکل پیش آئے یا کوئی ایسی حاجت آپڑے جو کسی طرح حل نہ ہوسکتی ہو یا فتوحاتِ ظاہری وباطنی کی طلب ہو۔تسخیرِ خلائق کا اشتیاق ہو تو سورۂ فاتحہ کو بطریق ذیل ادا کرو۔اکیس دن کا عمل ہے۔ان شاء اللہ انھی دنوں کے اندر اندر تمھاری حاجت یا مشکل حل ہو جائے گی۔کئی بار کا مجرب المجرب عمل ہے۔کریں اور فائدہ اٹھائیں۔ترکیب یہ ہے کہ نہایت پاک صاف ہوکر عشاء کی نماز ادا کریں۔جمعے کے دن سے اس عمل کو شروع کریں۔نمازِ عشاء سے فارغ ہونے کے بعد 14 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔پھر دو رکعت نماز قضائے حاجت ادا کریں۔پھر چودہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ فاتحہ کی مقررہ تعداد جو نیچے لکھی گئی ہے مع ہر بار بسم اللہ کے پوری کریں۔پھر چودہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھ بیٹھیں۔ہدایات یہ ہیں کہ وقت اور جگہ اور لباس کا ایک ہی ہونا ضروری ہے۔دوسری شرط یہ ہے کہ اگر دورانِ وظیفہ کہیں غلطی ہو جائے یا تعداد کا شبہ ہو جائے تو عمل چھوڑ کر وظیفہ دوبارہ اگلے جمعے سے شروع کریں۔ دورانِ عمل کسی سے بات چیت نہ کریں۔نہ ہی اشارہ سے کام لیں۔بالکل تنہائی میں عمل کریں۔تعداد حسبِ ذیل ہے:

نمبر شمار	دن	تعداد وردسورۂ فاتحہ	نمبر شمار	دن	تعداد وردسورۂ فاتحہ
01	جمعۃ المبارک		12	منگل وار	20
02	ہفتہ	30	13	بدھ وار	
03	اتوار		14	جمعرات	60
04	سوموار	40	15	جمعۃ المبارک	400
05	منگل وار		16	ہفتہ	90
06	بدھ وار		17	اتوار	
07	جمعرات	200	18	سوموار	100
08	جمعۃ المبارک		19	منگل وار	700
09	ہفتہ	70	20	بدھ وار	1000
10	اتوار	10	21	جمعرات	800
11	سوموار	50			

07۔ حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ دوعالم ﷺ نے ارشادمبارک فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے کوئی حاجت یا ضرورت ہوتو اس کو چاہیے کہ وضوکرے اور خوب اچھا وضوکرے، اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھے۔ پھر اللہ کریم سے اس طرح دعا مانگے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّااِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضَاءً اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

08۔ چار رکعت کی نیت کر کے نماز شروع کریں۔ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَo فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ لا وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ط وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَo سومرتبہ پڑھ کر رکعت پوری کریں۔ دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سومرتبہ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ سومرتبہ پڑھ کر رکعت پوری کریں۔ تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سومرتبہ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ پڑھیں۔ چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سومرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھ کر نماز پوری کریں۔ نماز کے بعد سجدہ میں سر رکھ کر سومرتبہ رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پڑھیں۔ پھر اپنی حاجت وضرورت کے لیے دعا مانگیں۔

یہ نماز شاہ ولی اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔ اس نماز میں بہتر صورت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں 'قل ھواللہ احد' پڑھے۔ پھر پہلی رکعت میں آیت کریمہ سو بار پھر دوسری رکعت میں رَبِّ اِنِّـــی.... جیسا کہ اوپر لکھی ہے پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد 'قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ' پڑھ لینے سے رَبِّ کے اضافے سے کوئی شبہ نہیں رہے گا۔

09۔ محمد بن دستویہ سے منقول ہے کہ میں نے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کی بیاض میں ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا کہ یہ نمازِ حاجت ہے، ہزار حاجت کے واسطے حضرت خضر علیہ السلام نے کسی عابد کو سکھلائی تھی۔ دو رکعت میں فاتحہ ایک بار اور قل ھواللہ گیارہ بار پھر سلام پھیر کر سجدہ میں جائیں اور اس میں دس بار درود شریف اور دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰـهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور دس بار رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّـــارِo پڑھ کر اپنی حاجت مانگیں۔ حکیم ابوالقاسم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس عابد کے پاس قاصد بھیجا کہ مجھ کو یہ نماز سکھادیں انھوں نے بتلادی۔ میں نے پڑھ کر علم وحکمت کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور ہزار ہا حاجتیں میری پوری ہوئیں۔ حکیم ممدوح فرماتے ہیں کہ جو شخص اس نماز کو پڑھنا چاہے شبِ جمعہ میں غسل کرے اور پاک کپڑے پہنے اور آخر میں بہ نیت قضائے حاجت پڑھے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ حاجت پوری ہوگی۔

10۔ واسطے قضائے حاجت کے بہت ہی سریع التاثیر اور مجرب ہے اور حضرات مشائخ چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم کا اس پر عمل ہے۔ بدھ اور جمعرات کو دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں الحمد شریف ایک بار اور سورۂ اخلاص سو بار اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد سو بار اور سورۂ اخلاص ایک بار پھر سلام کے بعد سو دفعہ یہ استغفار پڑھیں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور سو دفعہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پھر سو بار کہیں ،(اے مشکلات کو آسان فرمانے والے، تاریکیوں کو روشنی میں بدلنے والے) حضورِ دل سے حاجت چاہیں اور تیسری شب کو بعد فارغ ہونے کے، سر برہنہ کر کے اور آستین گردن میں ڈال کر اور آنکھوں میں آنسو لا کر جو حاجت ہو پچاس دفعہ عرض کریں۔ ان شاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

11۔ ایک عرب شیخ نے جسمانی وروحانی شفا کے حصول کے لیے کسی پاکستانی کو اس وظیفہ کی تعلیم دی۔ وہ عمل یہ ہے، فجر کی دوسنتوں، ظہر کی دوسنتوں، مغرب کی دوسنتوں اور عشاء کی دوسنتوں میں آخری چھ سورتیں مع تسمیہ پڑھیں۔ ترکیب یہ ہوگی، پہلی رکعت میں پہلی تین

سورتیں یعنی سورۂ الکافرون، سورۂ نصر اور سورۂ لہب مع تسمیہ اور آخری رکعت میں آخری تین سورتیں یعنی سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ والناس پڑھیں۔

4 نمازوں کی 2 سنتوں میں پڑھا جانے والا یہ عمل پرانی، لاعلاج اور پیچیدہ بیماریوں کے لیے ایک تریاق اور تیر بہدف عمل ہے۔ یہ ٹینشن، ڈپریشن، سٹریس اور عاجز کر دینے والی نفسیاتی اور جسمانی بیماریوں کے لیے تریاق عمل ہے۔ لڑکیوں میں شادی کی بندش، کاروباری بندش، گھریلو بندش، گھر میں جھگڑے فساد یا اس کے علاوہ کوئی بھی جادوئی مسئلہ ہو اس کے لیے نہایت موثر ہے۔ یہ عمل تمام جسمانی امراض، پیچیدہ نفسیاتی تکالیف، ٹینشن، ڈپریشن، جادو، جنات، نظرِ بد اور بندش کے لیے ایک عجیب الاثر عمل ہے۔ بے شمار لوگوں نے اس عمل سے فائدہ حاصل کیا ہے۔ اس وظیفے کے راوی، وظیفے سے فیض پانے والے بہت سے افراد میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

ایک صاحب ناف کی تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ دم کرایا، ملوایا اور مالش کرائی، ساتھ ساتھ ادویات بھی استعمال کیں، لیکن فائدہ نہ ہوا۔ انھیں یہ عمل مستقل پڑھنے کو عرض کیا یعنی فجر، ظہر، مغرب اور عشاء کی دوسنتوں میں چھ سورتیں پڑھیں۔ الغرض انھوں نے یقین، توجہ اور دھیان سے یہ عمل شروع کیا۔ چونکہ علاج معالجہ سے عاجز اور تنگ آ چکے تھے، چند ہی دنوں میں مریض میں صحت یابی کے اثرات آنا شروع ہوئے اور بالکل تندرست ہو گئے۔

ایک صاحب دل کے آپریشن کے بعد اتنے کمزور ہو گئے کہ کروٹ بدلنا مشکل ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی کئی اور بیماریوں میں مبتلا ہو گئے۔ گھر والے، دوست، احباب اور خود مریض بھی عاجز آ گیا۔ حتیٰ کہ موت کی دعا کرنے لگے۔ ان سے عرض کیا کہ آپ لیٹے ہوئے ہی نماز پڑھیں اور یہ چھ سورتوں والا عمل مستقل کریں۔ انھوں نے یہ عمل مستقل کیا اور ساتھ انھیں ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ العَلِيِّ العَظِيمِ'' پڑھنے کا مشورہ دیا کہ ہر پل، ہر سانس، وضو بے وضو، پاک ناپاک، ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ العَلِيِّ العَظِيمِ'' کا بکثرت وظیفہ پڑھیں کیونکہ یہ 99 مرضوں کا علاج ہے۔ چند ہی دنوں میں مریض ایسے تندرست ہوا کہ جیسے فریب کیا ہوا تھا۔

ایک خاتون بڑے گھر کی درمیانے طبقے میں بیاہی گئی۔ خدا کا کرنا ہوا وہاں پریشان، بیمار اور ٹینشن میں مبتلا رہنے لگی۔ نفسیاتی علاج معالجے کرائے اور ادویات استعمال کرائی گئیں۔ مریضہ تنہائی کا شکار ہو گئی۔ بعض اوقات اسے غصے اور چڑچڑے پن کے دورے پڑنے لگے، سارا گھر پریشان ہو جاتا۔ طرح طرح کی نفسیاتی حرکتیں کرتی، انھیں یہ عمل بتایا کہ مریضہ خود کرے ورنہ اس کی طرف سے تمام گھر والے اس کی نیت سے کریں۔ عمل شروع ہوا اور اللہ کا کرم ہوا۔ آہستہ آہستہ مریضہ بالکل تندرست ہو گئی۔

دعا برائے قضائے حاجت:۔

01۔ حضرت عثمان بن حنیف صحابی کا بیان ہے کہ ایک نابینا شخص آنحضرت ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے عافیت بخشے اور بینائی عطا کر دے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں تیرے حق میں دعا کر دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو صبر کر کیونکہ یہ صبر (رضا بقضا کا مقام) تیرے لیے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے۔ آپ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے یوں دعا کرنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔

اس حدیث کو ترمذی و نسائی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور بیہقی نے تصحیح کی ہے اور وفا الوفاء، ص ۴۲۰ ج ۲ میں بروایت بیہقی اتنا اور ہے کہ اس نابینا نے ایسا ہی کیا تو بینا ہو گیا۔ (۲۵۷)

02۔ قضائے حاجات کے لیے یہ عمل بہت مجرب ہے کہ سورۂ فاتحہ سات بار اور یہ درود شریف دوسو مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور یہ يَاخَفِيَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ پانچ سو مرتبہ، الحمد شریف

سات بار اور درود مذکورہ دوسو بار اور یا قاضی الحاجات پڑھے اور اپنی حاجت گڑگڑا کر خداوند تعالیٰ سے مانگے، بہت جلد امید بر آوے۔

نماز استخارہ:۔

بعض علماء نے کہا بندوں نے جب کوئی کام کرنا ہو تو اس وقت تک کوئی کام نہ کریں جب تک اس کام کے متعلق استخارہ نہ کرلیں' حدیث میں ہے:

01۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے' جس طرح ہمیں قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرے تو وہ دو رکعت نفل نماز پڑھے' پھر یہ دعا کرے' اے اللہ! میں تیرے علم سے خیر کو طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قدرت کو طلب کرتا ہوں' اور تیرے فضل عظیم سے سوال کرتا ہوں' کیونکہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا' اور تو علام الغیوب ہے' اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین اور معاش میں اور میرے انجام کار میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کام کو میرے لیے مقدر کردے اور اس کو میرے لیے آسان کردے اور میرے لیے اس میں برکت رکھ دے' اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین اور معاش میں اور میرے انجام کار میں برا ہے تو اس کو مجھ سے دور کردے اور مجھ کو اس سے دور کردے اور میرے لیے خیر کو مقدر کردے خواہ وہ کہیں ہو پھر مجھ سے راضی ہو جا' اور فرمایا کہ دعا کرنے والا اپنی حاجت اور اپنے کام کا ذکر کرے۔ (۲۵۸)

02۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو یہ دعا کرتے: ''اے اللہ! اس کام کو میرے لیے پسند فرما اور اس کو میرے لیے اختیار فرما۔'' (۲۵۹)

03۔ النضر بن انس اپنے دادا سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انس! جب تم کسی کام کو کرنے کا ارادہ کرو' تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ کرو' پھر یہ غور کرو کہ تمہارا دل کس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے' سو بے شک خیر اسی میں ہے۔'' (۲۶۰)

علامہ ابوعبداللہ مالکی قرطبی متوفی ۶۶۸ھ لکھتے ہیں علماء نے کہا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کو تمام تفکرات سے خالی کرے حتیٰ کہ وہ کسی چیز کی طرف مائل نہ ہو' پھر دیکھے کہ اس کا دل کس کام کی طرف مائل ہوتا ہے اور جس طرف اس کا دل مائل ہو خیر اسی میں ہے۔ (۲۶۱)

استخارے کا طریقہ:۔ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں:

علامہ نووی نے الاذکار میں لکھا ہے کہ استخارہ کرنے کے لیے جو نماز پڑھے تو اس کی پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھے' اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے' بعض سلف سے منقول ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ القصص کی آیات ۶۸ تا ۶۹ اور دوسری رکعت میں سورۂ الاحزاب کی آیت ۳۶ پڑھے۔

وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ○

اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور (جسے چاہتا ہے نبوت اور حقِ شفاعت سے نوازنے کے لیے) منتخب فرما لیتا ہے، ان (منکر اور مشرک) لوگوں کو (اس امر میں) کوئی مرضی اور اختیار حاصل نہیں ہے۔ اللہ پاک ہے اور بالاتر ہے ان (باطل معبودوں) سے جنہیں وہ (اللہ کا) شریک گردانتے ہیں○

وَ رَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ○ القصص[28:68-69]

اور آپ کا رب ان (تمام باتوں) کو جانتا ہے جو ان کے سینے (اپنے اندر) چھپائے ہوئے ہیں اور جو کچھ وہ آشکار کرتے ہیں○

الاحزاب[33:36]

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ

وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا○

اور نہ کسی مومن مرد کو (یہ) حق حاصل ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرما دیں تو ان کے لیے اپنے (اس) کام میں (کرنے یا نہ کرنے کا) کوئی اختیار رہو، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ یقیناً کھلی گمراہی میں بھٹک گیا○

بعض مشائخ سے یہ سنا گیا ہے کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے اور حدیث میں جس دعا کی تعلیم دی گئی ہے وہ دعا پڑھے پھر باوضو قبلے کی طرف منہ کر کے سو جائے، پھر اگر اس کو خواب میں سفید رنگ کی یا ہرے رنگ کی کوئی چیز نظر آئے تو اس میں خیر ہے اور اگر سرخ یا سیاہ رنگ کی کوئی چیز نظر آئے تو اس میں کام میں شر ہے، اس سے اجتناب کرے۔ (۲۶۲)

اگر پہلی بار استخارہ کرنے کے بعد اس کو کچھ نظر نہ آئے تو سات بار یہ عمل دہرائے، اگر سات بار دہرانے کے باوجود اس کو کچھ نظر نہ آئے تو جس کام کے کرنے یا نہ کرنے پر اس کا دل جم جائے اس کے موافق عمل کرے۔ دعاء استخارہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآاَقْدِرُوَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَخَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعِيْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَيَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَشَرٌّ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعِيْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَيْرَحَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ

دعا میں دو جگہ ھٰذا الامر پر لکیر کا نشان ہے۔ اس جگہ پر اپنے کام کا تصور اور خیال رکھیں۔ (۲۶۳)

ہر قسم کی معلومات حاصل کرنے کے لئے استخارہ:۔

جس مقصد کے لئے استخارہ کرنا ہے، عمل شروع کرنے سے پہلے دل میں اس کا ارادہ کریں مثلاً اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آپ پر کس نے جادو کروایا ہے تو اس استخارہ کے عمل کے ذریعے آپ کو مطلوبہ معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ یہ عمل تنہائی میں کرنا ہے۔

نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل برائے حاجت ادا کریں۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف ابراہیمی پڑھیں۔ اس کے بعد اس وظیفہ کو یَاخَبِيْرُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاَحْوَال یَاعَلِيْمُ عَلِّمْنِیْ عَنِ الْاَحْوَال اکتالیس سو (4100) مرتبہ پڑھنا ہے۔ عمل مکمل ہونے کے بعد دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے سو جائیں۔ یہ عمل اسی طریقے سے مسلسل اکتالیس (41) دن کرنا ہے۔ جب عمل مکمل ہو جائے تو ۱۰۰ بچوں کے لئے کھانا پکا کر تقسیم کر دیں۔ اس کے بعد اگلی رات کو یہ نتیجہ معلوم کرنے کے لئے کہ وہ کون ہے جس نے جادو کیا ہے تو عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل ادا کریں اور یہی وظیفہ 101 مرتبہ دہرائیں۔ اس دوران اپنی حاجت کا دل میں ارادہ رکھیں۔ وظیفہ پڑھنے کے بعد اپنے سینے پر پھونک ماریں اور دو نفل ادا کر کے سو جائیں۔ خواب میں اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ دکھا دیں گے جس کے لئے اتنی محنت کی ہے۔ یہ بہت موثر استخارہ ہے۔ اس کے ذریعے صرف جادو اور تعویذات ہی نہیں بلکہ دیگر مسائل کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ہے مثلاً کوئی نیا کاروبار کرنا ہے کامیابی ہوگی یا نہیں یا کسی باہر کے ملک جانا ہے تو کوئی رکاوٹ تو نہیں یا یہ کہ مریض کو کون سی بیماری ہے اگر کسی جگہ رشتہ کرنا ہے اور یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وہاں مناسب رہے گا یا نہیں۔ غرض اس قسم کے دیگر کاموں کے لئے بھی اس استخارہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ جو شخص جس مقصد کے لئے یہ استخارہ کرے گا، اسے خواب میں صرف اشارہ ہی نہیں ملے گا بلکہ وضاحت کے ساتھ معلومات حاصل ہوں گی۔ وہ یا تو لکھے ہوئے الفاظ کی صورت میں خواب کے دوران آنکھوں کے سامنے آ جائیں گی یا پھر کوئی متعلقہ شخص تمام معلومات فراہم کر دے گا۔ مثلاً جس نے جادو یا تعویذات کے بارے میں معلوم کرنے کی نیت سے استخارہ کیا ہے، خواب میں وہ شخص سامنے آ جائے گا جس نے جادو کیا ہوگا اور آپ اس سے جو بھی سوال کریں گے وہ اس کا صحیح جواب دے گا اور وہ آپ کو تمام باتیں بتائے گا کہ اس نے یہ کام کیوں کیا اور کہاں سے کرایا۔

روحانی علاج کے تمام عملیات و وظائف میں عورتوں کے لئے یہ سہولت ہے کہ جن ایام میں عورتوں پر نماز فرض نہیں، وظائف کے

دوران ان دنوں کا وقفہ کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ان دنوں کے بعد دوبارہ وہیں سے عمل شروع کریں جہاں چھوڑا تھا۔

اگر استخارے کا مندرجہ بالا عمل نہ ہو سکے تو بعد نمازِ عشاء یکسوئی کے ساتھ ایک سو ایک بار یہ آیت شریف پڑھیں اور مطلب کا خیال کر کے سو رہیں جو بہتر ہوگا ان شاءاللہ خواب میں معلوم ہو جائے گا۔

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○

نمازِ استخارہ پڑھنے کا موقع نہ ہو اور جلدی سے کسی کام میں استخارہ کرنا ہے تو صرف دعائے استخارہ کافی ہے اور اگر یہ دعا بھی یاد نہ ہو تو یہ مختصر دعا کر لے۔ اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ (شامی جلد ۱)۔

منازلِ روحانی

(الحزب الکامل، الحزب الاعظم، الحزب الحب والتسخیر، الحزب الشفائے کامل، الحزب البحر)

مَنْزل:۔اسم نکرہ (مؤنث-واحد)
جمع :مَنْزِلیں[مَن+زِلیں (یائے مجہول)]
جمع استثنائی :مَنازِل (مَنا+زِل)
جمع غیر ندائی :مَنْزِلوں[مَن+زلوں (واؤ مجہول)]

لفظ 'منزل' بہت زیادہ وسعت کا حامل عربی زبان کا لفظ ہے۔ یہ عربی مصادر نَـزَل اور نُـزُول سے مشتق ہے اور عربی، فارسی اور اردو زبانوں میں کثیر معانی دیتا ہے۔عربی اردو لغات 'القاموس الوحید' اور 'القاموس الجدید'، معروف فارسی لغات، 'لغت نامہ دھخدا'، 'لغت نامہ معین'، وغیرہم اور قومی اردو لغت کے مطابق یہ مقام یا ٹھکانہ (place, dwelling)، دورانِ سفر رکنے کا مقام (inn, resort)، آخری مقامِ سفر (destination, goal)، رہنے کا مقام یا ٹھکانہ (house)، گھر کی منزل (storey)، راہِ عشق میں درپیش مراحل اور ہجر و وصال کی کیفیات (conditions)، سفرِ حیات کے مختلف مراحل (stages)، قرآن حکیم کی منازل (sections)، راہِ سلوک کے مقامات (ناسوت، ملکوت، جبروت، لاہوت)، تزکیہ نفس کی منازل (صبر کی منزل، شکر کی منزل و دیگر منازل) کا ذکر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔قومی اردو و فارسی لغات میں اس لفظ کے مفاہیم مثالوں سے واضح کیے گیے ہیں۔مختلف شعرا کے کلام میں بھی یہ لفظ مختلف پیرائے میں استعمال ہوا ہے۔ چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں۔

منزل ملی مراد ملی مدعا ملا — سب کچھ مجھے ملا جو ترا نقشِ پا ملا (سیماب اکبرآبادی)
عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں — نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں (علامہ اقبال)
آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت — اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا (میر تقی میر)
اس نے منزل پہ لا کے چھوڑ دیا — عمر بھر جس کا راستہ دیکھا (ناصر کاظمی)
محبت آپ ہی منزل ہے اپنی — نہ جانے حسن کیوں اترا رہا ہے (مظہر امام)
میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر — لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا (مجروح سلطانپوری)
نہیں نگاہ میں منزل تو جستجو ہی سہی — نہیں وصال میسر تو آرزو ہی سہی (فیض احمد فیض)
کسی کو گھر سے نکلتے ہی مل گئی منزل — کوئی ہماری طرح عمر بھر سفر میں رہا (احمد فراز)
کوئی منزل کے قریب آ کے بھٹک جاتا ہے — کوئی منزل پہ پہنچتا ہے بھٹک جانے سے (قصری کانپوری)

(۲۶۴)

قرآنی علم کی اصطلاح میں چند آیات اور سورتوں کے مجموعے کو 'منزل' کہتے ہیں۔قرآنی منزل نازل شدہ کلام ربانی پر مشتمل ہوتی ہے۔سحر و آسیب، نظرِ بد، چوروں اور درندوں سے محفوظ رہنے کے لیے وظائف و عملیات کی کتب میں اس طرح کی چند ایک منازلِ قرآنی مرقوم ہیں۔ان منازلِ قرآنی کے بنیادی مقصدِ تالیف (حصولِ حفظ و امان و سلامتی) کے پیشِ نظر انھیں حرزِ اعظم، حزبِ اعظم، حزب البحر،

حصن حصین کے نام دیے گئے ہیں۔

منزل قرآنی منقول از نبی کریم ﷺ:۔ سنن ابن ماجہ میں روایت ہے۔

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَائَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ لِي أَخًا وَجِعًا قَالَ مَا وَجَعُ أَخِيكَ قَالَ بِهِ لَمَمٌ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهِ قَالَ فَذَهَبَ فَجَاءَ بِهِ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَمِعْتُهُ عَوَّذَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَآيَتَيْنِ مِنْ وَسَطِهَا وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ خَاتِمَتِهَا وَايَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ أَحْسِبُهُ قَالَ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَآيَةٍ مِنَ الْأَعْرَافِ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ الْآيَةَ وَآيَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ وَآيَةٍ مِنَ الْجِنِّ وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَعَشْرِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ الْحَشْرِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَامَ الْأَعْرَابِيُّ قَدْ بَرَأَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ

ہارون بن حیان، ابراہیم بن موسیٰ، عبدہ بن سلیمان، ابو جناب، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ، حضرت ابولیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا بھائی بیمار ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا بیماری ہے؟ بولا اسے آسیب ہے۔ فرمایا جاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ۔ وہ گیا اور اسے لے آیا اور آپ ﷺ کے سامنے اسے بٹھا دیا۔ میں نے سنا آپ ﷺ نے اس پر یہ دم کیا: سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ کی ابتدائی چار آیات اور درمیان سے دو آیتیں (وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ) اور آیت الکرسی اور بقرہ کی آخری تین آیات اور آل عمران کی ایک آیت، میرا گمان ہے کہ (شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ) تھی اور اعراف کی آیت مبارکہ (اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ...) اور مومنون کی (آخری) آیت (وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ) اور سورۂ جن کی آیت (وَّاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا) اور سورۂ صافات کی ابتدائی دس آیات اور حشر کی آخری تین آیات اور (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) اور معوذتین۔ پھر وہ دیہاتی تندرست ہو کر ایسے کھڑا ہوا کہ تکلیف کا کچھ اثر بھی باقی نہ تھا۔

مندرجہ بالا حدیث کے مطابق نبی کریم ﷺ نے درج ذیل آیات پڑھ کر آسیب زدہ صحابی کو دم فرمایا تھا۔ اس حدیث مبارکہ میں آیاتِ مقدسہ کے دیے گئے متن اور ان کی تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ منزل میں الم کو الگ آیت شمار نہیں کیا گیا۔ اس شمار کے مطابق دی گئی سورۂ بقرہ کی پہلی چار آیات کوفی شمار کے مطابق پانچ آیات (آیت 1 تا 5) پر مشتمل ہیں۔ سورۂ صافات کی دس آیات پہلی گیارہ آیات (آیت 1 تا 11) پر مشتمل ہیں۔ غیر کوفی شمار کے مطابق منزل میں شامل آیات کی تعداد 48 ہے مگر کوفی شمارِ آیات کے مطابق یہ منزل 48 آیات کے بجائے درج ذیل 50 آیات پر مشتمل ہے۔

سورۂ فاتحہ [7:1-1]، سورۂ بقرہ [5:2-1]، [163:2]، [255:2]، [286:2-284]، آلِ عمران [18:3]، سورۂ اعراف [54:7]، سورۂ مومنون [117:23]، سورۂ صافات [11:37-1]، سورۂ حشر [24:59-22]، سورۂ جن [3:72]، سورۂ اخلاص [4:112-1]، سورۂ فلق [5:113-1]، سورۂ الناس [6:114-1] (۲۶۵)

مستدرک، جلد چہارم میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے ابی بن کعب کے حوالے سے روایت فرمایا ہے۔

8269 – أخبرنا أحمد بن يعقوب الثقفي ثنا يوسف بن يعقوب القاضي ثنا محمد بن أبي بكر المقدمي حدثني عمرو بن علي المقدمي عن أبي جناب عن عبد الله بن عيسى عن عبد الرحمن بن أبي ليلى حدثني أبي بن كعب رضي الله عنه قال: كنت عند النبي صلى الله علي و سلم فجاء أعرابي فقال: يا نبي الله إن لي أخا و به وجع قال: و ما وجعه؟ قال: به لمم قال: فأتني به فأتاه به فوضعه بين يديه فعوذه النبي صلى الله عليه و سلم بفاتحة الكتاب و أربع و آيات من آخر سورة البقرة و هاتين الآيتين [وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ] البقرة و آية الكرسي و آية من آل عمران [شَهِدَ

اللّٰہُ أَنَّہٗ لَا إِلٰہَ إِلَّا ھُوَ] و آیۃ من الأعراف [إِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰت وَالْاَرْضَ] و آخر سورۃ المؤمنین [فَتَعَالَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ] و آیۃ من سورۃ الجن [وَأَنَّہٗ تَعَالَی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا] و عشر آیات من أول الصافات و ثلاث آیات من آخر سورۃ الحشر و [قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ] و المعوذتین فقام الرجل کانہ لم یشك شیئا قط

قد احتج الشیخان رضي الله عنهما برواۃ هذا الحدیث کلهم عن آخرهم غیر أبي جناب الکلبي و الحدیث محفوظ صحیح و لم یخرجاہ تعلیق الذهبي في التلخیص: الحدیث منکر

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی نے آ کر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا ایک بھائی ہے، اسے ایک تکلیف ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: آسیب کا اثر ہے۔ فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ تو وہ اسے لے کر آیا اور حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے اسے بٹھا دیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس پر سورۂ فاتحہ [1:1-7]، سورۂ بقرہ کی چار آیتیں [2:1-4] اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات [2:284-286] اور یہ دو آیتیں ''وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ '' [2:163] اور آیۃ الکرسی [2:255] اور آلِ عمران کی آیت ''شَھِدَ اللّٰہُ أَنَّہٗ لَا إِلٰہَ إِلَّا ھُوَ '' [3:18] اور سورۂ اعراف کی یہ آیہ کریمہ ''اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ'' [7:54] اور سورۂ مومنون کی آخری آیات ''فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ '' (تا آخر) [23:116-118] اور سورۂ جن کی ایک آیت ''وَأَنَّہٗ تَعَالَی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا'' [72:3] اور سورۂ صافات کی دس آیتیں [37:1-10] اور سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں [59:22-24] اور ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ'' [112:1-4] اور معوذتین [113:1-5][114:1-6] پڑھ کر دم کیا۔ وہ شخص اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے اسے کبھی کوئی شکایت ہی نہیں تھی۔

شیخینؓ نے اس روایت کے تمام راویوں کو، سوائے ابو جناب کلبی کے، درست قرار دیا ہے اور حدیث محفوظ اور صحیح ہے اور انھوں نے اس حدیث کا اپنی کتابوں میں ذکر نہیں فرمایا۔ (یہ عبارت المستدرک للحاکم کی ہے۔ جبکہ امام ذھبی اس حدیث پاک کو منکر قرار دیتے ہیں۔) (۲۶۶)

مندرجہ بالا حدیث کے مطابق نبی کریم ﷺ نے درج ذیل آیات پڑھ کر آسیب زدہ صحابی کو دم فرمایا تھا۔ اس حدیث مبارکہ میں آیاتِ مقدسہ کے دیے گئے متن اور ان کی تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر کوفی شمار کے مطابق ان آیات کی تعداد 49 ہے، مگر کوفی شمارِ آیات کے مطابق یہ منزل 49 آیات کے بجائے درج ذیل 51 آیات پر مشتمل ہے۔

سورۂ فاتحہ [1:1-7]، سورۂ بقرہ [2:1-5]، [2:163]، [2:255]، [2:284-286]، سورۂ آل عمران [3:18]، سورۂ اعراف [7:54]، سورۂ مومنون [23:116-118]، سورۂ صافات [37:1-11]، سورۂ حشر [59:22-24]، سورۂ جن [72:3]، سورۂ اخلاص [112:1-4]، سورۂ فلق [113:1-5]، سورۂ الناس [114:1-6]

مستدرک سے منقول مندرجہ بالا حدیث پاک مسند احمد (حدیث نمبر ۲۱۱۷۴) اور مجمع الزوائد (حدیث نمبر ۸۲۶۹) میں بھی موجود ہے۔

''**حصن حصین**'' میں امام محمد بن محمد جزری شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے بحوالہ مستدرک اور سنن ابن ماجہ قزوینی، آسیب کے علاج کے لیے منزل قرآنی تحریر کی ہے، جو درج ذیل 52 آیات پر مشتمل ہے:

فاتحہ [1:1-7]، سورۂ بقرہ [2:1-5]، [2:163]، [2:255]، [2:284-286]، آل عمران [3:18]، الاعراف [7:54]، المومنون [23:116-118]، الصٰفٰت [37:1-11]، الحشر [59:23-24]، الجن [72:3-4]، اخلاص [112:1-4]، الفلق [113:1-5]، الناس [114:1-6] (۲۶۷)

''**فضیلتِ اعمال**'' میں منزلِ قرآنی سے متعلقہ مستدرک میں منقول حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ والی حدیث بیان کی گئی ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں آیاتِ مقدسہ کے دیے گئے متن اور ان کی تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر کوفی شمار کے مطابق ان آیات کی تعداد 46 ہے مگر کوفی شمارِ آیات کے مطابق یہ منزل 46 آیات کے بجائے درج ذیل 48 آیات پر مشتمل ہے۔

سورۂ فاتحہ [1:1-7]، سورۂ بقرہ [2:1-5]، [2:163]، [2:255]، سورۂ اعراف [7:54]، سورۂ مومنون [23:116-118]، سورۂ صافات [37:1-11]، سورۂ حشر [59:22-24]، سورۂ جن [72:3]، سورۂ اخلاص [112:1-4]، سورۂ فلق [113:1-5]، سورۂ

الناس[114:1-6](۲۶۸)

''**القول الجمیل**'' میں شاہ ولی اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے جادو کے اثر سے نجات پانے اور چوروں اور درندوں سے محفوظ رہنے کے لیے 33 آیات پر مشتمل ایک قرآنی منزل کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''اور میں نے حضرت والد سے سنا، فرماتے تھے تینتیس آیتیں ہیں کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہوجاتی ہیں۔ چار آیتیں سورۂ بقرہ کے اول سے اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں اس کے بعد کی خَالِدُوْنَ تک اور تین آیتیں آخر سورۂ بقرہ کی یعنی لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ سے آخر تک اور تین آیتیں سورۂ اعراف کی اِنَّ رَبَّكُمُ سے مُّحْسِنِيْنَ تک اور سورۂ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنی قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ سے آخر تک اور دس آیتیں صَافَّاتِ کے اول سے لَازِب تک اور دو آیتیں سورۂ رحمٰن کی یَا مَعْشَرَالْجِنِّ سے تَنْتَصِرَانِ تک اور سورۂ حشر کی لَوْ اَنْزَلْنَا سے آخر تک اور دو آیتیں سورۂ جن یعنی قُلْ اُوْحِيَ کی وَ اَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا سے شَطَطًا تک تو یہی مذکورہ تینتیس آیت سے مسمّٰی ہیں اور ہمارے والد مرشد مذکور پر سورۂ فاتحہ اور قل یا ایھاالکفرون اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورۂ جن سے اول آیت یعنی قُلْ اُوْحِيَ سے شَطَطًا تک لیتے تھے۔''(۲۶۹)

مندرجہ بالا متن آیاتِ مقدسہ کے دیے گئے متن اور ان کی تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر کوفی شمار کے مطابق ان آیات کی تعداد 33 ہے مگر کوفی شمارِ آیات کے مطابق یہ منزل 33 آیات کے بجائے درج ذیل 36 آیات پر مشتمل ہے:

سورۂ بقرہ[5-2:1]، [257-2:255]، [286-2:284]، الاعراف[56-7:54]، بنی اسرائیل[111-17:110]، الصٰفٰت [11-37:1]، الرحمٰن[35-55:33]، الحشر[24-59:21]، الجن[4-72:3]

القول الجمیل میں دی گئی منزل میں الٓمّٓ کو الگ آیت شمار نہیں کیا گیا۔ اس شمار کے مطابق دی گئی سورۂ بقرہ کی پہلی چار آیات کوفی شمار کے مطابق پانچ آیات (آیت 1 تا 5) پر مشتمل ہیں۔ سورۂ صافات کی دس آیات پہلی گیارہ آیات (آیت 1 تا 11) پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح القول الجمیل میں دی گئی منزل میں سورۂ رحمٰن کی دی گئی آیت کوفی شمار کے مطابق دو آیات (آیت 33 تا 34) پر مشتمل ہے۔ اس لحاظ سے شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ سے منقول یہ منزل 33 کے بجائے 36 آیات پر مشتمل ہے۔ شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ کے والد محترم کی طرف سے ان آیات کے ساتھ سورۂ فاتحہ، چاروں قل اور سورۂ جن کی پہلی دو آیات بھی شامل کرنے سے اس منزل میں مزید 30 آیات کے اضافے سے درج ذیل ترتیب کے مطابق اس منزل میں شامل آیات کی تعداد 66 ہوگئی۔

فاتحہ[7-1:1]، سورۂ بقرہ[5-2:1]، [257-2:255]، [286-2:284]، الاعراف[56-7:54]، بنی اسرائیل[111-17:110]، الصٰفٰت [11-37:1]، الرحمٰن [35-55:33]، الحشر [24-59:21]، الجن [4-72:1]، الکافرون [6-109:1]، اخلاص [4-112:1]، الفلق[5-113:1]، الناس[6-114:1](۲۷۰)

''**بہشتی زیور**'' میں مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے آسیب سے نجات کے لیے 53 آیات پر مشتمل درج ذیل منزلِ قرآنی دی ہے۔

فاتحہ [7-1:1]، سورۂ بقرہ [5-2:1]، [163-2:163]، [257-2:255]، [286-2:284]، آل عمران[18:3]، الاعراف [54:7]، المومنون [118-23:116]، الصٰفٰت [11-37:1]، الحشر[24-59:23]، الجن [3:72]، اخلاص [4-112:1]، الفلق[5-113:1]، الناس[6-114:1](۲۷۱)

مولانا محمد زکریا رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند **محمد طلحہ کاندھلوی رحمتہ اللہ علیہ** سے منقول منزلِ قرآنی درج ذیل 78 آیات پر مشتمل ہے:

فاتحہ[7-1:1]، سورۂ بقرہ[5-2:1]، [257-2:255]، [286-2:284]، آلِ عمران[27-26, 3:18]، الاعراف[56-7:54]، بنی اسرائیل [111-17:110]، المومنون [118-23:115]، الصٰفٰت [11-37:1]، الرحمٰن [40-55:33]، الحشر [24-59:21]، الجن[4-72:1]، الکافرون[6-109:1]، اخلاص[4-112:1]، الفلق[5-113:1]، الناس[6-114:1](۲۸۵)(۲۷۲)

سورۂ مقدسہ	نمبر	ابن ماجہ	مستدرک	حصن حصین	فضیلتِ اعمال	القول الجمیل	بہشتی زیور
فاتحہ	001						
بقرہ	002						
		255	255	255	255	255تا257	255تا257
		284تا286	284تا286	284تا286	×	284تا286	284تا286
آل عمران	003	18	18	18	×	×	18
الاعراف	007	54	54	54	54	54تا56	54
بنی اسرائیل	017	×	×	×	×	110تا111	×
المومنون	023	117	116تا118	116تا118	116تا118	×	116تا118
الصفٰت	037						
الرحمٰن	055	×	×	×	×	33تا35	×
الحشر	059	22تا24	22تا24	23تا24	22تا24	21تا24	23تا24
الجن	072						
الکافرون		×	×	×	×		×
اخلاص	112						
الفلق	113						
الناس	114						
تعدادِ آیات		**50**	**52**	**52**	**48**	**66**	**53**

''ابن ماجہ''، ''مسند احمد''، ''مستدرک'' اور ''مجمع الزوائد'' کی روایات میں صرف سورۂ مومنین کی منزل قرآنی میں شامل آیات کے تعین میں اختلاف ہے۔ابنِ ماجہ کے مطابق آپ ﷺ نے سورۂ مومنین کی آیت 117 تلاوت فرمائی جبکہ مسند احمد''، ''مستدرک''اور ''مجمع الزوائد'' کی روایات کے مطابق آپ ﷺ نے سورۂ مومنین کی آخری تین آیات (116 تا118) تلاوت فرمائیں۔

''حصن حصین'' میں ''مستدرک'' کی روایت پر انحصار کیا گیا ہے۔حدیث پاک میں سورۂ جن کی آیت 3 کا متن دیا گیا ہے مگر حصن حصین میں آیات 3 تا4 کو شامل کیا گیا ہے۔''مستدرک'' میں سورۂ حشر کی آخری تین آیات (22 تا24) کا ذکر کیا گیا ہے مگر ''حصن حصین'' میں آیات 23 تا24 کو شامل کیا گیا جبکہ آیت 22 کو منزل میں شامل نہیں کیا گیا۔

''فضیلت اعمال'' میں بھی ''مستدرک'' کی روایت پر انحصار کیا گیا ہے۔اس میں حدیث پاک میں مذکور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات (284 تا286)، سورۂ آلِ عمران کی آیت 18 کا ذکر نہیں کیا گیا۔اس کا باقی متن درست ہے۔

''ابن ماجہ''، ''مسند احمد''، ''مستدرک'' اور ''مجمع الزوائد'' میں منقول منزلِ قرآنی کے مطابق دیکھا جائے تو ''القول الجمیل''، ''بہشتی زیور'' اور ''محمد طلحہ کاندھلوی'' کے حوالے سے منقول منازلِ قرآنی میں بھی چند آیات کی کمی بیشی نظر آتی ہے۔

ثانوی مآخذ میں نظر آنے والی تبدیلیوں کے پیش نظر راقم الحروف نے بنیادی مآخذ (سنن ابن ماجہ، مسند احمد، مستدرک اور مجمع الزوائد) کے مطابق منزلِ قرآنی دی ہے تاکہ نبی کریم ﷺ کی سنت کے احیاء کا شرف حاصل ہو اور یہ منزل دوبارہ اصل ترتیب سے متداول ہو جائے۔راقم الحروف نے اس منزل کا نام ''الحزب النبی ﷺ'' تجویز کیا ہے۔

تمام قرآن حکیم کو شفا قرار دیا گیا اور اس سے علاج کرنے اور کرانے کی تعلیم دی گئی ہے۔احادیث میں سورۂ فاتحہ، چاروں قل اور بعض آیاتِ قرآنی (سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات و آخری آیات، آیت الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیات، سورۂ انعام، سورۂ توبہ، سورۂ

کہف، سورۂ مومنون، سورۂ روم، سورۂ فتح، سورۂ حشر، سورۂ طلاق اور بعض دیگر آیاتِ مقدسہ) کے بیان کیے گئے فضائل کے پیشِ نظر بالیقین کہا جا سکتا ہے کہ مذکورہ منزل کی افادیت بیان کرتے وقت احادیث میں مذکور ان سورۂ مقدسہ اور آیاتِ مقدسہ کے فضائل پیشِ نظر نہیں رکھے گئے۔ یہ منزل عموماً سحر و آسیب، چوروں اور درندوں وغیرہ سے محفوظ رہنے اور سحر و آسیب زدہ کے علاج کے لیے پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں شامل سورۂ بقرہ کی دس آیات کی فضیلت کے بارے میں درج ذیل حدیث پاک کے مفہوم پر غور کریں تو واضح ہوتا ہے کہ انھیں پڑھنے والا تمام آفات و بلیات، شرورِ کائنات اور جسمانی، روحانی، ذہنی و نفسیاتی امراض سے محفوظ ہو جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سورۂ بقرہ کی دس آیتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کو رات میں پڑھ لے تو اس رات کو جن، شیطان گھر میں داخل نہ ہوگا اور اس کو اور اس کے اہل و عیال کو اس رات میں کوئی آفت، بیماری، رنج و غم وغیرہ ناگوار چیز پیش نہ آئے گی اور اگر یہ آیتیں کسی مجنوں پر پڑھی جاویں تو اس کو افاقہ ہو جائے گا۔ وہ دس آیتیں یہ ہیں: چار آیتیں شروع سورۂ بقرہ کی الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْنَo[2:1-4] تک۔ پھر تین آیتیں یعنی آیۃ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سے خٰلِدُوْنَo[2:255-257] تک۔ پھر آخر سورہ کی تین آیتیں لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰت سے عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ[2:284-286] تک۔ (۲۷۳)

اسی طرح اس منزل میں شامل تمام سورۂ مقدسہ اور آیاتِ مبارکہ کے احادیث مبارکہ میں منقول فضائل پیشِ نظر رکھے جائیں تو یہ ماننا پڑے گا کہ اس منزل کی افادیت کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔ راقم الحروف کے نزدیک اس منزل کے مشمولات کے پیشِ نظر بالیقین اس کے درج ذیل فوائد مرتب ہوں گے۔

01۔ اسے صبح شام باقاعدہ توجہ اور لگن کے ساتھ پڑھنے والے کو صدق اور اخلاص کی لازوال نعمتیں نصیب ہوں گی۔

02۔ اسے پڑھنے والے کو بہت زیادہ ثواب حاصل ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جائے گا۔ اسے حفظ و امان، سلامتی اور فوز و فلاح دائمی نصیب ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

03۔ سحر و آسیب اور شرورِ کائنات سے متاثرہ فرد ان سے نجات پائے گا اور آئندہ کے لیے محفوظ بھی ہو جائے گا۔

04۔ اس سے نہ صرف روحانی امراض سے بلکہ ہر طرح کے ذہنی، نفسیاتی، جسمانی اور اخلاقی مسائل سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔

05۔ اخلاقی و روحانی اور معاشی و سماجی حالت بہتر سے بہتر ہوتی جائے گی۔

06۔ مشکلات دور اور مسائل حل ہو جائیں گے۔

07۔ اس کا عامل درجہ بدرجہ روحانی منازل و مقامات طے کرتے ہوئے ہر لحظہ، روز بروز ذات باری تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہوتا جائے گا۔

08۔ وہ فکری و عملی، ذہنی و قلبی اور روحانی ارتقا سے قرب و رضا کے مقام کی طرف اپنا سفر بحفاظت و سلامتی جاری رکھے گا اور بفضلہٖ تعالیٰ اسے قرب و رضائے الٰہی نصیب ہوں گے۔

09۔ دین، دنیا، آخرت، قبر، حشر، پل صراط پر، غرضیکہ دنیا و آخرت کی تمام آزمائشوں اور منازل پر اس منزلِ قرآنی میں شامل سورۂ مقدسہ اور آیاتِ قرآنی سے بفضلہٖ تعالیٰ مدد حاصل ہوگی اور ان کی شفاعت نصیب ہوگی۔

نبی کریم ﷺ سے منقول منزلِ قرآنی اور احادیث میں منقول متعدد سورۂ مقدسہ اور آیاتِ مقدسہ کے فضائل پیشِ نظر رکھتے ہوئے کچھ اور منازلِ قرآنی بھی تشکیل دی جا سکتی ہیں تاکہ ان تمام سورۂ مقدسہ اور آیاتِ قرآنی کو صبح و شام منزل کی شکل میں پڑھ کر تمام احادیث مبارکہ پر عمل کی سعادت حاصل ہو اور منتخبہ کلامِ ربانی سے بھرپور فوائد حاصل کیے جا سکیں۔

وظائف و عملیات کی کتب میں بہت سے ایسے متفرق وظائف و عملیات ہیں جنھیں 'منزل' کی صورت میں منضبط کر کے کم سے کم وقت اور نہایت تھوڑی محنت سے بہت زیادہ دینی، دنیاوی، روحانی و اُخروی فائدے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ مثلاً بہشتی زیور میں مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے دفع سحر کے لیے سورۂ یونس کی آیات 80 تا 81، سورۂ فلق اور سورۂ الناس لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالنے، پانی دم کر کے پلانے اور ان آیات کو پانی پر پڑھ کر اس سے مریض کو نہلانا تجویز کیا ہے۔ (۲۷۴)

اگر دفع آسیب والی منزل میں سورۂ یونس کی آیات 80 تا 81 شامل کر دی جاتیں تو الگ سے اس عمل کی ضرورت نہ پڑتی۔ اس سے

پہلی منزل کی تاثیر میں بھی اضافہ ہوجاتا کیونکہ سحر کی وجہ سے جنات وموکلات ہی خرابی کا سبب بنتے ہیں۔بعض جنات عامل ہوتے ہیں اور وہ دورانِ علاج اپنے عمل کے زور سے علاج میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔اسی طرح نظر بد کے شکار فرد پر سحر وآسیب کی مانند جنات وموکلات مسلط ہوکر تباہی وبربادی اور خرابی کا سبب بننے کی کوشش کرتے ہیں۔

راقم الحروف نے مقصدِ حیات اور دنیاوی واُخروی حیات میں نفسِ انسانی کو درپیش خطرات ومسائل پیشِ نظر رکھتے ہوئے، احادیث میں مذکور بعض مخصوص سورۂ مقدسہ اور آیاتِ مبارکہ کے فضائل پیشِ نظر رکھتے ہوئے بفضلہٖ تعالیٰ، بفیضانِ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ یہ منازلِ روحانی (الحزب الکامل، الحزب الاعظم، الحزب الحب والتسخیر اور الحزب الشفائے کامل) ترتیب دی ہیں اور ساتھ ہی مستند حوالوں سے ان منازل میں شامل سورۂ مقدسہ، آیاتِ مقدسہ، اوراد ووظائف اور تسبیحات واذکار کے فضائل وفوائد بیان کیے ہیں تاکہ ان کے مطالعہ سے ان کی قدر وقیمت اور ضرورت واہمیت سے آگاہی ہو اور اس آگہی سے ذکر وفکر کے ذوق شوق میں اس قدر اضافہ ہو کہ قارئین ان منازلِ روحانی کو حرزِ جان بنا کر فلاحِ دارین حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ کی امتِ مسلمہ پر خاص رحمتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نبیِ رحمت ﷺ کے ذریعے تھوڑے عمل سے بہت زیادہ اجر وثواب حاصل کرنے کی تعلیم دی تاکہ جو لوگ اپنی معاشی، سماجی، کاروباری وغیر کاروباری مصروفیات کی وجہ سے بڑے بڑے کام نہ کرسکیں، وہ بھی چھوٹے چھوٹے عمل کرکے بڑے اجر وثواب اور خاص عنایات کے مستحق ہوسکیں۔ہر ایک کے لیے ممکن نہیں ہے کہ احادیث میں منقول ایسے تمام اعمال، اوراد ووظائف، تسبیحات، اذکار، سورۂ مقدسہ اور آیاتِ مقدسہ کے فضائل سے آگاہ ہوکر ترجیحی بنادوں پر کم سے کم وقت میں ان سے زیادہ سے زیادہ افادہ حاصل کرسکے۔یہ منازل اسی بنیادی ایمانی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اور روزانہ سینکڑوں احادیث پر کم سے کم وقت میں عمل کرنے کے لیے ترتیب دی گئی ہیں۔

یہ منازل اس سے قبل وظائف وعملیات کی کسی بھی کتاب میں اس ترتیب سے پیش نہیں کی گئیں اور ان منازل میں شامل سورۂ مقدسہ، آیاتِ مقدسہ، اوراد ووظائف اور تسبیحات واذکار کے فضائل وفوائد دیگر کتب میں اس قدر وضاحت اور سند کے ساتھ نہیں دیے گئے۔

حصن حصین، فضیلت اعمال اور القول الجمیل قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں مرتب کی گئی مستند کتبِ وظائف ہیں۔ منزلِ قرآنی کی تحقیق کے سلسلہ میں راقم الحروف نے ان کے حوالے سے جو حقائق پیش کیے ہیں ان سے سے واضح ہوتا ہے کہ ان کتابوں اور ان کے تراجم کا تحقیقی جائزہ لے کر ان کے علمی معیار کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ذوقِ تحقیق مفقود ہونے کی وجہ سے یہ کتابیں اور ان کے تراجم نظرِ ثانی کے بغیر شائع ہورہے ہیں۔

حصن حصین کے ترجمہ (مطبوعہ از تاج کمپنی) میں لکھا ہوا ہے:

''اگر کسی شخص پر جن آسیب وغیرہ کا اثر ہوجائے تو اسے سامنے بٹھا کر مذکورہ ذیل گیارہ آیات اور تین سورتیں پڑھ کر دم کرے:۔''(۲۷۵)

اس کی تفصیل میں چار سورتوں (سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس) اور تیس آیات کا متن دیا گیا ہے۔ اسی طرح وظائف کی مشہور کتب میں سورۂ فاتحہ، سورۂ یٰسین، سورۂ ملک، سورۂ رحمٰن ودیگر سورۂ مقدسہ اور مشہور آیاتِ مقدسہ کے فضائل رقم کرتے وقت بھی سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا۔اس ضمن میں بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں مگر اختصار کے پیشِ نظر منزلِ قرآنی کی تحقیق کے ضمن پیش کی گئی معروضات پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

راقم الحروف نے موقع محل کی مناسبت سے منتخبہ سورۂ مقدسہ، آیاتِ مقدسہ اور دیگر اوراد ووظائف کے فضائل مستند حوالہ جات کی مدد سے دیے ہیں۔تاہم، اس ضمن میں اہل علم حضرات کو کوئی کمی بیشی محسوس ہو تو امید کرتا ہوں کہ وہ نہایت مہربانی کرتے ہوئے اصلاح فرما دیں گے۔اس مختصر حیات میں مجھ سے جتنا ممکن ہوا بہتر کرنے کی کوشش کی ہے۔اللہ تعالیٰ میری کوتاہیاں معاف فرمائے اور مجھے اپنے فضل وکرم سے خیر اور بھلائی عطا فرماتے ہوئے اسے قبول فرما کر فوز وفلاحِ دارین کا ذریعہ بنادے۔آمین، یاارحم الراحمین بواسطہ وبوسیلہ رحمت اللعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

وظیفہ

الحزب النبی ﷺ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌo اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط (درود ابراہیمی و درود ہزارہ) (تین بار)

وظیفہ بسم اللہ شریف

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرُالْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰہ رَبُّ الْعَرْشِ وَالسَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط ○ (تین بار)

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ دِیْنِیْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰٓی اَھْلِیْ وَ مَالِیْ وَ وَلَدِیْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مَآ اَعْطَانِیْ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ اَعَزُّ وَ اَجَلُّ وَ اَعْظَمُ مِمَّآ اَخَافُ وَ اَحْذَرُ عَزَّجَارُکَ وَ جَلَّ ثَنَآءُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّرِیْدٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط اِنَّ وَلِیِّ یَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَ ھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ۞ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ (دُعائے حضرت انسؓ) (تین بار)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ النُّشُوْرُ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ اَھْلِیْ وَ مَا لِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَ اٰمِنْ رَوْعَتِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ یَمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَ مِنْ فَوْقِیْ وَ اَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ○ (صبح وشام کی مسنون دعائیں، ایک بار)

الحزب النبی ﷺ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ الفاتحہ[1:1-7]؛

(افضل ترین سورۂ مقدسہ؛ دو تہائی قرآن کے برابر ثواب؛ شفا از جسمانی و روحانی امراض)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ o ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ o الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ o وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۛ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ o اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o البقرہ[2:1-5] (تین بار) (برائے حفظ وامان وسلامتی از شرورِ کائنات)

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ o البقرہ[2:163]

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ o البقرہ[2:255]

(تین بار) (برائے حفظ وامان وسلامتی از شرورِ کائنات؛ آیات کی سردار، آیت الکرسی کا ثواب چوتھائی قرآن حکیم کے برابر)

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ o لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۭ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ o البقرہ[2:284-286] (تین بار) (برائے حفظ وامان وسلامتی از شرورِ کائنات)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۗىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o ال عمران[3:18]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى

الْعَرْشِ ۘ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ o الاعراف[7:54]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ o وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ o وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ o مومنون[23:116-118] (تین بار) (برائے حفظ وامان وسلامتی وردِّ سحر ونجات از آسیب وآسیبی اثرات؛ برائے حل المشکلات)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا o فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا o فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا o اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ o رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ o اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨ الْكَوَاكِبِ o وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ o لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ o دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ o اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ o فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ o

الصافات[37:1-11]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ o هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ o هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o

الحشر[59:22-24] (تین بار) (حفظ وامان وسلامتی، رتبہ شہادت اور ستر ہزار فرشتوں کی دعا کے حصول کے لیے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o وَ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا o جن[72:3]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ الاخلاص[112:1-4]؛ (تہائی قرآن کے برابر ثواب؛ برائے حب وتسخیر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ الفلق[113:1-5] (برائے ردِّ سحر، حفظ وامان وسلامتی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ○

الناس[114:1-6]؛ (برائے ردِّ سحر، حفظ وامان وسلامتی

خصوصی اذکار وتسبیحات برائے حصولِ ثواب بے حد وحساب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا ○ يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَ رِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ○

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَالِكَ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ ○

اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَالِكَ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَالِكَ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ ○

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَالِكَ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ ○

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ ○ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ ○ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَالِكَ ○ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ ○

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَافِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَافِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ ○

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا خَلَقَ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِلْءَ مَا خَلَقَ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَافِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِلْءَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ ○

اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا خَلَقَ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِلْءَ مَا خَلَقَ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِلْءَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ○

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَخَلْقِهٖ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ خَلْقِهٖ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى○ (تمام اذکار وتسبیحات،ایک بار)

دعائے اسمِ اعظم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَامَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا خَيْرَ الْوَارِثِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا سَمِيْعَ الدُّعَآءِ يَا اللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا عَالِمُ يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا مَلِكُ يَا سَلَامُ يَا حَقُّ يَا قَدِيْمُ يَا قَآئِمُ يَا غَنِيُّ يَا مُحِيْطُ يَا حَكِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا قَاهِرُ يَا رَحْمٰنُ يَارَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا مُخْفِيْ يَا مُعْطِيْ يَامَانِعُ يَا مُحْيِ يَا مُقْسِطُ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا رَبُّ يَارَبُّ يَا رَبُّ يَا وَهَّابُ يَا غَفَّارُ يَا قَرِيْبُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَنْتَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَاِسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ (حصن حصین)(ایک بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۚ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُلَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۚ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ يَآ اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَيَا كَاشِفَ السُّوْءِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ يَآ اِلٰهَ الْعٰلَمِيْنَ اَنْزِلْ بِكَ حَاجَتِيْ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ o(ایک بار)

دعائے استغفار وتوبہ وطلبِ عافیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَ رِضْوَانِكَ الْاَكْبَرِ ○ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ

عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوبِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ○ (سیدالاستغفار)(ایک بار)

<u>درودشریف</u>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌمَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌo اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط (درودابراہیمی ودرود ہزارہ)(تین بار)

الحزب الکامل

محنت کم اجر بے حساب:۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مختصر سی حیاتِ دُنیوی کی لامحدود قدر و قیمت کے پیشِ نظر محدود انسانی عمل (ذکرِ الٰہی، وردِ درود وسلام) سے بہت زیادہ اور لامحدود اجر وثواب حاصل کرنے کے طریقہ کی تعلیم بھی دی ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہوئے، درود وسلام پڑھتے ہوئے، تسبیحات واوراد پڑھتے ہوئے ایسے الفاظ وکلمات شاملِ ذکر اور شاملِ ورد کیے جاتے ہیں جن سے بے حدوحساب ذکر وفکر اور درود وسلام کا مفہوم شاملِ ورد ہوجائے۔اس کے نتیجے میں ذاتِ باری تعالیٰ کے فضل وکرم سے بے حد وحساب اجر وثواب عطا ہوتا ہے۔آج کے سائنسی و مادی دور میں بہت سے ایسے سائنسی اصول وقوانین دریافت ہو چکے ہیں جن کی بدولت ہر شعبہ زندگی میں تیزی آ گئی ہے اور ایسے کام جنھیں سرانجام دینے کے لیے برسوں لگ جاتے تھے، اب وہ برسوں کے بجائے مہینوں، دنوں، گھنٹوں اور چندلمحوں میں ہو رہے ہیں۔ہوائی جہاز، خلائی جہاز، برق رفتار گاڑیاں، تابکاری مادوں سے حاصل ہونے والی بے پناہ توانائی، لمحہ بھر میں زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک، زمین سے خلا میں اور خلا سے زمین پر آڈیو اور وڈیو پیغام پہنچانے کے نظام اس امر کا ثبوت ہیں کہ علم کی بدولت زمان ومکان کے فاصلے سمٹ سکتے ہیں اور کم سے کم وقت میں بھی بہت بڑے اور مشکل ترین کام سرانجام دیے جا سکتے ہیں۔تاہم، ان تمام حیرت انگیز ایجادات کے باوجود آج تک کوئی ایسی سائنسی ایجاد سامنے نہیں آئی جس کی بدولت حضرت آصف بن برخیا کے روحانی تصرف کی طرح سینکڑوں میل دور سے کسی بہت بھاری بھرکم شے کو لمحہ بھر میں کہیں منگوایا جا سکے یا اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی طرح ایک دو قدموں میں یا چند ایک لمحوں میں زمین کے ایک سرے پر موجود شخص دوسرے سرے پر جا پہنچے۔ سائنسی ایجادات بھی اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم کی بدولت ممکن ہوئی ہیں۔اسی طرح روحانی دنیا میں کارفرما معجزات وکرامات کا بھی اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم اور قدرت سے ظہور ہوتا ہے۔مادی دنیا میں کام آنے والی مادی سائنس کی طرح روحانی دنیا میں جس علم سے کام لیا جاتا ہے، اسے روحانی سائنس کہتے ہیں۔روحانی سائنس دانوں (صوفیہ، اولیاء اللہ) کو ان کے روحانی مقام ومرتبہ کے مطابق روحانی سائنس کا علم عطا ہوتا ہے۔وہ روحانی دنیا میں کارفرما اصول وقوانین سے آگاہ ہوتے ہیں اور ان کے مطابق تصرف فرماتے ہیں۔نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے روحانی سائنس میں کارفرما اصولوں میں سے ایک ایسے اصول کی تعلیم فرمائی ہے جس کی رو سے بفضلہٖ تعالیٰ کسی عمل کو تسلسل اور دوام حاصل ہوجاتا ہے اور اسی تسلسل اور دوام کے لحاظ سے اس کا دائمی وابدی اجر حاصل ہوتا ہے۔اس ضمن میں درج ذیل چھ عدد احادیث مبارکہ کے مطالعہ اور ان کے مفہوم پر غور وفکر کا شرف حاصل کریں۔

حدیث نمبر 1:۔ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ صبح کی نماز کے وقت یا نماز کے بعد میرے پاس تشریف لائے اور میں اپنے مصلیٰ پر بیٹھی ہوئی تسبیح میں مشغول تھی، حضور نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز کے بعد دوبارہ تشریف لائے تو میں اسی حال میں بیٹھی ہوئی تھی۔حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا تم اسی حال پر ہو جس پر میں نے چھوڑا تھا۔عرض کیا: جی ہاں۔حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہاں سے جانے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ پڑھے۔اگر ان کو اس سب کے مقابلے میں تولا جائے تو جو تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے، تو وہ غالب آ جائیں گے۔اور وہ چار کلمات یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَ رِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں بقدر اس کی مخلوقات کے عدد کے اور بقدر اس کی مرضی اور خوشنودی کے اور بقدر وزن اس کے عرش کے اور اس کے کلمات کی مقدار کے۔(۲۷۶)

حدیث نمبر2:۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک صحابی عورت کے پاس تشریف لے گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا تو اس عورت کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں، جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھی حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جو اس سے زیادہ آسان ہو، یا یہ فرمایا کہ اس سے افضل ہو۔ اس نے عرض کیا جی: تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات پڑھو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ
سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَالِكَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ

اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں بقدر اس مخلوق کے جو اس نے آسمان میں پیدا کی۔ اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں بقدر اس مخلوق کے جو اس نے زمین میں پیدا کی۔ اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں بقدر اس مخلوق کے جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں بقدر اس کے جس کو وہ پیدا کرنے والا ہے۔

اور ایسے ہی ''وَاللّٰهُ اَكبرُ مِثلُ ذٰلِك'' اور ایسے ہی ''وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ'' اور اسی کے مانند ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلُ ذٰلِك'' اور ''وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه مِثلُ ذٰلِك'' اسی کے مثل۔ (۲۷۷)

حدیث نمبر3:۔حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں پڑی تھیں، جن پر میں تسبیح پڑھا کرتی تھی۔ آپ نے فرمایا: تم نے چار ہزار تسبیح پڑھ لی۔ کیا میں تمھیں جو تم نے پڑھا ہے اس مقدار سے زیادہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ (۲۷۸)

حدیث نمبر4:۔حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے ہونٹ حرکت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوامامہ کیا پڑھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ کا ذکر کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں تمام رات اور دن ذکر کرنے سے زیادہ افضل ذکر نہ بتاؤں؟ عرض کیا، ضرور۔ فرمایا: یہ پڑھا کرو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں مخلوق کی مقدار کے بقدر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں مخلوق کے بھر دینے کے بقدر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَافِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اس کے بقدر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو زمین و آسمان میں اس کے بھر دینے کے بقدر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی کتاب کے شمار کے بقدر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں ہر چیز کی مقدار کے بقدر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں ہر چیز کے بھر دینے کے بقدر۔
اوراسی کی مانند (سبحان اللہ کے بجائے ہر جگہ)
"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلُ ذٰلِك" اور "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلُ ذٰلِك" اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلُ ذٰلِك" کہے۔(۲۷۹)

حدیث نمبر5:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک بندہ خدا نے مندرجہ ذیل کلمات پڑھے:
يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ
تو دو فرشتوں کو ان کا اجر لکھنا مشکل ہو گیا کہ کتنا اجر لکھیں۔ یہ دونوں فرشتے آسمان پر چڑھے اور بارگاہ خداوندی میں عرض کی: اے ہمارے رب! تیرے بندے نے ایسے کلمات کہے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں آتا کہ ان کو کیسے لکھیں؟ اللہ تعالیٰ بندے کے کہے ہوئے کلمات جاننے کے باوجود پوچھتا ہے کہ میرے بندے نے کیا کلمات کہے ہیں؟ فرشتے کلمات دہراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کلمات کو میرے بندے نے جیسے کہا ہے یہ ویسے ہی لکھ دو، میری ملاقات پر میں ہی اس کو ان کلمات کا بدلہ عطا کروں گا۔(۲۸۰)

حدیث نمبر6:۔ اس طرح اللہ کی حمد وثنا کیا کرے:۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى
سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے، پاکیزہ اور برکت والی ہے جیسی ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے۔
حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوا، تو جب وہ بیٹھ گیا اور اس نے مذکورہ بالا کلمات کہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جونہی اس شخص نے یہ کلمات کہے دس فرشتے ان کی طرف لپکے ہر ایک حریص تھا کہ میں ان کو لکھ لوں، لیکن ان کی یہ سمجھ میں نہ آیا کہ ان کو کس طرح لکھیں (یعنی ان کا ثواب کتنا لکھیں) چنانچہ رب العزت کے سامنے ان کو پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو ایسے ہی لکھ لو جیسے میرے بندے نے کہا ہے۔ (میں خود ان کا ثواب دوں گا)۔(۲۸۱)

مندرجہ بالا احادیث سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا پر مبنی الفاظ وکلمات کے ساتھ اگر ان کلمات کے مفہوم کو وسعت دینے کے لیے کسی نسبت یا حوالے سے بہت زیادہ تعداد یا لامحدود تعداد کا ذکر کیا جائے تو فرشتے بھی اس حمد وثنا، درود وسلام اور ورد وکلام کا اجر وثواب لکھنے سے عاجز ہو جاتے ہیں۔ ایسے شخص کے لیے فرشتے ہمیشہ استغفار کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ ایسے عمل کا ثواب احاطۂ تحریر میں نہیں آسکتا۔ اس کا ثواب میں خود دوں گا۔

غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لامحدود اجر وثواب والے اوراد، اذکار اور تسبیحات میں عموماً اس طرح کے الفاظ شامل ہوتے ہیں:

۱۔ .....عَدَدَ دَخَلْقِهٖ وَ رِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔ بقدر اس کی مخلوقات کے عدد کے اور بقدر اس کی مرضی اور خوشنودی کے اور بقدر وزن اس کے عرش کے اور اس کے کلمات کی مقدار کے۔

۲۔ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ، عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَالِكَ، عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ
.....بقدر اس مخلوق کے جو اس نے آسمان میں پیدا کی۔.....بقدر اس مخلوق کے جو اس نے زمین میں پیدا کی۔.....بقدر اس مخلوق کے جو ان دونوں کے درمیان ہے۔.....بقدر اس کے جس کو وہ پیدا کرنے والا ہے۔

۳۔ .....عَدَدَ خَلْقِهٖ۔ بقدر اس تعداد کے جو اس نے پیدا کی۔

۴۔ .....عَدَدَ مَا خَلَقَ.....مِلْءَ مَا خَلَقَ.....عَدَدَ مَافِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ.....مِلْءَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ.....عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ.....عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ.....مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ
مخلوق کی مقدار کے بقدر۔ مخلوق کے بھر دینے کے بقدر۔ جو کچھ زمین وآسمان میں ہے اس کے بقدر۔ جو زمین وآسمان میں اس کے بھر دینے کے بقدر۔ اس کی کتاب کے شمار کے بقدر۔ ہر چیز کی مقدار کے بقدر۔ ہر چیز کے بھر دینے کے بقدر۔

۵۔ يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ

اے میرے رب! میں تیری ایسی تعریف کرتا ہوں جو تیری ذات کے جلال اور تیری سلطنت کی عظمت کے لائق ہے۔

۶۔ .....حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے جیسی ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

مندرجہ بالا کلمات ان سے قبل تحریر کی گئی احادیث میں سے دیئے گئے ہیں۔ان میں دی گئی خالی جگہوں پر سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اسی کی مانند (سبحان اللہ کے بجائے ہر جگہ) "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" اور "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" اور "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" لکھنے اور پڑھنے سے ان تسبیحات اور اذکار کو وسعت حاصل ہو جاتی ہے۔

اوراد و اذکار اور تسبیحات کی طرح درود و سلام کے بعض صیغوں میں بھی اسی کلیہ و قاعدہ کے تحت بہت زیادہ اور لامتناہی قدر و قیمت اور وسعت کے حامل الفاظ شامل کر کے پڑھے جاتے ہیں اور ان کے پڑھنے سے بے حد و حساب اجر و ثواب عطا ہوتا ہے۔مثلاً درود ہزارہ کے مفہوم پر غور فرمائیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

اے اللہ! درود بھیج محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر ہر ایک ذرّہ کے عوض دس کروڑ بار اور برکت دے اور سلام بھیج۔

اس درود شریف میں بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط (ہر ایک ذرّہ کے عوض دس کروڑ بار اور برکت دے اور سلام بھیج) کے الفاظ کے اضافے سے اس کا مفہوم بہت وسیع ہو گیا ہے اور ساتھ ہی اس کا اجر و ثواب بھی بہت زیادہ ہو گیا ہے۔درود و سلام کے وظیفے پر مشتمل مقبول کتب، دلائل الخیرات، اوائل الخیرات اور آبِ کوثر میں اس طرح کی شاندار تراکیب پر مشتمل درود و سلام کے بہت سے صیغے دیئے گئے ہیں۔

کمپیوٹر سائنس میں کسی عمل کو کسی مخصوص تعداد میں یا لامحدود تعداد میں دہرانے کے لیے لُوپ (Loop) کی کمانڈ استعمال کی جاتی ہے۔مثلاً کسی کمپیوٹر لینگوئج میں اگر ہم لفظ "اللہ" (Allah) سکرین پر مسلسل پرنٹ (Print) کروانا چاہتے ہیں تو اس مقصد کے لیے ہم لُوپ کی کمانڈ استعمال کریں گے۔جب تک کسی وجہ سے کمپیوٹر بند نہیں ہو جاتا، کمپیوٹر سکرین پر مسلسل لفظ "اللہ" (Allah) لکھتا جائے گا۔ اوراد و وظائف میں بھی اس طرح کا لُوپ لگایا جا سکتا ہے۔اسے روحانی لُوپ کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔اسی طرح اپنی اور اپنے احباب کی مغفرت کے لیے دعاؤں کا بھی روحانی لُوپ لگایا جا سکتا ہے۔اس لُوپ کے تحت فرشتے مسلسل اس ورد وظیفہ کے مطابق متعلقہ شخص کے نامہ اعمال میں اجر و ثواب لکھتے رہتے ہیں اور اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔اگر ایسا لُوپ فرشتوں کی سمجھ سے بالاتر ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔وہاں سے حکم ہوتا ہے کہ میرے بندے نے جیسے دعا پڑھی ہے، ورد وظیفہ پڑھا ہے ویسے ہی اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیں۔اس عمل کا اجر میں اپنی شانِ کریمی کے مطابق دوں گا۔

ذکر کی اقسام:۔ ذکر کی کم و بیش بارہ اقسام ہیں:

۱۔ تعوذ:۔ تعوذ یعنی استعاذہ طلب کرنا، نفس و شیطان اور دیگر شرورِ کائنات سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہنا۔

۲۔ تسمیہ:۔ تسمیہ یعنی اللہ تعالیٰ کا نام لینا، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا۔

۳۔ تسبیح:۔ تسبیح یعنی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا، سبحان اللہ کہنا، اس مفہوم کے حامل کلمات ادا کرنا۔

۴۔ تحمید:۔ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا۔

۵۔ تکبیر:۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنا، اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا۔

۶۔ تہلیل:۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنا، کلمہ طیبہ پڑھنا۔

۷۔ اظہارِ توکل:۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا، اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہونے کا اقرار کرنا۔جیسا کہ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰہ کا ورد کرنا۔

۸۔ طلبِ استعانت:۔ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہنا، جیسا کہ دعا مانگنا 'اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ'

۹۔ طلبِ ہدایت:۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت چاہنا، جیسا کہ دعا مانگی جاتی ہے، 'اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○'۔

۱۰۔ طلب برکت:۔ اللہ تعالیٰ سے برکت چاہنا، جیسا کہ دعا دی جاتی ہے، 'بارک اللہ' اللہ تعالیٰ آپ کو برکت عطا فرمائے۔

۱۱۔ طلبِ مغفرت:۔ طلبِ عفو وعافیت، حفظ وامان وسلامتی، قرب ورضا اور فوز وفلاح دائمی)

۱۲۔ طلبِ رحمت وسلامتی:۔ درود وسلام پڑھ کر ذاتِ باری تعالیٰ اور ذاتِ نبی کریم ﷺ کا قرب ورضا حاصل کرنے کے لیے استدعا کرنا۔

قرآنِ وحدیث میں مذکورہ بالا تمام دینی، دنیوی اور اُخروی حاجات کی تکمیل کے لیے اوراد واذکار، تسبیحات اور ادعیہ کی تعلیم دی گئی ہیں۔ ان میں سے ایسے تمام اوراد واذکار اور دعائیں جن میں ذکر کی ایک سے زیادہ اقسام موجود ہیں انہیں بہت زیادہ افادیت اور اجر وثواب کا حامل قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً 'سورہ فاتحہ' میں تعوذ، تسمیہ، تسبیح، تحمید، تکبیر، تہلیل، طلب استعانت، طلب ہدایت سے متعلق تمام کلمات شامل ہیں۔ اس لیے اسے 'ام القرآن' قرار دیا گیا ہے۔ تیسرے کلمے میں تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر، تعوذ، سب موجود ہیں اس لیے، اس کے بہت زیادہ فضائل مذکور ہیں۔ صبح وشام کے 'معمولات' میں ایسے اوراد واوظائف اور اذکار شامل کرنے چاہئیں جو بے حد اجر وثواب کا باعث ہو اور کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فوائد کا حصول ممکن ہو۔ احادیث میں ذکرِ الٰہی پر مبنی بعض سورتوں، آیاتِ مقدسہ، اذکار اور دعاؤں کے خصوصی فضائل وفوائد بیان ہُوئے ہیں اور اس کے اجر وثواب کا خصوصاً ذکر کیا گیا ہے۔ 'الحزب الکامل' ترتیب دیتے وقت مندرجہ بالا امور پیشِ نظر رکھے گئے ہیں۔

اپنے معمولات اس طرح کے بنائیں کہ ہر شب، شبِ قدر اور ہر روز، روزِ عید کی طرح بسر ہو اور خصوصی اہمیت کے حامل دنوں اور راتوں میں بھی یہ تردد نہ کرنا پڑے کہ شبِ قدر کے اذکار کون سے ہیں، شبِ معراج کو کیا پڑھیں اور شب برأت کس طرح بسر کریں۔

قرآن حکیم ایک سو چودہ (114) سورۂ مقدسہ اور چھ ہزار دو سو چھتیس (6236) آیات پر مشتمل ہے۔ اس منزل قرآنی میں نو (9) عدد سورۂ مقدسہ مکمل اور دیگر سورۂ مقدسہ سے ایک سو نو (109) آیات دی گئی ہیں۔ اس میں نو عدد منتخبہ سورۂ مقدسہ کی ستاون (57) آیات بھی شمار کی جائیں تو اس منزل قرآنی میں کل ایک سو چھیاسٹھ (166) آیاتِ مقدسہ شامل ہیں۔

'منزلِ قرآنی' میں شامل سورۂ مقدسہ، آیاتِ مقدسہ، لامحدود اجر وثواب کی حامل ادعیہ اور اوراد کی قدر وقیمت اور ضرورت واہمیت کی نشاندہی کے لیے مختصراً ان کے فضائل وفوائد بھی تحریر کر دیئے ہیں تاکہ قارئین اس نعمتِ روحانی کی قدر وقیمت کا احساس کرتے ہوئے نہایت محبت، عقیدت، توجہ اور لگن سے، ان سے استفادہ کر سکیں۔

منتخبہ سورۂ مقدسہ:۔ اس مختصر 'منزلِ قرآنی' میں درج ذیل نو (9) عدد سورۂ مقدسہ شامل ہیں:

سورۂ مقدسہ	پارہ	سورہ نمبر	آیات نمبر	فضائل وفوائد	آیات
سورۃ الفاتحہ	1	1	1 تا 7	دو تہائی قرآن کے برابر؛ شفا از جسمانی وروحانی امراض سورۃ	07
				الفاتحہ سب سے افضل سورۂ مقدسہ ہے۔	
سورۂ زلزال	30	099	1 تا 8	نصف قرآن کے برابر ثواب	08
سورۃ العٰدِیٰت	30	100	1 تا 11	نصف قرآن کے برابر ثواب	11
سورۃ التَّکَاثُر	30	102	1 تا 8	ہزار آیات پڑھنے کے برابر ثواب	08
سورۃ الکافرون	30	109	1 تا 5	چوتھائی قرآن کے برابر ثواب؛ بریّت از شرک	05
سورۃ النصر	30	110	1 تا 3	چوتھائی قرآن کے برابر ثواب	03
سورۂ اخلاص	30	112	1 تا 4	تہائی قرآن کے برابر ثواب؛ حب وتسخیر	04
سورۃ الفلق	30	113	1 تا 5	ردِّ سحر، حفظ وامان وسلامتی	05

سورۃ الناس	30	114	1 تا 6	ردِّ سحر، حفظ وامان وسلامتی	06
کل تعداد		009			57

سورتیں چھوٹی فضائل بڑے:۔

1۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ''سورہ فاتحہ دوتہائی قرآن کے برابر ہے۔''(۲۸۲)

2۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''آیت الکرسی چوتھائی قرآن ہے۔''(۲۸۳)

3۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''جس نے ایک مرتبہ یٰسین شریف پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس قرآن پڑھنے کا اجر لکھیں گے۔''(۲۸۴)

4۔ حضرت انس بن مالک سے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''جس شخص نے شبِ قدر میں سورۂ قدر پڑھی گویا اس نے رُبع قرآن پڑھا۔''(۲۸۵)

5۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''جس نے سورۂ زلزال پڑھی اس کو نصفِ قرآن پڑھنے کے برابر ثواب ہوگا۔''(۲۸۶)

6۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے: سورۃ والعادیات نصفِ قرآن کے برابر ہے۔(۲۸۷)

7۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کیا تم میں سے کوئی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھا کرے، صحابہ نے عرض کیا، اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں کسی کی طاقت نہیں کہ روزانہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ لے۔(۲۸۸)

8۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن ہے۔(۲۸۹)

9۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ چوتھائی قرآن ہے۔(۲۹۰)

10۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''کیا تم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ تہائی حصہ قرآن پاک کا ہر رات پڑھا کرو؟'' صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہائی قرآن ہر رات پڑھنا تو بہت مشکل ہے۔ یہ کس سے ہوسکتا ہے؟ تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قل ہواللہ احد'' ثواب میں تہائی حصے قرآن کے برابر ہے۔(۲۹۱)

11۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس شخص نے ''قل ہواللہ احد'' فجر کی نماز کے بعد بارہ مرتبہ پڑھی گویا اس نے چار مرتبہ قرآن پڑھا۔(۲۹۲)

12۔ عقبہ بن مکرم عمی بصری، ابن ابی فدیک، سلمہ بن وردان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی صحابی سے پوچھا، کیا تم نے شادی کرلی ہے؟ اس نے عرض کیا، اللہ کی قسم نہیں کی یارسول اللہ (ﷺ)! اور نہ ہی میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے شادی کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمھیں سورۂ اخلاص یاد نہیں؟ عرض کیا، کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تہائی قرآن ہوا، پھر آپ ﷺ نے پوچھا سورۂ نصر یاد ہے؟ اس نے عرض کیا، کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ چوتھائی قرآن ہوا، پھر پوچھا، سورۂ کافرون یاد ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، یہ بھی چوتھائی قرآن ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا سورۂ زلزال یاد ہے؟ اس نے عرض کیا، جی ہاں کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی چوتھائی قرآن ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا، تم نکاح کرو۔ نکاح کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔(۲۹۳)

13۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے پوچھا کہ کیا تم نے شادی کرلی ہے؟ انھوں نے عرض کیا نہیں، میرے پاس کچھ ہے ہی نہیں کہ جس کی وجہ سے میں شادی کرسکوں، نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تمھارے پاس " قل ھواللہ احد" نہیں ہے؟ انھوں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا یہ چوتھائی قرآن ہے، پھر نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تمھارے پاس سورۂ زلزال نہیں ہے؟ انھوں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا یہ چوتھائی قرآن ہے، پھر نبی ﷺ نے ان سے

پوچھا کیا تمھارے پاس آیت الکرسی نہیں ہے؟ انھوں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا یہ چوتھائی قرآن ہے، نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا پھر شادی کرلو۔ (۲۹۴)

مندرجہ بالا آیات وسورتوں کو پورے قرآن کا نصف یا ثلث یا رُبع کہا گیا ہے۔ اس سے مراد اجر وثواب ہے یعنی ان آیتوں اور سورتوں کی تلاوت کا ثواب نصف، تہائی یا چوتھائی قرآن کے ثواب کے برابر ہے۔

منتخبہ سورۂ مقدسہ کے فوائد:۔

سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لیے شفا ہے۔ اس کی برکت سے بارگاہِ الٰہی سے ہر جائز حاجت پوری ہوتی ہے۔ اسے روزانہ پڑھنے سے ظاہری و باطنی کشائش حاصل ہوتی ہے۔ مصائب سے نجات ملتی ہے۔ مشکلات حل ہوتی ہیں۔ مخلوق مسخر ہوتی ہے۔

سورۂ زِلزال پڑھنے سے مشکلات دور ہوتی ہیں۔ سحر وآسیب سے نجات ملتی ہے۔ اسے پڑھنے والا فلاح پاجاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ مجھے قرآن کی کوئی (مختصر سی) جامع (اور سب پر حاوی) سورت پڑھا دیجئے جسے (میں پابندی سے) پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے اس کو سورۂ اذازلزلت پڑھادی (اور یاد کرادی)۔ اس سے فارغ ہوکر اس شخص نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، میں اس سے زیادہ کبھی نہیں پڑھوں گا۔ پھر (یہ کہہ کر) وہ شخص چلا گیا۔ آپ ﷺ نے (یہ سُن کر) دو مرتبہ فرمایا: اس بے چارے آدمی نے فلاح پالی، اس بے چارے آدمی نے فلاح پالی۔ (۲۹۵)

سورۃ العٰدیٰت کی بدولت امراضِ جگر سے نجات ملتی ہے۔ نظر بد کے اثرات دور ہوتے ہیں اور اسے پڑھنے والا آفات وبلیّات سے محفوظ رہتا ہے۔ (۲۹۶)

سورۃ التکاثر پڑھنے سے بہت زیادہ اجر وثواب حاصل ہوتا ہے۔ پڑھنے سے قرض اور رنج وغم سے نجات ملتی ہے اور رزق فراخ ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں کرسکتا کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں قرآن پاک کی پڑھ لیا کرے؟ صحابہ نے عرض کیا، حضور ﷺ کس میں طاقت ہے روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھے (یعنی یہ بات ہماری استطاعت سے باہر ہے)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اتنا نہیں کرسکتا کہ سورۃ ''الھاکم التکاثر'' پڑھ لیا کرے۔ (۲۹۷)

سورۃ الکافرون پڑھنے والا سحر وآسیب اور نظرِ بد سے محفوظ رہتا ہے اور اسے جسمانی وروحانی شفا حاصل ہوتی ہے۔ (۲۹۸)

سورۃ النصر پڑھنے والا دشمن کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ رزق میں فراخی اور قرض کی ادائیگی کے لیے بعد از نماز عصر گیارہ (11)، اکیس (21) یا اکیالیس (41) بار سورۃ النصر پڑھنے سے بفضلہٖ تعالیٰ رزق فراخ ہوتا ہے اور قرض سے نجات ملتی ہے۔ (۲۹۹)

سورۃ اللہب پڑھنے والا دشمن کے شر سے نجات پائے گا اور ہر طرح کے خطرات سے محفوظ رہے گا۔ (۳۰۰)

سورۂ اخلاص پڑھنے سے روحانی ترقی ہوتی ہے اور قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اسے پڑھنے والا بفضلہٖ تعالیٰ عذابِ قبر اور عذابِ حشر سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن فرشتے اسے پل صراط طے کرا کے جنت میں پہنچا دیں گے۔ اسے پڑھنے سے حفظ وامان اور سلامتی ملتی ہے اور رزق فراخ ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

جو کوئی سفر کا ارادہ کرے اور اپنے گھر کے دروازے کے دونوں بازو پکڑ کر گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کا نگہبان رہتا ہے یہاں تک کہ سفر سے پھر آوے۔ (۳۰۱) **سورۂ اخلاص** سے استخارہ بھی کیا جاتا ہے۔ (۳۰۲)

سورۃ الفلق اور **سورۃ الناس**، دونوں سورۂ مقدسہ سحر وآسیب اور نظرِ بد سے نجات کے لیے اور آئندہ ان سے محفوظ رہنے کے لیے بے نظیر تاثیر رکھتی ہیں۔ ان کی بدولت ہر طرح کے ذہنی، نفسیاتی، جسمانی اور روحانی امراض سے نجات حاصل ہوتی ہے اور حفظ وامان اور سلامتی ملتی ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

۱۔ نہ کسی سوال کرنے والے نے ان جیسی سورتوں کے ساتھ سوال کیا اور نہ کسی پناہ مانگنے والے نے ان جیسی سورتوں کے ساتھ پناہ مانگی۔

۲۔ ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو، جب بھی تم سوؤ اور جب بھی تم سو کر اُٹھو۔

۰۳۔ تم قل اعوذ برب الفلق پڑھا کرواس لئے کہ تم اس سے زیادہ اللہ کومحبوب اوراس سے زیادہ جلد اللہ تک پہنچنے والی (یعنی مقبول) اور کوئی سورت نہیں پڑھ سکتے ،لہٰذا جہاں تک تم سے ہوسکے تم اسے مت چھوڑو۔

۰۴۔ تم ایسی کوئی چیز ہرگز نہیں پڑھ سکتے جواس سورۂ قل اعوذ برب الفلق سے زیادہ اللہ کے نزدیک پہنچنے والی یعنی مقبول ہو۔ (۳۰۳)

منتخبہ قرآنی آیات کے فضائل وفوائد:۔ الحزب الکامل میں قرآن حکیم کی درج ذیل منتخب آیات شامل ہیں:

سورۂ مقدسہ	پارہ	سورہ نمبر	منتخبہ آیت یا آیات نمبر	آیات
البقرہ	1 تا 3	2	1 تا 5، 163 تا 164، آیت الکرسی 255 تا 257، آخری تین آیات (284 تا 286)؛	
			آیت الکرسی آیات کی سردار ہے اوراس کا ثواب چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ آخری	
			دو آیات سامانِ رحمت، حاصلِ قرآن اور دعائے عظیم ہیں۔ انھیں گھر میں دن رات	
			پڑھنے سے تین دن تک شیطان اس گھر کے پاس بھی نہیں آتا۔	013
ال عمران	3	3	18، 26 تا 27، 190 تا 200۔ رات کو آیات نمبر 190 تا 200 پڑھنے پر قیام اللیل کا	
			ثواب ملتا ہے۔	014
الانعام	7	6	صبح پہلی تین آیات (1 تا 3) پڑھنے پر اگلی صبح تک ستر ہزار فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔	003
الاعراف	8 تا 9	7	آیات 54 تا 56	003
التوبہ	10	9	آیات 128 تا 129۔ جس شخص نے ہر صبح اور ہر شام کو سات بار اس کی آخری آیات	
			پڑھیں اس کے دنیا اور آخرت کے اہم کاموں میں اللہ کافی ہوگا۔	002
بنی اسرائیل	15	17	جس شخص نے صبح یا شام آیات 110 تا 111 پڑھیں تو اس کا قلب نہیں مرے گا نہ اس	
			دن میں اور نہ اس رات میں۔	002
الکہف	15 تا 16	18	آیات 1 تا 10؛ 101 تا 110۔ فتنۂ دجال سے محفوظ رہنے کے لیے۔	020
المؤمنون	18	23	جو کوئی پہلی دس آیات (1 تا 10) پر عامل ہوگیا، وہ بفضلہٖ تعالیٰ داخلِ جنت ہوگا۔ اس	
			کی آخری چار آیات (115 تا 118) کو صدق دل سے پہاڑ پر پڑھا جائے تو پہاڑ اپنی	
			جگہ سے ہٹ جائے۔	014
الرّوم	21	30	جس نے دن میں صبح وشام یہ آیات (17 تا 19) پڑھ لیں، اس نے جو اس وقت میں	
			فوت ہوا، پالیا۔	003
الصّٰفّٰت	23	37	آیات 1 تا 11	011
غافر	24	40	آیات 1 تا 3۔ آیت الکرسی کے ساتھ صبح شام پڑھنے سے آفتوں سے بچا رہے۔	003
الفتح	26	48	پہلی پانچ آیات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مجھے پوری دنیا	
			سے زیادہ محبوب ہیں۔	005
الرحمٰن	27	55	آیات 33 تا 40	008
سورۂ مقدسہ	پارہ	سورۃ نمبر	منتخبہ آیت یا آیات نمبر	آیات
الحدید	27	57	آیت نمبر 3 جو کہ آیت الحدید کہلاتی ہے، ہزار آیات سے افضل ہے۔	001

الحشر	28	59	صبح کے وقت تین مرتبہ ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ'' اور	
			آخری تین آیات (22 تا 24) پڑھنے والے کے لیے شام تک ستر ہزار فرشتے دعا	
			کرتے ہیں۔ اگر اس دن اس کی موت ہو جائے تو شہادت کی موت ہوگی اور جو شام کو	
			پڑھے تو اس کی صبح تک فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔	003
الطلاق	28	65	آیت نمبر 2 تا 3 پر جو کوئی عمل کرے گا اسے روزی کا خطرہ نہ ہوگا۔	002
الجن	29	72	آیات 1 تا 4	004
کل آیات				111

منزل 'الحزب الکامل' میں ذیلی عنوانات کے تحت درود شریف اور تسمیہ کے بعد منتخبہ سورۂ مقدسہ، منتخبہ آیاتِ مقدسہ، خصوصی اذکار و تسبیحات، دعائے اسمِ اعظم، دعائے استغفار و توبہ و طلبِ عافیت اور درود شریف دیے گئے ہیں اور منزل کے شروع و آخر میں صبح و شام اور سوتے وقت کی مسنون ادعیہ بھی دی گئی ہیں۔ اس منزل کے مشمولات کے ساتھ قوسین میں ان کے فضائل بھی دیے گئے ہیں تاکہ منزل پڑھنے کے دوران فضائل پیشِ نظر رہیں اور اس سے ذوق و شوق اور توجہ و یکسوئی میں اضافہ ہوتا رہے۔

یہ منزل سینکڑوں احادیث مبارکہ کے متون اور مفاہیم کو پیشِ نظر رکھ کر ترتیب دی گئی ہے۔ مثلاً

المعجم الکبیر طبرانی کی حدیث 2959 میں ارشاد ہوا ہے:

حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چچا جان دعا کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لیا کریں تو اللہ پاک آپ کی دعاؤں کو قبول فرمائے گا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَ رِضْوَانِکَ الْاَکْبَرْ

اے اللہ میں تیرے اسمِ اعظم اور سب سے بڑی رضا کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔

منزل 'الحزب الکامل' کے آخر پر، دعائے اسمِ اعظم کے بعد مذکورہ بالا دعا دے کر دعا 'سیدالاستغفار' دی گئی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اس استغفار کو ایک مرتبہ دن یا رات میں یقینِ کامل کے ساتھ پڑھ لے گا اگر وہ اس دن یا رات میں وفات پا جائے گا تو وہ ضرور جنتی ہوگا۔ اسی طرح دعائے اسمِ اعظم، اسمِ اعظم سے متعلقہ قریباً تمام احادیث اور مشہور اقوال علما و اولیا کی تحقیقات پر مبنی ہے۔

فضائلِ الحزب الکامل (منزلِ قرآنی کے فضائل):۔

01۔ صبح شام نہایت صدق و خلوص اور ذوق و شوق کے ساتھ منزلِ قرآنی پڑھنے پر اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا قرب و رضا، عفو و عافیت اور فوز و فلاح حاصل ہوں گے۔

02۔ ذہن و قلب ہدایت اور تطہیر پا جائیں گے۔ ہر طرح کے شرک سے نجات حاصل ہو جائے گی۔ بنیادی عقائد راسخ ہو جائیں گے۔ جسمانی و روحانی شفا حاصل ہوگی۔ قیام اللیل کا ثواب حاصل ہوگا۔ روزی کا خطرہ نہیں ہوگا۔

03۔ اس دن یا رات کو قلب نہیں مرے گا۔ مراد یہ ہے کہ ایمان کی حفاظت ہوگی اور اس دن یا رات کو بفضلہٖ تعالیٰ وہ شخص ہارٹ اٹیک سے محفوظ رہے گا اور زندہ رہے گا۔

04۔ سحر و آسیب، نظرِ بد اور دیگر شرورِ کائنات سے حفظ و امان اور سلامتی عطا ہوگی۔

05۔ صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک ایک لاکھ چوبیس ہزار فرشتے پڑھنے والے کی حفاظت کریں گے اور اس کے لیے دعائے مغفرت کریں گے۔

06۔ اگر یہ وظیفہ پڑھنے والا اس دن یا رات کو فوت ہو گیا تو یہ شہادت کی موت ہوگی۔

07۔ اس دن یا رات کو اگر معمول کے مطابق کوئی نیکی کا کام نہ کر سکا تو یہ وظیفہ اس کی کمی پوری کر دے گا۔

08۔ دنیااور آخرت کے کاموں میں اللہ کافی ہوگا۔
09۔ ہر مشکل آسان ہوگی۔ اگر کوئی صدق دل سے یہ وظیفہ پڑھے گا تو پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا۔
10۔ 'اسمِ اعظم' سے متعلقہ قریباً تمام احادیث کے مفہوم کو اور مشائخ عظام وعلمائے کرام کے ارشادات پیشِ نظر رکھتے ہوئے دعائے اسمِ اعظم ترتیب دی گئی ہے۔ اس منزل کے شروع وآخر میں دیے گئے درود شریف اور دعائے اسمِ اعظم کی بدولت بفضلہٖ تعالیٰ الحزب الکامل میں شامل اذکار اور ادعیہ کی مقبولیت یقینی ہے۔
11۔ منزلِ قرآنی میں شامل درود شریف، دعائے اسمِ اعظم، دعائے سیدالاستغفار اور خصوصی اذکار وتسبیحات کی بدولت اس کے اجر وثواب اور فوائد میں بے حد وحساب اضافہ ہوگیا ہے۔
12۔ منزلِ قرآنی میں بہت سی ایسی احادیث کی بنا پر بھی اذکار شامل کیے گئے ہیں جن پر عصرِ حاضر میں عمل نہیں ہو رہا۔ اس منزل کی بدولت آپ کو ایسی بہت سی احادیث پر عمل کرنے کا شرف حاصل ہو جائے گا جس کے نتیجے میں آپ کو بفضلہٖ تعالیٰ شہدا کے برابر بے پناہ اجر وثواب حاصل ہوگا۔
13۔ منزلِ قرآنی میں شامل منتخبہ سورۂ مقدسہ، آیاتِ مقدسہ اور اذکار وتسبیحات صرف ایک بار پڑھنے پر قریباً پندرہ (15) منٹ لگتے ہیں۔ اس طرح منزل قرآنی ایک بار پڑھنے پر مذکورہ بالا فوائد کے ساتھ کم از کم تین قرآن حکیم پڑھنے کے برابر ثواب حاصل ہوگا۔ اگر منزلِ قرآنی میں شامل منتخبہ سورۂ مقدسہ میں سے ہر ایک کو تین، تین بار اور منتخبہ آیات کو بھی تین، تین بار پڑھا جائے تو ایک بار منزل پڑھنے پر قریباً پچیس (25) منٹ لگیں گے اور قریباً دس (10) قرآن حکیم کے برابر ثوب ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی مذکورہ بالا تمام فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ (ان شاءاللہ تعالیٰ)۔ اس عارضی حیاتِ دُنیوی کا ہر ایک لمحہ لامحدود قدر وقیمت کا حامل ہے۔ اپنی اس عارضی حیات کو فوز وفلاح پر مبنی دائمی وابدی حیات میں بدلنے کے لیے صبح شام یہ منزل قرآنی خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دے کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔ شروع میں اس منزل میں شامل سورۂ مقدسہ، آیاتِ مقدسہ اور اذکار وتسبیحات میں سے ہر ایک کو ایک ایک بار پڑھیں۔ جب توفیق حاصل ہو جائے تو ان میں سے ہر ایک (سورۂ مقدسہ، آیتِ مقدسہ اور ذکر وتسبیح) تین تین بار، پانچ پانچ بار یا سات سات بار صبح شام پڑھیں۔ اس طرح حسبِ توفیق تعداد بڑھاتے جائیں۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مندرجہ بالا سورۂ مقدسہ اور آیات کے علاوہ درج ذیل سورۂ مقدسہ کی فضیلت اور افادیت بھی بیان فرمائی ہے۔ آپ ان کے فضائل اور فوائد پڑھ کر فیصلہ کرلیں کہ آپ ان میں سے کون کون سی سورۂ مقدسہ کتنی بار روزانہ صبح شام پڑھیں گے:

1۔ قیامت کے دن سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اپنے پڑھنے والوں کی وکالت اور حمایت کریں گی۔ قرآن پڑھنے والوں اور قرآن پر عمل کرنے والوں پر سایہ کریں گی اور کہیں گی اے ہمارے رب! ان سے مواخذہ نہ کر۔ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کا آخری حصہ (سورۂ بقرہ کی آخری آیات جو عرش کے نیچے لکھی ہوئی ہیں) دو ایسے نور ہیں جو نبی کریم ﷺ سے پہلے کسی کو بھی نہیں دیئے گئے۔ ان میں سے جو حرف بھی پڑھا جائے گا اس کا مصداق مل جائے گا۔ سورۂ بقرہ قرآن مجید کا کوہان ہے۔ یہ قرآن مجید میں افضل سورہ ہے۔ اس کی آیت، آیت الکرسی سب سے عظیم ہے۔ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔
2۔ جس شخص نے سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھی اس کے لیے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک نور ظاہر ہوگا۔ اس کی جگہ سے مکہ تک نور ہوگا۔ وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔
3۔ متعدد احادیث مبارکہ، اقوالِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وارشاداتِ صوفیہ عظام سے واضح ہوتا ہے کہ سورۂ یٰسین قرآن مجید کا دل ہے۔ جس نے سورۂ یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ اس کو دس قرآن مجید ختم کرنے کا ثواب عطا کرے گا۔ جو شخص ہر رات یٰسین شریف پڑھنے کا پابند ہو اور پھر مرا تو شہید مرا (یعنی شہادت کا درجہ پائے گا)۔ جو شخص بھی اللہ کی رضا اور آخرت کی طلب کے لیے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مغفرت فرمادیں گے۔ جو بھوک کی حالت میں پڑھتا ہے، وہ سیر ہو جاتا ہے۔ جو راستہ گم ہو جانے کی وجہ سے پڑھتا

ہے، وہ راستہ پالیتا ہے۔ جوشخص جانور کے گم ہوجانے کی وجہ سے پڑھے، وہ گم شدہ جانور پالیتا ہے۔ جوایسی حالت میں پڑھے کہ کھانا کم ہوجانے کا خوف ہوتو وہ کھانا کافی ہوجاتا ہے۔ جوایسے شخص کے پاس پڑھے جونزع میں ہوتو اس پر نزع میں آسانی ہوجاتی ہے۔ جوایسی عورت پر پڑھے جسے بچہ جننے میں دشواری ہورہی ہو اس کے لیے بچہ جننے میں سہولت ہوتی ہے۔ جب بادشاہ یا دشمن کا خوف ہواوراس کے لیے سورۂ یٰسین پڑھے تو وہ خوف جاتا رہتا ہے۔

4۔ جوشخص سورۂ حم دخان کی تلاوت کرے، اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ جس شخص نے ایمان اورتصدیق کے ساتھ جمعہ کی رات میں سورۂ دُخان، پڑھی وہ صبح کو بخشا ہوا اٹھے گا۔ اسی طرح جوصبح اٹھ کراس سورۂ مقدسہ کی تلاوت کرے گا، اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔

5۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سونے سے پہلے مسبحات (الحدید، پارہ27، سورہ نمبر57؛ حشر، پارہ28، سورہ نمبر59؛ صف، پارہ28، سورہ نمبر61؛ جمعہ، پارہ28، سورہ نمبر62؛ تغابن، پارہ28، سورہ نمبر64) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت (آیت نمبر3، آیت الحدید) ہے جو ہزار آیتوں سے افضل ہے۔ مسبحات سے مراد وہ پانچ سورتیں جن کے شروع میں تسبیح کا کوئی صیغہ سَبَّحَ، یُسَبِّحُ وغیرہ موجود ہے۔

6۔ سورۂ واقعہ، سورۃ الغِنٰی ہے۔ جوشخص ہر رات کوسورۂ واقعہ پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔

7۔ رات کوسونے سے پہلے سورۂ حشر پڑھنے والا اگراس رات مرجائے تو شہادت کا درجہ پائے گا۔

8۔ جوشخص سورۂ الرحمٰن، سورۂ واقعہ اور سورۂ حدید پڑھتا ہے وہ جنت الفردوس کے رہنے والوں میں پکارا جاتا ہے۔

9۔ جوشخص سورۂ الم السجدہ اور تَبَارَكَ الَّذِی پڑھتا ہے، وہ اتنے ثواب کا مستحق ہوگا کہ گویا اس نے لیلۃ القدر تمام رات عبادت میں گزاری۔ رسول اللہ ﷺ رات کوسونے سے پہلے سورۂ الم السجدہ اور سورۂ تبارك الذی پڑھ کرسوتے تھے اور فرماتے یہ دونوں سورتیں ایسی ہیں جوتمام قرآنی سورتوں سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہیں۔ جوانھیں پڑھتا ہے اس کے اعمال نامے میں ستر گنا زیادہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اوراس کے ستر گنا گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور ستر درجات بلند ہوتے ہیں۔ جوشخص اپنے گھر میں سورۂ الـــم السجـــدہ پڑھتا ہے اس کے گھر میں تین دن شیطان داخل نہیں ہوتا۔ سورۂ الم سجدہ قیامت کے دن آئے گی، اس کے دو بازو ہوں گے، اپنے پڑھنے والے پر سایہ فگن ہوگی اور کہے گی تم پر کوئی گرفت نہیں، تم پر کوئی گرفت نہیں۔ سورۂ ملک ''مانعہ'' اور ''منجیہ'' ہے۔ یعنی اپنے پڑھنے والے کو عذابِ قبر سے نجات دلاتی ہے۔ جوشخص ہر رات سورۂ ملک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھیں گے۔ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی۔ یہاں تک کہ اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ سورۂ مُلک ہر مومن کے دل میں ہو (یعنی حفظ ہو)۔

اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ سے نسبت، تعلق اور رابطہ قائم کرنے اور مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لیے نہایت خلوص، عقیدت اور توجہ سے مندرجہ بالا وظائف کے ساتھ اگر صبح شام درج ذیل سورۂ مقدسہ پڑھی جائیں تو بہت زیادہ دینی، دنیاوی اور اُخروی فائدے حاصل ہوں گے۔ ان وظائف کی پابندی سے آپ کو روحانی و مادی کشائش اور ظاہری و باطنی جملہ امراض اور تکالیف سے نجات حاصل ہوگی۔

10- روزانہ بعد از نماز فجر سورۂ السّجدہ، سورۂ یٰسین، سورۂ الدُخان، سورۂ رحمٰن اور سورۂ ملک ایک ایک بار اور سورۂ مزمل تین بار پڑھیں۔ یہ چاروں سورۂ مقدسہ پڑھنے میں قریباً بیس منٹ لگیں گے۔ بعد از نماز عشاء سورۂ السّجدہ، سورۂ یٰسین، سورۂ الدُخان، سورۂ رحمٰن، سورۂ واقعہ، مسبحات (الحدید، حشر، صف، جمعہ، تغابن)، سورۂ ملک، ایک ایک بار اور سورۂ مزمل تین بار پڑھیں۔ آپ کو یہ بارہ عدد سورۂ مقدسہ پڑھنے میں قریباً پنتالیس (45) منٹ لگیں گے۔ ہفتہ میں (خصوصاً جمعہ کے روز) ایک بار سورۂ کہف پڑھ لیا کریں۔ اسی طرح ہر ہفتے یا مہینے میں کم از کم ایک بار سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران پڑھ لیا کریں۔ اگر ایسا ممکن ہوجائے تو بطور شکرانہ نوافل بھی ادا

کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذکر وفکر، تلاوتِ کلام پاک اور درود وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔
اگر کوئی ذکر وفکر کا عادی نہ ہو تو شروع میں غلبہ نفس کی وجہ سے صبح شام روزانہ ذکر وفکر میں مشغول ہونا بہت دشوار لگتا ہے۔ ایسا مغلوب النفس انسان جب طالب راہِ حق، صدق وخلوص اور استقامت سے روزانہ مقررہ وقت پر ذکر وفکر میں مشغول ہوتا ہے تو اسے ظاہری و باطنی کشائش نصیب ہونے لگتی ہے۔ وہ ذکرِ کثیر کے ساتھ ساتھ دیگر تمام دینی و دنیوی امور بھی سرانجام دیتا ہے۔ دنیا دار افراد کی نسبت اس کی کارکردگی ہر لحاظ سے بہتر ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی جان، مال، اولاد، کاروبار اور وقت میں برکت عطا فرماتے ہیں۔ ایسا شخص ہر شعبہ زندگی میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اس کی ٹائم مینجمنٹ (Time Management) بہت بہتر ہو جاتی ہے۔ وہ تمام دینی و دنیوی کام اچھے طریقے سے کر لیتا ہے۔ جبکہ دنیا دار آدمی، دنیا داری میں سرگرداں و پریشان رہتا ہے۔ نہ دنیا اس کے ہاتھ آتی ہے اور نہ ہی وہ دین دار بن پاتا ہے۔ اس لیے آپ سے درخواست ہے کہ مقصدِ حیات کی تکمیل کے لیے، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر روزانہ مقررہ وقت پر صبح شام باقاعدگی سے ذکر وفکر میں مشغول ہو جائیں۔ چند دنوں میں آپ کو اپنے تمام امور میں بہتری نظر آنا شروع ہو جائے گی۔ ذکر وفکر کا وقت بھی بڑھتا جائے گا۔ گویا، آپ کو باطنی توفیق عطا ہو جائے گی۔ وما توفیقی الا باللہ۔

11- کسی انتہائی مشکل کام کے لیے تین دن مسلسل سورۂ یٰسین (72) بار، سورۂ ملک (72) بار اور سورۂ مزمل (72) بار پڑھائیں۔ اس کے بعد مشکل آسان ہونے تک یہ تینوں مقدس سورتیں روزانہ تین، تین بار پڑھتے رہیں۔

وظیفہ

الحزب الکامل

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌo اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط (درود ابراہیمی و درود ہزارہ) (تین بار)

وظیفہ بسم اللہ شریف

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرُالْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰہ رَبُّ الْعَرْشِ وَالسَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط ○ (تین بار)

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ دِیْنِیْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰٓی اَھْلِیْ وَ مَالِیْ وَ وَلَدِیْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مَآ اَعْطَانِیْ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ اَعَزُّ وَ اَجَلُّ وَ اَعْظَمُ مِمَّآ اَخَافُ وَ اَحْذَرُ عَزَّجَارُکَ وَ جَلَّ ثَنَآءُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّرِیْدٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط اِنَّ وَلِیِّ ے اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَ ھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ⑥ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ ○ (دُعائے حضرت انسؓ) (تین بار)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ النُّشُوْرُ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ اَھْلِیْ وَ مَا لِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَ اٰمِنْ رَوْعَتِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ یَمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَ مِنْ فَوْقِیْ وَ اَعُوْذُ بِعَظْمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ○ (صبح وشام کی مسنون دعائیں، ایک بار)

منزلِ قرآنی (منتخبہ سورۂ مقدسہ)

درج ذیل سورۂ مقدسہ میں سے ہرایک روزانہ صبح شام حسبِ توفیق (1بار، 3بار، 5بار، 7بار، 11بار، 21بار، 41بار یا 101بار) پڑھیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ الفاتحہ[1:1-7]

؛(افضل ترین سورۂ مقدسہ؛ دوتہائی قرآن کے برابرثواب؛ شفاازجسمانی وروحانی امراض)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ○ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ○ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ○ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ○ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ○ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○

زلزال[99:1-8]؛(نصف قرآنِ حکیم کے برابرثواب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ○ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ○ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ○ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ○ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ○ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ○ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ○ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ○ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ○ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ○ العٰدِيٰت[100:1-11]؛(نصف قرآنِ حکیم کے برابرثواب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ○ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ○ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ○ التکاثر[102:1-8]؛(ہزارآیات پڑھنے کے برابرثواب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○

الکافرون[109:1-5]؛(چوتھائی قرآن کے برابرثواب؛ بریّت ازشرک)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ○ النصر[110:1-3](چوتھائی قرآن کے برابرثواب؛ برائے فتح وتسخیر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ الاخلاص[112:1-4]؛(تہائی قرآن کے برابرثواب؛ برائے حب وتسخیر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ

شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ○ وَ مِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○ الفلق[113:1-5] (برائے ردِّ سحر، حفظ وامان وسلامتی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰـهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ○

الناس[114:1-6]؛ (برائے ردِّ سحر، حفظ وامان وسلامتی)

منزل قرآنی (منتخبہ آیاتِ مقدسہ)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

الٓمّٓ o ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ o الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ o وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ o اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o البقرہ[2:1-5] (تین بار) (برائے حفظ وامان وسلامتی از شرورِ کائنات)

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ o اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۖ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ o البقرہ [2:163-164]

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ o لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ ۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ o اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ o البقرہ[2:255-257] (تین بار)

(برائے حفظ وامان وسلامتی از شرورِ کائنات؛ آیات کی سردار، آیت الکرسی کا ثواب چوتھائی قرآن حکیم کے برابر)

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ o لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وقفہ

وَاغْفِرْلَنَا ۚ وقفہ وَارْحَمْنَا ۚ وقفہ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ o البقرہ[2:284-286] (تین بار) (برائے حفظ وامان وسلامتی ازشرورِ کائنات)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o ال عمران[3:18]

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ o ال عمران[3:26-27]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ o الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ o رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ o رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۣ صلے رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْعَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ o رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ o فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ ۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ o لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ o مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۤ قف ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ o لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ o وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ ۙ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ o يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ o آل عمران[3:190-200] (ایک بار) (رات کو پڑھنے پر قیام اللیل کا ثواب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۭ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ۭ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ② وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ③ الانعام[6:1-3] (تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى

الْعَرْشِ ۘ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ o اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ o وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ o الاعراف [7:54-56]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ o فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o التوبہ [9:128-129] (سات بار) (برائے حفظ وامان وسلامتی وردِ سحر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا o وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا o

بنی اسرائیل/الاسریٰ [17:110-111] (تین بار) (برائے حفظ وامان وسلامتی ایمان، جان وقلب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا o سكته ؕ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا o لا مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا o لا وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا o مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۚ o فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا o اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا o وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۚ o اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ لا كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا o اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا o الکہف [18:1-10]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَلَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا o اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا o قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا o اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا o اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا o ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا o اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا o خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا o قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا o قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا

لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا o الکہف [18:101-110]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَo الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَo اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَo فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَo اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَo المومنون [23:1-10](ایک بار)(بفضلہٖ تعالیٰ برائے حصولِ جنت)

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَo فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ o وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَo وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَo مومنون[23:115-118](تین بار)

(برائے حفظ وامان وسلامتی ودفعِ سحر ونجات از آسیب وآسیبی اثرات؛ برائے حل المشکلات)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ○ يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ وَيُحْىِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○ الروم[30:17-19](تین بار)(زیادہ سے زیادہ ثواب کے لیے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّاo فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًاo فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًاo اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌo رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِo اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِo وَ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍo لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍo دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌo اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌo فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍo الصافات[37:1-11]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o حٰمٓ o تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ o غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِى الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُo غافر[40:1-3]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًاo لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًاo وَّ يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًاo هُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِىْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا o لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا o فتح[48:1-5](ایک بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o يٰـمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ط لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍo فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِo يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِo فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِo فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِo فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِo فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّo فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِo الرحمٰن[55:33-40]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ o الحدید[57:3] (تین بار)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَo هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ o هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَo هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o الحشر[59:21-24] (تین بار) (حفظ وامان وسلامتی، رتبہ شہادت اور ستر ہزار فرشتوں کی دعا کے حصول کے لیے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o ...وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاo وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًاo

طلاق[65:2-3] (تین بار) (رزق میں فراخی کے لیے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا o يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ط وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا o وَ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا o وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا o وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا o جن[72:1-5]

<u>بے حد وحساب ثواب کے حصول کے لیے خصوصی اذکار وتسبیحات</u>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ط لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ط اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ط عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ ط اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ

اِلَیْہِ ط عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ط عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ○ یَاسَلَامُ یَا مُؤْمِنُ یَا اَللّٰہ ○ یَا رَقِیْبُ یَا حَفِیظُ یَا اَللّٰہ ○ یَا سَمِیعُ یَا بَصِیْرُ یَا اَللّٰہ ○ یَا بَاسِطُ یَا وَھَّابُ یَا اَللّٰہ ○ یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُ یَا اَللّٰہ ○ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا اَللّٰہ ○ یَا لَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ یَا بُدُّوْحُ ○ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا ○ یَارَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْھِکَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ ○ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَ رِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ ○

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ ○ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ ○ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذَالِکَ ○ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَاھُوَ خَالِقٌ ○

اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذَالِکَ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ مَاھُوَ خَالِقٌ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذَالِکَ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَاھُوَ خَالِقٌ ○

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ ○ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ ○ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذَالِکَ ○ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ مَاھُوَ خَالِقٌ ○

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ ○ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ ○ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذَالِکَ ○ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ عَدَدَ مَاھُوَ خَالِقٌ ○

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ ○ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ ○ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَافِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ سُبحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا احْصٰی کِتَابُہٗ ○ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ ○ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَافِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا احْصٰی کِتَابُہٗ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ ○

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ مَا خَلَقَ ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِلْءَ مَا خَلَقَ ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ مَافِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِلْءَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ مَا احْصٰی کِتَابُہٗ ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا

اللّٰہُ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ ○

اَللّٰہُ اَکْبَرْ عَدَدَ مَا خَلَقَ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرْ مِلْءَ مَا خَلَقَ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرْ عَدَدَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرْ مِلْءَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرْ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرْ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرْ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ ○

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرْ عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ○ (تمام اذکار وتسبیحات، ایک بار)

دعائے اسمِ اعظم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَامَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَآءِ یَا اللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَلِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَآئِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاھِرُ یَا رَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا مَخْفِیُّ یَا مُعْطِیْ یَامَانِعُ یَا مُحْیِ یَا مُقْسِطُ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبُّ یَارَبُّ یَا رَبُّ یَا وَھَّابُ یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَاِسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ (حصن حصین) (ایک بار)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o الٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآاِلٰہَ اِلَّا ھُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۚ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرلَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۚ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۚ لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ یَآ اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ ۚ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۚ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا کَاشِفَ السُّوْءِ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَآ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْنَ اَنْزِلْ بِکَ حَاجَتِیْ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِھَا فَاقْضِھَا بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ o (ایک بار)

دعائے استغفار وتوبہ وطلبِ عافیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَ رِضْوَانِكَ الْاَكْبَرَ ○ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوبِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ○ (سیدالاستغفار) (ایک بار)

درود شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌمَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌo اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط (درود ابراہیمی ودرود ہزارہ) (تین بار)

الحزب الاعظم

الحزب الاعظم:۔ 'الحزب الاعظم' درود ابراہیمی، درود تنجینا، درود ہزارہ، درود خضری، آیاتِ استعاذہ، ایمانِ مجمل و ایمانِ مفصل، شش کلمات، وظیفہ بسم اللہ شریف، شش قُفل، آیاتِ شفاء، منتخبہ سورۂ مقدسہ، منتخبہ آیاتِ مقدسہ، خصوصی اذکار و تسبیحات، دعائے استعاذہ، دعائے اسمِ اعظم، دعائے استغفار و توبہ و دعائے طلبِ عافیت، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیائے اُمت سے منقول چند مقبول دعاؤں، قرآنی دعاؤں اور درود شریف پر مشتمل ہے۔

منتخبہ سورۂ مقدسہ:۔ الحزب الاعظم میں درج ذیل سورۂ مقدسہ شامل ہیں:

سورۂ مقدسہ	پارہ	سورہ نمبر	آیات نمبر	فضائل	آیات
سورۂ الفاتحہ	1	1	1 تا 7	دو تہائی قرآن کے برابر؛ شفا از جسمانی و روحانی امراض سورۂ الفاتحہ سب	7
				سے افضل سورۂ مقدسہ ہے۔	
سورۂ طارق	30	86	1 تا 17	ردِّ سحر و آسیب، حفظ و امان و سلامتی	17
سورۂ الضحیٰ	30	93	1 تا 11	تسخیر و فتوحاتِ غیبی	11
سورۂ الانشراح	30	94	1 تا 8	انشراحِ قلب و ذہن	8
سورۂ القدر	30	97	1 تا 5	شبِ قدر میں قرآن حکیم کے برابر ثواب	5
سورۂ زلزال	30	99	1 تا 8	نصف قرآن کے برابر ثواب	8
سورۂ العٰدِیٰت	30	100	1 تا 11	نصف قرآن کے برابر ثواب	11
سورۂ التَّکَاثُر	30	102	1 تا 8	ہزار آیات پڑھنے کے برابر ثواب	8
سورۂ الفیل	30	105	1 تا 5	تسخیرِ عدو	5
سورۂ قریش	30	106	1 تا 4	تسخیرِ عدو، حب	4
سورۂ ماعون	30	107	1 تا 7	حفظ و امان و سلامتی از شرورِ کائنات	7
سورۂ کوثر	30	108	1 تا 3	تسخیرِ عدو، فتوحاتِ غیبی	3
سورۂ الکافرون	30	109	1 تا 5	چوتھائی قرآن کے برابر ثواب؛ بریّت از شرک	5
سورۂ النصر	30	110	1 تا 3	چوتھائی قرآن کے برابر ثواب	3
سورۂ اللھب	30	111	1 تا 5	تسخیرِ عدو	5
سورۂ اخلاص	30	112	1 تا 4	تہائی قرآن کے برابر ثواب؛ حب و تسخیر	4
سورۂ الفلق	30	113	1 تا 5	ردِّ سحر، حفظ و امان و سلامتی	5
سورۂ الناس	30	114	1 تا 6	ردِّ سحر، حفظ و امان و سلامتی	6
کل تعداد		17			122

منتخبہ قرآنی آیات:۔الحزب الاعظم میں قرآن حکیم کی درج ذیل منتخب آیات شامل ہیں:

سورۂ مقدسہ	پارہ	سورہ نمبر	منتخبہ آیت یا آیات نمبر	آیات
البقرہ	1 تا 3	2		12
			آخری تین آیات (284 تا 286)؛ آیت الکرسی آیات کی سردار ہے	3
			اوراس کا ثواب چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔	
ال عمران	3	3		20
النساء	4	4		1
الانعام	7	6	پہلی تین آیات (1 تا 3)	3
الاعراف	8	7	54 تا 56، 115 تا 125	14
التوبہ	10	9	14، آخری دو آیات (128 تا 129)	3
یونس	11	10	58، 77 تا 82 (آیات 81 تا 82 کینسر کے علاج کے لیے مجرب)	7
یوسف	12	12	67 تا 68	2
الرعد	13	13	28، 31، 98 تا 99	4
النحل	14	16	98 تا 99	2
بنی اسرائیل	15	17		4
الکہف	15	18	99، 110	2
طٰہٰ	16	20	29، 39، 65 تا 79، 111	18
الانبیاء	17	21	30، 68 تا 69، 87 تا 91	8
المؤمنون	18	23	پہلی دس آیات (1 تا 10) اور آخری چار آیات (115 تا 118)	14
النمل	19	27	30 تا 31	2
الرّوم	21	30	17 تا 19	3
فاطر	22	35	41	1
یٰسین	22	36	34 تا 36	3
الصافات	23	37		11
فُصِّلَتْ/حم السجدہ	24	41	36	1
الاحقاف	26	46	29 تا 32	4
الفتح	26	48	پہلی پانچ آیات	5
الرحمٰن	27	55	33 تا 40	8
الحدید	27	57	آیت نمبر 3 جو کہ آیت الحدید کہلاتی ہے، ہزار آیات سے افضل ہے۔	1
الحشر	28	59	آخری آیات (21 تا 24)؛ آخری تین آیات پڑھنے والے کے لیے ستر ہزار فرشتے	4

سورۂ مقدسہ	پارہ	سورہ نمبر	منتخبہ آیت یا آیات نمبر	آیات
			دعا کرتے ہیں۔	
التّغابُن	28	64	14 تا16	3
الطلاق	28	65		2
ملک	29	67		1
القلم	29	68	51 تا52	2
الجن	29	72		9
الطارق	30	86	15 تا17	3
الفجر	30	89	19 تا20	2
کل آیات				182

آیاتِ استعاذہ:۔آیاتِ استعاذہ کے عنوان سے درج ذیل آیات یا ان کے منتخبہ حصے 'الحزب الاعظم' میں شامل کیے گئے ہیں:
البقرہ [2:67]، ال عمران [3:36]، الاعراف [7:200] فصلت [41:36]، ھود [11:47]، مریم [19:18]، المؤمنون [23:97-98]، غافر [40:27]، الدخان [44:20]؛ کل آیات=10

آیاتِ شفا:۔آیاتِ شفا کے عنوان سے درج ذیل آیات یا ان کے منتخبہ حصے 'الحزب الاعظم' میں شامل کیے گئے ہیں:
التوبہ [9:14]، یونس [10:57]، النحل [16:69]، الاسراء [17:82]، الشعراء [26:80]، فصلت [41:44] ؛ کل آیات=6

قرآنی دعائیں:۔قرآنی دعائیں کے عنوان سے 'الحزب الاعظم' کے آخر پر قریباً چالیس عدد قرآنی دعائیں دی گئی ہیں۔ان میں سے ہر ایک دعا لفظ ''رَبَّنَا'' سے شروع ہوتی ہے۔اس حصہ میں کل بیالیس آیات شامل ہیں۔ان میں سے آخری تین آیات چھوڑ کر باقی آیات لفظ ''رَبَّنَا'' سے شروع ہونے والی دعاؤں پر مشتمل ہیں۔وہ آیات درج ذیل ہیں:
بقرہ [2:127]، بقرہ [2:128]، بقرہ [2:201]، بقرہ [2:250]، بقرہ [2:286]، آل عمران [3:8]، آل عمران [3:9]، آل عمران [3:16]، آل عمران [3:53]، آل عمران [3:147]، آل عمران [3:191]، آل عمران [3:192]، آل عمران [3:193]، آل عمران [3:194]، المائدہ [5:83]، المائدہ [5:114]، الاعراف [7:23]، الاعراف [7:47]، الاعراف [7:89]، الاعراف [7:126]، یونس [7:85-86]، ابراہیم [14:38]، ابراہیم [14:40]، ابراہیم [14:41]، الکہف [18:10]، طٰہٰ [20:45]، طٰہٰ [20:50]، المومنون [23:109]، الفرقان [25:65-66]، الفرقان [25:74]، فاطر [35:34]، غافر [40:7]، غافر [40:8-9]، الحشر [59:10]، الممتحنہ [60:4]، الممتحنہ [60:5]، التحریم [66:8]، الصافات [37:180-182]
قرآن حکیم ایک سو چودہ (114) سورۂ مقدسہ اور چھ ہزار دو سو چھتیس (6236) آیات پر مشتمل ہے۔اس منزل قرآنی میں اٹھارہ (18) سورۂ مقدسہ مکمل اور دیگر سورۂ مقدسہ سے دو سو چالیس (240) آیات دی گئی ہیں۔اس میں اٹھارہ عدد منتخبہ سورۂ مقدسہ کی کل ایک سو بائیس (122) آیات بھی شمار کی جائیں تو اس منزل (الحزب الاعظم) میں کل تین سو باسٹھ (362) آیاتِ مقدسہ شامل ہیں۔نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قرآن حکیم کی بعض سورتوں اور آیاتِ مقدسہ کے خصوصی فضائل ارشاد فرمائے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان ارشادات کی روشنی میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین؛ علمائے کرام واولیائے امت ان سورتوں اور آیاتِ مقدسہ کا خصوصاً ورد کرتے رہے اور تمام دینی ودنیوی، جسمانی وروحانی، ذہنی ونفسیاتی، سماجی ومعاشی، مسائل ومشکلات کے حل کے لیے، ردِّ سحر وآسیب وخلاصی از نظرِ بد کے لیے، حفظ وامان از شرورِ کائنات کے لیے، ظاہری وباطنی کشائش کے حصول کے لیے، دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اور محبوبِ خلائق بننے کے لیے، حاجات کی تسکین کے لیے اور سفرِ حیات میں درپیش تمام منازل ومراحل (بوقتِ نزع برائے خاتمہ برایمان،

قبروحشر کی منازل ومراحل) میں کامیابی کے لیے، فلاحِ دارین کے لیے انھیں صبح وشام، ہرنماز کے بعد، سوتے جاگتے، اُٹھتے بیٹھتے بطور وظیفہ پڑھتے رہے اور اپنے احباب کو بھی انھیں بطور وظیفہ پڑھنے کی تلقین فرماتے رہے۔

ان وظائف واوراد کی افادیت کے پیشِ نظر بندہ عاجز نے نہایت محنت، توجہ اور تحقیق سے انھیں 'الحزب الاعظم'، کے عنوان سے منضبط کیا ہے۔ آپ کو تمام وظائف وعملیات کی کتابوں میں 'الحزب الاعظم' سے بڑھ کر جامع کوئی وظیفہ یا منزل قرآنی نہیں ملے گی۔ 'الحزب الاعظم' میں وہ تمام مقبول دعائیں، مشہور ومقبول اوراد اور منتخبہ سورۂ مقدسہ اور منتخبہ آیاتِ مقدسہ شامل ہیں، جن کی احادیثِ نبوی ﷺ میں فضیلت بیان ہوئی ہے اور جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین اور اولیائے امت کے اوراد ووظائف میں شامل رہی ہیں۔ 'الحزب الاعظم' تمام سلاسلِ طریقت کے اولیاء اللہ کے صدیوں کے روحانی مشاہدات وتجربات اور ریاضتوں کا حاصل ہے۔

'الحزب الاعظم' میں شامل سورۂ مقدسہ، آیاتِ مقدسہ، ادعیہ واوراد کی قدر وقیمت اور ضرورت واہمیت کی نشاندہی کے لیے مختصراً ان کے فضائل وفوائد بھی تحریر کر دیئے ہیں تاکہ قارئین اس نعمتِ روحانی کی قدر وقیمت کا احساس کرتے ہوئے نہایت محبت، عقیدت، توجہ اور لگن سے، ان سے استفادہ کر سکیں۔

فضائلِ درود شریف:۔

1۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ کی اس پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ (۳۰۴)

2۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک دن تشریف لائے اور خوشی کے آثار چہرہ مبارک پر تھے، ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! خوشی کے آثار ہم آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر دیکھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا: اے محمد ﷺ! آپ ﷺ کا رب کہتا ہے کہ کیا آپ ﷺ اس بات سے خوش نہیں کہ آپ ﷺ پر جو بھی درود بھیجے گا، میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو سلام پیش کرے گا اس پر دس دفعہ سلامتی اتاروں گا۔ (۳۰۵)

3۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اور اس کی دس خطائیں معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔ (۳۰۶)

اس منزل (الحزب الاعظم) کے شروع اور آخر میں درود ابراہیمی، درود تنجینا، درود ہزارہ اور درود خضری دیے گئے ہیں جس سے الحزب الاعظم کی مقبولیت یقینی ہوگئی ہے۔

(نوٹ:۔ نورِعرفان (جلد۔2) کے باب فضائل درود شریف (ص 425 تا 485) میں درود شریف کی فضیلت تفصیلاً بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب آن لائن بھی موجود ہے۔ درود وسلام کے فضائل سے آگاہی کے لیے اس باب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔)

درود ابراہیمی:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ! برکت دے حضرت محمد ﷺ کو اور حضرت محمد ﷺ کی آل کو جیسے برکت دی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

درودِ تنجینا:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَآ اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرٰتِ فِى الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَيَا قَاضِىَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِىَ الْمُهِمَّاتِ وَيَادَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ يَآ اِلٰهِىْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

اللہ تعالیٰ! ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور اُن کی آل پر ایسی رحمت و برکت نازل فرما جس سے ہمیں تمام ڈر خوف اور آفتوں سے نجات ہو جائے اور جس کی برکت سے ہماری تمام حاجتیں روا ہو جائیں اور جس کی بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں اور جس کے وسیلہ سے ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر متمکن ہوں اور جس کے ذریعے ہم زندگانی کی تمام نیکیوں اور مرنے کے بعد کی تمام اچھائیوں سے بدرجۂ غایت فائدہ حاصل کریں، خدائے پاک تحقیق آپ ہماری دعاؤں کے قبول فرمانے والے ہیں اور ہمارے درجات کو بلند کرنے والے اور ہماری حاجتوں کو بَر لانے والے اور ہماری مہمات میں کارساز اور ہماری بلاؤں کو رفع کرنے والے اور ہماری سخت مشکلات کے حل کرنے والے ہیں۔ میری فریاد کو پہنچیں۔ میری فریاد کو پہنچیں۔ میری فریاد کو پہنچیں۔ بے شک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! درود بھیج اوپر سردار ہمارے محمد ﷺ جو نبی اُمّی ہیں اور آپ ﷺ کی آل پر برکت اور سلامتی۔

درودِ ہزارہ:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

اے اللہ! درود بھیج محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر ہر ایک ذرّہ کے عوض دس کروڑ بار اور برکت دے اور سلام بھیج۔

درودِ خضری:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ط

اللہ اپنے محبوب محمد ﷺ اور اُن کی آل اور اُن کے صحابہ پر سلام اور درود بھیجے۔

'الحزب الاعظم' میں قریباً ایسی تمام سورۂ مقدسہ اور آیاتِ مقدسہ شامل کر دی گئی ہیں جو ارشاداتِ نبوی ﷺ، اقوالِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور روحانی مشاہدات و تجرباتِ اولیاء کے مطابق خاص فضیلت کی حامل ہیں۔

ایمان مجمل، ایمان مفصل اور شش کلمات:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ حق کو تلقین فرمائی ہے کہ وہ اکثر تجدید ایمان کرتے رہا کریں۔ تجدیدِ ایمان کے لیے بطور وظیفہ صبح و شام شش کلمات اور ایمان مجمل و ایمان مفصل کا ورد بہت فائدہ مند ہے۔

ایمان مجمل:۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ ط اِقْرَارٌ م بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ ط

میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے سب حکموں کو قبول کیا اقرار کرتے ہوئے زبان سے اور تصدیق کرتے ہوئے دل سے۔

ایمانِ مُفَصَّل:۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اَور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اَور قیامت پر اور اس بات پر کہ تقدیر کی اچھائی اور برائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں اس پر ایمان لایا کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔

شش کلمات:۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (پہلا کلمہ طیّبہ)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ) وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط (دوسرا کلمۂ شہادت)

میں گواہی دیتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط (تیسرا کلمۂ تمجید)

خدائے تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں ہے برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی کسی قسم کی قوت مگر اللہ بزرگ و برتر کی مدد سے۔

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ (اَبَداً اَبَداً ط ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ط) بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط (چوتھا کلمہ توحید)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کے لیے بادشاہی ہے۔ اُسی کے لیے تعریف ہے۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اَور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ (وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا بڑے جلال اور بزرگی والا ہے) اُسی کے قبضہ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط (پانچواں کلمہ استغفار)

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے، ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر چھپ کر یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، اُس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اُس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ!) بے شک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ (وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُھْتَانِ) وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَاَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط (چھٹا کلمہ ردکفر)

اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں جان بوجھ کر تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں اور میں معافی چاہتا ہوں تجھ سے اُس چیز کے بارے میں کہ جس کو میں نہیں جانتا ہوں۔ توبہ کی میں نے اس سے اور بیزار ہوا میں کفر سے اور شرک سے (اور جھوٹ سے

اور غیبت سے اور چُغلی سے اور بدعت سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے) اور تمام گناہوں سے، اور اسلام لایا میں اور ایمان لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کی ضرورت، اہمیت اور قدر و قیمت:۔ علامہ غلام رسول سعیدی نے تبیان القرآن، جلد اول کے صفحہ نمبر 162 تا صفحہ نمبر 164 پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کی ضرورت، اہمیت، قدر و قیمت اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کے احوال و اوقات کا مستند حوالہ جات سے ذکر فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی نعمتیں لامحدود ہیں' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا** النحل[16:18] اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انھیں گن نہ سکو گے۔

تو جب ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گن نہیں سکتے تو ان کا شکر کیسے ادا کر سکتے ہیں؟ نیز اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور قدرت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں ہوسکتا' اس لیے جب انسان کسی نعمت پر شکر ادا کرے تو اس شکر ادا کرنے کی توفیق اور قدرت پر بھی شکر ادا کرے' پھر اس دوسرے شکر کی توفیق پر شکر ادا کرے اور یوں ساری عمر ختم ہونے کے باوجود اس کی کسی ایک نعمت کا شکر ادا نہیں ہوسکتا۔ ''تفسیر کبیر'' میں منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہی عرض کیا کہ خدایا! میں تو تیری ایک نعمت کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا کجا غیر متناہی نعمتوں کا شکر ادا کیا جائے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے داؤد! جب تم نے یہ جان لیا کہ تم ہماری نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے عاجز ہو تو ہمارا شکر ادا ہوگیا' بس تم اپنی قدرت اور طاقت کے مطابق ہمارا شکر ادا کرتے رہو!

ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ازل میں علم تھا کہ بندے اس کی حمد کرنے سے عاجز ہیں اور اس کی استطاعت نہیں رکھتے' اس لیے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی حمد کی اور فرمایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کی نعمتوں کا عارف' اور اس کی حمد و ثناء میں رطب اللسان رہنے والا کون ہوسکتا ہے! اس کے باوجود آپ بارگاہِ الٰہیہ میں عرض کرتے ہیں: ''لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ میں تیری ایسی ثنا نہیں کر سکا جیسی ثنا تو خود اپنی کرتا ہے''۔ (۳۰۷)

اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کے احوال اور اوقات:۔

1۔ امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کلام کی ابتدا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰه'' سے نہیں کی جائے گی وہ ناتمام رہے گا۔ (۳۰۸)

2۔ امام ابن ماجہ روایت کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس مہتم بالشان کام کی ابتداء ''اَلْحَمْدُ لِلّٰه'' سے نہیں کی گئی، وہ ناتمام رہے گا۔ (۳۰۹)

3۔ امام احمد روایت کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومن کا کیسا نصیب رکھا ہے! اس کو اگر بھلائی پہنچتی ہے تو اپنے رب کی حمد کرتا ہے اور اس کا شکر ادا کرتا ہے اور اگر اس کو مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے رب کی حمد کرتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ (۳۱۰)

4۔ امام ترمذی و امام احمد روایت کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب ایک بندے کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کا بچہ اٹھالیا؟ وہ کہتے ہیں: ہاں! اللہ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا ٹکڑا اُٹھالیا، وہ کہتے ہیں: ہاں! اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کیا؟ وہ کہتے ہیں: تیری حمد کی اور ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ'' پڑھا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔ (۳۱۱)

5۔ امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھاتے یا پیتے تو دعا کرتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔ (۳۱۲)

6۔ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کھانا کھا کر کہا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھ کو بغیر کوشش اور طاقت کے یہ رزق دیا' تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (۳۱۳)

7۔ امام بخاری روایت کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: جب تم میں سے کوئی شخص پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس پر ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہے۔ (۳۱۴)

8۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو وہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہے۔ (۳۱۵)

9۔ امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہا کرتے:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی

اے اللہ! میں تیرے نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔

اور جب بیدار ہوتے تو دعا کرتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْر

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میرے نفس پر موت وارد کرنے کے بعد اس کو زندہ کیا' اور اسی کی طرف اُٹھنا ہے۔ (۳۱۶)

10۔ امام احمد روایت کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی ٹیلے یا کسی بلندی پر چڑھتے تو فرماتے: اے اللہ ہر بلندی سے زیادہ بلندی تیرے لیے ہے' اور ہر حمد سے بالا حمد تیرے لیے ہے۔ (۳۱۷)

اللہ تعالیٰ کی حمد کی فضیلت اور اجر و ثواب:۔

1۔ امام مسلم روایت کرتے ہیں: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پاکیزگی نصف ایمان ہے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' میزان کو بھر دیتا ہے اور ''سُبْحَانَ اللّٰہ''، اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتے ہیں۔ (۳۱۸)

یعنی ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' یا اس کے اجر کو اگر مجسم کیا جائے تو اس سے میزان بھر جائے گی' ''سُبْحَانَ اللّٰہ'' سے مراد اللہ کی تنزیہہ ہے اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' سے مراد اس کی ثناء ہے۔ گویا آسمان اور زمین کے درمیان ہر چیز اللہ تعالیٰ کے نقص سے بری ہونے اور اس کی تعریف اور ثناء پر دلالت کرتی ہے۔

2۔ امام احمد روایت کرتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن کے بعد چار کلام افضل ہیں اور وہ بھی قرآن سے ہیں' تم ان میں جس سے بھی ابتداء کرو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ (۳۱۹)

3۔ امام ترمذی روایت کرتے ہیں: عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' کہا اس نے گویا سو حج کئے اور جس نے سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہا اس نے گویا جہاد فی سبیل اللہ کے لیے سو گھوڑے مہیا کئے۔ (۳۲۰)

4۔ امام ابن جریر اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حضرت ابن عباس نے کہا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' شکر ہے' اللہ کی فرمانبرداری کرنا ہے اور اس کی نعمت اور ہدایت کا اقرار کرنا ہے۔ (۳۲۱)

5۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم کہتے ہو: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ'' تو تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہو اور وہ تم کو زیادہ نعمت دے گا۔ (۳۲۲)

6۔ اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو حمد سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے اسی لیے اس نے اپنی حمد کی اور فرمایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ''۔ (۳۲۳)

7۔ علامہ قرطبی بیان کرتے ہیں: امام مسلم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندہ کی اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ وہ کچھ کھائے تو اللہ کی حمد کرے اور کچھ پیئے تو اللہ کی حمد کرے۔

8۔ حسن بصری نے کہا: ہر نعمت کی بہ نسبت ''الحمد للہ'' کہنا افضل ہے۔

9۔ امام ابن ماجہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ کی دی ہوئی کسی نعمت پر ''الحمد للہ'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے افضل نعمت عطا فرماتا ہے۔

10۔ ''نوادر الاصول'' میں حضرت انس بن مالک کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے: اگر کسی کو تمام دنیا دے دی جائے پھر اس کو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہنے کی توفیق دی جائے تو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہنے کی نعمت تمام دنیا سے افضل ہے۔ (۳۲۴)

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے کلمہ طیبہ، کلمۂ شہادت، کلمۂ تمجید اور کلمۂ توحید کی بھی فضیلت واضح ہوتی ہے کیونکہ ان تمام کلمات میں مندرجہ بالا احادیث میں بیان کردہ تسبیحات واذکار شامل ہیں۔

فضائل شش کلمات: ۔شش کلمات میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد، پانچویں کلمہ استغفار کے علاوہ تمام کلمات میں استعمال ہوا ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کا ورد تیسرے اور چوتھے کلمات میں شامل ہے۔ پہلا کلمہ مکمل طور پر چھٹے کلمے کے آخر میں شامل ہے۔ تیسرے کلمے میں سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے اوراد بھی شامل ہیں۔ ان تمام کلمات اور ان میں شامل اوراد کے بہت زیادہ فضائل بیان ہوئے ہیں۔ اس ضمن میں ارشاداتِ نبوی ﷺ ملاحظہ کرنے کا شرف حاصل کریں۔

1۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور بعد فراغت وضو یہ دعا پڑھے تو اس کے اعزاز میں جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ

میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور یقیناً حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں بنا دے۔ (۳۲۵)

2۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی اذان سن کر یہ کلمات کہے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں نے اللہ کو اپنا رب اور محمد ﷺ کو اپنا رسول اور اسلام کو اپنا دین پسند کر لیا۔ (۳۲۶)

3۔ حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مرنے والوں کو کلمۂ توحید ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کی تلقین کیا کرو۔ (۳۲۷)

4۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مردوں کو ان کلمات کی تلقین کیا کرو۔
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ حلیم و کریم ہے۔ پاک ہے وہ ذات اللہ کی جو رب ہے عرش عظیم کا، تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو رب ہے تمام جہانوں کا۔
صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! زندہ لوگ مذکورہ کلمات کو پڑھیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔ (۳۲۸)

5۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کا آخری کلام ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (۳۲۹)

6۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر روز صبح انسان کے جسم کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہو جاتا ہے۔ صدقہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰه'' کہنا صدقہ ہے، ''اَلْحَمْدُ لِلّٰه'' کہنا، ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہنا اور ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہنا یہ سب صدقہ کے قائم مقام ہے، اسی طرح امر بالمعروف و نہی عن المنکر صدقہ ہے اور ان سب کے قائم مقام دو رکعت چاشت کی نماز ہے۔ (۳۳۰)

7۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ فقراء مہاجرین جمع ہو کر بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مال دار لوگ بلند درجوں پر فائز ہو گئے اور ہمیشہ رہنے والی نعمت انھیں کے حصہ میں آ گئی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیوں! عرض کیا کہ نماز روزے میں تو یہ ہمارے شریک ہیں کہ ہم بھی یہ عمل کرتے ہیں یہ بھی کرتے ہیں اور مال دار ہونے کی وجہ سے یہ لوگ صدقہ کرتے ہیں، غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم ان چیزوں سے عاجز ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمھیں ایسی چیز بتاتا ہوں، کہ تم اس پر عمل کر کے اپنے سے پہلوں پر سبقت کرو اور بعد والوں سے بھی آگے ہو جاؤ اور کوئی شخص تم سے اس وقت تک افضل نہ ہوگا جب تک انھی اعمال کو نہ کرے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ضرور بتا دیجیے۔ ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد ''سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' (۳۳، ۳۳ بار) پڑھ لیا کرو۔ (ان حضرات نے شروع کر دیا مگر اس زمانے کے مال دار بھی اسی طرح کے تھے، انھوں نے بھی معلوم ہونے پر شروع کر دیا۔) تو فقراء دوبارہ بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمارے مال دار بھائیوں نے بھی سن لیا اور وہ بھی یہی کرنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے۔ (۳۳۱)

8۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کا ورد کرنے کا حکم دیا گیا۔ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ تمھیں ''سُبْحَانَ اللّٰهِ (۳۳ مرتبہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۳۳ مرتبہ) اور (۳۴ مرتبہ) اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کا حکم دیا گیا اگر تم اس میں ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کو شامل کر کے ہر ایک کو ۲۵، ۲۵ مرتبہ پڑھ لیا کرو۔
راوی کہتا ہے میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ایسا دیکھا ہے تو کر لو۔ (۳۳۲)

9۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد ''سُبْحَانَ اللّٰهِ (۳۳ مرتبہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰه (۳۳ مرتبہ) اور (۳۳ مرتبہ) اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' یہ کل عدد ننانوے ہوئے اور ایک مرتبہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
پڑھ کر سو کا عدد مکمل کر لے تو اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (۳۳۳)

10۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان شخص دو باتوں کی پابندی کرے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا، دونوں باتیں ہیں آسان ہیں مگر اس کے کرنے والے تھوڑے ہیں۔

(i)۔ ہرنماز کے بعددس دس مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ انگلیوں پرشمارفرما رہے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا؛ یہ پڑھنے میں روزانہ ڈیڑھ سو ہیں اور یہ میزان عمل میں پندرہ سو۔

(ii)۔ اور جب سونے کے لیے بستر پر جائے تو''سُبْحَانَ اللّٰہِ (۳۳مرتبہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۳۳مرتبہ) اور (۳۴مرتبہ) اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' پڑھے۔یہ پڑھنے میں سو ہیں اور عمل کی ترازو میں ہزار ہیں۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اس کی پابندی ممکن کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں شیطان آتا ہے اور مختلف باتیں یاد دلاتا ہے جس کی وجہ سے یہ نماز پوری کرتے ہی چلا جاتا ہے اور سوتے وقت بھی شیطان آتا ہے اور ذکر وافکار سے پہلے ہی اس کو سلا دیتا ہے۔(۳۳۴)

11۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں یہ کلمات پڑھوں، یہ مجھے ساری دنیا کہ جس پر آفتاب نکلتا ہے، اس سے زیادہ محبوب ہیں: (رسول اللہ ﷺ کے محبوب کلمات یہ ہیں)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (۳۳۵)

12۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر تھے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے کہ ہر روز ایک ہزار نیکیاں حاصل کرے؟ اہل مجلس میں سے کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی بھی ہر روز ایک ہزار نیکیاں کس طرح حاصل کرسکتا ہے؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: سومرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' کہنے پر ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔یا یوں فرمایا: کہ ایک ہزار گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔(۳۳۶)

13۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (۳۳۷)

14۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین ذکر ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' اور بہترین دعا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' ہے۔(۳۳۸)

15۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابہ نے بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ مال دار ساری نیکیاں لے گئے، نماز روزہ میں ہم اور وہ شریک ہیں اور وہ اپنے مال سے اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات کرتے ہیں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے بھی صدقہ کا ثواب رکھا ہے؟ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' کہنا، ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہنا۔یہ سب صدقہ ہے۔اسی طرح اچھی بات کا حکم کرنا، بری بات سے روکنا بھی صدقہ ہے۔اور بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے۔صحابہ نے تعجب سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی اپنی شہوت کو پورا کرے اس میں بھی اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ حرام میں مبتلا ہونے پر گناہ ہوگا یا نہیں؟ ایسے ہی حلال طریقہ سے شہوت پوری کرنے پر ثواب ہوتا ہے۔(۳۳۹)

16۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کو اللہ تعالیٰ نے تین سو ساٹھ جوڑ والا پیدا کیا ہے۔پس جو شخص اللہ تعالیٰ کی تکبیر کرے، تہلیل کرے اور تسبیح واستغفار کرے اور لوگوں کے راستے سے تکلیف دہ چیزیں پتھر، کانٹا، ہڈی وغیرہ ہٹادے، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حکم دے جو شخص یہ سب کام تین سو ساٹھ جوڑوں کے عدد کے مطابق کرے تو اس دن وہ زمین پر جہنم سے آزاد ہوکر چلے گا۔(۳۴۰)

17۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں اور یہ کلمہ کسی گناہ کو باقی نہیں چھوڑتا۔(۳۴۱)

18۔ حدیث شریف میں ہے۔لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ان ننانوے بیماریوں میں سے ادنیٰ بیماری غم

ہے۔(۳۴۲)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھ کر مومن اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی (اور گناہ) سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد (اور توفیق) کے بغیر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجالانے کی طاقت حاصل نہیں ہے۔ یہ کلمہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ، جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ اور جنت کا ایک پودا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے برکت سے ستر بلائیں (مصیبتیں، تکلیفیں، تنگیاں) دور فرماتے ہیں جن میں سے ایک بلا فقر (رزق کی تنگی) ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا فرمائے اور وہ اس کو باقی رکھنا چاہے تو اس کو کثرت سے پڑھے۔(۳۴۳)

19۔ حدیث قدسی: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر سات آسمان اور سات زمینیں اور ان کی آبادی میزان کے ایک پلڑے میں اور لا الہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں ہو، تو بھی کلمۂ توحید کا پلڑا بھاری رہے گا۔(۳۴۴)

20۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر بہت ہی راضی ہوتا ہے جو کھانے پینے پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے۔ اور اس کی تعریف کرتا ہے۔(مسلم شریف)

21۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کو کوئی نعمت دے اور بندہ اس پر ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہے تو بندے کا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہنا اس نعمت سے افضل ہوتا ہے۔ (کیونکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے۔)(۳۴۵)

22۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قریب سے حضور نبی کریم ﷺ کا گزر ہوا، دیکھا وہ پودے لگا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! کیا کر رہے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ پودے لگا رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے ان پودوں سے افضل عمل نہ بتاؤں؟ عرض کیا: ہاں! یارسول اللہ ﷺ تو فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ان میں ہر کلمے کے بدلے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔(۳۴۶)

23۔ حضرت دردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ'' پڑھنا لازم کرلو کیونکہ ان کلمات کے ذریعے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے خشک درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔(۳۴۷)

24۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے جلال میں سے یہ کلمات ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ کلمات عرش کے گرد چکر لگاتے ہیں اور شہد کی مکھی کی طرح بھنبھناہٹ سے پڑھنے والے کا تذکرہ کرتے ہیں، تم میں سے کون ایسا ہے جو یہ ناپسند کرتا ہو کہ عرش پر اس کا دائمی ذکر ہو۔(۳۴۸)

25۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمین پر چلنے والا کوئی بھی شخص جب یہ کلمات کہتا ہے تو اس کی خطائیں معاف ہوجاتی ہیں چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔(۳۴۹)

26۔ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں سے چار کلمات کو پسند کیا ہے: سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
جس نے ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' کہا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس گناہ معاف کیے جاتے ہیں ایسے ہی ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' اور ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' اور جس نے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ'' کہا اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔(۳۵۰)

27۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فجر کی نماز کے بعد تشہد کی ہیئت پر بیٹھے ہوئے بات کرنے سے پہلے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ دس گناہ معاف کیے جائیں گے اور دس

درجات بلند کیے جائیں گے اور پورا دن شیطان کے فریب اور مکروہات سے محفوظ رہے گا اور شرک کے علاوہ اور کوئی گناہ اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کے لیے ہے اور تمام تعریف اسی کو سزاوار ہے زندگی اور موت وہی دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۳۵۱)

28۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو نیند سے بیدار ہو کر یہ کلمات پڑھے گا اور پھر مغفرت کی یا اور کوئی دعا کرے گا تو وہ ضرور قبول ہوگی اور اگر اٹھ کر نماز پڑھے گا تو وہ بھی قبول ہوگی اور وہ کلمات یہ ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (۳۵۲)

29۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اس دن اس سے افضل کسی کا عمل نہ ہوگا۔ سوائے اس کے کہ کوئی اس سے زیادہ عمل کرے۔ (۳۵۳)

30۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا گویا اس نے اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام کے چار غلام آزاد کیے۔ کلمات یہ ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۳۵۴)

31۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو چار ہزار نیکیاں عطا فرمائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ اِلٰهاً وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، وہ اکیلا تنہا معبود ہے وہ بے نیاز ہے نہ اس کی بیوی ہے نہ اولاد اور نہ اس کا کوئی ہم سر ہے۔ (۳۵۵)

31۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بازار میں جائے اور یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے، دس لاکھ گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کرتا ہے: وہ کلمات یہ ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کے لیے ہے، تمام تعریف اسی کے لیے ہے، وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اور ہمیشہ زندہ ہے، اسے موت نہیں، ساری بھلائیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (۳۵۶)

آیاتِ استعاذہ:۔ استعاذہ سے مراد کسی ناپسندیدہ چیز سے بچنے کے لیے کسی ہستی کی پناہ میں آنا ہے۔ آیاتِ استعاذہ پڑھ کر سالک راہِ حق، شیطان اور اس کے گروہ سے بریّت اور بیزاری کا اظہار کر کے ذاتِ باری تعالیٰ سے پناہ طلب کرتا ہے۔ جو صدق و اخلاص سے پناہ

طلب کرے، اسے یقیناً پناہ مل جاتی ہے۔ 'آیاتِ استعاذہ' کے عنوان کے تحت قریباً تمام قرآنی آیاتِ استعاذہ دے دی گئی ہیں۔

تسمیہ: ۔تسمیہ سے مراد ہر اچھے کام سے پہلے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا ہے۔ استعاذہ طلب کرنے کے بعد مختلف پیرائے میں ''بسم اللہ شریف'' پڑھ کر راہِ حق پر قدم آگے بڑھایا جاتا ہے۔

فضائلِ وفوائدِ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بے شمار فوائد ہیں۔ اس ضمن میں احادیث نبوی ﷺ اور اکابرینِ امت کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ حدیث شریف میں ہے: وہ دُعا مردود نہیں ہوتی جس کے اول میں بسم اللہ شریف ہو۔

2۔ حدیث شریف میں ہے: جس نے وہ کاغذ کہ جس پر بسم اللہ شریف لکھی ہو، اس کی تعظیم وتکریم کی اور اللہ تعالیٰ کے نام کی بزرگی کو دیکھ کر گرد وغبار اور کیچڑ وغیرہ سے زمین سے اٹھایا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا صدیقین جیسا درجہ ہوگا اور اس کے والدین سے عذاب کی تخفیف کی جائے گی اگرچہ وہ مشرک ہی ہوں۔

3۔ امام قرطبی نے صحیح سند سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ عثمانؓ بن ابی العاص نے شکایت کی کہ یارسول اللہ ﷺ جب سے مشرف بہ اسلام ہوا ہوں، جسم میں درد رہتا ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جہاں درد ہو وہاں ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ پڑھو اور سات بار یہ جملہ کہو اَعُوْذُ بِعِزَّۃِاللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ۔ (واللہ اعلم)

4۔ علامہ ابن جریر طبری نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء حسنیٰ کو مقدم کر کے ہمیں یہ ادب سکھایا ہے کہ ہمیں چاہیے کہ اپنے تمام اقوال، افعال اور مہمات کو اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ سے شروع کیا کریں۔ اس ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دروازہ بند کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھو، چراغ گل کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھو، برتن ڈھانکتے ہوئے بسم اللہ پڑھو اور مشک کا منہ بند کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھو اور فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص عمل تزویج کے وقت کہے: بسم اللہ، اے اللہ! ہم کو شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) ہم کو عطا کرے اس کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ، تو اگر اس عمل میں ان کے لیے اولاد مقدر کی جائے گی تو اس کو شیطان کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا، اور آپ ﷺ نے عمرؓ بن ابی سلمہ سے فرمایا: اے بیٹے! بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ، اور آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان ہر کھانے کو حلال کر لیتا ہے ماسوا اس کھانے کے جس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہو۔

5۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بنو آدم بیت الخلاء میں داخل ہوں تو ان کی شرم گاہوں اور شیاطین کے درمیان بسم اللہ حجاب ہے۔

6۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے انیس فرشتوں سے نجات دے وہ ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' پڑھے تا کہ اللہ تعالیٰ بسم اللہ کے ہر حرف کے بدلے اس کو جہنم کے ایک فرشتہ سے محفوظ رکھے کیونکہ بسم اللہ کے انیس حروف ہیں۔

7۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ''بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا'' کہا تو طوفان سے نجات پالی، حال آنکہ بسم اللہ ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' کا نصف ہے تو جب ایک بار نصف بسم اللہ پڑھنے سے طوفان سے نجات مل گئی تو جو شخص ساری عمر بسم اللہ پڑھتا رہے، وہ نجات سے کیسے محروم ہوگا! (۳۵۷)

8۔ روم کے بادشاہ نے حضرت عمرؓ کی طرف عریضہ بھیجا کہ مجھے سر میں ایسا درد ہے کہ اس کے علاج سے اطباء عاجز آ گئے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی دوا موجود ہو تو ارسال فرمائیے۔ حضرت عمرؓ نے ایک ٹوپی بھجوائی۔ جب شاہ روم اس کو اپنے سر پر رکھتا تو اس کا درد تھم جاتا جب اسے اتارتا تو درد پھر شروع ہو جاتا۔ بڑا متعجب ہوا۔ ٹوپی کو کھولا تو اس میں ایک کاغذ رکھا ہوا پایا جس پر مرقوم تھا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔

9۔ بعض صوفیہ سے منقول ہے کہ جو کچھ پہلی کتابوں میں تھا وہ سب کلامِ پاک میں آ گیا اور جو کچھ کلامِ پاک میں ہے وہ سب سورۂ فاتحہ میں

آ گیا اور جو کچھ سورۂ فاتحہ میں ہے وہ 'بسم اللہ' میں آ گیا اور جو 'بسم اللہ' میں ہے وہ اس کی 'ب' میں آ گیا۔ 'ب' کے معنی اس جگہ ملانے کے ہیں اور مقصود سب چیز سے بندہ کا اللہ جل شانہٗ کے ساتھ ملا دینا ہے۔ 'ب' میں جو کچھ ہے وہ اس کے نقطہ میں آ گیا یعنی وحدانیت۔ اصطلاحی طور پر نقطہ اس چیز کو کہتے ہیں جس کی تقسیم نہ ہو سکتی ہو۔ (۳۵۸)

بسم اللہ شریف کے خواص اور فوائد بے شمار ہیں۔ ان میں سے بزرگوں کے مجرب اور آزمودہ چند ایک فوائد درج ذیل ہیں:

1۔ جس درد یا مرض پر تین روز تک سو مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حضورِ دل سے پڑھ کر دم کیا جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے آرام ہو جائے گا۔ (۳۵۹)

2۔ اگر رات کو سوتے وقت اکیس مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لو، تو ان شاء اللہ تعالیٰ مال و اسباب چوری سے محفوظ رہیں گے اور مرگ ناگہانی سے بھی حفاظت ہوگی۔ (۳۶۰)

3۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس طرح پڑھو کہ جب ایک ہزار مرتبہ ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھ کر درود شریف پڑھو اور اپنی مراد کے لیے دعا مانگو۔ پھر ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھو۔ اور درود شریف پڑھ کر اپنی مُراد کے لیے دُعا مانگو۔ غرض اسی طرح بارہ ہزار مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور ہر ہزار پر دو رکعت نماز پڑھو۔ اور نماز کے بعد درود شریف پڑھ کر اپنی مراد کے لیے دعا مانگو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ مراد حاصل ہوگی۔ (۳۶۱)

4۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ الْاَسْوَاقِ وَ خَیْرَ مَا فِیْهَا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَصِیْبَ یَمِیْنًا فَاجِرَةً اَوْصَفْقَةً خَاسِرَةً ط

بازار جاؤ تو یہ دُعا پڑھو۔ اس دُعا کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہے۔ (۳۶۲)

5۔ بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی خطرے میں پڑ جائے تو یہ پڑھے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے خطرہ ٹل جائے گا۔ (۳۶۳)

وظیفہ بسم اللہ شریف

1۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط ○

2۔ بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

3۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ط

4۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ دِیْنِیْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی اَهْلِیْ وَ مَالِیْ وَ وَلَدِیْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی مَآ اَعْطَانِیَ اللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَعَزُّ وَ اَجَلُّ وَ اَعْظَمُ مِمَّآ اَخَافُ وَ اَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَ جَلَّ ثَنَآءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّرِیْدٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط اِنَّ وَلِیِّ ۧ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَ هُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ⑤ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ (دُعائے حضرت انسؓ)

5۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط ○ بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ الَّذِیْ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّعَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الْخَلَّاقِ الْعَلِيْمِ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ الْعَلِيْمُ الْبَصِيْرُ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ الْغَنِیُّ الْقَدِيْرُ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ الْحَكِيْمُ ۝ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۝

6۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ۝ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجْعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِیْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ۝ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجْعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِیْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝

7۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۖ اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۖ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۖ اَلَّذِیْ مَلَئَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۖ وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۖ اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ وَعَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَ وَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنْ تُعْطِيَنِیْ مَسْئَلَتِیْ وَ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ (۳۶۴)

مندرجہ بالا دعاؤں اوراذکار (نمبر 1 تا 7) کی ترتیب وار فضیلت درج ذیل ہے:

1۔ نہایت صدق واخلاص سے صبح شام یہ دعا پڑھنے والا ہر شے کے شر سے محفوظ رہے گا۔ یہ دعا پڑھ کر ہمیشہ کھانا کھائیں اور پانی وغیرہ پئیں تو ان شاءاللہ تعالیٰ زہر کا اثر دُور ہو جائے گا اور زہر کوئی نقصان نہیں دے گا۔ (۳۶۵)

2۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی خطرہ میں پڑ جائے تو یہ پڑھے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ اس کی برکت سے خطرہ ٹل جائے گا۔ (۳۶۶)

3۔ تندرستی وشفا کے حصول کے لیے یہ دعا مجرب ہے۔ جس کو بخار ہو سات بار یہ دعا پڑھے۔ اگر مریض خود نہ پڑھ سکے تو کوئی دوسرا نمازی آدمی سات بار پڑھ کر دم کر دے یا پانی پر دم کر کے پلا دے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ بخار اتر جائے گا۔ ایک مرتبہ میں بخار نہ اترے تو بار بار یہ عمل کریں۔ (۳۶۷)

4۔ مندرجہ بالا دُعا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ہے۔ آپ حضرت رسُول اللہ ﷺ کے خادم تھے۔ دس برس آپ ﷺ کی خدمت کی، آنحضرت ﷺ نے ان کی والدہ کی درخواست پر اُن کو دین و دنیا، آخرت کی بہتری کے لیے اور جملہ آفات و بلیات سے حفاظت کے لیے اس دُعا سے مشرف ومخصوص فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی عمر، مال دولت اور اولاد میں یہاں برکت دی اور وہاں جو ملا ہو گا اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ دعا بیحد نافع اور بہت ہی فائدہ بخش ہے۔ امام الہند شیخ عبدالحق محدث رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ایک

مکتوب میں اسے پوری تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔اس مکتوب کا نام ''اقتباس الانوار القبس فی شرح دعاء انس'' ہے۔یہ مکتوب ''اخبارالاخیار'' صفحہ 191 کے حاشیہ پر چھپا ہے۔اس میں آپ لکھتے ہیں:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ''جمع الجوامع'' میں محدث ابوالشیخ کی کتاب الثواب اور تاریخ ابن عساکر سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حجاج بن یوسف ثقفی ظالم گورنر نے حضرت انسؓ کو مختلف اقسام کے چار سو گھوڑے دکھا کر کہا کہ اے انس: کیا تم نے اپنے صاحب (یعنی رسول اللہ ﷺ) کے پاس بھی اتنے گھوڑے اور یہ شان وشوکت دیکھی ہے؟ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس سے بہتر چیزیں دیکھی ہیں اور میں نے حضور ﷺ سے سُنا ہے کہ گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ گھوڑا جو جہاد کے لیے رکھا جائے۔پھر اس کے رکھنے کا ثواب بیان فرمایا (یہ عام طور پر حدیث کی کتابوں میں موجود ہے) دوسرا وہ گھوڑا جو اپنی سواری کے لیے رکھا جاتا ہے۔ تیسرا وہ گھوڑا جو نام ونمود کے لیے رکھا جاتا ہے۔اس کے رکھنے سے آدمی جہنم میں جائے گا۔اے حجاج! تیرے گھوڑے ایسے ہی ہیں!

حجاج اس حدیث کو سُن کر آگ بگولہ ہوگیا اور کہا کہ اے انس! اگر مجھ کو اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ہے اور امیر المومنین (عبدالملک بن مروان) نے تمھارے ساتھ رعایت کرنے کی ہدایت کی ہے تو میں تمھارے ساتھ بہت بُرا معاملہ کرڈالتا۔

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ اے حجاج! قسم بخدا تو میرے ساتھ کوئی بدعنوانی نہیں کرسکتا۔میں نے رسول اللہ ﷺ سے چند کلمات سُنے ہیں۔ جن کی برکت سے میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتا ہوں اور ان کلمات کی بدولت کسی ظالم کی سختی اور کسی شیطان کے شر سے ڈرتا ہی نہیں۔حجاج اس کلام کی ہیبت سے دم بخود ہوگیا اور سر جھکالیا۔تھوڑی دیر کے بعد سر اُٹھا کر بولا کہ اے ابوحمزہ (یہ حضرت انس کی کنیت ہے) یہ کلمات مجھے بتا دیجیے۔حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں ہرگز تجھے نہ بتاؤں گا۔اس لیے کہ تو اس کا اہل نہیں ہے۔راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت انسؓ کا آخری وقت آ گیا تو ان کے خادم حضرت ابانؓ ان کے سرہانے آ کر رونے لگے۔حضرت انسؓ نے فرمایا کیا چاہتا ہے؟ حضرت ابان نے عرض کیا۔وہ کلمات ہمیں تعلیم فرمایئے جن کے بتانے کی حجاج نے درخواست کی تھی اور آپ نے انکار فرمادیا تھا۔حضرت انسؓ نے فرمایا۔لو سیکھ لو۔ان کو صبح و شام پڑھنا۔وہ کلمات یہ ہیں۔اس دعا کو تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام کو پڑھنا بزرگوں کا معمول ہے۔(۳۶۸)

5۔ حروفِ مقطعات پر مشتمل یہ وظیفہ سحر وآسیب ونظر بد سے محفوظ رہنے اور ان کے بداثرات سے نجات پانے کے لیے بہت مؤثر ہے۔ان چھ دعاؤں کو ''شش قُفل'' (چھ تالا) بھی کہتے ہیں، جو شخص رات کو ہمیشہ شش قفل پڑھتا رہے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے، وہ ہر خوف وخطرہ سے اور جادو سے اور ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور اگر شش قفل کو آسیب زدہ یا سحر وجادو کے مریض کے کان میں پڑھ کر پھونک ماردی جائے تو آسیب بھاگ جائے گا اور جادو اُتر جائے گا۔(۳۶۹)

6۔ یہ حضرت امام شافعیؒ کا مجرب عمل ہے۔امام موصوف کا قول ہے کہ اس کے پڑھنے کی برکت سے مجھے کبھی طبیب (ڈاکٹر) کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ (۳۷۰)

7۔ اس دعا میں لفظ حَاجَتِیْ کے بعد اپنی ضرورت کا نام ذکر کرو۔جس صحابی سے یہ دُعا منقول ہے اُن کا ارشاد ہے کہ یہ دُعا نادانوں کو ہرگز نہ سکھاؤ کیونکہ وہ ناجائز کاموں کے لیے پڑھیں گے اور گناہوں میں مبتلا ہوں گے۔

مطلق قرآن مجید کے فضائل:۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ فضائلِ قرآن کے سلسلہ میں دو طرح کی روایات ہیں: ایک قسم روایات کی وہ ہے جس میں قرآن کی فضیلت یا کسی مخصوص سورت یا آیت کی فضیلت مذکور ہے اور وہ سب روایات قابل اعتبار ہیں۔ان میں سے چند احادیث وآثار بالترتیب درج ذیل ہیں:

1۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قابلِ رشک دو اشخاص ہیں: ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی تلاوت عطا کی اور وہ رات دن اس میں مشغول رہتا ہے اور اس کے احکام پر عمل کرتا ہے، دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے مال عطا فرمایا، پس وہ رات دن اللہ کے راستے میں خرچ کرتا رہتا ہے۔(۳۷۱)

2۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تم میں بہتر شخص وہ ہے جو قرآن پاک خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔(۳۷۲)

3۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ملتا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے؛ بلکہ الف (ا) ایک حرف ہے، لام (ل) ایک حرف ہے اور میم (م) ایک حرف ہے۔ (۳۷۳)

4۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ قرأت میں ماہر ہے تو (قیامت کے دن) وہ سَفَرہ کرام (انبیائے کرام اور ابرار لوگوں) کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے (مگر ماہر نہیں ہے) مشقت اٹھا کر تکلف سے قرأت کر لیتا ہے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔ (۳۷۴)

5۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''قرآن پڑھا کرو؛ اس لیے کہ قرآن اپنے پڑھنے والوں کے لیے قیامت کے دن سفارش کرے گا۔ (۳۷۵)

6۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے سنگترے کی سی ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ ومزہ بھی اچھا ہے، اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اس کھجور کی سی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہے اور مزہ میٹھا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے خوشبودار پودے کی ہے جس کی بو، مہک تو اچھی ہے مزہ کڑوا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے اندرائن (حنظل) (ایک کڑوا پھل) کی طرح ہے جس کی بو بھی اچھی نہیں اور مزہ بھی اچھا نہیں۔'' (۳۷۶)

7۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ اس کتاب یعنی قرآن پاک کی وجہ سے کتنے لوگوں کا مرتبہ بلند کر دیتا ہے اور کتنے ہی لوگوں کو پست وذلیل کرتا ہے۔ (۳۷۷)

الحزب الاعظم میں شامل سورہ ہائے مقدسہ کے فضائل: ۔'الحزب الاعظم' میں وہ سورۂ مقدسہ شامل کی گئی ہیں جن کی کتب احادیث میں اور کتب اولیاء میں صبح شام پڑھنے کی تاکید آئی ہے۔ ان سورۂ مقدسہ کے فضائل کا بغور مطالعہ فرمائیں تاکہ ان کے فضائل سے آگاہی کی وجہ سے انھیں روزانہ پڑھنے کی تحریک ملے اور بفضلہٖ تعالیٰ انھیں پڑھنے کی توفیق حاصل ہوجائے۔

سورۂ فاتحہ کے فضائل: ۔سورۂ فاتحہ، قرآن مجید کی سب سے افضل اور عظیم سورت ہے جس کی مثل تورات میں نازل ہوئی نہ انجیل میں، نہ زبور میں نہ قرآن حکیم میں۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ فاتحہ کے بائیس اسماء کا ذکر کیا ہے۔ سورۂ فاتحہ جسمانی وروحانی شفا کے لیے بھی پڑھی جاتی ہے۔ اس لیے اسے 'سورۃ الرقیہ' اور 'سورۃ الشفاء' بھی کہتے ہیں۔ احادیث میں منقول ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر بچھو کے ڈسے ہوئے شخص کو دم کیا تو وہ فوراً تندرست ہوگیا۔ اسی طرح مجنون (پاگل) کو دم کیا تو وہ بھی شفا پا گیا۔ (۳۷۸)

علامہ بقاعی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ الرقیہ اور سورۃ الشفاء کے علاوہ سورۂ فاتحہ کے اسماء میں اساس، کنز، واقیہ اور شکر کا بھی ذکر کیا ہے۔ علامہ بقاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسماء میں نظم اور ربط کو بیان کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

(1)۔'فاتحہ' کے اعتبار سے ہر نیک چیز کا افتتاح اس سورت سے ہونا چاہیے۔ (2)۔ اور 'ام' کے لحاظ سے یہ ہر خیر کی اصل ہے۔ (3)۔ اور ہر نیکی کی اساس ہے۔ (4)۔ اور 'مثنیٰ' کے لحاظ سے دوبارہ پڑھے بغیر یہ لائق شمار نہیں۔ (5)۔ اور 'کنز' کی حیثیت سے یہ ہر چیز کا خزانہ ہے۔ (6)۔ ہر بیماری کے لیے شفا ہے۔ (7)۔ ہر مہم کے لیے کافی ہے۔ (8)۔ ہر مقصود کے لیے وافی ہے۔ (9)۔'واقیہ' کے لحاظ سے ہر برائی سے بچانے والی ہے۔ (10)۔'رقیہ' کے اعتبار سے ہر آفت ناگہانی کے لیے دم ہے۔ (11)۔ اس میں حمد کا اثبات ہے جو صفات کمال کا احاطہ ہے۔ (12)۔ اور شکر کا بیان ہے جو منعم کی تعظیم ہے۔ (3)۔ اور یہ بعینہ دعا ہے' جو مطلوب کی طرف توجہ ہے' ان تمام امور کی جامع صلوٰۃ ہے۔ (۳۷۹)

اہم روحانی نکتہ: ۔نماز فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کا 'میم' 'الحمد' کے لام سے ملا کر پڑھیں۔ اس طریقے سے مکمل سورۂ فاتحہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ فقیر کو غنی، مقروض کو قرض سے سبکدوش، کمزور کو قوی اور بیمار کو صحت یاب فرما دیتے ہیں۔ یہ

وظیفہ ہر مقصد کے لیے پڑھا جا سکتا ہے۔ اس وظیفہ کے اول و آخر کم از کم تین مرتبہ یا گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اسی طرح تمام مشکلات و مسائل کے حل کے لیے، دینی، دنیوی، اُخروی، مادی اور روحانی فوز و فلاح اور ترقی کے لیے اور تندرستی کے لیے ہر فرض نماز کے بعد بھی یہ وظیفہ سات مرتبہ پڑھا جا سکتا ہے۔

سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران کے فضائل: ۔ احادیث مبارکہ میں سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ سورۂ بقرہ میں سے آیت الکرسی اور اس کی آخری دو آیات کی خصوصی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک کے بموجب آیت الکرسی قرآن حکیم کی سب سے عظیم آیت ہے۔

سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ، آیت الکرسی، سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات اور سورۂ آلِ عمران کے فضائل و فوائد کے بارے میں احادیث کا مطالعہ کرنے کا شرف حاصل کریں۔

1۔ امام مسلم روایت کرتے ہیں: نواس بن سلیمان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن قرآن مجید اور اس پر عمل کرنے والوں کو لایا جائے گا' ان کے آگے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران ہوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سورتوں کی تین مثالیں بیان فرمائیں جن کو میں آج تک نہیں بھولا، فرمایا: وہ ایسی ہیں جیسے وہ بادل ہوں، یا دو سیاہ سائبان ہوں جن کے درمیان نور ہو' یا صف باندھے ہوئے پرندوں کی دو قطاریں ہوں، وہ سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی وکالت اور حمایت کریں گی۔ (۳۸۰)

یعنی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا فرمائے گا جو بادل؛ سائبان یا پرندوں کی قطاروں کی طرح ہو گی اور قرآن پڑھنے والوں اور قرآن پر عمل کرنے والوں پر سایہ کرے گی۔

2۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک آواز سنی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سر اقدس اوپر اُٹھایا، حضرت جبرائیل نے کہا: یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جس کو صرف آج کھولا گیا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا، پھر اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ فرشتہ جو آج نازل ہوا ہے آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا، اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا: آپ ﷺ کو ان دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ ﷺ کو دیئے گئے ہیں اور آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے، ایک سورۂ فاتحہ اور دوسرا سورۂ بقرہ کا آخری حصہ، ان میں سے آپ ﷺ جو حرف بھی پڑھیں گے آپ کو اس کا مصداق مل جائے گا۔ (۳۸۱)

3۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

4۔ حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بہت خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھتے، کہتے ہیں کہ ایک رات میں سورۂ بقرہ پڑھ رہا تھا، اس وقت میرا گھوڑا بندھا ہوا تھا اور میرا بیٹا یحییٰ میرے قریب لیٹا ہوا تھا۔ وہ اس وقت کم سن بچہ تھا، اچانک وہ گھوڑا اچھلنے لگا، میں کھڑا ہو گیا، مجھے اس وقت صرف اپنے بیٹے یحییٰ کے متعلق تشویش تھی، پھر وہ پرسکون ہو گیا، اور میں نے وہ سورت پڑھنی شروع کر دی، گھوڑا پھر اچھلنے لگا، میں پھر کھڑا ہو گیا اور مجھے صرف اپنے بیٹے یحییٰ کی فکر تھی، میں نے پھر پڑھنا شروع کیا اور گھوڑے نے پھر اچھلنا شروع کیا، اچانک میں نے سر اُٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان سے ایک سائبان کی طرح کوئی چیز اتر رہی ہے جس میں روشن چراغ ہیں، میں خوفزدہ ہوا اور صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو یحییٰ! پڑھو' میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! جب میں نے پڑھا تو گھوڑا اُچھلنے لگا اور مجھے اپنے بیٹے کی فکر تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن حضیر! پڑھو' وہ کہتے ہیں میں نے پڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر کے اوپر سائبان کی مثل کوئی چیز تھی اور اس میں چراغ روشن تھے، میں خوفزدہ ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

فرمایا: یہ فرشتے ہیں جو تمہاری آواز کی وجہ سے قریب آئے ہیں۔ اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو لوگ ان کو دیکھ لیتے۔

5۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہماری (دوسرے) لوگوں سے فضیلت ہے، تمام روئے زمین ہمارے لیے مسجد بنا دی گئی ہے اور اس کی مٹی ہمارے لیے طہارت کا ذریعہ بنا دی گئی۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح ہیں اور ہم کو یہ آیات دی گئی ہیں، سورۂ بقرہ کی آخری آیات جو عرش کے نیچے لکھی ہوئی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی کو دی گئی ہیں اور نہ میرے بعد کسی کو دی جائیں گی۔ (۳۸۲)

6۔ حافظ سیوطی لکھتے ہیں: امام دارمی کعب سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے بقرہ اور آل عمران کو پڑھا، قیامت کے دن وہ سورتیں کہیں گی: اے ہمارے رب! اس سے مواخذہ نہ کر۔

7۔ امام ابوعبید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے تو شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے۔

8۔ امام دارمی، امام طبرانی، امام حاکم نے صحیح سند کے ساتھ اور امام بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے اور قرآن کا کوہان سورۂ بقرہ ہے۔ جب کسی گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔

9۔ امام وکیع، امام حارث بن ابی اسامہ، امام محمد بن نصر اور امام ابن الضریس نے سند صحیح کے ساتھ حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید میں افضل سورۂ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت سب سے عظیم ہے، وہ آیت الکرسی ہے اور جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے، شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (۳۸۳)

سورۂ کہف کی فضیلت:۔

1۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے سورۂ کہف جمعے کے دن پڑھی اس کے لیے ایک نور ظاہر ہوگا اس جمعے سے دوسرے جمعے تک۔ (۳۸۴)

2۔ بعض روایت میں ہے کہ اس کی جگہ سے مکہ تک نور ہوگا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ حضرت ابوالدرداء کی حدیث میں ہے کہ سورۂ کہف شبِ جمعہ کو بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (۳۸۵)

سورۂ یٰسین کی فضیلت:۔

متعدد احادیث مبارکہ، اقوالِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وارشاداتِ صوفیائے عظام سے واضح ہوتا ہے کہ جو سورۂ یٰسین، کو پڑھتا ہے اس کی مغفرت کی جاتی ہے۔ جو بھوک کی حالت میں پڑھتا ہے وہ سیر ہو جاتا ہے۔ جو راستہ گم ہو جانے کی وجہ سے پڑھتا ہے وہ راستہ پالیتا ہے۔ جو شخص جانور کے گم ہو جانے کی وجہ سے پڑھے وہ پالیتا ہے۔ جو ایسی حالت میں پڑھے کہ کھانا کم ہو جانے کا خوف ہو، تو وہ کھانا کافی ہو جاتا ہے۔ جو ایسے شخص کے پاس پڑھے جو نزع میں ہو تو اس پر نزع میں آسانی ہو جاتی ہے اور جو ایسی عورت پر پڑھے جسے بچہ جننے میں دشواری ہو رہی ہو اس کے لیے بچہ جننے میں سہولت ہوتی ہے۔ مقری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب بادشاہ یا دشمن کا خوف ہو اور اس کے لیے سورۂ یٰسین پڑھے تو وہ خوف جاتا رہتا ہے۔ (۳۸۶)

1۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا ایک قلب ہوتا ہے اور قرآن کا قلب یٰسٓ ہے اور جس نے یٰسٓ کو پڑھا اللہ تعالیٰ اس کو یٰسٓ کے پڑھنے کی وجہ سے دس بار قرآن پڑھنے کا اجر عطا فرمائے گا۔ (۳۸۷)

2۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے کسی رات میں یٰسٓ کو اللہ عزوجل کی رضا کے لیے پڑھا، اس کی اس رات میں مغفرت کر دی جائے گی۔ (۳۸۸)

3۔ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن کے ابتدائی حصہ میں یٰسٓ کو پڑھا اس کی حاجات پوری کر دی جائیں گی۔ (۳۸۹)

4۔ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس نے صبح کے وقت یٰسٓ کو پڑھا، اس کے لیے شام تک آسانی کر دی جائے گی اور جس نے رات کی ابتداء میں یٰسٓ کو پڑھا اس کے لیے اس رات میں صبح تک آسانی کر دی جائے گی۔ (۳۹۰)

5۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یٰسٓ قرآن کا قلب ہے، جو شخص بھی اللہ کی رضا اور آخرت کے لیے اس کو پڑھے گا، اللہ اس کے پچھلے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا، تم یٰسٓ کو اپنے مردوں پر پڑھا کرو۔ (۳۹۱)

6۔ امام طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر رات یٰسٓ پڑھنے پر دوام کرے، وہ مر جائے گا تو شہادت کی موت مرے گا۔

7۔ امام بزار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ پسند ہے کہ میری امت میں سے ہر شخص کے دل میں یٰسٓ ہو۔

8۔ امام ابن مردویہ اور امام ویلمی نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس میت کے پاس بھی یٰسٓ کو پڑھا جائے گا، اللہ اس پر آسانی فرما دے گا۔

9۔ امام بیہقی نے شعب الایمان میں ابو قلابہ سے روایت کیا ہے کہ جس شخص نے یٰسٓ کو پڑھا، اس کو بخش دیا جائے گا اور جس شخص کو کھانے کی کمی کا خوف ہو وہ سورۂ یٰسٓ پڑھے تو وہ کھانا اسے کافی ہو جائے گا، اور جس نے میت کے پاس یٰسٓ کو پڑھا، اس پر آسانی ہو جائے گی اور جس عورت کے ہاں مشکل سے ولادت ہو رہی ہو، اس کے پاس یٰسٓ کو پڑھا جائے تو اس کے ہاں ولادت آسانی سے ہو جائے گی، اور جس نے یٰسٓ کو پڑھا تو گویا اس نے گیارہ مرتبہ قرآن پڑھا اور ہر چیز کا قلب ہوتا ہے اور قرآن کا قلب یٰسٓ ہے۔

10۔ امام حاکم اور بیہقی نے ابو جعفر محمد بن علی سے روایت کیا ہے کہ جس شخص کے دل میں سختی ہو وہ ایک پیالہ میں زعفران سے یٰسٓ والقرآن الحکیم لکھ کر اس کو پی لے۔

11۔ امام ابن النجار نے اپنی تاریخ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے والدین کی یا ان میں سے کسی ایک کی ہر جمعہ زیارت کی اور ان کی قبر کے پاس یٰسٓ پڑھی تو اللہ اس کے ہر حرف کے بدلہ میں ان کی مغفرت فرما دے گا۔ (۳۹۲)

سورۂ دخان کی فضیلت:۔

1۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح اٹھ کر سورۂ الدخان کی تلاوت کی، اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ (۳۹۳)

2۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعے کی شب سورۂ الدخان کی تلاوت کی اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (۳۹۴)

3۔ عبداللہ بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ جس شخص نے ایمان اور تصدیق کے ساتھ جمعے کی شب سورۂ الدخان پڑھی، وہ صبح کو بخشا ہوا اٹھے گا۔ ابو رافع کی روایت میں ہے: اس کی بڑی آنکھوں والی حور سے شادی کر دی جائے گی۔ (۳۹۵)

4۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب کی نماز میں سورۂ الدخان کی تلاوت کی۔ (۳۹۶)

مُسَبِّحات:۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سونے سے پہلے مسبحات پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے افضل ہے۔ (۳۹۷)

مسبحات سے مراد وہ پانچ سورتیں جن کے شروع میں تسبیح کا کوئی صیغہ سَبَّحَ، یُسَبِّحُ وغیرہ موجود ہے۔ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق سورۂ الحدید کی آیت نمبر 3 جو کہ آیت الحدید کہلاتی ہے، ہزار آیات سے افضل ہے۔

سورۂ مقدسہ	پارہ	سورہ نمبر	منتخبہ آیت یا آیات	آیات
الحدید	27	57	سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	29

حشر	28	59	سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ o	24
صف	28	61	سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ o	14
جمعہ	28	62	یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ o	11
تغابن	28	64	یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ	
			وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o	18
کل آیات				96

سورۂ اعلیٰ کی فضیلت:۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ سورت (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی) خاص طور سے محبوب تھی۔ (۳۹۸)

سورۂ واقعہ کی فضیلت:۔

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِیْ كُلِّ لَیْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَاْمُرُ بَنَاتِهٖ یَقْرَأْنَ بِهَا كُلَّ لَیْلَةٍ

ابن مسعودؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ہر رات کو سورۂ واقعہ پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہیں ہوگا اور ابن مسعودؓ اپنی بیٹیوں کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہر شب میں اس سورت کو پڑھیں۔ (۳۹۹)

سورۂ حشر کی فضیلت:۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وصیت فرمائی کہ جب وہ بستر پر آئے تو سورۂ حشر پڑھ لیا کرے اور فرمایا کہ اگر مر گیا تو شہادت کا درجہ پائے گا۔ (۴۰۰)

سورۂ حدید، سورۂ واقعہ اور سورۂ الرحمٰن کی فضیلت:۔

1۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کی ایک دلہن ہوتی ہے اور قرآن کی دلہن (سورۂ) رحمٰن ہے۔ (۴۰۱)

2۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص سورۂ حدید، سورۂ واقعہ اور سورۂ الرحمٰن پڑھتا ہے وہ جنت الفردوس کے رہنے والوں میں پکارا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ سورۂ واقعہ، سورۃ الغنٰی ہے اس کو پڑھو اور اپنی اولاد کو سکھاؤ۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کو اپنی بیبیوں کو سکھاؤ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کے پڑھنے کی تاکید منقول ہے۔

سورۂ الم السجدہ اور سورۂ ملک کی فضیلت:۔

1۔ جو شخص سورۂ الم السجدہ اور تَبٰرَكَ الَّذِی پڑھتا ہے وہ اتنے ثواب کا مستحق ہوگا کہ گویا اس نے لیلۃ القدر عبادت میں گزاری۔ (۴۰۲)

2۔ کعب بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے تنزیل السجدۃ اور تبارك الذی بیده الملك کی تلاوت کی اس کی ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے ستر گناہ معاف کر دیجاتے ہیں۔ (۴۰۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تک نبی ﷺ تنزیل السجدۃ اور تبارک الذی کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے آپ ﷺ سوتے نہیں تھے۔ (۴۰۴)

3۔ جو شخص اپنے گھر میں سورۂ الم السجدہ پڑھتا ہے اس کے گھر میں تین دن شیطان داخل نہیں ہوتا۔ (۴۰۵)

4۔ مسیّب بن رافع کی مرسل روایت ہے کہ سورۂ الم سجدہ قیامت کے دن آئے گی، اس کے دو بازو ہوں گے، اپنے پڑھنے والے پر سایہ فگن ہوگی اور کہے گی تم پر کوئی گرفت نہیں، تم پر کوئی گرفت نہیں۔ (۴۰۶)

5۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں (الم تنزیل) السجدہ اور هل اتی علی الانسان پڑھا کرتے تھے۔ (۴۰۷)

6۔ خالد بن معدان بیان کرتے ہیں کہ المنجیہ (نجات دینے والی سورت) کی تلاوت کیا کرو' اور وہ الم تنزیل ہے' کیونکہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ ایک شخص اس سورت کی تلاوت کرتا تھا اور اس کے علاوہ اور کسی سورت کی تلاوت نہیں کرتا تھا' اور وہ گناہ بہت کرتا تھا' اس سورت نے اس شخص کے اوپر اپنے پر پھیلا دیے اور کہا اے میرے رب! اس کی مغفرت فرما دے' یہ میری قرأت بہت کرتا تھا' تو رب نے اس سورت کی شفاعت اس شخص کے متعلق قبول کر لی' اور فرمایا اس کے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دو اور اس کا ایک درجہ بلند کر دو۔ (۴۰۸)

7۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے لاعلمی میں اپنا خیمہ ایک قبر پر لگا لیا، پھر معلوم ہوا کہ کسی انسان کی قبر ہے جو اپنی قبر میں سورۂ ملک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے اس کو ختم کیا، وہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنا خیمہ ایک قبر پر لگا لیا اور مجھے قبر کا علم نہ تھا تو میں نے سنا کہ صاحب قبر سورۂ ملک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو ختم کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سورت ''مانعہ'' اور ''منجیہ'' ہے۔ یعنی اپنے پڑھنے والے کو عذاب سے نجات دلاتی ہے۔ (۴۰۹)

8۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سورۂ تبارک پڑھنے والے کی قبر میں ایک شخص داخل ہوگا اور اس کے پیروں کی جانب سے آئے گا تو اس کے پیر کہیں گے: تمھیں میری طرف سے آنے کا کوئی حق نہیں ہے' یہ شخص میرے پاس سورۂ تبارک الذی پڑھا کرتا تھا' پھر وہ شخص اس کے سینہ یا پیٹ کی جانب سے آئے گا تو اس کا سینہ یا پیٹ کہے گا تمھیں میری طرف سے آنے کا کوئی حق نہیں ہے' یہ شخص میرے پاس سورۂ ''تبارك الذی'' پڑھا کرتا تھا' پھر وہ شخص اس کے سر کی طرف سے آئے گا تو اس کا سر کہے گا تمھیں میری طرف سے آنے کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ یہ شخص میرے پاس سورۂ الملک پڑھا کرتا تھا' پس یہ سورت عذاب قبر سے منع کرنے والی ہے۔ (۴۱۰)

9۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک تعجب خیز چیز دیکھی۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص بہت گناہ کرتا تھا۔ وہ فوت ہوگیا' جب قبر میں عذاب اس کے پیروں کی طرف سے آتا یا اس کے سر کی طرف سے آتا تو پرندوں کی ایک قطار کی شکل میں ایک سورت اس کے عذاب کو دور کرنے کے لیے جھگڑا کرتی اور کہتی: یہ شخص میری تلاوت کیا کرتا تھا اور مجھ سے میرے رب نے وعدہ کیا کہ جو شخص دائماً میری تلاوت کرے گا میں اس کو عذاب نہیں دوں گا' پس اس شخص سے عذاب دور ہوگیا اور مہاجرین اور انصار اس سورت کو سیکھتے تھے اور کہتے تھے: وہ شخص نقصان زدہ ہے جس نے اس سورت کو نہیں سیکھا' وہ سورۂ ملک ہے۔ (۴۱۱)

10۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قرآن کی ایک سورت میں تیس آیتیں ہیں' وہ جس شخص کی بھی شفاعت کریں گی اس کی مغفرت کر دی جائے گی' وہ سورت ''تبارك الذی بیده الملك'' ہے۔ (۴۱۲)

11۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی ایک سورت ہے جس میں تیس آیتیں ہیں' وہ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کرے گی حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کر دے گی' وہ سورت ''تبارك الذی بیده الملك'' ہے۔ (۴۱۳)

12۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ جو شخص ہر رات سورۂ ملک پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھیں گے۔ (۴۱۴)

13۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ پسند ہے کہ یہ سورت یعنی ''تبارك الذی بیده الملك'' ہر مومن کے دل میں ہو۔ (۴۱۵)

سورۂ النصر (اذا جآءَ) کی فضیلت:

حدیث شریف میں ہے کہ ''اذا جآءَ نَصْرُ اللّٰهِ'' قرآن کا چوتھا حصہ ہے۔ (۴۱۶)

سورۂ زلزال اور سورۂ کافرون کی فضیلت:

1۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورۂ ''اِذَا زُلْزِلَتِ'' کو پڑھا تو یہ اس کے لیے آدھے قرآن کے برابر ہے اور جس نے ''قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ'' کو پڑھا تو یہ اس کے لیے چوتھائی قرآن پاک کے برابر ہے۔ (۴۱۷)

2۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سورۂ ''اِذَازُلْزِلَتِ'' نصف قرآن مجید کے برابر ہے اور ''قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ'' چوتھائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ (۴۱۸)

3۔ حضرت نوافل اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ نبوت ﷺ میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی تعلیم دیں جسے میں بستر پر لیٹتے وقت پڑھا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ'' پڑھا کرو۔ اس میں شرک سے برأت ہے۔ (۴۱۹)

سورۂ اخلاص کی فضیلت:

1۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو رات کو ایک تہائی قرآن مجید پڑھنے سے عاجز ہے؟ صحابہ کرام کو یہ بات بہت بھاری معلوم ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھ سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ'' تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ (۴۲۰)

2۔ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص تمام رات ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ'' ہی بار بار پڑھتے رہے، اس سے آگے کچھ نہ پڑھتے تھے۔ جب صبح ہوئی تو ایک صحابی نے ان کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! فلاں شخص سو کر اُٹھے اور تمام رات ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ'' ہی بار بار پڑھتے رہے، اس سے زائد کچھ نہ پڑھا گویا انھوں نے اس کو کم سمجھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے سورۂ اخلاص تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ (۴۲۱)

3۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں تمھیں تہائی قرآن مجید سناؤں۔ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ضرور سنائیں پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ'' پوری سورت تلاوت فرمائی۔ (۴۲۲)

4۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص امامت کرواتے تھے اور ہر نماز میں سورت کے ساتھ ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ'' ضرور پڑھتے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ہمیشہ سورۂ اخلاص کیوں پڑھتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا: مجھے یہ سورت پسند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کردے گی۔ (۴۲۳)

5۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص کو حضور نبی کریم ﷺ نے ایک جماعت کا امیر بنا کر بھیجا، وہ ہمیشہ نماز میں سورت کے ساتھ اخیر میں سورۂ اخلاص پڑھتے، واپسی پر ان کے ساتھیوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ لوگوں نے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ اس میں رحمٰن کی صفت ہے اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس کو پڑھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو بتادو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔ (۴۲۴)

6۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ دوسو مرتبہ ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ'' پڑھے گا تو اس کے پچاس سال کے گناہ ختم کردیئے جائیں گے سوائے قرض کے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو سونے کے ارادے سے اپنے بستر پر جائے اور سیدھی کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ ''قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ'' پڑھے تو یوم قیامت اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے! اپنی دائیں طرف سے جنت میں داخل ہوجا۔ (۴۲۵)

7۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے قل ہواللہ احد دس مرتبہ (اخلاص کے ساتھ) پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل تیار کرے گا۔ (۴۲۶)

معوذتین کی فضیلت:

1۔ حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سخت اندھیرے میں حضور نبی کریم ﷺ کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں۔ آپ ﷺ ہمیں مل گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو، میں خاموش رہا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہو، میں خاموش رہا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہو، میں نے تیسری مرتبہ فرمانے پر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قُلْ

هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ ''اورمعوذتین ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ''اور''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ''صبح شام تین مرتبہ پڑھا کر تجھے ہر چیز سے کفایت کرے گا۔(۴۲۷)

2۔ حضرت معاذ بن جبل بیان کرتے ہیں کہ ہم پر ہلکی بارش ہوئی اور اندھیرا چھایا ہوا تھا' ہم صبح کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لیے آئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو' میں نے عرض کیا: کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: پڑھو: '' قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌo ''اور معوذتین' جب شام ہو اور جب صبح ہو تین تین بار پڑھو' ان کی تلاوت تم کو ہر چیز سے کافی ہوگی۔(۴۲۸)

3۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمھیں معلوم ہے کہ جو آیتیں رات کو مجھ پر نازل ہوئیں؟ میں نے ان جیسی آیتیں نہیں دیکھیں۔ پھر فرمایا وہ آیتیں یہ ہیں: ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ''اور''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ''(دونوں مکمل سورتیں)(۴۲۹)

4۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ! کہو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر خاموش ہو گئے، پھر فرمایا: اے عقبہ! کہو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش ہو گئے۔ میرے دل میں آیا کہ خدا کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرما دیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار فرمایا: اے عقبہ! کہو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ''پڑھو، میں نے سورت آخر تک پڑھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ''پڑھو۔ میں نے یہ سورت بھی پوری پڑھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوال کرنے والے کے لیے اس کے مانند مانگنے کے دوسرے کلمات نہیں اور پناہ مانگنے والے کے لیے اس کے مانند پناہ کے دوسرے کلمات نہیں۔(۴۳۰)

5۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں سورۂ یوسف اور سورۂ ھود کو پڑھوں' آپ نے فرمایا اے عقبہ! ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِo ''کو پڑھو' تم کوئی سورت نہیں پڑھو گے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بلیغ ہو' اگر تم کر سکتے ہو تو اس کو (پڑھنے سے) فوت نہ ہونے دو۔(۴۳۱)

6۔ حضرت حابس جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حابس! کیا میں تمھیں ان کلمات کی خبر نہ دوں جو اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرنے میں سب سے افضل ہیں؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِo ''اور''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِo ''اور یہی المعوذتان ہیں۔(۴۳۲)

7۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی نظر سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ طلب کرتے تھے' حتیٰ کہ المعوذتین نازل ہوئیں تو آپ نے ان کو شروع کر دیا اور ان کے سوا کو ترک کر دیا۔(۴۳۳)

سوتے وقت قرآن مجید میں سے کوئی سورت پڑھنا:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان سوتے وقت قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ ہر تکلیف دینے والی چیز سے بیدار ہونے تک محفوظ رہتا ہے۔(۴۳۴)

سونے کے وقت کا عمل:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر آرام کے لیے تشریف لاتے تو ہر رات کو ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ اپنی دونوں ہتھیلیاں آپس میں ملا کر ان پر پھونک مارتے اور پڑھتے قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقْ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پھر اپنے جسم مبارک پر جہاں تک ہو سکتا ہاتھ مبارک پھیرتے۔ اس کی ابتداء سر مبارک اور چہرۂ اقدس سے فرماتے اور جسم کے آگے کے حصے پر پہلے ہاتھ پھیرتے پھر پچھلے حصے پر۔ اس طرح تین بار ہاتھ مبارک پھیرتے۔(۴۳۵)

سورتیں چھوٹی فضائل بڑے:۔ جس طرح ہر شعبہ زندگی میں کچھ ایسے سنہری اصول ہیں جن پر عمل کر کے انسان کم سے کم وقت میں زیادہ کام سرانجام دے سکتا ہے، غیر معمولی طور پر زیادہ نفع حاصل کر سکتا ہے، تھوڑے ایندھن سے زیادہ توانائی حاصل کر سکتا ہے، تھوڑی قوت سے بہت زیادہ وزنی چیزیں اٹھا سکتا ہے اور کم وقت میں طویل فاصلے طے کر سکتا ہے؛ اسی طرح بفضلہٖ تعالیٰ نہایت قلیل وقت میں بہت زیادہ اجر وثواب بھی حاصل کیا جا سکتا ہے اور نہایت تھوڑی مدت میں صدیوں کا روحانی سفر بھی طے ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چند ارشادات مبارکہ کے مطالعے کا شرف حاصل کریں۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ تہائی حصہ قرآن پاک کا ہر رات پڑھا کرو'' صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہائی قرآن ہر رات پڑھنا تو بہت مشکل ہے یہ کس سے ہو سکتا ہے۔ تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ہو اللہ احد ثواب میں تہائی حصہ قرآن کے برابر ہے۔ (۴۳۶)

1۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ''سورۂ فاتحہ دو تہائی قرآن کے برابر ہے۔'' (۴۳۷)

2۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''آیت الکرسی چوتھائی قرآن ہے۔'' (۴۳۸)

3۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس نے ایک مرتبہ یٰسین شریف پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس قرآن پڑھنے کا اجر لکھیں گے۔ (۴۳۹)

4۔ حضرت انس بن مالک سے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص نے شبِ قدر میں سورۂ قدر پڑھی گویا اس نے رُبع قرآن پڑھا۔ (۴۴۰)

5۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے سورۂ زلزال پڑھی، اس کو نصفِ قرآن پڑھنے کے برابر ثواب ہوگا۔ (۴۴۱)

6۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے: سورۂ والعادیات نصفِ قرآن کے برابر ہے۔ (۴۴۲)

7۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں ''کیا تم میں سے کوئی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھا کرے، صحابہ نے عرض کیا اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں کسی کی طاقت نہیں کہ روزانہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ لے۔'' (۴۴۳)

8۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن ہے۔ (۴۴۴)

9۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ چوتھائی قرآن ہے۔ (۴۴۵)

10۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ چوتھائی قرآن ہے۔ (۴۴۶)

11۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس شخص نے قل ہو اللہ احد فجر کی نماز کے بعد بارہ مرتبہ پڑھی، گویا اس نے چار مرتبہ قرآن پڑھا۔ (۴۴۷)

مندرجہ بالا آیات وسورتوں کو پورے قرآن کا نصف یا ثلث یا رُبع کہا گیا ہے۔ اس سے مراد اجر وثواب ہے یعنی ان آیتوں اور سورتوں کی تلاوت کا ثواب نصف، تہائی یا چوتھائی قرآن کے ثواب کے برابر ہے۔

منتخبہ آیاتِ قرآنی کے فضائل:۔ 'الحزب الاعظم' میں شامل منتخبہ آیاتِ قرآنی کے فضائل درج ذیل ہیں:

سورۂ بقرہ کی ابتدائی وآخری آیات کی فضیلت:۔

1۔ امام عبد بن حمید نے عطاء سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت جبرائیل نے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پڑھا تو آپ ﷺ نے کہا: آمین۔

2۔ امام احمد، امام دارمی، امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے اپنی ''سنن'' میں نقل کیا ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے گا وہ اس کو کافی ہوں گی۔'' یعنی ناگہانی مصائب اور شیطان کی فتنہ انگیزیوں سے اس کی حفاظت کریں گی۔

3۔ امام طبرانی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کو بار بار پڑھو کیونکہ اللہ نے ان سے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت دی ہے۔

4۔ امام احمد نے اور امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عرش کے نیچے سے دی گئی ہیں، مجھ سے پہلے یہ کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

5۔ امام طبرانی نے سند جید کے ساتھ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اس میں سے دو آیتیں نازل کیں اور سورۂ بقرہ کو ان پر ختم کیا، جس گھر میں تین راتیں ان دو آیتوں کو پڑھا جائے گا اس گھر میں شیطان نہیں ٹھہرے گا۔ (۴۴۸)

6۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے آیت الکرسی اور خواتیم بقرہ (آمن الرسول سے آخر تک) کسی پریشانی کے وقت پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائیں گے۔ (۴۴۹)

آیت الکرسی کے فضائل:۔

1۔ حافظ سیوطی بیان کرتے ہیں: امام احمد، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام حاکم، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے (امتحاناً) سوال کیا کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت سب سے عظیم ہے؟ انھوں نے کہا: آیۃ الکرسی! آپ نے فرمایا: اے ابوالمنذر! تم کو یہ علم مبارک ہو۔

2۔ امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں، امام طبرانی اور امام ابونعیم نے مستند راویوں سے روایت کیا ہے: حضرت ابن الاسقع بکری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے عظیم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' البقرہ[2:255] اور پوری آیت پڑھی۔

3۔ امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی کو پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کو دوسری نماز تک اپنی حفاظت میں رکھتا ہے اور آیت الکرسی کی حفاظت صرف نبی، صدیق یا شہید ہی کرتا ہے۔

4۔ امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی کو پڑھے اس کو جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا اور کوئی چیز مانع نہیں ہوگی اور وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (۴۵۰)

5۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمھارے نزدیک کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تمھارے نزدیک کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا: ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' (آیت الکرسی) آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابوالمنذر! تمھیں یہ علم مبارک ہو۔ (۴۵۱)

آیت الکرسی کی ایک وجہ فضیلت یہ ہے کہ اس میں اسم ظاہر، اسم صفت اور اسم ضمیر کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کا سترہ مرتبہ ذکر ہے۔ اور کسی ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کا اتنی بار ذکر نہیں ہے۔

6۔ امام بخاری، امام نسائی اور امام ابونعیم نے ''دلائل'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ کی حفاظت پر مامور کیا، ایک شخص آیا اور مٹھی بھر طعام لے جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں محتاج اور عیال دار ہوں اور مجھے بڑی سخت ضرورت تھی، میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! گزشتہ رات کے تمھارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اس نے اپنی سخت حاجت بیان کی، مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا، آپ ﷺ

نے فرمایا: وہ جھوٹا ہے اور وہ پھر آئے گا، مجھے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا تو میں اس کی گھات لگا کر بیٹھا، وہ آیا اور مٹھی بھر طعام لے جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں ضرورت مند اور عیال دار ہوں، میں دوبارہ نہیں آؤں گا، مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا، صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات کے تمھارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اس نے اپنی اور اپنے عیال کی سخت مجبوری بیان کی، مجھے ترس آیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جھوٹا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ میں تیسری رات پھر اس کی گھات میں بیٹھا، وہ آیا اور پھر مٹھی بھر کر طعام لے جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا: آج آخری بار ہے، میں تجھ کو ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا، تو یہ کہتا ہے کہ میں نہیں آؤں گا اور پھر آجاتا ہے، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں تم کو چند ایسے کلمات بتاتا ہوں جن سے تم کو نفع ہوگا، میں نے پوچھا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ اس نے کہا: جب تم بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھنا تو صبح تک اللہ تمھاری حفاظت کرے گا اور تمھارے پاس صبح تک شیطان نہیں آئے گا، صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہے تو وہ جھوٹا لیکن یہ بات اس نے سچ کہی ہے۔

7۔ امام ابن الضریس نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص بستر پر لیٹ کر آیت الکرسی پڑھتا ہے، صبح تک دو فرشتے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ (۴۵۲)

8۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ لِکُلِّ شَیٍ سَنَاماً وسَنَامُ الْقُرْآنِ الْبَقَرَۃُ ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے، قرآن کا کوہان سورۂ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت ہے جو قرآن کی آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (۴۵۳)

خواتیم آل عمران کی فضیلت:۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ جس نے رات میں آل عمران کی آخری آیتیں اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ... [3:190-200] پڑھیں تو اس کے لیے قیام اللیل کا ثواب لکھا جائے گا۔ (۴۵۴)

سورۂ انعام کی پہلی تین آیات کی فضیلت:۔

سورۂ انعام کی پہلی تین آیات کے بارے میں تفسیر بغوی، تفسیر خازن اور تفسیر روح البیان میں ہے، جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو صبح کے وقت پڑھے،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ط ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ o ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰٓی اَجَلًا ط وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَہٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ o وَھُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ ط یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَجَھْرَکُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ o انعام [6:1-3]

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور تاریکیوں اور روشنی کو بنایا، پھر بھی کافر لوگ (معبودانِ باطلہ کو) اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں o (اللہ) وہی ہے جس نے تمھیں مٹی کے گارے سے پیدا فرمایا (یعنی کرّہ ارضی پر حیاتِ انسانی کی کیمیائی ابتداء اس سے کی)۔ پھر اس نے (تمھاری موت کی) میعاد مقرر فرما دی، اور (انعقادِ قیامت کا) معیّنہ وقت اسی کے پاس (مقرر) ہے پھر (بھی) تم شک کرتے ہو o اور آسمانوں میں اور زمین میں وہی اللہ ہی (معبودِ برحق) ہے، جو تمھاری پوشیدہ اور تمھاری ظاہر (سب باتوں) کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کما رہے ہو وہ (اسے بھی) جانتا ہے o

تو اللہ تعالیٰ اُس کی حفاظت کے لیے ستّر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو دوسری صبح تک اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ (۴۵۵)

سورۂ توبہ کی آخری دو آیات کی فضیلت:۔

سورۂ توبہ کی آخری دو آیات [9:128-129] کے فضائل میں علامہ شمس الدین محمد بن ابی بکر ابن قیم الجوزیہ المتوفی 751ھ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

ابوبکر محمد بن عمر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوبکر بن مجاہد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ شبلی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) آ گئے، ابوبکر بن مجاہد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) ان کے لیے کھڑے ہوئے اور ان سے معانقہ کیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے کہا اے سیدی! آپ شبلی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کی اس قدر تعظیم کر رہے ہیں حال آنکہ آپ کا اور تمام اہل بغداد کا یہ خیال ہے کہ یہ دیوانہ ہے! انھوں نے کہا: میں نے اس کے ساتھ اسی طرح کیا ہے جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے ساتھ کرتے ہوئے دیکھا ہے، کیونکہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، پھر دیکھا کہ شبلی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) آ رہا تھا۔ آپ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہوئے اور اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ شبلی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کی اس قدر تعظیم کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ نماز کے بعد یہ پڑھتا ہے: لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ۔ الایہ۔ التوبہ: [128:129] اور اس کے بعد مجھ پر درود (شریف) پڑھتا ہے، اور ایک روایت میں ہے یہ ہر فرض کے بعد یہ دو آیتیں پڑھتا ہے، اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے اور تین مرتبہ اس طرح پڑھتا ہے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، انھوں نے کہا پھر جب شبلی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نماز کے بعد کیا ذکر کرتے ہیں تو انھوں نے اسی طرح ذکر کیا۔ (۴۵۶)

حافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی 902ھ نے القول البدیع ص 252-251 میں اور علامہ احمد بن محمد بن حجر ہیتمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی 973ھ نے الدر المنثور ص 152-151 میں اور شیخ محمد زکریا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فضائل درود ص 116 میں اس روایت کا ذکر کیا ہے اور شیخ زکریا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علامہ سخاوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبلی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کا اسّی (80) سال سے یہ معمول ہے۔

سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ کی جلد چہارم، صفحہ نمبر 123 پر درج ہے کہ جو شخص سورۂ توبہ کی آخری دو آیات کو دن یا رات میں پڑھے گا اس دن نہ مرے گا اور نہ کوئی زخم ہتھیار سے اسے لگے گا۔ امام قرطبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے ''کنز الابرار'' میں روایت کیا ہے۔ یہ روایت جب بعض صالحین کو پہنچی تو انھوں نے اپنی بیماری میں اس کو پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک شخص جس کی عمر 70 سال سے زیادہ تھی ہمیشہ اسے پڑھتا تھا۔ وہ 130 سال تک زندہ رہا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس کا مرنا چاہا تو اس (شخص) نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کب تک تو ہم سے بھاگتا رہے گا۔ اس نے اسی وقت سے اس مبارک آیت کا پڑھنا موقوف کر دیا اور مر گیا۔

حسبی اللّٰہ لا الہ الا ھو پڑھنے کی فضیلت:۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر صبح اور ہر شام کو سات مرتبہ یہ پڑھا، حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اس کے دنیا اور آخرت کے اہم کاموں میں اللہ کافی ہوگا۔ (۴۵۷)

خواتیم سورۂ اسراء (سورۂ بنی اسرائیل) کی فضیلت:۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص نے صبح یا شام قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط تا آخر [17:110-111] پڑھا تو اس کا قلب نہیں مرے گا نہ اس دن میں اور نہ اس رات میں۔ (۴۵۸)

سورۂ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات کی فضیلت:۔

1۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں حفظ کر لیں (اور اسے پڑھتا رہا) تو دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (۴۵۹) اور بعض روایتوں میں آخری دس آیتوں کا ذکر ہے۔ (۴۶۰)

2۔ حضرت عمرو بن العاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے رات میں قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج ....[18:110] پڑھی تو عدن سے مکہ تک اس کے لیے نور ہوگا اور فرشتوں سے پُر ہوگا۔ (۴۶۱)

مکمل آیت مع ترجمہ درج ذیل ہے:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا o الکہف[18:110]

فرمادیجیے: میں تو صرف (بظاہر مخلوق) بشر ہونے میں تمہاری مثل ہوں (اس کے سوا اور تمہاری مجھ سے کیا مناسبت ہے ذرا غور کرو) میری طرف وحی کی جاتی ہے (بھلا تم میں یہ نوری استعداد کہاں ہے کہ تم پر کلامِ الٰہی اتر سکے) وہ یہ کہ تمہارا معبود، معبود یکتا ہی ہے پس جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے o

سورۂ مومنون کی پہلی دس آیات کی فضیلت:۔

وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَسْدِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ: اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَّنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَءَ: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ۔

حضرت عمر بن خطابؓ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے منہ سے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی سی آواز آتی تھی۔ ایک مرتبہ نزول وحی کے وقت ہم آپ کے پاس ٹھہرے رہے جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو نبی علیہ السلام نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور اس طرح دعا فرمائی، خداوند! ہم میں افزائش فرما کمی نہ کر، ہم کو عزت عطا فرما ذلیل نہ کر، ہمیں بھلائی عطا فرما اس میں کمی نہ کر، ہم کو بزرگی عطا فرما ہم پر کسی کو بزرگ نہ کر ہم کو راضی کر اور راضی رہ ہم سے۔ دعا کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھ پر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو ان پر عامل ہوگیا۔ وہ داخل جنت ہوگا۔ اس کے بعد قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْن سے لے کر دس آیات کی تلاوت فرمائی۔ (۴۶۲)

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَo الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَo اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَo فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَo اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَo المومنون [23:1-10]

بے شک ایمان والے مراد پا گئےo جو لوگ اپنی نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیںo اور جو بے ہودہ باتوں سے (ہر وقت) کنارہ کش رہتے ہیںo اور جو (ہمیشہ) زکوٰۃ ادا (کر کے اپنی جان و مال کو پاک) کرتے رہتے ہیںo اور جو (دائماً) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیںo سوائے اپنی بیویوں کے یا ان باندیوں کے جو ان کے ہاتھوں کی مملوک ہیں، بے شک (احکامِ شریعت کے مطابق ان کے پاس جانے سے) ان پر کوئی ملامت نہیںo پھر جو شخص ان (حلال عورتوں) کے سوا کسی اور کا خواہش مند ہوا تو ایسے لوگ ہی حد سے تجاوز کرنے والے (سرکش) ہیںo اور جو لوگ اپنی امانتوں اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہیںo اور جو اپنی نمازوں کی (مداومت کے ساتھ) حفاظت کرنے والے ہیںo یہی لوگ (جنت کے) وارث ہیںo

سورۂ مومنون کی آخری چار آیات کی فضیلت:۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ایک سخت بیماری میں مبتلا مریض پر گزرے۔ اس پر سورۂ مومنون کی آخری چار آیات اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا تا اختتام سورت اس کے کان میں پڑھیں تو وہ فوراً صحت یاب ہوگیا۔ حضور علیہ السلام نے ان سے پوچھا آپ نے کیا پڑھا ہے؟ عرض کی یہی آیات پڑھی ہیں۔ حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر ان آیات کو صدق دل سے پہاڑ پر پڑھا جائے تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔ (۴۶۳)

سورۂ مومنون کی وہ آخری چار آیات درج ذیل ہیں:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَo فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِo وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَo وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَo مومنون[23:115-118]

سو کیا تم نے یہ خیال کر لیا تھا کہ ہم نے تمھیں بے کار (و بے مقصد) پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟o پس اللہ جو بادشاہِ حقیقی ہے بلند و برتر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں بزرگی اور عزت والے عرش (اقتدار) کا (وہی) مالک ہےo اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش کرتا ہے اس کے پاس اس کی کوئی سند نہیں ہے سو اس کا حساب اس کے رب ہی کے پاس ہے۔ بے شک کافر لوگ فلاح نہیں پائیں گےo اور آپ عرض کیجیے: اے میرے رب! تو بخش دے اور رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہےo

سورۂ روم کی آیات 17 تا 19 کی فضیلت:۔

سورۂ روم کی آیات 17 تا 19 کی فضیلت کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں، جو کوئی صبح کے وقت کہہ لے:

فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ○ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○

روم[30:17-19]

''پس تم اللہ کی تسبیح کیا کرو جب تم شام کرو (یعنی مغرب اور عشاء کے وقت) اور جب تم صبح کرو (یعنی فجر کے وقت)o اور ساری تعریفیں آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے ہیں اور (تم تسبیح کیا کرو) سہ پہر کو بھی (یعنی عصر کے وقت) اور جب تم دوپہر کرو (یعنی ظہر کے وقت)o وُہی مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مُردہ کو نکالتا ہے اور زمین کو اس کی مُردنی کے بعد زندہ و شاداب فرماتا ہے، اور تم (بھی) اسی طرح (قبروں سے) نکالے جاؤ گےo''

تو اس سے جو نیکی چھوٹ گئی ہو، اس کو پالے گا، اور جو کوئی شام کے وقت کہہ لے اس رات کو جو نیکی چھوٹ گئی، اس کو پالے گا۔ (۴۶۴)

جس نے دن میں صبح و شام یہ آیات پڑھ لیں، اس نے جو اس میں فوت ہوا پالیا (ابن کثیر صفحہ ۲۴) نمازوں میں کمی، ادائیگی میں نقص، ورد، و ظیفہ میں ناغہ کا بدل یہی ورد ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ آیتیں صبح و شام پڑھ لیا کرتے تھے۔ اللہ پاک نے انہیں وفادار فرمایا۔ (۴۶۵)

سورۂ فاطر آیت 41 کی فضیلت:۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًاo فاطر[35:41]

ایک شخص قتل کے مقدمہ میں محبوس تھا۔ پھانسی کا حکم تھا۔ فکر مند رہتا۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں مندرجہ بالا آیۂ کریمہ پڑھنے کا حکم فرمایا اور فرمایا نجات مل جائے گی۔ اس نے عرض کی کتنی بار پڑھوں۔ فرمایا چار سو (400) مرتبہ۔ اس نے بیس (20) دنوں میں ختم کی تو اسے رہائی کا پروانہ مل گیا۔ (۴۶۶)

اوائل سورۂ فتح کی فضیلت:۔

حضرت انس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تحقیق کہ مجھ پر ایسی آیات نازل ہوئی ہیں جو مجھے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا تا آخر (پانچ آیتیں)۔ (۴۶۷)

وہ پانچ آیات درج ذیل ہیں:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًاo لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا

مُّسْتَقِيْمًاo وَّ يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًاo هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ط وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًاo لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ط وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًاo فتح[48:1-5]

سورۂ حشر کی آخری آیات کی فضیلت:۔

1۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ''اور سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے متعین فرماتا ہے جو شام تک اس کے لیے دعا کرتے ہیں اور اگر اس دن اس کی موت ہو جائے تو شہادت کی موت ہوگی اور جو شام کو پڑھے تو اس کی صبح تک فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔ (۴۶۸)

سورۂ حشر کی آخری تین آیات درج ذیل ہیں:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُo هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَo هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُo الحشر[59:22-24]

سورۂ طلاق آیت نمبر 3 کی فضیلت:۔ حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا مجھے قرآن کریم کی ایک آیت ایسی ملی ہے اگر کوئی اس پر عمل کرے تو اسے روزی کا خطرہ نہ ہو اور وہ سورۂ طلاق پارہ نمبر 28 آیت نمبر 3 ہے۔

...وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاo وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًاo طلاق[65:2-3]

جس روز چاند دیکھے، بعد نماز عشاء مندرجہ بالا آیت پڑھنا شروع کرے۔ (۴۶۹)

استغفار کی ضرورت وفضیلت:۔ کوئی شخص بھی توبہ اور استغفار کرنے سے مستغنی نہیں ہے۔

1۔ امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی 261ھ روایت کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل ہرگز نجات نہیں دے گا۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے البتہ تم ہمیشہ نیک کام کرتے رہو۔ (۴۷۰)

2۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر اللہ تمام آسمان والوں اور تمام زمین والوں کو عذاب دے تو وہ ان کو ضرور عذاب دے گا درآں حالیکہ وہ ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر وہ ان پر رحم فرمائے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر ہے۔ (۴۷۱)

3۔ سیدنا محمد ﷺ سے بڑھ کر کون اطاعت شعار اور عبادت گزار ہے اور آپ ﷺ دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرتے تھے، امام محمد بن اسماعیل بخاری روایت کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ (۴۷۲)

4۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ایک ہی مجلس میں اُٹھنے سے پہلے سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے جنھیں ہم شمار کرتے ہیں:

رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ

اے میرے رب! تو میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مغفرت کرنے والا ہے۔ (۴۷۳)

نبی ﷺ معصوم ہیں نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد کوئی صغیرہ، کبیرہ گناہ سہواً یا عمداً، صورۃً یا حقیقتاً آپ سے کبھی صادر نہیں ہوا، پھر

آپ کا استغفار کرنا اور توبہ کرنا اس لیے تھا کہ فی نفسہ توبہ اور استغفار عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝ النصر[110:3]

تو آپ (تشکراً) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح فرمائیں اور (تواضعاً) اس سے استغفار کریں، بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول فرمانے والا (اور مزید رحمت کے ساتھ) رجوع فرمانے والا ہے ۝

اور آپ کا توبہ اور استغفار کرنا اس لیے تھا کہ اللہ تعالیٰ توبہ اور استغفار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

...إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝ بقرہ[2:222]

بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

5۔ استغفار بلکہ ہر دعا کی قبولیت کے لیے یہ ضروری ہے کہ انسان حضورِ قلب اور خشوع اور خضوع سے دعا کرے یہ نہ ہو کہ دل اور دماغ کہیں اور ہوں اور اللہ سے دعا کر رہا ہو۔ امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی 279ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس حال میں دعا کرو کہ تم کو قبولیت کا یقین ہو اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ لہو میں مشغول اور غافل قلب کی دعا قبول نہیں کرتا۔ (۴۷۴)

6۔ یوں تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کے لیے قرآن اور حدیث میں بہت سی دعائیں ہیں لیکن جس دعا کو نبی ﷺ نے سید الاستغفار فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَأَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، میں تیرے وعدہ اور عہد پر (قائم) ہوں جتنا مجھ سے ہو سکا میں پناہ مانگتا ہوں، ان (تمام کاموں) کے شر سے جو میں نے کیے اور میرے اوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ پس تو میرے گناہوں کو بخش دے، اس لیے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح کے وقت یقین کے ساتھ یہ دعا کی اور اس دن شام سے پہلے وہ فوت ہو گیا تو وہ اہل جنت سے ہوگا اور جس نے رات کو یقین کے ساتھ یہ دعا کی اور وہ اسی رات کو صبح ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ اہل جنت سے ہوگا۔ (۴۷۵)

7۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے استغفار کو لازم کر لیا اللہ تعالیٰ اس کی ہر پریشانی کو حل کر دے گا، ہر تنگی میں اس کے لیے فراخی کر دے گا اور جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوگا اس کو وہاں سے رزق عطا فرمائے گا۔ (۴۷۶)

8۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ پڑھے گا تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ میدان جنگ سے ہی کیوں نہ بھاگا ہو۔ (۴۷۷)

9۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی بندہ سے گناہ ہو جائے پھر وہ اچھی طرح سے وضو کرے، اور دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ آپ نے اس کی دلیل میں قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی:

وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ قف وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ آل عمران[3:135]

اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے، اور پھر جو گناہ وہ کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ کر اصرار بھی نہیں کرتے ○ (۴۷۸)

10۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص بستر پر سوتے وقت تین مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات پڑھے گا تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا درختوں کے پتوں کے برابر ہوں یا صحراء کی ریت کے ذروں کے برابر ہوں، یا دنیا کے دن کے عدد کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ (۴۷۹)

(نوٹ:۔نورِعرفان (جلد۔2) کے باب ''فضائلِ اخلاق اور فضائلِ اعمال وصدقات'' (ص486 تا503) میں ''فضائلِ استغفار'' بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب آن لائن بھی موجود ہے۔فضائلِ استغفار سے آگاہی کے لیے متعلقہ صفحات کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔)

خصوصی اذکار وتسبیحات:۔

1۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں کہ زبان پر ہلکے ہیں، میزان میں بھاری ہیں اور رحمان کو محبوب ہیں۔اور وہ یہ کلمے ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ (۴۸۰)

2۔ جو دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' تو اس کی سب خطائیں معاف ہو جائیں گی، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (۴۸۱)

3۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح وشام سو، سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' تو قیامت کے دن افضل عمل کرنے والوں میں ہوگا، سوائے ان کے کہ جو اس کے مانند یا اس سے زائد ان کلمات کا ورد کرے۔ (۴۸۲)

4۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کلمات ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' ہیں۔ (۴۸۳)

5۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ'' پڑھا، اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔ (۴۸۴)

6۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں! اللہ تعالیٰ کو کون سا کلام سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا وہ کلام جس کو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے لیے پسند فرمالیا ہے! سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِهٖ۔ (۴۸۵)

7۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے وفات کے وقت اپنے بیٹے کو نصیحت کی: میں تم کو دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور دو چیزوں سے منع کرتا ہوں، میں تم کو شرف اور تکبر سے منع کرتا ہوں اور میں تم کو لا الہ الا اللہ پڑھنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اگر تمام آسمان اور زمین میزان کے ایک پلڑے میں رکھے جائیں اور لا الہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یہ پلڑا بھاری ہوگا اور اگر تمام آسمان اور زمین ایک ایک حلقہ میں رکھے جائیں اور اس حلقہ پر لا الہ الا اللہ کو رکھا جائے تو وہ اس کو توڑ دے گا، اور میں تم کو سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ وہ ہر چیز کی صلاۃ ہے اور اسی کی وجہ سے ہر چیز کو رزق دیا جاتا ہے۔ (۴۸۶)

8۔ امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو اس کی خبر نہ دوں کہ حضرت نوح علیہ

السلام نے اپنے بیٹے کو کس چیز کا حکم دیا تھا؟ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا' اے میرے بیٹے میں تم کو یہ حکم دیتا ہوں کہ تم "سبحان اللہ وبحمدہ" پڑھا کرو' کیونکہ یہ تمام مخلوق کی صلاۃ ہے اور تمام مخلوق کی تسبیح ہے' اسی کی وجہ سے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ہر چیز اللہ کی تسبیح کے ساتھ اس کی حمد کرتی ہے۔ (۴۸۷)

9۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا جب کوئی شخص لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے تو یہ وہ کلمۂ اخلاص ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ کوئی عمل قبول نہیں کرتا حتیٰ کہ اس کلمے کو پڑھے اور جب وہ کہتا ہے الحمد للہ تو یہ کلمہ شکر ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ کسی بندے کا شکر قبول نہیں فرماتا حتیٰ کہ وہ یہ کلمہ پڑھے' اور جب وہ کہتا ہے اللہ اکبر تو یہ آسمان اور زمین کی چیزوں کو بھر لیتا ہے اور یہ تمام مخلوق کی صلاۃ ہے' اللہ کی مخلوق میں سے جو بھی دعا کرتا ہے اللہ اس کو صلاۃ اور تسبیح کے ساتھ منور کر دیتا ہے اور جب وہ یہ کہتا ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے اطاعت کی۔ (۴۸۸)

10۔ ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ صبح کی نماز کے وقت یا نماز کے بعد میرے پاس تشریف لائے اور میں اپنے مصلے پر بیٹھی ہوئی تسبیح میں مشغول تھی، حضور نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز کے بعد دوبارہ تشریف لائے تو میں اسی حال میں بیٹھی ہوئی تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا تم اسی حال پر ہو جس پر میں نے چھوڑا تھا۔ عرض کیا: جی ہاں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہاں سے جانے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ پڑھے اگر ان کو اس سب کے مقابلہ میں تولا جائے تو جو تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے تو وہ غالب آجائیں گے۔ اور وہ چار کلمات یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَ رِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں بقدر اس کی مخلوقات کے عدد کے اور بقدر اس کی مرضی اور خوشنودی کے اور بقدر وزن اس کے عرش کے اور اس کے کلمات کی مقدار کے۔ (۴۸۹)

11۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک صحابیہ عورت کے پاس تشریف لے گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا تو اس عورت کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں، جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جو اس سے زیادہ آسان ہو، یا یہ فرمایا کہ اس سے افضل ہو۔ اس نے عرض کیا جی: تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات پڑھو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَالِكَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ

اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں بقدر اس مخلوق کے جو اس نے آسمان میں پیدا کی۔ اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں بقدر اس مخلوق کے جو اس نے زمین میں پیدا کی۔ اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں بقدر اس مخلوق کے جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں بقدر اس کے جس کو وہ پیدا کرنے والا ہے۔

''وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلُ ذٰلِكَ''، ''وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ''، ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلُ ذٰلِكَ''، ''وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ'' (۴۹۰)

اور ایسے ہی "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" اور ایسے ہی ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' اور اسی کے مانند ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' اور اسی کے مثل "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"۔

12۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں پڑی تھیں، جن پر میں تسبیح پڑھا کرتی تھی۔ آپ نے فرمایا: تم نے چار ہزار تسبیح پڑھ لی۔ کیا میں تمھیں جو تم نے پڑھا ہے اس مقدار سے زیادہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور۔ آپ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ (۴۹۱)

13۔ حضرت ابوامام باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے ہونٹ حرکت کررہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ابوامامہ کیا پڑھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ کا ذکر کررہا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں تمام رات اور دن ذکر کرنے سے زیادہ اور افضل ذکر نہ بتاؤں؟ عرض کیا، ضرور۔فرمایا: یہ پڑھا کرو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں مخلوق کی مقدار کے بقدر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں مخلوق کے بھر دینے کے بقدر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَافِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو کچھ زمین وآسمان میں ہے اس کے بقدر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو زمین وآسمان میں اس کے بھر دینے کے بعد۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی کتاب کے شمار کے بقدر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں ہر چیز کی مقدار کے بقدر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں ہر چیز کے بھر دینے کے بقدر۔

اور اسی کی مانند (سبحان اللہ کے بجائے ہر جگہ)

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے۔(۴۹۲)

14۔ حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوت ﷺ میں عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! شریعت کے احکام تو بہت سے ہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے جس پر میں عمل کروں اور مشغلہ بنالوں! حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو ہر وقت زبان سے اللہ کا ذکر کرتا رہ۔(۴۹۳)

15۔ حضرت مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نماز مغرب کی فراغت کے بعد بات کرنے سے پہلے "اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ" سات مرتبہ پڑھ لیا کرو، اگر اس کے بعد اسی رات تمھاری موت واقع ہوجائے تو تم ان کلمات کی وجہ سے جہنم سے بچ جاؤ گے اور صبح کی نماز سے فارغ ہوکر یہی کلمات پڑھ لیے اور اسی دن تمھاری وفات ہوجائے تو تم ان کلمات کی وجہ سے جہنم سے محفوظ ہوجاؤ گے۔(۴۹۴)

16۔ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح شام مندرجہ ذیل کلمات پڑھے اور اسی رات یا دن میں اس کی وفات ہوگئی تو وہ جنت میں داخل ہوگا:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں مجھ کو تو نے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک مجھ سے بن پڑتا ہے

تیرے ساتھ عہد (یوم میثاق والے) اور اپنے وعدے پر قائم ہوں جو برائیاں میں نے کیں ان کے برے نتائج سے تیری پناہ کا طالب ہوں اور جو جو نعمتیں تو نے مجھ پر فرمائیں ان سب کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے سب گناہوں کو بھی تسلیم کرتا ہوں پس اب تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔ (۴۹۵)

17۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ،وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَ اِنِّیْ اِنْ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ عَھْدًا تُوَفِّیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پروردگار، پوشیدہ اور علانیہ کے جاننے والے بے شک میں تجھ سے اس دنیا کی زندگی میں عہد کرتا ہوں کہ میں (صدق دل سے) اس پر گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اپنی ذات وصفات میں اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور یہ کہ محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ (یہ عہد) اس لیے (کرتا ہوں) کہ بے شک تو نے اگر مجھ کو میرے نفس (امارہ) کے حوالہ کر دیا تو (گویا) تو نے مجھے شر سے قریب کر دیا اور خیر سے دور کر دیا (لہٰذا تو ایسا نہ کرنا) اس لیے کہ میں تو تیری رحمت کے سوا اور کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا اس لیے تو مجھ سے ایسا عہد کر لے جسے تو قیامت کے دن پورا کرے (کہ تو مجھے جنت میں داخل کر دینا) بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف کبھی نہیں کرتا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اللہ سے مذکورہ بالا عہد و معاہدہ کر لے گا (اور پھر اس پر قائم رہے گا) تو اللہ پاک قیامت کے دن اپنے (مقرب) فرشتوں سے فرمائیں گے کہ ''میرے اس بندے نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے تم اس کو پورا کرو۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو (محض اپنے فضل و کرم سے) جنت میں داخل فرما دیں گے (راوی حدیث) حضرت سہیل رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن عبدالرحمٰن کو بتلایا کہ عوف نے مجھے ایسی ایسی (یعنی مذکورہ بالا) حدیث سنائی ہے تو اس پر حضرت قاسم نے فرمایا: (اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟) ہمارے گھر کی تو ہر پردہ نشین (یعنی ہر بالغ) لڑکی اپنے پردے (گھر) میں اس دعا کو پڑھا کرتی ہے۔ (۴۹۶)

18۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک بندۂ خدا نے مندرجہ ذیل کلمات پڑھے: یَارَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْھِکَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ

تو دو فرشتوں کو ان کا اجر لکھنا مشکل ہو گیا کہ کتنا اجر لکھیں۔ یہ دونوں فرشتے آسمان پر چڑھے اور بارگاہ خداوندی میں عرض کی: ''اے ہمارے رب! تیرے بندے نے ایسے کلمات کہے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں آتا کہ ان کو کیسے لکھیں۔'' اللہ تعالیٰ بندے کے کہے ہوئے کلمات جاننے کے باوجود پوچھتا ہے کہ میرے بندے نے کیا کلمات کہے ہیں؟ فرشتے کلمات دہراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کلمات کو میرے بندے نے جیسے کہے ہیں یہ ویسے ہی لکھ دو، میری ملاقات پر میں ہی اس کو ان کلمات کا بدلہ عطا کروں گا۔ (۴۹۷)

19۔ اس طرح اللہ کی حمد و ثنا کیا کرے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے جیسی ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوا تو جب وہ آدمی بیٹھ گیا اور اس نے مذکورہ بالا کلمات کہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جونہی اس شخص نے یہ کلمات کہے، دس فرشتے ان کی طرف لپکے، ہر ایک حریص تھا کہ میں ان کو لکھ لوں لیکن ان کی یہ سمجھ میں نہ آیا کہ ان کو کس طرح لکھیں (یعنی ان کا ثواب کتنا لکھیں) چنانچہ رب العزت کے سامنے ان کو پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو ایسے ہی لکھ لو جیسے میرے بندے نے کہا ہے۔ (میں

خودان کا ثواب دوں گا۔) (۴۹۸)

20۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین دعا جسے مومن بندہ اللہ رب العزت سے مانگے یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔
اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگتا ہوں۔ (۴۹۹)

21۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب عافیت کی دعا ہے۔ (۵۰۰)

22۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے رب سے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کر، پھر وہی شخص دوسرے دن آیا اور یہی سوال کیا۔ آپ ﷺ نے وہی جواب دیا پھر تیسرے دن بھی اس شخص نے یہی سوال کیا اور آپ ﷺ نے وہی جواب دیا اور پھر فرمایا: جب تجھے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت مل گئی تو تُو کامیاب ہوگیا۔ (۵۰۱)

23۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوت ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا سکھایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چند دنوں کے بعد میں نے پھر یہی سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اللہ کے رسول ﷺ کے چچا، دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو۔ (۵۰۲)

24۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے کہ اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے اے اللہ! اس کو جہنم سے محفوظ رکھ۔ (۵۰۳)

25۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص نے یہ کلمات (رَضِیْتُ بِا للّٰہِ) کہہ لیے اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔
رَضِیْتُ بِا للّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا یا نَبِیًّا
میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول یا نبی ہونے پر دل سے راضی ہو چکا ہوں۔ (۵۰۴)

آیاتِ شفا

.....وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ o التوبہ[9:14]
اور مسلمانوں کے دل کو ٹھنڈا کرے۔

.....وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ..... o یونس[10:57]
اور تمھارے دلوں کے روگ کی شفا (تمھارے پاس آئی)۔

.....یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ..... o النحل[16:69]
ان کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ..... o الاسراء[17:82]
اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہیں۔

وَ اِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ o الشعراء[26:80]
اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

.....قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَآءٌ ..... حٰمٓ السجدہ[41:44]

کہہ دو یہ ایمان داروں کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔ (3بار، 7بار، 11بار، 40بار)

امام طریقت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے: وہ فرماتے ہیں کہ ان کا ایک بچہ بیمار ہوگیا۔ اس کی بیماری اتنی سخت ہوگئی کہ وہ قریب المرگ ہوگیا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور حضور ﷺ کی خدمت میں بچہ کا حال عرض کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم آیاتِ شفاء سے کیوں دور رہتے ہو؟ کیوں ان سے تمسک نہیں کرتے اور شفا نہیں مانگتے؟ میں بیدار ہوگیا اور اس پر غور کرنے لگا، تو میں نے ان آیات شفا کو کتاب الٰہی میں چھ جگہ پایا۔ میں نے ان آیات کو لکھا اور پانی میں گھول کر بچے کو پلا دیا اور وہ بچہ اسی وقت شفا پا گیا گویا کہ اس کے پاؤں سے گرہ کھول دی گئی ہو۔ (۵۰۵)

مقبول دعائیں

1۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَائُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَ نُوْرَ صَدْرِیْ وَ جَلَآءَ حُزْنِیْ وَ ذَهَابَ هَمِّیْ وَ غَمِّیْ ○

2۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○ (عن حضرت ابوھریرہؓ)

3۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط يُحْیِیْ وَيُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○ (مواہب، عوارف، تفسیر قادری، خزائن العرفان) (صبح وشام دس، دس بار)

4۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ط اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ط اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (حضرت ابوالدرداءؓ)

5۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ○ وَاَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِيْظٌ ○ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

مذکورہ بالا دعاؤں (نمبر 1 تا 5) کی بلحاظ ترتیب فضیلت درج ذیل ہے:

1۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، جس کسی کو کوئی غم پیش آئے، یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تردد کو رفع کرتا ہے اور اس کے غم کو خوشی میں بدل دیتا ہے۔ پھر کسی صحابیؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! اِس دعا کو سیکھ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، بے شک جو کوئی سنے اس کو

یاد کرلے۔(۵۰۶)

امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص ایسا نہیں کہ جسے کوئی غم واندوہ پہنچا اور یہ دعا مانگی، اور یہ کلمات کوئی بندہ نہیں کہتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا غم دور فرما دیتا ہے اور اس کی جگہ راحت اور سرور دیتا ہے۔(۵۰۷)

2۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ نکلا۔ میرا ہاتھ آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھا اور آپ ﷺ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا۔ راہ چلتے آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا۔ نہایت ردی حالت میں ہے۔ اس سے پوچھا' بات کیا ہے؟ اس نے عرض کیا، حضور ﷺ بیماریوں اور نقصانات نے میری یہ درگت بنا رکھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، کہ میں تجھے کچھ وظیفہ بتا دوں، کہ یہ دکھ بیماری سب جاتی رہے؟ اس نے کہا ہاں یارسول اللہ ﷺ؛ ضرور بتلائیے۔ اُحد اور بدر میں آپ ﷺ کے ساتھ نہ ہونے کا افسوس جاتا رہا۔ اس پر آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا' تو بدری اور احدی صحابہؓ کے مرتبے کو کہاں پا سکتا ہے؟ تو ان کے مقابلے میں محض خالی ہاتھ اور بے سرمایہ ہے! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! انہیں جانے دیجیے، آپ ﷺ مجھے بتلا دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا، اے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) یوں کہو:

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا○ (صبح وشام پانچ، پانچ بار پڑھیں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا۔ چند دن گزرے تھے کہ میری حالت سنور گئی۔ حضور ﷺ نے مجھے دیکھا اور پوچھا، ابو ہریرہ! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا' ان کلمات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ہے، جو آپ ﷺ نے مجھے تعلیم فرمائے تھے!(۵۰۸)

3۔ شیخ ابن کثیر نے نقل کیا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ کی تفسیر پوچھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے مجھ سے ایک بڑی بات دریافت کی، جو تمھارے علاوہ اور کسی نے نہیں پوچھی۔ پھر فرمایا، اس کی تفسیر یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○

آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی ان کلمات کو دس بار پڑھے صبح کو (مواہب) یا صبح وشام (عوارف) اس کو چھ خصلتیں (فضائل) عطا ہوں گی:

۱:۔ ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

۲:۔ اس کو بمقدار کثرت قطار (بارش کے قطروں کے) ثواب ملتا ہے۔

۳:۔ جنت میں اس کا درجہ بلند ہوتا ہے۔

۴:۔ حورالعین (سیاہ آنکھوں والی) سے جوڑ ہو جاتا ہے، یعنی شادی کرا دیتا ہے۔

۵:۔ بارہ ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں جو اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

۶:۔ اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے قرآن مجید اور دیگر کتبِ الٰہیہ پڑھیں اور اس کو حج مقبول کا اور عمرہ مقبول کا ثواب ملتا ہے اور اگر اس روز مر گیا تو شہیدوں میں اس کا خاتمہ ہوگا۔

تفسیر قادری اور خزائن العرفان میں لکھا ہے کہ یہ کلمات آسمانوں اور زمین کی بھلائیوں کی کنجیاں ہیں۔ جس مومن نے یہ کلمات پڑھے، دارین کی بہتری پائے گا۔(۵۰۹)

4۔ حضرت طلقؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا، فرمایا نہیں جلا۔ پھر دُوسرے شخص نے آ کر یہی اطلاع دی تو فرمایا۔ نہیں جلا۔ پھر تیسرے شخص نے آ کر یہی خبر دی، آپ نے فرمایا، نہیں جلا۔ پھر ایک اور شخص نے آ کر کہا کہ اے ابوالدرداء آگ کے شرارے بہت بلند ہوئے مگر جب آپ کے مکان تک آگ پہنچی تو بجھ گئی۔ فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا (کہ میرا مکان جل جائے) کیونکہ میں نے رسُول اللہ ﷺ سے سُنا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے، شام تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی (میں نے صبح یہ کلمات پڑھے تھے اس لیے مجھے یہ یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا۔)

5۔ جو شخص روزانہ صبح وشام اس دعا کو پڑھے گا وہ ہر آفت وبلا سے محفوظ رہے گا۔ اس دعا کا بڑا حصہ شرح سفر السعادۃ صفحہ 478 میں مذکور ہے اور پوری دعا متعدد بزرگوں نے لکھی ہے۔ القول الجمیل ص 77 میں لکھا ہے کہ میں نے اس دُعا کو نہایت مفید پایا ہے۔

وظیفہ

الحزب الاعظم

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرٰتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَیَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ وَیَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَیا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَآ اِلٰھِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ط (درود ابراہیمی، درود تنجینا، درود ہزارہ، درود خضری)

آیاتِ استعاذہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ ...قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ ○ البقرہ[2:67]

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ ...وَاِنِّیْ اُعِیْذُھَابِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ اٰل عمران[3:36]

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ ط اِنَّہٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○

الاعراف[7:200] فصلت[41:36]

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ ط وَاِلَّا تَغْفِرْلِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ○ ھود[11:47]

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ اِنْ کُنْتَ تَقِیًّا ○ مریم[19:18]

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ○ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ○ المؤمنون[98-23:97]

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ وَقَالَ مُوْسٰی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّایُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ○ غافر[40:27]

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ وَ اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ○ الدخان[44:20]

ایمانِ مجمل وایمانِ مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْكَامِہٖ ط اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ط اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِكَتِہٖ وَ كُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط (مجموعہ وظائف فخری، ص480)

شش کلمات

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط (دس بار)

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَداً اَبَداً ط ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط (دس بار)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط (مجموعہ وظائف فخری، ص481)

وظیفہ بسم اللہ شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ (تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَ دِيْنِيْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰٓى اَهْلِيْ وَ مَالِيْ وَ وَلَدِيْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَآ اَعْطَانِيْ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَعَزُّ وَ اَجَلُّ وَ اَعْظَمُ مِمَّآ اَخَافُ وَ اَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَ جَلَّ ثَنَآءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اِنَّ وَلِيِّ ے اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَ هُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۞ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○ (دُعائے حضرت انسؓ) (تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط ○ بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط ○ بِسْمِ اللّٰهِ الْخَلَّاقِ الْعَلِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ط ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط ○ بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ الْعَلِيْمُ الْبَصِيْرُ ط ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط ○ بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ الْغَنِيُّ الْقَدِيْرُ ط ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط ○ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط ○ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ الْحَكِيْمُ ط ○ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا ط وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ط ○ (شش قل)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○ اُسْكُنْ اَيَّتُهَا الْوَجْعُ سَكِّنْتُكَ بِالَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ج اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○ اُسْكُنْ اَيَّتُهَا الْوَجْعُ سَكِّنْتُكَ بِالَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ○ ج وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ط اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَلَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ط لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط اَلَّذِيْ مَلَئَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ط وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَلَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط وَعَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَ وَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهٖ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنْ تُعْطِيَنِيْ مَسْئَلَتِيْ وَ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○ (فیوض قرآنی بحوالہ الترغیب والترھیب ومفتاح الحصن وغیرہ)

آیاتِ شفا

.....وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ التوبہ[9:14]

.....وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ..... یونس[10:57]

.....يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ..... النحل[16:69]

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ..... الاسراء[17:82]

وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ الشعراء[26:80]

.....قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ..... حٰمٓ السجدہ[41:44] (3بار،7بار،11بار،40بار)

منزلِ قرآنی (منتخبہ سورۂ مقدسہ)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ الفاتحہ[1:1-7]

(تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَالضُّحٰى ○ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ○ مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ○ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ○ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ○ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ○ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ○ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ○ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ○ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○

الضحیٰ[93:1-11] (گیارہ بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ○ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ○ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ط ○ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ○ الانشراح[94:1-8] (تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ○ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ○ سَلٰمٌ ۛ قف هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○

القدر[97:1-5] (تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ○ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ○ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ○ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ○ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ○ فَمَنْ يَّعْمَلْ

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○ زلزال[8-99:1](تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ○ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ○ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ○ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ○ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ○ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ○ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ○ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ○ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ○ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ○ العٰدِيٰت[11-100:1](تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ○ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ○ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ○ التکاثر[8-102:1](تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ○ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِىْ تَضْلِيْلٍ ○ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ○ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ○ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ○

الفیل[5-105:1](تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ○ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ○ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ○ الَّذِىْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ○ قریش[4-106:1](تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ○ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ○ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ○ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ○ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ○ ماعون[7-107:1](تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○

کوثر[3-108:1](تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ○ الکافرون[5-109:1](تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ○ النصر[3-110:1](تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ○ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ○ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ○ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ○ فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ○ اللھب[5-111:1](تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○ الاخلاص[112:1-4](تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ○ وَ مِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○ الفلق[113:1-5](تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ○ الناس[114:1-6](تین بار)

منزل قرآنی (منتخبہ آیاتِ مقدسہ)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o الٓمّٓ o ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ o الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ o وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ o اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o البقرہ[2:1-5]

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۭ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ o البقرہ[2:102]

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاۗءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ o البقرہ[2:144]

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ o اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ مَّاۗءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۠ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ o البقرہ [2:163-164]

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ

عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَؤُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ o لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ
فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ م بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ o اَللّٰهُ
وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ
اِلَى الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ o البقرہ[2:255-257] (تین بار)

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ o لَا
يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ط رَبَّنَا وَلَا
تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وقفہ
وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وقفہ وَارْحَمْنَا ۗ وقفہ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ o البقرہ[2:284-286] (سات بار)

الٓمّٓ o اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ o ال عمران[3:1-2]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا م بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ م بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ
بَغْيًا م بَيْنَهُمْ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ o ال عمران[3:18-19]

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ
الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ o ال عمران[3:26-27]

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ط كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا
رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ط قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ o ال عمران[3:37]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ط وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ
اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ط قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ o ال عمران[3:118]

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ م بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ لا وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ط يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ط قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا

يُبْدُوْنَ لَكَ ط يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ج وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ م بِذَاتِ الصُّدُوْرِo ال عمران[3:154] (آیتِ قطب)

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِo الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِo رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍo رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ق صلے رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِo رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَo فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ج بَعْضُكُمْ مِّنْ م بَعْضٍ ج فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِo لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِo مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ق ثُمَّ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمِهَادُo لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِo وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لا لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِo يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ق وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَo آل عمران[3:190-200]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًاo النساء4:1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ط ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ط وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ② وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ فِي الْاَرْضِ ط يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ③ الانعام[6:1-3] (تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ق يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ م بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَo اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَo وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَo الاعراف[7:54-56]

قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّآ اَنْ نَّکُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِیْنَo قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْیُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍo وَ اَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَo فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَo فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَo وَ اُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَo قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَo رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَo قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَo لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَo قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ oالاعراف[7:115-125]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌo فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ o التوبہ [9:128-129](سات بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَo یونس[10:58]

قَالَ مُوْسٰٓی اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَo قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِیَآءُ فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِیْنَo وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍo فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓی اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَo فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَo وَ یُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَo یونس[10:77-82]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ oالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُo

الرعد[13:28]

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ؕ اَفَلَمْ یَایْئَسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَی النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِیْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰی یَاْتِیَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَo الرعد[13:31]

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o اِنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَo النحل[16:98-99]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًاoوَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًاo بنی اسرائیل/الاسریٰ[17:81-82]

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ

بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًاo وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًاo بنی اسرائیل/الاسریٰ[17:110-111]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًاo

کہف[18:99]

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًاo الکہف[18:110]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ oوَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْo طٰهٰ[20:29]

اَنِ اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ بِالسَّاحِلِ یَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْo طٰهٰ[20:39]

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤی اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰیo قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِیُّهُمْ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰیo فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰیo قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰیo وَاَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰیo فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰیo قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰیo قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰی مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَاo اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَمَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰیo اِنَّهٗ مَنْ یَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰیo وَمَنْ یَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰی ۚ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰیo وَلَقَدْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰیo فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِیَهُمْ مِّنَ الْیَمِّ مَا غَشِیَهُمْo وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰیo طٰهٰ[20:65-79]

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًاo طٰهٰ[20:111]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ oاَوَلَمْ یَرَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَo الانبیاء[21:30]

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَo قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَo الانبیاء[21:68-69]

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَo فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَo وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَo فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَo وَالَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo الانبیاء[21:87-91]

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَo الَّذِيْنَ هُمْ فِىْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَo اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَo فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَo اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَo المومنون [23:1-10]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَo فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ o وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَo وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَo المومنون [23:115-118](تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ oاِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ oاَلَّا تَعْلُوْا عَلَىَّ وَاْتُوْنِىْ مُسْلِمِيْنَo النمل[27:30-31]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ○ يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ وَيُحْىِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○ الروم[30:17-19](تین بار)

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًاo فاطر [35:41]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِo لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَo سُبْحٰنَ الَّذِىْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَo یٰسین[36:34-36]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّاo فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًاo فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًاo اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌo رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِo اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِo وَ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ

شَيْطٰنٍ مَّارِدٍo لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍo دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌo اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌo فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍo الصافات[37:1-11]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o فصلت[41:36]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَo قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ o يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ o وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍo احقاف[46:29-32]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًاo لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًاo وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًاo هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًاo لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًاo فتح[48:1-5]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍo فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِo يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِo فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِo فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِo فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِo فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّo فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِo الرحمٰن[55:33-40]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ o الحدید[57:3]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَo هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُo هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَo هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ

الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o الحشر[59:21-24] (تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ج وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ o اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ o فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ط وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o تغابن [64:14-16]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o ...وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا o وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا o طلاق[65:2-3]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا o يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ط وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا o وَ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا o وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا o وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا o وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا o وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا o وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا o وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ط فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا o الجن[72:1-9]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا o وَّاَكِيْدُ كَيْدًا o فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا o طارق [86:15-17]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا o وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا o الفجر[89:19-20]

<u>خصوصی اذکار و تسبیحات</u>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ (دس بار)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ

وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ○

وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا○

یَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِكَ○

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَ دَخَلْقِهٖ وَ رِضٰی نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ○

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذَالِكَ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ○

اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذَالِكَ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذَالِكَ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ○

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذَالِكَ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ○

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ ○ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ ○ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذَالِكَ ○ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ○

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَافِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا احْصٰی كِتَابُهٗ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَیْءٍ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَیْءٍ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَافِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا احْصٰی كِتَابُهٗ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَیْءٍ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَیْءٍ ○

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا خَلَقَ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِلْءَ مَا خَلَقَ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَافِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِلْءَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا احْصٰی كِتَابُهٗ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ كُلِّ شَیْءٍ ○ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰہُ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ ○

اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ مَا خَلَقَ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِلْءَ مَا خَلَقَ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِلْءَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ مَا احْصٰی کِتَابُہٗ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ○

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ○

دعائے استعاذہ:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّفِتْنَۃِ الْغِنٰی وَشَرِّفِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنَ الْقَسْوَۃِ وَالْغَفْلَۃِ وَالْعَیْلَۃِ وَالذِّلَّۃِ وَالْمَسْکَنَۃِ وَالْکُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَۃِ وَالرِّیَآءِ وَمِنَ الصَّمَمِ وَالْبَکَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّءِ الْاِسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَمِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْبُخْلِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَفِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَمِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَۃِ الصَّدْرِ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ وَمِنْ جُھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ وَمِنْ شَرِّمَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ وَمِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَمِنْ زَوَالِ نِقْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِعْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ وَمِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ وَمِنَ الْفَاقَۃِ وَمِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ وَمِنَ الْھَدْمِ وَمِنَ التَّرَدِّیْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَاَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَمِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَّ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا وَّمِنْ مُّنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَآءِ وَالْاَدْوَآءِ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَۃِ یَتَحَوَّلُ وَغَلَبَۃِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَآءِ وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَمِنَ الْخِیَانَۃِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ وَاَنْ نَرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِیْنِنَا وَمِنَ الْفِتَنِ مَاظَھَرَمِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَمِنْ یَّوْمِ السُّوْءِ وَمِنَ لَّیْلَۃِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَۃِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنَ الْبَرَصِ وَمِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَمِنْ شَرِّمَا تَعْلَمُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ وَمِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّمِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَمِنْ شَرِّمَا بَعْدَہٗ وَمِنْ شَرِّمَا فِیْ نَفْسِیْ وَشَرِّالشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ وَاَنْ نَقْتَرِفَ عَلٰی اَنْفُسِنَا سُوْءً اَوْ نَجُرَّہٗ اِلٰی مُسْلِمٍ اَوْ اَکْتَسِبَ خَطِیْئَۃً اَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُہٗ وَمِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْنَظْلِمَ اَوْيُظْلَمَ عَلَيْنَااَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا اَوْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَعُوْذُبِنُوْرِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِیْ اَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْ تُحِلَّ عَلَیَّ غَضَبَكَ وَتُنْزِلَ عَلَیَّ سَخَطَكَ وَلَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ وَاقِيَةٌ كَوَاقِيَةِ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْاَعْمَيَيْنِ السَّيْلِ وَالْبَعِيْرِ وَالْمَصُوْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ خَلِيْلٍ مَاكِرٍعَيْنَاهُ تَرَانِیْ وَقَلْبُهٗ تَرْعَانِیْ اِنْ رَاٰ ی حَسَنَةً دَفَنَهَا وَ اِذَا رَاٰی سَيِّئَةً اَذَاعَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُؤْسِ وَالتَّبَاْوُسِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ تَصُدَّعَنِّیْ وَجْهَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ يُّخْزِيْنِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِن كُلِّ صَاحِبٍ يُّؤْذِيْنِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ اَمَلٍ يُّلْهِيْنِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ فَقْرٍ يُّنْسِيْنِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ غِنًى يُّطْغِيْنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْهَمِّ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْغَمِّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ يَّدْعُوَ عَلَیَّ رَحِمٌ قَطَعْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَنْ يَّمْشِیْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْ شَرِّمَنْ يَّمْشِیْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْ شَرِّمَنْ يَّمْشِیْ عَلٰى اَرْبَعٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنِ امْرَاَةٍ تُشَيِّبُنِیْ قَبْلَ الْمَشِيْبِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّلَدٍ يَّكُوْنُ عَلَیَّ وَبَالًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّالٍ يَّكُوْنُ عَلَیَّ عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ فِیْ الْحَقِّ بَعْدَ الْيَقِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ يَوْمِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْفُجَاْءَةِ وَمِنَ لَّدْغِ الْحَيَّةِ وَمِنَ السَّبُعِ وَمِنَ الْغَرَقِ وَمِنَ الْحَرَقِ وَمِنْ اَنْ اَخِرَّ عَلٰى شَیْءٍ وَّمِنَ الْقَتْلِ عِنْدَ فِرَارِ الزَّحْفِ۔

دعائے اسمِ اعظم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَامَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا خَيْرَ الْوَارِثِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا سَمِيْعَ الدُّعَآءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا عَالِمُ يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا مَلِكُ يَا سَلَامُ يَا حَقُّ يَا قَدِيْمُ يَا قَآئِمُ يَا غَنِیُّ يَا مُحِيْطُ يَا حَكِيْمُ يَا عَلِیُّ يَا قَاهِرُ يَا رَحْمٰنُ يَارَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا مَخْفِیُ يَا مُعْطِیْ يَامَانِعُ يَا مُحْیِ يَا مُقْسِطُ يَاحَیُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا رَبُّ يَارَبُّ يَا رَبُّ يَا وَهَّابُ يَا غَفَّارُ يَا قَرِيْبُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَاِسْمُ اللّٰهِ تَعَالَى الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا

اَحَدٌ۔(حصن حصین)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۚ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُلَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۚ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ يَآ اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنِّىْٓ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَيَا كَاشِفَ السُّوْءِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ يَآ اِلٰهَ الْعٰلَمِيْنَ اَنْزِلْ بِكَ حَاجَتِىْ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ o

<u>دعائے استغفار وتوبہ وطلبِ عافیت</u>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْلِىْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ○ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّىْ اَعْهَدُاِلَيْكَ فِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اَنِّىْٓ اَشْهَدُاَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِىْ اِلٰى نَفْسِىْ تُقَرِّبْنِىْ مِنَ الشَّرِّوَتُبَاعِدْنِىْ مِنَ الْخَيْرِوَاِنِّىْ اِنْ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّىْ عِنْدَكَ عَهْدًاتُوَفِّيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ○ ربِّ اغْفِرْلِىْ وَتُبْ عَلَىَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ○ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ مِنَ النَّارِ○ (سید الاستغفار، عہد نامہ ودیگر مسنون دعائیں)

<u>مقبول دعائیں</u>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۚ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِىْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِىَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِىَّ قَضَائُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِىْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِىْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِىْ وَنُوْرَ صَدْرِىْ وَجَلَآءَ حُزْنِىْ وَذَهَابَ هَمِّىْ وَغَمِّىْ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط تَوَكَّلتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ○ (عن حضرت ابوھریرہؓ)(پانچ بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

(مواہب،عوارف،تفسیر قادری،خزائن العرفان)(دس بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ یَشَاْ لَمْ یَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِیَتِهَا ط اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ (حضرت ابوالدرداءؓ)

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط ○ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ○ وَاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ○ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ رَضِیْتُ بِا للّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا وَّ نَبِیًّا ○

<u>قرآنی دعائیں</u>

...رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ بقرہ[2:127]

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○ بقرہ[2:128]

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ بقرہ[2:201]

...رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ○ بقرہ[2:250]

...رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ط رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقف وَاغْفِرْلَنَا وقف وَارْحَمْنَا وقف اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ○ بقرہ[2:286]

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ آل عمران[3:8]

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ آل عمران[3:9]

...رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ آل عمران[3:16]

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ آل عمران[3:53]

...رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ آل عمران[3:147]

...رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ آل عمران[3:191]

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ آل عمران[3:192]

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ آل عمران[3:193]

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ آل عمران[3:194]

...رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ المائدہ[5:83]

...رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ المائدہ[5:114]

... رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ الاعراف[7:23]

... رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ الاعراف[7:47]

...رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ○ الاعراف[7:89]

...رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○ الاعراف[7:126]

...رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ یونس[10:85-86]

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ○ ابراھیم[14:38]

... رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ ابراہیم[14:40]

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ ابراہیم[14:41]

...رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ○ الکہف[18:10]

...رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ○ طٰہٰ[20:45]

...رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ○ طٰہٰ[20:50]

...رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ المومنون[23:109]

...رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًاo اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا○ الفرقان[25:65-66]

...رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا○ الفرقان[25:74]

...رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ○ فاطر[35:34]

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○غافر[40:7]

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُo وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ط وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ط وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ غافر[40:8-9]

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○ الحشر[59:10]

...رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ○ الممتحنہ[60:4]

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ الممتحنہ[60:5]

...رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا ج اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○ التحریم[66:8]

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَo وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○

الصافات[37:180-182]

<u>درود شریف</u>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌمَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَآ اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرٰتِ فِى الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَيَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ وَيَادَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ يَآ اِلٰهِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ط (درود ابراہیمی، درود تنجینا، درود ہزارہ، درود خضری)

الحزب الحب والتسخیر

(برائے حب خلائق، برائے تسخیرِ عوام، تسخیرِ امراء وحکام، فتوحاتِ غیبی، وسعتِ رزق وحفاظت ازشرِ دشمنان)

'الحزب الحب والتسخیر' میں درج ذیل اکیاون (51) آیات شامل ہیں:

سورۂ بقرہ[2:105]، بقرہ[2:137]، سورۂ بقرہ[2:165]، سورۂ آلِ عمران[3:9] آل عمران[3:13]، آل عمران[3:26-27]، سورۂ آل عمران[3:73]، آل عمران[3:154]، ال عمران[3:173]، آل عمران[3:190-200]، الانعام[6:103]، الانعام[6:115] لانعام[6:122]، سورۂ انفال[8:63]، التوبہ[9:128-129]، ہود[11:6]، ہود[11:56]، یوسف[12:31]، یوسف[12:68]، سورۂ یوسف[12:86]، سورۂ الرعد[13:3]، الاسریٰ[17:43]، الاسریٰ[17:105]، مریم[19:96]، طٰہٰ [20:39]، الانبیا[21:107]، القصص[28:85]، سورۂ لقمان[31:16]، الاحزاب[33:69]، سورۂ یٰسین[36:65]، ص[38:34]، الشوریٰ[42:19]، الفتح[48:29]، سورۂ الممتحنہ[60:7]، سورۂ طلاق[65:2-3]، البروج[85:20]، الفجر [89:19-20]

مذکورہ بالا آیات میں سے درج ذیل بارہ (12) آیات برائے حب خلائق، برائے تسخیرِ عوام اور برائے تسخیرِ امراء وحکام استعمال ہوتی ہیں۔ جبکہ دیگر انتالیس (39) آیات فتوحاتِ غیبی، وسعتِ رزق اور حفاظت ازشرِ دشمنان کے لیے پڑھی جاتی ہیں۔

سورۂ بقرہ[2:105]، سورۂ آلِ عمران[3:9]، سورۂ آل عمران[3:73]، سورۂ انفال[8:63]، مریم[19:96]، طٰہٰ [20:39]، القصص[28:85]، سورۂ لقمان[31:16]، سورۂ یٰسین[36:65]، سورۂ الممتحنہ[60:7]، الفجر[89:19-20]

'الحزب الحب والتسخیر' میں شامل اکیاون (51) آیات میں سے درج ذیل بائیس (22) آیات 'الحزب الحب والتسخیر' اور 'الحزب الاعظم' میں مشترک ہیں:

آل عمران[3:26-27]، آل عمران[3:154]، آل عمران[3:190-200]، التوبہ[9:128-129]، یوسف[12:68]، طٰہٰ [20:39]، سورۂ طلاق[65:2-3]، الفجر[89:19-20]

وظیفہ

الحزب الحب والتسخیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌمَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ الفاتحہ[1:1-7]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ...وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط ○ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ سورۂ بقرہ[2:105]

...فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o بقرہ [2:137]

...يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ... سورۂ بقرہ[2:165]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ...يَاجَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ سورۂ آلِ عمران [3:9]

...وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ آل عمران[3:134]

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ آل عمران[3:26-27]

...قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ... ○ سورۂ آل عمران[3:73]

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ آل عمران [3:154]

...حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ... ○ آل عمران [3:173]

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ○ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ق صلے رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ○ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ○ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ق ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ○ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ق وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ آل عمران [3:190-200]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○ الانعام [6:103]

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ الانعام [6:115]

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ الانعام [6:122]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ...لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ سورۂ انفال [8:63]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ o فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ز ق صلے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ التوبہ[9:128-129]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا.... ہود[11:6]

...مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ م بِنَاصِيَتِهَا... ہود[11:56]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o ...فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ط اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ○ یوسف[12:31]

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ط مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰهَا ط وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ o یوسف[12:68]

...اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ... ○ سورۂ یوسف[12:86]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ط وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ سورہ الرعد[13:3]

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○ الاسریٰ[17:105]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○ الاسریٰ[17:111]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ○ مریم[19:96]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ...وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ○ طٰہٰ[20:39]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ الانبیا[21:107]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ط قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ القصص[28:85]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ○ سورۂ لقمان[31:16]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ط وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ○ الاحزاب[33:69]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ○ سورۂ یٰسین[36:65]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ○ ص[38:34]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ○ الشوریٰ[42:19]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا... الفتح[48:29]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عٰدَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ سورۂ الممتحنہ[60:7]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا○ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ○ سورۂ طلاق[65:2-3]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌۢ○ البروج[85:20]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا○ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ○ الفجر[89:19-20]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَالضُّحٰى○ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى○ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى○ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى○ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى○ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى○ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى○ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ○ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ○ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ○ الضحیٰ[93:1-11]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ○ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ○ الَّذِىْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ○ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ○ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا○ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ○ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ○ الانشراح[94:1-8]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ○ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ○ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ○ الَّذِىْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ○ سورۂ قریش[106:1-4]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ

○ کوثر[108:1-3]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ○ النصر[110:1-3]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ الاخلاص [112:1-4]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَ مِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ الفلق[113:1-5]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰـهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ○ الناس[114:1-6]

يَارَحْمٰنَ الدُّنْيَاوَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَ هُمَا تُعْطِيْهُمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُهُمَامَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَاعَنْ رَحْمَةٍ مَّنْ سِوَاكَ ○ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَارَءُوْفُ يَا لَطِيْفُ يَا وَدُوْدُ يَا بَدُّوْحُ يَا غَنِيُّ يَامُغْنِيْ يَابَاسِطُ يَاحَافِظُ يَامُبْدِئُ يَامُعِيْدُ يَاحَافِظُ يَا نَاصِرُ يَا مُعِيْنُ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ○ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ ○ اَللّٰهُمَّ يَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَ يَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ يَسِّرْ عَلَيْنَا الْحِسَابَ اِنْ كَانَ رِزْقِيْ فِي السَّمَآءِ فَاَنْزِلْهُ وَ اِنْ كَانَ فِي الْاَرْضِ فَاَخْرِجْهُ وَ اِنْ كَانَ بَعِيْدًا فَقَرِّبْهُ اِلَيَّ وَ اِنْ كَانَ قَرِيْبًافَيَسِّرْهُ لِيْ وَ اِنْ كَانَ كَثِيْرًا فَخَلِّدْهُ وَطَيِّبْهُ وَ اِنْ كَانَ قَلِيْلًا فَبَارِكْ فِيْهِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ عَلَيَّ رِزْقِيْ اَللّٰهُمَّ عَطِّفْ عَلَيَّ خَلْقَكَ اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِيْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَيْرِكَ فَصَرِّفْهُ عَنْ ذِلِّ السُّوَالِ لِغَيْرِكَ بِرَحْمَتِكَ يَاۤاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ o يَاوَهَّابُ هَبْ لِيْ مِنْ نِّعْمَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ يَا فَتَّاحُ يَا فَتَّاحُ يَا فَتَّاحُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

منزل ادعیہ برائے حصول حفظ وامان ونجات ازنظرِ بد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اُعِيْذ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ ○ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ ○ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَءَ وَمِنْ شَرِّمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقاً يَطْرُقُ بِخَيْرٍيَارَحْمٰنُ ○ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَاْثَمَ وَالْمَغْرَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ○ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ لَا شَیْءَ اَعْظَمُ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِهَ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّ لَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ۔ وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَاَ وَ بَرَاَ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ لَا اُطِيْقُ شَرَّهٗ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَّعَيْنِ حَاسِدٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ ○ بِاسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِی عَيْنٍ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

حزب شفائے کامل

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔ دین اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے اور یہ قیامت تک ہر انسان کی دنیوی واُخروی زندگی میں سلامتی وامن اور فوز وفلاح دائمی کا پیامبر اور اہلِ ہدایت کے لیے ان کے حصول کا ضامن ہے۔ دین اسلام میں تندرستی اور سلامتی یقینی بنانے کے لیے مکمل ہدایات دی گئی ہیں۔ آخری آسمانی کتاب، قرآن حکیم کو اہلِ ایمان نے ہدایت اور شفا کا سرچشمہ قرار دیا گیا ہے۔ شفا سے مراد جسمانی وروحانی، ذہنی، نفسیاتی، اخلاقی، ہر لحاظ سے تندرستی، صحت اور سلامتی وامن کا حصول ہے۔ دین اسلام میں ہر طرح اور ہر لحاظ سے شفا، تندرستی اور صحت کے حصول کی تعلیم دی گئی ہے اور اس کے لیے راہِ عمل بھی متعین کر دی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۝ فصلت/حم السجدۃ[41:44]

اور اگر ہم اس (کتاب) کو عجمی زبان کا قرآن بنا دیتے تو یقیناً یہ کہتے کہ اس کی آیتیں واضح طور پر بیان کیوں نہیں کی گئیں، کیا کتاب عجمی ہے اور رسول عربی ہے (اِس لیے اے محبوبِ مکرّم! ہم نے قرآن بھی آپ ہی کی زبان میں اتار دیا ہے۔) فرما دیجیے: وہ (قرآن) ایمان والوں کے لیے ہدایت (بھی) ہے اور شفا (بھی) ہے اور جو لوگ ایمان نہیں رکھتے اُن کے کانوں میں بہرے پن کا بوجھ ہے وہ اُن کے حق میں نابینا پن (بھی) ہے (گویا) وہ لوگ کسی دور کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں ۝

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ بنی اسرائیل[17:82]

اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرما رہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے اور ظالموں کے لیے تو صرف نقصان ہی میں اضافہ کر رہا ہے ۝

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یونس[10:57]

اے لوگو! بے شک تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے نصیحت اور ان (بیماریوں) کی شفاء آ گئی ہے جو سینوں میں (پوشیدہ) ہیں اور ہدایت اور اہلِ ایمان کے لیے رحمت (بھی) ۝

تمام قرآن حکیم (اول تا آخر) مخزنِ شفا ہے۔ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے غذا، دوا، دعا اور صدقات سے شفا پانے کے لیے ایسے تمام ضروری امور کی نشاندہی کر دی ہے جن کی روشنی میں شفائے کامل حاصل کی جا سکتی ہے۔

شفاء کے بارے میں احادیثِ رسول ﷺ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ شِفَاءً

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ نے اُس کی شفاء بھی نازل فرمائی ہے۔ (۵۱۰)

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهٗ فِيْ ذَالِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے روزانہ صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھالیں اسے اس دن زہر نقصان پہنچا سکے گا نہ جادو۔ (۵۱۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کلونجی میں ہر بیماری کے لیے شفاء ہے، سوائے موت کے۔ (۵۱۲)

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلْکَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُ هَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ۔

حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھنبی بھی من کی قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔ (۵۱۳)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اَخِیْ یَشْتَکِیْ بَطْنَهٗ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ اَتَی الثَّانِیَةَ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ: قَدْ فَعَلْتُ؟ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ اِسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَاَ۔

حضرت ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ ایک بندہ نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میرے بھائی کے پیٹ میں بیماری ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا، شہد پلاؤ۔ پھر وہ دوبارہ حاضر ہوا اور شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا، شہد پلاؤ۔ پھر وہ تیسری بار حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا، اُسے شہد پلاؤ۔ تو پھر آ کر اُس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے ایسا کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ (یعنی زیادہ خراب ہے) اور ساتھ فرمایا اُسے شہد پلاؤ۔ پس اُس نے شہد پلایا تو وہ تندرست ہوگیا۔ (۵۱۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ''سطح زمین پر بہترین پانی زمزم ہے جو پانی کا پانی، کھانے کا کھانا اور بیماری میں دوا ہے''۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَعُوْذُ بَعْضَ اَهْلِهٖ یَمْسَحُ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی وَیَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ اِشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَآءَ اِلَّا شِفَآئُكَ شِفَآءً لَایُغَادِرُ سَقَمًا۔

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر کے افراد کی عیادت فرماتے اور اپنا سیدھا ہاتھ مبارک اُن پر پھیرتے ہوئے دعا فرماتے: ''اے لوگوں کے رب! اس بیماری کو دور فرمادے اور اس کو شفاء عطا فرما۔ تو ہی شفاء عطا فرمانے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں۔ ایسی شفاء عطا کر کہ بیماری نہ رہ جائے۔ (۵۱۵)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَرْقِیْ یَقُوْلُ اِمْسَحِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ بِیَدِكَ الشِّفَآءُ لَا کَاشِفَ لَهٗ اِلَّا اَنْتَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو دم کرتے ہوئے یہ دعا پڑھتے تھے: اے لوگوں کے رب! اس بیماری کو مٹادے۔ تیرے ہاتھ میں شفاء ہے اور تیرے سوا کوئی شفا کو کھولنے والا نہیں۔ (۵۱۶)

نبی کریم ﷺ کے مندرجہ بالا ارشاداتِ مبارکہ سے درج ذیل امور واضح ہوتے ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لیے شفا نازل فرمائی ہے۔

۲۔ شفا کے حصول کے لیے، مرض کے مطابق مناسب اور موزوں غذائیں استعمال کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف امراض سے نجات اور شفا کے حصول کے لیے از قسم غذائیں (پھل، سبزیاں، اناج، دالیں، جڑی بوٹیاں) پیدا فرمائی ہیں۔ مثلاً کلونجی میں ہر بیماری کے

لیے شفا ہے۔ کھنی کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔ آبِ زمزم اور شہد سے بھی شفا حاصل ہوتی ہے۔

۳۔ کسی مرض سے نجات کے لیے موزوں غذا اور دوا کے استعمال کے وقت ہمت وحوصلہ، صبر واستقامت اور یقینِ کامل سے کام لینا چاہیے۔ دورانِ علاج اگر شروع میں اگر کوئی مثبت تبدیلی نظر نہ آئے تو مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

۴۔ حصولِ شفا کے لیے علاج بالغذا کے علاوہ روحانی علاج بھی کرنا چاہیے۔ اس کے لیے آپ ﷺ نے ذکر وفکر کرنے، دعا کرنے، کلماتِ طیبات پڑھ کر دم کرنے اور صدقات دینے کی تعلیم فرمائی ہے۔ اس ضمن میں چند مزید روایات ملاحظہ کرنے کا شرف حاصل کیجیے۔

بے چینی اور بے خوابی کا علاج: ۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے رات کی بے چینی اور نیند نہ آنے کی شکایت کی تو حضور ﷺ نے فرمایا جب سونے کے لیے بستر پر لیٹو تو یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ، كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

اے اللہ اے ساتوں آسمانوں کے رب اور وہ جس پر سایہ کئے ہوئے ہیں اور زمینوں کے رب اور جن کے نیچے وہ بچھی ہوئی ہے۔ اور شیطانوں کے رب جن کو وہ گمراہ کرتے ہیں۔ تو مجھے اپنی تمام مخلوق کے شر سے پناہ دے۔ اور اُس سے بھی پناہ دے جو مجھ پر زیادتی کرے۔ اور مجھ پر سرکشی کرے۔ تیری ثناء بلند ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (۵۱۷)

غربت، تنگی، بے روزگاری سے، ضروریاتِ زندگی کی عدم فراہمی کی وجہ سے انسان کئی طرح کے ذہنی ونفسیاتی، جسمانی وروحانی اور اخلاقی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ذہنی وقلبی اطمینان کا تعلق صرف اس حیاتِ دنیوی سے ہی نہیں ہے بلکہ اس کا حیاتِ برزخی اور حیاتِ اُخروی سے بھی تعلق ہے۔ نبی کریم ﷺ نے دنیا میں فاقہ، بے روزگاری سے اور موت کے بعد قبر کی وحشت اور گھبراہٹ سے محفوظ رہنے کے لیے اعمالِ صالحہ سرانجام دینے اور کلماتِ طیبات سے استعانت حاصل کرنے کی تعلیم دی ہے۔

ہر مرض کے علاج کے لیے سورۂ مومنون کی آخری چار آیاتِ مقدسہ کی فضیلت: ۔ ہر مرض کے علاج کے لیے سورۂ مومنون کی آخری چار آیات پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک سخت بیماری میں مبتلا شخص کے کان میں سورۂ مومنون کی آخری چار آیات پڑھ کر پھونک ماری تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ نبی پاک ﷺ نے پوچھا اے عبداللہ بن مسعودؓ! آپ نے اس کے کان میں کیا پڑھ کے پھونک ماری؟ تو انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے سورۂ مومنون کی آخری چار آیات پڑھ کر پھونک ماری ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے مجھے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر پورے یقین کے ساتھ کوئی بندہ یہ چار آیات پڑھ کر پہاڑ کے اوپر بھی پھونک مار دے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہل جائے۔ (۵۱۸)

رنج کا علاج: ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو جب کسی قسم کا رنج ہوتا تو آپ ﷺ اس دعا کو پڑھتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ (۵۱۹)

ہر بیماری کا دَم: ۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص خود بیمار ہو یا اس کا کوئی عزیز واقارب بیمار ہو تو وہ شخص یہ دعا پڑھ کر دم کرے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ، اِغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ، أَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلَى هٰذَا الْوَجَعِ

ہمارا رب اللہ ہے جو کہ زمین وآسمان تیرے نام کی تقدیس ہے۔ تیرا حکم زمین وآسمان جیسا کہ تیری رحمت آسمانوں میں ہے۔ زمین میں اپنی رحمت فرما اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما تو طیبین کا رب ہے اپنی رحمت کے صدقے ہمارے اوپر رحمت نازل فرما۔ اور شفاء سے ہمیں اس مصیبت سے شفاء عطا فرما۔ (۵۲۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب فجر کی نماز پڑھ لو تو نماز فجر کے بعد تین مرتبہ یہ (کلمات) اپنی دنیا کے لئے پڑھ لیا کرو۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ط وَبِحَمْدِهٖ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تو اللہ تعالیٰ تجھے چار بلاؤں سے محفوظ رکھیں گے۔ یعنی چار بیماریوں جزام (کوڑھ)، جنون (پاگل پن)، اندھاپن اور فالج سے نجات عطا فرمائیں گے اور اپنی آخرت کے لئے یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَاَنْشِرْ عَلَيَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ o

اے اللہ! مجھے وہ ہدایت دے جو تیری خاص ہدایت ہو اور میرے اوپر وہ فضل بہادے جو تیرا خاص فضل ہو اور مجھ پر اپنی رحمت کامل فرما اور اپنی برکتیں نازل فرما۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جو اس دعا کو قیامت کے روز لے کر آئے گا (یعنی جو پابندی سے پڑھتا رہے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے چار دروازے جنت کے کھول دیں گے، جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ o

اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں برص سے، پاگل پن سے، کوڑھ سے اور تمام برے امراض سے۔ (ابوداؤد:1554)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح شام یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ مِنْ خَلْفِيْ وَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَ عَنْ شِمَالِيْ وَ مِنْ فَوْقِيْ وَ اَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں عافیت کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے عفو ودرگزر، اپنے دین ودنیا، اہل وعیال اور مال میں عافیت کی التجا کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمارے عیوب پر پردہ فرما، ہماری شرمگاہوں کی حفاظت فرما اور ہمیں خوف وخطرات سے محفوظ اور مامون فرما۔ اے اللہ! تو ہمارے آگے اور پیچھے سے، دائیں اور بائیں سے، اوپر سے حفاظت فرما اور میں اس بات سے تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں نیچے سے کسی آفت میں مبتلا ہو جاؤں (جیسے دھنس جانا یا زلزلہ وغیرہ) (ابوداؤد:5074)

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی شخص کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔ (ترمذی:3431)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ عرفہ کی شام یہ دعا بکثرت پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ

اے اللہ! میں ہر ایسی وبا سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جسے ہوا لے کر آتی ہے۔ (سنن ترمذی:3520)

خولہ بنتِ حکیم بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی مقام پر اترے اور یہ دعا پڑھے تو وہاں سے روانہ ہونے تک اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

اللہ کے نام سے کہ اُس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان میں کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔ (صحیح مسلم:2708)

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن اور رات کے آغاز میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھی تو اس دن اور رات کو اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

اللہ کے نام سے کہ اُس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان میں کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔ (مسند احمد:474)

آپ ﷺ نے صحت وعافیت کے لئے درج ذیل دعا تعلیم فرمائی:

اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔

الٰہی! مجھ کو میرے بدن میں عافیت دے، الٰہی! مجھ کو میرے سننے میں عافیت دے، الٰہی! مجھ کو میرے دیکھنے میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔

آیاتِ شفا سے علاج:۔ قرآنِ حکیم کی چھ عدد آیاتِ مقدسہ میں شفا کا ذکر ہوا ہے۔ اولیائے کاملین فرماتے ہیں کہ شفائے کاملہ کے حصول کے لیے یہ آیات صبح وشام پڑھنی چاہئیں۔

.....وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ o التوبہ[9:14]

.....وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ..... o یونس[10:57]

.....یَخْرُجُ مِنْ م بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ..... o النحل[16:69]

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ..... o الاسراء[17:82]

وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ o الشعراء[26:80]

.....قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ ط..... حٰمٓ السجدہ[41:44]

آیاتِ شفا پڑھنے کے بعد درج ذیل دعا سات مرتبہ پڑھیں۔ ان شاء اللہ کیسا ہی مرض ہو زائل ہو جائے گا۔ مجرب عمل ہے، پابندی سے اس پر عمل کریں۔

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ

نوٹ: اپنے لئے پڑھنا ہو تو اَنْ یَّشْفِیَنِیْ پڑھیں اور مذکورہ آیات اور دعائیں پڑھ کر مریض پر دم کریں۔

مصیبت یا مشکل وقت کے لئے مجرّب دعا:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو کوئی مشکل پیش آئے اور وہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ، مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَآؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَلَكَ، سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْاَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، اَوِسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَآءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ۔

اے اللہ! یقیناً میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے ہی بندے اور تیری ہی کنیز کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، جاری وساری ہے

مجھ میں تیرا ہی حکم مبنی برانصاف ہے میرے بارے میں تیرا فیصلہ، میں تیرے ہر اس خاص نام کے ذریعے سے تجھ سے درخواست کرتا ہوں جو تو نے خود اپنے لیے رکھا ہے یا نازل فرمایا ہے اسے اپنی کتاب میں، یا سکھایا ہے تو نے اسے کسی کو اپنی مخلوق میں سے یا خاص کیا ہے تو نے اس کو علم غیب میں اپنے پاس (رکھنے کو) (میں درخواست کرتا ہوں) یہ کہ بنادے تو قرآن مجید کو بہار میرے دل کی، اور نور میرے سینے کا اور علاج میرے غموں کا اور تریاق میرے فکروں کا۔

پورے جسم کی آگ سے آزادی اور مغفرت کے لئے دعا:۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو اس دعا کو چار مرتبہ پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے آزادی نصیب فرمائیں گے۔ (ابوداؤد)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ /اَمْسَیْتُ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ وَمَلٰئِکَتَکَ وَجَمِیْعَ خَلْقِکَ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ (۴ مرتبہ)

اے اللہ! میں نے صبح/شام کی اس حالت میں کہ میں تجھے اور تیرے حاملینِ عرش کو اور تیرے تمام فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ تو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو (اپنی ذات وصفات میں) یکتا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں۔

نوٹ:۔ شام کے وقت یہ دعا مانگے تو اَصْبَحْتُ کے بجائے اَمْسَیْتُ کہے۔

دو جامع ترین دعائیں:۔ دنیا اور آخرت کے تمام مقاصد کے لئے یقیناً سب سے جامع دعا یہ ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ o

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرمائیے اور آخرت میں بھی اچھائی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچائیے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَاسَئَالَکَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

یا اللہ! میں آپ سے ان تمام اچھی چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے آپ کے بندے اور نبی محمد ﷺ نے مانگی ہیں اور ان تمام بری چیزوں سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں جن سے آپ کے بندے اور نبی محمد ﷺ نے آپ کی پناہ مانگی ہے۔ تجھ سے ہی مدد طلب کی جاتی ہے اور تیرے ہی اوپر (ہمیں مقصود تک) پہنچانا ہے اور کوئی بھی طاقت اور قوت اللہ کے سوا (میسر) نہیں۔''

99 بیماریوں کی دوا اور جنت کا خزانہ:۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث:3826)۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے ''جو شخص لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھے گا تو یہ اس کے لیے 99 بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب سے چھوٹی غم ورنج ہے۔'' (طبرانی، حاکم، بیہقی، اسحاق)

درود تریاق مجرّب (تمام وبائی اور موذی امراض کے لئے مجرب درود شریف):۔ صلحاء میں سے ایک صاحب نے حضرت شیخ شہاب الدین ابن ارسلان (جو بڑے زاہد اور عالم تھے) کو خواب میں دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت اور تکلیف کہی، تو انھوں نے فرمایا تو تریاقِ مجرب سے کہاں غافل ہے۔ یہ درود شریف پڑھا کر۔ خواب سے اٹھنے کے بعد ان صاحب نے کثرت سے اس درود کو پڑھا اور ان کا مرض زائل ہوگیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ

اے اللہ! اپنی خاص رحمت اور سلام اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ کی روح پر، درمیان ارواح تمام انبیاء کے اور خاص رحمت اور سلام نازل فرما سیدنا محمد ﷺ کے قلب مبارک پر، درمیان قلوب تمام انبیاء کے اور خاص رحمت اور سلام نازل فرما سیدنا محمد ﷺ کے جسم اطہر پر،

درمیان جسموں تمام انبیاء کے اور خاص رحمت اور سلام نازل فرما سیدنا محمد ﷺ کی قبر پر درمیان قبروں کے۔

شفا کے حصول کے لیے 'درود ابراہیمی' اور مندرجہ بالا درود وسلام کے علاوہ 'درود تنجینا' اور 'درودِ شفا' کے بھی بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ درود وسلام کے یہ تمام صیغے 'حزب شفائے کامل'' میں شامل کیے گئے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط (درود ابراہیمی)

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ! برکت دے حضرت محمد ﷺ کو اور حضرت محمد ﷺ کی آل کو جیسے برکت دی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرٰتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَیَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ وَیَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَیَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَآ اِلٰھِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط (درود تنجینا)

اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور اُن کی آل پر ایسی رحمت و برکت نازل فرما جس سے ہمیں تمام ڈر، خوف اور آفتوں سے نجات ہو جائے اور جس کی برکت سے ہماری تمام حاجتیں روا ہو جائیں اور جس کی بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں اور جس کے وسیلے سے ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر متمکن ہوں اور جس کے ذریعے ہم زندگانی کی تمام نیکیوں اور مرنے کے بعد کی تمام اچھائیوں سے بدرجۂ غایت فائدہ حاصل کریں، خدائے پاک! تحقیق آپ ہماری دعاؤں کے قبول فرمانے والے ہیں اور ہمارے درجات کو بلند کرنے والے اور ہماری حاجتوں کو بَر لانے والے اور ہماری مہمات میں کارساز اور ہماری بلاؤں کو رفع کرنے والے اور ہماری سخت مشکلات کے حل کرنے والے ہیں۔ میری فریاد کو پہنچیں۔ بے شک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! درود بھیج اوپر سردار ہمارے محمد ﷺ جو نبی اُمّی ہیں اور آپ ﷺ کی آل پر برکت اور سلامتی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ طَبِیْبِ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ وَخَلَائِقَ۔ (درودِ شفا)

اے اللہ! تمام ذرات اور مخلوق کی تعداد کے مطابق درود، برکات اور سلامتی نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمد ﷺ پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا اور اجسام کے لیے باعثِ عافیت اور ان کی شفا ہیں اور (درود، برکات اور سلام نازل فرما) آپ ﷺ کی آل واصحاب پر۔

حصول شفا کے لیے منتخبہ سورتیں اور آیاتِ مقدسہ:۔

وظائف وعملیات اور طب روحانی کی مستند کتب میں احادیث میں منقول دعاؤں، اذکار اور اوراد کے علاوہ، اولیائے عظام، بزرگانِ دین اور اطبائے روحانی کے ذاتی مشاہدات و روحانی تجربات کی رو سے مختلف امراض کے علاج کے لیے مختلف سورۂ مقدسہ، قرآنی آیاتِ مقدسہ، مسنون ادعیہ کی تعلیم دی گئی ہے۔ جن کی مختصر سی فہرست درج ذیل ہے:

کانوں، آنکھوں اور دل کے امراض کا علاج:۔

الاسریٰ[17:36]

امراضِ قلب کا روحانی علاج:۔

البقرہ[2:178]، البقرہ[2:186]، البقرہ[2:255]، آلِ عمران[3:134]، النساء[4:28]، الانعام[6:13]، الانفال[8:66]،

التوبہ[9:40]، ھود[11:112]، الرعد[13:28-29]، الاسراء[17:80]، الفرقان[25:45]

وظائف برائے کمزوری نظر و بینائی و درد چشم و نزول الماء:۔

ق[50:22]

نشہ کا علاج:۔

المائدہ[5:90]

شوگر کے علاج کے لیے وظیفہ:۔

الاسریٰ[17:80]

کینسر کا علاج:۔

آلِ عمران[3:154]، یونس[10:81-82]

فالج اور لقوہ کا علاج:۔

سورۃ الشّمس

دردوں کا علاج:۔

سورۃ آلِ عمران کا پہلا و آخری رکوع، سورہ انعام[6:17]

گردے اور پتے کی پتھری کا علاج:۔

البقرہ[2:74]

ہر مرض کا علاج:۔

سورۃ الانبیاء [21:87-88]، سورہ مومنون[23:115-118]

آیاتِ شفا:۔

سورہ توبہ[9:14]، سورہ یونس[10:57]، سورہ نحل[16:69]، سورہ اسراء[17:82]، سورہ شعراء[26:80]، سورہ حٰم السجدہ[41:44]

راقم الحروف نے منقول ایسی سورۃ مقدسہ، آیاتِ مقدسہ، کلماتِ طیبات اور ادعیہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بفضلہٖ تعالیٰ ''حزب شفائے کامل'' ترتیب دیا ہے۔ ''حزب الکامل'' کے ساتھ صبح و شام اس کا ورد شفائے کامل کے حصول میں بہت زیادہ مددگار ثابت ہوگا۔

''حزب شفائے کامل'' میں 81 آیاتِ مقدسہ شامل کی گئی ہیں۔ سب سے پہلے ترتیبِ قرآنی کے مطابق منتخبہ سورتیں اور آیاتِ مقدسہ دی گئی ہیں۔ اس کے بعد دیگر اوراد و اذکار اور دعائیں دی گئی ہیں۔ اس میں سات سورتیں (سورہ فاتحہ، سورہ شمس، سورہ انشراح، سورہ کافرون، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ الناس) مکمل اور دیگر 17 سورتوں کی 31 آیاتِ مقدسہ مکمل یا ان کے منتخبہ حصے شامل کیے گئے ہیں۔

''حزب شفائے کامل'' میں شامل تمام سورتیں اور آیاتِ مقدسہ مع ترجمہ دی جا رہی ہیں۔ منزل پڑھتے وقت ان کا ترجمہ ذہن میں رکھنے سے زیادہ اجر و ثواب اور فوائد حاصل ہوں گے۔

<u>سورتیں مع ترجمہ</u>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ o فاتحہ [1:1-7]

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے (شروع کرتا ہوں) o سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہے o نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے o روزِ جزا کا مالک ہے o (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے

مدد چاہتے ہیں o ہمیں سیدھا راستہ دکھا o ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔ ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کا o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o وَ الشَّمْسِ وَضُحٰهَا o وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا o وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا o وَ الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا o وَ السَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا o وَ الْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا o وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا o فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا o قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا o وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا o كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَآ o اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا o فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا o فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰهَا o وَ لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا o الشمس[91:1-15]

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے (شروع کرتا ہوں) o سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی قسم o اور چاند کی قسم جب وہ سورج کی پیروی کرے (یعنی اس کی روشنی سے چمکے) o اور دن کی قسم جب وہ سورج کو ظاہر کرے (یعنی اسے روشن دکھائے) o اور رات کی قسم جب وہ سورج کو (زمین کی ایک سمت سے) ڈھانپ لے o اور آسمان کی قسم اور اس (قوت) کی قسم جس نے اسے (اذنِ الٰہی سے ایک وسیع کائنات کی شکل میں) تعمیر کیا o اور زمین کی قسم اور اس (قوت) کی قسم جو اسے (امرِ الٰہی سے سورج سے کھینچ دور) لے گئی o اور انسانی جان کی قسم اور اسے ہمہ پہلو توازن و درستگی دینے والے کی قسم o پھر اس نے اسے اس کی بدکاری اور پرہیزگاری (کی تمیز) سمجھا دی o بے شک وہ شخص فلاح پا گیا جس نے اس (نفس) کو (رذائل سے) پاک کر لیا (اور اس میں نیکی کی نشوونما کی) o اور بے شک وہ شخص نامراد ہو گیا جس نے اسے (گناہوں میں) ملوث کر لیا (اور نیکی کو دبا دیا) o ثمود نے اپنی سرکشی کے باعث (اپنے پیغمبر صالح علیہ السلام کو) جھٹلایا o جب کہ ان میں سے ایک بڑا بدبخت اٹھا o ان سے اللہ کے رسول نے فرمایا: اللہ کی (اس) اونٹنی اور اس کو پانی پلانے (کے دن) کی حفاظت کرنا o تو انھوں نے اس (رسول) کو جھٹلا دیا، پھر اس (اونٹنی) کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو ان کے رب نے ان کے گناہ کی وجہ سے ان پر ہلاکت نازل کر دی، پھر (پوری) بستی کو (تباہ کر کے عذاب میں سب کو) برابر کر دیا o اور اللہ کو اس (ہلاکت) کے انجام کا کوئی خوف نہیں ہوتا o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ○ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ○ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ط ○ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ○ الانشراح[94:1-8] (تین بار)

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے (شروع کرتا ہوں) o کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم وحکمت اور معرفت کے لیے) کشادہ نہیں فرما دیا o اور ہم نے آپ کا (غمِ امت کا وہ) بار آپ سے اتار دیا o جو آپ کی پشت (مبارک) پر گراں ہو رہا تھا o اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا o سو بے شک ہر دشواری کے ساتھ آسانی (آتی) ہے o یقیناً (اس) دشواری کے ساتھ آسانی (بھی) ہے o پس جب آپ (تعلیمِ امت، تبلیغ و جہاد اور ادائیگیِ فرائض سے) فارغ ہوں تو (ذکر و عبادت میں) محنت فرمایا کریں o اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جایا کریں o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○ الکافرون[109:1-5] (تین بار)

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے (شروع کرتا ہوں) o آپ فرما دیجیے: اے کافرو! o میں ان (بتوں) کی عبادت نہیں کرتا جنھیں تم پوجتے ہو o اور نہ تم اس (رب) کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں o اور نہ (ہی) میں (آئندہ کبھی) ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن (بتوں) کی تم پرستش کرتے ہو o اور نہ (ہی) تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس (رب) کی میں عبادت کرتا ہوں o (سو) تمہارا دین تمھارے لیے اور میرا دین میرے لیے ہے o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا

اَحَدٌ○ الاخلاص[112:1-4] (تین بار)

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے (شروع کرتا ہوں)○ (اے نبی مکرّم!) آپ فرما دیجیے: وہ اللہ ہے جو یکتا ہے○ اللہ سب سے بے نیاز، سب کی پناہ اور سب پر فائق ہے○ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ پیدا کیا گیا ہے○ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ○ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○ الفلق[113:1-5] (تین بار)

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے (شروع کرتا ہوں)○ آپ عرض کیجیے کہ میں (ایک) دھماکے سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں○ ہر اُس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے○ اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب (اس کی) ظلمت چھا جائے○ اور گرہوں میں پھونک مارنے والی جادوگرنیوں (اور جادوگروں) کے شر سے○ اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰـهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ○ الناس[114:1-6] (تین بار)

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے (شروع کرتا ہوں)○ آپ عرض کیجیے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں○ جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہے○ جو (ساری) نسل انسانی کا معبود ہے○ وسوسہ انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے○ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے○ خواہ وہ (وسوسہ انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے○

<u>آیاتِ مقدسہ مع ترجمہ</u>

...وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ○ البقرہ[2:74]

بے شک پتھروں میں (تو) کبھی ایسے بھی ہیں جن سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں، اور یقیناً ان میں سے بعض وہ (پتھر) بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی ابل پڑتا ہے، اور بے شک ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں، (افسوس! تمھارے دلوں میں اس قدر نرمی، خستگی اور شکستگی بھی نہیں رہی) اور اللہ تمھارے کاموں سے بے خبر نہیں○

.....ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ..... ○ البقرہ[2:178]

یہ تمھارے رب کی طرف سے آسانی اور مہربانی ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ..... ○ البقرہ[2:186]

اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو میں نزدیک ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ○ البقرہ[2:255] (تین بار)

اللہ، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے (سارے عالم کو اپنی تدبیر سے) قائم رکھنے والا ہے، نہ اس کو اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے، کون ایسا شخص ہے جو اس کے حضور اس کے اِذن کے بغیر سفارش کر سکے، جو کچھ مخلوقات کے سامنے (ہو رہا ہے یا ہو چکا) ہے اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا) ہے (وہ) سب جانتا ہے، اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ چاہے، اس کی کرسی (سلطنت وقدرت) تمام آسمانوں اور زمین کو محیط

ہے، اوراس پران دونوں (یعنی زمین وآسمان) کی حفاظت ہرگز دشوار نہیں، وہی سب سے بلندرتبہ بڑی عظمت والا ہےo

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَo

آلِ عمران[3:134]

یہ وہ لوگ ہیں جو فراخی اور تنگی (دونوں حالتوں) میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں سے (ان کی غلطیوں پر) درگزر کرنے والے ہیں، اوراللہ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہےo

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ م بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَةً مِّنْکُمْ لا وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ ط یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ط قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ ط یُخْفُوْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ ط یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ ج وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ م بِذَاتِ الصُّدُوْرِo آلِ عمران[3:154]

پھراس نے غم کے بعد تم پر (تسکین کے لیے) غنودگی کی صورت میں امان اتاری جو تم میں سے ایک جماعت پر چھا گئی اور ایک گروہ کو (جو منافقوں کا تھا) صرف اپنی جانوں کی فکر پڑی ہوئی تھی، وہ اللہ کے ساتھ ناحق گمان کرتے تھے جو (محض) جاہلیت کے گمان تھے، وہ کہتے ہیں: کیا اس کام میں ہمارے لیے بھی کچھ (اختیار) ہے؟ فرمادیں کہ سب کام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے، وہ اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپائے ہوئے ہیں جو آپ پر ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ کہتے ہیں کہ اگر اس کام میں کچھ ہمارا اختیار ہوتا تو ہم اس جگہ قتل نہ کیے جاتے۔ فرمادیں: اگر تم اپنے گھروں میں (بھی) ہوتے، تب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا وہ ضرور اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل کر آجاتے اور یہ اس لیے (کیا گیا) ہے کہ جو کچھ تمھارے سینوں میں ہے اللہ اسے آزمائے اور جو (وسوسے) تمھارے دلوں میں ہیں، انہیں خوب صاف کردے اور اللہ سینوں کی بات خوب جانتا ہےo

یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ ج وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًاo النساء[4:28]

اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کردے، اورانسان تو کمزور ہی پیدا کیا گیا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَo المائدہ[5:90]

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر سب شیطان کے گندے کام ہیں سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

وَلَهٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ط وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُo الانعام[6:13]

اور اللہ کا ہے جو کچھ رات اور دن میں پایا جاتا ہے، اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔

وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ط وَاِنْ یَّمْسَسْکَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌo الانعام[6:17]

اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اسے کوئی دور کرنے والا نہیں، اور اگر وہ تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر خوب قادر ہےo

.....اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا..... o الانفال[8:66]

اب اللہ نے تم سے بوجھ ہلکا کردیا اور معلوم کرلیا کہ تم میں کس قدر کمزوری ہے۔

.....فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ کَلِمَةَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی ط وَکَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا ط وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌo التوبہ[9:40]

پھر اللہ نے اپنی طرف سے اس پر تسکین اتاری اور اس کی مدد کو وہ فوجیں بھیجیں جنھیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات کو پست کر دیا، اور بات تو اللہ ہی کی بلند ہے، اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ط اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ o وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ o یونس[10:81-82]

پھر جب انھوں نے (اپنی رسیاں اور لاٹھیاں) ڈال دیں تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: جو کچھ تم لائے ہو (یہ) جادو ہے۔ بے شک اللہ ابھی اسے باطل کر دے گا۔ یقیناً اللہ مفسدوں کے کام کو درست نہیں کرتا o اور اللہ اپنے کلمات سے حق کا حق ہونا ثابت فرما دیتا ہے اگرچہ مجرم لوگ اسے ناپسند ہی کرتے رہیں o

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ..... o ھود[11:112]

سو تو پکا رجیسا کہ تجھے حکم دیا گیا ہے اور جنھوں نے تیرے ساتھ توبہ کی ہے اور حد سے نہ بڑھو۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ط اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ o اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ o الرعد[13:28-29]

وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے تسکین ہوتی ہے، خبردار! اللہ کی یاد ہی سے دل تسکین پاتے ہیں۔ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے خوشخبری اور اچھا ٹھکانا ہے۔

.....اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا o الاسرٰی[17:36]

بے شک کان اور آنکھ اور دل ہر ایک سے باز پرس ہوگی۔

.....رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا o

.....اے میرے رب! مجھے سچائی (وخوشنودی) کے ساتھ داخل فرما (جہاں بھی داخل فرمانا ہو) اور مجھے سچائی (وخوشنودی) کے ساتھ باہر لے آ (جہاں سے بھی لانا ہو) اور مجھے اپنی جانب سے مددگار غلبہ وقوت عطا فرما دے o الاسراء[17:80]

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

..... لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ o فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ لا وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ط وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ O سورۃ الانبیاء [21:87-88]

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا o پس ہم نے ان کی دعا قبول فرمالی اور ہم نے انہیں غم سے نجات بخشی، اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی بندۂ مومن اپنی کسی تکلیف اور پریشانی کے موقع پر یہ دعا مانگتا ہے جو یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی تو اللہ کے ہاں اسے ضرور قبولیت حاصل ہوتی ہے۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ o فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ o وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ لا فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ o وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ o المومنون[23:115-118]

سو کیا تم نے یہ خیال کر لیا تھا کہ ہم نے تمھیں بے کار (وبے مقصد) پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟ o پس اللہ جو

بادشاہِ حقیقی ہے، بلند و برتر ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، بزرگی اور عزت والے عرش (اقتدار) کا (وہی) مالک ہے o اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش کرتا ہے، اس کے پاس اس کی کوئی سند نہیں ہے سو اس کا حساب اس کے رب ہی کے پاس ہے۔ بے شک کافر لوگ فلاح نہیں پائیں گے o اور آپ عرض کیجیے: اے میرے رب! تو بخش دے اور رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے o

اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ..... o الفرقان[25:45]

کیا تو نے اپنے رب کی طرف نہیں دیکھا اس نے سایہ کو کیسے پھیلایا ہے، اور اگر چاہتا تو اسے ٹھہرا رکھتا۔

.....فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ o ق[50:22]

پس ہم نے تجھ سے تیرا پردہ دور کر دیا پس تیری نگاہ آج بڑی تیز ہے۔

آیاتِ شفا

.....وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ o التوبہ[9:14]

اور مسلمانوں کے دل کو ٹھنڈا کرے۔

.....وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ..... o یونس[10:57]

اور تمہارے دلوں کے روگ کی شفا (تمہارے پاس آئی)۔

.....يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ..... o النحل[16:69]

ان کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ..... o الاسراء[17:82]

اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہیں۔

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ o الشعراء[26:80]

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی (اللہ) مجھے شفا دیتا ہے۔

.....قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ط..... حٰمٓ السجدہ[41:44]

کہہ دو یہ ایمان داروں کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔

آئندہ صفحات پر ''حزب شفائے کامل'' کے عنوان سے شفا سے متعلق مندرجہ بالا تمام سورتیں، آیاتِ مقدسہ، دم، دعائیں، اوراد اور درود شریف بغیر ترجمے کے ترتیب سے دیے جا رہے ہیں۔ یہ منزل اپنے اور اپنے عزیزوں کے حفظ و امان و سلامتی اور تندرستی و سلامتی کے لیے صبح شام بلاناغہ پڑھیں۔

وظیفہ

حزب شفائے کامل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط (درود ابراہیمی)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَآ اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرٰتِ فِى الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَيَا قَاضِىَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِىَ الْمُهِمَّاتِ وَيَادَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ يَآ اِلٰهِىْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط (درود تنجینا)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ (درودِ شفا)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ طَبِيْبِ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ وَخَلَائِقَ۔ (درودِ شفا)

سورہ ہائے مقدسہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ لا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ o فاتحہ [1:1-7]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o وَ الشَّمْسِ وَضُحٰهَا o وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا o وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا o وَ الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا o وَ السَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا o وَ الْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا o وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا o فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا o قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا o وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا o كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَآ o اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا o فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا o فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰهَا o وَ لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا o الشمس [91:1-15]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ○ الَّذِىْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ○ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ط ○ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ○ الانشراح[8-94:1] (تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ○ الکافرون[5-109:1] (تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ الاخلاص[4-112:1] (تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ○ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ الفلق[5-113:1] (تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ○ الناس[6-114:1] (تین بار)

آیاتِ مقدسہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ o البقرہ[2:74]

.....ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ..... o البقرہ[2:178]

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ط اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ..... o البقرہ[2:186]

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ o البقرہ[2:255] (تین بار)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ o

آلِ عمران[3:134]

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ط يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَىْءٍ ط قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط يُخْفُوْنَ فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ط يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَىْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِىْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ

عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ o آلِ عمران[3:154]

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا o النساء[4:28]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ o المائدہ[5:90]

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o الانعام[6:13]

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o الانعام[6:17]

.....اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا..... o الانفال[8:66]

.....فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ o التوبہ[9:40]

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ o وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ o یونس[10:81-82]

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ..... o ھود[11:112]

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ o اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ o الرعد[13:28-29]

.....اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا o الاسریٰ[17:36]

.....رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا o الاسریٰ[17:80]

..... لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ o فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ O سورۃ الانبیاء[21:87-88]

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ o فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ o وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ o وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ o المومنون[23:115-118]

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ..... o الفرقان[25:45]

.....فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ o ق[50:22]

آیاتِ شفا

.....وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ o التوبہ[9:14]

.....وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ..... o یونس[10:57]

.....يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ..... o النحل[16:69]

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ..... o الاسراء[17:82]

وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ o الشعراء[26:80]

.....قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ط..... حٰمٓ السجدہ[41:44] (تمام آیاتِ شفا تین بار)

مسنون دم اور دعائیں

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (تین مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ مِنْ خَلْفِيْ وَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَ عَنْ شِمَالِيْ وَ مِنْ فَوْقِيْ وَ اَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔

اِمْسَحِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَآءُ لَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا اَنْتَ (دم)

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (کم ازکم 11 بار)

☆☆☆

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ اِشْفِنِيْ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَاشِفَآءَ اِلَّا شِفَآئُكَ شِفَآءً لَايُغَادِرُ سَقَمًا۔ (دم)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ، وَمَا أَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ، كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ (دعا)

اَللّٰهُمَّ اِهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَاَسْبِغْ عَلَيَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ o (دعا)

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَنِيْ (سات بار)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ، مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ ،عَدْلٌ فِیَّ قَضَآؤُکَ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَلَکَ ، سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْاَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ، اَوِسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَآءَ حُزْنِیْ وَذَھَابَ ھَمِّیْ۔ (دعا)

☆☆☆

لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔(دعا)

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُکَ، أَمْرُکَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ، اِغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ ، أَنْزِلْ رَحْمَۃً مِنْ رَحْمَتِکَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِکَ عَلَی ھٰذَا الْوَجَعِ۔ (دم)

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط وَبِحَمْدِہٖ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ o (دعا)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ۔(دعا)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ /اَمْسَیْتُ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ وَمَلٰٓئِکَتَکَ وَجَمِیْعَ خَلْقِکَ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّاأَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ (پورے جسم کی آگ سے آزادی اور مغفرت کے لئے) (۴ مرتبہ؛ شام کے وقت یہ دعا مانگتے ہوئے اَصْبَحْتُ کے بجائے اَمْسَیْتُ کہے)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo (جامع دعا)

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَاسَئَالَکَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (جامع دعا)

<u>درود شریف</u>

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ طَبِیْبِ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ وَخَلَائِقَ۔(درودِشفا)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط (درودابراہیمی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرٰتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَیَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ وَیَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَیا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَآ اِلٰھِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط (درودتنجینا)

اگر ''حزب شفائے کامل'' پڑھ کر کسی اور کے لیے دعا کرنی ہو اور اسے دم کرنا ہو تو علامات (☆☆☆) میں مندرجہ بالا منقول دعاؤں کے بجائے یہ دعائیں پڑھیں۔ان دعاؤں میں کچھ الفاظ تبدیل کر دیے گئے ہیں۔مثلاً ''اِشْفِنِیْ'' (مجھے شفا عطا فرما) کی جگہ پر ''اشْفِہٖ'' (اس کو شفا عطا فرما) لکھ دیا گیا ہے۔اسی طرح دیگر مقامات پر کچھ لفظی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاسَ اِشْفِہٖ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَآءَ اِلَّا شِفَآئُکَ شِفَآءً لَایُغَادِرُ سَقَمًا۔ (دم)

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ، وَمَا أَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا أَضَلَّتْ، کُنْہُ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا أَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْہِ أَحَدٌ مِّنْھُمْ أَوْ أَنْ یَبْغِیَ، عَزَّ جَارُکَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔ (دعا)

اَللّٰھُمَّ اِھْدِہٖ مِنْ عِنْدِکَ وَاَفِضْ عَلَیْہِ مِنْ فَضْلِکَ وَاَسْبِغْ عَلَیْہِ مِنْ رَّحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ مِنْ بَرَکَاتِکَ o (دعا)

اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ فِیْ بَدَنِہٖ اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ فِیْ سَمْعِہٖ اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ فِیْ بَصَرِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَہٗ (سات بار پڑھیں)

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتُہٗ بِیَدِکَ، مَاضٍ فِیْہِ حُکْمُکَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَآؤُکَ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَلَکَ، سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْاَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ، اَوِسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِہٖ وَنُوْرَ صَدْرِہٖ وَجَلَآءَ حُزْنِہٖ وَذَھَابَ ھَمِّہٖ۔ (دعا)

دعائے

حزب البحر

دعائے اعتصام

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ ○
بنام	اللہ	رحمت والے	بندہ نواز کے

اَللّٰهُ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ	الْحَيُّ	الْقَيُّوْمُ ۚ ۵	لَا تَاْخُذُهٗ
اللہ	نہیں کوئی معبود مگر وہ	زندہ ہے	ہمیشہ قائم رہنے والا	نہیں آتی اُسے

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ	لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ	وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
اُونگھ اور نہ نیند	اُسی کے واسطے ہے جو کچھ آسمانوں میں	اور جو کچھ زمین میں ہے
مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
کون ہے وہ جو سفارش کر سکے اُس سے	بغیر اُس کی اجازت کے	جانتا ہے جو کچھ آگے اُن کے ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ	وَلَا يُحِيْطُوْنَ	بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ	اِلَّا بِمَا شَآءَ
اور جو کچھ پیچھے اُن کے ہے	اور نہیں گھیر سکتے	کچھ بھی اُس کے علم سے	مگر جس قدر وہ چاہے
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ	السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ	وَلَا يَـُٔوْدُهٗ	حِفْظُهُمَا ۚ
گھیرا ہے اُس کی کرسی نے	آسمانوں کو اور زمین کو	اور نہیں تھکاتی اس کو	نگہبانی اُن دونوں کی

وَهُوَ الْعَلِيُّ	الْعَظِيْمُ ○	لَآ اِكْرَاهَ	فِي الدِّيْنِ ۚ	قَدْ تَّبَيَّنَ
اور وہ ہے بلند مرتبہ	بڑا	نہیں زبردستی	دین میں	تحقیق ظاہر ہو گیا ہے
الرُّشْدُ	مِنَ الْغَيِّ	فَمَنْ يَّكْفُرْ	بِالطَّاغُوْتِ	وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ
راہ پانا	گمراہی سے	سو جو شخص نہ مانے	شیطان کو	اور مان لے اللہ کو
فَقَدِ اسْتَمْسَكَ	بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ	لَا انْفِصَامَ	لَهَا ؕ	وَاللّٰهُ
پس یقیناً تھام لیا اُس نے	بڑا مضبوط کڑا	نہیں ٹوٹنا	واسطے اُن کے	اور اللہ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○	اَللّٰهُ وَلِيُّ	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	يُخْرِجُهُمْ	
سُننے والا جاننے والا ہے	اللہ دوست دار ہے	اُن لوگوں کا جو ایمان لائے	نکالتا ہے اُن کو	

مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ ؕ	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا	اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ
اندھیروں سے	طرف روشنی کے	اور جولوگ کہ کافر ہوئے	دوست اُن کے شیطان ہیں

يُخْرِجُوْنَهُمْ	مِّنَ النُّوْرِ	اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ
نکالتے ہیں اُن کو	روشنی سے	طرف اندھیروں کے	یہ لوگ ہیں	آگ کے رہنے والے

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ○
وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

ایک بار	اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ	الْفَتَّاحِ	القَابِضِ
	مضبوط پکڑا میں نے اللہ کو	جوکھولنے والا ہے	بند کرنے والا ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ	السَّمِيْعِ	الْعَلِيْمِ	مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○
میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی	جو سننے والا	جاننے والا ہے	شیطان راندے ہوئے سے

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ○	وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ
بنام	اللہ	رحمت والے	بندہ نواز کے	اور جب تیرے پاس آئیں لوگ

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا	فَقُلْ	سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
جو ایمان لائے ہیں ساتھ نشانیوں ہماری کے	پس تو کہہ	سلامتی ہے اوپر تمھارے

كَتَبَ رَبُّكُمْ	عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ	اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ
لکھی ہے تمھارے رب نے	اپنی ذات پر مہربانی	یہ کہ تحقیق جو کوئی کرے

مِنْكُمْ	سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ	ثُمَّ تَابَ	مِنْ م بَعْدِهٖ
تم میں سے	بُرا کام ساتھ نادانی کے	پھر توبہ کرے	پیچھے اس کے

وَ اَصْلَحَ	فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O	وَ كَذٰلِكَ
اور نیکی کرے	پس بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے	اور اسی طرح
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ	وَلِتَسْتَبِيْنَ	سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ
جدا جدا بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں	اور تا کہ ظاہر ہو جائے	راہ گناہگاروں کی

قُلْ	اِنِّيْ نُهِيْتُ	اَنْ اَعْبُدَ	الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ
کہہ	بے شک میں منع کیا گیا ہوں	یہ کہ عبادت کروں	ان کی جنہیں پکارتے ہو تم

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	قُلۡ لَّاۤ اَتَّبِعُ	اَهۡوَآءَكُمۡ
سوائے اللہ تعالیٰ کے	کہہ دیجیے نہیں پیروی کرتا میں	خواہشوں تمھاری کی
قَدۡ ضَلَلۡتُ اِذاً	وَّ مَاۤ اَنَا	مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ o
تحقیق گمراہ ہوجاؤں گا میں اُس وقت	اور نہ ہوں گا میں	راہ پانے والوں میں سے

ثُمَّ اَنۡزَلَ	عَلَيۡكُمۡ	مِنۡ بَعۡدِ الۡغَمِّ	اَمَنَةً
پھر اُتارا	تم پر	بعد غم کے	امن
نُّعَاساً	يَّغۡشٰى	طَآئِفَةً مِّنۡكُمۡ	وَ طَآئِفَةٌ
نیند تھی	کہ چھائی تھی	ایک جماعت پر تم میں سے	اور ایک جماعت تھی
قَدۡ اَهَمَّتۡهُمۡ	اَنۡفُسُهُمۡ	يَظُنُّوۡنَ	بِاللّٰهِ
کہ فکر میں ڈالا تھا اُن کو	جانوں اُن کی نے	گمان کرتے تھے	ساتھ اللہ کے
غَيۡرَ الۡحَقِّ	ظَنَّ	الۡجَاهِلِيَّةِ ؕ	يَقُوۡلُوۡنَ
سوائے حق کے	گمان	جاہلیت کا	کہتے تھے
هَلۡ لَّنَا	مِنَ الۡاَمۡرِ	مِنۡ شَىۡءٍ ؕ	قُلۡ اِنَّ الۡاَمۡرَ
کیا ہے ہمارے لیے	اختیار سے	کچھ چیز	کہہ دیجیے بے شک اختیار
كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ	يُخۡفُوۡنَ	فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ	مَّا لَا يُبۡدُوۡنَ لَكَ
سب کا سب اللہ تعالیٰ کا ہے	چھپاتے ہیں	اپنے دلوں میں	جو نہیں ظاہر کرتے تیرے لیے
يَقُوۡلُوۡنَ	لَوۡ كَانَ لَنَا	مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ	مَّا قُتِلۡنَا
کہتے ہیں	اگر ہوتا ہمارے لیے	اختیار سے کچھ	نہ مارے جاتے ہم
هٰهُنَا ؕ	قُلۡ لَّوۡ كُنۡتُمۡ		فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ
یہاں	کہہ اگر ہوتے تم		بیچ گھروں اپنے کے
لَبَرَزَ الَّذِيۡنَ	كُتِبَ عَلَيۡهِمُ	الۡقَتۡلُ	اِلٰى مَضَاجِعِهِمۡ ۚ
البتہ نکل کھڑے ہوتے وہ لوگ	کہ لکھا گیا ہے اُن پر	مارا جانا	طرف خواب گاہوں اپنی کے
وَلِيَبۡتَلِىَ اللّٰهُ		مَا فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ	
اور تا کہ آزمائے اللہ		اُس چیز کو کہ بیچ سینوں تمھارے کے ہے	
وَلِيُمَحِّصَ مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ ؕ		وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ	
اور تا کہ خالص کرے اُسے جو تمھارے دلوں میں ہے		اور اللہ جاننے والا ہے	

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ○	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ	وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ	
سینوں والی بات کو	محمد اللہ کے رسول ہیں	اور وہ جولوگ ساتھ اُن کے ہیں	
اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ	رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ	تَرٰىهُمْ	رُكَّعاً
سخت ہیں کافروں پر	رحم دل ہیں آپس میں	دیکھتا ہے تو اُن کو	رکوع کرنے والے
سُجَّدًا	يَّبْتَغُوْنَ	فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ	وَرِضْوَاناً ط
سجدہ کرنے والے	چاہتے ہیں	فضل اللہ کا	اور رضامندی اُس کی
سِيْمَاهُمْ	فِيْ وُجُوْهِهِمْ	مِنْ	اَثَرِ السُّجُوْدُ
ان کی نشانی	اُن کے چہروں میں	سے	سجدوں کے اثر
ذٰلِكَ	مَثَلُهُمْ	فِي التَّوْرٰىةِ	وَمَثَلُهُمْ	فِي الْاِنْجِيْلِ
یہ ہے	صفت اُن کی	توریت میں	اور صفت اُن کی	انجیل میں
كَزَرْعٍ	اَخْرَجَ	شَطْئَهٗ	فَاٰزَرَهٗ	فَاسْتَغْلَظَ
جیسے کھیتی	نکالے	سوئی اپنی	پس قوی کرے اُس کو	پھر موٹی ہوجاوے
فَاسْتَوٰى	عَلٰى سُوْقِهٖ	يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ	
پھر کھڑی ہوجاوے	اپنی جڑوں پر	خوش لگتی ہے کھیتی کرنے والوں کو	
لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط	وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	
تاکہ غصے میں لائے اللہ بسبب اُن مسلمانوں کے کافروں کو	وعدہ کیا ہے اللہ نے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے	
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	مِنْهُمْ	مَّغْفِرَةً	وَّاَجْراً عَظِيْماً
اور کام کئے اچھے	اُن میں سے	بخشش کا	اور بڑے ثواب کا

اَلِفْ بَا تَا ثَا جِيْمْ حَا خَا دَالْ ذَالْ رَا زَا سِيْنْ شِيْنْ صَادْ ضَادْ طَا ظَا عَيْنْ غَيْنْ فَا قَافْ
كَافْ لَامْ مِيْمْ نُوْنْ وَاوْ هَا يَا

يَا رَبِّ سَهِّلْ وَ يَسِّرْ وَ لَا تُعَسِّرْ عَلَيْنَا يَارَبِّ

اے پروردگار! ہمارے کام سہل اور آسان فرما اور اے پروردگار! ہم پر سختی نہ فرما۔

دُعائے حِزْبُ البَحْر

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ ○
شروع بنام	اللہ	رحمت والے	بندہ نواز کے

يَا اَللّٰهُ	يَاعَلِيُّ	يَاعَظِيْمُ	يَا حَلِيْمُ	يَا عَلِيْمُ
اے اللہ	اے بلند	اے بڑے	اے بردبار	اے علیم

اَنْتَ رَبِّيْ	يَا عَلِيْمُ		
تو ہی میرا رب ہے	اے علیم		
وَعِلْمُكَ حَسْبِيْ	فَنِعْمَ الرَّبُّ	رَبِّيْ	وَنِعْمَ الْحَسْبُ
اور تیرا علم مجھے کافی ہے	پس کیسا اچھا رب ہے	میرا رب	کیسا اچھا ہے بھروسہ
حَسْبِيْ	تَنْصُرُ	مَنْ تَشَآءُ	وَاَنْتَ	الْعَزِيْزُ
بھروسہ میرا	تو مدد کرتا ہے	جس کی چاہے	اور تو	غالب ہے
الرَّحِيْمُ ○	نَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ	فِي الْحَرَكَاتِ	وَالسَّكَنٰتِ	
بندہ نواز ہے	ہم مانگتے ہیں تجھ سے بچاؤ	حرکتوں میں	اور خاموشیوں میں	
وَالْكَلِمٰتِ	وَالْاِرَادَاتِ	والْخَطَرَاتِ	مِنَ الظُّنُوْنِ	
اور بولنے میں	اور ارادوں میں	اور خطروں میں	بدگمانیوں سے	
وَالشُّكُوْكِ	وَالْاَوْهَامِ	السَّاتِرَةِ	لِلْقُلُوْبِ	عَنْ مُّطَالَعَةِ الْغُيُوْبِ
اور شکوک سے	اور توہمات سے	جو پردے ڈال دیں	دلوں پر	غیب کے دیکھنے سے
فَقَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ	وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالاً شَدِيْداً			
پس تحقیق آزمائے جارہے ہیں مومن بندے	اور زیروزبر ہورہے ہیں شدید زلزلوں سے			
وَاِذْ يَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ		
اور کہہ رہے ہیں	منافق لوگ	اور وہ جن کے دلوں میں بیماری ہے		
مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ	اِلَّا غُرُوْرًا ○	فَثَبِّتْنَا		
کہ ہم سے جو وعدہ کیا تھا اللہ نے اور اس کے رسول نے	وہ بس یوں ہی تھا	پس جمادے ہم کو		
وَانْصُرْنَا	وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ	كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ		
اور مدد کر ہماری	اور مسخر کر ہمارے لیے یہ دریا	جیسے کہ مسخر کیا تو نے دریا		
لِمُوْسٰى	عَلَيْهِ السَّلَامُ	وَسَخَّرْتَ النَّارَ	لِاِبْرَاهِيْمَ	عَلَيْهِ السَّلَامُ
موسٰے	علیہ السلام کے لیے	اور مسخر کیا تو نے آگ کو	ابراہیم	علیہ السلام کے لیے

وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِيْدَ	لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ	وَسَخَّرْتَ الرِّيْحَ	وَالشَّيٰطِيْنَ
اور مسخر کیے تو نے پہاڑ اور لوہا	داؤد علیہ السلام کے لیے	اور مسخر کی تو نے ہوا	اور شیاطین
وَالْجِنَّ	لِسُلَيْمٰنَ	عَلَيْهِ السَّلَامُ	وَسَخِّرْ لَنَا	كُلَّ بَحْرٍ
اور جنات	سلیمان	علیہ السلام کے لیے	اور مسخر کر ہمارے لیے	ہر دریا کو
هُوَ لَكَ	فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ	وَالْمُلْكِ	وَالْمَلَكُوْتِ
جو تیرا ہو	زمین پر اور آسمان پر	اور ملک میں	اور ملکوت میں
وَبَحْرَالدُّنْيَاوَ بَحْرَالْاٰخِرَةِ	وَسَخِّرْ لَنَا	كُلَّ شَيْءٍ
اور دنیا کے دریا میں اور آخرت کے دریا میں	اور مسخر کر ہمارے لیے	ہر چیز کو

يَّامَنْ م بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ
اے وہ کہ جس کے ہاتھ میں ہے حکومت ہر چیز کی

كٓهٰيٰعٓصٓ كٓهٰيٰعٓصٓ كٓهٰيٰعٓصٓ

ہر حرف پر دائیں ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے۔ پہلے حرف پر چھوٹی انگلی، دوسرے حرف پر ساتھ والی انگلی اور پانچویں یعنی آخری حرف پر انگوٹھا بند کرے۔ دوسری بار اسی ترتیب سے انگلیاں کھولتا جائے۔ تیسری بار اسی طرح تمام انگلیاں ترتیب سے بند کرے۔

	اُنْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُالنَّاصِرِيْنَ○	
	مدد کر ہماری کہ تو ہی سب سے اچھا مددگار ہے	چھوٹی انگلی کھولے
وَافْتَحْ لَنَا	فَاِنَّكَ خَيْرُالْفَاتِحِيْنَ○	
اور کھول دے ہم پر	کہ تو ہی سب سے اچھا کھولنے والا ہے	اس کے برابر والی انگلی کھولے
وَاغْفِرْ لَنَا	فَاِنَّكَ خَيْرُالْغٰفِرِيْنَ○	
اور معافی دے ہم کو	کہ تو ہی سب سے اچھا معافی دینے والا ہے	درمیانی انگلی کھولے
وَارْحَمْنَا	فَاِنَّكَ خَيْرُالرّٰحِمِيْنَ○	
اور رحم کر ہم پر	کہ تو ہی سب سے اچھا رحم کرنے والا ہے	انگشت شہادت کھولے
وَارْزُقْنَا	فَاِنَّكَ خَيْرُالرّٰزِقِيْنَ○	
اور روزی دے ہم کو	کہ تو ہی سب سے اچھی روزی دینے والا ہے	انگوٹھا کھول کر ہاتھ پھیلائے
وَاهْدِنَا	وَنَجِّنَا	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○	وَهَبْ لَنَا
اور ہدایت دے ہم کو	اور نجات دے ہم کو	ظالموں کی قوم سے	اور عنایت کر

مِنْ لَّدُنْكَ	رِيْحًا طَيِّبَةً	كَمَا هِيَ	فِيْ عِلْمِكَ	وَانْشُرْهَا
اپنے پاس سے	ہوا اچھی	جیسا کہ وہ	تیرے علم میں ہے	اور پھیلا اس ہوا کو
عَلَيْنَا	مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ		وَاحْمِلْنَا بِهَا	حَمْلَ الْكَرَامَةِ
ہم پر	اپنی رحمت کے خزانوں سے		اور اٹھا ہم کو اس ہوا کے ساتھ	اٹھانا بزرگی کا
مَعَ السَّلَامَةِ	وَالْعَافِيَةِ	فِي الدِّيْنِ	وَالدُّنْيَا	وَالْاٰخِرَةِ
ساتھ سلامتی کے	اور عافیت	دین میں	اور دنیا (میں)	اور آخرت (میں)
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○			اَللّٰهُمَّ	يَسِّرْ لَنَا
کہ تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے			یا اللہ	آسان کردے ہم پر
اُمُوْرَنَا	مَعَ الرَّاحَةِ		لِقُلُوْبِنَا	وَاَبْدَانِنَا
ہمارے کام	ساتھ راحت کے		واسطے ہمارے دلوں کے	اور ہمارے بدنوں کے
وَالسَّلَامَةِ	وَالْعَافِيَةِ		فِيْ دِيْنِنَا وَ دُنْيَانَا	وَكُنْ لَّنَا صَاحِبًا
اور سلامتی کے	اور عافیت		ہمارے دین میں اور ہماری دنیا میں	اور ہمارے لیے ہو مونس
فِيْ سَفَرِنَا		وَخَلِيْفَةً فِيْ اَهْلِنَا		وَاطْمِسْ
ہمارے سفر میں		اور خلیفہ ہمارے گھروں میں		اور مٹا دے
عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَآئِنَا		وَامْسَخْهُمْ		عَلٰى مَكَانَتِهِمْ
چہرے ہمارے دشمنوں کے		اور مسخ کردے انھیں		ان کی جگہوں میں
فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ	الْمَضِيَّ	وَلَا الْمَجِيْٓءَ	اِلَيْنَا	وَلَوْ نَشَآءُ
پس نہ طاقت رکھ سکیں	گزرنے کی	اور نہ آنے کی	ہماری طرف	اور اگر ہم چاہیں
لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ		فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ		فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ○
تو بے نور کردیں آنکھیں اُن کی		پھر وہ دوڑیں راستے کی طرف		مگر کیوں کر دیکھ سکیں
وَلَوْ نَشَآءُ		لَمَسَخْنٰهُمْ		عَلٰى مَكَانَتِهِمْ
اور اگر ہم چاہیں		مسخ کردیں اُن کو		اُن کی جگہوں پر
فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا		وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ○	يٰسٓ	وَالْقُرْاٰنِ
پھر نہ طاقت رکھ سکیں گزرنے کی		اور نہ پیچھے لوٹ سکیں	یاسین	قسم ہے قرآن
الْحَكِيْمِ	اِنَّكَ	لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ		عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
حکمت والے (کی)	یقیناً تو	پیغمبروں میں سے ہے		سیدھے راستے پر

تَنْزِيْلَ	الْعَزِيْزِ	الرَّحِيْمِ ○	لِتُنْذِرَ قَوْماً
(یہ قرآن) اُتارا ہوا ہے	(اللہ) غالب	مہربان کا	تاکہ ڈراؤ تم اُن لوگوں کو

مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ	فَهُمْ	غٰفِلُوْنَ ○	لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ
کہ نہیں ڈرائے گئے ہیں باپ اُن کے	پس وہ	بےخبر ہیں	یقیناً سچ ہوئی
عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ	فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○	اِنَّا جَعَلْنَا	فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ
اُن میں سے اکثر پر	پر وہ نہیں مانیں گے	بےشک ہم نے کردیے	اُن کی گردنوں میں

اَغْلٰلًا	فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ	فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○	وَجَعَلْنَا
طوق	اور وہ اُن کی ٹھوڑیوں تک ہیں	اس لیے وہ سر اونچا کیے ہوئے ہیں	اور کی ہم نے

مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ	سَدًّا	وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا	فَاَغْشَيْنٰهُمْ
اُن کے آگے سے	ایک دیوار	اور اُن کے پیچھے سے ایک دیوار	پس ڈھانک دیا ہم نے
فَهُمْ	لَا يُبْصِرُوْنَ ○	شَاهَتِ الْوُجُوْهُ	شَاهَتِ الْوُجُوْهُ
اس لیے وہ	نہیں دیکھ سکتے	بدشکل ہوئے چہرے	بدشکل ہوئے چہرے
شَاهَتِ	الْوُجُوْهُ		
بدشکل ہوئے	چہرے		
وَعَنَتِ	الْوُجُوْهُ	لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ○	وَقَدْ خَابَ
اور جھک گئے	چہرے	سامنے زندہ قائم رہنے والے کے	اور تحقیق ناکام رہا
مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا	طٰسٓمّٓ	حٰمٓعٓسٓقٓ	
جس نے اٹھالیا ظلم کا بوجھ	طاسین طاسین میم	حامیم عین سین قاف	

وَعَنَتِ	الْوُجُوْهُ	لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ○	وَقَدْ خَابَ
اور جھک گئے	چہرے	سامنے زندہ قائم رہنے والے کے	اور تحقیق ناکام رہا
مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا	طٰسٓمّٓ	حٰمٓعٓسٓقٓ	
جس نے اٹھالیا ظلم کا بوجھ	طاسین طاسین میم	حامیم عین سین قاف	

وَعَنَتِ	الْوُجُوْهُ	لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ○	وَقَدْ خَابَ
اور جھک گئے	چہرے	سامنے زندہ قائم رہنے والے کے	اور تحقیق ناکام رہا
مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا	طٰسٓمّٓ	حٰمٓعٓسٓقٓ	
جس نے اٹھالیا ظلم کا بوجھ	طاسین طاسین میم	حامیم عین سین قاف	

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ	يَلْتَقِيَانِ ○	بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ
جاری کیا دو دریاؤں کو	کہ باہم ملتے ہیں	اُن دونوں میں ایک حجاب ہے کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتے

حٰمٓ داہنی طرف کہے حٰمٓ بائیں طرف کہے حٰمٓ آگے کہے حٰمٓ پیچھے کہے حٰمٓ نیچے کی طرف کہے حٰمٓ اوپر آسمان کی سمت کہے حٰمٓ دونوں ہاتھوں پر دم کر کے سر سے پاؤں تک بدن پر پھیرے۔

حٰمٓ	فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُوْنَ	وَجَآءَ النَّصْرُ	حُمَّ الْاَمْرُ
حامیم	ہم پر فتح یاب نہ ہوں گے دشمن	اور آئی مدد خدا کی	گرم کیا گیا کام
غَافِرِ الذَّنْبِ	الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ	مِنَ اللّٰهِ	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ
بخشنے والا گناہوں کا	غالب جاننے والا	اللہ کی طرف سے	اتاری ہوئی کتاب ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط	ذِي الطَّوْلِ ط	شَدِيْدِ الْعِقَابِ	وَقَابِلِ التَّوْبِ
نہیں کوئی معبود اُس کے سوا	قوت والا	سخت عذاب کرنے والا	اور قبول کرنے والا توبہ کا
تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا		بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا	اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ
سورۂ تبارک ہماری دیوار ہے		بسم اللہ ہمارا دروازہ ہے	اُسی کے پاس ہے ٹھکانا
حٰمٓعٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا		كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا	يٰسٓ سَقْفُنَا
کلمہ حٰمٓعٓسٓقٓ ہماری حمایت ہے		کلمہ كٓهٰيٰعٓصٓ ہماری کفایت	سورۂ یٰسٓ ہماری چھت
اس کے بعد	السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○	وَهُوَ	فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ
سات بار یہ پڑھے:	سننے والا جاننے والا ہے	اور وہ	پس جلد کفایت کرلے تجھ کو اللہ
نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا	وَعَيْنُ اللّٰهِ	عَلَيْنَا	مَسْبُوْلٌ — سِتْرُ الْعَرْشِ
دیکھنے والی ہے ہماری طرف	اور خدا کی آنکھ	ہم پر	لٹکا ہوا ہے — پردہ عرش کا
وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ○		بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْنَا	
اور اللہ اُن کے چاروں طرف گھیرا ڈالے ہوئے ہے		خدا کی قدرت کے ساتھ۔ نہ قدرت پائے گا ہم پر کوئی	

بَعْدَ اس کے	فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ○	قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ	بَلْ هُوَ
تین بار یہ پڑھے	لوح محفوظ میں	قرآن ہے بزرگ	بلکہ وہ
پھر تین بار	وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○	خَيْرٌ حَافِظًا	فَاللّٰهُ
یہ پڑھے	اور وہ سب زیادہ رحم کرنے والا ہے	بہتر نگہبانی کرنے والا	پس اللہ ہے
اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○		الَّذِيْ	اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ
اور وہ دوست رکھتا ہے نیکوں کو	نازل فرمائی کتاب	جس نے	یقیناً میرا دوست اللہ ہے

پھرسات بار	حَسْبِیَ اللّٰہُ	لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط	عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ
یہ پڑھے	کافی ہے مجھ کواللہ	نہیں کوئی معبودمگر وہ	اسی پر بھروسہ کیا میں نے
وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ	پھرتین بار	بِسْمِ اللّٰہِ	الَّذِیْ
اور وہی ہے مالک عرش عظیم کا	یہ پڑھے	ساتھ نام اللہ کے	وہ اللہ

لَایَضُرُّ	مَعَ اِسْمِہٖ	شَیْءٌ	فِی الْاَرْضِ	وَلَا فِی السَّمَآءِ
کہ نہیں ضرر پہنچاتی	اُس کے نام کے ساتھ	کوئی چیز	زمین میں	اور نہ آسمان میں

وَھُوَ السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ○	تین بار	وَلَا حَوْلَ
اور وہ سننے والا	جاننے والا ہے	یہ پڑھے	اور نہیں ہے بچنا گناہوں سے

وَلَا قُوَّۃَ	اِلَّا بِاللّٰہِ	الْعَلِیِّ	الْعَظِیْمِ	سُبْحٰنَ	رَبِّکَ
اور نہیں قوت	مگر ساتھ مدد اللہ	برتر	بزرگ کے	پاک ہے	پروردگار تیرا

رَبِّ الْعِزَّۃِ	عَمَّا یَصِفُوْنَ ○	وَسَلٰمٌ	عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○
مالک عزت کا	اُس سے جو وہ بیان کرتے ہیں	اور سلام ہو	پیغمبروں پر

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○	پھرتین بار	وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی	
اور سب تعریف اللہ ربّ العالمین کے لیے	یہ پڑھے:	اور رحمت نازل فرمائے اللہ تعالیٰ	

عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ	مُحَمَّدٍ	وَّاٰلِہٖ	وَاَصْحَابِہٖ	اَجْمَعِیْنَ
اپنی بہترین مخلوق پر	جو محمد ہیں	اور اُن کی آل پر	اور ان کے اصحاب	سب (پر)

بِرَحْمَتِکَ یَآاَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
اپنی رحمت کے ساتھ اے ارحم الراحمین

دعائے اختتام

یَا اَللّٰہُ	یَا نُوْرُ	یَا حَقُّ	یَامُبِیْنُ	اَکْسِنِیْ	مِنْ نُّوْرِکَ
اے اللہ	اے نور	اے حق	اے مبین	پہنا مجھ کو	اپنے نور سے

وَعَلِّمْنِیْ مِنْ عِلْمِکَ	وَفَھِّمْنِیْ عَنْکَ		وَاسْمَعْنِیْ مِنْکَ
اور سکھا مجھ کو اپنے علم سے	اور سمجھ دے مجھ کو اپنی طرف سے		اور سنا تو مجھ کو اپنی طرف سے

وَاَبْصِرْنِیْ بِکَ	اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ	یَاسَمِیْعُ
اور دکھلا تو مجھ کو ساتھ اپنے	بیشک تو ہر چیز پر	قادر ہے	اے سننے والے

يَا عَلِيْمُ	يَا حَلِيْمُ	يَا عَلِيُّ	يَاعَظِيْمُ	اِسْمَعْ دُعَآئِيْ
اے جاننے والے	اے بردبار	اے بلندمرتبہ	اے بزرگ	سن تو میری دعا کو
بِخَصَآئِصِ لُطْفِكَ	اٰمِيْن		اٰمِيْن	اٰمِيْنَ○
اپنی خاص مہربانی سے	میری دعا قبول کر		میری دعا قبول کر	میری دعا قبول کر
اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ	التَّآمَّاتِ كُلِّهَا		مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ	
پناہ مانگتا ہوں ساتھ کلماتِ خدا	جو پورے کامل ہیں سب کے سب		ہر اس چیز کی برائی سے جسے پیدا کیا ہے اس نے	
اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ	التَّآمَّاتِ كُلِّهَا		مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ	
پناہ مانگتا ہوں ساتھ کلماتِ خدا	جو پورے کامل ہیں سب کے سب		ہر اس چیز کی برائی سے جسے پیدا کیا ہے اس نے	
اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ	التَّآمَّاتِ كُلِّهَا		مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ	
پناہ مانگتا ہوں ساتھ کلماتِ خدا	جو پورے کامل ہیں سب کے سب		ہر اس چیز کی برائی سے جسے پیدا کیا ہے اس نے	
يَاعَظِيْمَ السُّلْطَانِ	يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ		يَادَآئِمَ النِّعَمِ ط	
اے بڑے غلبے والے	اے ہمیشہ احسان کرنے والے		اے ہمیشہ نعمت دینے والے	
يَابَاسِطَ الرِّزْقِ	يَا وَاسِعَ الْعَطَايَا		يَادَافِعَ الْبَلَايَا	
اے فراخ کرنے والے روزی کے	اے کشادہ کرنے والے بخششیں		اے دور کرنے والے بلاؤں کے	
يَاحَاضِراً	لَّيْسَ بِغَائِبٍ		يَامَوْجُوْدًا عِنْدَالشَّدَآئِدِ	
اے وہ ذات کہ حاضر ہے	کسی وقت غائب نہیں		اے وہ ذات کہ موجود ہے سختیوں کے وقت	
يَامُجْمِلَ السِّرِّ	يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ		يَالَطِيْفَ الصُّنْعِ	
اے اچھا رکھنے والے بھید کے	اے پوشیدہ مہربانی کرنے والے		اے پاکیزہ کار	
يَا حَلِيْماً لَّا يَعْجَلُ	يَاجَوَّاداً لَّا يَبْخَلُ		اِقْضِ حَاجَتِيْ	
اے بُردبار کہ نہیں جلدی کرتا	اے بڑے سخی کہ نہیں بخل کرتا		پوری کر میری حاجت	
بِرَحْمَتِكَ	يَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ○		اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ	
اپنی مہربانی سے	اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے		اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے	
بِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ	الْمَكْنُوْنِ	السَّلَامِ	الْمُنَزَّلِ	
ساتھ تیرے نام کے جو مخزون ہے	پوشیدہ ہے	سلام ہے	اتارا گیا ہے	
الْقُدُّوْسِ	الْمُطَهَّرِ	الطَّاهِرِ	يَادَهْرُ	يَادَيْهَارُ	يَادَيْهُوْرُ
پاک ہے	پاکیزہ ہے	پاک ہے	اے دہر	اے دیہار	اے دیہور

يَآ اَزَلُ	يَآ اَبَدُ	يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ ○	وَلَمْ يُوْلَدْ ○
اے ازل	اے ابد	اے وہ ذات جو پیدا نہیں ہوئی	اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ	كُفُوًا اَحَدٌ ○	يَا مَنْ لَّمْ يَزَلْ	يَا هُوْ
اور نہیں ہے اُس کا	کوئی ہم جنس	اے وہ ذات کہ اس کو ہمیشگی ہے	یاہُو
يَا هُوْ	يَا هُوْ	مَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوْ	يَا كَانَ
یاہُو	یاہُو	اے وہ ذات کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ	اے ثابت اپنی ذات میں
يَا كَيْنَانُ	يَا رُوْحُ		يَا كَائِنُ قَبْلَ كُلِّ كَوْنٍ
اے موجود اپنی ذات میں	اے عالم کے لیے روح		اے وہ ذات کہ موجود تھی پہلے ہر وجود سے
يَا كَآئِنُ	بَعْدَ كُلِّ كَوْنٍ		اِلٰهِيًا اِسْرَاهِيًّا اُذُنِيْ اَتْبَاؤُثُ
اے وہ ذات کہ موجود رہے گی	بعد ہر موجود کے		اے ازلی جسے کبھی فنا نہیں اے وہ ابدی جو ہمیشہ رہے گا
يَا مُجَلِّيَ	عَظَآئِمِ الْاُمُوْرِ		سُبْحٰنَكَ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ
اے روشن کرنے والے	بڑی بڑی چیزوں کے		پاکی ہے درگزر کرنے پر باوجود قدرت تیری کے
فَاِنْ تَوَلَّوْا	فَقُلْ	حَسْبِيَ اللّٰهُ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط
پھر اگر روگردانی کریں کفار	تو کہہ تُو	مجھ کو اللہ کافی ہے	اس کے سوا کوئی معبود نہیں
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ	وَ هُوَ		رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○
اُسی پر میرا بھروسہ ہے	اور وہ		عرشِ عظیم کا مالک ہے
لَيْسَ كَمِثْلِهٖ	شَيْءٌ	وَ هُوَ	السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
نہیں ہے اُس کی مثل	کوئی شے	اور وہ ہے	سننے والا، جاننے والا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ	وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ		كَمَا صَلَّيْتَ
اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر	اور آلِ محمد ﷺ پر		جیسے کہ رحمت نازل کی تو نے
عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ	وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ	اِنَّكَ حَمِيْدٌ	مَّجِيْدٌ
ابراہیمؑ پر	اور آلِ ابراہیمؑ پر	بے شک تو قابل ستائش	بزرگی والا ہے
اَللّٰهُمَّ	بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ	وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ	كَمَا بَارَكْتَ
یا اللہ	برکت نازل فرما محمد ﷺ پر	اور آلِ محمد ﷺ پر	جیسے کہ برکت نازل کی تو نے
عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ	وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ	اِنَّكَ حَمِيْدٌ	مَّجِيْدٌ
ابراہیمؑ پر	اور آلِ ابراہیمؑ پر	بیشک تو قابل ستائش	بزرگی والا ہے

پڑھنے کا طریقہ:۔ روزانہ صبح نماز فجر سے قبل اور بعد از نماز عصر ''دعا حزب البحر'' ایک ایک بار مع اعتصام اور اختتام پڑھیں۔ اگر ان اوقات میں نہ پڑھ سکیں تو نماز فجر، نماز مغرب اور نماز عشاء کے بعد کسی وقت پڑھ لیں۔ روزانہ مقررہ وقت اور مقررہ جگہ پر پڑھنے سے زیادہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ کوشش کریں کہ دعا پڑھنے میں ناغہ نہ ہو۔ اگر ناغہ ہو تو قضا دے لیں۔ اگلے دن دو بار پڑھ لیں۔ ایک سال بلا ناغہ پڑھنے سے اس کی زکات ادا ہو جاتی ہے اور پھر زیادہ فوائد حاصل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ روزانہ اس دعا کے ساتھ صبح/شام درود شریف، الحمد شریف، آیت الکرسی، چاروں قُل اور درود شریف ہر ایک پانچ، سات، نو، گیارہ یا اکیس بار پڑھ لیا کریں۔ خواجہ حسن نظامی نے اپنی کتاب میں ہر پاکباز مسلمان کو یہ دعا پڑھنے کی عام اجازت عنایت فرمائی ہے۔ راقم الحروف کو ان کے نسبی و روحانی وارث عابد نظامی سے براہِ راست بھی اجازت حاصل ہے۔ مختلف مسائل کے حل کے لیے دعا پڑھنے کے طریقے گزشتہ اوراق میں لکھے جا چکے ہیں، ان کے مطابق عمل کریں۔

حزبِ مریم

(وظیفہ برائے حصولِ اولاد)

حمل قرار نہ پانا، حمل قرار پانے کے بعد ضائع ہو جانا، اولاد کا ناکارہ یا اپاہج پیدا ہونا، پیدا ہونے کے بعد مر جانا، صرف لڑکیاں یا لڑکے پیدا ہونا، مرضِ اٹھرا کی مختلف صورتیں ہیں۔ مرض اٹھرا، سحر، آسیب، نظرِ بد یا کسی جسمانی عارضے اور جنسی کمزوری کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ بفضلِ تعالیٰ، یہ وظیفہ ہر طرح کی رکاوٹ کا علاج ہے۔ استقرارِ حمل سے لے کر بچے کی پیدائش تک یہ وظیفہ جاری رکھیں۔ اس کی بدولت استقرارِ حمل کے بعد زچہ و بچہ دونوں محفوظ رہیں گے اور تمام مراحل آسانی و سلامتی سے طے پا جائیں گے۔ یہ وظیفہ ہر طرح کے جسمانی و روحانی اور ذہنی و نفسیاتی مرض کا مجرب علاج ہے۔ اس کی برکت سے سحر (جادو)، آسیب (جنات) اور نظرِ بد کے اثرات دور ہو جاتے ہیں اور آئندہ کے لیے حفاظت بھی ہو جاتی ہے۔ اس وظیفے میں شامل اوراد و وظائف کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ فلاحِ دارین کے حصول اور من کی مراد پانے کے لیے صدق و خلوص سے درج ذیل ہدایات پر عمل کریں:

۱۔ پابندی سے نماز ادا کریں۔ کسی کی حق تلفی نہ کریں۔ ہر طرح کی برائی سے بچیں۔ زیادہ سے زیادہ صدقات دیں۔ ہر ہفتے حسبِ استطاعت مرغی کا گوشت یا بڑا گوشت کسی مستحق کو دیں اور جانوروں کو بھی ڈالیں۔

۲۔ نیت کریں کہ میری تمام عبادات کا اصل مقصد رضائے الٰہی، دنیا و آخرت میں حفظ و امان، سلامتی، عفو و عافیت اور فوز و فلاح دائمی کا حصول ہے۔ نیک، نرینہ اور تندرست اولاد کی طلب بھی اسی لیے ہے۔

علاج کے لیے ہدایات

۱۔ کالی مرچ، اجوائن، کلونجی اور خشک دھنیا ہم وزن (ایک، ایک پاؤ) لے کر پیس لیں اور ایک کھلے برتن میں ڈال لیں۔ تریسٹھ (اکیس ×۳) لونگ اور تریسٹھ (اکیس ×۳) چھوہارے (اچھے جن کی نتھ باقی ہو) لیں۔ لونگ اور چھوہارے الگ برتن میں ڈال لیں۔ اسی طرح الگ برتنوں (ڈبوں، بوتلوں) میں چینی، نمک، پانی اور سرسوں یا زیتون کا تیل لے لیں۔

تمام اشیاء سامنے رکھ لیں۔ درود شریف، سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، چاروں قُل اور دوبارہ درود شریف ہر ایک گیارہ گیارہ بار پڑھ کر یہ تمام اشیاء دم کر لیں۔ اس کے بعد سورۂ یٰسین (۳۶)، سورۂ رحمٰن (۵۵)، سورۂ تغابن (۶۴)، سورۂ ملک (۶۷)، سورۂ مزمل (۷۳)، سورۂ شمس (۹۱) اور سورۂ والضحیٰ (۹۳) ایک ایک بار پڑھ کر دم کر لیں۔ سات بار درج ذیل آیت مقدسہ پڑھ کر دم کریں۔

أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ ۝ النور[24:40]

یا (کافروں کے اعمال) اس گہرے سمندر کی تاریکیوں کی مانند ہیں جسے موج نے ڈھانپا ہوا ہو (پھر) اس کے اوپر ایک اور موج ہو (اور) اس کے اوپر بادل ہوں (یہ تہ در تہ) تاریکیاں ایک دوسرے کے اوپر ہیں، جب (ایسے سمندر میں ڈوبنے والا کوئی شخص) اپنا ہاتھ باہر نکالے تو اسے (کوئی بھی) دیکھ نہ سکے، اور جس کے لئے اللہ ہی نے نورِ (ہدایت) نہیں بنایا تو اس کے لئے (کہیں بھی) نور نہیں ہوتا۔

☆ دم کیا ہوا سفوف صبح نہار منہ اور بعد نماز عصر چائے کے چمچ کے چوتھے حصے کے برابر کھا لیں۔ اسی طرح حسبِ ضرورت نمک، چینی کھانے پینے کی اشیاء میں استعمال کرتے رہیں۔ دم کیا ہوا پانی پئیں۔ تیل بالوں کو لگائیں اور کھانے میں استعمال کریں۔

☆ غسلِ حیض کے بعد گائے کے دودھ میں جس کا نر بچھڑا ہو سات چھوہارے بھگوئیں۔ پہلی رات سات چھوہارے کھائیں۔ ایک چھوہارے کے دو حصے کرلیں۔ ایک حصہ مرد اور ایک حصہ عورت کھالے۔ پھر دودھ دونوں پئیں۔ اس کے بعد ہم بستری کریں۔ اسی طرح دوسری اور تیسری رات کریں۔

☆ غسلِ حیض کے بعد ہر روز رات کو سوتے وقت ایک لونگ کھائیں اور اس پر پانی نہ پئیں۔

☆ یہ عمل ہر ماہ اکیس دن کریں۔ اسی طرح دوسرے ماہ اور تیسرے ماہ کریں۔ اگر خدانخواستہ پہلے اکیس دن میں مراد پوری نہ ہو تو دس گیارہ دن ناغہ کرکے پھر اکیس دن اسی عمل کو دہرائیں۔ وظیفے سے فراغت کے بعد روزانہ بارگاہ رب العالمین میں رو رو کر اپنے مقاصد کے لیے دعا مانگیں۔ کوشش کریں کہ باوضو رہیں اور دن میں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ، جلد مراد بر آئے گی۔

☆ استقرارِ حمل کے بعد، لونگ، چھوہاروں اور دم کیے ہوئے سفوف کا استعمال بند کردیں۔ جبکہ دیگر اشیاء دم کرکے استعمال کرتے رہیں۔

☆ یہ دم کی ہوئی اشیاء اولاد کے خواہش مند دیگر خواتین وحضرات بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ تاہم، درج ذیل اوراد و وظائف ہر مرد و عورت (میاں بیوی) کو استقرارِ حمل سے قبل اور استقرارِ حمل سے لے کر بچے کی پیدائش تک خود پڑھنا ہوں گے:

۱۔ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔

..... رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا o الفرقان[25:74]

..... اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنادے۔

۲۔ ہر نماز کے بعد پیٹ پر ہاتھ رکھ کر درود شریف، سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، چاروں قُل اور دوبارہ درود شریف ہر ایک، ایک، ایک یا تین، تین بار پڑھ لیں۔

۳۔ اس کے علاوہ مرد صبح وشام درود شریف، سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، چاروں قُل اور دوبارہ درود شریف ہر ایک، گیارہ، گیارہ یا اکیس، اکیس بار پڑھ لے۔ خاتون صبح اشیاء دم کرتے وقت ہی یہ وظیفہ پڑھ لے گی۔ اس لیے وہ شام کو یہ سورۂ مقدسہ مع درود شریف گیارہ، گیارہ بار پڑھ لیں۔

۴۔ صبح وشام درج ذیل آیت کی ایک تسبیح پڑھیں۔

..... رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ o الانبیاء [21:89]

..... اے میرے رب! مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب وارثوں سے بہتر ہے۔

۵۔ "اَللّٰهُ مُعْطِيْ اَللّٰهُ قَادِرٌ اَللّٰهُ شَافِيْ" کی روزانہ تین تسبیح سونے سے پہلے ایک وقت مقررہ پر اکیس روز پڑھیں۔

۶۔ ''حزبِ مریم'' میں شامل تمام اوراد و وظائف کا ترجمہ اچھی طرح پڑھ اور سمجھ لیں اور اوراد و وظائف پڑھتے وقت یہ ترجمہ ذہن میں رکھیں۔ اس میں شامل سورۂ مقدسہ کے فضائل اور ان کے احادیث و کتبِ وظائف میں منقول فوائد بھی پڑھ لیں۔ اس سے ذکر و فکر کی حاصل ہونے والی ان انمول نعمتوں کی قدر و قیمت اور ضرورت و اہمیت کا احساس تقویت پائے گا اور قدرے زیادہ توجہ اور لگن کے ساتھ ان کا ورد کرنے کی تحریک پیدا ہوگی۔

۷۔ روزانہ صبح کے وقت (بعد از نماز فجر) ایک تسبیح پڑھنے میں 5 منٹ، تمام اشیاء دم کرنے میں قریباً 30 منٹ، ہر نماز کے بعد ذکر اور دم کرنے میں 3 منٹ اور رات کو (بعد از نماز عشاء) چار تسبیحات پڑھنے میں قریباً 20 منٹ لگیں گے۔ اس طرح روزانہ ''حزبِ مریم'' کے مطابق صبح وشام اور ہر نماز کے بعد اوراد و وظائف پڑھنے اور دم کرنے میں قریباً ایک گھنٹہ لگے گا۔ نیک، صالحہ، نرینہ اولاد کے حصول اور سحر و آسیب اور نظرِ بد سے نجات کے لیے اور ناقابلِ علاج امراض کے علاج کے لیے اس قدر وقت وقف کرنے میں کوئی تردد نہ

کریں۔ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے قرب اور رضا کے حصول کے لیے انسان کو ہمہ وقت ذکر وفکر اور اعمالِ خیر میں مصروف رہنا چاہیے۔ (وما توفیقی الا باللہ)

۸۔ جب عورت کو حمل قرار پائے تین ماہ ہو جائیں تو کچے نیلے سوت کے اکتالیس دھاگے لے کر جو عورت کے قد کے برابر ہوں، ان دھاگوں پر سورۃ الطارق اکتالیس مرتبہ پڑھ کر اکتالیس عدد گرہیں اس طرح لگائیں کہ ہر بار گرہ لگاتے ہوئے دھاگے پر پھونک لگائیں۔ بعد میں پورے دھاگے پر سورۃ الطارق کو تین مرتبہ پڑھ کر مکمل طور پر پھونک لگائیں۔ اس دھاگے کو عورت اپنی کمر پر باندھ لے اور اس کی حفاظت کرے۔ جب دھاگہ یا ڈوری تیار ہو جائے تو حسب استطاعت اکاون روپے یا ایک سوایک روپے بطور ہدیہ مسجد میں جمع کروادیں یا فقراء میں تقسیم کردیں۔ اگر اس دوران غسل کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اس دھاگے کو کھول کر علیحدہ رکھ دیں اور بعد از غسل دوبارہ پہن لیں۔ زچگی کے فوری بعد اس دھاگے کو بچے کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ یہ دم کیا ہوا دھاگہ نہ صرف حمل کی حفاظت کے لیے بلکہ تمام جسمانی وروحانی اور ذہنی ونفسیاتی امراض اور دفع سحر وآسیب ونظرِ بد کے لیے نہایت مجرب ہے۔

حزب المؤمن

(صبح وشام کے اذکار)

بندہ عاجز نے احادیثِ نبوی ﷺ اور اولیاء اللہ کے معمولات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ منزل ترتیب دی ہے۔اس منزل کے مشمولات کئی عشروں سے بندہ عاجز کے معمولات میں شامل ہیں اوران کے بے شمار فوائد مشاہدے وتجربے میں آئے ہیں۔

اس منزل (’الحزب المؤمن‘) کے شروع میں منتخبہ سورۂ مقدسہ اور آیاتِ مقدسہ کے فضائل تحریر کرنے کے بعد تمام سورہ وآیات مقدسہ کا متن مع ترجمہ دیا گیا ہے تا کہ قارئین ان کے فضائل اور مفاہیم سے آگاہ ہوکر توجہ اور یکسوئی سے یہ منزل پڑھ سکیں۔اس میں ذیلی عنوانات کے تحت درود شریف اور تسمیہ کے بعد منتخبہ سورۂ مقدسہ، منتخبہ آیاتِ مقدسہ، دعائے اسمِ اعظم، دعائے استغفار وتوبہ وطلبِ عافیت اور درود شریف دیے گئے ہیں۔اس منزل کے مشمولات کے ساتھ قوسین میں ان کے فضائل بھی دیے گئے ہیں تا کہ منزل پڑھنے کے دوران فضائل پیشِ نظر رہیں اور اس سے ذوق وشوق اور توجہ ویکسوئی میں اضافہ ہوتا رہے۔بعض مقامات پر احادیث مبارکہ اور بزرگوں کے ارشادات کے مطابق پڑھنے کی تعداد بھی دی گئی ہے۔یہ منزل سینکڑوں احادیث مبارکہ کے متون اور مفاہیم کو پیشِ نظر رکھ کر ترتیب دی گئی ہے۔مثلاً

المعجم الکبیر طبرانی کی حدیث 2959 میں ارشاد ہوا ہے:

حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چچا جان دعا کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لیا کریں تو اللہ پاک آپ کی دعاؤں کو قبول فرمائے گا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَ رِضْوَانِکَ الْاَکْبَرْ

اے اللہ میں تیرے اسمِ اعظم اور سب سے بڑی رضا کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔

منزل ’الحزب المؤمن‘ کے آخر پر، دعائے اسمِ اعظم کے بعد مذکورہ بالا دعا دے کر دعا ’سید الاستغفار‘ دی گئی ہے۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اس استغفار کو ایک مرتبہ دن یا رات میں یقینِ کامل کے ساتھ پڑھ لے گا اگر وہ اس دن یا رات میں وفات پا جائے گا تو وہ ضرور جنتی ہوگا۔اسی طرح دعائے اسمِ اعظم، اسمِ اعظم سے متعلقہ قریباً تمام احادیث اور مشہور اقوال علما واولیا کی تحقیقات پر مبنی ہے۔

دنیا وآخرت میں رضائے الٰہی، رضائے نبوی ﷺ، عفو وعافیت، حفظ وامان، سلامتی اور فوز وفلاح دائمی کے حصول کے لیے، تمام مشکلات ومسائل کے حل کے لیے اور زندگی کے نہ ختم ہونے والے سفر کے ہر مرحلے پر کامیابی کے حصول کے لیے اس منزل اور اس کے مشمولات کو دائمی رفیق بنانے کی نیت سے نہایت ذوق وشوق، محبت اور عقیدت سے منتخبہ سورۂ مقدسہ میں سے ہر ایک سورہ صبح وشام کم از کم پانچ، پانچ بار پڑھیں۔اس کے بعد پڑھنے کی تعداد میں اضافہ کرتے جائیں اور روزانہ صبح وشام بلا ناغہ ہر حال میں 7، 11، 33، 41 یا 101 باران کا ورد جاری رکھیں۔ہر نماز کے بعد انہیں ایک ایک یا تین تین بار پڑھیں۔اسی طرح منتخبہ آیاتِ مقدسہ نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد دی گئی تعداد میں اور دیگر نمازوں کے بعد ایک ایک بار پڑھنے کا معمول بنالیں۔یہ منزل دنیا وآخرت کے ہر کام کے لیے کفایت کرے گی اور اس کے علاوہ کسی اور ورد وظیفے کی ضرورت نہیں رہے گی۔منزل میں مشمولہ سورۂ مقدسہ، آیاتِ مقدسہ اور اوراد مقررہ اوقات وتعداد میں پڑھنے کے علاوہ سوتے وقت، بیدار ہوتے وقت اور چلتے پھرتے میں پڑھتے ہیں۔

صبح وشام کے اذکار:۔

۱۔ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ وہ کہتے ہیں:"ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: یارسول اللہ! مجھے کل رات ایک بچھو نے ڈنگ مار دیا ہے، تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر تم شام کے وقت کہہ دیتے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں تمام مخلوقات کے شر سے اللہ تعالی کے کامل کلمات کے ذریعے اسی کی پناہ چاہتا ہوں۔

تو تمہیں بچھو ڈنگ نہ مارتا) (۵۲۱)

اور اسی طرح ترمذی کی روایت میں ہے کہ:

جو شخص شام کے وقت تین بار کہے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں تمام مخلوقات کے شر سے اللہ تعالی کے کامل کلمات کے ذریعے اسی کی پناہ چاہتا ہوں۔

تو اس رات کوئی بھی زہریلی چیز اسے نقصان نہ دے۔ (۵۲۲)

۰۲۔ ابان بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (جو شخص تین بار یہ کہے:

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اللہ کے نام سے (میں صبح یا شام اسی کی پناہ میں آتا ہوں)، اس کے نام سے زمین و آسمان میں کوئی چیز بھی نقصان نہیں دیتی، اور وہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

تو اسے صبح تک کوئی اچانک پہنچنے والی تکلیف نہیں پہنچے گی اور جو یہ کلمات صبح کے وقت کہے تو شام تک اسے اچانک پہنچنے والی تکلیف نہیں پہنچے گی۔

راوی کہتے ہیں کہ: ابان بن عثمان پر فالج کا حملہ ہو گیا اور ایک آدمی جس نے ابان سے یہ حدیث سنی تھی ابان کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھے جا رہا تھا تو ابان نے پوچھا: تم میری طرف کیسے دیکھ رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں نے عثمان پر جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا تھا، اصل بات یہ ہے کہ جس دن مجھ پر فالج کا حملہ ہوا ہے میں غصے میں تھا اور یہ دعا پڑھنا بھول گیا۔

۰۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت دس بار یہ کلمہ کہا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور ہر تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔) اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی، اس کو ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی، جس نے شام کو یہ کلمات ادا کیے، اس کو بھی یہی فضیلت حاصل ہوگی۔ (۵۲۳)

۰۴۔ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس نے صبح کے وقت دس بار یہ کلمات ادا کیے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر بار ادائیگی کے عوض دس نیکیاں لکھے گا، اس کی دس برائیاں معاف کرے گا، اس کے دس درجے بلند کرے گا، اس کو دس گردنیں آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور یہ کلمات دن کے شروع سے آخر تک اس کی حفاظت کرنے کے لیے اسلحہ اور حفاظت ثابت ہوں گے اور اس دن کسی شخص کا عمل اس کے اس عمل پر غالب نہیں آ سکے گا، اگر وہ شام کو یہ عمل کرے گا تو اس کو یہی فضیلت حاصل ہوگی۔ (۵۲۴)

۰۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم صبح کی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو سات بار یہ دعا پڑھو:

اللّٰھُمَّ أَجِرْنِی مِنَ النَّارِ

اگرتم نے یہ دعا پڑھ لی اوراس دن تم وفات پا گئے تو تمھارے لئے جہنّم کی آگ سے آزادی لکھ دی جائیگی اور جب تم مغرب کی نماز سے فارغ ہو جاؤ تب بھی سات بار یہ ہی دعا پڑھ لیا کرو، اگرتم نے یہ دعا پڑھ لی اوراس رات تم وفات پا گئے تو تمھارے لئے جہنّم کی آگ سے آزادی لکھ دی جائیگی۔ (۵۲۵)

۰۶۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جومسلمان بندہ شام اورصبح کے وقت تین بار یہ کہے کہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا (ترجمہ) میں اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے راضی ہوا) تو اللہ تعالیٰ پر ازراہ کرم وفضل یہ لازم ہوگا کہ وہ قیامت کے دن اس بندہ کو راضی کرے (یعنی اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ثواب دے گا کہ وہ راضی اورخوش ہو جائے گا۔ (۵۲۶)

نوٹ:۔بعض روایتوں میں لفظ نبیا ہے اور بعض میں رسول۔لہٰذا مستحب یہ ہے کہ دونوں ہی لفظ پڑھے جائیں یعنی یوں کہا جائے وبمحمد نبیا و رسولا۔

حضرت منیذر رضی اللہ عنہ (جوافریقہ کے رہنے والے تھے) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے:

رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِینًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا

میں اپنے اللہ کے پروردگار ہونے اوراسلام کے دین ہونے اورحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔ تو میں اس شخص کو ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرانے کا ذمہ دار ہوں۔ (۵۲۷)

نیز کتب حدیث میں سے سنن أبی داود، سنن نسائی، مصنف ابن أبی شیبۃ، صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم میں بھی درج ذیل سند ومتن کے ساتھ روایت کی گئی ہے:

ابوسلام کہتے ہیں کہ حمص کی مسجد میں سے ایک آدمی گذر رہا تھا لوگوں نے کہا کہ اس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اورعرض کیا کہ مجھے کوئی حدیث ایسی سنایئے جو آپ نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور درمیان میں کوئی واسطہ نہ ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ مسلم صبح وشام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لے رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا (کہ میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر راضی ہوں) تو اللہ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے۔ (۵۲۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے یہ کلمات کہے: "رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِینًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا (میں اپنے اللہ کے پروردگار ہونے اوراسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں) تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (۵۲۹)

منتخبہ سورۂ مقدسہ کے فوائد:۔

سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لیے شفا ہے۔اس کی برکت سے بارگاہِ الٰہی سے ہر جائز حاجت پوری ہوتی ہے۔اسے روزانہ پڑھنے سے ظاہری و باطنی کشائش حاصل ہوتی ہے۔مصائب سے نجات ملتی ہے۔مشکلات حل ہوتی ہیں۔مخلوق مسخر ہوتی ہے۔

سورۃ الکافرون پڑھنے والا سحر وآسیب اورنظرِ بد سے محفوظ رہتا ہے اوراسے جسمانی وروحانی شفا حاصل ہوتی ہے۔ (۵۳۰)

سورۂ اخلاص پڑھنے سے روحانی ترقی ہوتی ہے اورقربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔اسے پڑھنے والا بفضلہٖ تعالیٰ عذابِ قبر اور عذابِ حشر سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن فرشتے اسے پل صراط طے کرا کے جنت میں پہنچا دیں گے۔اسے پڑھنے سے حفظ وامان اور سلامتی ملتی ہے اوررزق فراخ ہوتا ہے۔حدیث شریف میں ہے:

جوکوئی سفر کا ارادہ کرے اور اپنے گھر کے دروازے کے دونوں بازو پکڑ کر گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کا نگہبان رہتا ہے یہاں تک کہ سفر سے پھر آوے۔ (۵۳۱) **سورۂ اخلاص** سے استخارہ بھی کیا جاتا ہے۔ (۵۳۲)

سورۃ الفلق اور **سورۃ الناس**، دونوں سورۂ مقدسہ سحر و آسیب اور نظرِ بد سے نجات کے لیے اور آئندہ ان سے محفوظ رہنے کے لیے بے نظیر تاثیر رکھتی ہیں۔ ان کی بدولت ہر طرح کے ذہنی، نفسیاتی، جسمانی اور روحانی امراض سے نجات حاصل ہوتی ہے اور حفظ و امان اور سلامتی ملتی ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

۰۱۔ نہ کسی سوال کرنے والے نے ان جیسی سورتوں کے ساتھ سوال کیا اور نہ کسی پناہ مانگنے والے نے ان جیسی سورتوں کے ساتھ پناہ مانگی۔

۰۲۔ ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو، جب بھی تم سوؤ اور جب بھی تم سو کر اُٹھو۔

۰۳۔ تم قل اعوذ برب الفلق پڑھا کرو اس لئے کہ تم اس سے زیادہ اللہ کو محبوب اور اس سے زیادہ جلد اللہ تک پہنچنے والی (یعنی مقبول) اور کوئی سورت نہیں پڑھ سکتے، لہٰذا جہاں تک تم سے ہو سکے تم اسے مت چھوڑو۔

۰۴۔ تم ایسی کوئی چیز ہرگز نہیں پڑھ سکتے جو اس سورۂ قل اعوذ برب الفلق سے زیادہ اللہ کے نزدیک پہنچنے والی یعنی مقبول ہو۔ (۵۳۳)

۰۵۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نقصانات اور مصیبتوں سے بچاؤ کا ذریعہ بننے والے اذکار میں عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ کی روایت بھی شامل ہے، آپ کہتے ہیں: "ہم ایک اندھیری اور سخت بارش والی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کیلیے نکلے تا کہ آپ نماز پڑھا دیں، تو ہم نے آپ کو تلاش کر لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا: (کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟) تو اس پر میں نے کچھ نہیں کہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کہو) میں نے کچھ نہیں کہا، دوسری بار پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کہو) میں نے کچھ نہیں کہا، تیسری بار پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کہو) تو میں نے کہا اللہ کے رسول کیا کہوں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تم سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس صبح اور شام تین، تین بار پڑھو، یہ تمہیں ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی۔ (۵۳۴)

منتخبہ قرآنی آیات کے فضائل وفوائد:

احادیث مبارکہ میں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ سورۂ بقرہ میں سے آیت الکرسی اور اس کی آخری دو آیات کی خصوصی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے بموجب آیت الکرسی قرآن حکیم کی سب سے عظیم آیت ہے۔

1۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سورۂ بقرہ کی دس آیتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کو رات میں پڑھ لے تو اس رات کو جن، شیطان گھر میں داخل نہ ہوگا اور اس کو اور اس کے اہل وعیال کو اس رات میں کوئی آفت، بیماری، رنج وغم وغیرہ ناگوار چیز پیش نہ آئے گی اور اگر یہ آیتیں کسی مجنوں پر پڑھی جاویں تو اس کو افاقہ ہو جائے گا۔ وہ دس آیتیں یہ ہیں: چار آیتیں شروع سورۂ بقرہ کی الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْنَo[2:1-4] تک۔ پھر تین آیتیں یعنی آیۃ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سے خٰلِدُوْنَ[2:255-257] o تک۔ پھر آخر سورہ کی تین آیتیں لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰت سے عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ[2:284-286] تک۔ (۵۳۵)

نوٹ:۔ اس حدیث پاک میں الم کو الگ آیت شمار نہیں کیا گیا۔ اس شمار کے مطابق دی گئی سورۂ بقرہ کی پہلی چار آیات بلحاظ متن کوفی شمار کے مطابق پانچ آیات (آیت 1 تا 5) پر مشتمل ہیں۔

2۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آواز سنی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اقدس اوپر اُٹھایا، حضرت جبرائیل نے کہا: یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جس کو صرف آج کھولا گیا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا، پھر اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ فرشتہ جو آج نازل ہوا ہے آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا، اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا: آپ ﷺ کو ان دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ ﷺ کو دیئے گئے ہیں اور آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے، ایک سورۂ فاتحہ اور

دوسرا سورۂ بقرہ کا آخری حصہ، ان میں سے آپ ﷺ جو حرف بھی پڑھیں گے آپ کو اس کا مصداق مل جائے گا۔ (۵۳۶)

3۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہماری (دوسرے) لوگوں سے فضیلت ہے، تمام روئے زمین ہمارے لیے مسجد بنا دی گئی ہے اور اس کی مٹی ہمارے لیے طہارت کا ذریعہ بنا دی گئی۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح ہیں اور ہم کو یہ آیات دی گئی ہیں، سورۂ بقرہ کی آخری آیات جو عرش کے نیچے لکھی ہوئی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی کو دی گئی ہیں اور نہ میرے بعد کسی کو دی جائیں گی۔ (۵۳۷)

4۔ امام وکیع، امام حارث بن ابی اسامہ، امام محمد بن نصر اور امام ابن الضریس نے سند صحیح کے ساتھ حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید میں افضل سورۂ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت سب سے عظیم ہے، وہ آیت الکرسی ہے اور جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے، شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (۵۳۸)

5۔ حافظ سیوطی بیان کرتے ہیں: امام احمد، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام حاکم، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے (امتحاناً) سوال کیا کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت سب سے عظیم ہے؟ انھوں نے کہا: آیۃ الکرسی! آپ نے فرمایا: اے ابوالمنذر! تم کو یہ علم مبارک ہو۔

6۔ امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں، امام طبرانی اور امام ابونعیم نے مستند راویوں سے روایت کیا ہے: حضرت ابن الاسقع بکری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے عظیم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' البقرہ[2:255] اور پوری آیت پڑھی۔

7۔ امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی کو پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کو دوسری نماز تک اپنی حفاظت میں رکھتا ہے اور آیت الکرسی کی حفاظت صرف نبی، صدیق یا شہید ہی کرتا ہے۔

8۔ امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی کو پڑھے اس کو جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا اور کوئی چیز مانع نہیں ہوگی اور وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (۵۳۹)

9۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمھارے نزدیک کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تمھارے نزدیک کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا: ''اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' (آیت الکرسی) آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابوالمنذر! تمھیں یہ علم مبارک ہو۔ (۵۴۰)

آیت الکرسی کی ایک وجہ فضیلت یہ ہے کہ اس میں اسم ظاہر، اسم صفت اور اسم ضمیر کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کا سترہ مرتبہ ذکر ہے۔ اور کسی ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کا اتنی بار ذکر نہیں ہے۔

10۔ امام بخاری، امام نسائی اور امام ابونعیم نے ''دلائل'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ کی حفاظت پر مامور کیا، ایک شخص آیا اور مٹھی بھر طعام لے جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں محتاج اور عیال دار ہوں اور مجھے بڑی سخت ضرورت تھی، میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! گزشتہ رات کے تمھارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اس نے اپنی سخت حاجت بیان کی، مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جھوٹا ہے اور وہ پھر آئے گا، مجھے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا تو میں اس کی گھات لگا کر بیٹھا، وہ آیا اور مٹھی بھر طعام لے جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں ضرورت مند اور عیال دار ہوں، میں دوبارہ نہیں آؤں گا، مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا، صبح کو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات کے تمھارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اس نے اپنی اور اپنے عیال کی سخت مجبوری بیان کی، مجھے ترس آیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جھوٹا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ میں تیسری رات پھر اس کی گھات میں بیٹھا، وہ آیا اور پھر مٹھی بھر کر طعام لے جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا: آج آخری بار ہے، میں تجھ کو ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا، تو یہ کہتا ہے کہ میں نہیں آؤں گا اور پھر آجاتا ہے، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں تم کو چند ایسے کلمات بتاتا ہوں جن سے تم کو نفع ہوگا، میں نے پوچھا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ اس نے کہا: جب تم بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھنا تو صبح تک اللہ تمھاری حفاظت کرے گا اور تمھارے پاس صبح تک شیطان نہیں آئے گا، صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہے تو وہ جھوٹا لیکن یہ بات اس نے سچ کہی ہے۔

11۔ امام ابن الضریس نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص بستر پر لیٹ کر آیت الکرسی پڑھتا ہے، صبح تک دو فرشتے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ (۵۴۱)

12۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ لِکُلِّ شَیٍ سَنَاماً وسَنَامُ الْقُرْآنِ اَلْبَقَرَۃُ ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے، قرآن کا کوہان سورۂ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت ہے جو قرآن کی آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (۵۴۲)

الٓمّٓ o ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ o الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ o وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۛ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ o اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o البقرہ[2:1-5]

الف لام میم (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) o (یہ) وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں، (یہ) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے o جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو (تمام حقوق کے ساتھ) قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (ہماری راہ) میں خرچ کرتے ہیں o اور وہ لوگ جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سب) پر ایمان لاتے ہیں، اور وہ آخرت پر بھی (کامل) یقین رکھتے ہیں o وہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی حقیقی کامیابی پانے والے ہیں o

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ o لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ o اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔـهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ o البقرہ[2:255-257]

اللہ، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے (سارے عالم کو اپنی تدبیر سے) قائم رکھنے والا ہے، نہ اس کو اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے، کون ایسا شخص ہے جو اس کے حضور اس کے اِذن کے بغیر سفارش کر سکے، جو کچھ مخلوقات کے سامنے (ہو رہا ہے یا ہو چکا) ہے اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا) ہے (وہ) سب جانتا ہے، اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ چاہے، اس کی کرسیٔ (سلطنت وقدرت) تمام آسمانوں اور زمین کو محیط ہے، اور اس پر ان دونوں (یعنی زمین وآسمان) کی حفاظت ہرگز دشوار نہیں، وہی سب سے بلند رتبہ

بڑی عظمت والا ہے○ دین میں کوئی زبردستی نہیں، بے شک ہدایت گمراہی سے واضح طور پر ممتاز ہو چکی ہے، سو جو کوئی معبودانِ باطلہ کا انکار کر دے اور اللہ پر ایمان لے آئے تو اس نے ایک ایسا مضبوط حلقہ تھام لیا جس کے لیے ٹوٹنا (ممکن) نہیں، اور اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہے○ اللہ ایمان والوں کا کارساز ہے وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے، اور جو لوگ کافر ہیں ان کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں (حق کی) روشنی سے نکال کر (باطل کی) تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں، یہی لوگ جہنمی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے○

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌo اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُo لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ط رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَo البقرہ [2:284-286]

جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اللہ کے لیے ہے، وہ باتیں جو تمہارے دلوں میں ہیں خواہ انہیں ظاہر کرو یا انہیں چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا، پھر جسے وہ چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا، اور اللہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے○ (وہ) رسول اس پر ایمان لائے (یعنی اس کی تصدیق کی) جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اہلِ ایمان نے بھی، سب ہی (دل سے) اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، (نیز کہتے ہیں:) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان بھی (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے، اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے ہیں: ہم نے (تیرا حکم) سنا اور اطاعت (قبول) کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش کے طلبگار ہیں اور (ہم سب کو) تیری ہی طرف لوٹنا ہے○ اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، اس نے جو نیکی کمائی اس کے لیے اس کا اجر ہے اور اس نے جو گناہ کمایا اس پر اس کا عذاب ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا (بھی) بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا بوجھ (بھی) نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، اور ہمارے (گناہوں) سے درگزر فرما، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما○

سورۂ توبہ کی آخری دو آیات کی فضیلت:۔

1۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہر صبح اور ہر شام کو سات مرتبہ یہ پڑھا، حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اس کے دنیا اور آخرت کے اہم کاموں میں اللہ کافی ہوگا۔ (۵۴۳)

2۔ سورۂ توبہ کی آخری دو آیات [9:128-129] کے فضائل میں علامہ شمس الدین محمد بن ابی بکر ابن قیم الجوزیہ المتوفی 751ھ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

ابوبکر محمد بن عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوبکر بن مجاہد (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ شبلی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) آ گئے، ابوبکر بن مجاہد (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ان کے لیے کھڑے ہوئے اور ان سے معانقہ کیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے کہا اے سیدی! آپ شبلی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی اس قدر تعظیم کر رہے ہیں حال آنکہ آپ کا اور تمام اہل

بغداد کا یہ خیال ہے کہ یہ دیوانہ ہے! انھوں نے کہا: میں نے اس کے ساتھ اسی طرح کیا ہے جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے ساتھ کرتے ہوئے دیکھا ہے، کیونکہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، پھر دیکھا کہ شبلی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) آرہا تھا۔ آپ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہوئے اور اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! آپ شبلی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی اس قدر تعظیم کررہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ نماز کے بعد یہ پڑھتا ہے: لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ۔ الایہ۔ التوبہ:[128:129] اور اس کے بعد مجھ پر درود (شریف) پڑھتا ہے، اور ایک روایت میں ہے یہ ہر فرض کے بعد یہ دو آیتیں پڑھتا ہے، اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے اور تین مرتبہ اس طرح پڑھتا ہے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، انھوں نے کہا پھر جب شبلی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نماز کے بعد کیا ذکر کرتے ہیں تو انھوں نے اسی طرح ذکر کیا۔ (۵۴۴)

حافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی 902ھ نے القول البدیع (ص 252-251) میں اور علامہ احمد بن محمد بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی 973ھ نے الدر المنثور (ص 152-151) میں اور شیخ محمد زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فضائل درود (ص 116) میں اس روایت کا ذکر کیا ہے اور شیخ زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبلی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا اسّی (80) سال سے یہ معمول ہے۔

3۔ سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ کی جلد چہارم میں (صفحہ نمبر 123) پر درج ہے کہ جو شخص سورۂ توبہ کی آخری دو آیات کو دن یا رات میں پڑھے گا اس دن نہ مرے گا اور نہ کوئی زخم ہتھیار سے اسے لگے گا۔ امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے ''کنز الابرار'' میں روایت کیا ہے۔ یہ روایت جب بعض صالحین کو پہنچی تو انھوں نے اپنی بیماری میں اس کو پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک شخص جس کی عمر 70 سال سے زیادہ تھی ہمیشہ اسے پڑھتا تھا۔ وہ 130 سال تک زندہ رہا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس کا مرنا چاہا تو اس (شخص) نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کب تک تو ہم سے بھاگتا رہے گا۔ اس نے اسی وقت سے اس مبارک آیت کا پڑھنا موقوف کر دیا اور مر گیا۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ o فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ق صلے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o التوبہ: 129-9:128]

بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف ومشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب وآرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں o اگر (ان بے پناہ کرم نوازیوں کے باوجود) پھر (بھی) وہ روگردانی کریں تو فرما دیجیے: مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اسی پر بھروسہ کیے ہوئے ہوں اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے o

سورۂ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات کی فضیلت:۔

1۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں حفظ کر لیں (اور اسے پڑھتا رہا) تو دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (۵۴۵) اور بعض روایتوں میں آخری دس آیتوں کا ذکر ہے۔ (۵۴۶)

2۔ حضرت عمرو بن العاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے رات میں قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج ....[18:110] (سورۂ کہف کی آخری آیت) پڑھی تو عدن سے مکہ تک اس کے لیے نور ہوگا اور فرشتوں سے پُر ہوگا۔ (۵۴۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا o سکتہ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا o مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا o وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا o مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ط كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا

o فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا o اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا o وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا o اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا o اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا o

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے اپنے (محبوب ومقرّب) بندے پر کتاب (عظیم) نازل فرمائی اور اس میں کوئی کجی نہ رکھی o (اسے) سیدھا اور معتدل (بنایا) تاکہ وہ (منکرین کو) اللہ کی طرف سے (آنے والے) شدید عذاب سے ڈرائے اور مومنین کو جو نیک اعمال کرتے ہیں خوشخبری سنائے کہ ان کے لیے بہتر اجر (جنت) ہے o جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے o اور (نیز) ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے (اپنے لیے) لڑکا بنا رکھا ہے o نہ اس کا کوئی علم انہیں ہے اور نہ ان کے باپ دادا کو تھا، (یہ) کتنا بڑا بول ہے جو ان کے منہ سے نکل رہا ہے، وہ (سراسر) جھوٹ کے سوا کچھ کہتے ہی نہیں o (اے حبیبِ مکرّم!) تو کیا آپ ان کے پیچھے شدتِ غم میں اپنی جانِ (عزیز بھی) گھلا دیں گے اگر وہ اس کلام (ربّانی) پر ایمان نہ لائے o اور بے شک ہم نے اُن تمام چیزوں کو جو زمین پر ہیں اس کے لیے باعثِ زینت (وآرائش) بنایا تاکہ ہم ان لوگوں کو (جو زمین کے باسی ہیں) آزمائیں کہ ان میں سے بہ اعتبارِ عمل کون بہتر ہے o اور بے شک ہم اِن (تمام) چیزوں کو جو اس (روئے زمین) پر ہیں (نابود کر کے) بنجر میدان بنا دینے والے ہیں o کیا آپ نے یہ خیال کیا ہے کہ کہف ورقیم (یعنی غار اور لوحِ غار یا وادیٔ رقیم) والے ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے (کتنی) عجیب نشانی تھے؟ o (وہ وقت یاد کیجیے) جب چند نوجوان غار میں پناہ گزیں ہوئے تو انہوں نے کہا:

اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں راہ یابی (کے اسباب) مہیا فرما o الکہف[18:1-10]

اِنِ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا o اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا o قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا o اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا o اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا o ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا o اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا o خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا o قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا o قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا o

الکہف[18:101-110]

وہ لوگ جن کی آنکھیں میری یاد سے حجاب (غفلت) میں تھیں اور وہ (میرا ذکر) سن بھی نہ سکتے تھے o کیا کافر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو کارساز بنا لیں گے، بے شک ہم نے کافروں کے لیے جہنم کی میزبانی کو تیار کر رکھا ہے o فرما دیجیے: کیا ہم تمہیں ایسے لوگوں سے خبردار کر دیں جو اعمال کے حساب سے سخت خسارہ پانے والے ہیں o یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری جدوجہد دنیا کی زندگی میں ہی برباد ہوگئی اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم بڑے اچھے کام انجام دے رہے ہیں o یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا اور (مرنے کے بعد) اس سے ملاقات کا انکار کر دیا ہے سو ان کے سارے اعمال اکارت گئے پس ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی وزن اور حیثیت (ہی) قائم نہیں کریں گے o یہی دوزخ ہی ان کی جزا ہے اس وجہ سے کہ

وہ کفر کرتے رہے اور میری نشانیوں اور میرے رسولوں کا مذاق اڑاتے رہے o بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان کے لیے فردوس کے باغات کی مہمانی ہوگی o وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے وہاں سے (اپنا ٹھکانا) کبھی بدلنا نہ چاہیں o فرمادیجیے: اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لیے روشنائی ہوجائے تو وہ سمندر میرے رب کے کلمات کے ختم ہونے سے پہلے ہی ختم ہوجائے گا اگرچہ ہم اس کی مثل اور (سمندر یا روشنائی) مدد کے لیے لے آئیں o فرمادیجیے: میں تو صرف (بخلقتِ ظاہری) بشر ہونے میں تمہاری مثل ہوں (اس کے سوا اور تمہاری مجھ سے کیا مناسبت ہے ذرا غور کرو) میری طرف وحی کی جاتی ہے (بھلا تم میں یہ نوری استعداد کہاں ہے کہ تم پر کلامِ الٰہی اتر سکے) وہ یہ کہ تمہارا معبود، معبود یکتا ہی ہے پس جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے o

سورۂ مومنون کی پہلی دس آیات اور آخری چار آیات کی فضیلت:۔

1۔ وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ: اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَّنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَءَ: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ۔

حضرت عمر بن خطابؓ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے منہ سے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی سی آواز آتی تھی۔ ایک مرتبہ نزول وحی کے وقت ہم آپ کے پاس ٹھہرے رہے جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو نبی علیہ السلام نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور اس طرح دعا فرمائی، خداوند! ہم میں افزائش فرما کمی نہ کر، ہم کو عزت عطا فرما ذلیل نہ کر، ہمیں بھلائی عطا فرما اس میں کمی نہ کر، ہم کو بزرگی عطا فرما ہم پر کسی کو بزرگ نہ کر ہم کو راضی کر اور راضی رہ ہم سے۔ دعا کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھ پر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو ان پر عامل ہوگیا۔ وہ داخل جنت ہوگا۔ اس کے بعد قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْن سے لے کر دس آیات کی تلاوت فرمائی۔ (۵۴۸)

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَo الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَo اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَo فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَo اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَo المومنون [23:1-10]

بے شک ایمان والے مراد پا گئے o جو لوگ اپنی نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں o اور جو بے ہودہ باتوں سے (ہر وقت) کنارہ کش رہتے ہیں o اور جو (ہمیشہ) زکوٰۃ ادا (کر کے اپنی جان و مال کو پاک) کرتے رہتے ہیں o اور جو (دائماً) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں o سوائے اپنی بیویوں کے یا ان باندیوں کے جو ان کے ہاتھوں کی مملوک ہیں، بے شک (احکامِ شریعت کے مطابق ان کے پاس جانے سے) ان پر کوئی ملامت نہیں o پھر جو شخص ان (حلال عورتوں) کے سوا کسی اور کا خواہش مند ہوا تو ایسے لوگ ہی حد سے تجاوز کرنے والے (سرکش) ہیں o اور جو لوگ اپنی امانتوں اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں o اور جو اپنی نمازوں کی (مداومت کے ساتھ) حفاظت کرنے والے ہیں o یہی لوگ (جنت کے) وارث ہیں o

2۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ایک سخت بیماری میں مبتلا مریض پر گزرے۔ اس پر سورۂ مومنون کی آخری چار آیات اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا تا اختتام سورت اس کے کان میں پڑھیں تو وہ فوراً صحت یاب ہوگیا۔ حضور علیہ السلام نے ان سے پوچھا آپ نے کیا پڑھا ہے؟ عرض

کی یہی آیات پڑھی ہیں۔حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر ان آیات کو صدق دل سے پہاڑ پر پڑھا جائے تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔(۵۴۹)

سورۂ مومنون کی وہ آخری چار آیات درج ذیل ہیں:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَo فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِo وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَo وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَo مومنون[23:115-118]

سو کیا تم نے یہ خیال کر لیا تھا کہ ہم نے تمھیں بے کار (و بے مقصد) پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟o پس اللہ جو بادشاہِ حقیقی ہے بلند و برتر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں بزرگی اور عزت والے عرش (اقتدار) کا (وہی) مالک ہےo اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش کرتا ہے اس کے پاس اس کی کوئی سند نہیں ہے سو اس کا حساب اس کے رب ہی کے پاس ہے۔ بے شک کافر لوگ فلاح نہیں پائیں گےo اور آپ عرض کیجیے: اے میرے رب! تو بخش دے اور رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہےo

سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی فضیلت:۔

1۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' اور سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے متعین فرماتا ہے جو شام تک اس کے لیے دعا کرتے ہیں اور اگر اس دن اس کی موت ہو جائے تو شہادت کی موت ہوگی اور جو شام کو پڑھے تو اس کی صبح تک فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔(۵۵۰)

سورۂ حشر کی آخری تین آیات درج ذیل ہیں:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُo هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَo هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُo الحشر[59:22-24]

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے، وہی بے حد رحمت فرمانے والا نہایت مہربان ہےo وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، (حقیقی) بادشاہ ہے، ہر عیب سے پاک ہے، ہر نقص سے سالم (اور سلامتی دینے والا) ہے، امن وامان دینے والا (اور معجزات کے ذریعے رسولوں کی تصدیق فرمانے والا) ہے، محافظ ونگہبان ہے، غلبہ وعزّت والا ہے، زبردست عظمت والا ہے، سلطنت وکبریائی والا ہے، اللہ ہر اُس چیز سے پاک ہے جسے وہ اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں o وہی اللہ ہے جو پیدا فرمانے والا ہے، عدم سے وجود میں لانے والا (یعنی ایجاد فرمانے والا) ہے، صورت عطا فرمانے والا ہے۔(الغرض) سب اچھے نام اسی کے ہیں، اس کے لیے وہ (سب) چیزیں تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، اور وہ بڑی عزت والا ہے بڑی حکمت والا ہےo

سورۂ طلاق آیت نمبر 3 کی فضیلت:۔

حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا مجھے قرآن کریم کی ایک آیت ایسی ملی ہے اگر کوئی اس پر عمل کرے تو اسے روزی کا خطرہ نہ ہو اور وہ سورۂ طلاق پارہ نمبر 28 آیت نمبر 3 ہے۔(۵۵۱)

...وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاo وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًاo طلاق[65:2-3]

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے (دنیا وآخرت کے رنج وغم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہےo اور اسے ایسی جگہ سے رِزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ (اللہ) اسے کافی ہے، بے شک اللہ اپنا کام پورا کر لینے والا ہے، بے شک اللہ نے ہر شے کے لیے اندازہ مقرر فرما رکھا ہےo

وظیفہ

حزب المؤمن

درود شریف

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌمَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌo اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط (درود ابراہیمی ودرود ہزارہ) (تین بار)

صبح (بعد از نماز فجر) وشام (بعد از نماز مغرب) کے اذکار:۔

☆ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ (تین بار)

☆ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرُ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ ○ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِی لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ (تین بار)

☆ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيرٌ۔ (دس بار)

☆ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِی وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيرٌ۔ (دس بار)

☆ اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِی مِنَ النَّارِ۔ (سات بار)

☆ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا۔ (تین بار)

منتخبہ سورۂ مقدسہ اور آیت الکرسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ الفاتحہ [7-1:1] (افضل ترین سورۂ مقدسہ؛ دوتہائی قرآن کے برابر ثواب؛ شفا از جسمانی وروحانی امراض)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ oلَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّيْنِ ق قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ ۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَهَا ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ oاَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ

يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ البقرہ[2:255-257]

(برائے حفظ وامان وسلامتی از شرور کائنات؛ آیات کی سردار، آیت الکرسی کا ثواب چوتھائی قرآن حکیم کے برابر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○

الکافرون[109:1-5]؛ (چوتھائی قرآن کے برابر ثواب؛ بریّت از شرک)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ الاخلاص[112:1-4]؛ (تہائی قرآن کے برابر ثواب؛ برائے حب وتسخیر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ الفلق[113:1-5] (برائے ردِّ سحر، حفظ وامان وسلامتی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ○

الناس[114:1-6]؛ (برائے ردِّ سحر، حفظ وامان وسلامتی

دعائے اسمِ اعظم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَامَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا خَيْرَ الْوَارِثِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا سَمِيْعَ الدُّعَآءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا عَالِمُ يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا مَلِكُ يَا سَلَامُ يَا حَقُّ يَا قَدِيْمُ يَا قَآئِمُ يَا غَنِيُّ يَا مُحِيْطُ يَا حَكِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا قَاهِرُ يَا رَحْمٰنُ يَارَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا مُخْفِيُ يَا مُعْطِيُ يَامَانِعُ يَا مُحْيِ يَا مُقْسِطُ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا رَبُّ يَارَبُّ يَا رَبُّ يَا وَهَّابُ يَا غَفَّارُ يَا قَرِيْبُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَنْتَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَاِسْمُ اللّٰهِ تَعَالَى الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ (حصن حصین) (ایک بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۚ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۚ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ يَآ اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ

اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَيَا كَاشِفَ السُّوْءِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ يَآ اِلٰهَ الْعٰلَمِيْنَ اَنْزِلْ بِكَ حَاجَتِيْ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ o (ایک بار)

دعائے استغفار وتوبہ وطلبِ عافیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَ رِضْوَانِكَ الْاَكْبَرَ ○ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ○ (سیدالاستغفار) (ایک بار)

درود شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌمَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌo اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط (درود ابراہیمی ودرود ہزارہ) (تین بار)

منتخبہ آیاتِ مقدسہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓo ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَo الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَo وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۛ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَo اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo البقرہ[2:1-5] (تین بار) (برائے حفظ وامان وسلامتی ازشرورِ کائنات)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ oلَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ق قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ م بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ oاَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَo البقرہ[2:255-257] (تین بار)

(برائے حفظ وامان وسلامتی ازشرورِ کائنات؛ آیات کی سردار، آیت الکرسی کا ثواب چوتھائی قرآن حکیم کے برابر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ o لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ط رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ o البقرہ [2:284-286] (تین بار) (برائے حفظ وامان وسلامتی از شرورِ کائنات)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ o فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ قف صلے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o التوبہ [9:128-129] (سات بار) (برائے حفظ وامان وسلامتی از شرورِ کائنات، برائے درازیٔ عمر، برائے حصولِ فلاحِ دارین)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا o سکتہ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا o مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا o وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا o مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ط كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا o فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا o اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا o وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا o اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ لا كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا o اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا o الکہف [18:1-10] (برائے حفاظت از فتنۂ دجال)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o نِ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا o اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ط اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا o قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا o اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا o اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا o ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا o اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا o خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا o قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا o قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا

لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا o الکہف[110-18:101] (برائے حفاظت از فتنۂ دجال)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَo الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَo اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَo فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَo اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَo المومنون [10-23:1] (برائے حفظ وامان وسلامتی از شرورِ کائنات، برائے حصولِ جنت)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَo فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ o وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَo وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَo

مومنون [118-23:115] (تین بار) (برائے حفظ وامان وسلامتی از شرورِ کائنات)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ o (تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ o هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَo هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o الحشر[24-59:22] (تین بار) (برائے سلامتی وخاتمہ برایمان)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ...oوَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاo وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًاo طلاق [3-65:2] (برائے فراخیٔ رزق)

درج ذیل اذکار میں سے ہر ایک ذکر 3، 5، 7، 9، 11، 21، 33 یا 41 کی تعداد میں کریں۔

01۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَدَدَ خَلْقِهٖ

02۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ خَلْقِهٖ

03۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ

03۔ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمْ عَدَدَ خَلْقِهٖ

04۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ

05۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ

06۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ

07۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ

08۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ خَلْقِہٖ

09۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ

10۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ

11۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ عَدَدَ خَلْقِہٖ

12۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

10۔ یَاسَلَامُ یَا مُؤْمِنُ یَا اَللّٰہ

11۔ یَا رَقِیْبُ یَا حَفِیظُ یَا اَللّٰہ

12۔ یَا سَمِیعُ یَا بَصِیْرُ یَا اَللّٰہ

13۔ یَا بَاسِطُ یَا وَھَّابُ یَا اَللّٰہ

14۔ یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُ یَا اَللّٰہ

15۔ یَا لَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ یَا بُدُّوْحُ

16۔ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا اَللّٰہ

ہو سکے تو اپنے مرشد کی رہنمائی میں محض رضائے الٰہی کے حصول کی نیت سے مندرجہ بالا اذکار میں سے ہر ایک ذکر چالیس دن میں سوا لاکھ کی تعداد میں پڑھیں۔ وقت اور جگہ مقرر کر کے پڑھیں۔ روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس بار پڑھنے سے چالیس دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری ہو جائے گی۔ کوشش کریں کہ ناغہ نہ ہو۔ کوئی بھی ذکر جنات یا مؤکلات کی تسخیر کی نیت سے نہ کریں۔ چالیس دن میں زکات کی ادائیگی کے دوران کسی پرہیز جلالی و جمالی کی ضرورت نہیں۔ شریعت کی پابندی لازم ہے۔ حلال وطیب رزق کھائیں۔ کسی کی دل آزاری نہ کریں۔ اگر دورانِ ذکر جنات ومؤکلات ازخود حاضر ہو جائیں تو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ انہیں پابند کرنے کے لیے کوئی عہد نہ لیں۔ اپنے تمام کاموں کے لیے محض اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔ ایک ذکر کی تعداد مکمل ہونے کے بعد وہ ذکر روزانہ صبح وشام کو ایک ایک سو بار کر لیا کریں اور اس سے اگلا ذکر سوا لاکھ کی تعداد میں پڑھنے کے لیے تین ہزار ایک سو پچیس بار روزانہ پڑھنا شروع کر دیں۔ اس طرح کوشش کریں کہ تمام اذکار کی زکات ادا ہو جائے۔ الحمد للہ بندہ عاجز کی رہنمائی میں بہت سی خواتین اور مرد حضرات مندرجہ بالا اذکار کی زکات ادا کر چکے ہیں۔ ہر ایک ذکر کے ساتھ ارشادِ نبوی ﷺ کے مطابق "عَدَدَ خَلْقِہٖ" (اللہ تعالیٰ نے جس تعداد میں مخلوق پیدا فرمائی ہے اس کے مطابق) کے الفاظ کے اضافے سے ان کی تعداد بے حساب شمار ہوگی۔ اس طرح اس ذکر کی بدولت بفضلِ تعالیٰ دنیا وآخرت میں بے حساب فوائد حاصل ہوں گے۔

طالبِ دعا
ڈاکٹر محمود علی انجم
پرنسپل (ر) چشتیہ کالج، فیصل آباد
ریسرچ سکالر، پیراسائیکولوجسٹ، صوفی سائیکوتھراپسٹ
چیئرمین ایجوکیٹرز اینڈ لرنرز ویلفیئر آرگنائزیشن
نائب صدر بزم فکرِ اقبال، پاکستان
موبائل وواٹس ایپ نمبر:۔ 0321-6672557

تصوف کی باضابطہ تعلیم وتربیت

(ضرورت، اہمیت، طریقہ کار)

تندرستی وسلامتی سے کامیاب زندگی بسر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان ہر حال میں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی یاد میں مشغول رہے اور نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرے۔

قرآن حکیم اور احادیثِ مبارکہ میں ذکر وفکر کی ضرورت اور اہمیت بیان کی گئی ہے اور بہت سی دعاؤں، اوراد و وظائف اور اذکار کی تعلیم دی گئی ہے جن کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی ہر طرح کی بھلائی طلب کرسکتا ہے۔ ہر ایک کے لیے ممکن نہیں کہ وہ ایسی تمام دعاؤں، اوراد و وظائف اور اذکار اور ان کے مفہوم سے آگاہ ہو کر انھیں یاد کرے اور اپنے ذکر وفکر کا حصہ بنائے۔

مشائخِ عظام اور علمائے ربانی نے پیرانِ عظام، طالبانِ حق، روحانی معالجین اور عوام الناس کی رہنمائی کے لیے ایسی دعاؤں، اوراد و وظائف اور اذکار سے بھرپور استفادہ کرنے اور کامیابی سے مقصدِ حیات کی تکمیل کے لیے رہنما کتب تحریر کی ہیں جو کہ مشائخِ عظام، اولیائے کرام اور علمائے ربانی کے برسوں کے تجربات ومشاہدات پر مشتمل ہیں۔ قارئین کی رہنمائی کے لیے ایسی چند کتب کا تعارف پیشِ خدمت ہے۔

''حصنِ حصین'' مستند کتبِ حدیث سے جمع کردہ ادعیہ واذکار وآیات پر مشتمل ایک معروف ومقبول کتاب ہے۔ اسے علامہ امام محمد بن محمد بن محمد الجزری الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرتب کیا تھا۔ انھوں نے مختلف اور متعدد کتب حدیث سے ہر ہر کام اور ہر ہر حاجت و ضرورت کے اوقات کی دعاؤں، آیتوں اور اذکار کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر یکجا جمع کیا ہے۔ مثلاً رات کو سونے سے پہلے کی آیتیں اور دعائیں، بستر پر لیٹ کر پڑھنے کی دعائیں، سوتے وقت آنکھ کھل جائے تو اس وقت کی دعائیں، اچھا یا برا خواب دیکھے تو اس وقت کی دعائیں، صبح جب بیدار ہو تو اس وقت کی دعائیں الگ بیان کی ہیں تاکہ نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق شب وروز کی مصروفیات کے دوران ذکر وفکر کا سلسلہ جاری رہے۔ جو حضرات اوراد و وظائف کے پابند ہیں وہ ''حصن حصین'' کو بھی روزانہ کسی مقررہ وقت میں بطور وظیفہ پڑھتے ہیں۔ اس کتاب کو بھی سات منازل میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس کی پہلی منزل جمعرات کو پڑھی جاتی ہے۔ اس کے اردو تراجم تاج کمپنی اور ضیاء القرآن سے شائع ہو چکے ہیں۔ اس کی تمام منازل ترجمہ کے ساتھ پڑھیں۔ اس کے بعد روزانہ موقع محل کی مناسبت سے اس میں شامل اوراد و وظائف اور ادعیہ پڑھ کر بہت زیادہ اجر وثواب اور فلاحِ دارین حاصل کریں۔

''حصن حصین'' کے مصنف ومرتب کے شہر کا افواجِ تیمور نے محاصرہ کرلیا تو انھوں نے اس مصیبت سے نجات پانے کے لیے ''حصن حصین'' کا بلاناغہ ورد شروع کردیا اور اس مصیبت سے نجات پائی۔ اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

> ''اور جب میں اس (مجموعہ) کی ترتیب واصلاح مکمل طور پر کرچکا تو مجھے ایک ایسے دشمن (تیموری لشکر کے سردار) نے اپنے پاس حاضری کا حکم دیا (جو اتنا طاقتور اور ظالم تھا کہ) اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی دفع ہی نہیں کرسکتا تھا' تو میں فرار اور روپوش ہوگیا اور اسی قلعہ حصن حصین میں پناہ گزین ہوگیا (یعنی اس روپوشی کے زمانہ میں حصن حصین کا ختم کرتا رہا) تو ایک شب مجھے سردارِ انبیاء، علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ میں حضورِ اقدس ﷺ کے بائیں جانب بیٹھا ہوا ہوں' اور گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھ سے فرماتے ہیں: کہو کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے اور تمام مسلمانوں کے لئے (اس کتاب کے ذریعہ تمام مصائب وآفات سے محفوظ رہنے کی) دعا فرمایئے۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا کے لئے اپنے مبارک ہاتھ اُٹھائے۔ گویا آپ کے دست مبارک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے دعا فرمائی اور (دعا سے فارغ ہو کر) روئے مبارک پر ہاتھ پھیرے۔

جمعرات کی شب میں میں نے یہ خواب دیکھا اور اتوار کی رات کو دشمن (شہر کا محاصرہ چھوڑ کر) بھاگ گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں (جمع شدہ) رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے کلماتِ طیبہ اور مسنون دعاؤں (کے ختم) کی بدولت مجھ سے اور بستی کے تمام مسلمانوں سے اس ناگہانی مصیبت (اور بلائے بے درماں) کو دفع فرمایا۔'' (۵۵۲)

حصن حصین کی فہرست سے، اس میں شامل اوراد و وظائف اور ادعیہ کی نوعیت اور اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

۱۔ مقدمہ: اس حصہ میں حسبِ ذیل گیارہ فصلیں ہیں۔

فصل اول: دعا کی فضیلت کا بیان

فصل دوم: ذکر کی فضیلت کا بیان

فصل سوم: دعا کے آداب کا بیان

فصل چہارم: ذکر کے آداب کا بیان

فصل پنجم: ان وقتوں کا بیان جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔

فصل ششم: ان حالتوں کا بیان جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔

فصل ہفتم: ان مقامات (جگہوں) کا بیان جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔

فصل ہشتم: ان لوگوں کا بیان جن کی دعائیں (خاص طور پر) قبول ہوتی ہیں۔

فصل نہم: اسم اعظم کا بیان

فصل دہم: اسماء الحسنٰی الٰہیہ کا بیان

فصل یازدہم: دعا کے قبول ہونے پر شکر ادا کرنے کا بیان۔

۲۔ باب اول۔ صبح شام، دن رات اور انسانی زندگی کے مختلف مواقع وحالات واوقات اور مرتے دم تک پیش آنے والی حاجتوں کی ان دعاؤں کا بیان جو رسول اللہ ﷺ سے صحیح احادیث میں ثابت ہیں۔

۳۔ باب دوم: ان اذکار کا بیان جو کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں۔

۴۔ باب سوم: ان استغفاروں کا بیان جن سے گناہ اور خطائیں معاف ہوتی ہیں۔

۵۔ باب چہارم: قرآن عظیم اور اس کی چند سورتوں اور چند آیتوں کی تلاوت کی فضیلت کا بیان۔

۶۔ باب پنجم: ان دعاؤں کا بیان جو بلاتعیین وقت، رسول اللہ ﷺ سے صحیح احادیث میں ثابت ہیں۔

۷۔ خاتمہ: سرورِ کائنات رسول برحق۔ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو گمراہی سے بچایا اور جن کی بدولت (جہل کی) نابینائی سے (علم ومعرفت کی) بینائی عطا فرمائی، چناں چہ آپ ﷺ نے (حق کا) راستہ پورے طور پر واضح فرمادیا اور کسی کے لئے حجت (کی گنجائش) باقی نہیں چھوڑی۔ اُن پر درود وسلام کی فضیلت کا بیان۔

اللہ تعالیٰ ان پر (بے شمار) رحمتیں اور سلام نازل فرمائے' جب تک (دنیا میں) اُس کا ذکر کرنے والے اُس کے ذکر میں مشغول رہیں اور اُس کے ذکر سے غافل (بے خبر بے پروا) لوگ غفلت میں پڑے رہیں۔'' (۵۵۳)

قارئین سے درخواست ہے کہ ''حصن حصین'' کا روزانہ باقاعدگی سے مطالعہ کریں اور اس سے بھرپور استفادہ کریں۔

سید محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پابند شرع، صاحبِ کرامت بزرگ تھے اور کثرت کے ساتھ اوراد و وظائف میں مشغول رہتے تھے۔ وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ ہدایتِ خلق کے لیے بلادِ افریقہ میں گشت کرتے اور لوگوں کی اصلاح میں مشغول رہتے تھے۔ ایک دن دورانِ سفر، نماز ظہر کی ادائیگی کے لیے پانی کی تلاش میں ایک کنویں کے نزدیک پہنچے۔ کنویں سے پانی نکالنے کے لیے ڈول نظر نہ آیا۔ نماز ظہر کا وقت ختم ہونے کو تھا۔ قریب کے ایک گھر سے آٹھ نو سال کی بچی انھیں پریشان دیکھ کر آئی اور ان کی پریشانی کی وجہ جان کر اس نے کنویں میں تھوک دیا۔ اس کے تھوکتے ہی کنواں جوش مارنے لگا اور پانی باہر بہنے لگا۔ سب لوگوں نے وضو کیا اور نماز سے فراغت پائی۔

شیخ سید محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز کی ادائیگی کے بعد اس لڑکی کے گھر گئے اور اس سے اتنے اعلیٰ مقام ومرتبہ کے حصول کی وجہ دریافت کی۔ شیخ کے بے حد اصرار پر لڑکی نے بتایا کہ مجھے یہ مرتبہ فلاں درود کے پڑھنے سے حاصل ہوا ہے جس کا میں ہمیشہ وردکرتی رہتی ہوں۔ شیخ مکرم نے وہ درود سیکھا اور اس کی اجازت حاصل کی۔

اس اجازت کے بعد شیخ نے احادیث مبارکہ میں منقول تمام درود کتاب ''**دلائل الخیرات**'' کی شکل میں مرتب کیے اور اس میں اس لڑکی سے منقول درود بھی شامل کیا۔

شیخ مکرم نے ۸۷۰ھ یکم ربیع الاول کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت کے سجدے میں وفات پائی اور اسی مسجد کے قریب ملک بربر میں بمقام سوس مدفون ہوئے۔ ستر سال بعد آپ کو مراکش کے مشہور قبرستان ریاض الفردوس میں دفن کرنے کے لیے آپ کو قبر سے نکالا گیا تو تمام جسدِ اطہر سلامت اور اصل حالت میں موجود پایا گیا۔ جب آپ کے جسدِ اطہر کو انگلی سے دبایا گیا تو خون اپنے مقام سے سرکتا نظر آیا اور جب انگلی اٹھائی گئی تو خون اپنی جگہ پر پہنچ گیا۔ آپ کی قبر مبارک پر انوار عظیمہ کا نزول ہوتا اور ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔

تمام سلاسل روحانی کے اولیائے عظام اور بزرگانِ دین صدیوں سے ''دلائل الخیرات'' بطور وظیفہ پڑھ رہے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے بے شمار فوائد کے معترف ہیں۔

راقم الحروف کو فرید العصر میاں علی محمد خان چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز میاں محمد مسعود احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے ''دلائل الخیرات'' پڑھنے کی اجازت ہے۔ فرید العصر میاں علی محمد خان چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ اور میاں محمد مسعود احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ تاحیات بلا ناغہ مکمل دلائل الخیرات روزانہ پڑھتے رہے۔ بندہ عاجز کو برسوں میاں محمد مسعود احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی تعلیم وتربیت حاصل کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ ایک بار بندہ شدید رجعت کا شکار ہوا تو میاں صاحب سرکار نے بندہ کو ''دلائل الخیرات'' پڑھنے کی اجازت عنایت فرمائی۔ بندہ نے خاص دلچسپی لیے بغیر اسے پڑھنا شروع کیا تو چند روز میں ذہنی وفکری اور قلبی وروحانی لحاظ سے بہت نمایاں تبدیلی محسوس ہوئی۔ روز بروز حالت بہتر ہوتی گئی اور ظاہری وباطنی کشائش حاصل ہوئی۔ بندہ عاجز نے اپنے دو تین دوستوں کو دلائل الخیرات پڑھنے کی جازت دے دی۔ میاں صاحب کے علم میں یہ بات آئی تو ناراض ہوئے۔ فرمانے لگے کہ آپ کو میں نے برسوں بعد اسے پڑھنے کی اجازت دی۔ آپ نے بہت جلد دو تین افراد کو جازت دے دی۔ انھیں میرے پاس لے کر آئیں تاکہ میں دیکھوں کہ وہ اس قابل ہیں بھی کہ نہیں۔ اگر وہ قابل نہ ہوئے تو اجازت موقوف کردی جائے گی۔ میں آپ کے حسبِ ارشاد انھیں آپ کے پاس لے گیا۔ الحمدللہ، آپ نے ان کے لیے اجازت برقرار رکھی اور مجھے تاکید کی کہ آئندہ اجازت دینے سے پہلے مزید باریک بینی سے جائزہ لے کر اجازت دی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے ان بزرگوں سے جو نعمتیں نصیب ہوئی ہیں انھیں نسلِ نو تک منتقل کردوں اور ان کی مشروط اجازت بھی دے دوں تاکہ آنے والی نسلوں کے خوش نصیب خواتین وحضرات اویسی طرز پر بندہ عاجز کے مشائخ سے استفادہ کرکے فلاحِ دارین حاصل کریں اور ان روحانی نعمتوں کی سینہ بہ سینہ اور نسل در نسل منتقلی کا سلسلہ رکنے نہ پائے۔

دین اسلام کے مطابق بنیادی عقائد اور مابعد الطبیعاتی تصورات کی درست، مشاہداتی وتجرباتی تفہیم کے لیے ضروری ہے کہ اولیاء اللہ کے راستے پر چل کر ذکر وفکر اور مجاہدہ سے صفائے باطن حاصل کیا جائے اور خود سے حیات بعد الموت کے معاملات، ملائکہ کے وجود اور تصرفات، جنت اور جہنم، انبیاء ورسل کا مشاہدہ کرکے علم الیقین کو حق الیقین میں تبدیل کرلیا جائے۔

بندہ عاجز کے علم ومشاہدہ اور یقین کے مطابق اہل سنت وجماعت کے حیات بعد الموت، اولیاء کے روحانی تصرفات اور علم غیب عطائی کے عقائد عین درست ہیں۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے چند ماہ بعد بندہ عاجز کسی وجہ سے چند روز ''دلائل الخیرات'' نہ پڑھ سکا تو میاں صاحب کے بیٹے صاحبزادہ اعجاز احمد کو ان کی زیارت ہوئی۔ انھوں نے فرمایا، ''انجم صاحب سے کہنا کہ چند روز سے آپ کی طرف سے تحفہ موصول نہیں ہوا۔'' انھوں نے میرے پڑھنے کے لیے انھیں ایک وظیفہ بھی بتایا۔ میں وہ روحانی پیغام اور وظیفہ سن کر حیران رہ گیا۔ وہ وظیفہ دلائل الخیرات میں سے ایک دعا پر مشتمل تھا۔ صاحبزادہ اعجاز احمد کے علم میں نہیں تھا کہ میں میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے کیا پڑھ رہا ہوں۔ اس سے حیات بعد الموت، تصرفات بعد الموت، علم غیب عطائی اور ایصالِ ثواب جیسے تمام مسائل پر

روشنی پڑتی ہے۔اس طرح کے اور بھی بہت سے روحانی مشاہدات وتجربات ہیں جن کا راقم الحروف ''نورعرفان'' (جلداول وجلددوم) میں ذکر کر چکا ہے۔

تاج کمپنی کے مطبوعہ نسخہ کے مطابق مجھے ''دلائل الخیرات'' درج ذیل ترتیب کے ساتھ پڑھنے کی اجازت ملی ہے:

روزانہ کی منزل:۔

۱۔ الحزب الثامن (آٹھواں حزب بروز سوموار) '' اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی '' سے لے کر ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o'' تک (تاج کمپنی: صفحہ نمبر ۳۶۹ تا ۴۰۰، ضیاء القرآن: صفحہ ۳۹۸ تا ۴۱۹ تک)

۲۔ دعائے استغفار (۳ بار مکمل)

۳۔ ''اَسْمَاءُ اللّٰہِ الْحُسْنٰی،'' '' اَللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ '' تا ''اَلصَّبُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ'' تک (تاج کمپنی: صفحہ ۱۸ تا ۲۵، ضیاء القرآن: صفحہ ۲۵ تا ۲۸)

۴۔ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ o (تاج کمپنی: صفحہ ۳۱، ضیاء القرآن: صفحہ ۱۸۵)

۵۔ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِلْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ سے اَلْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ تک (تاج کمپنی: ص ۳۲ تا ۳۳، ضیاء القرآن: صفحہ ۱۸۶)

۶۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o (تاج کمپنی: ص ۳۶، ضیاء القرآن: صفحہ ۱۸۹)

۷۔ لبیک لبیک لبیک (۳ بار)

۸۔ ''اَسْمَاءُ النَّبِی ﷺ (تاج کمپنی: صفحہ ۶۴ تا ۸۳، ضیاء القرآن: صفحہ ۲۰۹ تا ۲۱۹)

۹۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ تالبیک لبیک لبیک (تاج کمپنی: صفحہ ۹۱ تا ۱۰۳، ضیاء القرآن: صفحہ ۲۲۳ تا ۲۳۱)

دن	متن	تاج کمپنی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
سوموار	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی ..... تُبَلِّغُنِیْ اَجَلِیْ مُعَافًی	۹۱ تا ۱۲۹	۲۲۳ تا ۲۴۸
منگل وار	اَللّٰھُمَّ اَعْصِمْنِیْ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ ..... وَلَا یُقْطَعُ مَدَدُھُمَا	۱۲۴ تا ۱۶۵	۲۴۴ تا ۲۷۱
بدھ وار	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حِلْمِہٖ ..... اَظْھَرِھِمْ سُلْطَانًا	۱۶۰ تا ۱۹۹	۲۶۷ تا ۲۹۳
جمعرات	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ .....وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ	۲۰۰ تا ۲۴۷	۲۹۴ تا ۳۲۳
جمعہ	وَاغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَاالَّذِیْنَ ..... وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o	۲۳۲ تا ۲۸۹	۳۱۴ تا ۳۴۹
ہفتہ	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ.....اَلْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ	۲۸۶ تا ۳۴۱	۳۴۷ تا ۳۸۰
اتوار	وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ مَنْ سَبَّحَکَ ..... اَلْاَیَّامِ وَاللَّیَالِیْ	۳۲۹ تا ۳۶۸	۳۷۳ تا ۳۹۷

پڑھنے کا طریقہ:۔اسے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سوموار سے آغاز کریں۔سب سے پہلے روزانہ کی منزل پڑھیں۔روزانہ کی منزل کے آخر پر سوموار کی منزل کے کچھ صفحات بھی شامل ہیں۔وہ صفحات پڑھنے کے بعد سوموار کی منزل کے صفحات دوبارہ شروع سے پڑھیں اور سوموار کی منزل مکمل کریں۔اگلے دن پھر روزانہ کی منزل پڑھ کر، منگل وار کی منزل پڑھیں۔اس طرح دیگر ایام کی منزلیں بھی پڑھیں۔اگر کوئی تمام منازل روزانہ پڑھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ روزانہ کی منزل پڑھ کر، رکے بغیر سوموار کی منزل کے جو صفحات روزانہ کی منزل میں شامل ہیں وہ پڑھ کر واپس نہ آئے بلکہ مزید آگے پڑھتا جائے اور دیگر ایام کی منازل پڑھے۔اتوار کی منزل مکمل کر کے اختتام تک پہنچے۔یہ منزل روزانہ وقت مقررہ پر تہجد یا فجر کے وقت (اور اگر مجبوری ہو تو کوئی اور وقت مقرر کر کے) پڑھیں۔صاف ستھرے کپڑے پہن کر، باوضو ہو کر، مصلے پر قبلہ رو ہو کر بیٹھیں اور حضورِ قلب کے ساتھ منزل پڑھنا شروع کریں۔یہ تصور کریں کہ میرا یہ درود شریف حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ براہِ راست سماعت فرما رہے ہیں۔اگر شروع میں یہ تصور قائم نہ ہو سکے تو یہ تصور کریں کہ فرشتے میرا درود وسلام حضور نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کر رہے ہیں اور آپ ﷺ بالواسطہ سماعت فرما رہے ہیں۔ان شاء اللہ، یہ منزل پڑھنے سے چند دنوں میں تبدیلی آنا شروع ہو جائے گی۔اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ سے عقیدت، محبت اور معرفت کا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا

جائے گا۔ظاہری و باطنی کشائش حاصل ہوگی۔دنیاوی مسائل حل ہوں گے۔آفات و بلیات سے نجات ملے گی۔حفظ وامان اور سلامتی نصیب ہوں گی۔بفضلِ تعالیٰ،قبر،حشر،میزان اور پل صراط کی منازل طے کرنے میں نہایت آسانی پیدا ہوجائے گی اور عفوو عافیت اور فوز و فلاح دائمی نصیب ہوں گے۔

''اوائل الخیرات''،''دلائل الخیرات'' کی طرز پر ترتیب دیا گیا درود وسلام کا مجموعہ ہے۔یہ مجموعہ سات ابواب پر مشتمل ہے۔اسے عاشقِ رسول ﷺ محمد عبدالغفور خان نامی رحمۃ اللہ علیہ ناظم امور مذہبی پائیگاہ خورشید جامی حیدرآباد دکن نے نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق مرتب کیا اور خواب ومراقبے میں اسے آپ ﷺ کے حضور میں پڑھ کر تصدیق حاصل کی۔اس ضمن میں محمد عبدالغفور خان نامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''پھر ایک دن کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور بعض اہلِ بیت بھی ساتھ ہیں۔مجھے ایسا معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف فرما ہیں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ سے مخاطب ہوکر میرے متعلق یہ فرمارہے ہیں کہ میں اس بچے کے درود کے صیغے بہت پسند کرتا ہوں۔'' حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اس صیغے کی نسبت مجھ سے دریافت فرمایا میں نے عرض کیا کہ وہ یہ ہے۔

''بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ الْأُمِّیِّ''

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی تمھاری طرح پڑھتا ہوں۔یہ کہہ کر خود اُنہوں نے بھی پڑھا،بار بار پڑھا اور وجد کرنے لگے۔اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم پڑھو۔میں نے بھی اس درود کو پڑھا۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر پڑھو۔پھر میں نے اس کو کئی مرتبہ حالتِ سُرور میں پڑھا۔اُس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے میرے بازو کو پکڑ کر اپنے قریب کھینچا اور بڑے لطف وکرم کے ساتھ مجھے ایسے ملاحظہ فرمایا جیسا کہ کوئی اپنے بچے کو دیکھا کرتا ہے۔پھر مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم نے اس درود کے الفاظ کہاں سے حاصل کیے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں نے ان الفاظ کو صحابہ کی روایت کی ہوئی احادیث میں پایا ہے۔

پھر نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی میرے لئے اور ان سب کے لئے جو اس درود کو پڑھیں۔اور ان سب کی شفاعت کا بھی وعدہ فرمایا۔نیز یہ بھی فرمایا کہ یہ درود اللہ کے پاس مقبول ہوگا۔

میں فرطِ مسرت سے رونے لگا اور آپ کے پائے مبارک کے بوسے لینے لگا۔نبی اکرم ﷺ نے اپنی ردائے مبارک سے میرے آنسو پونچھے اور فرمایا بچے کیوں روتا ہے۔پھر شیخ جیلانی رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا میرے بچے اے عبدالقادر! اس لڑکے کو میں اپنی نگرانی میں تربیت دوں گا۔حضرت شیخ جیلانی نے فرمایا مرحبا یارسول اللہ ﷺ۔حضرت جیلانی رضی اللہ عنہ طریقۂ بیعت میں میرے مرشد ہیں کیونکہ میں نے طریقۂ قادریہ میں حضرت شاہ فضل الرحمٰن قدس سرہٗ مرادآبادی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

حضور اکرم ﷺ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اے بچے میں تجھے اپنے خاص طریقے پر چلاؤں گا۔میں نے عرض کیا آپ پر قربان یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا:

''مجھ پر درود وسلام کی ایک کتاب تم لکھو اور اس کا نام ''اوائل الخیرات'' رکھو جو سات احزاب پر مشتمل ہو جیسے جزولی نے ''دلائل الخیرات'' لکھی ہے۔'' میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں تو اس کارِعظیم کا اہل نہیں ہوں۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔لکھو۔اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعہ تمھاری مدد فرمائے گا۔اور تمھاری یہ کتاب،اللہ کے اور میرے نزدیک مقبول ہوگی۔

میں نے عرض کیا مرحبا یارسول اللہ ﷺ!

اور اس کتاب کو قرآنی آیت ''لقد جاء کم رسول...'' سے ابتداء کرنے کی سعادت حاصل کی اور پہلا،دوسرا،تیسرا اور اسی طرح سات احزاب لکھے۔اور ان میں سے بعض کو خواب میں بعض کو مراقبہ میں نبی کریم ﷺ کے حضور میں پڑھا پھر خواب ومراقبہ سے بیدار ہوکر اللہ اور اس کے رسول کا شکر ادا کیا کہ مجھ پر فضل وکرم فرمایا گیا۔

میری اس کتاب کے سات حصے ہیں۔اس کی ابتداء جمعہ کے مبارک دن سے کی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس کتاب کے لکھنے کا اسی دن حکم فرمایا تھا۔اس کی اجازت کا طریقہ یہ ہوگا۔

کہ صاحبِ کتاب کے آگے اگر وہ زندہ ہے تو یہ احزاب یکے بعد دیگرے پڑھے جائیں اور وہ سنے اور اس کی صحت کرتا جائے۔اگر وہ زندہ نہ

رہے تو سورۃ الفاتحہ کے بعد سورہ اخلاص بارہ مرتبہ اور اس درود کو گیارہ مرتبہ پڑھے۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَرْوَاحِ وَآلِہٖ۔" اور اس کا ایصالِ ثواب حضور اکرم ﷺ، آپ ﷺ کے اہلِ بیت وصحابہ، اولیائے امت، صاحبِ کتاب اور جمیع امت کو کردے۔

اس کے بعض صیغوں کے پڑھنے میں اشارات اور بعض کو پڑھنے میں مراقبات ہیں۔ ان کا پڑھنے والا اچھی طرح جان لے اور سمجھ لے کہ اس میں بڑے اسرار پوشیدہ ہیں اور یہ سب وہ ہیں جن کو نبی کریم ﷺ کے حضور میں پڑھ کر براہِ راست اجازت حاصل کی ہے۔

یہ جان لو

اے میرے بچو، میرے دوستو

اے میرے اہلِ طریقت

اور اے ہر مومن جو

نبی اکرم ﷺ پر کامل ایمان رکھتا ہے

کہ درود وسلام، تلاوتِ قرآن کے بعد سب سے زیادہ افضل ذکر ہے

اور اس کو سن لو اور یاد رکھو کہ

نبی کریم ﷺ بعد وفات بھی بقیدِ حیات ہیں۔

اور اپنے فیضانِ تربیت سے سرفراز فرماتے رہتے ہیں

اور آپ کی رویت حاصل نہیں ہوتی بجز کثرتِ درود وسلام کے

جس کو ہمیشہ اور ہر وقت جاری رکھنا چاہیے۔

اور جس نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بیداری میں بھی ضروری دیکھے گا۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

"مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ"

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے (قریب میں) بیداری میں بھی دیکھے گا''

اس سعادت کے حاصل کرنے میں سبقت کرو تاکہ دنیا وآخرت کی بھلائی حاصل ہو۔ کیونکہ ہماری بقا اس عالم میں دوامی نہیں ہے۔ (۵۵۴)

جناب محمد عبدالغفور نامی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں ''اوائل الخیرات'' شائع نہ ہوئی۔ ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے محمد عبدالمعید خان پروفیسر وصدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ وناظم دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد دکن نے اسے چھپوانے کا اہتمام کیا۔ یہ کتاب ابھی زیرِ طبع تھی کہ اس دوران ڈاکٹر محمد افسر الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو حالتِ بیداری میں نبی کریم ﷺ سے رابطے کا شرف حاصل ہوا اور آپ ﷺ نے انھیں زیرِ طبع کتاب ''اوائل الخیرات'' حیدرآباد کے مکتبہ دائرۃ المعارف سے منگوا کر پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ آپ ﷺ نے انھیں ''اوائل الخیرات'' کے ناشر کے نام اور پتے سے بھی مطلع فرمایا۔ ڈاکٹر محمد افسر الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس مشاہدہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ایک دن اپنے برساتی فلیٹ میں مغرب کے بعد بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا تھا کہ یکا یک میرے سامنے ایک ہاتھ کا سایہ دکھائی دیا۔ میں فوراً ساکت ہوگیا یہ سیدھے ہاتھ کا سایہ تھا۔ مجھے فوراً یقین ہوگیا کہ حضرت رحمتِ دوعالم ﷺ میری پشت پر کسی اونچی جگہ رونق افروز ہیں اور اپنا دستِ مبارک میرے اوپر اُٹھائے ہوئے ہیں۔ اس عظیم الشان حقیقت کو بھانپ کر مبہوت ہوگیا۔ قویٰ میں طاقت نہ رہی اور میں ایک بے بس وکمزور بچے کی طرح ہوگیا۔ ارادہ اور عمل کی طاقت ختم ہوگئی۔ آپ ﷺ نے دستِ مبارک سے ارشاد فرمایا جس کو میں فوراً سمجھ گیا کہ کہیں جانے کا حکم ہورہا ہے۔ پس اُٹھ کھڑا ہوا اور چلنا شروع کیا۔ جدھر جدھر آپ کا اشارہ ہوگیا میں چلتا گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد ایک ایسی جگہ آیا جہاں ایک نورانی شکل کے بزرگ، سفید داڑھی، ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنے ہوئے مشفق انداز میں تشریف رکھتے تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ وہ فوراً کھڑے ہوگئے۔ اور سلام کا جواب دیا۔ اُن کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی جو فوراً انھوں نے مجھے دے دی۔ میں نے وہ کتاب لے لی۔ اُس کو اُلٹ پلٹ کر دیکھا اور اس کا نام وپتہ نوٹ کرلیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد حضور ﷺ کے دستِ راست کا اشارہ ہوا، میں اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُن بزرگوں کو سلام کیا۔ اُن سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ واپس ہوا اور اپنے مقام پر آگیا۔ جب پرچہ کو غور سے پڑھا تو لکھا تھا ''اوائل الخیرات'' ڈاکٹر محمد عبدالمعید خان دائرۃ المعارف حیدرآباد۔

آنحضور ﷺ نے پیچھے سے ارشاد فرمایا کہ یہ تیرے لئے ہے تو اسے پڑھ اور اس پر عمل کر۔
میں انتہائی خائف اور معطل ہو چکا تھا۔ گویا طاقت ختم ہو چکی تھی۔ ختم کیا بلکہ سلب ہو چکی تھی۔ میں نے انتہائی ادب کے جذبہ کے ساتھ آنکھیں بند کیں اور اثبات میں سر جھکا لیا۔

اس واقعہ کے فوری بعد میں نے ڈاکٹر عبدالمعید خان صاحب کو لکھا کہ آنحضور ﷺ نے مجھ ناچیز ادنیٰ واسفل وگنہگار کو اطلاع دی ہے کہ آپ نے کوئی کتاب ''اوائل الخیرات'' کے نام سے چھاپی ہے مجھے حکم ہوا ہے کہ اس کتاب کو پڑھوں اور اس پر عمل کروں اور ان سے مندرجہ بالا کتاب طلب کی۔ ان کا جواب میرے پاس آیا جس میں انھوں نے بڑی حیرت کا اظہار کیا اور لکھا کہ کتاب ابھی مکمل طور پر چھپ کر تیار بھی نہیں ہوئی ہے اور اس کی تقسیم بھی شروع نہیں ہوئی اور انھوں نے میرے خواب کی تفصیل پوچھی مگر میں نے اپنا کوئی حال لکھ کر نہ بھیجا۔ کیونکہ میں اُن سے ناواقف اور یہ کسی طرح مناسب نہ تھا کہ ایک ناواقف انسان سے اس کے پہلے خط میں اہم روحانی مشاہدہ بیان کر دوں مگر مجھے اُن کے حالات جاننے کا اشتیاق ضرور پیدا ہو گیا۔'' (۵۵۵)

ڈاکٹر محمد افسر الحق نے ڈاکٹر محمد عبدالمعید کو خط تحریر کیا جو انھیں موصول ہوا۔ انھوں نے جوابی خط میں بڑی حیرت کا اظہار کیا اور لکھا کہ کتاب ابھی مکمل طور پر چھپ کر تیار بھی نہیں ہوئی اور اس کی تقسیم بھی شروع نہیں ہوئی۔ کچھ دنوں بعد انھوں نے طباعت کا کام مکمل ہونے پر یہ کتاب ڈاکٹر محمد افسر الحق کو ارسال کر دی۔ کتاب پڑھتے ہی ان پر بے خودی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ وہ بڑی مشکل سے کئی گھنٹوں میں ایک صفحہ پڑھ پاتے اور ان پر بے خودی اور رقت کی کیفیت غالب آجاتی۔ اس طرح مستقل سات دن تک گریہ اور بے خودی اور عالمِ حیرت طاری رہا اور سات دن میں کہیں جا کر مصنف کا مقدمہ پڑھ سکے۔

اوائل الخیرات کا اردو ترجمہ مولانا محمد عبدالستار خان استاد لغت العربیہ جامعہ عثمانیہ نے کیا ہے جسے حیدرآباد دکن انڈیا سے پہلی بار ۱۹۶۷ء میں چھپوانے کی سعادت ڈاکٹر محمد افسر الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو نصیب ہوئی۔

الرمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ، سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر پاکستان نے مذکورہ بالا ''اوائل الخیرات باترجمہ'' شائع کی ہے جو کہ علم دین پبلشرز، ماتھر سٹریٹ، ۷۔ لوئر مال روڈ، اردو بازار لاہور سے دستیاب ہے۔

راقم الحروف کو ''اوائل الخیرات'' کا ایک نسخہ استادِ محترم قبلہ پروفیسر گوہر عبدالغفار چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ سے ملا تھا۔ اسے بطورِ وظیفہ پڑھنا شروع کیا تو بہت زیادہ ظاہری و باطنی کشائش حاصل ہوئی۔ ایک دن میں یہ وظیفہ پڑھنے کے بعد آرام کرنے کے لیے لیٹا تو حالتِ بیداری میں مشاہدہ نصیب ہوا۔ دیکھا کہ میں نے اپنی میز کا دراز کھولا ہے۔ اس میں سفید کاغذات پڑے ہیں۔ ایک سیاہ قلم اپنے آپ بحکم الٰہی اس پر قرآنی آیت " یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" لکھنے لگا۔ قلم لکھ رہا تھا، لکھنے والا ہاتھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ بلا اختیار میری زبان پر کلمہ شہادت جاری ہو گیا اور بہت زیادہ حرارتِ قلبی محسوس ہوئی۔ اس مشاہدہ سے بہت زیادہ تقویت حاصل ہوئی اور یہ پیغام الہام ہوا ؎

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

عزیزانِ من ''دلائل الخیرات'' کی طرح ''اوائل الخیرات'' کو بھی حرزِ جان بنائیں۔ یہ سات منازل پر مشتمل ہے۔ پہلی منزل بروز جمعہ پڑھی جاتی ہے۔ روزانہ کی منزل ضرور پڑھیں۔ ایک منزل پڑھنے میں قریباً پندرہ منٹ لگیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو ساتوں منازل روزانہ پڑھنے کا اہتمام کریں اور اس محنت سے ہرگز نہ گھبرائیں۔ جب درود وسلام کا وظیفہ پڑھ لیں تو ذاتِ باری تعالیٰ غفور ورحیم کا نہایت محبت اور عاجزی سے شکر ادا کریں کہ اس نے درود وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

جہاں کہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اسمِ گرامی آئے لفظ ''سیدنا'' کا اضافہ کریں اگرچہ یہ کتاب میں نہ لکھا ہو۔ جب کبھی آپ ﷺ کا اسمِ گرامی کانوں میں پڑے تو ''ﷺ'' کہیں۔ جب آپ ﷺ کا اسمِ گرامی لکھیں تو صلوٰۃ وسلام یعنی ''ﷺ'' بھی لکھیں، صرف ص یا صلعم پر اکتفا نہ کریں۔

علی ثانی خواجہ سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲ اکتوبر ۱۳۱۴ء تا ۱۹ جنوری ۱۳۸۷ء) سلسلہ معظّمہ نقشبندیہ اور سلسلۂ مکرمہ قادریہ کے جلیل القدر بزرگ گزرے ہیں۔ انھوں نے حضرت سید ابوالحسن علی ہجویری المعروف داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر

جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ، امام ربانی مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح دین اسلام کی ترویج میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ وہ ایران سے واردِ ہند ہوئے۔ انھوں نے کشمیر کے علاقہ سری نگر کو اپنا مستقر بنا کر اپنے سات سو رفقا وخلفاء کے ذریعے کشمیر، لدّاخ بلتستان، سکردو، گلگت، صوبہ سرحد، افغانستان اور افغانستان سے پرے ازبکستان اور تاجکستان کے دور دراز علاقوں تک توحیدِ اسلام کی روشنی پھیلا دی۔ انھوں نے ان علاقوں میں درس گاہیں، شفاخانے اور گھر گھر ہنرمندی کے مراکز قائم کر کے ان علاقوں کے لوگوں کی دینی، اخلاقی و روحانی حالت بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ ان کی معاشی اور سماجی حالت بہتر سے بہتر بنانے میں نہایت اعلیٰ خدمات سرانجام دیں۔ فقر کی دولت سے مالا مال ہونے کی وجہ سے ''علی ثانی'' اور خدمتِ خلق کی وجہ سے ''حوارئ کشمیر'' کے القاب سے معروف ہوئے۔ آپ کا روزانہ کا وظیفہ بعد درود شریف ایک ہزار مرتبہ ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمْ'' تھا۔ چہارشنبہ ۶ ذی الحج ۷۸۶ھ (بمطابق ۱۹ جنوری ۱۳۸۷ء) کو وفات سے قبل یہ آپ کی زبان مبارک سے جاری ہوگیا۔ آپ نے یَا اَللّٰہُ یَا رَفِیْقُ یَا حَبِیْبُ اور ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمْ'' کا ورد کیا اور اپنی جان، جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ از روئے حرف ابجد انھی آخری کلمات سے آپ کا سالِ وفات ۷۸۶ھ نکلتا ہے۔ آپ کی آخری آرام گاہ تاجکستان کے صوبہ ختلان کے دارالخلافہ ''کولاب'' میں واقع ہے۔

سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً ایک سو ستر (۱۷۰) کے قریب کتابیں لکھیں۔ کئی کتب مغلیہ دور میں شاملِ درس رہیں۔ ''اورادِ فتحیہ'' حضرت سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی لازوال تصنیف ہے۔ یہ مختلف وظائف کا بے مثال مجموعہ ہے۔ یہ روحانی تسکین اور وجدانی کیف وسرور کا مجرب نسخہ ہے جسے صبح وشام کشمیر کی مساجد میں اہلِ کشمیر مل کر باوازِ بلند پڑھتے ہیں۔ ''اورادِ فتحیہ'' حضور نبی کریم ﷺ سے منظور شدہ مجموعۂ وظائف ہے۔ اس ضمن میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ'' میں کہتے ہیں:

> ''اب اگر فضائل اور خواص اس اوراد کے بیان کئے جائیں تو بہت طویل ہو جائے۔ اس واسطے کہ آں حضرت (یعنی میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنی ساری عمر میں معمورۂ عالم کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور چودہ سو (۱۴۰۰) اولیائے کاملین سے ملے ہیں اور ہر ولی سے رخصت کے وقت دعا اور رقعہ کی التماس کی ہے اور اُن رقعوں کو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہے اور ان دعاؤں اور اذکار کو جو بے اختیار ان کی زبان پر جاری ہوتے تھے، جمع کیا ہے، جس سے اوراد کا یہ مجموعہ مرتب ہوگیا ہے۔ انھی (حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ) سے منقول ہے کہ ''جب میں بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو چلا اور رستے میں مسجد اقصیٰ پہنچا تو وہاں پر حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ میں اُٹھا، آگے بڑھا اور سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے اپنی آستین مبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ ''خُذْ هٰذَا الْفَتْحِيَّةَ'' یعنی اس فتحیہ کو لے۔ جب میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک سے اسے لیا اور اس پر نظر ڈالی تو یہی اوراد تھے۔ اس اشارہ سے ان کا نام فتحیہ رکھا گیا۔''

☆ طریقہ ختم میر سید ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں ارشاد ہے کہ اُن کے پاس اپنے والد ماجد (حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) کے ہاتھ کا لکھا ہوا طریقہ ختم میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ موجود ہے جو یوں ہے:

☆ اول آدھی رات کو اُٹھے اور وضو تازہ کرے اور دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں ''اَلْحَمْدُ'' کے بعد پندرہ دفعہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ بعد سلام کے ہزار دفعہ پڑھے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اس کے بعد ایک ہزار دفعہ پڑھے: یَاخَفِیَّ الْاَلْطَافِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ۔ اس کے بعد ایک ہزار اور ایک مرتبہ پڑھے: یَا بَدُّوْحُ اور سر گریبان میں جھکا دے اور مراقبہ کرے اور دیکھے کہ عالم غیب سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے۔ جب اس سے فارغ ہو تو دوگانہ پڑھے اور اس کا ثواب میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو بخشے۔

☆ **دعائے رقاب:**۔ رقبہ کی جمع رقاب ہے جس کے معنی گردن کے ہیں۔ عربی زبان میں رقبہ کے اصطلاحی معنی غلام کے ہیں۔ اس دعا کا نام دعائے رقاب اس مناسبت سے رکھا گیا ہے کہ انسان اللہ کریم کا غلام ہے۔ غلام کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ غلام کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی۔ جو کچھ بھی غلام کے پاس ہوتا ہے وہ مالک کا عطا کردہ ہوتا ہے۔ اس دعا میں بندہ بطور غلام کے اپنی حاجتوں کی عرضی اللہ کریم کی بارگاہِ عالیہ میں پیش کرتا ہے جو مالکِ حقیقی ہے۔ انسان بطور غلام کے اللہ کریم کے دربارِ عالی میں بھیک کی جھولی پھیلائے گا تو پھر وہ خالی ہاتھ کیسے لوٹ سکتا ہے۔ مولانا گرامی جالندھری نے کیا خوب فرمایا ہے۔

عصیانِ ماہ و رحمتِ پروردگارِ ما ایں را نہایت است نہ آں را نہایتے

☆ ضروری ہدایت: اگر آپ ''اورادِفتحیہ'' بوقتِ شام پڑھیں تو نیچے دیے ہوئے خاکے کے مطابق یوں پڑھیں کیونکہ اس طرح پڑھنا معنی ومفہوم کے اعتبار سے ضروری ہے۔

نمبر شمار	صفحہ	سطر	بوقتِ شام یوں پڑھیں:
۱	۸۷	۶	مَرْحَباً بِالْمَسَاءِ الْجَدِيْدِ وَبِاللَّيْلِ السَّعِيْدِ۔ مبارک ہونئی شام اور مبارک ہو اچھی رات
۲	۹۰	۵	اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ۔ شام کی ہم نے اور شام کی تمام ملک نے اللہ کے لیے
۳	۹۱	۲	اَمْسَيْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ۔ شام کی ہم نے فطرت اسلام پر (۵۵۶)

کامیاب زندگی گزارنے کے لیے زندگی کے حقیقی مفہوم، زندگی کے بنیادی مقصد، زندگی گزارنے کے طریقہ کار سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ دین اسلام ان تمام سوالات کے نہ صرف جواب دیتا ہے بلکہ کامیاب زندگی گزارنے کے سلسلے میں ہر طرح کی ضروری رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔

زندگی کا سلسلہ مرنے کے ساتھ ختم نہیں ہوتا بلکہ مرنے کے بعد فوراً ہی نئی زندگی شروع ہوجاتی ہے۔ جسے حیاتِ برزخی کہتے ہیں۔ جب قیامت برپا ہوگی تو ہر طرح کی زندگی (دنیاوی، برزخی حیات) ختم ہوجائے گی۔ دوبارہ جب صور پھونکا جائے گا تو ملائکہ، انسانوں اور جنات کو دوبارہ زندگی ملے گی۔

سورۂ فاتحہ میں مقصدِ حیات کا واضح تصور دیا گیا ہے۔ اس میں صراطِ مستقیم پر چلنے، اہلِ حق کی پیروی کرنے، یومِ جزا کی تیاری کرنے، سوچ اور عمل درست کرنے اور گمراہی پر مبنی فکر وعمل سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ مرنے کے بعد قبر میں جو سوالات پوچھے جاتے ہیں ان سے بھی مقصدِ حیات کا تعین ہوتا ہے۔ قبر میں پوچھا جاتا ہے، تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تو اس شخص (نبیٔ رحمت ﷺ) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ ان سوالات سے واضح ہے کہ زندگی کا مقصد دین اسلام کے مطابق اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو جاننا اور ان کی ہر بات صدق وخلوص سے ماننا ہے۔ یہ سفر اسی وقت کامیابی سے ہمکنار ہوگا جب انسان مل کر انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریاں اچھے طریقے سے سرانجام دیں گے۔ خود بھی برائی سے بچیں گے اور دوسروں کو بھی بچائیں گے۔ مقصدِ حیات کا تصور سورۃ العصر سے مزید واضح ہوجاتا ہے۔

کامیاب زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان ضابطہ حیات (دین اسلام) سمجھے اور اس کے عین مطابق طرزِ حیات اختیار کرے یعنی اسوۂ حسنہ کے مطابق زندگی بسر کرکے دنیا وآخرت میں سلامتی اور امن پائے۔

اسلامی تصورِ حیات کے مطابق آخرت کی دائمی وابدی زندگی کا دنیا کی اس مختصر اور عارضی زندگی پر دارومدار ہے۔ اس لحاظ سے ہماری یہ مختصر اور عارضی زندگی بے حد وحساب قدر وقیمت کی حامل ہے۔ ہماری زندگی کا ہر لمحہ لامحدود قدر وقیمت کا حامل ہے۔ زندگی وقت ہے اور وقت زندگی ہے۔ کامیاب زندگی گزارنے کے لیے صحیح کام، صحیح وقت پر اور صحیح طریقے سے اس طرح سے سرانجام دینا ضروری ہے کہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل ہوں۔ اس مقصد کے لیے خود احتسابی اور ٹائم مینجمنٹ ضروری ہے۔ وقت کی دائمی وابدی، لامحدود قدر وقیمت اور افادیت کے پیشِ نظر نبی کریم ﷺ نے بہتر سے بہتر طور پر وقت گزارنے اور خود احتسابی کے عمل اور ٹائم مینجمنٹ کی صلاحیت کی بدولت خسارے سے بچنے اور فوز وفلاح حاصل کرنے کے لیے بھرپور جدوجہد کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنِ اسْتَوٰى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ

جس شخص کے دو دن (کامیابی کے اعتبار سے) یکساں گزریں وہ یقیناً خسارے میں ہے۔ (۵۵۷)

مندرجہ بالا حقائق کے پیشِ نظر ''محمد بشیر جمعہ'' نے کتاب ''شاہراہِ زندگی پر کامیابی کا سفر'' لکھی ہے۔ اس کتاب کا اصل موضوع انسان اور اس کے وقت کا بہتر استعمال ہے۔ اس کتاب میں وقت کے بہتر استعمال، تضیع اوقات اور کاہلی سے بچنے، منصوبہ بندی کرنے، شخصیت اور گفتگو کے فن، انسانی صلاحیتوں کے بہتر استعمال، مل جل کر بہتر زندگی گزارنے اور مل جل کر اپنی ذمہ داریاں بہتر طور پر سرانجام دینے کی

نہایت اچھے طریقے سے تعلیم دی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں شخصیت کو منظّم کرنے کے لیے خاکے اور دنیا وآخرت کی کامیابی کے لیے دعائیں بھی دہرائی گئی ہیں۔ یہ کتاب ہر طالب علم، استاد، کاروباری انسان، ملازمت پیشہ انسان، ہر درویش، پیر فقیر کی ضرورت ہے جو زندگی کو منظّم، متوازن، موثر، مستعد اور بامقصد گزارنا چاہتا ہو۔ یہ کتاب درج ذیل آٹھ حصوں پر مشتمل ہے۔ ان کی مدد سے کتاب کے مندرجات کی قدر و قیمت اور اہمیت کا بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے:

حصہ اول: وقت کی اہمیت
حصہ دوم: انفرادی منصوبہ بندی اور کیریئر پلاننگ
حصہ سوم: مؤثر شخصیت
حصہ چہارم: فنِ گفتگو
حصہ پنجم: اجتماعی ودفتری زندگی
حصہ ششم: عملی میدان میں کامیابی
حصہ ہفتم: انفرادی صلاحیتیں
حصہ ہشتم: فارمز اور چارٹس کے ذریعے اپنی ذات کی تنظیم

''دعائے حزب البحر'' حضرت قطب الاولیاء علی ابن عبداللہ ابوالحسن الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ (۵۷۱ھ تا ۶۵۶ھ) کی تصنیف ہے۔ یہ تمام روحانی سلاسل (چشتی، قادری، نقشبندی، سہروردی) کے بزرگوں اور مشائخ کے ہاں مقبول ہے اور بطور وظیفہ پڑھی جاتی ہے۔ یہ دعا انتہائی پرتاثیر ہے اور اپنے پڑھنے والے کو اس کے مقاصد کے حصول تک بہت جلد پہنچا دیتی ہے۔

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ بحری جہاز پر حج کے لیے سفر کر رہے تھے۔ جہاز سمندری طوفان میں گھر گیا اور بظاہر بچنے کی کوئی راہ نظر نہیں آتی تھی۔ اس وقت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ، حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ ﷺ نے انھیں ''دعائے حزب البحر'' تلقین فرمائی۔ شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دعا خود پڑھی اور لوگوں سے پڑھوائی۔ اس کی برکت سے طوفان تھم گیا، موافق ہوا چلنے لگی اور سب لوگ سلامتی سے منزل مقصود کو پہنچ گئے۔ جہاز کا نصرانی کپتان اور دیگر غیر مذاہب اشخاص اس کرامت سے مشرف بااسلام ہوئے۔ ''حزب البحر'' کی تمام دعائیں باستثنائے تین دعاؤں کے قریب قریب ماثورہ ہیں، جن کا پتہ حدیث کی کتابوں میں ملتا ہے۔ ۱۹۱۱ء میں مصر وشام وحجاز کے سفر کے دوران خواجہ حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار مشائخ سے براہِ راست اس دعا کے پڑھنے کی اجازت حاصل کی۔ خواجہ حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہ خود اس دعا کے عامل تھے۔ انھوں نے نہایت تحقیق کے بعد اس دعا کا مستند نسخہ، اس کا سلیس اردو ترجمہ اور اس سے متعلقہ اعمال وتعویذات افادۂ عام کے لیے شائع کیے۔ ان کی مرتب کردہ کتاب ''اعمال حزب البحر'' کو بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں اس کتاب کے ساٹھ سے زیادہ ایڈیشن شائع ہوئے۔ انھوں نے اپنی کتاب کے آخر میں پاکیزگی اور طہارت کی پابندی کے ساتھ ورد ''حزب البحر'' پڑھنے کی عام اجازت دی ہے۔ راقم الحروف نے ان کے خاندان کے چشم و چراغ خواجہ عابد نظامی مدیر اعلیٰ ماہنامہ درویش، لاہور سے براہِ راست ملاقات کے دوران یہ دعا پڑھنے کی اجازت حاصل کی تھی۔ راقم الحروف کو مشائخ سلسلہ چشتیہ وقادریہ سے بھی اس کی اجازت حاصل ہے۔ یہ دعا روزانہ بعد از نماز فجر اور بعد از نمازِ عصر ایک بار پڑھنی چاہیے۔ یہ دعا دفع اعداء، مریض کی صحت یابی، سلامتی سفر، حفاظتِ جہاز وکشتی، تسخیر سلاطین وحکام، ادائے قرض، برائے بخت کشادن دختران، برائے سلامتی وایمان، برائے حصولِ معرفت، برائے حصول تونگری وفارغ وبالی اور برائے حب وتسخیر پڑھی جاتی ہے۔ مختلف مقاصد کے لیے اسے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔

حصول دولت ومال اور اپنے کاموں کے ثبات واستقلال کی غرض سے پڑھے تو پہلے تین بار اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ آخر سورۃ تک پڑھا کرے۔ اور اگر کسی بڑی مہم سر اور آسان ہونے کے واسطے پڑھے تو ''حزب البحر'' کے اندر کلام اللہ کی جو آیات ہیں جس سورہ کی آیات ہوں وہاں سے تمام سورہ تک تمام کر کے پڑھے۔

دشمن کو کمزور کرنے کے لیے اول تین بار سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھ کر ''حزب البحر'' پڑھے۔
چشمِ زخم کے دفع کی غرض سے آیت کریمہ اِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ سے لِلْعَالَمِیْنَ۔ سورہ القلم[52-51:68] تک تین بار، سورۂ کافرون تین بار، سورۂ اخلاص تین بار، سورۂ فلق تین بار، سورۂ ناس تین بار پڑھے۔
کسی کو اپنی طرف مائل کرنے اور محبت وتسخیر کے لیے چالیس بار پڑھ کر عرق گلاب پر پھونکے۔ ہر بار جب اس مقام پر پہنچے وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِيحاً طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِيْ عِلْمِكَ تو اس آیت کو ستر بار پڑھے.....یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط..... سورہ بقرہ [2:165] اس کے بعد الٰہی اَلِفِ الْمَحَبَّةَ وَالْمَوَدَّةَ فِيْ قَلْبِ فُلَانٌ (مطلوب کا نام) بِنْ فُلَانَہ (ماں کا نام) اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ تین بار پڑھے اور کہے فلاں بن فلاں کے دل وجان اور تمام اعضائے بدن مغز واستخواں میں فلاں بن فلاں کی محبت ظاہر وطاری فرما، ایسی کہ بغیر اس کے ایک لحظہ قرار نہ پاسکے۔ اس کے بعد بقیہ حزب البحر کو تمام کرے۔ ہر بار اسی طرح پڑھ کر عرق گلاب پر دم کرے۔ تین روز پڑھنے کے بعد کسی شیشے میں رکھے۔ جب مطلوب سے ملاقات کو جائے تو اس عرق کو لے کر اپنے منہ اور ہاتھ پر لگائے۔
دفع اعداء کے لئے ہر روز ۳۳ بار پڑھے اور ہر بار جب اس مقام پر پہنچے ''وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا'' تو اس اسم کو ستر بار پڑھے ''یَا قَاهِرُ ذَالْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَایُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ یَا قَاهِرُ''۔ اس کے بعد کہے: ''الٰہی شرّ ومکر وقہر فلاں بن فلاں سے بچا اور اس کو اپنی طرف مشغول کردے اور اس کے کان وزبان کو میری طرف سے بند کردے اور اس کو جلد ہلاک کر'' اس کے بعد پڑھے: فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o ایک بار
بیمار کی شفاء کے واسطے ہر روز پچیس بار پڑھے اور ہر بار جب اس آیت پر پہنچے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تو اس آیت شریف کو ستر بار پڑھے۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ اور کہے یَا شَافِیُ اِشْفِ فُلَانَ اِبْنِ فُلَانٍ عَنْ جَمِیْعِ الْاَسْقَامِ وَالْاٰلَامِ۔ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
سفر کی سلامتی اور امن طریق کے لئے سفر کرنے سے پہلے بارہ بار پڑھے۔ اور ہر بار جب اس مقام پر پہنچے۔ بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا یَقْدِرُ عَلَیْنَا تو ستر بار پڑھے یَا حَفِیْظُ اِحْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْاٰفَاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ روانہ ہونے اور پہنچنے اور کسی خوف کے وقت ایک بار ''حزب البحر'' پڑھے۔
بادشاہ اور حکام ودولت مندوں کی تسخیر کی نیت سے ہر روز اکیس بار پڑھے ''یَا عَزِیْزُ عَزِّزْنِیْ فِیْ عَیْنِ فُلَانِ اِبْنِ فُلَانَةٍ''
''فُلَانِ اِبْنِ فُلَانَةٍ'' کی جگہ پر جس بادشاہ، حاکم یا دولت مند کی تسخیر چاہتا ہے اس کا نام اور اس کی والدہ کا نام لے۔ اس کے بعد تین بار سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ o پڑھے۔ اس کے بعد اس بادشاہ یا حاکم یا دولت مند وغیرہ کے سامنے جا کر دور سے سلام کرے۔
ادائے قرض کے واسطے ہر روز پندرہ بار پڑھے اور جب اس جگہ پہنچے۔ وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ تو ستر بار پڑھے: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔
فتح باب رزق کے لئے اکتیس بار عرق گلاب پر پڑھ کر پھونکے۔ اگر گلاب نہ ملے تو نہر کا پانی جو طلوعِ آفتاب سے پہلے لایا گیا ہو اُس پر پڑھے اور ہر بار جب اس مقام پر پہنچے اِفْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ تو ستر بار قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ۔ بِغَیْرِ حِسَابٍ تک اور اس عرق یا پانی پر دم کئے ہوئے سے اپنے دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے۔
اس مقصد کے لیے دعائے ''حزب البحر'' پڑھنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ یہ دعا روزانہ ستائیس بار، تین روز پڑھے۔ جب مقام وانشرها علينا من خزائن رحمتك پر پہنچے تو ستر بار کہے۔ یَاغَنِیُّ اَغْنِنِیْ وَارْزُقْنِیْ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّباً وَّاسِعًا بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ اور ہر روز چار درویشوں کو کھانا یا مٹھائی حسبِ توفیق تقسیم کرے۔ خدا نے چاہا تو غیبی خزانے سے اُس کو فتوحات میسر ہوں گی۔ (۵۵۸)
لڑکیوں کا نصیبہ کھلنے کے لئے تین روز اُس کنویں کے پانی پر پڑھے جس کا پانی رات کو بھی بھرا جاتا ہو۔ ہر روز ایک بار پڑھ کر پانی پر دم کرے اور جب مقام وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ پر پہنچے تو ستر بار پڑھے۔ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ۔ بِغَیْرِ حِسَابٍ تک اور دم شدہ پانی سے

لڑکی کے ہاتھ پاؤں دھوئے اور پانی کو ایسے مقام پر ڈال دے جہاں کسی کا پاؤں نہ پڑتا ہو یا کسی بہتے ہوئے پانی میں ڈال دے۔ خدا نے چاہا تو بہت جلد مدعا حاصل ہوگا۔

کمالِ معرفت حق وغلبۂ حلال کے لئے تین روز، ہر روز انیس بار پڑھے۔ جب مقام مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ o بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ o پر پہنچے تو ستر بار لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ o پڑھ کر کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَالَ الْمَعْرِفَةِ وَحَقِيْقَةَ الْيَقِيْنِ بِرَحْمَتِكَ يَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

برائے سلامتی ایمان از غارت شیطان تین روز پڑھے۔ ہر روز دس بار۔ اور جب مقام حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ سے اَلْعَظِيْمُ تک پہنچے تو ستر بار یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا صَادِقًا وَّيَقِيْنًا كَامِلًا اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ يَا قَاهِرُ ذَالْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِيْ لَايُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ يَا قَاهِرُ۔

بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ بعد ادائے شرائط عروج ماہ میں نہادھوکر اور پاک کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر جس مطلب کے واسطے چاہے بارہ روز تک تیس مرتبہ پڑھے۔ مراد پوری ہوگی۔

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سات روز تک اس طرح پڑھے کہ چھ روز تک اکیاون (51) اور ساتویں دن چون (54) بار۔ گویا اس طرح سات دن میں تین سو ساٹھ بار پوری ہوجائے گی۔ (۵۵۹)

''مناجاتِ مقبول'' مولانا اشرف علی تھانوی کا قرآن مجید اور احادیثِ نبوی ﷺ میں منقول دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ یہ مجموعہ سات منازل پر مشتمل ہے۔ روزانہ ایک منزل پڑھ کر، ایک ہفتے میں اس میں شامل تمام مسنون دعائیں مانگنے کا معمول قائم کیا جاسکتا ہے۔ ایک منزل پڑھنے میں قریباً سات تا دس منٹ لگتے ہیں۔

انسان کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ بھرپور جدوجہد، کوشش، عبادت اور ریاضت کے باوجود ہر طرح کی خیر اور بھلائی حاصل کرسکے۔ دُعا ہر طرح کی خیر اور بھلائی حاصل کرنے کا آسان ترین ذریعہ ہے۔ احکامِ شریعت پر صدق وخلوص سے عمل کریں۔ روزانہ صبح اور شام کو عبادت کے لیے وقت مخصوص کریں۔ قرآن حکیم ترجمے کے ساتھ پڑھیں اور اسے سمجھ کر اس کی تعلیمات پر بہتر انداز سے عمل کرنے کی کوشش کریں۔ سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کریں۔ کلمہ طیبہ، درود وسلام، استغفار اور حمد وثنا پر مشتمل اوراد ووظائف پابندی سے پڑھیں اور روزانہ ''مناجات مقبول'' کی ایک منزل بھی ضرور پڑھیں۔

مناجاتِ مقبول کی طرح **''الحزب الاعظم''** بھی مسنون دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ یہ مجموعہ بھی سات منازل پر مشتمل ہے۔ اس کی یومیہ منزل بھی شاملِ وظائف کی جاسکتی ہے۔ اگر ممکن ہو تو ''الحزب الاعظم'' کی منزل صبح اور ''مناجاتِ مقبول'' کی منزل شام کو پڑھ لی جائے۔

''مسبعاتِ عشر'' دس مؤثر ترین اکسیر اوراد ہیں جنھیں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم جلد اول، باب دہم، فصل اول میں، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''مسلسلات'' میں ذکر فرمایا ہے۔ تمام روحانی سلاسل میں یہ اوراد صبح سورج نکلنے کے بعد اور شام سورج غروب ہونے سے پہلے پڑھے جاتے ہیں۔ مشائخ لکھتے ہیں کہ یہ اوراد سحر وآسیب ونظر سے محفوظ رہنے، ان کے اثرات سے چھٹکارا پانے کے لیے اور تمام شرورِ کائنات سے محفوظ رہنے کے لیے بہت مفید اور کارگر ہیں۔ مسبعاتِ عشر میں یہ دس اوراد شامل ہیں اور یہ تمام اوراد سات، سات بار پڑھے جاتے ہیں۔ اس لیے انھیں ''مسبعاتِ عشر'' کہتے ہیں۔

۱۔ سورۂ فاتحہ ۲۔ سورۃ الناس ۳۔ سورۃ الفلق ۴۔ سورۂ اخلاص
۵۔ سورۃ الکافرون ۶۔ آیت الکرسی مع بعد کی دو آیات ۷۔ تیسرا کلمہ مع ادعیہ

" عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَزِنَةَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَ مِلْاَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ "؛ (تین بار)

" تَبَرَّءْتُ مِنْ حَوْلِيْ وَ قُوَّتِيْ وَ الْجَاتُ اِلٰى حَوْلِ اللّٰهِ وَ قُوَّتِهٖ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ"۔ (ایک بار)

۸۔ درود شریف (سات بار) ۹۔ دعائے استغفار (سات بار)

۱۰۔درج ذیل دعائیں

"اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ اِفْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّ اٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَّ لَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلٰنَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ لَا حَلِیْمٌ لَا جَوَّادٌ لَا کَرِیْمٌ لَا مَلِکٌ لَا بَرٌّ لَا رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ (سات بار)

" اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِرَأفَتِکَ یَا نَافِعُ وَ رَافِعُ تُوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِا لصّٰلِحِیْنَ " (چھ بار)

" یَا جَبَّارُ" (اکیس بار)

صاحب روح البیان لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے مسبعاتِ عشر سیکھ کر انھیں پڑھا تو اس رات خواب میں دیکھا کہ وہ بہشت میں پہنچے ہیں۔انھیں بہشت کا طعام کھلایا گیا۔(۵۶۰)

''مسبعاتِ عشر'' میں شامل تمام سورتوں، تیسرے کلمے، درود شریف، دعائے استغفار اور دیگر ادعیہ کے مفاہیم اور احادیث مبارکہ میں منقول ان کے فضائل کا فرداً فرداً اور مجموعہ جائزہ لیا جائے تو بالیقین کہا جاسکتا ہے کہ صدق وخلوص کے ساتھ بلاناغہ یہ اوراد پڑھنے سے بفضلِ تعالیٰ ان کی برکت سے دنیا وآخرت کی تمام بھلائیوں، حفظ وامان وسلامتی، عفو وعافیت، فوز وفلاح دائمی اور بے حد اجر وثواب کا حصول ممکن ہے۔

ان اوراد کی تعلیم بذریعہ الہام دی گئی۔احادیث مبارکہ میں ان اوراد کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور متعدد احادیث میں، مختلف مواقع پر اور مختلف تعداد میں انھیں پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔آپ کے زیرِ مطالعہ اس کتاب ''نورعرفان (جلدسوم)'' میں ایسی قریباً تمام مشہور احادیث کا ذکر کیا گیا ہے۔''مسبعاتِ عشر'' کی طرح کسی خاص ترتیب اور تعداد سے اوراد و وظایف پڑھنے کی سند احادیث میں موجود ہے۔اس ضمن میں مشکوٰۃ شریف کی حدیث 1190 کا مطالعہ کرنے کا شرف حاصل کیجئے۔

وَعَنْ شَرِیْقِ الْھَوْزَنِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسَأَلْتُھَا بِمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَفْتَتِحُ اِذَا ھَبَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَتْ سَأَلْتَنِیْ عَنْ شَیْءٍ مَاسَأَلَنِیْ عَنْہُ اَحَدٌ قَبْلَکَ کَانَ اِذَا ھَبَّ مِنَ اللَّیْلِ کَبَّرَ عَشْرًا وَّحَمِدَ اللّٰہُ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَشْرًا وَّقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا وَّ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ عَشْرًا وَّ ھَلَّلَ اللّٰہَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ عَشْرًا ثُمَّ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوۃَ۔ (رواہ ابو داؤد)

''اور حضرت شریق الہوزنی فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ سرورکونین ﷺ رات کو بیدار ہونے کے بعد (عبادت) کس چیز سے شروع کرتے تھے؟ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے (آج) وہ چیز پوچھی ہے جو تم سے پہلے کسی نے مجھ سے نہیں پوچھی (تو سنو کہ) رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو (پہلے) اللہ اکبر دس مرتبہ، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ دس مرتبہ، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دس مرتبہ، سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ دس مرتبہ کہتے، دس مرتبہ استغفار کرتے۔لَااِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ دس مرتبہ کہتے اور دس مرتبہ یہ کہتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔(اے پروردگار! میں تجھ سے دنیا کی تنگی (یعنی سختیوں) اور آخرت کی تنگی سے پناہ مانگتا ہوں۔پھر اس کے بعد آپ ﷺ نماز تہجد شروع فرماتے۔''(۵۶۱)

صوفیاء کرام رحمہم اللہ کے ہاں دس تسبیحات ہیں جو سات سات مرتبہ پڑھی جاتی ہیں اور جنھیں ان کی اصطلاح میں ''مسبعات عشرۃ'' کہتے ہیں۔اس حدیث میں سات تسبیحات ہیں جنھیں دس دس مرتبہ پڑھنا ذکر کیا گیا۔چنانچہ صوفیاء کی اصطلاح ''مسبعات عشرۃ'' کے مقابلہ میں محدثین کرام رحمہم اللہ کے ہاں اس حدیث میں مذکورہ تسبیحات اور ان کے اعداد کو ''معشرات سبعہ'' کہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے جہاں مختلف اوراد وواذکار اور تسبیحات کو پڑھنے کے اوقات اور ان کی تعداد کا ذکر فرمایا ہے وہاں آپ ﷺ نے بذریعہ خواب یا بذریعہ الہام ملنے والی ہدایات کے مطابق اپنے فرمودہ اذکار وتسبیحات میں کمی بیشی کی اجازت بھی عنایت فرمائی ہے۔اس ضمن میں درج ذیل حدیث مبارک سند ہے:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کا

وردکرنے کا حکم دیا گیا۔ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ تمھیں "سُبْحَانَ اللّٰہِ (۳۳مرتبہ)، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۳۳مرتبہ) اور (۳۴مرتبہ) اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کا حکم دیا گیا اگر تم اس میں "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کو شامل کر کے ہر ایک کو ۲۵، ۲۵ مرتبہ پڑھ لیا کرو۔راوی کہتا ہے میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ایسا دیکھا ہے تو کرلو۔ (۵۶۲)

اللہ تعالیٰ کا ہر انسان کے ساتھ انفرادی تعلق ہے۔اسے ایک کا ہر ایک سے انفرادی تعلق (One to one relation) کہا جاسکتا ہے۔رب تعالیٰ سے ہر انسان کو اس کی عمر، مقام ومرتبہ، علم، عقل اور ذمہ داریوں کے لحاظ سے بذریعہ خواب وخیال، بذریعہ الہام، بذریعہ مظاہر فطرت اور بذریعہ مخلوقِ خداوندی ہدایات ملتی رہتی ہیں۔ان کی پہچان یہ ہے کہ یہ ہدایات قرآن وحدیث سے ملنے والی تعلیمات اور بنیادی اصولوں کے مطابق ہوتی ہیں۔از روئے شریعت ایسی ہدایات پر عمل کرنے کی اجازت ہے۔اگر یہ ہدایات قرآن وحدیث سے ملنے والی تعلیمات کے منافی ہوں تو بلاشبہ یہ نفسانی وشیطانی وسواس پر مشتمل ہوتی ہیں اور ان پر ہرگز عمل نہیں کرنا چاہیے۔

دین اسلام میں تمام امورِ زندگی کے بارے میں بنیادی ہدایات کی تعلیم دینے کے علاوہ انسان کو فطرت اور تاریخ سے حاصل ہونے والے مشاہداتی وتجرباتی علم سے مستفید ہونے کی بھی اجازت دی گئی ہے۔ہم روزمرہ زندگی میں دیکھتے ہیں کہ طبی وسائنسی علوم میں پیش رفت سے جو نئی معلومات حاصل ہوتی ہیں، نئی چیزیں دریافت ہوتی ہیں، نت نئی ایجادات ہورہی ہیں ان سے ہر کوئی استفادہ کررہا ہے۔ایسی نت نئی باتوں پر "بدعت" کی روک نہیں لگائی جاتی اور تمام مذاہب کے ماننے والے ان دریافتوں اور ایجادات سے استفادہ کرتے ہیں۔اسی طرح علمِ روحانیت (علمِ تصوف، روحانی سائنس) سے حاصل ہونے والے مشاہداتی وتجرباتی علم سے استفادہ کرنے کی اجازت ہے۔صدیوں سے بزرگانِ دین اس علم سے استفادہ کرتے اور ان کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔سائنسدانوں نے تابکاری عناصر دریافت کیے۔انھوں نے مزید تحقیق سے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم بنالیے۔اس طرح انھوں نے ایٹم سے حاصل ہونے والی "ایٹمی توانائی" کے مثبت استعمال کے طریقے بھی دریافت کیے اور ان کی تعلیم دی۔کمپیوٹر سائنس میں ترقی کی بدولت ہر شعبۂ زندگی میں انقلاب آگیا۔اب اس کی بدولت ہزاروں میل کے فاصلے مٹ گئے ہیں۔اب ہزاروں میل دور رہنے والے افراد لمحوں میں ایک دوسرے سے رابطہ کرکے، ایک دوسرے کو دیکھ سکتے اور ایک دوسرے سے بات کرسکتے ہیں۔اسی طرح روحانی دنیا میں بھی مختلف حقائق منکشف ہوتے رہتے ہیں۔کشف ومشاہدے کا یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔اولیاء اللہ کے صدیوں پر محیط مشاہدات کی سائنسی علوم سے بھی تصدیق ہورہی ہے۔وہ امور جنھیں روحانی دنیا میں کرامات قرار دیا جاتا ہے، اب سائنسی ترقی کی بدولت انھیں درست تسلیم کیا جارہا ہے۔انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ترقی کی بدولت یہ ثابت ہوگیا ہے کہ باضابطہ علم اور منظم نیٹ ورک کی بدولت کثیر الجہتی رابطے ممکن ہیں۔کسی جگہ پر بیٹھے انسان کو دنیا کے کروڑوں، اربوں لوگ اپنے اپنے مقامات پر دیکھ سکتے ہیں۔ان کی باتیں سن سکتے ہیں۔کسی زمانے میں کوئی بزرگ بیک وقت مختلف جگہ پر نظر آتے تھے تو اہلِ عقیدت کرامت کے طور پر مان لیتے تھے۔ایسے لوگ جو کرامت کے منکر تھے اور اب بھی منکر ہیں انھیں اب اپنا طرزِ فکر بدل لینا چاہیے اور مادی دنیا میں مظاہر فطرت کے مشاہدہ کی طرح روحانی دنیا میں بھی غور وفکر، تدبر اور مشاہدہ وتجربہ کے ذریعے حسی ادراک کی طرح اپنے روحانی ادراک کو بہتر بنا کر نورِ بصیرت حاصل کرنا چاہیے اور مشاہدۂ حق اور قربِ ربانی کا فریضہ بہتر سے بہتر طور پر سرانجام دینے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے کیونکہ زندگی کا حقیقی مقصد حقیقت کی تلاش اور دریافت ہے۔

مجوزہ بالا کتب کا مطالعہ حقیقت کی تلاش اور دریافت میں بہت زیادہ ممد ثابت ہوگا۔ان کے مطالعہ سے فکر وعمل اصلاح پائیں گے اور بفضلِ تعالیٰ فوز وفلاح اور حفظ وامان وسلامتی حاصل ہوں گے۔دی گئی تعلیمات پر عمل کرکے بآسانی مقصدِ حیات میں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔اپنا آپ جاننے اور پہچاننے کے لیے، رازِ زندگی سے آگاہ ہونے اور فوز وفلاح دائمی کے حصول کے لیے ان کا مطالعہ ضرور کیجیے۔

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن! (۵۶۳)

خدائے لم یزل کا دستِ قدرت تو، زباں تو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوبِ گماں تو ہے (۵۶۴)

نماز پنجگانہ کی پابندی کے ساتھ روزانہ صبح وشام ذکر وفکر کے لیے وقت مخصوص کریں اور کثرت سے ذکرِ الٰہی کر کے فلاحِ دارین حاصل کریں۔ اس مقصد کے لیے گزشتہ اوراق میں جن وظائف کی تعلیم دی گئی ہے وہ باقاعدگی سے بلاناغہ ادا کریں۔ وقت اور جگہ کی پابندی سے ان کی افادیت میں بہت زیادہ اضافہ ہوجاتا ہے۔ یہ اوراد ووظائف، بفضلِ تعالیٰ دنیا وآخرت کی تمام مشکلات ومسائل کے حل کے لیے، حیاتِ مسلسل کے تمام مراحل سے گزرنے اور تمام منازل بحفاظت وسلامتی طے کرنے کے لیے نہایت مددگار ومعاون ثابت ہوں گے۔

باقاعدگی سے اوراد ووظائف کی ادائیگی کے لیے آپ درج ذیل جدول کے مطابق یا اس میں کچھ کمی بیشی سے اپنے معمولات کی فہرست تیار کرسکتے ہیں۔ شروع میں اس کام کے لیے تھوڑا وقت مخصوص کریں۔ بعد میں وقت اور مزاج میں وسعت حاصل ہونے پر اس میں اضافہ کرتے جائیں۔ تمام معمولات صدق وخلوص اور اعتدال واستقامت کے ساتھ ادا کریں۔

اورادووظائف	پڑھنے کا وقت	درکار وقت
تلاوتِ قرآن حکیم مع ترجمہ	صبح وشام	30
مطالعہ کتبِ سیرت النبی ﷺ	صبح وشام	30
مطالعہ کتبِ تصوف	صبح وشام	30
منزل از مناجاتِ مقبول	صبح یا شام	15
منزل از حزب الاعظم	صبح یا شام	15
منزل از حصن حصین	صبح یا شام	30
منزل از دلائل الخیرات	صبح	35
اورادووظائف	پڑھنے کا وقت	درکار وقت
منزل از اوائل الخیرات	صبح یا شام	20
اورادِ فتحیہ مع دعائے رقاب	صبح وشام	20
حزب البحر	صبح	
سورۂ مزمل	صبح وشام	20
مسبعاتِ عشر	صبح وشام	20
مراقبہ	صبح وشام	30

مطالعہ، تحقیق اور تلاش کا عمل جاری رہنا چاہیے۔ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کے لیے پڑھنے اور پڑھانے، سیکھنے اور سکھلانے کا عمل تاحیات جاری رکھیں اور کامیاب انسان، معلم ومتعلم، معالج وطبیب اور رہنما ومشیر بننے کے لیے درج ذیل فہرست کے مطابق مطالعہ جاری رکھیں۔

قرآن حکیم

	عنوان	مصنف/مترجم	ناشر
☆	قرآن حکیم (مترجم)	مترجم: ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پبلی کیشنز
☆	تفسیر ضیاء القرآن (۵ جلد)	پیر محمد کرم شاہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
☆	تبیان القرآن (۱۴ جلد مکمل)	علامہ غلام رسول سعیدی	فرید بک سٹال
☆	القرآن اور علم النفس	ڈاکٹر عثمان نجاتی	الفیصل ناشران کتب

کتبِ احادیث مبارکہ وسیرت نبوی ﷺ

	عنوان	مصنف/مترجم	ناشر
☆	تراجم صحاح ستہ	علماء مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ	ضیاءالقرآن پبلی کیشنز
☆	شرح صحیح البخاری (۷ جلد مکمل)	علامہ غلام رسول سعیدی	فرید بک سٹال
☆	شرح صحیح مسلم (۹ جلد مکمل)	علامہ غلام رسول سعیدی	فرید بک سٹال
☆	شرح مشکوٰۃ شریف (۷ جلد مکمل)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی/عبدالحکیم شرف قادری	فرید بک سٹال
☆	سیرۃ النبی ﷺ ابن ہشام	ابن ہشام/مولوی قطب الدین احمد	الفیصل ناشران کتب
☆	الخصائص الکبریٰ (۲ جلد)	علامہ جلال الدین سیوطی/علامہ مقبول احمد	ضیاءالقرآن پبلی کیشنز
☆	فضائل النبی ﷺ (جواہر البحار)	امام محمد یوسف اسماعیل نبہانی	ضیاءالقرآن پبلی کیشنز
☆	مدارج النبوت (۲ جلد)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	ضیاءالقرآن پبلی کیشنز
☆	سیرۃ النبی ﷺ (۴ جلد)	علامہ شبلی نعمانی	الفیصل ناشران کتب
☆	رحمۃ اللعالمین ﷺ	قاضی محمد سلیمان منصور پوری	الفیصل ناشران کتب
☆	سیرت مصطفےٰ ﷺ جانِ رحمت	امام احمد رضا خان بریلوی	مشتاق بک کارنر
☆	سیرت الرسول ﷺ (۱۰ جلد)	ڈاکٹر محمد طاہر القادری	منہاج القرآن پبلی کیشنز
☆	ضیاءالنبی ﷺ (۷ جلد)	پیر محمد کرم شاہ	ضیاءالقرآن پبلی کیشنز
☆	رسولِ عربی ﷺ	نور بخش توکلی	الفیصل ناشران کتب
☆	طبِ نبوی اور جدید سائنس (۶ جلد)	ڈاکٹر خالد غزنوی	الفیصل ناشران کتب
☆	اسوۂ حسنہ اور علمِ نفسیات	سیدہ سعدیہ غزنوی	الفیصل ناشران کتب
☆	نبی اکرم ﷺ بطور ماہرِ نفسیات	سیدہ سعدیہ غزنوی	الفیصل ناشران کتب
☆	حدیثِ نبوی ﷺ اور علم النفس	ڈاکٹر عثمان نجاتی	الفیصل ناشران کتب
	عنوان	مصنف/مترجم	ناشر
☆	شفاء شریف	علامہ قاضی عیاض مالکی/علامہ غلام معین الدین	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

تاریخِ اسلام

	عنوان	مصنف/مترجم	ناشر
☆	تاریخ الخلفاء	علامہ جلال الدین سیوطی	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

تعلیم وتربیت، تصوّف، ذکر وفکر

	عنوان	مصنف/مترجم	ناشر
☆	نہج البلاغہ (خطبات حضرت علیؓ)	مترجم: سید رئیس احمد جعفری	شیخ غلام علی اینڈ سنز
☆	شرح کشف المحجوب	داتا گنج بخش/ کپتان واحد بخش سیال	الفیصل ناشران کتب
☆	مفاتح العلوم (شرح مثنوی مولانا روم)	مولانا رومی/مولانا محمد نذیر عرشی	الفیصل ناشران کتب

☆	غنیۃ الطالبین	شیخ عبدالقادر جیلانی	الفیصل ناشران کتب
☆	احیاءعلوم الدین (۴ جلد)	امام غزالی	دعوتِ اسلامی
☆	کیمیائے سعادت	امام غزالی	الفیصل ناشران کتب
☆	حجۃ اللہ البالغہ	حضرت شاہ ولی اللہ	الفیصل ناشران کتب
☆	الفوز الکبیر	حضرت شاہ ولی اللہ	الفیصل ناشران کتب
☆	تعبیر الرؤیا (کلاں)	علامہ ابن سیرین	الفیصل ناشران کتب
☆	مکتوبات امام ربانی (۲ جلد)	قاضی عالم الدین نقشبندی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
	عنوان	مصنف/مترجم	ناشر
☆	تلبیس ابلیس	امام ابن جوزی	مکتبہ اسلامیہ
☆	الابریز	سید عبدالعزیز دباغ/محمد محی الدین جہانگیر	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
☆	رسالہ قشیریہ	مترجم: وسیم اکرم القادری	مشتاق بک کارنر
☆	منہاج العابدین	امام غزالی/وسیم اکرم القادری	مشتاق بک کارنر
☆	مکاشفۃ القلوب	امام غزالی/محمد الیاس عادل	مشتاق بک کارنر
☆	بہارِ شریعت (۳ جلدیں)	مولانا امجد علی اعظمی	مکتبہ المدینہ
☆	اسرارِ روحانیت	پروفیسر محمد عبداللہ بھٹی	ادارہ ترقیاتِ روحانیات
☆	فکرِ درویش	پروفیسر محمد عبداللہ بھٹی	ادارہ ترقیاتِ روحانیات
☆	سرمایہ درویش	پروفیسر محمد عبداللہ بھٹی	ادارہ ترقیاتِ روحانیات
☆	بزمِ درویش	پروفیسر محمد عبداللہ بھٹی	ادارہ ترقیاتِ روحانیات

نیودرسِ نظامی ودرسِ تصوف کورسز

دنیا بھر میں اسلام نیک، باعمل مومنین، صوفیا باصفا اور اولیائے امت کی کوششوں سے پھیلا۔ صوفیائے کرام نے علمائے ظاہر کے برعکس اسلامی تعلیمات کے حقیقی مقاصد کو پیش نظر رکھا اور نہایت اخلاص سے اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے اعلیٰ اخلاقی معیار قائم کیا اور اپنی نگاہِ فیض سے لوگوں کو ظاہری تعلیم کے ساتھ ساتھ روحانی و باطنی تعلیم دے کر ان کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ سے مضبوط تعلق اور رشتہ قائم کیا۔

خانقاہی نظام میں عبادت اور تعلیم کو یکساں اہمیت دی جاتی تھی۔ علم کے ساتھ ساتھ عمل پر بھی زور دیا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ قدیم صوفیا کی خانقاہ، مسجد اور مدرسہ باہم لازم وملزوم تھے۔ بدقسمتی سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خانقاہ، مسجد، مدرسہ تینوں الگ الگ ہو گئے۔ خانقاہوں میں جعلی پیر فقیر، بے علم، بے عمل ریاکار اور جھوٹے درویش نظر آنے لگے۔ مدرسہ والوں نے قال پر زور دیا، حال کو بالکل فراموش کر دیا اور بے عمل علماء پیدا کرنے شروع کر دیے۔ مساجد میں وہ رونق نہ رہی۔ اس میں نظر آنے والے نمازی بھی خضوع وخشوع سے محروم، محض رسم ادا کرنے والے نمازی بن گئے ؎

رہ گئی رسمِ اذاں ، روحِ بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقینِ غزالی نہ رہی

آجکل ہمارے مدرسوں میں رائج درسِ نظامی عصرِ حاضر کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ یہ کورس ایسے علماء کرام کے لیے ہے جنھوں نے آئندہ کسی مدرسہ یا مسجد میں خدمات سرانجام دینا ہوں۔ اس میں ایسی بہت سی کتب شامل ہیں جن کی عام مسلمان کو ضرورت نہیں اور زندگی بھر انھیں ان تعلیمات کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مثلاً صرف ونحو کی باریکیاں جاننے کا ایک عام مسلمان کو روزمرہ زندگی میں کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔ عام مسلمان اگر اس کورس میں داخلہ لے بھی لے تو مکمل نہیں کر پاتا۔ اگر کورس مکمل کر بھی لے تو عملی زندگی میں کوئی اصلاح نہیں کر پاتا کیونکہ اسے قال کی تعلیم تو ملتی ہے مگر کسی مردِ کامل کی تربیت، مومنانہ کیفیت اور حال حاصل نہیں ہوتا۔ اس کورس میں دوسری کمی یہ ہے کہ اس میں انگریزی، کمپیوٹر سائنس اور دیگر جدید علوم کی تعلیم شامل نہیں جس وجہ سے یہ کورس مکمل کرنے والے ملّا تو بن جاتے ہیں مگر زیادہ تر بے عمل ہوتے ہیں اور اقوامِ عالم کے مقابلے اور عالمِ اسلام کی خدمت کے لیے جدید علوم کی مدد سے علاقائی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر کوئی خدمات سرانجام نہیں دے پاتے۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے مروجہ درس نظامی کی اس کمی کو دور کرنے کے لیے اسے عوام الناس کے علمی وعملی تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے بہت مختصر اور جامع بنا دیا اور اس میں اردو، انگریزی، مطالعہ پاکستان اور جنرل سائنس کے مضامین شامل کر کے قدیم و جدید علوم کے امتزاج سے میٹرک، انٹر اور بی اے کی سطح پر درس نظامی کورس پیش کیا۔ یہ کورس اچھا ہے مگر اس میں صوفیا کی کتب کو شامل نہیں کیا گیا۔ کشف المحجوب، عوارف المعارف، کیمیائے سعادت، منہاج العابدین، مثنوی مولانا روم، اقبال کا تصورِ خودی، گلستانِ سعدی، بوستان سعدی وغیرہ ایسی کتب ہیں جو صاحب حال اولیائے عظام نے تصنیف کی ہیں اور ان کا درس، عظیم صوفیا کرام دیتے رہے جس کی بدولت باعمل صوفیا اصلاحِ امت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے اور امتِ مسلمہ عروج وترقی کی منازل طے کرتی رہی۔

ان حقائق کے پیش نظر راقم الحروف نے ''نیا درس نظامی کورس'' تشکیل دیا جس میں متذکرہ بالا تمام امور پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا ہے:

1- کورس عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق ضروری قدیم وجدید علم پر مشتمل ہے۔
2- یہ کورس ہر مسلمان مرد، عورت، طالب علم، طالبہ کے لیے یکساں اہمیت وافادیت کا حامل ہے اور ان کی روزمرہ زندگی کی ضرورتوں

کے عین مطابق ہے۔

3- اس میں تصوف کی تعلیم کے لیے مسلمہ، عظیم، اولیا کے نظام کی کتب بھی شامل کی گئی ہیں۔

4- اس میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے درس نظامی کے 100 فیصد سلیبس کے ساتھ کتب تصوف شامل کی گئی ہیں۔

5- مدارس اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے درس نظامی کورس صرف بی اے کی سطح تک کے ہیں جبکہ راقم الحروف کا مرتبہ یہ کورس ماسٹر لیول تک پیش کیا گیا ہے اور اس میں گریڈنگ سسٹم بین الاقوامی نظام تعلیم کے مطابق ہے۔

نیو درسِ نظامی اور ایم ایس سی سپر چوئل سائنسز کورس

سیکنڈری (میٹرک) ثانویہ عامہ درس نظامی گروپ لازمی

کوڈ نمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
240	قرآن حکیم (پارہ نمبر 30 کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ اور مشکل الفاظ کے معانی)	اردو	مکمل
242	سیرت رسول عربی ﷺ	اردو	نصف
241	اسلامی فقہ (قدوری اول تا کتاب المساقات)/جنتی زیور	اردو	مکمل
204	روزمرہ اردو	اردو	مکمل
207	لازمی انگریزی (پارٹ۔I) Compulsory English-I	انگلش	نصف
221	لازمی انگریزی (پارٹ۔II) Compulsory English-II	انگلش	نصف
202	مطالعہ پاکستان	اردو	مکمل
247	ریاضی (حصہ اول) Mathematics-I	اردو/انگلش	نصف
248	ریاضی (حصہ دوم) Mathematics-II	اردو/انگلش	نصف
203	جنرل سائنس	اردو	مکمل
246	عربی	عربی	نصف

ہائر سیکنڈری (ثانویہ خاصہ) درس نظامی

کوڈ نمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
389	قرآن حکیم (سورۂ یونس تا ابراہیم۔لفظی و بامحاورہ ترجمہ اور تشریح)	اردو	مکمل
390	حدیث (ریاض الصالحین (کتاب الآداب تا باب امر الصائم بحفظ لسانہ)	اردو	مکمل
391	فقہ (قدوری از کتاب النکاح تا آخر)/عقائد نظامیہ	اردو	مکمل
392	اصول فقہ (تسہیل اصول الشاشی)	اردو	مکمل
363	اردو۔I	اردو	نصف
364	اردو۔II	اردو	نصف
309	عربی	عربی	مکمل
386	لازمی انگریزی۔I (Compulory English)-I	انگلش	نصف
387	لازمی انگریزی۔II (Compulory English)-II	انگلش	نصف

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
316	اسلامیات/فوائدالفواد	اردو	نصف
357	گلستان سعدی/بوستانِ سعدی	اردو	نصف

بی۔اے درسِ نظامی (الشہادۃ العالیۃ)

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
472	قرآن حکیم (ترجمہ وتفسیر سورۃ البقرۃ وآل عمران)	اردو	مکمل
473	حدیث (مشکوۃ شریف، کتاب الایمان تا باب زیارۃ القبور)	اردو	مکمل
474	اسلامی فقہ (ہدایہ جلد سوم۔کتاب البیوع تا کتاب الوکالۃ)	اردو	مکمل
475	اسلامی فقہ (نورالانوار)	اردو	مکمل
476	نبی کریم ﷺ بطور ماہر نفسیات	اردو	نصف
477	طب نبوی ﷺ	اردو	نصف
408	عربی	عربی/اردو	مکمل
416	اسلامیات	اردو	نصف
1423	انگریزی لازمی-I (Compulsory English)- I	انگلش	نصف
1424	انگریزی لازمی-II (Compulsory English)- II	انگلش	نصف
417	مطالعہ پاکستان	اردو	نصف
418	مرقع کلیمی	اردو	نصف
419	خوابوں کی تعبیر	اردو	نصف

ایم۔اے درسِ نظامی

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
-1	القرآن	اردو	مکمل
-2	حدیث شریف	اردو	مکمل
-3	فقہ	اردو	مکمل
-4	تقابل ادیان	اردو	مکمل
-5	عربی زبان وادب	عربی/اردو	مکمل
-6	کشف المحجوب	اردو	مکمل
-7	عوارف المعارف	اردو	مکمل
-8	مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ	اردو	مکمل
-9	اسلامی اخلاق وتصوف	اردو	نصف
-10	المنقذ من الضلال	اردو	نصف
-11	حصنِ حصین	اردو	نصف
-12	منہاج العابدین	اردو	نصف

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
-13	تصوف اور ماڈرن سپر چوئل سائنسز (عرفان حصہ اول وعرفان حصہ دوم)	اردو	مکمل
-14	ریسرچ مقالہ (آپشنل)	اردو	2 مکمل

Note:-One half credit course = 3 credit hours
One full credit course = 6 credit hours

سپیشلائزیشن سلسلہ چشت

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
-1	تاریخ مشائخ چشت	اردو	مکمل
-2	ہشت بہشت	اردو	مکمل
-3	حقیقت گلزار صابری	اردو	مکمل
-4	ثمرۃ الفواد	اردو	مکمل
-5	منہاج السالکین	اردو	مکمل
-6	سردلبراں از حضرت شاہ سید محمد ذوقی رحمۃ اللہ علیہ	اردو	مکمل
-7	روحانیتِ اسلام از واحد بخش سیال چشتی صابری	اردو	مکمل
-8	مکتوباتِ قدوسیہ از واحد بخش سیال چشتی صابری	اردو	مکمل

سپیشلائزیشن سلسلہ قادریہ

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
-1	غنیۃ الطالبین (اصلی) (سمندری از مولوی اکرام الحق صاحب/غلہ منڈی)	اردو	مکمل
-2	فتح الربانی (مواعظ)	اردو،	مکمل
-3	فتوح الغیب (شرح از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)	اردو	مکمل
-4	عین الفقر	اردو	مکمل
-5	نور الہدیٰ	اردو	مکمل
-6	عقلِ بیدار	اردو	مکمل

کتب برائے اضافی مطالعہ

کتب از شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
-1	فصوص الحکم	اردو	مکمل
-2	فتوحاتِ مکیہ (ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ)	اردو	مکمل

کتب از شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 944ھ)

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
-1	شرح عوارف المعارف	اردو	مکمل

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
-2	حاشیہ برفصوص الحکم	اردو	مکمل
-3	رسالہ قدسیہ (وحدت الوجودیہ)	اردو	مکمل
-4	غرائب الفوائد	اردو	مکمل
-5	رشدنامہ	اردو	مکمل
-6	مظہرالعجائب	اردو	مکمل
-7	مکتوبات قدوسیہ	اردو	مکمل
-8	لطائف قدوسی (ملفوظات)	اردو	مکمل

کتب از حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
-1	القول الجمیل	اردو	مکمل
-2	لمعات	اردو	مکمل
-3	رسالہ وحدت الوجود والشہود	اردو	مکمل
-4	انفاس العارفین	اردو	مکمل

کتب از کپتان واحد بخش سیال

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
-1	مشاہدۂ حق	اردو	مکمل
-2	اقتباس الانوار	اردو	مکمل
-3	مرآۃ الاسرار	اردو	مکمل
-4	مقابلیس المجالس	اردو	مکمل
-5	کشف المعارف (الفیصل ناشران اردو بازار)	اردو	مکمل

کتب بابت پیراسائیکالوجی

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
-1	پیراسائیکالوجی/مراقبات عظیمیہ سلسلہ	اردو	مکمل
-2	من کی دنیا از ڈاکٹر غلام جیلانی برق رحمۃ اللہ علیہ	اردو	مکمل

متفرق بکس

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
-1	قوت القلوب ابوطالب محمد بن علی بن عطیہ الحارثی المکی رحمۃ اللہ علیہ	اردو	مکمل
-2	نفحات الانس (حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ)	اردو	مکمل
-3	مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ	اردو	مکمل
-4	مکتوباتِ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ	اردو	مکمل

نیودرسِ نظامی کورس میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے درسِ نظامی میں شامل درج ذیل تمام کتب بھی شامل کی گئی ہیں:

سیکنڈری (میٹرک) ثانویہ عامہ درس نظامی گروپ (لازمی)

پہلا سمسٹر: Ist Semester

کوڈ نمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
204	روزمرہ اردو (یا)	اردو	مکمل
213	سندھی لازمی (صرف صوبہ سندھ کے طلبہ کیلئے)	سندھی	مکمل
240	قرآن حکیم (پارہ نمبر 30 کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ اور مشکل الفاظ کے معانی)	اردو	مکمل

دوسرا سمسٹر: 2nd Semester

کوڈ نمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
202	مطالعہ پاکستان	اردو	مکمل
207	عملی انگریزی (پارٹ I) Functional English-I	انگلش	نصف
*242	سیرۃ النبی ﷺ رحمت عالم	اردو	نصف

تیسرا سمسٹر: 3rd Semester

کوڈ نمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
203	جنرل سائنس	اردو	مکمل
221	عملی انگریزی (پارٹ-II) Functional English-II	انگلش	نصف
247	قرآن حکیم (پارہ نمبر 30 کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ اور مشکل الفاظ کے معانی)	اردو/انگلش	نصف

چوتھا سمسٹر: 4th Semester

کوڈ نمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
241	اسلامی فقہ (قدوری اول تا کتاب المساقات)	اردو	مکمل
*246	عربی	عربی	نصف
248	ریاضی (حصہ دوم) (Mathematics-II)	اردو/انگلش	نصف

ہائی سیکنڈری (ثانویہ خاصہ) درس نظامی

کوڈ نمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
389	قران حکیم (سورۂ یونس تا ابراہیم۔ لفظی و بامحاورہ ترجمہ اور تشریح)	اردو	مکمل
390	حدیث (ریاض الصالحین (کتاب الآداب تا باب امر الصائم بحفظ لسانہ)	اردو	مکمل
391	فقہ (قدوری از کتاب النکاح تا آخر)	اردو	مکمل
392	اصول فقہ (تسہیل اصول الشاشی)	اردو	مکمل

درس نظامی کے لئے یونیورسٹی کے لازمی کورسز

کوڈ نمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
363	اردو	اردو	نصف
318	سندھی (یا) آسان اردو (صرف سندھ کے طلبہ کیلئے)	سندھی	مکمل

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
309	عربی	عربی	مکمل
386	عملی انگریزی-I (Functional English-I)	انگریزی	نصف
316	اسلامیات	اردو	نصف
387	عملی انگریزی-II (Functional English-II)	اردو	نصف
364	اردو-II	اردو	نصف
357	صحت اور غذائیت	اردو	نصف

بی اے درس نظامی (الشہادۃ العالیۃ)

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
472	قرآن حکیم (ترجمہ وتفسیر سورۃ البقرہ وآل عمران)	اردو	مکمل
473	حدیث (مشکوۃ شریف، کتاب الایمان تا باب زیارۃ القبور)	اردو	مکمل
474	اسلامی فقہ (ہدایہ جلد سوم۔ کتاب البیوع تا کتاب الوکالۃ)	اردو	مکمل
475	اسلامی فقہ (نورالانوار)	اردو	مکمل
476	فلسفہ شریعت اسلامی (حجۃ اللہ البالغہ از ابتدا تا بحث ششم)	اردو	مکمل

درس نظامی کیلئے یونیورسٹی کے لازمی کورسز

کوڈنمبر	کورسز	میڈیم	کریڈٹ
1423	عملی انگریزی (Functional English)-I	انگلش	نصف
416	اسلامیات	اردو	نصف
417	مطالعہ پاکستان	اردو	نصف
408	عربی	عربی/اردو	مکمل
1424	عملی انگریزی (Functional English)-II	انگلش	نصف

عصرِ حاضر میں مادہ پرست اقوام بھی روحانی تعلیم وتربیت کی ضرورت واہمیت کی طرف متوجہ ہوگئی ہیں۔ سائنسی وذہنی علوم کے ماہرین کے روحانی دنیا کے بارے میں مطالعات مابعد الطبیعات (Metaphysics) اور مابعد النفسیات (Parapsycholoy) کے مضامین کی صورت میں مدوّن ہورہے ہیں۔ جدید ماہرینِ نفسیات بھی روحانی مظاہر کے تجرباتی ومشاہداتی مطالعہ میں مشغول ہیں اور مسلم صوفیہ کے افکار اور مطالعات سے استفادہ کر رہے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر بعض یونیورسٹیز میں روحانی علوم (Spiritual Sciences) پر تحقیق اور ان کی تعلیم کا آغاز ہو چکا ہے۔

راقم الحروف نے ''نورِعرفان'' جلد دوم میں مدرسے، سکول، کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر اسلامی تصوف وروحانی سائنس کی تعلیم کی ضرورت واہمیت بیان کی تھی اور حکومتی سطح پر اس کی تعلیم عام کرنے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ الحمدللہ! موجودہ حکومت نے اسلامی تصوف و روحانی سائنس کی بطور ''سپر سائنس'' کے ضرورت واہمیت کا تسلیم کرلیا ہے اور اس کی تعلیم کے لیے ایک یونیورسٹی کا سنگِ بنیاد بھی رکھ دیا ہے۔ سندھ یونیورسٹی، جامشورو نے بھٹ شاہ میں University of Sufism and Modern Sciences کے نام سے کیمپس قائم کیا ہے جہاں تصوف کی تعلیم کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے۔ وہاں سے تصوف کے موضوع پر تحقیقی مجلّہ "Mystic Thoughts" بھی شائع ہورہا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی میں ''علی ہجویری چیئر'' اور پشاور یونیورسٹی میں ''احمد علی سائیں چیئر'' کے تحت ان صوفی بزرگوں کے افکار

اور تعلیمات کا مطالعہ کیا جارہا ہے۔تاہم، پاکستان کے کسی سرکاری ادارے میں ابھی تک تصوف کی تعلیم کے کورسز متعارف نہیں کرائے گئے۔بفضلہٖ تعالیٰ، راقم الحروف کو پرائیویٹ سطح پر میٹرک تا ایم اے تک تصوف کی تعلیم کے لیے کورسز مرتب کرنے اور ان کی تعلیم دینے کا شرف حاصل ہے۔راقم الحروف نے پرائیویٹ سطح پر تصوف کی باقاعدہ تعلیم دینے کے لیے حکومتِ پاکستان کے متعلقہ اداروں سے 'ایجوکیٹرز اینڈ لرنرز ویلفیئر آرگنائزیشن'' اور ''لرننگ اینڈ سکلز کونسل'' منظور کروائی اور آن لائن تعلیم کا آغاز کیا۔ بہت سے ملکی وغیر ملکی سٹوڈنٹس نے اس کورس میں داخلہ لیا اور ''لرننگ اینڈ سکلز کونسل'' کے اس مجوزہ کورس میں کامیابی پر انھیں کونسل کی طرف سے نیو درس نظامی کورس (میٹرک، انٹر، بی اے، ایم اے) میں کامیابی کے سرٹیفکیٹس/ ڈگریز جاری کی گئیں۔اس کورس کی درج ذیل اصول وقواعد کے تحت تعلیم دی جاتی ہے:

۱۔ اس کورس کی تعلیم علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد کے فاصلاتی نظامِ تعلیم کے مطابق دی جاتی ہے۔

۲۔ اردو کورسز کا امتحان اردو میں اور انگریزی کورسز کا امتحان انگریزی زبان میں لیا جاتا ہے۔

۳۔ تعلیم کا انحصار مندرجہ ذیل اجزا پر ہوتا ہے:

(i) درسی مواد (ii) امتحانی مشقیں (iii) ریکارڈ شدہ آڈیو/ وڈیو لیکچرز (iv) آخری امتحان (v) کورس کا نتیجہ (vi) گریڈنگ سسٹم

(i) **درسی مواد**: طلبہ کے لئے درسی مواد خود آموزی کے اصول پر تیار کیا جاتا ہے۔ہر کورس میں درسی مواد کے یونٹوں کی تعداد مقرر ہے۔یونٹ میں ایک ہفتے کا درسی کام ہوتا ہے۔ہر یونٹ کے شروع میں اس کے مقاصد، پھر اسی ترتیب سے یونٹ کے مختلف موضوعات اور ہر موضوع کے بعد خود آزمائی (اپنا امتحان آپ) کے سوالات ہوتے ہیں۔ان سوالات سے طلبہ کو اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے کورس کو کس حد تک سمجھا ہے۔طلبہ کو درسی مواد بذریعہ ڈاک روانہ کیا جاتا ہے۔

(ii) **امتحانی مشقیں**: ہر کورس کے لئے اس کی نوعیت کے اعتبار سے امتحانی مشقوں کی ایک مخصوص تعداد مقرر کی گئی ہے۔طلبہ کے لئے کورس کے دوران یہ امتحانی مشقیں حل کر کے اپنے ٹیوٹر کو بروقت بھیجنا لازمی ہے۔ٹیوٹر تصحیح اور جانچ پڑتال کے بعد یہ امتحانی مشقیں طالب علم کو واپس بھیج دیتا ہے تاکہ طلبہ اپنی کارکردگی سے باخبر رہیں۔ان مشقوں کے نمبر آخری امتحان میں حاصل کردہ نمبروں میں شامل کر کے نتیجہ مرتب کیا جاتا ہے۔(ایک مکمل کورس کے لئے چار اور نصف کورس کے لئے دو امتحانی مشقیں حل کرنا ہوتی ہیں۔فنی، عملی کورسوں میں تعداد مختلف ہوسکتی ہے۔امتحانی مشقوں میں کامیابی کے کم از کم نمبر چالیس فیصد ہوتے ہیں۔مقررہ مشقیں بروقت نہ حل کرنے سے نتیجہ متاثر ہوتا ہے اور ان میں ناکامی کی صورت میں دوبارہ داخلہ لینا پڑتا ہے۔)

(iii) **ریکارڈ شدہ آڈیو / ویڈیو لیکچرز**: اگرچہ درسی مواد کو ہر لحاظ سے مکمل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے تاہم مزید وضاحت اور تقویت کے لئے ریکارڈ شدہ آڈیو/ویڈیو کے پروگرامز بھی ارسال کئے جاتے ہیں۔

(iv) **آخری امتحان**: سمسٹر کے اختتام پر آخری امتحان لیا جاتا ہے جس کے لئے طلبہ کو روائتی طریقہ امتحان کی طرح امتحانی مراکز میں حاضر ہونا پڑتا ہے۔اس کے بارے میں تفصیلی معلومات طلبہ کو پہلے مہیا کر دی جاتی ہیں۔

آخری امتحان میں سوالات متعلقہ کورس کے تمام اسباق سے پوچھے جاتے ہیں۔آخری امتحان میں صرف وہی طلبہ شریک ہوتے ہیں جنھوں نے مشقی کام میں کامیابی حاصل کر لی ہو۔آخری امتحان میں ناکامی کی صورت میں دو لگاتار مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔شیڈول کے مطابق سمسٹر بہار کے امتحان نومبر کے پہلے ہفتے اور خزاں کے امتحان مئی کے پہلے ہفتے میں شروع ہوتے ہیں۔

(vi) **کورس کا نتیجہ**: کورس کا نتیجہ مرتب کرنے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔

(الف) امتحانی مشقوں اور آخری امتحان کے کل 100 نمبروں کی (Weightage) بالترتیب 70:30 ہے۔

(ب) امتحانی مشقوں اور آخری امتحان، ہر دو میں پاس ہونے کے لئے کم از کم 40 فیصد نمبر لینا ضروری ہیں جبکہ مذکورہ ہر دو اجزا میں مجموعی طور پر 40 فیصد نمبر لینا لازمی ہیں۔

(vii) **گریڈنگ سسٹم** : ''لرننگ اینڈ سکلز کونسل''(www.lscedu.com) کی طرف سے کامیاب سٹوڈنٹس کو سندات اور ڈگریز درج ذیل گریڈنگ سسٹم کے مطابق جاری کی جاتی ہیں:

فیل	40 فیصد سے کم نمبر حاص کرنے والے
گریڈD	40 فیصد سے 49 فیصد تک
گریڈC	50 فیصد سے 59 فیصد تک
گریڈB	60 فیصد سے 69 فیصد تک
گریڈA	70 فیصد سے 79 فیصد تک
گریڈA+	80 فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر۔

اس کورس کے بارے میں مزید معلومات لرننگ اینڈ سکلز کونسل کی ویب سائٹ(www.lscedu.com) سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔زیرِ مطالعہ کتاب میں مفادِ عامہ کے پیشِ نظر راقم الحروف نے تصوف کی تعلیم کے لیے یہ معلومات فراہم کی ہیں۔ راقم الحروف کی کوشش ہے کہ تصوف کی تعلیم کا (میٹرک تا ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح تک) سرکاری تعلیمی اداروں، سکولوں، کالجز اور یونیورسٹیز میں باقاعدہ آغاز ہوجائے۔اس ضمن میں وزارتِ تعلیم اور مختلف یونیورسٹیز کو تجاویز ارسال کی جارہی ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

000- اس کتاب میں تمام آیات مقدسہ کے حوالہ جات ان کے ساتھ ہی دیئے گئے ہیں۔آیات کا عربی متن اوران کا ترجمہ ''عرفان القرآن'' از''پروفیسر طاہر القادری'' سے کاپی کیا گیا ہے۔اسی طرح احادیث مبارکہ کے متن اوراسناد کے لیے زیادہ تر''تفسیر تبیان القرآن''(جلداول تابارہ)؛''شرح مسلم شریف'' اور''شرح بخاری شریف'' ازعلامہ غلامہ رسول سعیدی رحمتہ اللہ علیہ پرانحصار کیا گیا ہے۔
احادیث کی تخریج کے لیے''المکتبہ الشاملۃ'' سافٹ ویئر سے بھی مدد لی گئی ہےاورمتعلقہ حوالہ جات میں اس کا اندراج بھی کردیا گیا ہے۔
زیادہ تر حوالہ جات بنیادی مآخذ پر مشتمل ہیں۔ بنیادی مآخذ تک رسائی نہ ہونے کی صورت میں ثانوی مآخذ پر انحصار کیا گیا ہے۔ ایسے اشعار اور اقتباسات جن کے اصل مآخذ تک رسائی نہ ہوسکی، انٹرنیٹ اورمختلف معتبر مآخذ تک رسائی حاصل کر کے متعلقہ شعراء اورشخصیات کا متن کے ساتھ ہی اندراج دے دیا گیا ہے۔

☆ حکیم محمد طارق محمود عبقری کی کتب''وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات''اور''جادو، جنات، اسلام اور جدید سائنس'' سے بھی استفادہ کیا گیا ہےاوراس کے حوالہ جات دیے گئے ہیں۔کتاب''وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات'' کے بغور مطالعہ اورمتن کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ اس کتاب میں دراصل درج ذیل چار کتابیں شامل ہیں مگران کی حدود متعین نہیں کی گئیں۔

1۔ الصارم البتار فی التعدی للسحرۃ الاشرار 2۔ استاد بشیر کے تیس سالہ تجربات کا نچوڑ
3۔ جنات اور جادو، حقیقت اور علاج 4۔ جادو اور کہانت از شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

باب نمبر 1: کامیاب زندگی کا تصور

۰۰۱۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بالِ جبریل، مشمولہ: کلیاتِ اقبال اردو، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، پنجم، مارچ 1982ء)، ص338
۰۰۲۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بانگِ درا، مشمولہ: کلیاتِ اقبال اردو، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، پنجم، مارچ 1982ء)، ص281
۰۰۳۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، ضربِ کلیم، مشمولہ: کلیاتِ اقبال اردو، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، پنجم، مارچ 1982ء)، ص497
۰۰۴۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بالِ جبریل، ص321
۰۰۵۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بالِ جبریل، ص324
۰۰۶۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد ششم، ص۱۸۶ تا۱۸۸ بحوالہ: تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۵۹۳۔۵۹۲، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ۱۴۱۹ھ؛ کنز العمال رقم الحدیث: ۴۳۵۹۲
۰۰۷۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد ششم، ص۱۸۸؛ بحوالہ: صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۰۷۷، صحیح مسلم رقم الحدیث ۱۵۶۰، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۴۲۰) (التذکرۃ ج۱ ص۳۶۷۔۳۶۶، مطبوعہ دارالبخاری، المدینۃ المنورۃ، ۱۴۱۷ھ
۰۰۸۔ اسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر ابن کثیر ج۱ ص۳۴۶، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ۱۴۱۹ھ
۰۰۹۔ محمد بن جریر طبری، جامع البیان رقم الحدیث: ۴۴۸۹،
کتاب الضعفاء للعقیلی ج۴ ص۴۴، الکامل لابن عدی ج۳ ص۲۷۴، مجمع الزوائد ج۸ ص۱۶۷، الجامع الصغیر رقم الحدیث: ۱۷۹۴
۰۱۰۔ محمد بن علی بن الحسن بن بشر ملقب حکیم ترمذی، نوادر الاصول ج۱ ص۲۶۲، مطبوعہ دارالجلیل بیروت، ۱۴۱۲ھ
۰۱۱۔ محمد بن احمد الانصاری القرطبی، الجامع لاحکام القرآن جز۳ ص۲۳۵، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ۱۴۱۵ھ
۰۱۲۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد ہفتم، ص۱۹۶ تا۱۹۷ بحوالہ صحیح مسلم، کتاب الایمان: ۲۳۴ (۱۴۸) الرقم المسلسل: ۳۶۸، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۲۰۷، مسند احمد ج۳ ص۱۰۷، المستدرک ج۴ ص۴۹۴، المسند الجامع رقم الحدیث: ۱۶۱۷
۰۱۳۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد ششم، ص۱۹۰ تا۱۹۱
۰۱۴۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، جادو، جنات، اسلام اور جدید سائنس، (لاہور: علم وعرفان پبلشرز، اپریل 2004ء)، جادو، جنات، اسلام اور جدید سائنس، ص60 تا61
۰۱۵۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد ہفتم، ص۱۲۳ تا۱۲۴ بحوالہ الکبائر دارالفکر العربی قاہرہ مصر

۱۶۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر 6491،
مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر 204، 207، (المکتبہ الشاملہ بحوالہ داراحیاالتراث العربی، بیروت)

باب نمبر2: روحانی علاج (سحروآسیب، نظرِ بدودیگرشرورِکائنات کاروحانی علاج)

۱۷۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بالِ جبریل، مشمولہ: کلیاتِ اقبال اردو، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، پنجم، مارچ 1982ء)، ص 15/307
۱۸۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری، جلد 2 (المکتبہ الشاملہ بحوالہ دارطوق النجاۃ، باراول، 1422ھ)، ص 479
محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی ت بشار، طب کا بیان، (المکتبہ الشاملہ بحوالہ دارالغرب الاسلامی، بیروت، 1998ء)
ولی الدین تبریزی، مشکوٰۃ شریف، بروایت ابن عباسؓ (دہلی: مکتبہ اصح المطابع)
۱۹۔ ابوداؤد سلیمان، سنن ابی داؤد، جلد دوم، (المکتبہ الشاملہ بحوالہ المکتبہ العصریہ، صیدا، بیروت)، ص 188
۲۰۔ یہ حدیث سنن ابوداؤد کتاب الطب میں موجود ہے، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے الاذکار (صفحہ 119) میں اور شیخ البانی نے صحیح ابوداؤد میں 3297 نمبر کے تحت اسے 'صحیح' قرار دیا ہے۔
۱۲۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد اول، (لاہور: فرید بک سٹال، بار چہارم، جون 2009ء)، ص 137
۲۲۔ ایضاً، تبیان القرآن، جلد اول، ص 159
۲۳۔ ایضاً، ص 462
۲۴۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، ج 6 (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن)، ص 556
۲۵۔ ایضاً، ص 557
۲۶۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری ج 2 ص 858
۲۷۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد اول، ص 463
۲۸۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، جادو، جنات، اسلام اور جدید سائنس، (لاہور: علم وعرفان پبلشرز، اپریل 2004ء)، ص 22 تا 23
۲۹۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن ج 6، ص 553
۳۰۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد دوازدہم، (لاہور: فرید بک سٹال، اردو بازار)، ص 1048 تا 1049
۳۱۔ ایضاً، ص 1049
۳۲۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، ج 1 (کراچی: نور محمد اصح المطابع، 1375ھ)، ص 64
غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد اول، ص 465
۳۳۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد اول، ص 468
۳۴۔ ایضاً، ص 468 تا 469
۳۵۔ عن حضرت عباسؓ
۳۶۔ محمد بن محمد جزری، حصن حصین، (مصر: مصطفیٰ البابی واولادہ، 1350ھ)
۳۷۔ عن ابوموسیٰ اشعریؓ
۳۸۔ عن انسؓ وابن مسعودؓ
۳۹۔ ابوداؤد، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ
۴۰۔ غلام سرور شباب، عامل حکیم، ردِّ سحر (اوکاڑہ: ادارہ فیضانِ روحانیہ، حویلی لکھا، ۱۹۹۴ء)، ص 24 تا 26
۴۱۔ قصص القرآن، جلد اول، حفظ الرحمٰن سیوہاروی، (لاہور: مکتبہ مدینہ، ب ن، س ن)، ص 489 تا 491
۴۲۔ غلام سرور شباب، عامل حکیم، ردِّ سحر، ص 16، 21، 22،
محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، (لاہور: دفتر ماہنامہ عبقری، مرکز روحانیت، قرطبہ چوک، مزنگ چونگی)، ص 46
۴۳۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، جادو، جنات، اسلام اور جدید سائنس، ص 36 تا 37
۴۴۔ ابن حبان وامام حاکم۔ وصححہ الألبانی فی صحیح الترغیب والترتیب: 3457، وتخریج المشکواۃ: 4552 والصحیحۃ: 331

۰۴۵۔ وحیدعبدالسلام بالی، جادو جنات اور علاج، مترجم: ڈاکٹر حافظ محمد اسحٰق زاھد (لاہور: مکتبہ اسلامیہ)، ص105
اسی کتاب کا ترجمہ ''جادو کا علاج کتاب وسنت کی روشنی میں'' کے عنوان سے محمدی اکیڈمی، لاہور نے بھی شائع کیا ہے۔
۰۴۶۔ ایضاً، ص124
۰۴۷۔ ایضاً، ص130
۰۴۸۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، ص632 تا633
۰۴۹۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، ص630 تا631
۰۵۰۔ اسے طحاوی نے مشکل الآثار میں (4/95) اور طبرانی نے طبرانی کبیر میں (22/114) روایت کیا ہے اور شیخ البانی رحمہ اللہ علیہ نے مشکاۃ (21206 نمبر 4148) میں کہا ہے کہ اسے طحاوی اور ابوالشیخ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔
۰۵۱۔ مسلم بن الحجاج، مسلم شریف: کتاب السلام،
ابوداؤد، سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب، موطأ امام مالک: کتاب الاستیذان۔
۰۵۲۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم: کتاب الصلوٰۃ،
ابوداؤد، سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ، سنن الترمذی: کتاب الصید،
احمد بن شعیب نسائی، سنن نسائی: کتاب القبلۃ، (کراچی: نور محمد کارخانہ تجارت کتب)
ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ: کتاب الاقامۃ، (کراچی: نور محمد کارخانہ تجارت کتب)
احمد بن حنبل، مسند احمد: ۵/۹۴۱، (بیروت: مکتب اسلامی، 1398ھ)
۰۵۳۔ محمد بن جریر، تفسیر ابن جریر، در منثور، دلائل النبوۃ للبیہقی: ۳/۸۷۔
۰۵۴۔ ابن اسحٰق، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابونعیم، دلائل النبوۃ للبیہقی بحوالہ لقط المرجان للسیوطی۔
۰۵۵۔ محمد بن جرید بن یزید، بن ماجہ، صحیح ابن ماجۃ: 2858، (کراچی: نور محمد کارخانہ تجارت کتب)
۰۵۶۔ سلسلہ الأحادیث الصحیحۃ 1/874؛ یہ حدیث بہت سارے طرق سے مروی ہے۔
۰۵۷۔ ابوداؤد سلیمان، سنن ابی داؤد، 5/275
۰۵۸۔ حسام الدین بن علی، النہایۃ فی غریب الحدیث 2/8
۰۵۹۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری: 5652
۰۶۰۔ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، فتح الباری 10/115؛ مقبول احمد سلفی، جن کا انسانی بدن میں داخل ہونا، دیکھیے: ویب سائٹ،
https://forum.muhaddis.com/threads/27990.جن_کا_انسانی_بدن_میں_داخل_ہونا
۰۶۱۔ ولی الدین تبریزی، مشکوٰۃ شریف۔ جلد اول، ایمان کا بیان۔ حدیث 64، (دہلی: اصح المطابع)؛
مجموع الفتاویٰ 24/276
۰۶۲۔ رئیس امروہوی، جنات (کراچی: ویلکم بک ریورٹ، باراول، اکتوبر ۲۰۱۳ء)، ص۱۳۱ تا۱۳۲
۰۶۳۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بالِ جبریل، ص156/448
۰۶۴۔ رئیس امروہوی، جنات، ص۱۸۶۔۱۸۷
۰۶۵۔ ایضاً، ص۱۸۹۔۱۹۴
۰۶۶۔ ایضاً، ص۱۹۶۔۱۹۷
۰۶۷۔ ایضاً، ص۱۹۷
۰۶۸۔ ایضاً، ص۲۰۵
۰۶۹۔ ایضاً، ص۱۸۲۔۱۸۳
۰۷۰۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم: ۴۵۰
۰۷۱۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، بخاری شریف: ۳۵۷۱

۷۲۔ محمد بن عیسیٰ ترمذی، صحیح ترمذی ۵۵۱، صحیح الجامع ۳۶۱۱
۷۳۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری ۶۳۸۸، صحیح مسلم ۱۴۳۴
۷۴۔ فتویٰ نمبر ۱۱۱۳۰۱ از شیخ محمد صالح المنجد، جن اور انسان کا آپس میں نکاح کے متعلق تفصیلی بیان۔ اشاعت: ۱۱ نومبر ۲۰۱۱ء
https//islamqa.info
https://beta.islamqa.inf/ur
۷۵۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، جادو، جنات، اسلام اور جدید سائنس، ص 107
۷۶۔ ایضاً، ص 88
۷۷۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد دوازدہم، ص 668
۷۸۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بانگِ درا، ص 270
محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، ص 147
۷۹۔ ابوداؤد سلیمان، سنن ابوداؤد ج 2 ص 316، سنن ابن ماجہ، ص 310
۸۰۔ احمد بن شعیب نسائی، سنن نسائی، ج 2 ص 44، شعب الایمان، ج 5، ص 266 تا 267
۸۱۔ سلیمان بن احمد الطبرانی، معجم کبیر، ج 3، (بیروت: داراحیاء التراث العربی)، ص 228
۸۲۔ احمد بن الحسین البیہقی، شعب الایمان ج 5 ص 273
۸۳۔ احمد بن الحسین البیہقی، شعب الایمان، ج 5، ص 273
۸۴۔ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، معجم کبیر، ج 8، ص 309
۸۵۔ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری، الترغیب والترھیب ج 3 (قاہرہ: دارالحدیث، ۱۴۰۷ھ)، ص 547,551
۸۶۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری، ج 2، ص 107
۸۷۔ اسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر ابن کثیر: ج 2 /ص 475
۸۸۔ اسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر ابن کثیر: ج 4 /ص 410
۸۹۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری: 5740
۹۰۔ صحیح ابن ماجہ: 2827
۹۱۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم: 2188
۹۲۔ محمد بن یزید ابن ماجہ، صحیح ابن ماجہ: 2829
۹۳۔ ناصرالدین البانی، صحیح الجامع: 1681، الصحیحۃ، ؛889
۹۴۔ ناصرالدین البانی، السلسلۃ الصحیحۃ: 1249
۹۵۔ ناصرالدین البانی، صحیح الجامع: 4144، الصحیحۃ ؛1249
۹۶۔ ناصرالدین البانی، صحیح الجامع: 1206 / الصحیحۃ: 747
۹۷۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم: 2195
۹۸۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم: 2196
۹۹۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم: 2197
۱۰۰۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم؛ 2198
۱۰۱۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، ''وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات''، ص 378 بحوالہ زادالمعاد: ج 4، ص 165
۱۰۲۔ صحیح سنن نسائی: 5069
۱۰۳۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری: 5739
۱۰۴۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث: 3297، سنن ابوداؤد رقم الحدیث 5252، سنن الترمذی رقم الحدیث: 1483، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3535

عبدالرزاق بن ھمام صنعانی،'المصنف' رقم الحدیث:19616،(کراچی:دارالقرآن،۱۴۰۶ھ)
عبداللہ بن الزبیر حمیدی 'المسند' رقم الحدیث:62،(بیروت:عالم الکتب)
۱۰۵۔ غلام رسول سعیدی،علامہ،تبیان القرآن جلد پنجم،(لاہور:فرید بک سٹال،اردو بازار)،ص816
۱۰۶۔ ایضاً،ص815
۱۰۷۔ ایضاً،ص815
۱۰۸۔ بانگِ درا،ص271
۱۰۹۔ غلام رسول سعیدی،علامہ،تبیان القرآن،جلد پنجم،ص815 بحوالہ صحیح ابن ماجہ:3509
۱۱۰۔ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی سنن کبریٰ،ج9،(ملتان:نشر السنۃ)،ص252
۱۱۱۔ مسلم بن الحجاج،صحیح مسلم:2188
۱۱۲۔ ابوداؤد سلیمان،صحیح ابوداؤد:3286،3880
۱۱۳۔ غلام رسول سعیدی،علامہ،تبیان القرآن،جلد پنجم،ص814
۱۱۴۔ مسلم بن الحجاج،صحیح مسلم،الطب:69،(2204)8637،مسند احمد،جلد3،ص335،جامع الاصول،جلد7،رقم الحدیث:8627
عبدالرحمان احمد بن شعیب نسائی،السنن الکبریٰ للنسائی،جلد4،رقم الحدیث:7556،(بیروت:دارالکتب العلمیہ،۱۴۱۱ھ)
۱۱۵۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری،صحیح البخاری،رقم الحدیث:5678،
سنن ابن ماجہ،رقم الحدیث:3439،جامع الاصول،جلد7،رقم الحدیث:5630 السنن الکبری للنسائی،جلد4،رقم الحدیث:7555
۱۱۶۔ ابوداؤد سلیمان،سنن ابوداؤد،رقم الحدیث:3855،سنن ابن ماجہ،رقم الحدیث:3436،سنن الترمذی،رقم الحدیث:2045،السنن الکبریٰ،للنسائی،جلد4،
رقم الحدیث:7553،مسند الحمیدی،رقم الحدیث:824،مسند احمد،جلد4،ص278،جامع الاصول،جلد6،رقم الحدیث5628،سنن کبریٰ للبیہقی،جلد9،ص
443، صحیح ابن حبان،جلد13،رقم الحدیث:6061،
محمد بن اسماعیل بخاری،الادب المفرد،رقم الحدیث:291،(سانگلہ ہل:مکتبہ اثریہ)
عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ،مصنف،جلد8،ص2،(کراچی:ادارۃ القرآن،۱۴۰۶ھ)
سلیمان بن احمد الطبرانی،المعجم الکبیر،جلد1،رقم الحدیث:469،(بیروت:داراحیاء التراث)
۱۱۷۔ مسلم بن الحجاج،صحیح مسلم،سلام:73،(2207)5641،
سنن ابوداؤد،رقم الحدیث:3846،سنن ابن ماجہ،رقم الحدیث:3493،مسند احمد،جلد3،ص303،مسند عبد بن حمید،رقم الحدیث:1018،جامع الاصول،
جلد7،رقم الحدیث:6585
۱۱۸۔ ابوداؤد سلیمان،سنن ابوداؤد،رقم الحدیث:3866،
جامع الاصول،جلد7،رقم الحدیث:5684۔
۱۱۹۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری،صحیح البخاری،رقم الحدیث،243،
صحیح مسلم،جہاد:100،4561،1790،سنن الترمذی،رقم الحدیث:2092،سنن ابن ماجہ،رقم الحدیث:3464،مسند احمد،جلد8،رقم الحدیث:22863،
صحیح ابن حبان،جلد13،رقم الحدیث:6578
۱۲۰۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری،صحیح البخاری،رقم الحدیث:5696،
سنن الترمذی، رقم الحدیث:2058،3860،سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:3483،صحیح ابن حبان،جلد 13، رقم الحدیث:6077،مسند احمد،جلد 4، رقم
الحدیث:12192،سنن کبریٰ للبیہقی،جلد9،رقم الحدیث:340،جامع الاصول،جلد7،رقم الحدیث:5674
۱۲۱۔ سنن الترمذی۔رقم الحدیث:2054،سنن ابوداؤد،رقم الحدیث:3858،مسند عبد بن حمید،رقم الحدیث:1563،مسند احمد،جلد6،ص462،جامع الاصول،
جلد7،رقم الحدیث5645
۱۲۲۔ سلیمان بن احمد الطبرانی،المعجم الاوسط،جلد1،رقم الحدیث:109،(ریاض:مکتبۃ المعارف،1405ھ)
نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی،مجمع الزوائد،جلد5،(بیروت:دارالکتاب العربی)،ص87

۱۲۳۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، الطب:39، 5595، 2185

۱۲۴۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد چہارم، (لاہور: فرید بک سٹال، بار ہفتم، جون 2009ء)، ص228 تا229

۱۲۵۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث: 4439، صحیح مسلم رقم الحدیث: 2192، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3902، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:3529، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث:7544،
امام مالک بن انس اصبحی، موطا امام مالک رقم الحدیث:751، (لاہور: مطبع مجتبائی، پاکستان)

۱۲۶۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم رقم الحدیث:2192، مشکوٰۃ رقم الحدیث:1532

۱۲۷۔ احمد بن حسین بیہقی، شعب الایمان، رقم الحدیث:2580 (بیروت: دارالکتب العلمیہ)

۱۲۸۔ تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث:10418

۱۲۹۔ شعب الایمان رقم الحدیث:2579،
جلال الدین سیوطی، الدر المنثور جلد4 ص366، (ایران: مکتبہ آیت اللہ العظمی)

۱۳۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث:23542

۱۳۱۔ حسین بن مسعود بغوی، شرح السنہ جلد12، (بیروت: دارالکتب العلمیہ)، ص166

۱۳۲۔ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:3501

۱۳۳۔ زادالمعاد جلد4 ص141-140، ملخصاً

۱۳۴۔ ابوداؤد سلیمان، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:3887، مسند احمد رقم الحدیث:27163

۱۳۵۔ ابوداؤد سلیمان، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:3884، سنن الترمذی رقم الحدیث:2057۔

۱۳۶۔ ابوداؤد سلیمان، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3888 مختصراً، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3883، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:3530، شرح السنہ رقم الحدیث: 3240، مسند احمد رقم الحدیث:3615، سنن کبریٰ للبیہقی جلد9، ص350
عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، المستدرک جلد4، (مکہ مکرمہ: مطبوعہ دارالباز) ص217-216، 418-417

۱۳۷۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم رقم الحدیث:2200،
سنن ابوداؤد رقم الحدیث:3886، شرح السنہ جلد12 ص160-159، تبیان القرآن، جلد پنجم، ص389 تا393

۱۳۸۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری:844

۱۳۹۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم:2709

۱۴۰۔ محمد الترمذی، صحیح ترمذی:2698، صحیح ابوداؤد:4244

۱۴۱۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری:3371

۱۴۲۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری:142

۱۴۳۔ ابوداؤد:1892

۱۴۴۔ آداب الزفاف از علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ: ص24

۱۴۵۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری:141

۱۴۶۔ ابوداؤد سلیمان، صحیح ابوداؤد:441

۱۴۷۔ ابوداؤد سلیمان، صحیح ابوداؤد:4249

۱۴۸۔ محمد طاہر، مولانا، التعوذ فی الاسلام یعنی جادو، جنات، آسیب، سایا کا قرآنی آیات سے علاج (لاہور: فیصل ناشران کتب، مئی 2007ء) ص177

۱۴۹۔ محمد طاہر، مولانا، التعوذ فی الاسلام یعنی جادو، جنات، آسیب، سایا کا قرآنی آیات سے علاج، ص177 تا224

۱۵۰۔ الصحیحہ:1931 وجامع صغیر:3864

۱۵۱۔ صحیح مسلم:2200

۱۵۲۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، وظائف اولیاء، ص813 تا818

۱۵۳۔ شوکت علی سروری قادری، زندہ کرامات (لاہور: نصیر اینڈ کمپنی، اردو بازار، باردوم، 2004ء)، ص6 تا7
۱۵۴۔ ایضاً، ص20 تا22
۱۵۵۔ ایضاً، ص205 تا207
۱۵۶۔ ایضاً، ص170
۱۵۷۔ ایضاً، ص171
۱۵۸۔ ایضاً، ص187
۱۵۹۔ عبدالحمید سروری قادری، فیوضاتِ کامل، مکتوب بنام حکیم محمد اسلم شاہ، (لاہور: عظمت بی بی ٹرسٹ، دربارِ فیض، ریوروِیو ہاؤسنگ سوسائٹی، رائے ونڈ روڈ، باراول، 2013ء)، ص140
۱۶۰۔ ایضاً، فیوضاتِ کامل، مکتوب بنام محمد اجمل خان، ص 175
۱۶۱۔ ایضاً، ص50 تا51
۱۶۲۔ ایضاً، مکتوب بنام اشفاق احمد، ص113
۱۶۳۔ ایضاً، ص55
۱۶۴۔ ایضاً، مکتوب بنام مقبول حسین، ص103
۱۶۵۔ ایضاً، مکتوب بنام مقبول حسین، ص106
۱۶۶۔ ایضاً، مکتوب بنام مقبول حسین، ص107
۱۶۷۔ ایضاً، مکتوب بنام محمد احمد ہاشمی، ص159
۱۶۸۔ ایضاً، مکتوب بنام محمد اجمل خان، ص168
۱۶۹۔ ایضاً، مکتوب بنام شیر افگن ملک، ص186
۱۷۰۔ ایضاً، مکتوب بنام شیر افگن ملک، ص194
۱۷۱۔ ایضاً، مکتوب بنام شیر افگن ملک ص،199
۱۷۲۔ ایضاً، مکتوب بنام شیر افگن ملک ص،203
۱۷۳۔ ایضاً، مکتوب بنام اختر رسول ص214
۱۷۴۔ ایضاً، مکتوب بنام محمد احمد ہاشمی، ص162
۱۷۵۔ ایضاً، مکتوب بنام محمد طاہر ہاشمی، ص163
۱۷۶۔ ایضاً، مکتوب بنام شیر افگن ملک، ص201
۱۷۷۔ ظفر احمد قادری، شرعی علاج حصہ دوم، (لاہور: سیف برادرز، ریلوے اسٹیشن کوٹ لکھپت، باردوم، 1992ء ص18 تا19 بحوالہ کمالات عزیزی ص 85 بیاض محمدی، ص40
۱۷۸۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، جادو، جنات، اسلام اور جدید سائنس، ص135
۱۷۹۔ عبدالحمید سروری قادری، فیوضاتِ کامل، مکتوب بنام محمد اجمل خان، ص 173
۱۸۰۔ ایضاً، ص62، مکتوب بنام صوفی ظفر اقبال، ص130، مکتوب بنام محمد اجمل خان، ص173
۱۸۱۔ مزید دیکھیں:۔

سورہ۔مزمل/ur.wikishia.net/view

بحرانی، ہاشم بن سلیمان، البرہان فی تفسیر القرآن، قم، مؤسسہ البعثہ، قسم الدراسات الاسلامیہ، ۹۸۳۱ش، ج۵، ص۵۱۵۔
طبرسی، فضل بن حسن، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، بیروت، دارالمعرفۃ، چاپ اول، ۶۰۴۱ق، ج۱۰، ص۵۶۵۔
۱۸۲۔ ایضاً، مکتوب بنام صوفی ظفر اقبال، ص67 تا68، 130
۱۸۳۔ عبدالحمید سروری قادری، فیوضاتِ کامل، ص67 تا68

۱۸۴۔ ایضاً،مکتوب بنام راؤطارق صمد،ص121
۱۸۵۔ ایضاً،ص62
۱۸۶۔ ایضاً،ص63
۱۸۷۔ ایضاً،مکتوب بنام حکیم محمد رفیع،ص102
۱۸۸۔ ایضاً،ص63
۱۸۹۔ ایضاً،ص63
۱۹۰۔ ایضاً،ص63
۱۹۱۔ ایضاً،مکتوب بنام اشفاق احمد،ص117
۱۹۲۔ ایضاً،ص64
۱۹۳۔ ایضاً،ص64
۱۹۴۔ ایضاً،مکتوب بنام حکیم محمد رفیع،ص100
۱۹۵۔ ایضاً،ص65
۱۹۶۔ ایضاً،ص66
۱۹۷۔ ایضاً،ص66
۱۹۸۔ ایضاً،ص67
۱۹۹۔ ایضاً،ص68تا69
۲۰۰۔ ایضاً،مکتوب بنام محمد اجمل خان،ص176
۲۰۱۔ محمد الترمذی،سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۳۷۵
۲۰۲۔ محمد الترمذی،سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۳۷۶‘مسند احمد ج۳ص۷۵‘مسند احمد رقم الحدیث:۱۴۰۱‘شرح السنہ رقم الحدیث:۱۴۴۶
۲۰۳۔ غلام رسول سعیدی، علامہ،تبیان القرآن ،جلدنہم ،ص۴۵۱ بحوالہ سنن الترمذی رقم الحدیث :۳۳۷۷‘سنن ابن ماجہ رقم الحدیث :۳۷۹۰‘ مسند احمد ج ۵ ص۱۹۵‘المستدرک ج۱ص۴۹۶
۲۰۴۔ ایضاً،ص۴۹۵ بحوالہ روح المعانی جز۲۲ص۵۳۔۵۲‘مطبوعہ دارالفکر بیروت‘۱۴۱۷ھ
۲۰۵۔ احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزار،مسند البزار،رقم الحدیث:۳۰۵۸،(بیروت:موسسۃ القرآن)
سلیمان بن احمد بن ایوب اطبرانی،المعجم الکبیر رقم الحدیث:۱۱۱۲۱؛مسند بزار کی سند کے راوی صحیح ہیں۔
۲۰۶۔ سلیمان بن احمد بن ایوب اطبرانی،المعجم الکبیر ج۲۵ص۱۲۹۔اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن ابراہیم ضعیف ہے۔
۲۰۷۔ سلیمان بن احمد بن ایوب اطبرانی،المعجم الکبیر ج۲۰ص۱۵۹۔اس حدیث کی سند حسن ہے۔
۲۰۸۔ غلام رسول سعیدی،علامہ،تبیان القرآن‘جلدنہم‘ص۴۹۹ بحوالہ مسند احمد ج۳ص۷۱۔۶۸‘مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث:۱۳۷۶‘صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۸۱۷۔اس حدیث کی ایک سند کے راوی ثقہ ہیں۔
۲۰۹۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری،صحیح البخاری رقم الحدیث:۶۰۹‘سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۲۲۳‘مسند احمد رقم الحدیث:۱۱۴۱۳‘عالم الکتب بیروت
۲۱۰۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری،صحیح البخاری رقم الحدیث:۳۵۸۵‘سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۴۹۵‘صحیح ابن حبان رقم الحدیث:۱۱۲۴‘مسند احمد رقم الحدیث: ۲۱۲۹۵‘عالم الکتب بیروت
۲۱۱۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری،صحیح البخاری رقم الحدیث:۳۵۷۹
۲۱۲۔ محمد الترمذی،سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۶۲۶‘سنن الدارمی رقم الحدیث:۲۱‘دلائل النبوۃ للبیہقی ج۲ص۱۵۳‘شرح السنہ رقم الحدیث:۳۷۱۰
۲۱۳۔ محمد الترمذی،سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۶۲۸‘مسند احمد ج۱ص۲۲۳‘سنن الدارمی رقم الحدیث:۲۴‘المعجم الکبیر رقم الحدیث:۱۲۶۲۲‘المستدرک ج۲ص ۶۲۰‘دلائل النبوۃ للبیہقی ج۶ص۱۵
۲۱۴۔ سلیمان بن احمد بن ایوب اطبرانی،المعجم الصغیر رقم الحدیث:۹۴۸۔حافظ ابن حجر عسقلانی‘علامہ آلوسی اور مفتی شفیع نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۲۱۵۔ سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی، المعجم الکبیر رقم الحدیث:۱۳۵۸۲، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث:۵۶۶۲، مسند البزار رقم الحدیث:۲۴۱۱، حافظ الھیثمی نے کہا امام طبرانی کی سند صحیح ہے، مجمع الزوائد رقم الحدیث:۱۴۰۱۸۵
۲۱۶۔ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، المعجم الکبیر ج ۲۳ ص ۳۳۱۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔
۲۱۷۔ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، المعجم الکبیر ج ۲۲ ص ۲۶۲۔۲۶۱، مسند احمد ج ۳ ص ۳۱۰، مسند البزار رقم الحدیث:۲۴۵۲
۲۱۸۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد نہم، ص ۵۷۹ تا ۵۸۱
۲۱۹۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث ۶۴۰۹، صحیح مسلم رقم الحدیث ۶۷۰۳، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۱۵۲۶، سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۴۷۲
۲۲۰۔ صحیح ابن حبان رقم الحدیث:۸۰۹، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۰ ص ۳۷۵، مسند احمد ج ۱ ص ۱۷۸، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث:۷۳۱، کتاب الدعاء للطبرانی رقم الحدیث:۱۸۸۳، شعب الایمان ج ۱ ص ۳۳۰
۲۲۱۔ کتاب الفردوس رقم الحدیث:۲۸۶۹، الجامع الصغیر رقم الحدیث:۴۲۰۶، کنز العمال رقم الحدیث:۳۱۹۶
۲۲۲۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد ہفتم، ص ۲۵۰ تا ۲۵۱ بحوالہ اتحاف السادۃ المھرۃ بزوائد المسانید العشرۃ رقم الحدیث:۶۸۰۹، المطالب العالیہ رقم الحدیث:۳۴۲۱، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث:۴۷۳۸، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۸۱، المقصد العلی رقم الحدیث:۱۶۳۰
۲۲۳۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث:۹۹، مسند احمد رقم الحدیث:۸۸۴۵، عالم الکتب
۲۲۴۔ سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی، المعجم الاوسط رقم الحدیث:۱۲۵۷، مکتبہ المعارف ریاض، المعجم الکبیر رقم الحدیث:۵۰۷۴، الترغیب والترہیب للمنذری رقم الحدیث:۲۲۵۳، الزوائد رقم الحدیث:۱۸
۲۲۵۔ احمد بن حنبل، مسند احمد ج ۲ ص ۳۵۹، ''الترغیب للمنذری رقم الحدیث:۲۲۶۰، حافظ منذری نے کہا یہ حدیث حسن ہے، حافظ الھیثمی نے کہا اس حدیث کو امام احمد اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام طبرانی کی سند کے راوی ثقہ ہیں، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۸۲
۲۲۶۔ محمد بن عبداللہ الحاکم، المستدرک ج ۱ ص ۷۲) امام حاکم نے کہا اس حدیث کی سند امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔
۲۲۷۔ احمد بن حنبل، مسند احمد ج ۳ ص ۳۴۰، اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۶
۲۲۸۔ محمد الترمذی، سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۳۸۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۳۸۰۰، صحیح ابن حبان رقم الحدیث:۸۴۶، المستدرک ج ۱ ص ۵۰۳، ۴۹۸، الاسماء والصفات ج ۱ ص ۱۷۹
۲۲۹۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث:۱۲۸، صحیح مسلم رقم الحدیث:۳۲، مسند احمد رقم الحدیث:۱۳۷۷۸
۲۳۰۔ یہ حدیث ہے سنن الترمذی رقم الحدیث:۲۶۳۹، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۴۳۰۰، صحیح ابن حبان رقم الحدیث:۲۲۵، المستدرک ج ۱ ص ۶
۲۳۱۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد ہفتم، ص ۳۴۲ تا ۳۴۴ بحوالہ صحیح البخاری رقم الحدیث:۵۸۲۷، ۱۲۳۷، صحیح مسلم رقم الحدیث:۹۴، سنن النسائی رقم الحدیث:۱۱۱۶، مسند احمد رقم الحدیث:۲۱۷۴۴
۲۳۲۔ ناصر الدین البانی، الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۹۱۔۳۹۰، مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت، ۱۴۱۴ھ
۲۳۳۔ سلیمان بن الاشعث، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۴۳۹۷، سنن الترمذی رقم الحدیث:۲۴۳۶، مسند احمد ج ۳ ص ۲۱۳، سنن الکبریٰ بیہقی ج ۸ ص ۱۷، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۳۷۸، مشکوٰۃ رقم الحدیث:۵۵۹۸، صحیح ابن حبان رقم الحدیث:۲۵۹۶، الترغیب والترہیب ج ۴ ص ۴۴۶، کنز العمال رقم الحدیث:۳۹۰۵۵
۲۳۴۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد ہفتم، ص ۳۴۴
۲۳۵۔ ایضاً، ص ۳۴۵ بحوالہ صحیح البخاری رقم الحدیث:۲۷۳۶، صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۶۷۷
۲۳۶۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد یازدہم، ص ۱۲۷ بحوالہ صحیح البخاری رقم الحدیث:۳۵۳۲، صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۳۵۴، سنن الترمذی رقم الحدیث:۲۸۴۰، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث:۱۱۵۹۰
۲۳۷۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد یازدہم، ص ۱۲۸
۲۳۸۔ محمد الترمذی، سنن ترمذی رقم الحدیث:۱۰۷۱، السنۃ لابن ابی عاصم رقم الحدیث:۸۶۴، صحیح ابن حبان رقم الحدیث:۳۱۱۷، الشریعۃ الآجری رقم الحدیث:۳۶۵، سنن بیہقی رقم الحدیث:۵۶
۲۳۹۔ سلیمان بن الاشعث، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۴۷۵۳، سنن النسائی رقم الحدیث:۱۱۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۴۲۶۹
۲۴۰۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث:۳۴۹، صحیح مسلم رقم الحدیث:۱۶۳

۲۴۱۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث:۴۷۱۸
۲۴۲۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث:۴۷۱۲، صحیح مسلم رقم الحدیث:۱۹۴، سنن الترمذی رقم الحدیث:۲۴۳۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۳۰۷، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث:۱۱۲۸۶
۲۴۳۔ مسلم بن حجاج، صحیح مسلم رقم الحدیث:۱۹۷، رقم حدیث الباب:۳۳۳، رقم المسلسل:۴۷۸، جامع المسانید والسنن مسند انس رقم الحدیث:۲۰۹
۲۴۴۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد یازدہم، ص۱۳۱ تا۱۳۲
۲۴۵۔ عبدالحمید سروری قادری، فیوضاتِ کامل، ص82 تا91
۲۴۶۔ ایضاً، مکتوب بنام شیرافگن ملک، ص191
۲۴۷۔ ایضاً، مکتوب بنام ماسٹر محمد اسحاق، ص147
۲۴۸۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد اول، ص134
۲۴۹۔ ایضاً، ص136
۲۵۰۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، ص37
۲۵۱۔ ایضاً، ص212 تا213
۲۵۲۔ ایضاً، ص29
۲۵۳۔ ایضاً، ص275 تا278
۲۵۴۔ محمد طاہر، مولانا، التعوذ فی الاسلام یعنی جادو، جنات، آسیب، سایا کا قرآنی آیات سے علاج، ص44
۲۵۵۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، ص169 تا170، 173
۲۵۶۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، ص243 تا244
۲۵۷۔ اشرف علی تھانوی، نشر الطیب ص248 وترجمان السنۃ ص377 ج1
۲۵۸۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد ہشتم، ص850 تا851 بحوالہ صحیح البخاری رقم الحدیث:۱۱۶۲، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۱۵۳۸، سنن ترمذی رقم الحدیث:۴۸۰، سنن النسائی رقم الحدیث:۳۲۵۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۳۸۳، مسند احمد ج۳ ص۳۴۴، سنن کبریٰ للبیہقی ج۳ ص۵۲
۲۵۹۔ ایضاً، ص850 تا851 بحوالہ سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۵۱۶، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث:۴۴، کتاب الضعفاء للعقیلی ج۲ ص۹۷، الکامل لابن عدی ج۳ ص۱۰۹۰، شرح السنۃ رقم الحدیث:۱۰۱۷
۲۶۰۔ ایضاً، ص850 تا851 بحوالہ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی المتوفی ۳۶۴ھ ص۲۱۱، رقم الحدیث:۵۹۸، مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۰۸ھ
۲۶۱۔ ایضاً، ص850 تا851 بحوالہ الجامع لاحکام القرآن جز۱۳ ص۲۷۳، مطبوعہ دارالکتاب العربی، ۱۴۲۰ھ جز۱۳ ص۲۸۲، دارالفکر، ۱۴۱۵ھ
۲۶۲۔ ایضاً، ص850 تا851 بحوالہ ردالمحتار ج۲ ص۴۱۰، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۱۹ھ
۲۶۳۔ ایضاً، ص851

باب نمبر3: منازلِ روحانی (حزب الکامل، حزب الاعظم، حزب الحب والتسخیر، حزب الشفائے کامل، حزب البحر)

۲۶۴۔ مزید دیکھیے:

اردو لغت	urdulughat.info
جامع اللغات	www.elmedeen.com/lughat/
واژہ یاب	https://www.vajeyab.com/

محمد عبدالصمد، اصطلاحاتِ صوفیاء (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، 2011ء)، ص۱۶۲

۲۶۵۔ محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، باب: طب کا بیان
۲۶۶۔ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، مستدرک للحاکم:۸۲۶۹، مسند احمد:۲۱۱۷۴، مجمع الزوائد ۸۴۶۷
مجمع الزوائد کی حدیث ۸۴۶۷ کے آخر پر اس کی سند کے بارے میں لکھا ہوا ہے:

رواہ عبداللہ بن احمد و فیہ ابو جناب و ھو ضعیف لکثرۃ تدلیسہ وقد وثقہ ابن حبان و بقیۃ رجال الصحیح۔
اسے عبداللہ بن احمد نے روایت کیا اوراس کے راویوں میں ابو جناب ہیں جو کہ کثرتِ تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہیں حالانکہ ابن حبان نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے اور دیگر تمام راوی صحیح ہیں۔ یہ عبارت مجمع الزوائد کی ہے۔

۲۶۷۔ محمد بن محمد جزری شافعی رحمتہ اللہ علیہ، حصن حصین، مترجم: علامہ محمد صدیق ہزاروی (لاہور: ضیاء القرآن پبلشرز، جون 2013ء)، ص ۲۳۵ تا ۲۳۹
محمد بن محمد جزری شافعی رحمتہ اللہ علیہ، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس (لاہور، کراچی: تاج کمپنی)، ص ۲۳۱ تا ۲۳۴

۲۶۸۔ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلتِ اعمال، مترجم: عبدالاحد قادری، (لاہور: قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، ۲۰۰۶ء)، ص 233 بحوالہ حاکم؛ سنن ابن ماجہ، باب الطب، ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ

۲۶۹۔ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ، شفاء العلیل (اردو ترجمہ القول الجمیل) (کراچی: سعید اینڈ کمپنی، بار دوم، مئی ۱۹۷۴ء)، ص ۱۲۳ تا ۱۲۷؛
شاہ ولی اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ، شفاء العلیل (اردو ترجمہ القول الجمیل) (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار)، ص ۱۴۹ تا ۱۵۴؛

۲۷۰۔ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ، القول الجمیل فی بیان سواء السبیل، مشمولہ: مجموعہ رسائل امام شاہ ولی اللہ، جلد ششم، (شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ)، ص ۱۹۱ تا ۱۹۳

۲۷۱۔ اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ، بہشتی زیور، (کراچی: دارالاشاعت، اردو بازار، مارچ ۲۰۰۲ء)، ص ۶۴۵ تا ۶۴۶

۲۷۲۔ محمد طلحہ کاندہلوی، منزل (لاہور: تاج کمپنی اینڈ لمیٹڈ)، ص ۱ تا ۲۲
شرعی علاج، جلد دوم، ص ۲ تا ۱۴
مناجاتِ مقبول، ص ۱۰۹ تا ۱۲۱
سرمایہ درویش، ص ۱۸۱ تا ۱۸۶
مجموعہ اوراد و وظائف، آیات الخوف اور آیات الحرس (کراچی: بی کے پبلشرز، ڈی ایچ اے، سٹریٹ نمبر ۳)، ص ۹۷ تا ۱۸۸

۲۷۳۔ ظفر احمد قادری، شرعی علاج، ص 36

۲۷۴۔ اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ، بہشتی زیور، ص ۶۴۶

۲۷۵۔ محمد بن محمد جزری شافعی رحمتہ اللہ علیہ، حصنِ حصین، ص ۲۳۱ تا ۲۳۴

۲۷۶۔ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلتِ اعمال، ص 47 تا 48، بحوالہ مسلم؛ حصن حصین، ص 265

۲۷۷۔ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلتِ اعمال، ص 48 تا 49
امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس (لاہور: تاج کمپنی لمیٹڈ، ب ن، س ن)، ص 266

۲۷۸۔ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلتِ اعمال، ص 49، بحوالہ ابوداؤد، ترمذی

۲۷۹۔ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلتِ اعمال، ص 49 تا 50، بحوالہ مسند احمد، نسائی
امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس، حصن حصین، ص 268

۲۸۰۔ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلتِ اعمال، ص 213، بحوالہ ابن ماجہ

۲۸۱۔ امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس، حصن حصین، ص 278

۲۸۲۔ جلال الدین سیوطی، اتقان، 1-195

۲۸۳۔ ایضاً بحوالہ مسند احمد

۲۸۴۔ ایضاً بحوالہ ترمذی

۲۸۵۔ علاؤالدین علی المتقی، کنز العمال، (بیروت: دار الحکمت العلمیہ)، ص 1-296

۲۸۶۔ محمد ترمذی، جامع ترمذی، جلد دوم، فضائل قرآن کا بیان، حدیث 820 اور حدیث 822

۲۸۷۔ جلال الدین سیوطی، الدر المنثور، جلد ششم، ص 383

۲۸۸۔ اخرجہ ابوعبید، مرسلاً

۲۸۹۔ جلال الدین سیوطی، اتقان بحوالہ ترمذی

۲۹۰۔ جلال الدین سیوطی، اتقان بحوالہ ترمذی؛ مزید دیکھیے: مسند احمد، جلد پنجم، حدیث 1471
۲۹۱۔ فتح الباری، باب فضائل القرآن، 9-72
۲۹۲۔ جلال الدین سیوطی، اتقان بحوالہ بیہقی
۲۹۳۔ محمد ترمذی، جامع ترمذی، جلد دوم، فضائل قرآن کا بیان، حدیث 821
۲۹۴۔ احمد بن حنبل، مسند احمد، جلد پنجم، حدیث 2272
۲۹۵۔ امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس، حصن حصین، ص 297
۲۹۶۔ محمد عبداللہ بھٹی، پروفیسر، سرمایۂ درویش، (لاہور: ادارہ ترقیاتِ روحانیات، علامہ اقبال ٹاؤن، بار اول، 2014ء)، ص 165
۲۹۷۔ محمد منظور نعمانی، معارف الحدیث، جلد ۵، بحوالہ شعب الایمان للبیہقی (لکھنو: کتب خانہ الفرقان، کچہری روڈ، فروری ۱۹۷۸ء)، ص 98
۲۹۸۔ ایضاً، ص 168
۲۹۹۔ ایضاً، ص 168
۳۰۰۔ ایضاً، ص 169
۳۰۱۔ ظفر احمد قادری، شرعی علاج، ص 55
۳۰۲۔ محمد عبداللہ بھٹی، پروفیسر، سرمایۂ درویش، ص 260
۳۰۳۔ امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس، ص 300 تا 301
۳۰۴۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم
۳۰۵۔ احمد بن شعیب نسائی، سنن نسائی
۳۰۶۔ احمد بن شعیب نسائی، سنن نسائی
۳۰۷۔ تبیان القرآن، جلد اول، بحوالہ صحیح مسلم جلد 1 ص 192، ص 162 تا 165
۳۰۸۔ سلیمان بن الاشعث، سنن ابوداؤد جلد 2، ص 309
۳۰۹۔ محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ ص 136
۳۱۰۔ احمد بن حنبل، مسند احمد جلد 2، ص 182-177-173
۳۱۱۔ محمد ترمذی، جامع ترمذی ص 166 مسند احمد جلد 4 ص 415
۳۱۲۔ محمد ترمذی، جامع ترمذی ص 499
۳۱۳۔ ایضاً، ص 499
۳۱۴۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری جلد 2 ص 1034
۳۱۵۔ ایضاً، ص 919
۳۱۶۔ محمد ترمذی، جامع ترمذی ص 492
۳۱۷۔ احمد بن حنبل، مسند احمد جلد 3 ص 127
۳۱۸۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، جلد 1، ص 118
۳۱۹۔ احمد بن حنبل، مسند احمد جلد 5 ص 20، جلد 4 ص 36
۳۲۰۔ محمد ترمذی، جامع ترمذی ص 500
۳۲۱۔ محمد بن جریر طبری، جامع البیان
۳۲۲۔ ایضاً، جلد 1 ص 46
۳۲۳۔ ایضاً
۳۲۴۔ محمد بن احمد قرطبی، الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)، جلد 1 ص 131

نوٹ:۔ حوالہ نمبر ۳۲۰ تا ۳۳۷ کے مندرجات تبیان القرآن، جلد اول، ص 162 تا 165 پر موجود ہیں۔

۳۲۵۔ ضیاءالدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی،فضیلتِ اعمال،ص13 بحوالہ مسلم
۳۲۶۔ ایضاً،ص16 بحوالہ مسلم
۳۲۷۔ ایضاً،ص57،بحوالہ مسلم
۳۲۸۔ ایضاً،ص57،بحوالہ ابن ماجہ
۳۲۹۔ ایضاً،ص57،بحوالہ ابوداؤد
۳۳۰۔ایضاً،ص29،بحوالہ مسلم
۳۳۱۔ ایضاً،ص38تا39،بحوالہ بخاری،مسلم
۳۳۲۔ایضاً،ص39،بحوالہ مسند احمد،نسائی
۳۳۳۔مسلم
۳۳۴۔ ضیاءالدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی،فضیلتِ اعمال،ص40،بحوالہ ابوداؤد،نسائی،ترمذی
۳۳۵۔ ایضاً،ص43،بحوالہ مسلم
۳۳۶۔ ایضاً،ص43،بحوالہ مسلم
۳۳۷۔ تبیان القرآن،جلدششم،ص617؛
ضیاءالدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی،فضیلتِ اعمال،ص44،بحوالہ مسلم
۳۳۸۔ ضیاءالدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی،فضیلتِ اعمال،ص44،بحوالہ ترمذی
۳۳۹۔ تبیان القرآن،جلدششم،ص724تا725؛
ضیاءالدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی،فضیلتِ اعمال،ص44،بحوالہ مسلم
۳۴۰۔ضیاءالدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی،فضیلتِ اعمال،ص45،بحوالہ مسلم
۳۴۱۔ ابن ماجہ
۳۴۲۔ تبیان القرآن،جلدششم،ص572؛روح البیان مترجم،جلد8،ص376؛
امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری،حصن حصین،مترجم:مولانا محمد ادریس،ص276
۳۴۳۔امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری،حصن حصین،مترجم:مولانا محمد ادریس،ص276تا277؛
ظفر احمد قادری،شرعی علاج،ص69تا72
۳۴۴۔ روح البیان مترجم،جلد9،ص،91
۳۴۵۔ ضیاءالدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی،فضیلتِ اعمال،ص45،بحوالہ مسلم،ص46،بحوالہ ابن ماجہ
۳۴۶۔ ایضاً،ص46،بحوالہ ابن ماجہ
۳۴۷۔ ایضاً،ص46،بحوالہ ابن ماجہ
۳۴۸۔ ایضاً،ص46،بحوالہ ابن ماجہ
۳۴۹۔ ایضاً،ص215،بحوالہ ترمذی
۳۵۰۔ایضاً،ص215
۳۵۱۔ایضاً،ص41،بحوالہ نسائی،ترمذی
۳۵۲۔ ایضاً،ص41،بحوالہ بخاری شریف
۳۵۳۔ایضاً،ص42،بحوالہ بخاری،مسلم
۳۵۴۔ ایضاً،ص50،بحوالہ ترمذی
۳۵۵۔ ایضاً،ص50تا51،بحوالہ ترمذی،ابن ماجہ
۳۵۶۔ محمد بن احمد قرطبی،الجامع لاحکام القرآن جلد1 ص92

۳۵۷۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلداول، ص157 تا159
۳۵۸۔ ظفر احمد قادری، شرعی علاج، ص26 تا27
۳۵۹۔ فیوض قرآنی
۳۶۰۔ فیوض قرآنی
۳۶۱۔ کلیم اللہ جہاں آبادی، مرقع کلیمی (لاہور: حامد اینڈ کمپنی اینڈ فرید بک سٹال)
۳۶۲۔ طبرانی، تحفۃ الذاکرین صفحہ نمبر209
۳۶۳۔ جلال الدین سیوطی، الدر المنثور ج1 صفحہ 6
۳۶۴۔ فیوض قرآنی بحوالہ الترغیب والترھیب ومفتاح الحصن وغیرہ
۳۶۵۔ فیوض قرآنی
۳۶۶۔ جلال الدین سیوطی، الدر المنثور، ج1، صفحہ 6
۳۶۷۔ فیوض قرآنی، بحوالہ مستدرک
۳۶۸۔ فیوض قرآنی
۳۶۹۔ فیوض قرآنی
۳۷۰۔ فیوض قرآنی
۳۷۱۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلداول، ص136 تا137 بحوالہ بخاری ومسلم
۳۷۲۔ ایضاً، ص136 تا137 بحوالہ بخاری ومسلم
۳۷۳۔ ایضاً، جلداول، ص136 تا137 بحوالہ ترمذی
۳۷۴۔ ایضاً، جلداول، ص136 تا137 بحوالہ بخاری ومسلم
۳۷۵۔ ایضاً، جلداول، ص136 تا137 بحوالہ مسلم شریف
۳۷۶۔ ایضاً، جلداول، ص136 تا137 بحوالہ بخاری ومسلم
۳۷۷۔ ایضاً، جلداول، ص136 تا137 بحوالہ مسلم
۳۷۸۔ ایضاً، جلداول، ص136 تا137
۳۷۹۔ برہان الدین البقاعی، نظم الدرر، جلد1 ص20-19
۳۸۰۔ امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس، حصن حصین، ص292
۳۸۱۔ ایضاً، ص291
۳۸۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ جلد5 ص15-13
۳۸۳۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلداول، ص234 تا236؛ تبیان القرآن، جلد ہفتم، ص35 تا36؛ الدر المنثور جلد1، ص20-19
۳۸۴۔ للحاکم فی المستدرک
۳۸۵۔ جلال الدین سیوطی، الاتقان، 1-195
۳۸۶۔ ظفر احمد قادری، شرعی علاج، ص39
۳۸۷۔ تبیان القرآن، جلد نہم، ص۷۰۷ تا۷۰۸ بحوالہ سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۸۸۷، سنن الدارمی رقم الحدیث: ۳۴۱۷
۳۸۸۔ ایضاً، ص۷۰۷ تا۷۰۸ بحوالہ سنن الدارمی رقم الحدیث: ۳۴۱۸
۳۸۹۔ ایضاً، ص۷۰۷ تا۷۰۸ بحوالہ سنن الدارمی رقم الحدیث: ۳۴۱۹
۳۹۰۔ ایضاً، ص۷۰۷ تا۷۰۸ بحوالہ سنن الدارمی رقم الحدیث: ۳۴۲۰
۳۹۱۔ ایضاً، ص۷۰۷ تا۷۰۸ بحوالہ السنن الکبریٰ رقم الحدیث: ۱۰۹۱۴، سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۳۱۲۱، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۴۴۸، مسند احمد ج ۵ ص ۲۶۔۲۷، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۲۳۷، المستدرک ج ۱ ص ۵۶۵، السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۲۸۳

۳۹۲۔ ایضاً، ص ۷۰۷ تا ۷۰۸ بحوالہ الدر المنثور ملتقطاً ج ۷ ص ۳۷۔۳۵، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
۳۹۳۔ محمد الترمذی، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۸۲۸، الکامل لابن عدی ج ۵ ص ۱۷۲۰
۳۹۴۔ محمد الترمذی، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۸۸۹، مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۶۲۳۲۔۶۲۲۴
۳۹۵۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن، سنن الدارمی رقم الحدیث: ۳۴۲۲۔۳۴۲۱، دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
۳۹۶۔ جلال الدین سیوطی، الدر المنثور ج ۷ ص ۳۴۵، دار احیاء التراث العربی بیروت
۳۹۷۔ جلال الدین سیوطی، الاتقان بحوالہ ابوداؤد
۳۹۸۔ محمد منظور نعمانی، معارف الحدیث، جلد ۵، ص 97
۳۹۹۔ ظفر احمد قادری، شرعی علاج، ص 39، رواہ البیہقی فی الشعب
۴۰۰۔ جلال الدین سیوطی، الاتقان
۴۰۱۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد یازدہم، ص ۶۰۲ بحوالہ شعب الایمان ج ۲ ص ۴۹۰، رقم الحدیث: ۲۴۹۴، دار الکتب العلمیہ بیروت
۴۰۲۔ اسماعیل حقی، روح البیان مترجم، جلد 11، ص، 416
۴۰۳۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد دوازدہم، ص 135
۴۰۴۔ ایضاً، ص 134 بحوالہ سنن الدارمی رقم الحدیث: ۱۴۱۲
۴۰۵۔ اسماعیل حقی، روح البیان مترجم، جلد 11، ص 416
۴۰۶۔ جلال الدین سیوطی، الاتقان، 2-196 عن ابی عبید
۴۰۷۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن جلد نہم، ص ۳۰۱ تا ۳۰۲ بحوالہ صحیح البخاری رقم الحدیث: ۸۹۱، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۸۸۰، سنن النسائی رقم الحدیث: ۹۵۵، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۵۲۰، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۰۷۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۸۲۱
۴۰۸۔ ایضاً، ص ۳۰۱ تا ۳۰۲؛ جلد دوازدہم، ص 134 بحوالہ سنن الدارمی رقم الحدیث: ۳۴۰۹، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ
۴۰۹۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد دوازدہم، ص 134 بحوالہ سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۸۹۰، شعب الایمان رقم الحدیث: ۲۵۱۰؛ فضیلتِ اعمال، ص 197، بحوالہ ترمذی
۴۱۰۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، ص 135 بحوالہ شعب الایمان رقم الحدیث: ۲۵۰۹؛ امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس، حصن حصین، ص 296
۴۱۱۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد دوازدہم، ص ۱۳۵ بحوالہ الدر المنثور، ج ۸ ص ۲۱۸، دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
۴۱۲۔ ایضاً، ص 134 بحوالہ سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۴۰۰، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۸۹۱، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۷۸۶، مسند احمد ج ۲ ص ۲۹۹، طبع قدیم، مسند احمد ج ۱۳ ص ۳۵۳، المستدرک ج ۱ ص ۵۶۵، مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث: ۶۰۲۵، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۷۸۷، شعب الایمان رقم الحدیث: ۲۵۰۶
۴۱۳۔ ایضاً، ص 134 بحوالہ المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۳۶۶۷، مکتبۃ المعارف ریاض، ۱۴۱۵ھ
۴۱۴۔ محمد الترمذی، سنن الترمذی
۴۱۵۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد دوازدہم، ص 134 بحوالہ المستدرک ج ۱ ص ۵۶۵ طبع قدیم، المستدرک رقم الحدیث: ۲۰۷۶، طبع جدید، شعب الایمان رقم الحدیث: ۲۵۰۷
۴۱۶۔ امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس، ص 298
۴۱۷۔ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلتِ اعمال، ص 197، بحوالہ ترمذی
۴۱۸۔ ایضاً، ص 197
۴۱۹۔ ایضاً، ص 197، بحوالہ ابوداؤد، نسائی، ترمذی
۴۲۰۔ ایضاً، ص 198، بحوالہ بخاری
۴۲۱۔ ایضاً، ص 198، بحوالہ بخاری
۴۲۲۔ ایضاً، ص 199، بحوالہ مسلم

۴۲۳۔ ایضاً،ص199،بحوالہ بخاری،ترمذی

۴۲۴۔ ایضاً،ص199،بحوالہ بخاری،مسلم

۴۲۵۔ ایضاً،ص199،بحوالہ ترمذی

۴۲۶۔ جلال الدین سیوطی،الاتقان،2-198

۴۲۷۔ ضیاءالدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی،فضیلتِ اعمال،ص200،بحوالہ ابوداؤد،نساء،ترمذی

۴۲۸۔ غلام رسول سعیدی،تبیان القرآن' جلد دوازدہم' ص۱۰۴۷ بحوالہ سنن نسائی رقم الحدیث:۵۴۴۳

۴۲۹۔ ایضاً ' ص۱۰۴۲ بحوالہ صحیح مسلم رقم الحدیث :۸۱۴' سنن ترمذی رقم الحدیث :۲۹۰۲' سنن نسائی رقم الحدیث :۹۵۳۔۹۵۴' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث:۸۰۳۰' مسند احمد ج۴ص۱۴۴؛فضیلتِ اعمال،ص200،بحوالہ مسلم

۴۳۰۔ ضیاءالدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی،فضیلتِ اعمال،ص201،بحوالہ نسائی

۴۳۱۔ غلام رسول سعیدی،تبیان القرآن' جلد دوازدہم' ص۱۰۴۲،۱۰۴۳ بحوالہ المستدرک ج۲ص۵۴۰' قدیم' المستدرک رقم الحدیث:۳۹۸۸' الذہبی نے کہا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۴۳۲۔ ایضاً' ص۱۰۴۲،۱۰۴۳ بحوالہ سنن نسائی رقم الحدیث:۴۵۳۲

۴۳۳۔ ایضاً' ص۱۰۴۳ بحوالہ سنن ترمذی رقم الحدیث:۲۰۵۸' سنن النسائی رقم الحدیث:۵۵۰۹' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۳۵۱۱؛ امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری،حصن حصین،مترجم:مولانا محمد ادریس،ص300

۴۳۴۔ ضیاءالدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی،فضیلتِ اعمال،ص198،بحوالہ ترمذی،نسائی

۴۳۵۔ غلام رسول سعیدی،تبیان القرآن،جلد دوازدہم،ص1043،روح البیان مترجم،جلد15،ص651

۴۳۶۔ احمد بن علی بن حجر عسقلانی،فتح الباری،باب فضائل القرآن،9-72

۴۳۷۔ جلال الدین سیوطی،الاتقان،1-195

۴۳۸۔ احمد بن حنبل،مسند احمد بحوالہ اتقان 1-195

۴۳۹۔ محمد ترمذی،ترمذی بحوالہ اتقان

۴۴۰۔ علی بن حسام الدین،کنز العمال،1-296

۴۴۱۔ محمد ترمذی،ترمذی بحوالہ اتقان

۴۴۲۔ جلال الدین سیوطی،الدر المنثور،جلد ششم،ص383

۴۴۳۔ اخرجہ ابوعبید،مرسلاً

۴۴۴۔ محمد ترمذی،ترمذی بحوالہ اتقان

۴۴۵۔ محمد ترمذی،ترمذی بحوالہ اتقان

۴۴۶۔ جلال الدین سیوطی،الاتقان بحوالہ مسلم

۴۴۷۔ جلال الدین سیوطی،الاتقان بحوالہ بیہقی

۴۴۸۔ غلام رسول سعیدی،تبیان القرآن،جلد اول،ص1030 تا1031 بحوالہ الدر المنثور جلد1 ص378

۴۴۹۔ یحییٰ النووی،الاذکار

۴۵۰۔ امام نسائی از حضرت ابوامامہ،سنن کبریٰ جلد6 ص30،عمل الیوم واللیلۃ ص49،امام طبرانی از حضرت امامہ،المعجم الکبیر جلد8 ص114،مسند الشامین جلد2 ص9، کتاب الدعاء ص214،امام ابن السنی عمل الیوم واللیلۃ ص43،حافظ الہیثمی،مجمع الزوائد جلد10 ص102

۴۵۱۔ مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری،صحیح مسلم جلد1،ص271

۴۵۲۔ جلال الدین سیوطی،الدر المنثور جلد1 ص327-322؛ تبیان القرآن،جلد اول،ص928 تا929

۴۵۳۔ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری،مستدرک للحاکم

۴۵۴۔ جلال الدین سیوطی،الاتقان بحوالہ بیہقی

۴۵۵۔ تذکرہ کریمیہ صفحہ نمبر 408 بحوالہ تفسیر نعیمی پارہ 7
۴۵۶۔ ابن قیم جوزی، جلاء الافہام، (فیصل آباد: مکتبہ نوریہ رضویہ)، ص 258
۴۵۷۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد پنجم، ص 312 تا 313 بحوالہ سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5081 عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی رقم الحدیث: 71، الاذکار للنووی رقم الحدیث: 219۔ سنن ابوداؤد میں یہ حدیث موقوف ہے اور باقی کتابوں میں مرفوع ہے۔
۴۵۸۔ علی بن حسام الدین، کنز العمال 1-286
۴۵۹۔ مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری، مسلم، کنز العمال، 1-287
۴۶۰۔ احمد بن شعیب بن علی النسائی، عمل الیوم واللیلہ للنسائی ص 275
۴۶۱۔ علی بن حسام الدین، کنز العمال، 1-288
۴۶۲۔ احمد، ترمذی، مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اول، ص 551
۴۶۳۔ اسماعیل حقی، روح البیان مترجم، جلد 9، ص، 126
۴۶۴۔ سلیمان بن الاشعث، ابوداؤد
۴۶۵۔ محمد بن عبداللہ، مشکوٰۃ شریف، جلد اول، حدیث: 2283، ص 527
۴۶۶۔ اسماعیل حقی، روح البیان مترجم، جلد 11، ص 548
۴۶۷۔ علی بن حسام الدین، کنز العمال، 1-290
۴۶۸۔ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلتِ اعمال، ص 196، بحوالہ ترمذی؛ جلال الدین سیوطی، الاتقان، 2-197
۴۶۹۔ اسماعیل حقی، روح البیان مترجم، جلد 14، ص، 509
۴۷۰۔ مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری، صحیح مسلم جلد 2 ص 376
۴۷۱۔ محمد بن ماجہ، سنن ابن ماجہ ص 9
۴۷۲۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری جلد 2 ص 933
۴۷۳۔ سلیمان بن الاشعث، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی
۴۷۴۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد دوم، ص 85 تا 87 بحوالہ جامع ترمذی ص 501
۴۷۵۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری، جلد دوم، ص 933
۴۷۶۔ محمد بن مکرم بن علی، مختصر تاریخ دمشق جلد 3 ص 154
۴۷۷۔ سلیمان بن الاشعث، ابوداؤد، ترمذی
۴۷۸۔ کنز الایمان بحوالہ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی
۴۷۹۔ محمد ترمذی، ترمذی
۴۸۰۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد ششم، ص 616؛ فضیلتِ اعمال، ص 43، بحوالہ بخاری مسلم
۴۸۱۔ ایضاً، ص 616؛ فضیلتِ اعمال، ص 42، بحوالہ بخاری، مسلم
۴۸۲۔ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلت اعمال، ص 43
۴۸۳۔ ایضاً، ص 44
۴۸۴۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد ششم، ص 616؛ فضیلتِ اعمال، ص 215 بحوالہ نسائی؛ امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس، ص 264
۴۸۵۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد ششم، ص 616
۴۸۶۔ احمد بن حنبل، مسند احمد ج ۲ ص ۱۷۰، ج ۳ ص ۲۲۵، طبع قدیم، مسند احمد رقم الحدیث: ۶۵۸۳، ۱۰۱۷، عالم الکتب بیروت
۴۸۷۔ محمد بن جریر، جامع البیان رقم الحدیث: ۱۶۸۴۹، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۱۵ھ

۴۸۸۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن جلد ششم، ص۷۲۴تا۷۲۵؛ بحوالہ: جامع البیان رقم الحدیث:۹۶۸۵۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۱۵ھ
۴۸۹۔ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلتِ اعمال، ص47 تا48، بحوالہ مسلم؛
امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس، ص265
۴۹۰۔ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلتِ اعمال، ص48 تا49؛ حصن حصین، ص266
۴۹۱۔ ایضاً، ص49، بحوالہ ابوداؤد، ترمذی
۴۹۲۔ ایضاً، ص49 تا50، بحوالہ مسند احمد، نسائی؛
امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس، ص268
۴۹۳۔ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلتِ اعمال، ص212 بحوالہ ابن ماجہ، ترمذی
۴۹۴۔ ایضاً، ص272 بحوالہ ابوداؤد
۴۹۵۔ ایضاً، ص212 تا213 بحوالہ ابوداؤد، نسائی
۴۹۶۔ امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس، ص227
۴۹۷۔ ایضاً، ص213 بحوالہ ابن ماجہ
۴۹۸۔ امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس، ص278
۴۹۹۔ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلتِ اعمال، ص214 بحوالہ ابن ماجہ
۵۰۰۔ ایضاً، ص214 بحوالہ ترمذی
۵۰۱۔ ایضاً، ص214 بحوالہ ابن ماجہ ترمذی
۵۰۲۔ ایضاً، ص214 تا215 بحوالہ ترمذی
۵۰۳۔ ایضاً، ص217 بحوالہ ترمذی، ابن ماجہ، نسائی
۵۰۴۔ امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس، ص227
۵۰۵۔ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ
۵۰۶۔ کرم بخش، تذکرہ کریمیہ، (فیصل آباد: کریمیہ پبلشرز، آمیں پور بازار)، بحوالہ مواہب الرحمٰن پ9 صفحہ 148، مرآت چہارم 54
۵۰۷۔ ایضاً، ص410
۵۰۸۔ ایضاً، ص412
۵۰۹۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد دہم، ص290
۵۱۰۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری۔ کتاب الطب، باب ما انزل اللہ دآء الا انزل اللہ شفاء، رقم الحدیث ۵۶۷۸
۵۱۱۔ ایضاً، کتاب الاطعمۃ باب العجوۃ، رقم الحدیث ۵۴۴۵
۵۱۲۔ ایضاً، صحیح بخاری۔ کتاب الطب، باب الحبۃ السوداء، رقم الحدیث ۵۶۸۸
۵۱۳۔ ایضاً، صحیح بخاری۔ کتاب تفسیر القرآن، باب قولہ تعالیٰ و ظللنا علیکم الغمام و انزلنا علیکم المن، رقم الحدیث ۴۴۷۸
۵۱۴۔ ایضاً، صحیح بخاری۔ کتاب الطب، باب الدواء بالعسل، رقم الحدیث ۵۶۸۴
۵۱۵۔ ایضاً، صحیح بخاری۔ کتاب الطب، باب رقیۃ النبی ﷺ، رقم الحدیث ۵۷۴۳
۵۱۶۔ ایضاً، صحیح بخاری۔ کتاب الطب، باب رقیۃ النبی ﷺ، رقم الحدیث ۵۷۴۴
۵۱۷۔ محمد ترمذی، سنن ترمذی۔ رقم الحدیث ۳۵۲۳
۵۱۸۔ سلیمان بن احمد بن ایوب، الدعاء للطبرانی، رقم الحدیث ۱۰۸۰
۵۱۹۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری۔ رقم الحدیث ۶۳۴۶
۵۲۰۔ سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، رقم الحدیث ۳۸۹۲
۵۲۱۔ مسلم: 2709

۵۲۲۔ ترمذی:3604

۵۲۳۔ مسند احمد:۸۷۰۴

۵۲۴۔ مسند احمد:۲۳۹۶۴

۵۲۵۔ سنن لابی داؤد، باب مایقول اذا اصبح، رقم الحدیث 5079

۵۲۶۔ احمد، ترمذی

۵۲۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی:20/355)(حدیث رقم 16621)مَنِ اسْمُهُ مُنْيِذٌ

۵۲۸۔ روی ابن أبی شیبۃ فی "المصنف"(6/36)، وعبد بن حمید فی "المسند"(ص:308)، وأبوداود فی "السنن"(رقم الحدیث:1529)

۵۲۹۔ مسند احمد۔ جلدنہم۔ حدیث3106)

۵۳۰۔ محمد منظور نعمانی، معارف الحدیث، جلد۵، بحوالہ شعب الایمان للبیہقی، ص168

۵۳۱۔ ظفر احمد قادری، شرعی علاج، ص55

۵۳۲۔ محمد عبداللہ بھٹی، پروفیسر، سرمایہء درویش، ص260

۵۳۳۔ امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس، ص300 تا301

۵۳۴۔ ابوداؤد:5082، ترمذی:3575؛ ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو "حسن صحیح اور غریب" قرار دیا، جبکہ نووی رحمہ اللہ نے اسے "الأذکار" (ص/107) میں صحیح الاسناد کہا ہے۔

۵۳۵۔ ظفر احمد قادری، شرعی علاج، ص36

۵۳۶۔ امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس، حصن حصین، ص291

۵۳۷۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلداول، ص234 تا236؛ تبیان القرآن، جلد ہفتم، ص35 تا36؛ الدرالمنثور جلد1، ص15-13

۵۳۸۔ بیہقی، السنن الکبریٰ جلد5 ص20-19

۵۳۹۔ امام نسائی از حضرت ابوامامہ، سنن کبریٰ جلد6 ص30، عمل الیوم واللیلۃ ص49، امام طبرانی از حضرت امامہ، المعجم الکبیر جلد8 ص114

۵۴۰۔ مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری، صحیح مسلم جلد1، ص271

۵۴۱۔ جلال الدین سیوطی، الدرالمنثور جلد1 ص327-322؛ تبیان القرآن، جلداول، ص928 تا929

۵۴۲۔ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، مستدرک للحاکم

۵۴۳۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد پنجم، ص312 تا313 بحوالہ سنن ابوداؤد رقم الحدیث:5081، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی رقم الحدیث:71، الاذکار للنووی رقم الحدیث:219۔ سنن ابوداؤد میں یہ حدیث موقوف ہے اور باقی کتابوں میں مرفوع ہے۔

۵۴۴۔ ابن قیم جوزی، جلاء الافہام، (فیصل آباد: مکتبہ نوریہ رضویہ)، ص258

۵۴۵۔ مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری، مسلم، کنز العمال، 1-287

۵۴۶۔ احمد بن شعیب بن علی النسائی، عمل الیوم واللیلہ للنسائی ص275

۵۴۷۔ علی بن حسام الدین، کنز العمال، 1-288

۵۴۸۔ احمد، ترمذی، مشکوٰۃ شریف مترجم، جلداول، ص551

۵۴۹۔ اسماعیل حقی، روح البیان مترجم، جلد9، ص126

۵۵۰۔ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلتِ اعمال، ص196، بحوالہ ترمذی؛ جلال الدین سیوطی، الاتقان، 2-197

۵۵۱۔ اسماعیل حقی، روح البیان مترجم، جلد14، ص509

باب نمبر4: تصوف کی باضابطہ تعلیم وتربیت (ضرورت، اہمیت، طریقہ کار)

۵۵۲۔ محمد بن محمد جزری شافعی رحمۃ اللہ علیہ، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس (لاہور، کراچی: تاج کمپنی)، ص۱۱ تا۱۲

۵۵۳۔ محمد بن محمد جزری، حصنِ حصین، تاج کمپنی، ص۱۳ تا۱۴

۵۵۴۔محمد عبدالغفور خاں نامی، اوائل الخیرات، مترجم: مولانا عبدالستار خاں، (جھنگ صدر: الرمضان فاؤنڈیشن، سٹیلائٹ ٹاؤن)، ص۵۶تا۵۹
۵۵۵۔ محمد عبدالغفور خاں نامی، اوائل الخیرات، ص۴۴تا۴۵
۵۵۶۔ علی ہمدانی، سید، اورادِ فتحیہ، مترجم: نذیر نقشبندی، (جھنگ صدر: الرمضان فاؤنڈیشن، سٹیلائٹ ٹاؤن)، ص۴۷تا۴۹
۵۵۷۔فردوس دیلمی، سنن دیلمی

https://hadith.inoor.ir/hadith/372120/

۵۵۸۔ حسن نظامی دہلوی، خواجہ، اعمالِ حزب البحر، (لاہور: خواجگان پبلی کیشنز، ۵۴۔عبدالکریم روڈ)، ص۶۹تا۷۱؛۱۰۱تا۱۰۵
۵۵۹۔ حسن نظامی دہلوی، خواجہ، اعمالِ حزب البحر، ص۱۰۱تا۱۰۵
۵۶۰۔ اسماعیل حقی، فیوض الرحمٰن، اردو ترجمہ روح البیان، مترجم: فیض احمد اویسی، مکتبہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور
۵۶۱۔ محمد بن عبداللہ، مشکوٰۃ شریف۔جلد اول۔نماز کا بیان۔حدیث1190
۵۶۲۔ ضیاءالدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلتِ اعمال، مترجم: عبدالاحد قادری، (لاہور: قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، ۲۰۰۶ء)، ص39، بحوالہ مسند احمد، نسائی
۵۶۳۔محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بالِ جبریل، ص323
۵۶۴۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بانگِ درا، ص269

کتابیات

ابن قیم جوزی، جلاء الافہام، (فیصل آباد: مکتبہ نوریہ رضویہ)

احمد بن حسین بیہقی، سنن کبریٰ (ملتان: نشر السنۃ)

احمد بن حسین بیہقی، شعب الایمان (بیروت: دار الکتب العلمیہ)

احمد بن حنبل، المسند (بیروت: مکتب اسلامی)

احمد بن شعیب نسائی، سنن کبریٰ (بیروت: دار الکتب العلمیہ)

احمد بن شعیب نسائی، سنن نسائی (کراچی: نور محمد کارخانہ تجارت کتب)

احمد بن عبداللہ اصبہانی، دلائل النبوت (بیروت: دار النفائس)

احمد بن علی المثنی التمیمی، مسند ابو یعلیٰ موصلی (بیروت: دار المامون تراث)

احمد عمرو بن عبدالخالق بزار، بحر الزخار المعروف بمسند البزار (بیروت: موسسۃ القرآن)

اسماعیل حقی، فیوض الرحمٰن، اردو ترجمہ روح البیان، مترجم: فیض احمد اویسی، (بہاولپور: مکتبہ اویسیہ رضویہ)

اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، بہشتی زیور، (کراچی: دار الاشاعت، اردو بازار، مارچ 2002ء)

حسن نظامی دہلوی، خواجہ، اعمالِ حزب البحر، (لاہور: خواجگان پبلی کیشنز، ۵۴۔عبدالکریم روڈ)

حسین بن مسعود بغوی، شرح السنۃ (بیروت: دار الکتب العلمیہ)

رئیس امروہوی، جنات (کراچی: ویلکم بک ریورٹ، باراول، اکتوبر 2013ء)

سلیمان بن احمد الطبرانی، کتاب الدعاء (بیروت: دار الکتب العلمیہ)

معجم اوسط (ریاض: مکتبۃ المعارف)، معجم صغیر (مدینہ منورہ: مکتبہ سلفیہ)، معجم کبیر (بیروت: دار احیاء التراث العربی)

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ،

القول الجمیل فی بیان سواء السبیل، مشمولہ: مجموعہ رسائل امام شاہ ولی اللہ، جلد ششم، (شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ)

شفاء العلیل (اردو ترجمہ القول الجمیل) (کراچی: سعید اینڈ کمپنی، باردوم، مئی 1974ء)

شوکت علی سروری قادری، زندہ کرامات (لاہور: نصیر اینڈ کمپنی، اردو بازار، باردوم، 2004ء)

ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی، فضیلتِ اعمال، مترجم: عبدالاحد قادری، (لاہور: قادری رضوی کتب خانہ، 2006ء)

ظفر احمد قادری، شرعی علاج حصہ دوم، (لاہور: سیف برادرز، ریلوے اسٹیشن کوٹ لکھپت، باردوم، 1992)

عبداللہ بن الزبیر حمیدی، المسند (بیروت: عالم الکتب)

عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، المصنف (کراچی: ادارۃ القرآن)

عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ (جلد اول) و (جلد دوم)، مترجم: غلام معین الدین نعیمی (لاہور: شبیر برادرز، جولائی 2004ء)

عبدالحمید سروری قادری، فیوضاتِ کامل، مکتوب بنام حکیم محمد اسلم شاہ، (لاہور: دربارِ فیض، ریورویو ہاؤسنگ سوسائٹی، باراول، 2013ء)

عبدالرزاق بن ھمام صنعانی، المصنف (کراچی: ادارۃ القرآن)

علاؤالدین علی المتقی، کنز العمال، (بیروت: دار الحکمت العلمیہ)

علی ہمدانی، سید، اورادِ فتحیہ، مترجم: نذیر نقشبندی، (جھنگ صدر: الرمضان فاؤنڈیشن، سٹیلائٹ ٹاؤن)

غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن (جلد اول تا دوازدہم) (لاہور: فرید بک سٹال)

غلام سرور شباب، عامل حکیم، ردِّ سحر (اوکاڑہ: ادارہ فیضانِ روحانیہ، حویلی لکھا، 1994ء)

قصص القرآن، جلد اول، حفظ الرحمٰن سیوہاروی، (لاہور: مکتبہ مدینہ، ب ن، س ن)

کرم بخش، تذکرہ کریمیہ، (فیصل آباد: کریمیہ پبلشرز، امین پور بازار)

کلیم اللہ جہاں آبادی، مرقع کلیمی (لاہور: حامد اینڈ کمپنی اینڈ فرید بک سٹال)

مالک بن انس، موطا امام مالک (لاہور: مطبع مجتبائی)
متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، کنز العمال (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ)
محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم، مشمولہ: کلیاتِ اقبال اردو، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، پنجم، مارچ 1982ء)
محمد بن حبان البستی، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان (بیروت: دار الکتب العلمیہ)
محمد بن محمد جزری شافعی رحمۃ اللہ علیہ،
حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس (لاہور، کراچی: تاج کمپنی)، حصن حصین، (مصر: مصطفیٰ البابی واولادہ، 1350ھ)
محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، المستدرک (مکہ مکرمہ: دار الباز)
محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی (کراچی: نور محمد کارخانہ تجارت کتب)
محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ (کراچی: نور محمد کارخانہ تجارت کتب)
محمد طارق محمود عبقری، حکیم، جادو، جنات اسلام اور جدید سائنس، (لاہور: علم وعرفان پبلشرز، اپریل 2004ء)
وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، (لاہور: دفتر ماہنامہ عبقری، مرکز روحانیت، قرطبہ چوک، مزنگ چونگی)
محمد طاہر، مولانا، التَّعوُّذ فی الاسلام یعنی جادو، جنات، آسیب، سایا کا قرآنی آیات سے علاج (لاہور: فیصل ناشران کتب)
محمد طلحہ کاندہلوی، منزل (لاہور: تاج کمپنی اینڈ لمیٹڈ)
محمد عبدالصمد، اصطلاحاتِ صوفیاء (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، 2011ء)
محمد عبدالغفور خاں نامی، اوائل الخیرات، مترجم: مولانا عبدالستار خاں، (جھنگ صدر: الرمضان فاؤنڈیشن، سٹیلائٹ ٹاؤن)
محمد عبداللہ بھٹی، پروفیسر، سرمایہء درویش، (لاہور: ادارہ ترقیاتِ روحانیات، علامہ اقبال ٹاؤن، باراول، 2014ء)
محمد منظور نعمانی، معارف الحدیث، جلد ۵، بحوالہ شعب الایمان للبیہقی (لکھنو: کتب خانہ الفرقان، کچہری روڈ، فروری 1978ء)
مودودی، ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، ج 6 (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن)
وحید عبدالسلام بالی، جادو جنات اور علاج، مترجم: ڈاکٹر حافظ محمد اسحٰق زاھد (لاہور: مکتبہ اسلامیہ)
ولی الدین تبریزی، مشکوٰۃ (دہلی: اصح المابع)
https://forum.muhaddis.com/threads/27990.جن_کا_انسانی_بدن_میں_داخل_ہونا
https://hadith.inoor.ir/hadith/372120/
https://www.vajeyab.com/ واژہ یاب
ur.wikishia.net/view/سورہ_مزمل
urdulughat.info اردو لغت
www.elmedeen.com/lughat/ جامع اللغات

مصنف کا تعارف

نام: محمود علی انجم ولدیت: محمد یٰسین

☆ رائٹر ایجوکیشنل اینڈ اسلامک بکس، مترجم، کنسلٹینٹ برائے سائیکولوجیکل اینڈ سپر چوئل پرابلمز

تعلیم:

☆ پی ایچ ڈی (اقبالیات؛ ریسرچ سکالر)

☆ ایم فل (اقبالیات/اردو)

☆ ایم اے (انگلش، ایجوکیشن، اسلامیات)

☆ ایم سی ایس

☆ ایم ایس سی نفسیات

☆ پی جی ڈی آئی ٹی، پی جی ڈی ٹیفل

پرنسپل: چشتیہ کالج، فیصل آباد

صدر: ایجوکیٹرز اینڈ لرنرز آرگنائزیشن

چیئرمین: لرننگ اینڈ سکلز کونسل

تدریسی خدمات

تعلیم وتدریس طلبا وطالبات، میٹرک تا ایم اے، بی ایڈ، ایم ایڈ کلاسز، مضامین: اردو، انگریزی، اسلامیات، ایجوکیشن، نفسیات، کمپیوٹر سائنس، جنرل سائنس، سوشل سائنسز، اقبالیات اور تصوف

بدر کالج فیصل آباد (1985ء تا 1990ء)

ایم آئی ٹی (رجسٹرڈ ومنظور شدہ از فیصل آباد تعلیمی بورڈ، سٹڈی سنٹر آف علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی؛ 1999ء تا 2008ء)

رحمٰن کالج، فیصل آباد (رجسٹرڈ ومنظور شدہ از فیصل آباد تعلیمی بورڈ، بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن، لاہور؛ 2008ء تا 2012ء)

بطور پرنسپل خدمات

چشتیہ کالج فیصل آباد (رجسٹرڈ ومنظور شدہ از سکل ڈویلپمنٹ کونسل، لاہور؛ لرننگ اینڈ سکلز کونسل، فیصل آباد) (1985ء تا 2016ء)

بحیثیت محقق، مصنف، مؤلف ومترجم خدمات

اردو، انگریزی، کمپیوٹر سائنس، اسلامیات، تصوف، اقبالیات، جنرل سائنس کے مضامین پر قریباً ایک سو کے قریب نصابی وغیر نصابی کتب تحریر کیں جو مندرجہ ذیل سرکاری وغیر سرکاری اداروں سے شائع ہو چکی ہیں۔

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور خالد بک ڈپو، لاہور فیصل ناشران کتب، لاہور ہمدرد کتب خانہ، لاہور

بابر بک ڈپو، لاہور غزالی پبلشرز، لاہور نورِ ذات پبلشرز، لاہور

Mobile: 0321-6672557 / 0323-6672557

Email: Anjum560@gmail.com

Website: www.lscedu.com

Facebook: https://www.facebook.com/mahmoodali.anjum.9

Whats App: 321-6672557

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصنف کی تصانیف وتالیفات وتراجم

(غیر نصابی کتب بزبان اردو)

☆	پیامِ مشرق کی اردو شروح وتراجم کا تحقیقی جائزہ	تحقیقی مقالہ	تحقیق وتجزیہ	فیصل ناشران کتب، لاہور
☆	عقائد نظامیہ وعقائد شریعہ	اسلامی کتاب	تحقیق وترجمہ	نورِذات پبلشرز، لاہور
☆	فضائل درود شریف	اسلامی کتاب	تدوین وتالیف	نورِذات پبلشرز، فیصل آباد
☆	درگاہِ عشق	ملفوظات	تدوین	رحمٰن پبلشرز، فیصل آباد
☆	جوہر روح البیان	خلاصہ تفسیر روح البیان	تدوین وتصحیح	گوہر پبلشرز، فیصل آباد
☆	سچے موتی	ملفوظات ومکتوبات	تحقیق، تدوین وتصحیح	نورِذات پبلشرز، فیصل آباد
☆	انگریزی اردو ڈکشنری	لسانیات	تحقیق وتدوین	خالد بک ڈپو، لاہور
☆	نورِعرفان (جلد اول)	تصوف	تحقیق وتجزیہ	نورِذات پبلشرز، لاہور
☆	نورِعرفان (جلد دوم)	تصوف	تحقیق وتجزیہ	نورِذات پبلشرز، لاہور
☆	نورِعرفان (جلد سوم)	تصوف	تحقیق وتجزیہ	نورِذات پبلشرز، لاہور
☆	اقبال کی انگریزی نثر میں قرآنی آیات کے تراجم	اقبالیات	تحقیق وتنقید	نورِذات پبلشرز، لاہور
☆	علم اور مذہبی تجربہ	اقبالیات	تحقیق وترجمہ	نورِذات پبلشرز، لاہور
☆	ریاضِ اقبال (مقالہ پی ایچ ڈی)	اقبالیات	تحقیق وتجزیہ	نورِذات پبلشرز، لاہور
☆	عقائد نظامیہ از فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	فارسی کتاب کا اردو ترجمہ	تحقیق وترجمہ	نورِذات پبلشرز، لاہور

(English To Urdu Translations of English Novels and Books)

	Title	Class(es)	Publisher(s)
☆	The Old Man and the Sea (Novel)	B.A	Khalid Book Depot, Lahore
☆	Good Bye Mr. Chips (Novel)	F.A	Khalid Book Depot, Lahore
☆	Good Bye Mr. Chips (Novel)	F.A	Hamdard Kutab, Lahore
☆	English Textbook (Federal Board)	F.A	Khalid Book Depot, Lahore
☆	English Book2 (Notes)	2nd Year	Khalid Book Depot, Lahore
☆	English Book2 (Notes)	2nd Year	Hamdard Kutab, Lahore
☆	English Book1 (Notes)	1st Year	Khalid Book Depot, Lahore
☆	English Book1 (Notes)	1st Year	Hamdard Kutab, Lahore
☆	English Book3 (Notes)	1st Year	Khalid Book Depot, Lahore
☆	English Book3 (Notes)	1st Year	Hamdard Kutab, Lahore
☆	English Textbook (NWFP) (Notes)	10	Khalid Book Depot, Lahore
☆	English Textbook (NWFP) (Notes)	9	Khalid Book Depot, Lahore
☆	English Textbooks (Notes)	6,7,8,9,10	Khalid Book Depot, Lahore
☆	English Textbooks (Notes)	6,7,8,9,10	Hamdard Kutab, Lahore
☆	English Textbooks (Notes)	5,6,7,8	Ghzali Publishers, Lahore

(English Grammar, Translation & Composition Books)

	Title	Class(es)	Publisher(s)
☆	English Grammar	B.A	Khalid Book Depot, Lahore
☆	English Grammar	2nd Year	Khalid Book Depot, Lahore
☆	English Grammar	2nd Year	Hamdard Kutab, Lahore
☆	English Grammar	1st Year	Khalid Book Depot, Lahore
☆	English Grammar	1st Year	Hamdard Kutab, Lahore
☆	English Grammar Books	1 to 10	Hamdard Kutab, Lahore
☆	English Grammar Books	6,7,8,9,10	Khalid Book Depot, Lahore
☆	English Grammar Books	5,6,7,8	Ghazali Publishers, Lahore
☆	English Learner Grammar Books	5,6,7,8	Babar/Gohar Book Depot, Lhr.
☆	Easy Steps To Parts of Speech	Language	Khalid Book Depot, Lahore
☆	Easy Steps To Active & Passive Voice	Language	Khalid Book Depot, Lahore
☆	Easy Steps To Direct & Indirect Narration	Language	Khalid Book Depot, Lahore
☆	Easy Steps To Translation	Language	Khalid Book Depot, Lahore

(Books on Computer Science Written in English)

	Title	Class(es)	Publisher(s)
☆	Computer Science (TextBooks)	1,2,3,4,5,6	Khalid Book Depot, Lahore
☆	Computer Science (TextBooks)	7,8,9,10,11	Khalid Book Depot, Lahore
☆	Computer Science (TextBooks)	12	Khalid Book Depot, Lahore
☆	Computer Science (Practical NoteBooks)	9,10,11,12	Khalid Book Depot, Lahore
☆	FORTRAN (Computer Language)	I.T.	Khalid Book Depot, Lahore
☆	C\C++ (Computer Language)	I.T.	Khalid Book Depot, Lahore
☆	BASIC (Computer Language)	I.T.	Khalid Book Depot, Lahore
☆	VISUAL BASIC (Computer Language)	I.T.	Khalid Book Depot, Lahore

(Books on Different Subjects Written in English)

	Title	Class(es)	Publisher(s)
☆	Imtihani Social Studies	6,7,8	Hamdard Kutab, Lahore
☆	Imtihani Science	6	Hamdard Kutab, Lahore
☆	Ghazali Guides	2,3,4,5,6	Ghazali Publishers, Lahore
☆	Ghazali Guides	7,8	Ghazali Publishers, Lahore

(نصابی کتب بزبانِ اردو شائع کردہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور)

☆	کمپیوٹر سائنس ٹیکسٹ بک برائے جماعت نہم	نصابی کتاب	تدوین وتصحیح	پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
	کمپیوٹر سائنس ٹیکسٹ بک برائے جماعت دہم	نصابی کتاب	تدوین وتصحیح	پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

(اردو گرامر بکس شائع کردہ بابر بک ڈپو، لاہور)

☆	لرنز اردو گرامر	نصابی کتاب	ششم، ہفتم، ہشتم	بابر بک ڈپو، لاہور

ریاضِ اقبال

پی ایچ ڈی کی سطح کا یہ تحقیقی مقالہ شاعرِ مشرق، حکیم الامت، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال، مولانا روم، سید علی ہمدانی اور دیگر مشاہیرِ اسلام کے فکر، فن، فلسفہ اور اردو و فارسی زبان و ادب کے مختلف موضوعات پر لکھی گئی 40 عدد کتب اور 400 مقالات و مضامین کے خلاصے، تعارف اور تحقیقی وتنقیدی جائزہ وتبصرہ پر مشتمل ہے۔

تصنیف وتالیف
ڈاکٹر محمود علی انجم (پی ایچ ڈی اقبالیات)
ریسرچ سکالر (اقبالیات، اردو، تصوف، نفسیات وروحی علوم)

نورِعرفان

(جلداول ودوم)

اگرآپ کامیاب زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔اپنے تمام مسائل ومشکلات کاحل جاننا چاہتے ہیں۔ مصیبتوں بھری زندگی کو پُرسکون، قابلِ رشک زندگی میں بدلنا چاہتے ہیں۔اپنے ذہنی،نفسیاتی، روحانی وجسمانی امراض کا علاج کرنا چاہتے ہیں۔ناقابلِ علاج امراض سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں۔بحیثیت وکیل،سائنسدان،انجینئر،ڈاکٹر،سیاستدان،کاروباری انسان اورکارکن کے اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریاں احسن طریقے سے سرانجام دینا چاہتے ہیں تو یہ کتاب ضرور پڑھیں۔ یہ کتاب کامیاب،خوشحال زندگی بسر کرنے کے زرّیں اصولوں اورضابطۂ حیات کی ترجمان ہے۔ اس کتاب میں روحانی سائنس اور دیگر روحانی، روحی،نفسیاتی و مابعدالنفسیاتی علوم کا سائنسی طرزِ فکر کے مطابق مشاہداتی وتجرباتی اورتحقیقی وتنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب راہِ حق کے متلاشی ہر معلم (Teacher)، متعلم (Student)، معالج (Hakeem/Doctor)، ماہرِ نفسیات (Psychologist)، ماہر مابعدالنفسیات (Parasychologist)، ماہرعلمِ تنویم (Hypnotist)اور ماہرعلمِ روحانی (Spiritualist) کی بنیادی ضرورت ہے۔دنیامیں سب سے مشکل یہ سیکھنا ہے کہ کیسے زندہ رہا جائے اورکس مقصد کے لیے اپنی جان دی جائے۔اصل مقصد زندہ رہنانہیں بلکہ کامیاب زندگی گزارنا اورصحیح راہ پر چلتے ہوئے جان قربان کرنا ہے۔ یہ کتاب تنظیم وتعمیرِ شخصیت کے جامع نصاب پر مشتمل ہے۔یہ کتاب آپ کوزندہ رہنے،کامیاب زندگی گزارنے اورصراطِ مستقیم پر چلنے کا گرسکھائے گی۔

تصنیف وتالیف

ڈاکٹرمحمودعلی انجم (پی ایچ ڈی اقبالیات)

ریسرچ سکالر(اقبالیات،اردو،تصوف،نفسیات وروحی علوم)

نورِعرفان

(جلداول،جلددوم،جلدسوم)

(تعارف وتبصرہ)

پروفیسرڈاکٹرقمراقبال (پی ایچ ڈی اقبالیات)

علامہ اقبال کے بارے میں کبھی ان کے استاد ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا تھا کہ اقبال جیسے شاگرد استاد کو محقق اور محقق کو محقق تر بنا دیتے ہیں۔ محمود علی انجم میرا عزیز ترین شاگرد ہے اور اس کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ وہ کچھ پوچھنے کے لیے مجھے فون کرتا ہے مگر میں اس سے بہت کچھ سیکھ جاتا ہوں۔ وہ کوئی الجھا ہوا علمی مسئلہ سلجھانے کے لیے فون کرتا ہے اور میرے بہت سے الجھے ہوئے علمی مسئلے سلجھ جاتے ہیں۔ ہم ہوئے تصوف پڑھنے پڑھانے والے جبکہ محمود علی انجم کا معاملہ اور ہے۔ وہ تصوف کے میدان کا عملی شاہ سوار ہے۔ وہ جو کہا گیا ہے کہ تصوف پڑھنے کی نہیں کرنے کی چیز ہے۔ لہٰذا محمود علی انجم نے پہلے تصوف کو عملی طور پر اختیار کیا۔ اس نورانی راستے پر چلتے ہوئے کئی اولیاء اللہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے۔ پہلے اس کے پیچ وخم اور اسرار ورموز کو سمجھا اور جب عشق کی بھٹی میں تپ کر کندن بن گیا تو پھر اسے سمجھانے اور پڑھانے کی طرف راغب ہوا۔ اسی بنا پر اس کی بات اور تحریر میں ایک لوچ ہے۔ ایک تاثیر ہے، ایک وقار ہے اور ایک اعتماد ہے۔ وہ جو بات لکھتا ہے پورے اعتماد اور مستند حوالے سے لکھتا ہے کیوں کہ اس نے محض تصوف کو پڑھا ہی نہیں بلکہ اختیار کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نورِعرفان کی جلداول اور دوم نے اہلِ علم وفضل کو چونکا دیا۔ انہوں نے کھلے بازوؤں سے اس کا سواگت کیا اور کھلے دل سے اقرار کیا کہ ایک طویل عرصے کے بعد علمِ تصوف تازہ ہوا کے جھونکے سے شاد کام ہوا ہے۔ اہلِ علم کے اس سواگت اور اقرار کا میں عینی اور سمعی شاہد ہوں۔

محمود علی انجم نے قبل ازیں اپنی لکھی ہوئی کتابوں ''نورِعرفان (جلداول)'' اور ''نورِعرفان (جلددوم)'' میں آسان، دلچسپ اور مدلل انداز سے تصوف کی مستند کتب اور اپنے ذاتی، روحانی مشاہدات وتجربات کی روشنی میں اسلامی تصوف کا دیگر روحانی علوم سے تقابل وموازنہ پیش کیا، دیگر روحی علوم مثلاً ہپناٹزم، مسمریزم، ٹیلی پیتھی اور سائنٹالوجی وغیرہ میں حدِ فاصل قائم کی اور حقیقتِ مطلقہ تک رسائی پانے کے لیے راہِ سلوک کے پیچ وخم سے آگاہ کیا ہے۔ مراقبات، روحانی کیفیات، روحانی مشاہدات وتجربات، ذکروفکر، درود شریف، استغفار کی قدروقیمت اور انفرادی وملی سطح پر ان اعمال واشغال کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ دورِجدید کے تقاضوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اسلامی تصوف، نفسیات، مابعدالنفسیات اور روحی علوم سے زیادہ بہتر اور جامع بلکہ جامع ترین سائنسی علم ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام کتب میں عملی سلوک بیان کیا ہے۔ آپ نے اسم اللہ ذات کو کشف ووجدان اور عرفانِ ذات کی کنجی فرمایا ہے۔ آپ نے اپنی کتب میں تصورِاسم اللہ ذات کا باقاعدہ علم مدون فرمایا اور طالبانِ مولیٰ کو عطا فرمایا ہے۔ آپ نے تصورِاسم اللہ ذات کو علمِ اکسیر اور تصورِتوفیق کے ناموں سے موسوم کیا ہے۔ آپ تصورِاسم اللہ ذات کو تمام باطنی علوم کا معدن ومخزن قرار دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ تصوراسم اللہ ذات سے باطن میں دو اعلیٰ ترین مقامات یعنی دیدارِحق تعالیٰ اور مجلس محمدی ﷺ کی حضوری حاصل ہوتی ہے جو کسی بھی دوسرے ذکروفکر سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ باطن میں ان سے اعلیٰ اور کوئی مقامات نہیں ہیں۔ حضرت فقیر

نورمحمد سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتابوں ''عرفان (جلداول)'' اور ''عرفان (جلددوم)'' میں نہایت خوبصورت اور مدلل انداز سے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے علم تصورِ اسم اللہ ذات اور علم دعوت القبور کی تشریح وتوضیح کی ہے۔ ''نورِعرفان (جلداول)''، ''نورِعرفان (جلددوم)'' اور ''نورِعرفان جلدسوم'' جدید انداز میں ان کی توسیع ہیں۔

اسی طرح علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے حقیقتِ مطلقہ تک رسائی کے لیے جس وارداتِ روحانی کو واحد ذریعہ قرار دیتے ہوئے اس کی اہمیت وضرورت پر زور دیا تھا مگر اس کی عملی صورت اور حصول کے طریقے بیان نہ کر سکے تھے، ان کتابوں میں اس کی عملی صورت اور اور حصول کے طریقے بیان کیے گئے ہیں۔ اس طرح یہ کتابیں، ''تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ'' کا تکملہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر انسان سلامتی وامن سے سفرِ حیات طے کرتے ہوئے فوز وفلاح دائمی حاصل نہیں کر سکتا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے اسے دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق ذکر وفکر کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے استعانت اور مدد طلب کرنا ہوگی۔ درود وسلام، استغفار اور صدقاتِ حسنہ کے حصنِ حصین میں پناہ لینا ہوگی۔ اسوۂ حسنہ کی پیروی میں استعاذہ طلب کرنا ہوگا۔ ''نورِعرفان جلدسوم'' اسی مقصد کے پیشِ نظر لکھی گئی منفرد تحقیقی کتاب ہے۔ اس میں مصنف ومرتب نے اپنے برسوں کے ذاتی مشاہدات وتجربات کی روشنی میں، اسلامی نقطہ نگاہ سے سحر وآسیب، نظرِ بد ودیگر شرورِ کائنات کا فلسفہ اور روحانی علاج کا طریقہ بیان کیا ہے جس کی مدد سے ہر کوئی آسانی سے اپنا اور اپنے احباب کا روحانی علاج کر سکتا ہے۔ اس میں احادیثِ مبارکہ اور بزرگوں کے معمولات پر مشتمل مختصر اور جامع روحانی اعمال، وظائف اور ادعیہ کی تعلیم اور اجازت دی گئی ہے۔

''نورِعرفان (جلدسوم)'' کی ایک اور انفرادی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مصنف ومرتب نے ''حزب النبی ﷺ''، ''حزب الکامل''، ''حزب الشفائے کامل''، ''حزب الحب والتسخیر'' اور ''حزب الاعظم'' کی صورت میں اپنی مرتبہ منازلِ روحانی دی ہیں جو اس صورت میں آپ کو کسی اور کتاب میں نہیں ملیں گی۔ اس کتاب میں اولیاء اللہ کے مقبول اوراد ووظائف، دلائل الخیرات، اوائل الخیرات، مسبعاتِ عشر، حزب البحر، اور ادِ فتحیہ اور قصیدہ غوثیہ کے فضائل اور ان کی افادیت بھی بیان کی گئی ہے۔ اس میں تمام سلاسلِ روحانی کے مستند ومجرب اوراد ووظائف کے علاوہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سے منقول سروری قادری سلسلے کے تمام وظائف بھی یکجا کر دیے گئے ہیں اور مشق تصورِ اسمِ ذات، مشق تصورِ اسم محمد ﷺ اور سورۂ مزمل سے استفادہ کرنے کے طریقے درج کر دیے گئے ہیں۔ کتاب میں بیان کردہ تمام روحانی اعمال اور وظائف اساتذہ اور مشائخ کے صدیوں کے آزمودہ اور مجرب ہیں۔ انھیں حرزِ جان بنا کر مختصر سی حیات میں نہ ختم ہونے والا اجر وثواب اور بے شمار فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ یہ کتاب راہِ حق کے متلاشی طالبوں کے لیے عظیم سرمایہ ہے۔

نورِعرفان کی تینوں جلدیں تصوف کے مستند نصاب پر مشتمل ہیں۔ ان کی افادیت، ضرورت اور اہمیت کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ خانقاہوں، مدارس اور جامعات میں انھیں اسلامیات اور تصوف کی نصابی کتب میں شامل کر کے عصرِ حاضر میں تصوف، نفسیات اور روحانی علاج کی مستند ومعیاری تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا جائے۔ تینوں جلدوں کی ابواب بندی سے ان کی افادیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر قمر اقبال
(پی ایچ ڈی اقبالیات)

نورِعرفان(جلد۔1)

نمبرشمار	عنوانات	صفحات نمبرز
01۔	کامیاب زندگی کا تصور	055تا061
02۔	روحانیت وروحیت	062تا087
03۔	روحی علوم(تحقیقی وتنقیدی جائزہ)	088تا146
04۔	راہِ سلوک	147تا223
05۔	روحانی دنیا(افکار،اصول وضوابط)	224تا292
	روحانی دنیا(مراقبات،روحانی کیفیات،روحانی مشاہدات وتجربات)	293تا377

نورِعرفان(جلد۔2)

نمبرشمار	عنوانات	صفحات نمبرز
01۔	فضائل ذکروفکر(ذکروفکر کی قدر و قیمت اورضرورت واہمیت)	378تا424
02۔	فضائل درود شریف	425تا485
03۔	فضائلِ اخلاق اورفضائل اعمال وصدقات	486تا503
04۔	روحانی شخصیات	504تا573
05۔	عصرِ حاضر میں علمِ تصوف اورصوفیانہ ادب(حفاظت،تطہیراورترویج کے تقاضے)	574تا594
☆	مآخذ ومراجع	595تا 622

نورِعرفان(جلد۔3)

نمبرشمار	عنوانات	صفحات نمبرز
01۔	کامیاب زندگی کا تصور	027تا078
02۔	روحانی علاج	079تا295
03۔	منازلِ روحانی(حزب الکامل،حزب الاعظم،حزب الحب والتسخیر،حزب الشفائے کامل،حزب البحر)	296تا446
☆	حوالہ جات وحواشی	447تا472

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

التجائے مصنف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَآ اَقْصَی الغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرٰتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَیَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ وَیَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَیَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَآ اِلٰھِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط○

الٰہ العٰلمین! اس کتاب ''نورِعرفان'' جلدسوم کومبارک بنادیں، ہمارے دلوں کوقرآن مجید کی ہدایات سے معمور فرمادیں اور ہماری روحوں کو احادیث مبارکہ کے انوار سے منور فرمادیں اور ہمارے بدن اور ہمارے تمام اعضاء کوقرآن اور سنت کے تابع فرمادیں۔ رب العٰلمین! اس کتاب کومقبولیت عامہ عطا فرمائیں اور تا قیامت اس کے فیض کے چشموں کو جاری فرمائیں اور اس کے مندرجات پر مجھ سمیت سب کوعمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ اس کتاب کومخالفین کے لیے ہدایت اور موافقین کے لیے استقامت کا موجب بنائیں۔ اس کو بندہ عاجز کے پیرومرشد، والدین، تمام مشائخ، اساتذہ کے لیے، بندہ عاجز کے اہل وعیال، اعزہ واقربا، بہن بھائیوں، تمام رشتہ داروں کے لیے، ان تمام اہلِ ایمان، اہلِ علم، اصحاب کے لیے جن کی تخلیقات وتصانیف سے بندہ عاجز نے استفادہ کیا ہے، ایسے تمام اپنے پرائے جن کے حقوق کی ادائیگی میں بندہ عاجز سے جانے انجانے، ارادی وغیر ارادی طور پر کسی طرح کی بھی حق تلفی ہوئی ہے، بندہ عاجز سے بلاواسطہ وبالواسطہ روحانی، علمی ونسبی تعلق رکھنے والے تمام محسنین ومحسنات، مومنین ومومنات اور مسلمین ومسلمات کے لیے تا ابدالآباد صدقہ جاریہ کردیں۔ مجھے، میرے والدین کو، میرے اقرباء کو، میرے اساتذہ اور تلامذہ کو، میرے احباب اور معاونین کو، ''نورِعرفان'' کے ناشر، پرنٹر، کمپوزر اور ڈیزائنر کو اور جملہ مسلمانوں کو دنیا اور آخرت کے مصائب، آفات اور بلاؤں سے محفوظ اور مامون رکھیں اور دنیا اور آخرت کی ہر خیر، ہر سعادت اور ہر کامرانی عطا فرمائیں۔ آمین واخردعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین قائد المرسلین شفیع المذنبین و علی الہ الطیبین الطاھرین و اصحابہ الکاملین الراشدین وازواجہ امھات المومنین وعلی اولیاء امتہ وعلماء ملتہ من المفسرین والمحدثین والمجتھدین الراسخین اجمعین الی یوم الدین۔



پروفیسر ڈاکٹر محمود علی انجم

علامہ اقبال کے بارے میں کبھی ان کے استاد ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا تھا کہ اقبال جیسے شاگرد استاد کو محقق اور محقق کو محقق تر بنا دیتے ہیں۔ محمود علی انجم میرا عزیز ترین شاگرد ہے اور اس کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ وہ کچھ پوچھنے کے لیے مجھے فون کرتا ہے میں اس سے بہت کچھ سیکھ جاتا ہوں۔ وہ کوئی الجھا ہوا علمی مسئلہ سلجھانے کے لیے فون کرتا ہے اور میرے بہت سے الجھے ہوئے علمی مسئلے سلجھ جاتے ہیں۔ ہم ہوئے تصوف پڑھنے پڑھانے والے جبکہ محمود علی انجم کا معاملہ اور ہے۔ وہ تصوف کے میدان کا عملی شاہ سوار ہے۔ وہ جو کہا گیا ہے کہ تصوف پڑھنے کی نہیں کرنے کی چیز ہے۔ لہٰذا محمود علی انجم نے پہلے تصوف کو عملی طور پر اختیار کیا۔ اس نورانی راستے پر چلتے ہوئے کئی اولیاء اللہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے۔ پہلے اس کے پیچ وخم اور اسرار و رموز کو سمجھا اور جب عشق کی بھٹی میں تپ کر کندن بن گیا تو پھر اسے سمجھانے اور پڑھانے کی طرف راغب ہوا۔ اسی بنا پر اس کی بات اور تحریر میں ایک لوچ ہے۔ ایک تاثیر ہے، ایک وقار ہے اور ایک اعتماد ہے۔ وہ جو بات لکھتا ہے پورے اعتماد اور مستند حوالے سے لکھتا ہے کیوں کہ اس نے محض تصوف کو پڑھا ہی نہیں بلکہ اختیار کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نورِ عرفان کی جلد اول اور دوم نے اہلِ علم و فضل کو چونکا دیا۔ انہوں نے کھلے بازوؤں سے اس کا سواگت کیا اور کھلے دل سے اقرار کیا کہ ایک طویل عرصے کے بعد علمِ تصوف تازہ ہوا کے جھونکے سے شادکام ہوا ہے۔ اہلِ علم کے اس سواگت اور اقرار کا میں عینی اور سمعی شاہد ہوں۔

پیشِ نظر کتاب ''نورِ عرفان (جلد سوم)'' میں مصنف و مرتب نے تمام سلاسلِ روحانی کے مستند و مجرب اوراد و وظائف کے علاوہ حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ سے منقول سروری قادری سلسلے کے تمام وظائف بھی یکجا کر دیے گئے ہیں اور مشق تصورِ اسمِ ذات، مشق تصورِ اسم محمد ﷺ اور سورۂ مزمل سے استفادہ کرنے کے طریقے درج کر دیے ہیں۔ کتاب میں بیان کردہ تمام روحانی اعمال اور وظائف اساتذہ اور مشائخ کے صدیوں کے آزمودہ اور مجرب ہیں۔ انہیں حرزِ جان بنا کر مختصر سی حیات میں نہ ختم ہونے والا اجر و ثواب اور بے شمار فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ یہ کتاب راہِ حق کے متلاشی طالبوں کے لیے عظیم سرمایہ ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر قمر اقبال (پی ایچ ڈی اقبالیات)